جہانگیری

المُصنّف

عبد الرزّاق

3

الامام عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

جہانگیری

المصنف

نمبر 3

عبد الرزاق

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

المصنف

عبد الرزاق

تصنیف ــــــــ الامام عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی

مترجم ــــــــ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ــــــــ ورڈز میکر

باہتمام ــــــــ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ــــــــ فروری 2016ء

سرورق ــــــــ اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور

طباعت ــــــــ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ــــــــ روپے

شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
shabbirborther786@gmail.com

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کردی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

عنوانات

عنوان	صفحہ
کِتَابُ الزَّکٰوۃِ	
کتاب: زکوٰۃ کے بارے میں روایات	

كِتَابُ الصِّيَامِ

کتاب: روزوں کے بارے میں روایات

كِتَابُ الْعَقِيقَةِ

کتاب: عقیقہ کے بارے میں روایات

كِتَابُ الِاعْتِكَافِ

کتاب: اعتکاف کے بارے میں روایات

عنوان — صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

کِتَابُ الْجِهَادِ

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

كِتَابُ الْمَغَازِی

کتاب: مغازی کے بارے میں روایات

کِتَابُ الزَّکٰوۃِ

کتاب: زکوٰۃ کے بارے میں روایات

بَابُ الصَّدَقَاتِ

باب: صدقات (یعنی زکوٰۃ کی مختلف اقسام) کا بیان

6792 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَرَاْنَا عَلَى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي كُلِّ اَرْبَعِينَ شَاةً، شَاةٌ، اِلَى اَنْ تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ، فَاِنْ كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ، وَفِي الْاِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ، وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِي عِشْرِينَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، اِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَاِنْ زَادَتْ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ اِلَى خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ، فَاِنْ زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ اِلَى سِتِّينَ، فَاِنْ زَادَتْ فَفِيهَا جَذَعَةٌ اِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ، فَاِنْ زَادَتْ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ اِلَى تِسْعِينَ، فَاِنْ زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ اِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَاِنْ زَادَتْ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، وَفِي كُلِّ اَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ، وَتُحْسَبُ صِغَارُهَا، وَكِبَارُهَا"

✵✵ زہری نے بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اور یہ حکم ایک سوبیس تک میں ہے' جب ایک بھی زیادہ ہو جائے گی تو دوسوتک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے' تو تین سوتک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر بکریاں زیادہ ہو جائیں' تو ہر ایک سو بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' اونٹوں میں سے ہر پانچ میں' ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر دس میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر پندرہ میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور بیس میں چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب ان کی تعداد چوبیس ہو جائے' تو ان میں بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر بنت مخاض نہ ہو' تو ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم پینتیس تک کے لیے ہے' اگر اس سے زیادہ ہو جائیں' تو ان میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی اور یہ پینتالیس تک کے لیے ہے' اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے' تو اس میں حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' جسے جفتی کے لیے دیا جا سکے' یہ حکم ساٹھ تک کے لیے ہے' اگر زیادہ ہو جائیں' تو پچھتر تک میں' ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر زیادہ ہو جائیں' تو ان میں

دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم نوے تک کے لیے ہے' اگر اس سے بھی زیادہ ہو جائیں' تو ان میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہو گی' جنہیں جفتی کے لیے دیا جا سکے' یہ حکم ایک سو بیس تک کے لیے ہے' اگر اس سے بھی زیادہ ہو جائیں' تو ہر پچاس میں ایک حقہ کی اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' اس میں چھوٹے اور بڑے جانوروں کا حساب کیا جائے گا۔

6793 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فِیْهِ فِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِیَ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ، وَالْجَائِفَةُ ثُلُثُ النَّفْسِ، وَالْمَأْمُوْمَةُ مِثْلُهَا، وَالْعَیْنُ خَمْسُوْنَ، وَالْیَدُ خَمْسُوْنَ، وَالرِّجْلُ خَمْسُوْنَ وَفِیْ كُلِّ اِصْبَعٍ مِنْهَا هُنَالِكَ مِنْ اَصَابِعِ الْیَدَیْنِ، وَالرِّجْلَیْنِ عَشْرٌ، وَالسِّنُّ خَمْسٌ، وَالْمُوْضِحَةُ خَمْسٌ، وَفِی الْغَنَمِ فِی الْاَرْبَعِیْنَ اِلَی الْعِشْرِیْنَ، وَالْمِائَةِ شَاةٌ، فَاِذَا مَا جَاوَزَتْ اِلٰی اَنْ تَبْلُغَ مِائَتَیْنِ فَشَاتَانِ، فَاِذَا جَاوَزَتْ مِائَتَیْنِ اِلٰی اَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَفِیْهَا ثَلَاثُ شِیَاهٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَاعْدُدْ فِیْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةً، وَفِی الْاِبِلِ اِذَا كَانَتْ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَثَلَاثِیْنَ، فَفِیْهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَاِنْ لَمْ تُوْجَدْ بِنْتُ مَخَاضٍ فِی الْاِبِلِ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ، فَاِذَا كَانَتْ سِتًّا وَثَلَاثِیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَاَرْبَعِیْنَ، فَفِیْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ، فَاِذَا كَانَتْ سِتًّا وَاَرْبَعِیْنَ اِلٰی اَنْ تَبْلُغَ السِّتِّیْنَ فَفِیْهَا حِقَّةٌ، فَاِذَا كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِلٰی خَمْسٍ وَسَبْعِیْنَ فَاِنَّ فِیْهَا جَذَعَةٌ، فَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِلٰی تِسْعِیْنَ فِیْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ، فَاِذَا كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِلٰی عِشْرِیْنَ، وَمِائَةٍ فَفِیْهَا حِقَّتَانِ، فَاِذَا كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَاعْدُدْ فِیْ كُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّةً، وَمَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ فَفِیْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ لَیْسَ فِیْهَا هَرِمَةٌ، وَلَا ذَاتُ عُوَارٍ مِنَ الْغَنَمِ، وَفِی الْبَقَرِ فِیْ كُلِّ ثَلَاثِیْنَ تَبِیْعٌ، وَفِیْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّةٌ

✻✻ عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کی طرف ایک خط لکھا تھا' جس میں یہ تحریر تھا کہ جب ناک کو کاٹ دیا جائے' تو اس میں ایک سو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور جائفہ زخم میں جان کی ادائیگی کا ایک تہائی حصہ لازم ہوگا' مامومہ زخم میں بھی اس کی مانند ہوگا' آنکھ (ضائع ہونے کی صورت میں) پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہو گی' ہاتھ میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پاؤں میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' ہاتھ اور پاؤں کی ہر ایک انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' موضحہ زخم میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بکریوں (کی زکوٰۃ) میں چالیس سے ایک سو بیس تک میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' جب اس سے زیادہ ہو جائیں' تو دو سو تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب دو سو سے بھی زیادہ ہو جائیں' تو تین سو تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب اس سے بھی زیادہ ہو جائیں' تو ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اونٹوں (کی زکوٰۃ کا حکم یہ ہے) کہ جب اُن کی تعداد پچیس ہو' تو پچیس سے لے کر پینتیس تک میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر بنت مخاض دستیاب نہیں ہوتی' تو ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہوگی' چھتیس سے لے کر پینتالیس تک میں بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' جب ان کی تعداد چھیالیس سے لے کر ساٹھ تک کے درمیان میں ہو' تو اس میں حقہ کی ادائیگی لازم

ہوگی' جب اس سے زیادہ ہو جائیں تو پچھتر تک میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر اس سے زیادہ ہوں' تو نوے تک میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' جب اس سے بھی زیادہ ہوں' تو ایک سوبیس تک میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' جب اس سے بھی زیادہ ہوں' تو تم ہر پچاس میں ایک حقہ کی اور پچیس سے کم میں ہر پانچ میں ایک بکری کی ادائیگی کو لازم قرار دو گے' ان جانوروں میں کوئی بوڑھا یا عیب دار بکری نہ ہو۔ گائے میں سے ہر تیس میں ایک تبیع کی اور ہر چالیس میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6794 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: "فِي الْاَنْفِ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، وَفِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، وَفِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ، وَفِي الْمُوَضِّحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ، وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ، وَفِي الْمَامُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِيْ كُلِّ اِصْبَعٍ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ، وَفِيْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةٌ، وَفِيْ كُلِّ عَشْرٍ شَاتَانِ، وَفِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِيْ كُلِّ عِشْرِينَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ، وَفِيْ خَمْسٍ، وَعِشْرِينَ خَمْسُ شِيَاهٍ، وَفِيْ سِتٍّ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونَ ذَكَرٌ، حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ فَاِذَا زَادَتْ واحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونَ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَاَرْبَعِينَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ، - اَوْ قَالَ: الْجَمَلِ - حَتّٰى تَبْلُغَ سِتِّينَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَسَبْعِينَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونَ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعِينَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ اِلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْ كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونَ، وَفِي الْبَقَرِ فِيْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعٌ حَوْلِيٌّ، وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِينَ بَقَرَةً مُسِنَّةٌ، وَفِي الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ، لَيْسَ فِيْ مَا دُوْنَ اَرْبَعِينَ شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ مِائَةً وَعِشْرِينَ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، وَلَا يُؤْخَذُ هَرِمَةٌ، وَلَا ذَاتُ عُوَارٍ، اِلَّا اَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، وَفِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ، وَالْاَبَارُ الْعُشْرُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ نِصْفُ الْعُشْرِ، وَفِي الْوَرِقِ اِذَا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فِيْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ، فَاِنْ زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ فَقَدْ عَفَوْتَ، عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ، وَالرَّقِيقِ"

✲✲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ناک کی پوری دیت ہوگی' شرمگاہ کی پوری دیت ہوگی' زبان کی پوری دیت ہوگی' ہاتھ کی نصف دیت ہوگی' پاؤں کی نصف دیت ہوگی' دانت میں پانچ اونٹ ہوں گے' موضحہ زخم میں پانچ اونٹ ہوں گے' منقلہ زخم میں پندرہ اونٹ ہوں گے' مامونہ زخم میں ایک تہائی دیت ہوگی' جائفہ زخم میں ایک تہائی دیت ہوگی' ہر ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہوں گے۔

(زکوٰۃ کے بارے میں حکم یہ ہے:) کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' دس میں دو کی ادائیگی لازم ہوگی' پندرہ میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' بیس اونٹوں میں چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پچیس اونٹوں میں پانچ بکریوں کی

ادائیگی لازم ہوگی' چھبیس اونٹوں میں بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر بنت مخاض نہ ہو' تو ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہوگی' جب تک ان کی تعداد پینتیس نہیں ہو جاتی' اگر اس سے ایک بھی زیادہ ہو جائیں' تو پینتالیس تک میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' جب ایک بھی زیادہ ہو جائیں' تو ساٹھ تک میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' جسے جفتی کے لیے دیا جا سکتا ہو' اگر ایک بھی زیادہ ہو جائیں' پچھتر تک میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے' تو نوے تک میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے' تو ایک سو بیس تک میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' جنہیں جفتی کے لیے دیا جا سکے' اگر ایک بھی زیادہ ہو' تو ہر پچاس میں ایک حقہ کی اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی۔

(زکوٰۃ کے بارے میں حکم یہ ہے:) کہ ہر تیس گائے میں ایک تبیع حولی کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر چالیس میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بکریوں میں سے ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' چالیس سے کم بکریوں میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ (ایک بکری کی ادائیگی) ایک سو بیس تک میں ہوگی' اگر ایک زیادہ ہو جائے' تو دو سو تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے' تو تین سو تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

(زکوٰۃ میں) کوئی بوڑھا یا عیب دار جانور وصول نہیں کیا جائے گا' البتہ زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص چاہے تو ایسا کر سکتا ہے۔

(زکوٰۃ سے بچنے کے لیے) متفرق مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو الگ' الگ نہیں کیا جائے گا۔

جو زمین آسمان یا کنوؤں سے سیراب ہوتی ہے اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے مصنوعی طور پر سیراب کیا جاتا ہے' اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

چاندی کے بارے میں حکم یہ ہے: جب اُس پر پورا سال گزر جائے' تو ہر دو سو درہم میں' پانچ دراہم کی ادائیگی لازم ہوگی' دو سو سے کم درہموں میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' اگر زیادہ ہو جائیں' تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی اور تم پر گھوڑے کی زکوٰۃ' یا غلام کی زکوٰۃ معاف ہے۔

6795 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ يَعْلٰى مُنْذِرٌ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ اِلٰى اَبِيْ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ فَقَالَ اَبِيْ: " خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقُلْ لَهُ: قَالَ اَبِيْ: اَنَّ نَاسًا مِنَ النَّاسِ قَدْ جَاءُوْا شَكَوْا سُعَاتَكَ وَهٰذَا اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَرَائِضِ فَلْيَاْخُذُوْا بِهِ "، فَانْطَلَقْتُ بِالْكِتَابِ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى عُثْمَانَ، فَقُلْتُ لَهُ: اَنَّ اَبِيْ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ، وَذَكَرَ اَنَّ نَاسًا مِنَ النَّاسِ شَكَوْا سُعَاتَكَ، وَهٰذَا اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَرَائِضِ فَمُرْهُمْ فَلْيَاْخُذُوْا بِهِ، فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ كِتَابِكَ قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلٰى اَبِيْ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ اَبِيْ: لَا عَلَيْكَ ارْدُدِ الْكِتَابَ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ قَالَ: فَلَوْ كَانَ ذَاكِرًا عُثْمَانَ بِشَيْءٍ لَذَكَرَهُ - يَعْنِيْ

بِسُوءٍ - قَالَ: وَاِنَّمَا كَانَ فِي الْكِتَابِ مَا فِيُ حَدِيثِ عَلِيٍّ

٭٭ محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ میرے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زکوٰۃ کی وصولی کے اہلکاروں کی شکایت کی' تو میرے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تم یہ خط لو اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور اُن سے یہ کہو: میرے والد یہ کہہ رہے ہیں: کچھ لوگ آئے ہیں اور اُنہوں نے آپ کے سرکاری اہلکاروں کی شکایت کی ہے' زکوٰۃ کے بارے میں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے' ان لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس پر عمل کریں۔

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: میں وہ خط لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' میں نے اُن سے کہا: میرے والد نے مجھے آپ کے پاس بھجوایا ہے اور یہ بات ذکر کی ہے کہ کچھ لوگوں نے آپ کے اہلکاروں کے بارے میں شکایت کی ہے' زکوٰۃ کے بارے میں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے' تو آپ اُن اہلکاروں کو یہ ہدایت کریں کہ وہ اس کے مطابق عمل کریں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں تمہاری تحریر کی ضرورت نہیں ہے!

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے پاس واپس آیا اور میں نے اُنہیں اس بارے میں بتایا' تو میرے والد نے کہا: تمہارا کوئی قصور نہیں ہے! تم نے یہ تحریر جہاں سے حاصل کی تھی' اُسے واپس وہاں رکھ دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اگر اُس کے بعد وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کسی چیز کا ذکر کیا کرتے تھے' تو اُن کا ذکر بُرائی کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس تحریر میں وہی احکام مذکور تھے' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے (سابقہ سطور میں نقل کردہ) حدیث میں مذکور ہیں (یا جو درجِ ذیل حدیث میں مذکور ہیں)۔

6796 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ اَرْبَعِينَ مِنَ الْغَنَمِ شَيْءٌ، وَفِي اَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ، اِلَى مِائَةٍ وَعِشْرِينَ، فَاِذَا زَادَتْ فَفِيهَا شَاتَانِ اِلَى مِائَتَيْنِ، فَاِنْ زَادَتْ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ، فَاِنْ كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ لَا يُؤْخَذُ هَرِمَةٌ، وَلَا ذَاتُ عُوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چالیس سے کم بکریوں میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' چالیس بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم ایک سو بیس تک کے لیے ہے' جب وہ زیادہ ہو جائیں' تو دو سو تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب وہ زیادہ ہو جائیں تو تین سو تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر بکریاں زیادہ ہو جائیں' تو ہر ایک سو بکریوں میں' ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' اس میں کوئی بوڑھا اور عیب دار جانور وصول نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی نر جانور وصول کیا جائے گا' البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص چاہے' تو ایسا کرسکتا ہے۔ (زکوٰۃ کی ادائیگی سے بچنے کے لیے) متفرق مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا' اور اکٹھے مال کو متفرق نہیں کیا جائے گا۔

6797 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيثِ - غَيْرَ اَنَّ

إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَذْكُرْ هَرِمَةً، وَلَا ذَاتَ عُوَارٍ، وَلَا تَيْسًا - قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا فِي السَّائِمَةِ، فَإِنْ كَانَتْ لِلتِّجَارَةِ قَوَّمْنَاهَا قِيمَةَ عَدْلٍ، فَإِذَا بَلَغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهِ الزَّكَاةُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نامی راوی کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس روایت میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے جانور کے بوڑھے یا عیب دار ہونے یا نر ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: یہ حکم چرنے والی بکریوں کے لیے ہے' اگر وہ (بکریاں) تجارت کے لیے ہوں' تو پھر ہم انصاف کے تقاضوں کے مطابق' ان کی قیمت قائم کریں گے' اگر وہ دو سو درہم تک پہنچتی ہو' تو ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6798 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: فِي الْأَرْبَعِينَ مِنَ الْغَنَمِ سَائِمَةً شَاةٌ إِلَى مِائَةٍ وَعِشْرِينَ، فَإِنْ زَادَتْ شَاةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ، فَإِنْ زَادَتْ شَاةً، فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ، فَإِنْ كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، وَلَا تُؤْخَذُ هَرِمَةٌ، وَلَا ذَاتُ عُوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ، وَفِي الْإِبِلِ فِي خَمْسٍ شَاةٌ، وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ، وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ، وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ إِلَى سِتِّينَ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ إِلَى مِائَةٍ وَعِشْرِينَ، فَإِنْ زَادَتْ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، وَيُحْسَبُ صِغَارُهَا، وَكِبَارُهَا، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ،

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''چالیس پالتو بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم ایک سو بیس تک کے لیے ہے' اگر ایک بکری بھی زیادہ ہو جائے' تو دو سو تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر ایک بکری بھی زیادہ ہو جائے' تو تین سو تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر بکریاں زیادہ ہو جائیں' تو ہر ایک سو میں' ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اور زکوٰۃ میں کوئی بوڑھا یا عیب دار جانور یا نر جانور وصول نہیں کیا جائے گا' البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص چاہے' تو ایسا کر سکتا ہے' اونٹوں میں سے پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' دس اونٹوں میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پندرہ اونٹوں میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' بیس اونٹوں میں چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پچیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم پینتیس تک کے لیے ہے' اگر ایک بھی (پینتیس سے) زیادہ ہو جائے تو اُس میں بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم پینتالیس تک کے لیے ہے' اگر ایک زیادہ ہو جائے تو اس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جسے جفتی کے لیے دیا جا

سکے یہ حکم ساٹھ تک کے لیے ہے اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو پچھتر تک میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو نوے تک میں دو ابن لبون کی ادائیگی لازم ہوگی اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جنہیں جفتی کے لیے دیا جا سکے یہ حکم ایک سو بیس تک کے لیے ہے اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی اور ہر پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی اس میں چھوٹے اور بڑے تمام جانوروں کو شمار کیا جائے گا اور جب دو آدمی حصہ دار ہوں تو اُن دونوں سے برابری کی بنیاد پر وصولی کی جائے گی زکوٰۃ سے بچنے کے لیے اکٹھے مال کو الگ نہیں کیا جائے گا اور الگ مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا''۔

6799 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْغَنَمِ مِثْلَهُ،

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بکریوں کے بارے میں اس کی مانند منقول ہے۔

6800 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ،

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

6801 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ فِي الْإِبِلِ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت اونٹوں کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

6802 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، كَتَبَ إِلَيْهِ بِكِتَابٍ فِي الصَّدَقَةِ نَسَخَهُ لَهُ زَعَمَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ صَحِيفَةٍ، وَجَدَهَا مَرْبُوطَةً بِقُرَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ، فَدُونَهَا مِنَ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، وَفِيمَا فَوْقَ ذٰلِكَ إِلَى خَمْسَةٍ وَثَلَاثِينَ ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، وَفِيمَا فَوْقَ ذٰلِكَ مِثْلَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ

✱✱ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عمر بن خطاب نے اُنہیں زکوٰۃ کے احکام کے بارے میں ایک تحریر لکھ کر دی جسے اُنہوں نے نقل کر لیا۔ ابوبکر نامی راوی کا یہ بیان کرنا ہے کہ اُنہوں نے یہ تحریر ایک ایسے صحیفے سے حاصل کی ہے جو اُنہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی میان کے ساتھ بندھا ہوا ملے گا اُس میں یہ تحریر تھا:

''چوبیس اونٹوں سے کم میں ہر پانچ میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی جب اس سے زیادہ ہو جائیں تو پینتیس تک میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو اس سے زیادہ ہوں گے (اس کے بعد راوی نے سفیان ثوری کی اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت

کی مانند نقل کیا ہے)۔

6803 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ. لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَيْءٌ، وَفِي خَمْسٍ شَاةٌ، وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ، وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِي عِشْرِينَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ، وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ اِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ اِلَى خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ اِلَى سِتِّينَ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ اِلَى خَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ اِلَى تِسْعِينَ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ اِلَى مِائَةٍ وَعِشْرِينَ، فَاِنْ زَادَتْ فَاسْتَاْنِفِ الْفَرَائِضَ، اِذَا بَلَغَتْ خَمْسِينَ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ قَالَ سُفْيَانُ: تَفْسِيرُ حَدِيثِنَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ اِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَةٍ وَعِشْرِينَ فَفِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، وَفِي كُلِّ عَشْرٍ شَاتَانِ، وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِي كُلِّ عِشْرِينَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَةً وَاَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ، وَاَرْبَعٌ مِنَ الْغَنَمِ، فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَةً وَخَمْسَةً وَاَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ، وَبِنْتُ مَخَاضٍ - يَعْنِي حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسِينَ - ثُمَّ فِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ، فَاِذَا زَادَتِ اسْتَاْنَفْتَ الْفَرَائِضَ كَمَا اسْتَاْنَفْتَ فِي اَوَّلِهَا

6803- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پانچ سے کم اونٹوں میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' دس اونٹوں میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پندرہ اونٹوں میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' بیس اونٹوں میں چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پچیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم پینتیس اونٹوں تک کے لیے ہے' اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر اس سے زیادہ ہو جائیں تو ان میں بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم پینتالیس تک کے لیے ہے' اگر اونٹ زیادہ ہوں تو ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جسے جفتی کے لیے دیا جا سکے' یہ حکم ساٹھ تک کے لیے ہے' اگر اونٹ زیادہ ہوں تو ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم پچھتر تک کے لیے ہے' اگر اونٹ زیادہ ہوں تو ان میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم نوے تک کے لیے ہے' اگر ایک بھی زیادہ ہو تو دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جنہیں جفتی کے لیے دیا جا سکے' یہ حکم ایک سو بیس تک کے لیے ہے' اگر اونٹ زیادہ ہوں تو ادائیگیاں ازسرنو شروع ہوں گی' جب ان کی تعداد پچاس تک ہوگی تو ہر پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: ابراہیم کے حوالے سے ہم نے جو روایت نقل کی ہے اُس کی وضاحت یہ ہے کہ جب ایک سو بیس سے زیادہ اونٹ ہو جائیں گے تو پھر ہر پانچ میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' ہر دس میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' ہر پندرہ میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' ہر بیس میں چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' اور جب اُن کی تعداد ایک سو چالیس ہو جائے گی تو ان میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی اور چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب ان کی تعداد ایک سو پینتالیس ہو جائے تو ان میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی اور ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم اُس وقت تک ہے جب تک ان کی تعداد ایک سو پچاس نہیں

ہو جاتی' پھر ان میں تین حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر مزید تعداد زیادہ ہو تو فرائض از سرنو شروع ہوں گے' جس طرح آغاز میں از سرنو شروع ہوئے تھے۔

6804 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ، اَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: لَمْ يَزَلْ يُحَدَّثُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ

* * سعد بن سعید جو یحییٰ بن سعید کے بھائی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: یہ بات حدیث کے طور پر نقل کی جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''(زکوٰۃ سے بچنے کے لیے) متفرق مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو متفرق نہیں کیا جائے گا''۔

6805 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ قَالَ: لَا تُؤْخَذُ فِی الصَّدَقَةِ الْجَذَعُ - يَعْنِی الَّذِی يُعْزَلُ عَنْ اُمِّهِ -

* * یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: زکوٰۃ میں جذع کو وصول نہیں کیا جاسکے' یعنی وہ جانور جسے اُس کی ماں سے الگ کر لیا گیا ہو۔

بَابُ مَا يُعَدُّ وَكَيْفَ تُؤْخَذُ الصَّدَقَةُ؟

باب: (زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے) کون سے جانور کو شمار کیا جائے گا اور زکوٰۃ کو کس طرح وصول کیا جائے گا؟

6806 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَاقٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، بَعَثَ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیَّ سَاعِيًا فَرَآهُ بَعْدَ اَيَّامٍ فِی الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لَهُ: اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُونَ كَالْغَازِی فِی سَبِيلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَكَيْفَ لِی بِذٰلِكَ، وَهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّا نَظْلِمُهُمْ؟ قَالَ: "يَقُولُونَ: مَاذَا؟" قَالَ: يَقُولُونَ: اَتَحْسَبُ عَلَيْنَا السَّخْلَةَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: "احْسِبْهَا، وَلَوْ جَاءَ بِهَا الرَّاعِی يَحْمِلُهَا عَلٰى كَفِّهِ، وَقُلْ لَهُمْ: اِنَّا نَدَعُ الْاَكُولَةَ، وَالرُّبَّى، وَالْمَاخِضَ، وَالْفَحْلَ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمٍ نَحْوًا مِنْ هٰذَا عَنْ عُمَرَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: خُذْ مَا بَيْنَ الثَّنِيَّةِ اِلَى الْجَذَعَةِ قَالَ: ذٰلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ رَذْلِهَا، وَخِيَارِهَا، وَالْاَكُولَةُ الشَّاةُ الْعَاقِرُ السَّمِينَةُ، وَالرُّبَّى الَّتِی يُرَبِّی الرَّاعِی

* * حسن بن مسلم بن یناق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سفیان بن عبداللہ ثقفی کو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا' اُنہوں نے کچھ دن کے بعد اُن صاحب کو مسجد میں دیکھا تو اُن سے دریافت کیا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے والے شخص کی مانند ہو جاؤ! سفیان نے جواب دیا: میں ایسا کیسے ہوسکتا ہوں جبکہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم اُن پر ظلم کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: لوگ کیا کہتے ہیں؟ سفیان نے بتایا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ کیا تم ہم سے

(زکوٰۃ کے جانوروں کی گنتی کرتے ہوئے) نومولود بچے کو بھی شمار کرو گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُس کو شمار کرو! خواہ چرواہا اُس بچے کو اپنے ہاتھ پر اُٹھا کر لایا ہو اور تم اُن سے یہ کہہ دو کہ ہم موٹی بانجھ بچے کی دیکھ بھال کرنے والی (یا جس بکری کا دودھ چرواہے کے گھر میں استعمال ہوتا ہو) حاملہ (مادہ جانوروں) اور نر جانور کو ترک نہیں کریں گے (یعنی زکوٰۃ میں انہیں بھی شمار کریں گے)۔

عبداللہ بن کثیر نے عاصم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: تم ثنیہ (تیسرے سال میں داخل ہونے والی بکری) سے جذعہ (دوسرے سال میں داخل ہونے والی بکری) تک وصول کرو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: اس بارے میں اُن کے بُرے اور عمدہ سب برابر شمار ہوں گے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) "اکولہ" سے مراد وہ جانور ہے جو بانجھ ہو اور موٹا ہو اور "رُبّی" سے مراد وہ جانور ہے جسے چرواہا پالتا ہے (یا جس کا دودھ چرواہے کے گھر میں استعمال ہوتا ہے)۔

6807 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اِذَا كَانَتْ لِرَجُلٍ ضَانٌ، وَمَعْزٌ لَا تَجِبُ فِيهَا اِلَّا شَاةٌ اَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنْ اَكْثَرِ الْعَدَدَيْنِ

✵✵ عکرمہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کی بھیڑیں اور بکریاں ہوں تو اُس پر صرف ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اور زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اُسے حاصل کرے گا جس قسم کی تعداد زیادہ ہو۔

6808 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ بِشْرُ بْنُ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ، اَنَّ عَاصِمَ بْنَ سُفْيَانَ، حَدَّثَهُمْ، اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يُصَدِّقُ فِیْ مَخَالِيفِ الطَّائِفِ اشْتَكٰى اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَاشِيَةِ تَصْدِيقَ الْغِذَاءِ، وَقَالُوْا: اَنْ كُنْتَ مُعْتَدًّا بِغِذَاءٍ فَخُذْ مِنْهُ صَدَقَتَهُ، فَلَمْ يُرْجِعْ سُفْيَانُ شَيْئًا اِلَيْهِمْ حَتّٰى لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اَنَّ اَهْلَ الْمَاشِيَةِ يَشْكُوْنَ اِلَيَّ اَنِّي اَعُدُّ بِالْغِذَاءِ، وَيَقُوْلُوْنَ: اِنْ كُنْتَ مُعْتَدًّا بِهٖ فَخُذْ مِنْهُ صَدَقَتَهُ قَالَ: "فَقُلْ لَهُمْ: اِنَّمَا نَعْتَدُّ بِالْغِذَاءِ كُلِّهٖ حَتَّى السَّخْلَةِ يَرُوحُ بِهَا الرَّاعِي عَلٰى يَدِهٖ" قَالَ: وَقَالَ: "اِنِّي لَا آخُذُ فِيهِ الْاَكُوْلَةَ، وَلَا فَحْلَ الْغَنَمِ، وَلَا الرُّبَّى، وَلَا الْمَاخِضَ، وَلٰكِنِّي آخُذُ الْعَنَاقَ، وَالْجَذَعَةَ، وَالثَّنِيَّةَ، وَذٰلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ الْغِذَاءِ، وَخِيَارِ الْمَالِ، وَقُلْ لَهُمْ: اِنَّا نَعْتَدُّ بِالْغِذَاءِ كُلِّهٖ حَتَّى السَّخْلَةِ"

✵✵ عاصم بن سفیان بیان کرتے ہیں کہ سفیان بن عبداللہ جو طائف اور اُس کے نواحی علاقوں سے زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے اُن کے سامنے جانور والوں نے یہ شکایت کی کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے اہلکاران کے جانوروں کے چھوٹے بچوں کو بھی شمار کرتے ہیں اُنہوں نے یہ کہا کہ اگر آپ چھوٹے بچے کو زکوٰۃ کے لزوم میں شمار کرتے ہیں تو پھر اُس کو زکوٰۃ میں بھی وصول کرلیں۔ سفیان بن عبداللہ نے اُن لوگوں کو کوئی جواب نہیں دیا اُن کی ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اُنہوں نے کہا: جانوروں والے لوگوں نے مجھ سے یہ شکایت کی ہے کہ میں زکوٰۃ کے لزوم کی گنتی میں چھوٹے بچے کو بھی شمار کرتا ہوں وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ اس کو شمار کرتے ہیں تو آپ اس کو زکوٰۃ میں وصول بھی کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُن سے کہہ دو کہ ہم ہر قسم

کے جانوروں کوشمار کریں گے' یہاں تک کہ اُس نومولود بچہ کو بھی شمار کریں گے جسے چرواہا اپنے ہاتھ پر اُٹھا کے لے کر آتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں اس میں موٹی بانجھ بکری کو' یا بکرے کو' یا گھریلو استعمال کی بکری کو' یا حاملہ بکری کو وصول نہیں کروں گا' البتہ میں ایک سال سے کم عمر بکری' دوسرے سال میں داخل ہو جانے والی اور تیسرے سال میں داخل ہونے والی بکری کو وصول کروں گا اور (زکوٰۃ کے لزوم کی گنتی میں) چھوٹا بچہ اور بہترین مال (یعنی جوان جانور) برابر کی حیثیت رکھتے ہیں' تم اُن لوگوں سے یہ کہہ دینا کہ ہم کم عمر جانور کو بھی شمار کریں گے یہاں تک کہ (جانور کے) نومولود بچے کو بھی شمار کریں گے۔

6809 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تُعَدُّ الصَّغِيْرَةُ

✻✻ زہری فرماتے ہیں: کمسن جانور کو بھی شمار کیا جائے گا۔

6810 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: تُصْدَعُ الْغَنَمُ صَدْعَيْنِ، فَيَخْتَارُ صَاحِبُ الْغَنَمِ اَحَدَهُمَا، وَيَخْتَارُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الصِّنْفِ الْاٰخَرِ

✻✻ حکم فرماتے ہیں: بکریوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا اور بکریوں کا مالک اُن میں سے جسے چاہے گا اُسے حاصل کر لے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا دوسرے حصہ کو اختیار کر لے گا۔

0811 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ يُقَسَّمُ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ، فَيَخْتَارُ صَاحِبُ الْغَنَمِ خَيْرَهَا، وَيَاْخُذُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ

✻✻ قاسم بن محمد فرماتے ہیں: بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا اور زکوٰۃ دینے والا شخص اُن میں سے بہترین حصہ کو اختیار کرے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص درمیانے حصہ کو وصول کرے گا۔

6812 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ فِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ: يَعْتَامُهَا - يَعْنِيْ يَخْتَارُهَا صَاحِبُهَا - شَاةً شَاةً حَتّٰى يَعْتَزِلَ ثُلُثَهَا، ثُمَّ يَصْدَعُ الْغَنَمَ صَدْعَيْنِ، فَيَخْتَارُ الْمُصَدِّقُ مِنْ اَحَدِهِمَا

✻✻ عبدالرحمٰن بن قاسم بیان کرتے ہیں: بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: آدمی ایک' ایک کر کے اُسے اختیار کرے گا یہاں تک کہ وہ اُن کے دو تہائی حصہ کو الگ کر لے گا' پھر وہ بکریوں کو دو حصوں میں تقسیم کرے گا' تو زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اُن میں سے کسی ایک حصہ کو اختیار کر لے گا۔

6813 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ سَعْدٍ الْاَعْرَجِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَقِيَ سَعْدًا، فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟، فَقَالَ: اَغْزُو، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: ارْجِعْ اِلٰى صَاحِبِكَ يَعْنِيْ يَعْلَى بْنَ اُمَيَّةَ، فَاِنَّ عَمَلًا بِحَقٍّ جِهَادٌ حَسَنٌ، فَاِذَا صَدَقْتُمُ الْمَاشِيَةَ، وَلَا تَنْسَوُا الْحَسَنَةَ، وَلَا تُنْسُوهَا صَاحِبَهَا، ثُمَّ اقْسِمُوهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يَخْتَارُ صَاحِبُ الْغَنَمِ ثُلُثًا، ثُمَّ اخْتَارُوا مِنَ الثُّلُثَيْنِ الْبَاقِيَيْنِ، قَالَ سَعْدٌ: فَكُنَّا

نَخْرُجُ نُصَدِّقُ ثُمَّ نَرْجِعُ، وَمَا مَعَنَا اِلَّا سِيَاطُنَا قَالَ مَعْمَرٌ: يَعْنِيْ اَنَّهُمْ يَقْسِمُوْنَهَا

✻✻ سعد اعرج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ملاقات سعد سے ہوئی تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ سعد نے جواب دیا: جہاد میں حصہ لینے کے لیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تم اپنے ساتھی کے پاس واپس جاؤ! یعنی یعلیٰ بن اُمیہ کے پاس کیونکہ حق کے مطابق کام کرنا بھی عمدہ جہاد ہے جب تم جانوروں کی زکوٰۃ وصول کرو تو اچھائی کو نہ بھولو اور اُس جانور کے مالک کو بھی نہ بھولنے دو پھر تم اُن جانوروں کو تین حصوں میں تقسیم کرو پھر بکریوں کا مالک شخص ایک تہائی حصے کو اختیار کرلے گا اور پھر وہ لوگ باقی کے ایک ایک تہائی کے دو حصوں کو اختیار کرلیں گے۔

سعد بیان کرتے ہیں: پہلے ہم زکوٰۃ نکالا کرتے تھے پھر واپس آتے تھے تو ہمارے ساتھ صرف چھڑیاں ہوتی تھیں۔ معمر کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ خود اُسے تقسیم کردیا کرتے تھے۔

6814 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا، فَقَالَ: خُذِ الشَّارِفَ، وَالنَّابَ، وَالْعَوْرَاءَ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: ثُمَّ كَانَتِ الْفَرَائِضُ بَعْدُ

✻✻ ایوب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص کو بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم بوڑھی عمر رسیدہ اور عیب دار (اونٹنی) کو حاصل کرنا (یعنی زکوٰۃ وصول کرتے ہوئے عمدہ اور جوان جانور وصول نہ کرنا)۔

راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق روایت میں یہ الفاظ ہیں: اُس کے بعد زکوٰۃ میں یہی حکم جاری ہوگیا۔

6815 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: اسْتَعْمَلَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، طَاوُسًا عَلٰى حَكَمٍ يُصَدِّقُ اَمْوَالَهُمْ قَالَ: فَصَدَّقَهَا ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مَعَهُ بِدِرْهَمٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ كُنْتَ تَصْنَعُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: "كُنَّا نَقِفُ عَلَى الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ، وَمَالِهِ، فَنَقُوْلُ: تَصَدَّقْ رَحِمَكَ اللّٰهُ مِمَّا اَعْطَاكَ اللّٰهُ، فَاِنْ اَخْرَجَ اِلَيْنَا مَا نَرٰى اَنَّهُ الْحَقُّ قَبِلْنَا"، وَاِلَّا قُلْنَا لَهُ: اسْتَعْتِبْ رَحِمَكَ اللّٰهُ، فَاِنْ فَعَلَ، وَاِلَّا قَبِلْنَا مِنْهُ مَا اَعْطَانَا، ثُمَّ نَظَرْنَا اِلٰى اَحْوَجِ اَهْلِ بَيْتٍ فَدَفَعْنَاهُ اِلَيْهِمْ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَاِنْ رَجُلٌ اَتَاكُمْ بِصَدَقَتِهِ فَوَقَفَ عَلَيْكُمْ بِهَا ثُمَّ رَجَعَ بِهَا قَالَ: اِذًا لَا نُرْجِعُهُ

✻✻ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: محمد بن یوسف نے طاؤس کو زکوٰۃ کی وصولی کا نگران مقرر کیا تو ایک شخص نے زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے ہوئے انہیں ایک درہم ساتھ نہیں دیا وہ کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! اب آپ کیا کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہم اس شخص کے پاس اس کے اہلِ خانہ میں اور اس کے مال میں ٹھہریں گے اور ہم یہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! تم زکوٰۃ ادا کردو اُس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے۔ اگر وہ ہمیں نکال کر دیدے گا جس کے بارے میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ درست ہے تو ہم اسے قبول کرلیں گے ورنہ ہم اُسے یہ کہیں گے: تم اور کوشش کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! اگر وہ ایسا کرلے گا تو اُس نے جو ہمیں ادائیگی کی ہوگی اُسے ہم قبول کرلیں گے پھر ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ سب سے زیادہ ضرورت مند گھرانے کون سے ہیں؟ تو ہم وہ زکوٰۃ اُن کے حوالے کردیں گے۔ راوی کہتے ہیں:

میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص آپ کے پاس اپنی زکوٰۃ کا مال لے کر آتا ہے اور پھر وہ اُس مال کو آپ کے پاس چھوڑ کر واپس چلا جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اس صورت میں ہم اُس سے رجوع نہیں کریں گے۔

6816 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ، اَنَّهُ اَتَى عُمَرَ وَكَانَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الطَّائِفِ، فَقَالَ لَهُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّ اَهْلَ الْمَاشِيَةِ يَزْعُمُونَ اَنَّا نَعُدُّ عَلَيْهِمُ الصَّغِيرَةَ، وَلَا نَاْخُذُهَا قَالَ: " فَاعْتَدُّوا عَلَيْهَا، وَلَا تَاْخُذُوهَا حَتَّى السَّخْلَةِ يُرِيحُهَا الرَّاعِي عَلَى يَدَيْهِ، وَقُلْ لَهُمْ: اِنَّا نَدَعُ الرُّبَّى، وَفَحْلَ الْغَنَمِ، وَالْوَالِدَ، وَشَاةَ اللَّحْمِ، وَخُذْ مِنَ الْعَنَاقِ، وَهِيَ بَسْطَةُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الرُّبَّى الَّتِي وَلَدُهَا مَعَهَا يَسْعَى، وَالْوَالِدَ الَّتِي فِي بَطْنِهَا وَلَدُهَا " قَالَ: ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ بِجَفْنَةِ لَحْمٍ يَحْمِلُهَا رَهْطٌ فَوُضِعَتْ عِنْدَ عُمَرَ وَذٰلِكَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: ثُمَّ اعْتَزَلَ الْقَوْمُ الَّذِينَ حَمَلُوهَا، فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ: ادْنُوا قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يَرْغَبُونَ عَنْ هٰؤُلَاءِ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّهُمْ لَا يَرْغَبُونَ عَنْهُمْ، وَلٰكِنَّهُمْ يَسْتَاْثِرُونَ عَلَيْهِمْ قَالَ: فَكَانَتْ اَهْوَنَ عِنْدَهُ قَالَ: ثُمَّ اَذَّنَ اَبُو مَحْذُورَةَ، فَقَالَ عُمَرُ: اَمَا خَشِيتَ اَنْ يَنْخَرِقَ مُرَيْطَاؤُكَ؟ قَالَ: اَحْبَبْتُ اَنْ اُسْمِعَكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ اَرْضَكُمْ يَا مَعْشَرَ اَهْلِ تِهَامَةَ حَارَّةٌ، فَاَبْرِدْ ثُمَّ اَبْرِدْ، ثُمَّ اَذِّنْ، ثُمَّ ثَوِّبْ آتِكَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ بَيْتَهُ، وَقَدْ سَتَرُوهُ بِاُدْمٍ مَنْقُوشَةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ كُنْتُمْ جَعَلْتُمْ مَكَانَ هٰذَا مَسُوحًا كَانَ اَحْمَلَ لِلْغُبَارِ مِنْ هٰذَا

٭٭ سفیان بن عبداللہ ثقفی فرماتے ہیں: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں طائف کا گورنر مقرر کیا تھا' اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! جانوروں کے مالکان یہ کہتے ہیں کہ ہم زکوٰۃ کے جانور شمار کرتے ہوئے چھوٹے بچہ کو شمار تو کر لیتے ہیں لیکن زکوٰۃ میں اُس بچہ کو وصول نہیں کرتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اُس کو شمار کرو گے لیکن وصول نہیں کرو گے یہاں تک کہ تم اُس بچہ جانور کو بھی شمار کرو گے جسے چرواہا اپنے ہاتھوں پر اُٹھا کر لاتا ہے اور تم اُن سے کہہ دو کہ ہم ایسا جانور' جس کا بچے اس کے ساتھ دوڑتا ہو (یعنی اس کا بچہ اس کا دودھ پیتا ہو) بکرا' حاملہ جانور' اور موٹی تازی بکری کو ترک کر دیں گے (یعنی زکوٰۃ میں وصول نہیں کریں گے) اور تم عناق (ایک سال سے کم عمر بکری) کو وصول کر لو اور یہ ہمارے اور تمہارے درمیان کشادگی ہوگی۔

''ربی'' وہ جانور ہے' جس کا بچہ اُس کے ساتھ دوڑتا پھرتا ہے اور والد سے مراد وہ جانور ہے' جس کے پیٹ میں اُس کا بچہ موجود ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر صفوان بن اُمیہ نے اُن کی طرف ایک تھال بھیجا جو گوشت کا تھا' جسے کچھ لوگوں نے اُٹھایا ہوا تھا' اُسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا' یہ مسجد حرام کی بات ہے۔ راوی کہتے ہیں: جو لوگ اُسے اُٹھا کر لائے تھے وہ ایک طرف ہو گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ قریب ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو برباد کرے جو ان لوگوں سے منہ موڑ لیتے ہیں! تو ایک صاحب نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! ان لوگوں نے ان سے منہ نہیں موڑا ہے' بلکہ یہ اپنے اوپر ترجیح دے رہے ہیں۔ تو حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اُس کے نزدیک زیادہ آسان ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ ڈر نہیں لگا کہ تمہارے حلق کا کوا پھٹ جائے گا۔ اُنہوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! میں نے یہ بات پسند کی کہ آپ تک آواز آئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے تہامہ کے رہنے والو! تمہاری سرزمین گرم ہے تو ٹھنڈک ہو لینے دیا کرو جب ٹھنڈک ہو جائے تو پھر مؤذن اذان دے' پھر وہ تثویب کہے تو میں تمہارے پاس آ جاؤں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ' صفوان بن اُمیہ کے پاس اُس کے گھر تشریف لے گئے تو اُنہوں نے نقش و نگار والے چمڑوں کے پردے لٹکائے ہوئے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس کی جگہ بالوں سے بنی ہوئی موٹی چادر لگا دیتے' تو یہ اُس کی بہ نسبت زیادہ بہتر طور پر غبار سے حفاظت کرتا۔

6817 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، وَغَيْرَهُ يَذْكُرُونَ اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ فِي الْغَنَمِ اَنْ يُقَسَّمَ اَثْلَاثًا، ثُمَّ يَخْتَارُ سَيِّدُهَا ثُلُثًا، وَيَخْتَارُ الْمُصَدِّقُ حَقَّهُ مِنَ الثُّلُثِ الْاَوْسَطِ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد اور دیگر حضرات کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بکریوں کے بارے میں یہ لکھا تھا کہ اُنہیں تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا' پھر اُن بکریوں کا مالک دو حصوں کو اختیار کر لے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص درمیانے درجہ کے تیسرے حصہ کو اختیار کر لے گا۔

6818 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: اَخْبَرَنِي شَيْخٌ مِنْ بَنِي سَدُوسٍ يُقَالُ لَهُ دَيْسَمٌ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ - وَكَانَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ بَشِيرًا - قَالَ: اَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا اِنَّ اَصْحَابَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُهُمْ قَدْرَ مَا يَزِيدُونَ عَلَيْنَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ اجْمَعُوهَا، فَاِذَا اَخَذُوهَا فَامُرْهُمْ فَلْيُصَلُّوا عَلَيْكُمْ، ثُمَّ تَلَا: (وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ) (التوبة: 103) قَالَ: قُلْنَا اِنَّ لَنَا جِيرَةً مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لَا تَشِذُّ لَنَا شَاةٌ اِلَّا ذَهَبُوا بِهَا، وَاِنَّهَا تُخْفَى لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ اَشْيَاءُ، اَفَنَاْخُذُهَا؟ قَالَ: لَا

** حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا نام بشیر رکھا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے عرض کی: زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص اگر ہمارے ساتھ زیادتی کرتے ہیں تو وہ جتنی زیادہ ادائیگی ہم سے لیتے ہیں' کیا ہم اُتنے حصہ کو چھپا لیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم اُن جانوروں کو جمع کرو جب وہ زکوٰۃ وصول کر لیں' تو تم اُن لوگوں کو یہ کہو کہ وہ تمہارے لیے دعائے رحمت کریں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور تم اُن کے لیے دعائے رحمت کرو' بے شک تمہاری دعا اُن کے لیے سکون کا باعث ہوگی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: ہمارا ایک مزدور ہے' جو بنو تمیم سے تعلق رکھتا ہے' جو بھی بکری ہمارے ہاں بچہ دیتی ہے' وہ لوگ اُس کو لے جاتے ہیں اور ہمارے سامنے اُن کے اموال میں سے کچھ چیزیں پوشیدہ رہتی ہیں' تو کیا ہم اُسے وصول کر لیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی نہیں!

6819 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ الصَّدَقَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَوَاشِي فِيْ ثُلُثِ الْمَالِ الْاَوْسَطِ قَالَ: فَاِنْ كَانَتِ الْاِبِلُ اُخْرِجَتْ فَرَائِضُ الَّتِي تَخْتَارُ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَيَخْتَارُ سَيِّدُ الْمَاشِيَةِ فَرِيضَةً، وَيَخْتَارُ الْمُصَدِّقُ فَرِيضَةً حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ الْمُصَدِّقُ حَقَّهُ، فَاِنْ كَانَتْ مِنَ الْبَقَرِ اُخِذَتْ بَقَرَةٌ مِنْ وَسَطِ الْمَالِ مُسِنَّةً اَوْ ثَنِيَّةً فَصَاعِدًا، وَاِنْ كَانَتْ مِنَ الْغَنَمِ قُسِّمَتِ الْغَنَمُ ثَلَاثَةَ اَثْلَاثٍ، فَاخْتَارَ سَيِّدُ الْمَالِ ثُلُثًا، وَاخْتَارَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الثُّلُثِ الَّذِي يَلِيهِ حَقَّهُ

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی مال کے درمیانے درجہ کے ایک تہائی حصہ میں لازم ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اگر اونٹ ہوں گے تو زکوٰۃ کو نکالا جائے گا' جسے زکوٰۃ کے مال میں سے اختیار کیا جائے گا' پھر اُن جانوروں کا مالک اپنے فرض حصہ کو اختیار کرلے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص ادائیگی کی زکوٰۃ کو اختیار کرلے گا' یہاں تک کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اپنے حق کو پورا حاصل کرے گا' اگر زکوٰۃ گائے کی ہوگی' تو درمیانے درجہ کی گائے کو حاصل کیا جائے گا' جو مسنہ ہوگی' یا ثنیہ ہوگی' یا اس سے زیادہ ہوگی' اگر بکریوں کی زکوٰۃ ہوگی تو بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا' مال کا مالک شخص ایک تہائی حصہ کو اختیار کرے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اُس کے بعد کے طبقہ سے تعلق رکھنے والے ایک تہائی حصہ کو اپنے حق کے طور پر اختیار کرلے گا۔

6820 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: اَدْرَكْتُ، وَاُخْبِرْتُ اَنَّهُ مَا اَخْرَجَ صَاحِبُ الْمَالِ قَبِلُوهُ مِنَ الْمَاشِيَةِ كُلِّهَا، وَلَا يُخْرِجُ صَغِيْرًا وَلَا ذَكَرًا، وَلَا ذَاتَ عَوَارٍ، وَلَا هَرِمَةً

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: میں نے یہ صورتِ حال پائی بھی ہے اور مجھے یہ بات بتائی بھی گئی ہے کہ جب مال کا مالک شخص زکوٰۃ نکالتا تھا' تو لوگ اُس کے جانوروں میں سے ہر قسم کا جانور قبول کرلیتے تھے' البتہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے کسی کمسن جانور کو' یا نر جانور کو' یا عیب دار کو' یا بوڑھے جانور کو نہیں نکالا جاتا تھا۔

0821 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ فَنَسِيتُهُ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ اَيِّ الْمَالِ الصَّدَقَةُ؟ قَالَ: فِي الثُّلُثِ الْاَوْسَطِ، فَاِذَا اَتَاكَ الْمُصَدِّقُ، فَاَخْرِجْ لَهُ الثُّلُثَ الْاَوْسَطَ الْجَذَعَةَ، وَالثَّنِيَّةَ قَالَ: فَاِنْ اَخَذَ فَحَقٌّ لَهُ، وَاِنْ اَبٰى فَلَا تَمْنَعْهُ، وَلَا تَسُبَّهُ، وَاَطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِكَ، وَقُلْ لَهُ قَوْلًا مَعْرُوفًا

✵✵ ابراہیم بن میسرہ ایک شخص کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کون سی قسم کا مال زکوٰۃ میں ادا کیا جائے گا' اُنہوں نے فرمایا: درمیانے درجہ کا تیسرا حصہ' جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص تمہارے پاس آئے تو تم درمیانے درجہ کا تیسرا حصہ اُس کے سامنے نکال دو جو جذعہ ہو' یا ثنیہ ہو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ اسے وصول کر لیتا ہے تو یہ اُس کا حق ہے' اور اگر وہ نہیں مانتا تو تم اُسے منع نہ کرو اور اُسے بُرا نہ کہو' اُسے اپنے ہاں سے کھانا کھلاؤ اور اُس کے بارے میں بھلائی کی بات کہو۔

6822 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ بَعْضِ الْأَنْصَارِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى بَعْضِ عُمَّالِهِ كِتَابًا يَعْهَدُ إِلَيْهِ: خُذِ الصَّدَقَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ طُهْرَةً لِأَعْمَالِهِمْ، وَزَكَاةً لِأَمْوَالِهِمْ، وَحُكْمًا مِنْ أَحْكَامِ اللّٰهِ، الْعَدَاءُ فِيهَا حَيْفٌ، وَظُلْمٌ لِلْمُسْلِمِينَ، وَالتَّقْصِيرُ عَنْهَا مُدَاهَنَةٌ فِي الْحَقِّ، وَخِيَانَةٌ لِلْأَمَانَةِ، فَادْعُ النَّاسَ بِأَمْوَالِهِمْ إِلَى أَرْفَقِ الْمَجَامِعِ، وَأَقْرَبِهَا إِلَى مَصَالِحِهِمْ، وَلَا تَحْبِسِ النَّاسَ أَوَّلَهُمْ لِآخِرِهِمْ، فَإِنَّ الرَّجْزَ لِلْمَاشِيَةِ عَلَيْهَا شَدِيدَةٌ، عَلَيْهَا مَهْلَاتٌ، وَلَا تَسُقْهَا مَسَاقًا يُبْعِدُ بِهَا الْكَلَأَ وَرَدَّهَا فَإِذَا أَوْقَفَ الرَّجُلُ عَلَيْكَ غَنَمَهُ، فَلَا تَعْتَمْ مِنْ غَنَمِهِ، وَلَا تَأْخُذْ مِنْ أَدْنَاهَا، وَخُذِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَوْسَطِهَا، وَلَا تَأْخُذْ مِنْ رَجُلٍ إِنْ لَمْ تَجِدْ فِي إِبِلِهِ السِّنَّ الَّتِي عَلَيْهِ إِلَّا تِلْكَ السِّنَّ مِنْ شَرْوَى إِبِلِهِ، أَوْ قِيمَةَ عَدْلٍ، وَانْظُرْ ذَوَاتِ الدَّرِّ، وَالْمَاخِضَ مِمَّا تَجِبُ مِنْهُ الصَّدَقَةُ فَتَنَكَّبْ عَنْهَا عَنْ مَصَالِحِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنَّهَا مَالُ حَاضِرِهِمْ، وَزَادُ مُغْرِبِهِمْ، أَوْ مُعِدِّيهِمْ، وَذَخِيرَةُ زَمَانِهِمْ، ثُمَّ اقْسِمْ لِلْفُقَرَاءِ، وَابْدَأْ بِضَعَفَةِ الْمَسْكَنَةِ، وَالْأَيْتَامِ، وَالْأَرَامِلِ، وَالشُّيُوخِ، فَمَنِ اجْتَمَعَ لَكَ مِنَ الْمَسَاكِينِ فَكَانُوا أَهْلَ بَيْتٍ يَتَعَاقَبُونَ، وَيَتَحَامَلُونَ فَاقْسِمْ لَهُمْ مَا كَانَ مِنَ الْإِبِلِ يَتَعَاقَبُوهُ حَمْلَهُمْ، وَإِنْ كَانَ مِنَ الْغَنَمِ امْنَحْهُمْ، وَمَنْ كَانَ فَذًّا فَلَا تُنْقِصْ كُلَّ خَمْسَةٍ مِنْهُمْ مِنْ فَرِيضَةٍ أَوْ عَشْرٍ شَيْئًا إِلَى خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْغَنَمِ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: بعض انصار کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض سرکاری اہلکاروں کی طرف خط لکھا' جس میں انہیں یہ تلقین کی: تم مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کرو' ان کے اعمال کی طہارت' ان کے اموال کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی کے لئے' اس بارے میں حد سے تجاوز کرنا قابلِ ملامت اور مسلمانوں پر ظلم کے مترادف ہوگا' اور اس میں کوتاہی کرنا' حق میں کمی کرنے اور امانت میں خیانت کرنے کے مترادف ہوگا۔ تم لوگوں کے مال مویشی وہاں بلواؤ جہاں آنا ان کے لیے سہولت والا ہو اور ان کے لیے اسی میں بہتری ہو' تم پہلے والے لوگوں کو بعض والوں کے لیے روک کے نہ رکھو' کیونکہ جانوروں کے ساتھ اس طرح ٹھہرنا ان کے لیے دشواری کا باعث ہوگا اور تم انہیں وہاں آنے تک مجبور نہ کرو جہاں گھاس پھوس اور پانی ان سے دور ہو جائے' اور جب کوئی شخص اپنی بکریاں تمہارے سامنے پیش کرے تو تم ان میں سے بہتر کو اختیار نہ کرو اور نہ ہی کمتر کو حاصل کرو بلکہ درمیانی قسم (کے جانوروں کو) زکوٰۃ میں وصول کرو۔ اگر کسی شخص سے مطلوبہ اونٹ نہیں ملتا تو اس کے آس پاس کا اونٹ حاصل کرلو' یا انصاف کے مطابق اس کی قیمت وصول کرو۔ زکوٰۃ جن میں واجب ہوتی ہے' ان میں سے دودھ دینے والی یا حاملہ بکری کو حاصل نہ کرو اور ان چیزوں سے بچ کے رہو جو مسلمانوں کے حق میں بہتر ہوتی ہیں' کیونکہ اس طرح کے جانور شہروں میں رہنے والوں کا مال ہوتے ہیں اور مسافروں کے لیے زادِ سفر ہوتے ہیں اور زمانے کا ذخیرہ ہوتے ہیں' پھر تم (اس زکوٰۃ کو) غریبوں میں تقسیم کردو اور آغاز کمزور مسکینوں' یتیموں' بیواؤں اور عمر رسیدہ افراد سے کرو۔ جب تمہارے سامنے ایسے غریب لوگ اکٹھے ہو جائیں جو ایسے گھرانوں سے تعلق رکھتے ہوں' جو آگے پیچھے آئے اور وہ سواری کے لیے جانور مانگیں' تو تم انہیں سواری کے لیے جانور تقسیم کردو اور اگر وہ بکریاں مانگیں تو وہ تم انہیں عطیے کے طور پر دے دو' جو شخص اکیلا ہو' تو زکوٰۃ میں سے

ان میں سے پانچ سے لے کر پندرہ تک بکریاں ادا کر دو۔

6823 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: "اِذَا جَائَكَ الْمُصَدِّقُ، فَقُلْ: هٰذَا مَالِیْ، وَهٰذِهٖ صَدَقَتِیْ فَاِنْ رَضِیَ، وَاِلَّا فَوَلِّ وَجْهَكَ عَنْهُ، وِدَعْهُ، وَمَا يَصْنَعُ، وَلَا تَلْعَنْهُ"

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص تمہارے پاس آئے تو تم یہ کہو: یہ میرا مال ہے اور یہ میری ادا کی جانے والی زکوٰۃ ہے۔ اگر وہ راضی ہوتا ہے تو ٹھیک ہے' ورنہ تم اپنا چہرہ اُس سے پھیر لو اور اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دو' جو وہ کرتا ہے (اسے کرنے دو) اور تم اُسے بُرا بھلا نہ کہو۔

بَابُ مَنْ كَتَمَ صَدَقَتَهٗ

باب: جو شخص اپنی زکوٰۃ کو چھپاتا ہے

6824 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فِیْ كُلِّ اَرْبَعِينَ مِنَ الْاِبِلِ السَّائِمَةِ ابْنَةُ لَبُوْنَ، فَمَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهٗ اَجْرُهَا وَمَنْ كَتَمَهَا، فَاِنَّا لَآخِذُوهَا، وَشِطْرَ اِبِلِهٖ عَزِيمَةً مِنْ عَزَائِمِ رَبِّكَ لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✻✻ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر چالیس سائمہ اونٹوں میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوتی ہے' جو شخص اجر کے حصول کے لیے انہیں ادا کر دیتا ہے' تو اُسے اُس کا اجر ملے گا' اور جو شخص اسے چھپا لیتا ہے' تو ہم اسے وصول کر لیں گے اور اُس کے اونٹ کا نصف حصہ تمہارے پروردگار کے حکم کے تحت ہوگا' محمد کے لیے اور محمد کی آل کے لیے' اسے استعمال کرنا حلال نہیں ہوگا''۔

6825 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُخَمِّسُ مَالَ مَنْ غُيِّبَ مَالُهٗ مِنَ الصَّدَقَةِ

6824- سنن ابی داؤد' کتاب الزکاۃ' باب فی زکاۃ السائمۃ' حدیث:1357' السنن الصغرٰی' کتاب الزکاۃ' باب : عقوبۃ مانع الزکاۃ' حدیث:2413' السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الزکاۃ' عقوبۃ مانع الزکاۃ' حدیث:2199' سنن الدارمی' کتاب الصلاۃ' باب لیس فی عوامل الابل صدقۃ' حدیث:1678' المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الزکاۃ' حدیث:1386' صحیح ابن خزیمۃ' کتاب الزکاۃ' جماع ابواب صدقۃ المواشی من الابل والبقر والغنم' باب ذکر الدلیل علی ان الصدقۃ انما تجب فی الابل والغنم' حدیث:2107' شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب الزکاۃ' باب الصدقۃ علی بنی ہاشم' حدیث:1914' السنن الکبرٰی للبیہقی' کتاب الجنائز' جماع ابواب صدقۃ الغنم السائمۃ' باب ما یسقط الصدقۃ عن الماشیۃ' حدیث:6958' مسند احمد بن حنبل' اول مسند البصریین' حدیث بہز بن حکیم' حدیث:19576' المعجم الکبیر للطبرانی' باب المیم' من اسمہ محمود' باب' حدیث:16739

** زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ زکوۃ کے مال میں سے اُس شخص کے مال کا خمس ادا کرتے تھے جس شخص کا مال گم ہو گیا ہو۔

6826 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ حَدِيثًا رُفِعَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَبَ النَّاسَ فِي الصَّدَقَةِ فَأُتِيَ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا أَبُو جَهْمِ بْنُ حُذَيْفَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَبَّاسٌ عَمُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَنَعُوا الصَّدَقَةَ، فَقَالَ: مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ مِنَّا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا، فَأَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، وَأَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَحَبَسَ أَدْرَاعَهُ، وَاعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَمَّا عَبَّاسٌ عَمُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی' صدقہ آیا تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! ابوجہم بن حذیفہ' خالد بن ولید اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس نے زکوۃ ادا نہیں کی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن جمیل کو تو صرف اسی بات کا غصہ ہے کہ وہ پہلے غریب تھا تو اللہ اور اُس کے رسول نے اُسے خوشحال کر دیا' جہاں تک خالد بن ولید کا تعلق ہے تو اُس نے اپنی زرہوں کو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے مخصوص کر دیا ہوا ہے' جہاں تک اللہ کے رسول کے چچا حضرت عباس کا تعلق ہے تو اس کی ادائیگی اور اس کے ہمراہ اتنی ہی (مزید) ادائیگی مجھ پر لازم ہے۔

بَابُ مَا لَا يُؤْخَذُ مِنَ الصَّدَقَةِ

باب: کون سے جانور زکوۃ میں وصول نہیں کیا جائے گا؟

6827 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَمُولَةُ، وَالْمُثِيرَةُ فِيهِمَا صَدَقَةٌ؟ فَقَالَ: لَا، وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: سَمِعْنَا بِذَلِكَ، وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: كَذَلِكَ نَقُولُ: لَا صَدَقَةَ فِي الْحَمُولَةِ، وَلَا الْمُثِيرَةِ، وَلَمْ يَأْثُرْهُ عَنْ أَحَدٍ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بار برداری اور کھیتی باڑی کے لیے استعمال ہونے والے جانوروں میں زکوۃ لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! عمرو بن دینار نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ہم نے اس بارے میں

6826-صحيح البخاري' كتاب الزكاة' باب قول الله تعالى : وفي الرقاب والغارمين وفي سبيل الله' حديث:1410' صحيح مسلم' كتاب الزكاة' باب في تقديم الزكاة ومنعها' حديث:1687' صحيح ابن خزيمة' كتاب الزكاة' جماع ابواب صدقة الحبوب والثمار' باب الرخصة في تقديم الصدقة قبل حلول الحول على المال والفرق' حديث:2167' صحيح ابن حبان' كتاب الزكاة' باب فرض الزكاة' ذكر الاباحة للامام ضمانه عن بعض رعيته صدقة ماله' حديث:3332' سنن ابي داؤد' كتاب الزكاة' باب في تعجيل الزكاة' حديث:1395' سنن الدارقطني' كتاب الزكاة' باب تعجيل الصدقة قبل الحول' حديث:1761' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجنائز' جماع ابواب صدقة الغنم السائمة' باب تعجيل الصدقة' حديث:6936' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:8099

روایت سن رکھی ہے۔ عبدالکریم کہتے ہیں: ہم بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں کہ بار برداری اور کھیتی باڑی کے لیے استعمال ہونے والے جانوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' تاہم انہوں نے اس کے بارے میں کوئی روایت نقل نہیں کی۔

6828 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَا صَدَقَةَ فِي الْمُثِيْرَةِ

** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کھیتی باڑی کے لیے استعمال ہونے والے جانوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

6829 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى عَوَامِلِ الْبَقَرِ صَدَقَةٌ

** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کام کاج کی گائے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

6836 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: لَيْسَ فِي عَوَامِلِ الْبَقَرِ صَدَقَةٌ

** حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کام کاج کی گائیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

6831 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى ثَوْرٍ عَامِلٍ صَدَقَةٌ، وَلَا عَلٰى جَمَلٍ ظَعِينَةٍ صَدَقَةٌ

** سعید بن جبیر فرماتے ہیں: کام کرنے والے بیل پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور عورت کے اونٹ پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی (یعنی جو عورت کے سفر کرنے کے لیے مخصوص ہو)۔

6832 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِي الْعَامِلَةِ اِذَا كَانَتْ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ

** قتادہ نے کام کاج کے جانوروں کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہو تو ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6833 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ قِطَارٌ يَعْتَمِلُ عَلَيْهِ فَفِيهِ الصَّدَقَةُ

** زہری فرماتے ہیں: جب آدمی کی قطار ہو جس پر وہ کام کاج کرتا ہو تو اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6834 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى عَوَامِلِ الْبَقَرِ صَدَقَةٌ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کام کاج کی گائیوں پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

6835 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَيْسَ فِي الْعَامِلَةِ شَيْءٌ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: کام کاج کے جانور پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

6836 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فِي عَوَامِلِ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: ذاتی کام کاج کے اونٹوں میں سے ہر پانچ میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6837 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّهُ قَالَ: إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ اَرْبَعُونَ شَاةً فِي مِصْرٍ يَحْلُبُهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ - يَعْنِي الدَّوَاجِنَ - وَقَالَ سُفْيَانُ: وَقَوْلُنَا كَذٰلِكَ اَنِ ابْتَاعَهَا لِلْحَمْلِ، فَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ، فَلَيْسَ فِيهَا زَكَاةٌ، وَالْمَعْزُ وَالْإِبِلُ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: جب آدمی کی چالیس بکریاں شہر میں ہوں جن کا وہ دودھ دوھتا ہو تو اُس پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' یعنی اُن بکریوں پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

سفیان کہتے ہیں: اس صورت میں بھی ہمارا اسی کی مانند قول ہوگا کہ جب آدمی نے اُنہیں حمل کے لیے خریدا ہو اور پھر اُن پر ایک سال گزر جائے تو اُن میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' بکرے اور اونٹ کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا۔

بَابُ الْخَلِيطَيْنِ

باب: دو حصہ داروں کا حکم

6838 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا كَانَ الْخَلِيطَانِ يُعْمِلَانِ اَمْوَالَهُمَا فَلَا تُجْمَعُ اَمْوَالُهُمَا فِي الصَّدَقَاتِ فَاَخْبَرْتُ عَطَاءً بِقَوْلِ طَاوُسٍ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَا اَرَاهُ اِلَّا حَقًّا

✵✵ عمرو بن دینار' طاؤس کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ یہ فرماتے ہیں: جب دو حصہ دار اپنے جانوروں کی دیکھ بھال کرتے ہوں تو زکوٰۃ میں اُن دونوں کے مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا۔ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو طاؤس کے اس قول کے بارے میں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: میں اسے درست سمجھتا ہوں۔

6839 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "قَوْلُنَا: لَا يَجِبُ عَلَى الْخَلِيطَيْنِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَتِمَّ لِهٰذَا اَرْبَعِينَ، وَلِهٰذَا اَرْبَعِينَ"

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہمارا قول یہ ہے کہ دو حصہ داروں پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' البتہ اگر دونوں میں سے ہر ایک کی چالیس چالیس بکریاں پوری ہوں (تو اُن پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

6840 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا كَانَ رَاعِيهُمَا وَاحِدٌ، وَكَانَتْ تَرِدُ جَمِيعًا، وَتَرُوحُ جَمِيعًا، وَتَسْرَحُ جَمِيعًا صُدِّقَتْ جَمِيعًا

✵✵ زہری فرماتے ہیں: اگراُن دونوں (حصہ داروں کی بکریوں) کا چرواہا ایک ہی ہواور وہ سب اکٹھی آتی ہوں اور اکٹھی جاتی ہوں تو اُن سے اجتماعی طور پر زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔

بَابُ الْبَقَرِ

باب: گائے کا بیان

6841 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِیُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ مُعَاذَ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: بَعَثَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَاَمَرَهُ اَنْ یَاْخُذَ مِنْ کُلِّ ثَلَاثِیْنَ بَقَرَةً تَبِیْعًا اَوْ تَبِیْعَةً، وَمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّةً، وَمِنْ کُلِّ حَالِمٍ دِیْنَارًا، اَوْ عَدْلَهُ مُعَافِرًا

✵✵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یمن بھیجا اور اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ہر تیس گائے میں ایک تبیع یا تبیعہ جبکہ ہر چالیس گائے میں ایک مسنہ وصول کریں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اُس کے برابر معافر (مخصوص قسم کی خوشبو) وصول کریں۔

6842 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِیٍّ: فِی الْبَقَرِ فِیْ ثَلَاثِیْنَ تَبِیْعٌ اَوْ تَبِیْعَةٌ، وَفِیْ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّةٌ

✵✵ عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ تیس گائے میں ایک تبیع یا تبیعہ کی' جبکہ چالیس میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6843 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ، اَنَّ طَاوُسًا، اَخْبَرَهُ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ: لَسْتُ آخُذُ مِنْ اَوْقَاصِ الْبَقَرِ شَیْئًا حَتّٰی آتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ فِیْهَا بِشَیْءٍ

6841- سنن ابی داؤد' کتاب الزکاۃ' باب فی زکاۃ السائمۃ' حدیث:1358' المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الزکاۃ' حدیث:1387' صحیح ابن حبان' کتاب السیر' باب الذمی والجزیۃ' ذکر الخبر المفسر لقولہ تعالی : حتی یعطوا الجزیۃ عن ید' حدیث:4964' صحیح ابن خزیمۃ' کتاب الزکاۃ' جماع ابواب صدقۃ المواشی من الابل والبقر والغنم' باب صدقۃ البقر بذکر لفظ مجمل غیر مفسر' حدیث:2109' الجامع للترمذی ' ابواب الزکاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء فی زکاۃ البقر' حدیث:596' السنن الصغرٰی' کتاب الزکاۃ' باب : زکاۃ البقر' حدیث:2419' السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الزکاۃ' زکاۃ البقر' حدیث:2205' سنن الدارقطنی' کتاب الزکاۃ' باب : لیس فی الخضراوات صدقۃ' حدیث:1696' السنن الکبرٰی للبیہقی' کتاب الجنائز' جماع ابواب صدقۃ البقر السائمۃ' باب کیف فرض صدقۃ البقر' حدیث: 6858' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حدیث معاذ بن جبل' حدیث:21469' البحر الزخار مسند البزار' اول الخامس والعشرین' حدیث:2299' المعجم الکبیر للطبرانی' بقیۃ المیم' روایۃ اہل الکوفۃ' مسروق بن الاجدع' حدیث:17086

٭٭ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ میں گائے میں سے دو فرض حصوں (جیسے تیس اور چالیس) کے درمیان (میں کسی قسم کی اضافی ادائیگی) کو اُس وقت تک وصول نہیں کروں گا جب تک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا، پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اس بارے میں کسی چیز کا حکم دیا تھا۔

6844 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، اِنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ لَمْ يَزَلْ بِالْجَنَدِ اِذْ بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ حَتّٰى مَاتَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ فَرَدَّهُ عَلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ

٭٭ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک حضرت معاذ رضی اللہ عنہ "جند" کے مقام پر ہی موجود رہے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں پہلے عہدے پر برقرار رکھا۔

6845 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ طَاوٗسٌ، عَنْ أبيه، اَنَّهُ قَالَ: فِیْ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعٌ جَذَعٌ، وَفِی الْاَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً بَقَرَةٌ قَالَ: وَلَمْ اَسْمَعْ مِنْهُ فِيمَا وَرَاءَ ذٰلِكَ شَيْئًا

٭٭ طاؤس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تیس گائے میں ایک تبیع جذع کی ادائیگی لازم ہوگی اور چالیس گائے میں ایک گائے کی ادائیگی لازم ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن کے حوالے سے اس سے زیادہ کے بارے میں اور کچھ نہیں سنا۔

6846 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: كَانَ عُمَّالُ ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ عَوْفٍ، وَعَمَّالُهُ يَاْخُذُوْنَ مِنْ كُلِّ خَمْسِيْنَ بَقَرَةً بَقَرَةً، وَمِنْ ثَمَانِيْنَ بَقَرَتَيْنِ، ثُمَّ اِذَا كَثُرَتْ فَفِیْ كُلِّ خَمْسِيْنَ بَقَرَةً، قُلْتُ: اَیُّ بَقَرَةٍ قَالَ: كَذٰلِكَ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے سرکاری اہلکار اور دیگر اہلکار ہر پچاس گائے میں سے ایک گائے وصول کرتے تھے اور ہر اسّی گائے میں سے دو گائے وصول کرتے تھے، جب ان کی تعداد زیادہ ہو جاتی تھی، تو ہر پچاس میں سے ایک گائے وصول کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: کون سی گائے ہوتی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: اسی طرح کی ہوتی تھی۔

6847 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ صَالِحُ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ سُوَيْدٍ: اَنْ يَاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا، وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً بَقَرَةً، لَمْ يَزِدْهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ: فَاَمَرَ عُثْمَانُ عُمَّالَهُ اَنْ يَاْخُذُوا ذٰلِكَ، وَاِذَا كَثُرَتِ الْبَقَرُ، وَزَادَتْ عَلٰى ذٰلِكَ فَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعٌ، وَفِیْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً مُسِنَّةٌ

٭٭ صالح بن دینار بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے عثمان بن محمد بن ابوسوید کو خط میں لکھا کہ وہ ہر تیس گائے میں

ایک تبیع یا ہر چالیس گائے میں ایک گائے وصول کریں' وہ اس سے زیادہ کچھ نہ کریں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلکاروں کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اس طرح وصول کریں' جب گائے زیادہ ہوں اور ان کی تعداد اس سے زیادہ ہو جائے' تو ہر تیس گائے میں ایک تبیع اور ہر چالیس گائے میں ایک مسنہ وصول کریں۔

6848 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاذٍ، اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَوْقَاصِ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِيْنَ اِلَى الْاَرْبَعِيْنَ، وَمَا بَيْنَ الْاَرْبَعِيْنَ اِلَى الْخَمْسِيْنَ، فَقَالَ: لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ

✻✻ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقاص (یعنی دو فرض حصوں کے درمیان میں کسی قسم کی اضافی ادائیگی) کے بارے میں دریافت کیا' جن کی تعداد تیس سے لے کر چالیس کے درمیان ہوتی ہے' یا چالیس سے لے کر پچاس کے درمیان ہوتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

6849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ فِي الْاَوْقَاصِ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِيْنَ اِلَى الْاَرْبَعِيْنَ شَيْءٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ الثَّلَاثِيْنَ شَيْءٌ، وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ الثَّلَاثِيْنَ شَيْءٌ

✻✻ امام شعبی بیان کرتے ہیں: اوقاص (یعنی دو فرض حصوں کے درمیان میں) میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' یعنی جو تیس سے لے کر چالیس تک کے درمیان میں ہوں' ان میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ اسی طرح تیس سے کم میں بھی کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تیس سے کم میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

6850 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ الثَّلَاثِيْنَ بَقَرَةً شَيْءٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثِيْنَ فَفِيهَا تَبِيْعٌ جَذَعٌ اَوْ جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ، فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيهَا بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ، وَفِيمَا فَوْقَ ذٰلِكَ مِنَ الْبَقَرِ فِيْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ، وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ

✻✻ سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں: تیس سے کم گایوں میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' جب ان کی تعداد تیس ہو جائے تو ان میں ایک تبیع جذع یا جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' جب تک ان کی تعداد چالیس نہیں ہو جاتی' جب ان کی تعداد چالیس ہو جائے تو ایک مسنہ گائے کی ادائیگی لازم ہوگی اور اس سے زیادہ جو گائیں ہوں گی تو ان میں سے ہر تیس میں ایک تبیع کی اور ہر چالیس میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6851 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ قَالَ: فِيْ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعَةٌ، وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا بَيْنَ الْاَرْبَعِيْنَ، وَالسِّتِّيْنَ شَيْءٌ، وَفِي السِّتِّيْنَ تَبِيْعَتَانِ اَوْ تَبِيْعَانِ، وَفِيْ سَبْعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَتَبِيْعٌ، وَفِيْ ثَمَانِيْنَ مُسِنَّتَانِ، وَفِيْ تِسْعِيْنَ ثَلَاثُ اَتَابِيْعَ، وَفِيْ مِائَةٍ تَبِيْعَانِ وَمُسِنَّةٌ، وَفِيْ مِائَةٍ وَعَشَرَةٍ مُسِنَّتَانِ وَتَبِيْعٌ، وَفِيْ مِائَةٍ وَعِشْرِيْنَ ثَلَاثُ مُسِنَّاتٍ، وَتُحْسَبُ صِغَارُهَا، وَكِبَارُهَا، وَتُحْسَبُ الْجَوَامِيسُ مَعَ الْبَقَرِ، فَمَا كَانَ مِنَ الْبَقَرِ لِتِجَارَةٍ، فَاِنَّهٗ يُقَوَّمُ قِيمَةً لَا يُؤْخَذُ عَلٰى هٰذَا الْحِسَابِ اِنَّمَا تُقَوَّمُ قِيمَةً، فَاِذَا بَلَغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا الزَّكَاةُ

** یونس بیان کرتے ہیں: تیس گائے میں ایک تبیعہ کی اور چالیس میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی' چالیس کے درمیان میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' ساٹھ میں کچھ ادائیگی لازم ہوگی' ساٹھ میں دو تبیعہ یا دو تبیع کی ادائیگی لازم ہوگی' جبکہ ستر میں ایک مسنہ اور ایک تبیع کی ادائیگی لازم ہوگی' اسی میں دو مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی' نوے میں تین تبیع کی ادائیگی لازم ہوگی' ایک سو میں دو تبیع اور ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی' ایک سو دس میں دو مسنہ اور ایک تبیع کی ادائیگی لازم ہوگی' ایک سو بیس میں تین مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ (زکوۃ وصول کرتے ہوئے) چھوٹے بڑے تمام جانوروں کو حساب میں شمار کیا جائے گا اور گائے کے ساتھ بھینسوں کو بھی شمار کیا جائے گا' جو گائے تجارت کے لیے ہوں گی تو اُن کی قیمت مقرر کی جائے گی اور اُن سے اس حساب سے وصولی نہیں کی جائے گی' بلکہ اُن کی قیمت قائم کی جائے گی اگر وہ دو سو درہم جتنی ہو تو اُن میں زکوۃ کی ادائیگی (رقم کے حوالے سے) لازم ہوگی۔

6852 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي كُلِّ خَمْسٍ مِنَ الْبَقَرِ شَاةٌ، وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ، وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِي كُلِّ عِشْرِينَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاِذَا كَانَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بَقَرَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى خَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا بَقَرَتَانِ اِلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَةٍ وَعِشْرِينَ فَفِي كُلِّ اَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةٌ، اِنَّ ذٰلِكَ كَانَ تَخْفِيفًا لِاَهْلِ الْيَمَنِ، ثُمَّ كَانَ هٰذَا بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُرْوٰى

** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پانچ گائے میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' دس میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پندرہ میں تین کی ادائیگی لازم ہوگی اور بیس میں چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

زہری فرماتے ہیں: جب ان کی تعداد پچیس ہو جائے تو پچھتر تک میں ایک گائے کی ادائیگی لازم ہوگی' جب پچھتر سے زیادہ ہو جائیں تو ایک سو بیس تک میں دو گائے کی ادائیگی لازم ہوگی' جب ایک سو بیس سے بھی زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس میں ایک گائے کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ چیز اہلِ یمن کے لیے تخفیف کے طور پر تھی' اس کے بعد یہی معمول چل پڑا۔

6853 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ زَمَانًا مِنَ الزَّمَانِ اَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ: خُذُوا مِنَّا مَا اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَعْجَبُ حِينَ لَمْ يَقْبَلُوا مِنْهُمْ ذٰلِكَ حَتّٰى حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابًا فِيهِ هٰذِهِ الْفَرَائِضُ، فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الْعُمَّالِ، فَاَخَذَ بِهِ اَبُو بَكْرٍ، وَاَمْضَاهُ بَعْدَهُ عَلٰى مَا كَتَبَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا ذَكَرَ الْبَقَرَ اَيْضًا

** ایوب بیان کرتے ہیں: میں ایک عرصہ تک یہ بات سنتا رہا کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تم ہم سے وہ چیز حاصل کرلو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصول کی تھی' تو میں اس بات پر حیران ہوتا تھا جب سرکاری اہلکار اُن سے وہ وصولی نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ زہری نے مجھے یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط لکھا تھا (یا ایک تحریر لکھوائی تھی) جس میں ان فرائض کے بارے میں احکام موجود تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تحریر کو اپنے اہلکاروں کی طرف بھجوانے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا' پھر حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس تحریر کو حاصل کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُس تحریر کو جاری کیا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوایا تھا اور میرے علم کے مطابق اُنہوں نے اس تحریر میں گائے کا بھی ذکر کیا ہے۔

6854۔ اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فَرَائِضُ الْبَقَرِ مِثْلُ فَرَائِضِ الْإِبِلِ غَيْرَ الْاَسْنَانِ فِيهَا

✽✽ زہری فرماتے ہیں: گائے کی ادائیگی کے وہی اصول ہیں جو اونٹ کی ادائیگی کے اصول ہیں' البتہ ان کے بارے میں عمروں کا حکم مختلف ہے۔

6855 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَعْطَانِيْ سِمَاكُ بْنُ الْفَضْلِ كِتَابًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَالِكِ بْنِ كَفَلَانِسَ، وَالْمُعَعْلِسَ فَقَرَاْتُهُ فَاِذَا فِيهِ: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ، وَالْاَنْهَارُ الْعُشْرُ، وَفِيمَا يُسْقَى بِالسَّنَا نِصْفُ الْعُشْرِ، وَفِي الْبَقَرِ مِثْلُ الْاِبِلِ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: سماک بن فضل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک تحریر مجھے دی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک نامی شخص کو اور مععلس نامی شخص کو بھجوائی تھی' میں نے اُسے پڑھا تو اُس میں یہ تحریر تھا: جو زمین آسمان (یعنی بارش کے پانی) سے سیراب ہوتی ہے اور نہروں کے ذریعہ سیراب ہوتی ہے اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے مصنوعی طریقہ سے سیراب کیا جاتا ہے اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور گائے (کی زکوٰۃ) کا بھی وہی حکم ہے جو اونٹ کا ہے۔

6856 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، اَنَّهُ اَخَذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا، وَمِنْ اَرْبَعِينَ مُسِنَّةً، فَسَاَلُوهُ عَمَّا دُونَ الثَّلَاثِينَ، فَقَالَ: لَمْ اَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا، وَلَمْ يَاْمُرْنِيْ فِيهَا بِشَيْءٍ

✽✽ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ تیس گائے میں سے ایک تبیع اور چالیس گائے میں سے ایک مسنہ وصول کرتے تھے۔ لوگوں نے اُن سے تیس سے کم گائے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نہیں سنی ہے اور آپ نے اس بارے میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا ہے۔

6857 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعٌ، وَفِي كُلِّ اَرْبَعِينَ بَقَرَةً مُسِنَّةٌ

✽✽ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے یہ خط میں لکھا تھا کہ ہر تیس گائے میں ایک تبیع کی اور ہر چالیس گائے میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ مَا تَجِبُ فِي الْاِبِلِ، وَالْبَقَرِ، وَالْغَنَمِ

باب: اونٹ' گائے اور بکری میں کیا چیز لازم ہوتی ہے؟

6858 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَتْ لَهُ اِبِلٌ لَمْ يُؤَدِّ حَقَّهَا، اَوْ قَالَ: صَدَقَتَهَا بُطِحَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ تَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِاَفْوَاهِهَا، يُرَدُّ اَوَّلُهَا اِلٰى آخِرِهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيلَهُ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ لَمْ يُؤَدِّ حَقَّهَا بُطِحَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ تَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا يُرَدُّ اَوَّلُهَا عَلٰى آخِرِهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيلَهُ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ ذَهَبٌ اَوْ فِضَّةٌ لَمْ يُؤَدِّ فِيهَا حَقَّهَا جُعِلَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَفَائِحَ مِنْ نَارٍ فَوُضِعَتْ عَلٰى جَنْبِهِ، وَظَهْرِهِ، وَجَبْهَتِهِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيلَهُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے اونٹ ہوں اور وہ اُن کے حق (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کی زکوٰۃ کو ادا نہیں کرتا تو اُس شخص کو اُن اونٹوں کے سامنے قیامت کے دن ایک کھلے میدان میں رکھ دیا جائے گا' ایک ایسا دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی اور پھر وہ اونٹ اپنے پاؤں کے ذریعے اُسے روندیں گے اور اپنے منہ کے ذریعہ اُسے کاٹیں گے اور پہلے سے لے کر آخری تک تمام اونٹوں کو لایا جائے گا' یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ مکمل نہیں ہو جاتا (یعنی اُس کے ساتھ یہ سلوک اُس وقت تک ہوگا جب تک قیامت کا دن جاری رہے گا) پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا' جس شخص کی بکریاں ہوں اور وہ اُن کے حق کو ادا نہیں کرتا ہے تو اُسے قیامت کے دن' ایسا دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی' اُسے اُن بکریوں کے سامنے ایک کھلے میدان میں ڈال دیا جائے گا' وہ بکریاں اپنے پاؤں کے ذریعہ اُسے روندیں گی اور اپنے سینگوں کے ذریعہ اُسے ماریں گے' وہ تمام بکریاں بار بار آتی رہیں گی جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا' پھر وہ شخص اپنی راہ دیکھ لے گا' جس شخص کا سونا یا چاندی موجود ہو' جس کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو وہ ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن اُنہیں آگ سے بنے ہوئے ٹکڑوں میں بنا دیا جائے گا اور وہ ٹکڑے اُس کے پہلو پر رکھے جائیں گے' اُس کی پشت پر اور اُس کی پیشانی پر رکھے جائیں گے' ایسا اُس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا پھر وہ شخص اپنی راہ دیکھے گا (جو جہنم کی طرف جاتی ہوگی یا جنت کی طرف

6858-صحیح مسلم' کتاب الزکاۃ' باب اثم مانع الزکاۃ' حدیث:1705' صحیح ابن خزیمۃ' کتاب الزکاۃ' جماع ابواب صدقۃ الحبوب والثمار' باب فرض اخراج الصدقۃ فی العسر والیسر' حدیث:2159' صحیح ابن حبان' کتاب الزکاۃ' باب الوعید لمانع الزکاۃ' ذکر وصف عقوبۃ من لم یؤد زکاۃ مالہ فی القیامۃ' حدیث:3312' المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الزکاۃ' واما حدیث محمد بن ابی حفصۃ' حدیث:1404' سنن ابی داؤد' کتاب الزکاۃ' باب فی حقوق المال' حدیث:1427' السنن الصغرٰی' کتاب الزکاۃ' باب : التغلیظ فی حبس الزکاۃ' حدیث:2411' السنن الکبرٰی للبیہقی' کتاب الجنائز' کتاب الزکاۃ' باب ما ورد من الوعید فیمن کنز مال زکاۃ ولم یؤد' حدیث:6809' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ' حدیث:7549' مسند الطیالسی' احادیث النساء' ما اسند ابو ہریرۃ' وابو صالح' حدیث:2551' المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' باب من اسمہ ابراہیم' حدیث:2931

جاتی ہوگی)''۔

6859 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوِهِ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

6860 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: نِعْمَ الْاِبِلُ اِبِلٌ ثَلَاثُونَ تُخْرَجُ صَدُقَتُهَا، وَيُحْمَلُ عَلٰى نَجِيبِهَا، وَيُنْحَرُ سَمِينُهَا، وَيُمْنَحُ غَزِيرُهَا قَالَ: وَبَلَغَكَ فِي ذٰلِكَ، وَالْحَلْبُ يَوْمَ وِرْدِهَا فِي الْاِبِلِ قَالَ: لَا حَسْبُ، وَقَالَ: اِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْاِبِلِ فَضْلٌ عَنْ اَهْلِهَا فَلَا تَحْلِبُ يَوْمَ تَرِدُ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بہترین اونٹ وہ تمیں اونٹ ہیں جن کی زکوٰۃ کو ادا کیا جاتا ہو اور جن کے عمدہ (جوان) پر وزن لادا جاتا ہو اور جن کے موٹے تازے کو قربان کیا جاتا ہو اور جن کے زیادہ دودھ دینے والے (جانور یا اس کے دودھ کو) عطیہ کیا جاتا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: کیا آپ تک اس بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ جب اونٹوں کو پانی پلانے کے لیے لے جایا جائے اُس دن اُن کا دودھ دوہا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نہیں! البتہ اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ اگر اونٹوں میں اونٹوں کے مالکان سے زیادہ دودھ موجود نہ ہو تو اُس دن اُس کا دودھ نہ دوہا جائے جس دن اُنہیں پانی پلانے لے جایا جاتا ہے۔

6861 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: نِعْمَ الْمَالُ الثَّلَاثُونَ مِنَ الْاِبِلِ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بہترین مال تمیں اونٹ ہے۔

6862 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ اِبِلٌ لَمْ يُعْطِ حَقَّ اللّٰهِ فِيهَا اَتَتْ كَاشَرِّ مَا كَانَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَخْبِطُهُ بِاَخْفَافِهَا فَقِيلَ: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: فَذَكَرَ اَرْبَعًا، - قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا اَدْرِي بِاَيَّتِهِنَّ بَدَاَ - قَالَ: تُحْلَبُ عَلَى الْعَطَنِ، وَيُحْمَلُ عَلٰى رَائِحَتِهَا، وَيُنْحَرُ سَمِينُهَا، وَيُمْنَحُ لَبُونَتُهَا

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جس شخص کے اونٹ ہوں اور وہ اُن میں اللہ تعالیٰ کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو ادا نہ کرتا ہو تو وہ قیامت کے دن بدترین حالت میں آئیں گے اور اپنے پاؤں کے ذریعہ اُسے روندیں گے۔ اُن سے دریافت کیا: اُن اونٹوں کا حق کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے چاروں باتیں ذکر کی۔ عبداللہ نامی راوی کہتے ہیں کہ پہلے کون سی بات ذکر کی تھی۔ اُنہوں نے یہ فرمایا: (پانی پلاکر) بٹھانے کے دن اُن کا دودھ دوہ لیا جائے اُن کے عمدہ (جوان اونٹ) پر وزن لادا جائے اور اُن کے موٹے تازے کو قربان کیا جائے اور اُن کے زیادہ دودھ دینے والے کو عطیہ کے طور پر دیا جائے۔

6863 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُودِ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِی صَالِحٍ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ کَانَ لَهُ مَالٌ لَمْ یُؤَدِّ حَقَّهُ جُعِلَ لَهُ شُجَاعٌ اَقْرَعُ بِفِیهِ زَبِیبَتَانِ یَتْبَعُهُ حَتّٰی یَضَعَ یَدَهُ فِی فِیهِ، فَلَا یَزَالُ یَقْضِمُهَا حَتّٰی یُقْضَی بَیْنَ الْعِبَادِ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کا مال ہو اور وہ اُس کے حق کو ادا نہ کرے تو اُس مال کو اُس شخص کے لیے گنجے سانپ کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے گا' جس کے منہ میں سے اطراف کے دو دانت ہوں گے' وہ اُس آدمی کے پیچھے جائے گا اور اُس آدمی کا پاؤں اپنے منہ میں لے گا اور اُسے اُس وقت تک چباتا رہے گا جب تک لوگوں کے درمیان (قیامت کے دن) فیصلہ نہیں ہو جاتا''۔

6864 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَکِیمِ بْنِ مُعَاوِیَةَ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: مَنْ سَاَلَهُ مَوْلَاهُ فَضْلَ مَالِهِ، فَلَمْ یُعْطِهِ حُوِّلَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ

✲✲ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کا غلام اُس سے اُس کا کوئی اضافی مال مانگے اور وہ شخص اُسے وہ چیز نہ دے تو اُس مال کو قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے گا''۔

6865 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ: بَشِّرْ اَصْحَابَ الْکُنُوزِ بِکَیٍّ فِی الْجِبَاهِ، وَفِی الْجُنُوبِ، وَفِی الظُّهُورِ

✲✲ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خزانوں والوں کو یہ بتا دو کہ اُن کی پیشانی پر' پہلو میں اور پشت پر داغ لگائے جائیں گے۔

6866 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی اَبُو الزُّبَیْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیَّ یَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا یَفْعَلُ فِیهَا بِحَقِّهَا اِلَّا جَائَتْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرَ مَا کَانَتْ قَطُّ، وَاُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَیْهَا بِقَوَائِمِهَا، وَاَخْفَافِهَا، وَلَا صَاحِبَ بَقَرٍ لَا یَفْعَلُ فِیهَا حَقَّهَا اِلَّا جَائَتْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرَ مَا کَانَتْ، وَاُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، وَتَطَؤُهُ

6863- السنن الصغری' کتاب الزکاۃ' من یسال ولا یعطی' حدیث:2532' السنن الکبری للنسائی' کتاب الزکاۃ' من یسال فلا یعطی' حدیث:2318' تهذیب الآثار للطبری' ذکر من وافق عمر فی روایة ذلک عن رسول اللّٰه صلی' حدیث:150' السنن الکبری للبیهقی' کتاب الجنائز' جماع ابواب صدقة التطوع . باب الاختیار فی صدقة التطوع' حدیث:7307' مسند احمد بن حنبل' اول مسند البصریین' حدیث بهز بن حکیم' حدیث:19580' المعجم الکبیر للطبرانی' باب المیم' من اسمه محمود' باب' حدیث:16736

بِقَوَائِمِهَا، وَلَا صَاحِبَ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَائَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ، وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، وَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ، وَلَا مَكْسُورَةٌ قَرْنُهَا، وَلَا صَاحِبَ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ، فَإِذَا اَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ، خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَّاْتَهُ، فَاَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ، فَإِذَا رَاَى اَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضِمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ

قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: هٰذَا الْقَوْلَ، ثُمَّ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدٍ

وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْاِبِلِ؟ قَالَ: حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ، وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا، وَاِعَارَةُ فَحْلِهَا، وَمَنْحُهَا، وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

❋❋ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اونٹوں کا جو مالک اپنے اونٹوں میں اُن کے حق (یعنی زکوۃ) کو ادا نہیں کرے گا تو جب وہ قیامت کے دن آئیں گے تو پہلے سے زیادہ تعداد میں ہوں گے' اُس شخص کو اُن اونٹوں کے سامنے ایک چٹیل کھلے میدان میں بٹھا دیا جائے گا' وہ اپنے پائیوں اور پاؤں کے ذریعہ اُس شخص کو روندیں گے' گائیوں کا جو مالک اُن گائیوں میں اُن کے حق کو ادا نہیں کرے گا تو جب وہ قیامت کے دن آئیں گی تو اُن کی تعداد زیادہ ہوگی' اُس شخص کو ایک کھلے چٹیل میدان میں اُن گائیوں کے سامنے بٹھا دیا جائے گا' وہ اپنے سینگوں کے ذریعہ اُسے ماریں گی' اپنے پاؤں کے ذریعہ اُسے روندیں گی' بکریوں کا جو مالک اپنی بکریوں کے حق کو ادا نہیں کرے گا' وہ بکریاں قیامت کے دن زیادہ تعداد میں آئیں گی' اُس شخص کو اُن بکریوں کے سامنے چٹیل میدان میں بٹھا دیا جائے گا' وہ بکریاں اپنے سینگوں کے ذریعہ اُسے ماریں گی اور پاؤں کے ذریعہ اُسے روندیں گی' اُن بکریوں میں کوئی بھی ایسی نہیں ہوگی جو بغیر سینگ کے ہو' یا اُس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو' اور خزانوں (یعنی سونے چاندی) کا جو مالک شخص اُن کے حق کو ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن جب وہ خزانہ آئے گا تو وہ گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا' وہ اپنے منہ کو کھول کر اُس شخص کے پیچھے جائے گا جب وہ سانپ اُس شخص کی طرف آئے گا تو وہ شخص اُس سے بھاگے گا' وہ سانپ اُسے پکار کر کہے گا: تم اپنے اس خزانہ کو پکڑ لو جسے تم نے چھپا کر (یا سنبھال کر) رکھا ہوا تھا' آج میں اس سے بے نیاز ہوں۔ جب انسان یہ دیکھے گا کہ وہ اس سے نہیں بچ سکتا تو وہ اپنا ہاتھ اُس کے منہ کی طرف بڑھائے گا تو وہ سانپ اُس کے ہاتھ کو چبالے گا یوں جیسے اونٹ کسی چیز کو چبا لیتا ہے''۔

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: بیان اسی طرح ہوا ہے' پھر ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے عبید کے بیان کردہ قول کی مانند روایت بیان کی۔

عبید بن عمیر یہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اونٹوں کا حق کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ پانی

پینے کے لیے آئیں تو اُن کا دودھ دوہ لیا جائے اور اُن کے ڈول کو عاریت کے طور پر دیا جائے اور اُن کے نر جانور کو عاریت کے طور پر دیا جائے اور انہیں عطیہ کے طور پر دیا جائے اور اللہ کی راہ میں اُن پر سامان لادا جائے۔

6867 - آثارِ صحابہ: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي الْغَنَمِ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ مَا فِي الْإِبِلِ**

❊❊ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بکریوں میں بھی اُسی کی مانند حق لازم ہوتا ہے جس طرح اونٹوں میں لازم ہوتا ہے۔

6868 - حدیث نبوی: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي نَهْدٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي ذُو مَالٍ كَثِيرٍ قَالَ: كَمْ مَالُكَ؟ قَالَ: لَا يَحِلُ الْوَادِي الَّذِي اَحَلَّ فِيهِ قَالَ: فَكَيْفَ اَنْتَ عِنْدَ الْمَنِيحَةِ؟، فَقَالَ: مِائَةٌ كُلَّ عَامٍ قَالَ: فَكَيْفَ اَنْتَ عِنْدَ طَرُوقَةِ جِمَالِهَا؟ قَالَ: تَغْدُوا الْجِمَالُ، وَيَغْدُو النَّاسُ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَاْخُذَ جَمَلًا اَخَذَ قَالَ: فَكَيْفَ اَنْتَ عِنْدَ الْقِرَى؟ قَالَ: الصَّقُ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِالنَّابِ، وَالْفَانِيَةِ، وَالْكَبِيرِ، وَالضَّرْعَ قَالَ: اَمَالُكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ مَالُ مَوَالِيكَ؟ قَالَ: لَا بَلْ مَالِي قَالَ: فَاِنَّمَا لَكَ مِنْ مَالِكَ مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ، اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ، اَوْ اَنْفَقْتَ فَاَمْضَيْتَ، وَمَا بَقِيَ لِمَوَالِيكَ**

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: بنو نہد سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں بہت سے مال کا مالک ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا مال کتنا ہے؟ اُس نے عرض کی: جب وہ کسی وادی میں آئیں تو اس میں جگہ نہیں بچتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عطیہ دینے میں تم کیا کرتے ہو؟ اُس نے عرض کی: ہر سال میں ایک سو اونٹ دے دیتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: نر جانور کو جفتی کے لیے دینے کے لیے کیا کرتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جب نر اونٹ آتے ہیں تو لوگ بھی آ جاتے ہیں' جو شخص نر اونٹ لینا چاہتا ہے وہ حاصل کر لیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: مہمان نوازی کے موقع پر تم کیا کرتے ہو؟ اُس نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! میں بوڑھی' عمر رسیدہ' اور تھنوں والی (سب قربان کرتا ہوں)' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارا مال تمہارے نزدیک پسندیدہ ہے' یا تمہارے غلام کا مال زیادہ پسندیدہ ہے؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! بلکہ میرا مال زیادہ پسندیدہ ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا مال صرف وہ ہے جسے تم نے کھا کر فنا کر دیا' یا پہن کر پرانا کر دیا' یا خرچ کر کے آگے بھیج دیا' جو باقی بچے گا وہ تمہارے موالیوں کا ہوگا۔

6869 - آثارِ صحابہ: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نِعْمَ الْمَالُ الثَّلَاثُونَ مِنَ الْإِبِلِ تُمْنَحُ الْغَزِيرَةُ، وَتُنْحَرُ السَّمِينَةُ، وَيُطْرَقُ الْفَحْلُ، وَيُفْقَرُ الظَّهْرُ، وَالثَّلَاثُونَ خَيْرٌ مِنَ الْاَرْبَعِينَ، وَيْلٌ لِاَصْحَابِ الْمِائَتَيْنِ، كَمْ مِنْ حُقُوقِهَا لَا يُؤَدُّونَهُ**

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بہترین مال تیس اونٹ ہیں' جن کے زیادہ دودھ دینے والے کو عطیہ کیا جائے' موٹے تازے کو قربان کیا جائے اور نر جانور کو جفتی کے لیے دیا جائے اور جس کو بار برداری (یا سواری) کے لیے دیا جائے'

اور تیس' چالیس سے زیادہ بہتر ہیں' البتہ دوسواونٹوں والوں کے لیے بربادی ہے' کیونکہ وہ اُن کے کتنے ہی حقوق ادا نہیں کر پاتے ہیں۔

6870 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ اِبِلٌ لَمْ يُؤَدِّ حَقَّهَا اَتَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاشَرِّ مَا كَانَتْ تَخْبِطُهُ بِاَخْفَافِهَا، قِيلَ: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: تَمْنَحُ الْقَوْمَ، وَتُفْقِرُ الظَّهْرَ، وَتَحْلِبُ عَلَى الْعَطَنِ، وَتَنْحَرُ السَّمِينَةَ، - حَسِبْتُهُ قَالَ - وَيُطْرَقُ الْفَحْلُ

✲✲ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جس شخص کے اونٹ ہوں اور وہ اُن کے حق کو ادا نہ کرتا ہو تو جب وہ قیامت کے دن آئیں گے تو پہلے سے زیادہ بدترین حالت میں ہوں گی' وہ اپنے پاؤں کے ذریعہ اُس شخص کو ماریں گے۔ ان سے دریافت کیا گیا: ان کا حق کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ کہ تم لوگوں کو عطیہ کرو اور تم بار برداری (یا سواری) کے لیے اسے دو' (اونٹوں کو پانی پلا کر) بٹھانے کے دن' ان کا دودھ دوہ کر (عطیہ کے طور پر دیا جائے) اور تم موٹے تازے اونٹ کو قربان کرو۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: نر اونٹ کو جفتی کے لیے دیا جائے۔

بَابُ الْحُمُرِ

باب: خچروں کا حکم

6871 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ اَفِيهَا زَكَاةٌ؟ قَالَ: لَا، وَاِنْ بَلَغَتْ كَذَا، وَكَذَا شَيْئًا كَثِيْرًا، مِائَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَمِائَةٍ، قَالَ سُفْيَانُ: "وَنَحْنُ نَقُوْلُ: اِلَّا اَنْ تَكُونَ لِتِجَارَةٍ"

✲✲ سعید بن مسیّب کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے خچروں کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا ان میں زکوۃ لازم ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اگرچہ ان کی تعداد اتنی اور اتنی ہو جائے' یعنی بہت زیادہ ہو جائے' دوسو یا تین سو ہو جائے۔

سفیان کہتے ہیں: ہم بھی اس بارے میں یہی کہتے ہیں: البتہ اگر وہ خچر تجارت کے لیے (یعنی فروخت کرنے کے لیے) ہوں تو حکم مختلف ہوگا۔

بَابُ وُجُوبِ الصَّدَقَةِ فِي الْحَوْلِ

باب: سال گزرنے کے بعد زکوۃ کا لازم ہونا

6872 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَسْتَحِبُّونَ حِينَ يُفِيدُ اَحَدُهُمُ الْمَالَ اَنْ يُخْرِجَ زَكَاتَهُ، وَاِذَا حَالَ الْحَوْلُ عَلَى مَالِهِ اَنْ يُزَكِّيَ مَعَهُ مَا لَمْ يَحُلْ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

مِنْ مَالِهِ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: مسلمان اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ جب اُن میں سے کسی شخص کے مال کا حساب ہونے لگے تو وہ اپنی زکوٰۃ ادا کردے اور جب اُس کے مال پر ایک سال گزر جائے تو وہ اُس کے ساتھ اُس مال کی بھی زکوٰۃ ادا کر دے اُس کے جس مال پر ابھی سال نہیں گزرا۔

6873 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا زَكَّاهُ مَعَ مَالِهِ، وَإِذَا أَفَادَ مَالًا زَكَّاهُ حِينَ يُفِيدُهُ مَعَ مَالِهِ، كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَسْتَحِبُّونَ ذٰلِكَ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: جس شخص کو مزید مال حاصل ہوتا ہے وہ اپنے مال کے ساتھ اُس کی بھی زکوٰۃ ادا کردے گا اور جب اُس مال کا حساب ہوتا ہے تو وہ اُس وقت اپنے مال کے ساتھ اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا (جو مال اسے سال کے درمیان میں مزید حاصل ہوا تھا) مسلمان اس چیز کو مستحب سمجھتے تھے۔

6874 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ: طَلَبْنَا عِلْمَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا أَعْلَمَ بِهَا مِنْ نَاسٍ مِنْ أَهْلِهَا، كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَدِّقُونَهُمْ مِنْ جُهَيْنَةَ، وَغِفَارَ وَغَيْرِهِمْ قَالَ: قُلْتُ لَهُمْ: الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْمَاشِيَةَ، ثُمَّ يَأْتِيهِ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْغَدِ قَالُوا: يُصَدِّقُهَا عِنْدَ مَنْ وَجَدَهَا، أَرَأَيْتَ الَّذِي بَاعَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمُصَدِّقُ، فَجَاءَهُ الْغَدُ؟ فَقَالَ: أَتَصَدَّقُ الَّذِي بَاعَهَا؟، قُلْتُ: لَا فَهُوَ كَذٰلِكَ "

٭٭ عراک بن مالک بیان کرتے ہیں: ہم نے زکوٰۃ کے احکام کا علم حاصل کرنا چاہا تو ہمیں ان لوگوں سے زیادہ بڑا عالم اور کوئی نہیں ملا جو اُس کے اہل تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اُن کی زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے جن کا تعلق جہینہ غفار اور دیگر قبیلوں سے تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن لوگوں سے دریافت کیا: ایک شخص ایک جانور خریدتا ہے پھر اگلے دن زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اُس کے پاس آ جاتا ہے تو اُن لوگوں نے یہ جواب دیا کہ وہ شخص اپنے پاس موجود تمام جانوروں کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔ اُنہوں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص کے آنے سے پہلے وہ شخص اُس جانور کو فروخت کر دیتا ہے اور پھر زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اگلے دن آتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں اُس شخص کو زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے کہوں گا جس نے اُس جانور کو فروخت کر دیا تھا۔ میں نے کہا: جی نہیں! یہ اس کی مانند ہے۔

6875 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: الْمَاشِيَةُ يُصَدِّقُهَا الرَّجُلُ يَمْكُثُ أَحَدَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ يَبِيعُهَا قَالَ: الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُبْتَاعِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: آدمی کسی جانور کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے جسے ابھی گیارہ مہینے ہوئے تھے پھر وہ اُسے فروخت کر دیتا ہے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: خریدار پر اُس کی زکوٰۃ لازم ہوگی۔

6876 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

6877 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ اَتَاهُ الْمُصَدِّقُ، وَقَدْ بَلَغَتْ مَاشِيَتُهُ تِسْعَةً وَثَلَاثِيْنَ شَاةً يَعُدُّهَا عَدًّا حَتّٰى اِذَا جَاوَزَ وَلَدَتْ شَاةٌ مِنْهَا، وَقَدْ وَلَّى الْمُصَدِّقُ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا صَدَقَةَ فِيْهَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَنَا اَقُوْلُ اَنَّهُ اِذَا كَانَ الْاَصْلُ قَدْ زَكّٰى فَهُوَ اَحْسَنُ، اَقُوْلُ: اِذَا كَانَتْ مِائَةً وَتِسْعَةَ عَشَرَ شَاةً يَعُدُّهَا الْمُصَدِّقُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَقَدْ صَدَّقَ الْاٰنَ اَصْلُهَا، فَاِنْ وَلّٰى فَوَلَدَتْ مِنْهَا شَاةٌ، فَلَا صَدَقَةَ فِيْهَا حَتّٰى يَحُوْلَ الْحَوْلُ قَالَ: وَاِنَّهُ لَيُعْجِبُنِيْ فِي التِّسْعِ وَالثَّلَاثِيْنَ الَّتِيْ وَلّٰى فِيْهَا الْمُصَدِّقُ، فَوَلَدَتْ اَنْ تُؤْخَذَ صَدَقَتُهَا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا فرد آیا' اُس شخص کے جانوروں کی تعداد انتالیس بکریاں تھیں' زکوٰۃ وصول کرنے والے نے اُنہیں شمار کیا' جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص آگے چلا گیا تو اُن میں سے ایک بکری نے بچہ کو جنم دیا' اس دوران زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص جا چکا تھا۔ راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے اس بارے میں یہ کہا کہ اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ جب یہ اصل ہے تو وہ زکوٰۃ ادا کرے گا' یہ زیادہ بہتر ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جب بکریاں ایک سو انیس ہوں جنہیں زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص نے شمار کیا ہو اور وہ اُن میں سے ایک بکری وصول کرے تو اب اُس شخص نے اصل زکوٰۃ ادا کی ہے' اگر زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص کے جانے کے بعد ایک بکری بچہ کو جنم دیتی ہے تو اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی اُس وقت تک واجب نہیں ہوگی جب تک ایک سال نہیں گزر جاتا۔

مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص انتالیس بکریوں کو چھوڑ کر آگے گزر جائے اور پھر کوئی بکری بچہ کو جنم دے تو اُن بکریوں کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔

بَابُ الْخَيْلِ

باب: گھوڑے کا حکم

6878 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ، وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان پر اُس کے غلام یا گھوڑے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی''۔

6879 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ اَمَا عَلِمْتَ اَنِّيْ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ، وَالرَّقِيْقِ؟

** حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''اے علی! کیا تمہیں پتا نہیں ہے کہ میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ کو معاف کر دیا ہے''۔

6880 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ تَجَاوَزْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ

** حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے گھوڑے کی زکوٰۃ کے حوالے سے تم سے درگزر کیا ہے'' (یعنی وہ تمہیں معاف کر دی ہے)۔

6881 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ: قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ، وَالرَّقِيقِ

** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ تمہیں معاف کر دی ہے۔

6882 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ، وَلَا عَبْدِهِ صَدَقَةٌ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ رَاشِدٍ قَالَ: فَاَخْبَرَنِي اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يُحَدِّثُ بِهِ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ

6882-صحیح البخاری' کتاب الزکاۃ' باب : لیس علی المسلم فی فرسه صدقة' حدیث:1405' صحیح مسلم' کتاب الزکاۃ' باب لا زکاۃ علی المسلم فی عبده وفرسه' حدیث:1684' صحیح ابن خزیمة' کتاب الزکاۃ' جماع ابواب صدقة المواشی من الابل والبقر والغنم' باب اسقاط الصدقة' صدقة المال عن الخیل والرقیق' بذکر' حدیث:2125' مستخرج ابی عوانة' کتاب الزکاۃ' باب . . . . . . ' حدیث:2129' صحیح ابن حبان' کتاب الزکاۃ' باب فرض الزکاۃ' ذکر نفی ایجاب الصدقة علی المرء فی رقیقه ودوابه' حدیث:3330' موطا مالک' کتاب الزکاۃ' باب ما جاء فی صدقة الرقیق والخیل والعسل' حدیث: 611' سنن الدارمی' کتاب الصلاۃ' باب ما لا تجب فیه الصدقة من الحیوان' حدیث:1638' سنن ابی داؤد' کتاب الزکاۃ' باب صدقة الرقیق' حدیث:1373' سنن ابن ماجه' کتاب الزکاۃ' باب صدقة الخیل والرقیق' حدیث:1808' الجامع للترمذی' ابواب الجمعة' ابواب الزکاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم' باب ما جاء لیس فی الخیل والرقیق صدقة' حدیث: 599' السنن الصغری' کتاب الزکاۃ' باب : زکاۃ الخیل' حدیث:2434' مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الزکاۃ' ما قالوا فی زکاۃ الخیل' حدیث:9971' السنن الکبری للنسائی' کتاب الزکاۃ' سقوط الزکاۃ عن الخیل والرقیق' حدیث:2220' سنن الدارقطنی' کتاب الزکاۃ' باب زکاۃ مال التجارۃ وسقوطها عن الخیل والرقیق' حدیث:1780' السنن الکبری للبیهقی' کتاب الجنائز' جماع ابواب صدقة الغنم السائمة' باب لا صدقة فی الخیل' حدیث:6967' مسند احمد بن حنبل' مسند ابی هریرۃ رضی اللہ عنه' حدیث:7287' مسند الشافعی' ومن کتاب الزکاۃ من اوله الا ما کان معادا' حدیث:380' مسند الطیالسی' احادیث النساء' ما اسند ابو هریرۃ وعراک بن مالک' حدیث:2639' مسند الحمیدی' جامع ابی هریرۃ' حدیث:1027' مسند ابی یعلی الموصلی' مسند ابی هریرۃ' حدیث:6002

اَبِىْ هُرَيْرَةَ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان پر اُس کے گھوڑے اور اُس کے غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن راشد کو یہ روایت سنائی تو اُنہوں نے بتایا: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے مکحول کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

6883 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُؤْخَذَ مِنَ الْخَيْلِ شَيْءٌ

✻✻ عبداللہ بن حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ گھوڑوں میں سے کوئی چیز وصول کی جائے۔

6884 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَيْسَ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ زَكَاةٌ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پالتو گھوڑوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

6885 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَبَلَغَكَ اَنَّ فِي الْخَيْلِ، اَوْ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الدَّوَابِّ صَدَقَةٌ؟ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ گھوڑوں میں یا اور کسی بھی قسم کے جانوروں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے علم نہیں ہے۔

6886 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الدَّوَابِّ زَكَاةٌ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ لِتِجَارَةٍ اِلَّا الْغَنَمَ، وَالْاِبِلَ، وَالْبَقَرَ

✻✻ امام شعبی فرماتے ہیں: کسی بھی قسم کے جانور میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' البتہ اگر وہ تجارت کے لیے ہوں تو حکم مختلف ہوگا' البتہ بکری' اونٹ اور گائے (میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے)۔

6887 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: اَتَى اَهْلُ الشَّامِ عُمَرَ فَقَالُوْا: اِنَّمَا اَمْوَالُنَا الْخَيْلُ، وَالرَّقِيْقُ، فَخُذْ مِنَّا صَدَقَةً، فَقَالَ: مَا اُرِيْدُ اَنْ آخُذَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ قَبْلِيْ، ثُمَّ اسْتَشَارَ النَّاسَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَمَّا اِذَا طَابَتْ اَنْفُسُهُمْ فَحَسَنٌ اِنْ لَمْ يَكُنْ جِزْيَةً تُؤْخَذُ بِهَا، بَعْدَكَ فَاَخَذَ عُمَرُ مِنَ الْخَيْلِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، وَمِنَ الرَّقِيْقِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ، وَرَزَقَ الْخَيْلَ كُلَّ فَرَسٍ عَشَرَةَ اَجْرِبَةٍ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَزَقَ الرَّقِيْقَ جُرَيْبَيْنِ جُرَيْبَيْنِ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ "

قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ اَبِيْ اِسْحَاقَ يَقُوْلُ: فَلَمَّا كَانَ مُعَاوِيَةُ حَسَبَ ذٰلِكَ فَاِذَا الَّذِيْ يُعْطِيْهِمْ اَكْثَرُ

مِنَ الَّذِي يَأْخُذُ مِنْهُمْ، فَتَرَكَهُمْ، وَلَمْ يَأْخُذْ مِنْهُمْ، وَلَمْ يُعْطِهِمْ قُلْنَا: مَا الْجُرَيْبُ؟ قَالَ: ذَهَبَ طَعَامٍ

٭٭ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: اہلِ شام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: ہمارا مال گھوڑے اور غلام ہیں تو آپ ہم سے زکوۃ وصول کرلیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سے کوئی ایسی چیز وصول نہیں کروں گا جو مجھ سے پہلے وصول نہیں ہوئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ لوگ اپنی خوشی سے دے رہے ہیں تو پھر ٹھیک ہے جبکہ یہ کوئی ایسا جزیہ نہ ہو جسے آپ کے بعد بھی وصول کیا جائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑے کی طرف سے دس درہم اور ایک غلام کی طرف سے دس درہم وصول کیے جو ہر سال میں ادائیگی ہوتی تھی اور انہوں نے گھوڑوں میں سے ہر گھوڑے کا حصہ ہر ماہ دس جرب (مخصوص مقدار) چارہ اور غلاموں میں سے ہر ایک غلام کا ماہانہ وظیفہ دو جریب (مخصوص مقدار) مقرر کیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابواسحاق کے علاوہ راویوں کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے اس کا حساب کیا تو اندازہ ہوا کہ وہ جتنا ان لوگوں سے وصول کرتے ہیں اس سے زیادہ انہیں ادا کردیتے ہیں تو انہوں نے اس طریقہ کو ترک کردیا اور انہوں نے ان لوگوں سے کچھ وصول بھی نہیں کیا اور انہیں کچھ ادا بھی نہیں کیا۔

ہم نے دریافت کیا: جریب سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کھانے (اناج) کا مخصوص حصہ (یعنی مقدار)۔

6888 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُصَدِّقُ الْخَيْلَ وَأَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِصَدَقَةِ الْخَيْلِ " قَالَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَمْ أَعْلَمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَّ صَدَقَةَ الْخَيْلِ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھوڑوں کی زکوۃ ادا (یا وصول) کیا کرتے تھے۔

سائب بن یزید نے انہیں یہ بتایا کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گھوڑے کی زکوۃ لے کر آتے تھے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کی زکوۃ کو مقرر کیا ہو۔

6889 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْلَى، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ يَقُولُ: ابْتَاعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أُمَيَّةَ أَخُو يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ مِنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَرَسًا أُنْثَى بِمِائَةِ قَلُوصٍ، فَنَدِمَ الْبَائِعُ، فَلَحِقَ بِعُمَرَ فَقَالَ: غَصَبَنِي يَعْلَى، وَأَخُوهُ فَرَسًا لِي، فَكَتَبَ إِلَى يَعْلَى أَنِ الْحَقْ بِي، فَأَتَاهُ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ الْخَيْلَ لَتَبْلُغُ هَذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَ: مَا عَلِمْتُ فَرَسًا بَلَغَ هَذَا قَبْلَ هَذَا، قَالَ عُمَرُ: فَنَأْخُذُ مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً، وَلَا نَأْخُذُ مِنَ الْخَيْلِ شَيْئًا خُذْ مِنْ كُلِّ فَرَسٍ دِينَارًا قَالَ: فَضَرَبَ عَلَى الْخَيْلِ دِينَارًا دِينَارًا

٭٭ یحییٰ بن یعلیٰ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت یعلیٰ بن امیہ کے بھائی عبدالرحمن بن امیہ نے اہلِ یمن سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے ایک گھوڑی خریدی جو ایک سو اونٹنیوں کے

عوض میں تھی' بعد میں فروخت کرنے والا شخص نادم ہوا' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جا کر ملا اور بولا: یعلیٰ نے میرا مال غصب کرلیا ہے اور اُس کے بھائی نے میرا گھوڑا غصب کرلیا ہے۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ کو خط میں لکھا کہ تم اس سے جا کر ملو۔وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری صورتِ حال بتائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تمہارے ہاں گھوڑوں کی قیمت اتنی زیادہ ہوگئی ہے؟ تو حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میرے علم کے مطابق اس سے پہلے کسی گھوڑے کی قیمت اتنی زیادہ نہیں ہوئی۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم چالیس بکریوں میں سے تو ایک بکری وصول کرلیں گے' لیکن گھوڑوں میں سے کچھ وصول نہیں کریں گے' تم گھوڑے کی طرف سے ایک دینار وصول کرلیا کرو۔راوی کہتے ہیں: تو اُنہوں نے ہر ایک گھوڑے پر ایک' ایک دینار کی ادائیگی لازم قرار دی۔

بَابُ بَيْعِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ اَنْ تُعْتَقَلَ

باب: باندھنے (یا قبضہ میں لینے) سے پہلے زکوٰۃ کی چیز کو فروخت کردینا

6890 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ صَدَقَةِ الْحَيَوَانِ قَبْلَ اَنْ تُقْبَضَ، وَكَانَ لَا يَرَى بِالطَّعَامِ بَاْسًا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے جانور کی زکوٰۃ کو قبضہ میں لینے سے پہلے اُسے فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' البتہ وہ اناج میں کوئی حرج نہیں سمجھتے (یعنی اُسے پہلے فروخت کیا جاسکتا ہے)۔

6891 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَمَّا بَيْعُ الطَّعَامِ فَلَا بَاْسَ، وَاَمَّا الْمَاشِيَةُ فَتُكْرَهُ، وَلَيْسَ بِرِبًا

✵✵ زہری فرماتے ہیں: جہاں تک اناج کو فروخت کرنے کا تعلق ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جہاں تک جانور کا تعلق ہے تو اسے مکروہ قرار دیا گیا ہے' لیکن یہ سود نہیں ہے۔

6892 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا تَشْتَرِي صَدَقَتَكَ حَتّٰى تُقْبَضَ مِنْكَ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: تم اپنے زکوٰۃ کے طور پر ادا کیے ہوئے مال کو اُس وقت تک نہ خریدو' جب تک دوسرا فریق اسے قبضہ میں نہیں لے لیتا۔

6893 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ قَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي سُوَيْدٍ: مَا اَظُنُّهُ يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَبِيعُوا الصَّدَقَةَ حَتّٰى تَعْتَقِلُوهَا، فَقَالَ عُثْمَانُ لِطَاوُسٍ: زَعَمَ هٰذَا اِبْرَاهِيمُ اَنَّهُ لَا يَحِلُّ لَنَا اَنْ نَبِيعَ الصَّدَقَةَ حَتّٰى تُعْتَقَلَ، فَقَالَ طَاوُسٌ: وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ، وَهُوَ فِي ظِلِّهِ مَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَبِيعُوهَا قَبْلَ اَنْ تُعْتَقَلَ، وَلَا بَعْدَ مَا تُعْتَقَلُ مَا كُلِّفْتُمْ ذٰلِكَ، فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ لَكُمْ فَاعْقِلُوهَا، وَسَمُّوا

✽✽ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عثمان بن محمد بن ابوسوید سے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم زکوٰۃ کے طور پر لی جانے والی چیز کو باندھنے سے پہلے فروخت کر دو (یعنی قبضہ میں لینے سے پہلے فروخت کر دو) تو عثمان نے طاؤس سے کہا: ابراہیم تو یہ گمان کرتے ہیں کہ ہمارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ ہم زکوٰۃ میں ملنے والی چیز کو فروخت کریں جب تک اسے باندھ نہیں لیا جاتا۔ تو طاؤس نے کہا: اس گھر کے پروردگار کی قسم ہے! طاؤس اُس وقت خانۂ کعبہ کے سایہ میں موجود تھے' کہ تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ اُن کے باندھے جانے (یعنی قبضہ میں لیے جانے) سے پہلے اُنہیں فروخت کرو اور نہ ہی اُنہیں باندھے جانے کے بعد فروخت کرو' تمہیں اس بات کا پابند نہیں کیا گیا' اگر تمہارے لیے بہت ضروری ہو جاتا ہے تو تم اُنہیں باندھ دو اور اُن کے نام رکھ لو۔

6894 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ: اَنَّ مَنْ مَضٰى كَانُوا يَكْرَهُونَ ابْتِيَاعَ صَدَقَاتِهِمْ قَالَ: فَاِنْ فَعَلْتَ بَعْدَ مَا تُقْبَضُ مِنْكَ فَلَا بَاْسَ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا تَفْعَلَ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: پہلے زمانہ میں لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ اپنے زکوٰۃ کے طور پر دیئے ہوئے سامان کو خرید لیں۔ راوی کہتے ہیں: اگر تم ایسا اُس وقت کرتے ہو کہ جب یہ تمہاری طرف سے قبضہ میں لیا جا چکا تھا (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے والے نے قبضہ میں لے لیا تھا) تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ تم ایسا نہ کرو۔

6895 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: اَبِيْعُ الصَّدَقَةَ قَبْلَ اَنْ تُعْتَقَلَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: تَجْعَلُ الْمُبْتَاعَ بِالْخِيَارِ؟ قَالَ: سَمِعْنَا اَنْ لَا تُبْتَاعَ حَتّٰى تُعْتَقَلَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: کیا میں زکوٰۃ میں ملنے والی چیز کو باندھے جانے سے پہلے فروخت کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ خریدار کو اختیار دیں گے؟ اُنہوں نے کہا: ہم نے تو یہ بات سنی ہے کہ اسے اُس وقت تک فروخت نہیں کیا جا سکتا' جب تک باندھ نہ لیا جائے۔

6896 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اِذَا جَاءَكَ الْمُصَدِّقُ فَادْفَعْ اِلَيْهِ صَدَقَتَكَ، وَلَا تَبْتَعْهَا مِنْهُ، وَوَلِّهِ مِنْهَا مَا تَوَلّٰى، وَاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ: نَتْرُكُهَا لَكَ فَاَقُوْلُ: لَا، فَيَقُوْلُوْنَ: ابْتَعْهَا، فَنَقُوْلُ: لَا اِنَّمَا هِيَ لِلّٰهِ

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص تمہارے پاس آئے تو تم اپنی زکوٰۃ کو اُس کے حوالے کر دو اور تم اُس سے کوئی چیز نہ خریدو اور وہ جس طرف جاتا ہے اُسے جانے دو' اللہ کی قسم! لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ ہم نے اسے تمہارے لیے چھوڑ دیا ہے' تو میں یہ کہتا تھا: جی نہیں! وہ لوگ یہ کہتے تھے: تم اسے فروخت کر دو تو ہم یہ کہتے تھے: جی نہیں! یہ اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔

6897 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ: فَرِيضَةُ اِبِلٍ اَحْسُبُهَا عَلَى السَّاعِي وَاَعْقِلُهَا، اَشْتَرِيهَا؟ قَالَ: لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا، لَا تَشْتَرِي

طُهْرَةَ مَالِكَ

✵✵ مسلم بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' میں نے کہا: اونٹ کی ادا کی جانے والی زکوٰۃ جسے میں سرکاری اہلکار کے لیے مقرر کر دیتا ہوں اور اُسے میں باندھ لیتا ہوں تو کیا میں اُسے خرید سکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اس میں تمہیں برکت نہیں دے گا' تم اپنے مال کی طہارت کے ذریعہ کو نہ خریدو۔

6898 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ اَنْ تُخْرَجَ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ زکوٰۃ کو نکالے جانے سے پہلے اُسے فروخت کرنے سے منع کرتے تھے۔

6899 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ تُبْتَاعَ الصَّدَقَةُ حَتّٰى تُعْقَلَ، وَتُوْسَمَ

✵✵ موسیٰ بن عقبہ نے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی چیز کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اُسے باندھ نہیں لیا جاتا اور اُس پر نشان نہیں لگا دیا جاتا۔

6900 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصَّدَقَاتِ حَتّٰى تُقْبَضَ

✵✵ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ میں لیے جانے سے پہلے زکوٰۃ میں ملنے والی چیزوں کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

بَابُ اِذَا لَمْ يُوْجَدِ السِّنُّ

باب: جب (مطلوبہ) عمر کا جانور نہ ملے؟

6901 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى اَبُوْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ يَقُوْلُ: فِىْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةٌ، فَاِذَا لَمْ يُوْجَدْ اُخِذَتِ السِّنُّ الَّتِى دُوْنَهَا، وَغُرِّمَ صَاحِبُ الْمَاشِيَةِ شَاتَيْنِ، اَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ

✵✵ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوتی ہے' اگر (زکوٰۃ وصول کرتے ہوئے مطلوبہ عمر کا جانور) نہیں ملتا' تو اُس سے کم عمر کا حاصل کر لیا جائے گا اور جانور کا مالک دو بکریاں' یا دس درہم ادا کرے گا۔

6902 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ ضَمْرَةَ، عَنْ

عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ فِي الْإِبِلِ سِنًّا فَوْقَ سِنٍّ رَدَّ عَلَيْهِمْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ أَوْ شَاتَيْنِ، وَإِذَا أَخَذَ سِنًّا دُوْنَ سِنٍّ رَدُّوا عَلَيْهِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، وَإِذَا أَخَذَ مَكَانَ ابْنَةَ لَبُونَ ابْنَ لَبُونَ، فَعَشَرَةَ دَرَاهِمَ أَوْ شَاتَيْنِ

✹✹ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص مطلوبہ عمر سے زیادہ عمر کے جانور کو وصول کر لے تو وہ اُن لوگوں کو دس درہم یا دو بکریاں واپس کرے گا اور جب وہ مطلوبہ عمر سے کم عمر کے جانور کو حاصل کرے تو اُس جانور کا مالک شخص دس درہم دے گا' جب وہ بنت لبون کی جگہ ابن لبون کو وصول کر لے تو وہ دس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا۔

6903 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا وَجَدَ الْمُصَدِّقُ سِنًّا فَوْقَ سِنٍّ، أَوْ دُوْنَ سِنٍّ رَدُّوا عَلَيْهِ مَكَانَ فَضْلِ مَا بَيْنَهُمَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا، أَوْ شَاتَيْنِ

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَلَيْسَ هَذَا إِلَّا فِي الْإِبِلِ، فَإِذَا كَانَتْ لِلتِّجَارَةِ قُوِّمَتْ دَرَاهِمَ

✹✹ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص مطلوبہ عمر سے زیادہ عمر کے جانور کو پاتا ہے' یا مطلوبہ عمر سے کم عمر کے جانور کو پاتا ہے تو عمر کی کمی یا بیشی کے حساب سے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کیے جائیں گے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ حکم صرف اونٹوں کے بارے میں ہے' جبکہ وہ تجارت کے لیے ہوں اور درہم کے حوالے سے اُن کی قیمت مقرر کی گئی ہو۔

6904 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَإِذَا لَمْ يُوجَدِ السِّنُّ الَّتِي دُوْنَهَا أُخِذَتِ الَّتِي فَوْقَهَا وَرُدَّ إِلَى صَاحِبِ الْمَاشِيَةِ شَاتَانِ أَوْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ

✹✹ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مطلوبہ عمر کا جانور نہیں ملتا تو اُس سے زیادہ عمر کے جانور کو وصول کر لیا جائے گا اور جانوروں کے مالک کو دو بکریاں یا دس درہم ادا کر دیئے جائیں گے۔

6905 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ عُمَرَ: كَتَبَ إِلَى بَعْضِ عُمَّالِهِ أَنْ لَا يَأْخُذَ مِنْ رَجُلٍ لَا يَجِدُ فِيْ إِبِلِهِ السِّنَّ الَّتِي عَلَيْهِ إِلَّا تِلْكَ السِّنَّ مِنْ شَرْوَى إِبِلِهِ، أَوْ قِيمَةَ عَدْلٍ

✹✹ عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض اہلکاروں کو خط میں لکھا تھا کہ وہ اہلکار کسی بھی شخص سے صرف مطلوبہ عمر کا جانور وصول کریں اور اگر انہیں مطلوبہ عمر کا اونٹ نہیں ملتا تو پھر وہ انصاف کے مطابق اُس کی قیمت کے حساب سے (وصولی یا ادائیگی) کر لیں۔

6906 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَقُوْلُ: قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِذَا لَمْ يَجِدِ السِّنَّ فَقِيمَتُهَا قَالَ: مَا قُلْتُهُ قَطُّ قَالَ: قُلْتُ: فَيُعْطِي مَا شَاءَ قَالَ: لَعَلِّي أَنْ أَكُونَ قُلْتُهُ، وَمَا سَمِعْتُ مِنْهُ فِيهِ شَيْئًا

✹✹ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ آپ یہ

بیان کرتے ہیں: ابوعبدالرحمٰن یہ فرماتے ہیں کہ اگر مطلوبہ عمر کا جانور نہیں ملتا تو پھر اُس کی قیمت وصول کی جائے گی۔ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے تو یہ بات کبھی نہیں کہی ہے۔ اُنہوں نے کہا: میں نے یہ کہا ہے کہ وہ جو چاہے گا اُسے وہ ادائیگی کر دی جائے گی۔ پھر اُنہوں نے کہا: ہوسکتا ہے کہ میں نے یہ بات کہی ہو' لیکن میں نے اس بارے میں کوئی بات سنی نہیں ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُعْطِي فَوْقَ السِّنِّ الَّتِي تَجِبُ عَلَيْهِ

باب: آدمی کو جب ایسی ادائیگی کی جائے جو اُس کی مطلوبہ عمر سے زیادہ ہو جو ادائیگی اُس پر لازم تھی

6907 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا فَوَجَدَ عَلَى رَجُلٍ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَا أُعْطِي فِي أَوَّلِ صَدَقَةٍ أُخِذَتْ مِنِّي نَاقَةً لَا ظَهْرَ فِيهَا، وَلَا بَطْنَ، أَوْ قَالَ: ضِرْعَ، وَلَكِنِ اخْتَرْهَا نَاقَةً قَالَ: فَذَكَرَ ذٰلِكَ الْمُصَدِّقُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْلِمْهُ الَّذِي عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، فَإِنْ تَطَوَّعَ بِشَيْءٍ فَاقْبَلْهُ مِنْهُ، قَالَ هُشَيْمٌ: وَأَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ، عَنْ عَطَاءٍ نَحْوَ هٰذَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْلِمْهُ الَّذِي عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، فَإِنْ تَطَوَّعَ بِشَيْءٍ فَاقْبَلْهُ مِنْهُ.

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص کو بھیجا تو اُس نے ایک شخص پر بنت مخاض کی ادائیگی کو پایا' اُس شخص نے کہا: میں اپنی طرف سے جانے والی پہلی زکوٰۃ میں کوئی ایسی اونٹنی نہیں دوں گا کہ جس پر سواری بھی نہیں کی جاسکتی اور جو دودھ بھی نہیں دیتی' تم ایک بڑی عمر کی اونٹنی کو حاصل کرلو۔ راوی کہتے ہیں: زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اُسے بتا دینا تھا کہ اُس پر کیا ادائیگی لازم ہوتی ہے' پھر اگر وہ نفلی طور پر کوئی چیز دینا چاہتا ہو' تو وہ تم اُس سے قبول کر لینا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُسے یہ بتا دینا کہ اُس پر کیا ادائیگی لازم ہوتی ہے' پھر اگر وہ نفلی طور پر کوئی چیز دینا چاہے تو تم اُس کی طرف سے قبول کر لینا۔

6908 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى رَجُلٍ مِمَّنْ قَدْ أَسْلَمَ، فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ السِّنَّ الَّتِي تُؤْخَذُ مِنْهُ فِي الصَّدَقَةِ"، فَقَالَ لَهُ: لَا تَدَعَنَّ سِنًّا خَيْرًا مِنْ سِنٍّ تَأْخُذُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَقُمْ فِيهَا مُصَدِّقٌ لِلّٰهِ قَبْلَكَ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اسلام قبول کرنے والا ایک شخص حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا کہ اُس سے اُس عمر کا جانور وصول کیا جائے' جو زکوٰۃ میں وصول کیا جاتا ہے' تو اُس شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ نے کوئی ایسی عمر کا جانور ہرگز نہیں ترک کرنا' جو دوسروں سے بہتر ہو' آپ نے اُسے وصول کرنا ہے کیونکہ اس سے

پہلے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی نے ان جانوروں میں سے زکوٰۃ وصول نہیں کی۔

بَابُ يُصَدِّقُ النَّاسُ عَلٰى مِيَاهِهِمْ

باب: لوگوں کا اپنے پانی کے قریب زکوٰۃ ادا کرنا (یعنی اپنے علاقے میں زکوٰۃ ادا کرنا)

6909 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ: عُمَّالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُصَدِّقُونَ النَّاسَ عَلٰى مِيَاهِهِمْ، وَبِأَفْنِيَتِهِمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ کے اہلکار لوگوں کے پانیوں (کے قریب ان کے رہائشی علاقوں) اور اُن کی آبادیوں کے اندر جا کر زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے۔

6910 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ طَاوُسٍ: قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: يُؤْتَوْنَ حَيْثُ كَانُوا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے مجھ سے کہا: ابوعبدالرحمٰن یہ فرماتے ہیں: اُن لوگوں کے پاس جایا جائے گا' وہ لوگ جہاں بھی رہتے ہوں گے۔

6911 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَتَبَ إِلٰى بَعْضِ عُمَّالِهِ: ادْعُوا النَّاسَ بِأَمْوَالِهِمْ إِلٰى أَرْفَقِ الْمَجَامِعِ بِهِمْ، وَأَقْرَبِ بِهَا إِلٰى مَصَالِحِهِمْ، وَلَا تَحْبِسِ النَّاسَ أَوَّلَهُمْ عَلٰى آخِرِهِمْ، فَإِنَّ الدَّجْنَ لِلْمَاشِيَةِ عَلَيْهَا شَدِيدٌ لَهَا مُهْلِكٌ، وَلَا تَسُقْهَا مَسَاقًا يَبْعُدُ بِهَا الْكَلَأُ، وَوِرْدُهَا

✵✵ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض اہلکاروں کو خط میں لکھا کہ تم لوگوں کے اموال میں سے اُس جگہ جا کر (زکوٰۃ کی) وصولی کرو' جو اُن کے لیے زیادہ سہولت والی ہو اور اُس میں اُن کے لیے زیادہ بہتری ہو اور تم لوگوں میں سے پہلے والوں کو بعد والوں کے لیے نہ روک کے رکھنا' کیونکہ ان کے لئے اپنے جانوروں کو اس طرح سے سنبھالنا مشکل ہو جائے گا اور تم ان جانوروں کو کسی ایسی جگہ نہ لے کر جانا جہاں سے گھاس یا پانی دور ہو۔

بَابُ تَتَابُعِ صَدَقَتَيْنِ

باب: دو قسم کے صدقوں کا' یکے بعد دیگرے لازم ہونا

6912 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ النَّاسُ لَا يُؤَخِّرُونَ صَدَقَتَهُمْ فِي جَدْبٍ، وَلَا خِصْبٍ، وَلَا عَجَفٍ، وَلَا سِمَنٍ حَتّٰى كَانَ مُعَاوِيَةُ فَأَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ، وَضَمَّنَهَا إِيَّاهُمْ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: پہلے لوگ قحط سالی کی حالت میں اپنی ادائیگی کو ترک نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اُنہوں نے اسے اُن سے مؤخر کیا اور اُنہیں اس کے تاوان کا پابند کیا۔

6913 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ طَاوُسٍ: كُنْتُ قَائِلًا: اتَّقُوا اللّٰهَ فَإِنَّ عَلَيْكُمْ صَدَقَتَيْنِ، فَإِنْ أَعْطَوْنِي، وَاحِدَةً أَخَذْتُهَا أَوِ اثْنَتَيْنِ أَخَذْتُ

❁❁ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے مجھ سے کہا: میں یہ پہلے کہا کرتا تھا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو! کیونکہ تم پر دو قسم کے صدقات لازم ہوئے ہیں اگر وہ لوگ مجھے ایک قسم کا صدقہ بھی دے دیں تو میں اُسے وصول کرلوں گا اور اگر دو دیدیں تو پھر بھی وصول کرلوں گا۔

6914 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّهُ قَالَ: إِنْ تَدَارَكَتِ الصَّدَقَتَانِ فَلَا تُؤْخَذُ إِلَّا الْأُولَى كَالْجِزْيَةِ

❁❁ طاؤس فرماتے ہیں: اگر دو قسم کے صدقے (کی ادائیگیاں) لازم ہو جائیں تو صرف پہلے والی وصول کی جائے گی جیسے جزیہ ہو۔

بَابُ مَوْضِعِ الصَّدَقَةِ، وَدَفْعِ الصَّدَقَةِ فِي مَوَاضِعِهَا

باب: صدقہ کی جگہ، اور صدقہ کو اُس کی جگہ پر ہی (لوگوں میں) بانٹ دینا

6915 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَأَنْ أَكُونَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَنْ مَنَعَ صَدَقَتَهُ، فَقَالَ: أَنَا أَضَعُهَا مَوْضِعَهَا أَيُقَاتَلُ؟ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَرَى أَنْ يُقَاتَلَ

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کر لیتا جو شخص اپنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اور یہ کہتا ہے کہ میں خود ہی اسے خرچ کر دوں گا تو کیا ایسے شخص سے جنگ کی جائے گی؟ یہ سوال کرنا میرے نزدیک سرخ اونٹ ملنے سے زیادہ محبوب تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل تھے کہ ایسے شخص سے جنگ کی جائے گی۔

6916 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا تَهَيَّأَ أَبُو بَكْرٍ - أَوْ قَالَ: لَمَّا تَيَسَّرَ أَبُو بَكْرٍ - لِقِتَالِ أَهْلِ الرِّدَّةِ، قَالَ لَهُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ، وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ" فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

✵✵ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتد ہونے والے لوگوں سے لڑائی کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے ابوبکر! آپ لوگوں کے ساتھ کیسے جنگ کریں گے؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اُس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ یہ اعتراف نہیں کر لیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جب وہ یہ بات کہہ لیں گے تو وہ اپنے خون اور اپنے اموال مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور اُن لوگوں کا حق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں ایسے شخص کے ساتھ ضرور لڑائی کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرتا ہے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے' اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایسی رسّی کو دینے سے بھی انکار کرتے ہیں' جسے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے تو میں اس بنیاد پر بھی اُن سے لڑائی کروں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے یہ اندازہ لگا لیا کہ جنگ کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا کیا ہے اور مجھے یہ بات بھی پتا چل گئی کہ یہی مؤقف درست ہے۔

6917 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتُرَخِّصُ فِيْ اَنْ اَضَعَ صَدَقَةَ مَالِيْ فِيْ مَوَاضِعِهَا، اَوْ اِلَى الْاُمَرَاءِ لَابُدَّ؟ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِذَا وَضَعْتَهَا مَوَاضِعَهَا مَا لَمْ تُعْطِ مِنْهَا اَحَدًا شَيْئًا تَقُوْلُهُ اَنْتَ فَلَا بَاْسَ، سَمِعْتُهُ مِنْهُ غَيْرَ مَرَّةٍ يَاْثُرُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ: وَقَالَ لِيْ عَطَاءٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: ادْفَعُوا الزَّكَاةَ اِلَى الْاُمَرَاءِ قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَهُوَ يُرَادُهُ: اِنَّهُمْ لَا يَضَعُوْنَهَا مَوَاضِعَهَا قَالَ: وَاِنْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: کیا آپ اس بات کی رخصت دیں گے؟ کہ میں اپنے مال کی زکوٰۃ کو اُس جگہ پر ہی خرچ کر دوں' یا پھر اسے حکمران کے سپرد کرنا ضروری ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

جب تم اُسے اُس کے مخصوص مقام پر خرچ کر دو' جبکہ تم نے کسی ایسے شخص کو یہ ادا نہ کیا ہو' جسے تم یہ کہو کہ تمہیں میں نے یہ دیا تھا' تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء کو کئی مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ زکوٰۃ حکمرانوں کو ادا کیا کرو۔ تو ایک شخص نے اُنہیں جواب دیتے ہوئے یہ کہا: وہ لوگ اسے صحیح جگہ پر خرچ نہیں کرتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگرچہ وہ ایسا نہیں کرتے (پھر بھی یہ تم حکمرانوں کو ادا کرو)۔

6918 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ حَدِيْثًا رُفِعَ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ،

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَبَ النَّاسَ فِي الصَّدَقَةِ، فَاُتِيَ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُو جَهْمٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَعَبَّاسٌ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَنَعُوا الصَّدَقَةَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَنْقِمُ مِنَّا اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَاَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَدْ حَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاَمَّا عَبَّاسٌ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا' وہ لائی گئی تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! ابوجہم' خالد بن ولید اور اللہ کے رسول کے چچا حضرت عباس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی ہے۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ابوجہم کو تو صرف اس بات کا غصہ ہے کہ وہ پہلے غریب تھا تو اللہ اور اُس کے رسول نے اُسے خوشحال کر دیا ہے' جہاں تک خالد بن ولید کا تعلق ہے تو اُس نے اپنی زرہیں روک رکھی ہیں اور اُنہیں اللہ کی راہ کے لیے تیار رکھا ہوا ہے' جہاں تک اللہ کے رسول کے چچا حضرت عباس کا تعلق ہے تو اس کی ادائیگی اُن پر لازم ہوگی اور اس کے ہمراہ مزید اتنی ہی ادائیگی لازم ہوگی''۔

6919 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ نُعَيْمٍ، اَنَّ ابْنَ مُطِيعٍ قَالَ: لَا اَدْفَعُ صَدَقَةَ اَمْوَالِي اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ يَعْلِفُهَا خَيْلَهُ، وَيُطْعِمُهَا عَبِيدَهُ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ اَنَّكَ لَمْ تُصِبْ، وَلَمْ تُؤَدِّهَا، وَاِنْ تَصَدَّقْتَ بِمِثْلِهَا فَلَا تُقْبَلُ مِنْكَ، اَدِّهَا اِلَيْهِمْ، فَاِنَّكَ لَمْ تُؤْمَرْ اَنْ تَدْفَعَهَا اِلَّا اِلَيْهِمْ بَرٌّ اَوْ اِثْمٌ

** ابن نعیم بیان کرتے ہیں: ابن مطیع نے کہا: میں اپنے مال کی زکوٰۃ ابن زبیر کو ادا نہیں کروں گا تاکہ وہ اس کے ذریعہ اپنے گھوڑے کو چارہ کھلا دیں اور اس کے ذریعہ اپنے غلام کو کھانا کھلا دیں۔تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس شخص کو پیغام بھیجا کہ تمہارا موقف درست نہیں ہے' تم اس زکوٰۃ کو ادا کر دو' پھر بعد میں اگر تم نے اس کی مانند مزید صدقہ کیا تو پھر بھی یہ تم سے قبول نہیں ہوگا' تم اس کی ادائیگی اُنہیں ہی کرو' کیونکہ تمہیں صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ تم اس کی ادائیگی (حکمرانوں یا ریاستی اہلکاروں کو) کرو' خواہ وہ نیکی کریں یا بُرائی کریں۔

6920 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ تُوضَعُ مَوَاضِعَهَا، اَضَعُهَا اَنَا فِي مَوَاضِعِهَا اَمْ اَدْفَعُهَا اِلَى الْوُلَاةِ؟ فَقَالَ: وَلَمْ يَشْكُلْ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ اِذَا كَانُوا يَضَعُونَهَا فِي مَوَاضِعِهَا، قُلْتُ اَنَا حِينَئِذٍ: اِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُمْ لَا يَضَعُونَهَا مَوَاضِعَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ وَقَالَ: زَكَاةُ الْفِطْرِ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَكُلُّ صَدَقَةٍ مَاشِيَةٍ اَوْ حَرْثٍ قَالَ: وَلَيَجْزِيَنَّ عَنْكَ اَنْ تَدْفَعَهَا اِلَيْهِمْ فَتَجِبُ لَكَ الْاَجْرُ، وَيَتَوَلَّوْا هُمْ مَا تَوَلَّوْا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر زکوٰۃ کو اس کے مخصوص مقام پر خرچ کیا جا سکتا ہے' تو کیا میں خود اُس کے مخصوص مقام پر اُسے خرچ کر دوں' یا میں سرکاری اہلکاروں کے سپرد

کروں گا؟ اُنہوں نے فرمایا: جب سرکاری اہلکار اسے درست جگہ پر خرچ کرتے ہوں تو پھر تمہیں اس حوالے سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

اُس وقت پھر میں نے یہ کہا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات اس لیے کہی تھی کہ اُس وقت کے حکمران اسے صحیح جگہ پر خرچ نہیں کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر اُنہوں نے فرمایا: صدقۂ فطر کے بارے میں بھی اس کی مانند حکم ہے اور جانور یا کھیت کے ہر قسم کے صدقہ (زکوٰۃ) کا یہی حکم ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: تمہاری طرف سے اس کی ادائیگی ہو جائے گی' جب تم اسے اُن حکمرانوں کے سپرد کردو گے اور تمہارے لیے اجر واجب ہو جائے گا' اُس کے بعد وہ جو کریں گے' وہ اُن کے سر ہو گا۔

6921 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ اَنَّهُ قَالَ لِطَاوُسٍ: لَنَا اَرَضُونَ، اَفَنَضَعُ صَدَقَتَهَا فِيْ مَوَاضِعِهَا اَوْ نَدْفَعُهَا اِلَيْهِمْ؟ فَقَالَ: اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَاْخُذَ بِاَيْدِيهِمْ فَافْعَلْ، وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اِنْ كُنْتَ اِذًا وَضَعْتَهَا مَوَاضِعَهَا لَمْ تُوهِنْ ذٰلِكَ سُلْطَانَكَ فِيهَا، فِيمَا لَا بُدَّ مِنْهُ مِنَ الْاُعْطِيَةِ وَالثُّغُورِ فَلَا بَاْسَ، وَاِلَّا فَلَا

❋❋ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے طاؤس سے کہا: ہماری کچھ زمینیں ہیں تو کیا ہم اُن زمینوں کی زکوٰۃ اُس کے مخصوص مقام پر خود خرچ کر سکتے ہیں؟ یا ہم حکمرانوں کے سپرد کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تم یہ کر سکتے ہو کہ تم بذاتِ خود اُسے خرچ کرو تو تم ایسا کرلو۔

سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ اگر تم اسے خود صحیح جگہ پر خرچ کرتے ہو اور تم اس بارے میں اپنے حکمران کو کمزور نہیں کرتے' جیسے وہ چیزیں جو ضروری ہوتی ہیں' جیسے تنخواہیں اور (حکومتی اخراجات) تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ورنہ حرج ہوگا۔

6922 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدِي مَالٌ قَالَ: فَذَهَبْتُ اِلَى ابْنِ عُمَرَ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، فَاَتَيْتُ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَحْدَهُ فَقُلْتُ: اِنَّهُ اجْتَمَعَ عِنْدِي مَالٌ، وَاِنَّ هٰؤُلَاءِ يَضَعُونَهَا حَيْثُ تَرَوْنَ، وَاِنِّي قَدْ وَجَدْتُ لَهَا مَوْضِعًا، فَكَيْفَ تَرَى؟ فَكُلُّهُمْ قَالُوا: اَدِّهَا اِلَيْهِمْ

❋❋ سہیل بن ابوصالح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے پاس کچھ مال اکٹھا ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کے پاس گیا' میں ان میں سے ہر ایک شخص کے پاس الگ' الگ آیا' میں نے کہا: میرے پاس کچھ مال اکٹھا ہو گیا اور یہ لوگ (یعنی حکمران) اس مال کو جس طرح خرچ کرتے ہیں' وہ آپ ملاحظہ فرما ہی رہے ہیں' مجھے اس مال کی ادائیگی کے لیے (مناسب جگہ' یا شخص) کا پتا ہے تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو ان تمام حضرات نے یہی جواب دیا کہ تم اس زکوٰۃ کو اُن (حکمرانوں یا ریاستی اہلکاروں) کو ادا کرو۔

6923 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا يَدْفَعُ اِلَيْهِمْ اِذَا

لَمْ يَضَعُوهَا مَوَاضِعَهَا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حکمران اسے صحیح جگہ پر خرچ نہیں کرتے تو اُن کے سپرد زکوٰۃ نہیں کی جائے گی۔

6924 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: اِنَّ لِىْ مَالًا اَفَاُزَكِّيهِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: خَسِءَ الْاَبْعَدُ قَالُوْا: اِنَّهُ يَقُوْلُ: اِنَّ عِنْدِىْ مَالًا، فَاَيْنَ اَضَعُ زَكَاتَهُ؟ قَالَ: اَفَلَا يَقُوْلُ هٰكَذَا جَائَنِىْ جُثْوَةٌ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ عَلَيْهِ كِسَاءٌ اَسْوَدُ مِنْ وَبَرِ الْكِلَابِ، اَدِّهَا اِلٰى وُلَاتِكَ، وَاِنْ تَمَزَّقُوا لُحُومَ الْكِلَابِ عَلٰى مَوَائِدِهِمْ قَالَ مَعْمَرٌ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَمَّادٍ فَاَنْكَرَ اَنْ يَكُونَ ابْنُ عُمَرَ قَالَهُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میرے پاس کچھ مال ہے کیا میں اُس کی زکوٰۃ ادا کردوں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دور کا شخص رسوا ہوگیا ہے! لوگوں نے کہا: یہ شخص کہہ رہا ہے کہ میرے پاس مال ہے تو میں اس کی زکوٰۃ کہاں ادا کروں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا یہ شخص ایسا نہیں کہتا کہ میرے پاس جہنم کے اہل میں سے ایک شخص آیا جس پر کتے کی کھال سے بنی ہوئی ایک سیاہ چادر موجود تھی' تم اس زکوٰۃ کو اُن لوگوں کے سپرد کرو جو اس کے نگران ہیں' اگرچہ وہ لوگ اپنے دسترخوانوں پر کتے کا گوشت کھاتے ہوں۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے اس بات کا تذکرہ کیا تو اُنہوں نے اس بات کا انکار کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات کہی ہوگی۔

6925 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: جَاءَ ابْنَ عُمَرَ رَجُلٌ يَسْاَلُهُ عَنْ زَكَاةِ مَالِهِ، فَقَالَ: ادْفَعْهَا اِلَى السُّلْطَانِ قَالَ: اِنَّ اُمَرَائَنَا الدَّهَّاقِينَ قَالَ: وَمَا الدَّهَّاقِينَ؟ قَالَ: مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَالَ: فَلَا تَدْفَعْهَا اِلَى الْمُشْرِكِينَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اُن سے اپنے مال کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم حاکمِ وقت کے سپرد کر دو! اُس نے کہا: ہمارے حکمران دہاق ہیں۔ اُنہوں نے دریافت کیا: دہاق سے کیا مراد ہے؟ اُس نے جواب دیا: مشرک۔ تو اُنہوں نے فرمایا: پھر تم مشرکوں کے سپرد اسے نہ کرو۔

6926 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: دُفِعَتِ الزَّكَاةُ فِىْ عَهْدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ اَمَرَ لَهَا، وَفِىْ عَهْدِ اَبِىْ بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ، ثُمَّ اخْتَلَفَ فِيهَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں زکوٰۃ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کی جاتی تھی' یا اُس شخص کو ادا کی جاتی' جسے آپ نے اس کی وصولی کا اہلکار مقرر کیا ہوتا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی اسی طرح ہوتا رہا' پھر اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے درمیان اختلاف ہو گیا۔

6927 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی ابْنِ عُمَرَ، اَنَا وَشَيْخٌ اَكْبَرُ مِنِّی قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: ابْنُ الْمُسَيِّبِ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الصَّدَقَةِ اَدْفَعُهَا اِلَی الْاُمَرَاءِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: وَاِنِ اشْتَرَوْا بِهِ الْفُهُوْدَ، وَالْبِيْزَانَ قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ لِلشَّيْخِ حِيْنَ خَرَجْنَا: تَقُوْلُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ؟ قَالَ: لَا، فَقُلْتُ اَنَا لِمَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ: اَتَقُوْلُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ؟ قَالَ: لَا

✽✽ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' میں تھا اور میرے ساتھ ایک عمر رسیدہ شخص تھا' جو عمر میں مجھ سے بڑا تھا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ وہ سعید بن میتب تھے۔

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا میں اسے حکمرانوں کے سپرد کر دوں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے کہا: خواہ وہ لوگ اس کے ذریعہ شیر اور باز خرید لیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم وہاں سے نکلے تو میں نے اپنے ساتھی بزرگ سے دریافت کیا: آپ کی بھی وہی رائے ہے؟ جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: میں نے میمون بن مہران سے دریافت کیا: کیا آپ کی بھی وہی رائے ہے؟ جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

6928 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبَانُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَی الْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ زَمَانَ الْحَجَّاجِ فِیْ بَيْتِ اَبِیْ خَلِيْفَةَ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ اَدْفَعُ الزَّكَاةَ اِلَی الْاُمَرَاءِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: ضَعْهَا فِی الْفُقَرَاءِ، وَالْمَسَاكِيْنِ قَالَ: فَقَالَ لِیَ الْحَسَنُ: اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَمِنَ الرَّجُلَ قَالَ: ضَعْهَا فِی الْفُقَرَاءِ، وَالْمَسَاكِيْنِ

✽✽ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: ابان نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ میں حسن بصری کے پاس گیا' وہ حجاج کے زمانہ میں ابوخلیفہ کے گھر میں پوشیدہ طور پر رہ رہے تھے' ایک شخص نے ان سے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا میں زکوٰۃ کو حکمرانوں کے سپرد کروں گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اسے غریبوں اور مسکینوں میں خرچ کر دو۔

راوی کہتے ہیں: حسن بصری نے مجھ سے فرمایا: کیا میں نے تمہیں یہ کہا نہیں تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک اصول یہ ہے کہ جب آدمی امان کی حالت میں ہو' تو پھر وہ اسے غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر سکتا ہے۔

6929 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: مَا سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ شَیْءٍ قَطُّ مَا سَاَلْتُهٗ عَنْهَا قَالَ: فَيَقُوْلُ لِیْ مَرَّةً: "اَدِّهَا اِلَيْهِمْ، وَيَقُوْلُ لِیْ مَرَّةً: لَا تُؤَدِّهَا اِلَيْهِمْ"

✽✽ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی کسی چیز کے بارے میں حسن بصری سے سوال نہیں کیا' جتنا سوال میں نے اس

چیز کے بارے میں کیا' تو اُنہوں نے ایک مرتبہ مجھے یہ کہا: تم ان حکمرانوں کوادا کردو'اور ایک مرتبہ یہ کہا: تم حکمرانوں کوادا نہ کرو۔

6930 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، مَا اَخَذُوا مِنْكَ فَاحْتَسِبْ بِهِ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ لوگ تم سے جو وصولی کر لیتے ہیں' تم اُس کے ذریعہ ثواب کی اُمید رکھو۔

6931 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَا تَدْفَعْهَا اِلَيْهِمْ، يَعْنِي الْاُمَرَاءَ

✱✱ محمد بن راشد' مکحول کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُنہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم یہ اُن کے حوالے نہ کرو (یعنی اپنی زکوٰۃ) حکمرانوں کے حوالے نہ کرو۔

6932 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَابْنُ الْمُسَيِّبِ، وَالْحَسَنُ بْنُ اَبِی الْحَسَنِ، وَاِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ اَبُوْ جَعْفَرٍ، وَحَمَّادُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ يَقُوْلُوْنَ: لَا تُؤَدُّوا الزَّكَاةَ اِلٰى مَنْ يَجُورُ فِيهَا،

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ الْحَسَنُ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَلِيٍّ، وَحَمَّادٌ يَقُوْلُوْنَ: مَا اُخِذَ مِنْكَ زَكَاتُهُ فَاحْتَسِبْ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ يَقُوْلُ: اِنْ اَكْرَهُوكَ، وَهُوَ يُجْزِءُ عَنْكَ، وَلَا تَدْفَعْهَا اِلَيْهِمْ

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ مَعْمَرًا يَقُوْلُ: مَا اَخَذُوا مِنْكَ اَجْزَاَ عَنْكَ، وَمَا خَفِيَ عَنْهُمْ فَضَعْهَا فِي مَوَاضِعِهَا

✱✱ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس' سعید بن میتب' حسن بن ابوالحسن' ابراہیم نخعی' محمد بن علی ابوجعفر (یعنی امام باقر)' اور حماد بن ابوسلیمان اس بات کے قائل تھے: تم اپنی زکوٰۃ ایسے حکمران کے سپرد نہ کرو' جو اس زکوٰۃ کو غلط طور پر استعمال کرتا ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: حسن بصری' ابراہیم بن علی اور حماد یہ فرماتے ہیں: جو زکوٰۃ تم سے وصول کر لی جائے' اُس کے ذریعہ تم ثواب کی اُمید رکھو۔ سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں' وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ اگر تمہیں مجبور کر دیتے ہیں تو تمہاری طرف سے یہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی' لیکن تم خود اسے اُن کے حوالے نہ کرو۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ تم سے جو وصولی کر لیتے ہیں' وہ تم سے ادا ہو جائے گی اور جو چیز اُن سے چھپی رہ جاتی ہے' تو تم اُسے صحیح جگہ پر خرچ کر دو۔

6933 آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَوْلًى لِاَنَسٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: مَا اَخَذُوا مِنْكَ اَجْزَاَ عَنْكَ قَالَ: وَبَلَغَنِي، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلُ ذٰلِكَ

** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ (حکمران) تم سے جو حاصل کر لیتے ہیں وہ تمہاری طرف سے ادا ہو جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ سعید بن میتب نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

6934 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَهُوَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ: فِيمَا اَوْصَى بِهِ عُمَرُ: مَنْ اَدَّى الزَّكَاةَ اِلَى غَيْرِ اَهْلِهَا لَمْ تُقْبَلْ زَكَاتُهُ وَلَوْ تَصَدَّقَ بِالدُّنْيَا جَمِيعًا، وَمَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ فِي غَيْرِهِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ صَوْمُهُ، وَلَوْ صَامَ الدَّهْرَ اَجْمَعَ

** عبدالرحمٰن بن بیلمانی بیان کرتے ہیں: ابوبکر نامی راوی نے بھی اُس کے مطابق کہا تھا' جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی: جو شخص نااہل کو زکوٰۃ ادا کرتا ہے اُس کی زکوٰۃ قبول نہیں ہوگی' خواہ وہ پوری دنیا صدقہ کر دے اور جو شخص رمضان کے مہینہ کے روزے' دوسرے کسی مہینہ میں رکھتا ہے' اُس کے روزے قبول نہیں ہوں گے' خواہ وہ سارا سال روزے رکھتا رہے۔

6935 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ، اَنَّ الْحَسَنَ، وَاِبْرَاهِيمَ، قَالَا: مَا اَخَذُوا مِنْكَ فَاحْتَسِبْ بِهِ، وَمَا خَفِيَ لَكَ فَضَعْهُ فِي مَوَاضِعِهِ وَهُوَ قَوْلُ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ

** ابوہاشم بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: حکمران تم سے جو وصولی کر لیں تم اُس کے ذریعہ ثواب کی اُمید رکھو اور جو چیز بچ رہ جائے تم اُسے صحیح جگہ پر خرچ کرلو۔

معمر اور سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ضَمَانِ الزَّكَاةِ

باب: زکوٰۃ کا ضمان

6936 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا، عَنْ رَجُلٍ بَعَثَ بِزَكَاتِهِ مَعَ رَجُلٍ يَدْفَعُهَا اِلَى السُّلْطَانِ، فَهَلَكَتْ فِي الطَّرِيقِ، اَتُجْزِءُ عَنْهُ؟ قَالَ: فَضَحِكَ، وَقَالَ: مَا اَنْتُمْ يَا اَهْلَ الْبَصْرَةِ اِلَّا قِطْعَةٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، سَكَنْتُمْ بَيْنَ اَهْلِ الْعِرَاقِ، وَلَا تُجْزِءُ عَنْهُ، وَاِنْ بَلَغَتْ اَيْضًا هِيَ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَابْنُ عُمَرَ قَالَ: ادْفَعُوا اِلَيْهِمْ، وَاِنْ تَمَزَّقُوا لُحُومَ الْكِلَابِ عَلَى مَوَائِدِهِمْ، فَقَالَ: مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَقُولَ ابْنُ عُمَرَ ذٰلِكَ

** معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو کسی شخص کے ذریعہ اپنی زکوٰۃ بھجواتا ہے' تاکہ وہ شخص اُسے حکمران کے حوالے کر دے' تو وہ زکوٰۃ راستے میں ضائع ہو جاتی ہے' تو کیا اُس شخص کی طرف سے یہ ادا

ہو جائے گی؟ راوی کہتے ہیں: تو حماد ہنس پڑے اُنہوں نے فرمایا: اے اہلِ بصرہ! تم لوگ بھی اہلِ شام کے ایک مخصوص علاقہ کے رہنے والے لوگوں کی طرح ہو تم اہلِ عراق کے درمیان رہتے ہو (لیکن حرکتیں تمہاری اہلِ شام والی ہیں) اُس شخص کی طرف سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی اور یہ قرض شمار ہوگی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اُن سے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ تو یہ فرماتے ہیں: تم اُن کے حوالے اسے کر دو خواہ وہ لوگ اپنے دسترخوان پر کتے کے گوشت کے ٹکڑے کھاتے ہوں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ﷛ نے یہ بات کہی ہو۔

6937 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا بَعَثَ بِزَكَاةِ مَالِهِ فَهَلَكَتْ اَجْزَاَ عَنْهُ؟ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ حَمَّادٌ: لَا تُجْزِءُ عَنْهُ، وَاِنْ بَلَغَتْ

** قتادہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ بھیجے اور وہ ضائع ہو جائے تو کیا اُس شخص کی طرف سے ادائیگی ہو جائے گی؟ معمر یہ کہتے ہیں کہ حماد نے یہ بات بیان کی ہے: اُس شخص کی طرف سے ادائیگی نہیں ہوگی۔

6938 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اَخْرَجَ الرَّجُلُ زَكَاتَهُ فَسُرِقَتْ ضَمِنَهَا، هِيَ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَهُ حَمَّادٌ، قَالَ سُفْيَانُ: وَقَوْلٌ آخَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ: اَنَّهُ لَا ضَمَانَ فِيهَا مَا لَمْ يُعْزَ لَهَا اَوْ يُقَلِّبْهَا فِي شَيْءٍ

** حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی زکوٰۃ نکالے اور پھر وہ چوری ہو جائے تو وہ شخص اُس کا ضمان ادا کرے گا اور اس کی مثال قرض کی طرح ہوگی۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: حماد نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: دوسرا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کہ اس میں اُس صورت میں ضمان لازم نہیں ہوگا جب تک اُس نے اس بارے میں خود نسبت نہ کی ہو یا اس کو خود الٹ پلٹ نہ کیا ہو۔

بَابُ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: حضرت محمد ﷺ کی آل کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے

6939 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

** ثوری روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''محمد کے لیے اور محمد کی آل کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے''۔

6940 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقْسِمُ تَمْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حِجْرِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ حَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاتِقِهِ فَسَالَ لُعَابُهُ عَلَى خَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ، فَإِذَا تَمْرَةٌ فِي فِيهِ، فَأَدْخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' آپ زکوٰۃ کی کھجوریں تقسیم کر رہے تھے' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آپ کی گود میں موجود تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فارغ ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اپنے کندھے پر اُٹھالیا' اُن کا لعاب بہتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار پر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھا کر اُن کی طرف دیکھا تو اُن کے منہ میں (زکوٰۃ کے مال میں سے) ایک کھجور موجود تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُن کے منہ میں داخل کیا اور اُن کے منہ میں سے کھجور کو نکال لیا اور پھر اُن سے فرمایا:

''کیا تمہیں پتا نہیں ہے کہ محمد کی آل کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے''۔

6941 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ بْنِ سَالِمٍ الْبَصْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَلَا أَقُولُ: نَهَاكُمْ - أَنْ نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ، وَأَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ، وَلَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ"

✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا ہے' میں یہ نہیں کہتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو منع کیا ہے' (اس بات سے منع کیا ہے:) کہ ہم خچر کی گھوڑی سے جفتی کروائیں اور آپ نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم اچھی طرح وضو کریں اور ہم زکوٰۃ (کا مال) نہ کھائیں۔

6942 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ كُلْثُومٍ ابْنَةُ عَلِيٍّ قَالَ: وَأَتَيْتُهَا بِصَدَقَةٍ كَانَ أَمَرَ بِهَا، فَقَالَتْ: أَحْذَرُ شَبَابَنَا؛ فَإِنَّ مَيْمُونًا، أَوْ مِهْرَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مَيْمُونُ، أَوْ يَا مِهْرَانُ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ نُهِينَا عَنِ الصَّدَقَةِ، وَإِنَّ مَوَالِينَا مِنْ أَنْفُسِنَا فَلَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ

✵ عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیّدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' میں

6940-صحيح البخاري' كتاب الزكاة' باب اخذ صدقة التمر عند صرام النخل' حديث:1425' صحيح مسلم' كتاب الزكاة' باب تحريم الزكاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى' حديث:1843' ستخرج ابي عوانة' كتاب الزكاة' باب بيان تحريم الصدقة للنبي صلى الله عليه وسلم ولمن هو' حديث:2106' صحيح ابن حبان' كتاب الزكاة' باب مصارف الزكاة' ذكر البيان بان المصط نيصلى الله عليه وسلم ادخل اصبعه في' حديث:3354' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب قسم الصدقات' باب آل محمد صلى الله عليه وسلم لا يعطون من الصدقات' حديث:12363' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:7585

اُن کے پاس زکوٰۃ کی کوئی رقم لے کر گیا' جو اُنہیں دینے کی ہدایت کی گئی تھی' تو سیّدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم اپنے نوجوانوں کو اس سے بچایا کرتے تھے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام' میمون یا شاید مہران' اُنہوں نے یہ بات مجھے بتائی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میمون! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اے مہران! ہم ایک ایسا گھرانہ ہیں' کہ ہمیں زکوٰۃ لینے سے منع کر دیا گیا ہے اور ہمارے غلام ہمارے خاندان کا حصہ ہیں' اس لیے تم بھی زکوٰۃ نہ کھانا۔

6943 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ يَقُوْلُ: قِيلَ لَهُ: مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَنْ تُحْرُمُ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةُ قِيلَ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: آلُ عَلِيٍّ، وَآلُ عَقِيلٍ، وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ عَبَّاسٍ

✱✱ یزید بن حیان تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو سنا' اُن سے دریافت کیا گیا: آلِ محمد کون ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جن پر صدقہ لینا حرام ہے۔ اُن سے دریافت کیا گیا: وہ کون لوگ ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آل' حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی آل' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی آل اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی آل۔

6944 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَدْخُلُ بَيْتِي، وَاَجِدُ التَّمْرَةَ مُلْقَاةً عَلٰى فِرَاشِي، فَلَوْلَا اَنِّي اَخْشَى اَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بعض اوقات میں اپنے گھر میں داخل ہوتا ہوں اور مجھے بستر پر ایک کھجور پڑی ہوئی ملتی ہے' اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہو کہ یہ زکوٰۃ کی ہوگی' تو میں اسے کھالیتا ہوں''۔

6945 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ، وَبَرَةً مِنَ الْاَرْضِ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ، فَقَالَ: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِي، وَلَا لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي، وَلَا

6944- صحيح البخاري' كتاب في اللقطة' باب اذا وجد تمرة في الطريق' حديث:2321' صحيح مسلم' كتاب الزكاة' باب تحريم الزكاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى' حديث:1844' صحيح ابن حبان' كتاب الزكاة' باب مصارف الزكاة' ذكر الزجر عن اكل الصدقة المفروضة لآل محمد صلى الله عليه' حديث:3351' شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الزكاة' باب الصدقة على بني هاشم' حديث:1919' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب قسم الصدقات' باب آل محمد صلى الله عليه وسلم لا يعطون من الصدقات' حديث:12365' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:8023' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن محمد بن قيس وغيره عن ابي هريرة' حديث:422' شعب الايمان للبيهقي' التاسع والثلاثون من شعب الايمان' في طيب المطعم والملبس واجتناب الحرام واتقاء الشبهات' حديث:5486

مِثْلَ هٰذِهِ الْوَبَرَةِ

✽✽ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زمین سے ایک بال اپنی دو انگلیوں کے درمیان اُٹھایا اور فرمایا: میرے لیے اور میرے اہلِ خانہ میں سے کسی کے لیے بھی زکوٰۃ لینا حلال نہیں ہے' اس بال جتنی بھی نہیں۔

6946 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: وَلَقَدْ قَالَ لِیْ رَجُلٌ - وَحَدَّثْتُهُ بِهٰذَا - بَلْ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، فَقَالَ: اِنِّیْ قَدْ اَرَدْتُ اَنِ اسْتَعْمِلَكَ عَلٰى سِعَايَةِ كَذَا، وَكَذَا فَقَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِبَنِیْ هَاشِمٍ، وَبَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: فَمِنْ اَيْنَ عَطَاؤُكَ، وَرِزْقُكَ؟ فَلَمْ اُرْجِعْ اِلَيْهِ شَيْئًا، فَاَتَيْتُ اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ لِیْ: مَا قَالَ لَكَ؟ فَاَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِهٖ، وَبِقَوْلِهٖ: فَمِنْ اَيْنَ عَطَاؤُكَ، وَرِزْقُكَ؟ قَالَ: فَهَلَّا قُلْتَ: مَا كَانَ الْعَطَاءُ وَالرِّزْقُ اِلَّا فَیْءَ الْمُسْلِمِيْنَ حَيْثُ كُنْتَ، وَاَصْحَابَكَ، وَالصَّدَقَةُ لِاَهْلِهَا

✽✽ عمر بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے سنا کہ عمر بن عبدالعزیز نے عبداللہ بن فضل کو خط لکھا' کہ ایک شخص کو میں نے یہ روایت سنائی تو اس نے مجھ سے یہ کہا: انہوں نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو خط لکھا (اور یہ کہا:) میں یہ چاہتا ہوں کہ میں آپ کو فلاں کام کے لیے سرکاری اہلکار مقرر کروں' تو امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''زکوٰۃ لینا' بنو ہاشم یا بنو عبدالمطلب کے لیے حلال نہیں ہے''۔

تو اُس حکمران نے دریافت کیا: پھر آپ کی تنخواہ اور آپ کے رزق کا کیا حکم ہوگا؟ راوی کہتے ہیں: میں نے اُنہیں کوئی جواب نہیں دیا' میں سعید بن مسیب کے پاس آیا اور اُنہوں نے مجھ سے دریافت کیا: اُس نے تمہیں کیا کہا؟ میں نے اُنہیں صورتِ حال کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے یہ کہا: آپ کی تنخواہ اور آپ کے رزق کا کیا معاملہ ہوگا؟ تو سعید نے کہا: تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ یہ تنخواہ اور رزق مسلمانوں کے مالِ فئی میں سے حاصل ہوگا' خواہ تم یا تمہارے ساتھی جہاں کہیں بھی ہوں اور زکوٰۃ اُس کے اہل افراد کے لیے ہوگی۔

6947 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ هَمَّامٍ، عَنْ مِيْنَاءَ، اَنَّهُمْ جَاءُوْا ابْنَ مَسْعُوْدٍ فِیْ زَمَنِ عُثْمَانَ فَقَالُوْا: اَعْطِنَا اُعْطِيَاتِنَا، فَقَالَ: مَا عِنْدِیْ لَكُمْ عَطَاءٌ، اِنَّمَا عَطَاؤُكُمْ مِنْ فَيْئِكُمْ، وَجِزْيَتِكُمْ، وَالصَّدَقَةُ لِاَهْلِهَا قَالَ: فَلَمَّا تَرَدَّدُوْا اِلَيْهِ جَاءَ بِالْمَفَاتِيْحِ اِلٰى عُثْمَانَ فَرَمٰى بِهَا، وَقَالَ: اِنِّیْ لَسْتُ بِخَازِنٍ

✽✽ امام عبدالرزاق نے اپنے والد ہمام کے حوالے سے میناء نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں وہ لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن لوگوں نے کہا: ہمیں ہماری تنخواہ دے دی جائیں! تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس تمہارے تنخواہیں نہیں ہیں' تمہاری تنخواہیں تمہارے مالِ فئی اور جزیہ میں سے ہوں گی اور زکوٰۃ اُس کے اہل افراد کو دی جائے گی۔ راوی کہتے ہیں: جب لوگ بار بار اُن کے پاس آنے لگے تو وہ چابیاں لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ اُن کے سامنے رکھ دیں اور بولے: آج سے میں خزانچی نہیں ہوں۔

6948 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ رَجُلٌ لِلثَّوْرِيِّ: الشُّرْطِيُّ يُسْتَعَانُ بِهِ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الصَّدَقَةِ قَدْ يُعْطَى مِنْهَا الدِّرْهَمَ، وَالدِّرْهَمَيْنِ؟ قَالَ: لَا اِنَّمَا يُعْطَى مِنَ الْفَيْءِ، وَالْجِزْيَةِ، وَالصَّدَقَةُ لِاَهْلِهَا

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے سفیان ثوری سے دریافت کیا: ایک سپاہی سے زکوٰۃ کی وصولی کے حوالے سے کسی قسم کی مدد لی جاتی ہے اور پھر اُس زکوٰۃ میں سے اُسے ایک یا دو درہم دے دیئے جاتے ہیں۔تو سفیان ثوری نے کہا: جی نہیں! اُس سپاہی کو مالِ فئی یا جزیہ میں سے تنخواہ دی جائے گی' زکوٰۃ صرف اُس کے اہل افراد کو دی جاسکتی ہے۔

بَابُ غُلُوْلِ الصَّدَقَةِ

باب: زکوٰۃ میں (وصول کرنے والے کا) خیانت کرنا

6949 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا الْوَلِيدِ لَا، تَاْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَكْرَةٍ لَهَا رُغَاءٌ، وَبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ، وَشَاةٍ لَهَا يُعَارٌ، قَالَ عُبَادَةُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَعْمَلُ عَلٰى شَيْءٍ اَبَدًا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو (زکوٰۃ کی وصولی کا) اہلکار مقرر کیا اور پھر ارشاد فرمایا: اے ابوولید! تم قیامت کے دن ایسی حالت میں ہرگز نہ آنا کہ تمہارے ساتھ کوئی اونٹ ہو جو آواز نکال رہا ہو' یا گائے ہو جو ڈکرا رہی ہو' یا بکری ہو جو ممنا رہی ہو۔تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! میں کبھی بھی کوئی سرکاری ذمہ داری انجام نہیں دوں گا۔

6950 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّ اَبَا حُمَيْدٍ،

6949-مسند الشافعي' ومن كتاب الزكاة من اوله الا ما كان معادا' حديث:427' مسند الحميدي' حديثا عدى بن عميرة الكندى رضى الله عنه' حديث:865' معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الزكاة' باب فرض الابل السائمة' غلول الصدقة' حديث:2534

6950- صحيح البخاري' كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها' باب من لم يقبل الهدية لعلة' حديث:2477' صحيح مسلم' كتاب الامارة' باب تحريم هدايا العمال' حديث:3501' صحيح ابن خزيمة' كتاب الزكاة' جماع ابواب ذكر السعاية على الصدقة' باب التغليظ في قبول المصدق الهدية ممن يتولى السعاية عليهم' حديث:2176' مستخرج ابى عوانة' مبتدا كتاب الامراء' بيان التشديد في قبول الوالي هدايا رعيته' حديث:5680' صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب في الخلافة والامارة' ذكر الزجر عن اخذ الامراء وعمالهم شيئا من اموال المسلمين' حديث:4585' سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب ما يهدى لعمال الصدقة لمن هو' حديث:1672' سنن ابى داؤد' كتاب الخراج والامارة والفيء' باب في هدايا العمال' حديث:2572' مصنف ابن ابى شيبة' كتاب البيوع والاقضية' في الوالي والقاضي يهدى اليه' حديث:21505' الآحاد والمثاني لابن ابى عاصم' ابو حميد الساعدى رضى الله عنه' حديث:1817' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:3677' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجنائز' جماع ابواب صدقة الورق' باب الهدية للوالي بسبب الولاية .' حديث:7216' مسند احمد (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَاعِدَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْاَتَبِيَّةِ اَحَدَ الْاَزْدِ وَاَنَّهُ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا حَاسَبَهُ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ اُهْدِيَتْ لِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ اُمِّكَ، وَاَبِيكَ فَتَاْتِيكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ "، ثُمَّ قَالَ: " اِنِّي اَسْتَعْمِلُ اَحَدَكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ، فَيَاْتِي اَحَدُكُمْ، فَيَقُولُ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِي، فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ اَبِيهِ، وَاُمِّهٖ حَتّٰى يَنْظُرَ اَيُهْدَى لَهُ شَيْءٌ اَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، اَوْ شَاةً لَهَا يَعَارٌ تَيْعَرُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى اِنِّي لَاَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ اِبْطَيْهِ "، ثُمَّ قَالَ: هَلْ بَلَّغْتُ؟ بَصُرَ عَيْنَيْ اَبِي حُمَيْدٍ، وَسَمِعَ اُذُنَيْهِ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' اُن کا تعلق بنوساعدہ سے ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ازد قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص ابن اتبیہ کو زکوٰۃ کی وصولی کا اہلکار مقرر کیا' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم ﷺ نے اُس سے حساب لیا' تو اُس نے کہا: یہ آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے تحفہ کے طور پر دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم سچ کہہ رہے ہو' تو تم اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھے رہے؟ تاکہ تمہارا تحفہ تمہارے پاس آ جاتا' پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' آپ نے خطبہ دیتے ہوئے' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''میں تم میں سے کسی ایک شخص کو کسی ایسے کام کا نگران مقرر کرتا ہوں' جس کا نگران اللہ تعالیٰ نے مجھے بنایا ہو' پھر کوئی شخص آتا ہے اور یہ کہتا ہے: یہ آپ کے لیے ہے اور یہ تحفہ ہے جو مجھے تحفہ کے طور پر دیا گیا ہے' تو وہ شخص اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا کہ اس بات کا جائزہ لیتا کہ اُسے کوئی چیز دی جاتی ہے یا نہیں جاتی' اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! کوئی بھی شخص جب کوئی چیز ناحق طور پر لے گا تو جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اُس نے اُس چیز کو اُٹھایا ہوا ہوگا' اور میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو اُس نے اونٹ کو اُٹھایا ہوا ہو' جو آوازیں نکال رہا ہو' یا گائے کو اُٹھایا ہوا ہو' جو ڈکرا رہی ہو' یا بکری کو اُٹھایا ہوا ہو' جو ممنا رہی ہو''۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) بن حنبل' مسند الانصار' حديث ابى حميد الساعدى' حديث:22997' مسند الشافعى' ومن كتاب الزكاة من اوله الا ما كان معادا' حديث:424' مسند الطيالسى' ابو حميد الساعدى' حديث:1294' مسند الحميدى' حديث ابى حميد الساعدى رضى الله عنه' حديث:812' البحر الزخار مسند البزار' حديث ابى حميد الساعدى مدنى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:3130' المعجم الاوسط للطبرانى' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث:7873' المعجم الصغير للطبرانى' من اسمه محمد' حديث:839' معجم الصحابة لابن قانع' ابو حميد الساعدى' حديث:985

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' یہاں تک کہ مجھے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ گئی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے!''۔

(راوی صحابی بیان کرتے ہیں:) ابوحمید کی دونوں آنکھوں نے اس کو دیکھا اور اُس کے دونوں کانوں نے اسے سنا۔

6951 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْاَتَبِيَّةِ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا حَاسَبَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفَلَا فِیْ بَيْتِ اَبِيكَ، وَاُمِّكَ جَلَسْتَ فَتَنْظُرُ اَيُهْدٰى لَكَ اَمْ لَا؟، ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا، فَقَالَ: " مَا بَالُ رِجَالٍ نُوَلِّيهِمُ الْعَمَلَ مِمَّا وَلَّانَا اللّٰهُ، ثُمَّ يَاْتِی اَحَدُهُمْ، فَيَقُوْلُ: هٰذَا الَّذِی لَكُمْ، وَهٰذَا اُهْدِیَ لِی، اَفَلَا فِیْ بَيْتِ اَبِيْهِ، وَاُمِّهٖ جَلَسَ فَيَنْظُرُ اَيُهْدٰى اِلَيْهِ اَمْ لَا؟ وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ لَا يَغُلُّ اَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا اَوْ قَالَ: مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ، اِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهٖ لَهُ رُغَاءٌ، وَاِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا، وَلَهَا خُوَارٌ، وَاِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ "، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهُ فَقَالَ: هَلْ بَلَّغْتُ؟ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهُ حَتّٰى بَدَتْ لَهُ عُفْرَةُ اِبِطِهٖ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ازدقبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص ابن اتبیہ کو زکوۃ کی وصولی کا اہلکار مقرر کیا' جب نبی اکرم ﷺ نے اُس سے حساب لیا تو اُس نے عرض کی: یہ آپ کے لیے ہے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھے رہے؟ تاکہ تم اس بات کا جائزہ لیتے کہ کیا تمہیں تحفہ کے طور پر کوئی چیز دی جاتی ہے؟ یا نہیں دی جاتی۔ پھر نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے' آپ نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ ہم اُنہیں کسی کام کا نگران مقرر کرتے ہیں' جس کا نگران اللہ تعالیٰ نے ہمیں مقرر کیا ہے' اور پھر کوئی شخص آ کر یہ کہتا ہے: یہ آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے تحفہ کے طور پر دیا گیا ہے! وہ اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا؟ تاکہ اس بات کا جائزہ لیتا کہ اُسے تحفہ کے طور پر کوئی چیز دی جاتی ہے' یا نہیں؟ اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی بھی شخص کسی قسم کی جو بھی خیانت کرے گا' تو وہ قیامت کے دن اُس چیز کو اپنی گردن پر رکھ کے لے کر آئے گا' اگر وہ اونٹ ہوگا تو وہ اُسے ساتھ لے کر آئے گا جو آوازیں نکال رہا ہو گا' اگر وہ گائے ہوگی تو وہ اُسے ساتھ لے کر آئے گا جو ڈکرا رہی ہوگی' اگر وہ بکری ہوگی تو وہ اُسے ساتھ لے کر آئے گا جو منمنا رہی ہوگی''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور فرمایا: کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔

6952 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ نَحْوَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

6953 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَوْ غَيْرِهٖ - شَكَّ مَعْمَرٌ -، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، اَوْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، وَقَالَ: احْذَرْ اَنْ تَجِيءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيرٍ تَحْمِلُهُ عَلٰى ظَهْرِكَ لَهُ رُغَاءٌ، فَقَالَ: لَا اَجِيءُ بِهٖ، وَلَا اَخْتَانُهُ فَلَمْ يَعْمَلْ

✻✻ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو یا شاید حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو زکوۃ کی وصولی کا اہلکار مقرر کیا اور ارشاد فرمایا:

''تم اس بات سے بچ کے رہنا کہ تم قیامت کے دن اونٹ کو ساتھ لے کر آؤ' جسے تم نے اپنی پشت پر اُٹھایا ہوا ہو اور وہ آوازیں نکال رہا ہو''۔

تو اُنہوں نے عرض کی: میں اُسے ساتھ لے کر نہیں آؤں گا اور میں کوئی خیانت نہیں کروں گا۔ تو اُنہوں نے وہ کام ہی نہیں کیا (یعنی اُس خدمت کی ادائیگی سے معذرت کر لی)۔

6954 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: " بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: وَبَعَثَ اَبُوْ بَكْرٍ عُمَرَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَجَاءَ مُعَاذٌ يَوْمَ عَرَفَةَ، وَمَعَهُ وُصَفَاءُ قَدْ عَزَلَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ لِاَبِي بَكْرٍ مِنَ الْجِزْيَةِ، وَهٰؤُلَاءِ اُهْدُوا لِي هَدِيَّةً، فَقَالَ عُمَرُ: اَطِعْنِي وَسَلِّمْهُمْ لِاَبِي بَكْرٍ، فَاِنْ سَلَّمَهُمْ لَكَ اَخَذْتَهُمْ، فَقَالَ مُعَاذٌ: لَا وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ، لَا اَعْمِدُ اِلٰى هَدِيَّةٍ اُهْدِيَتْ لِي فَاُعْطِيهَا اَبَا بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ لَقِيَ مُعَاذٌ عُمَرَ فَقَالَ: مَا اَرَانِيَ اِلَّا فَاعِلًا الَّذِي قُلْتَ لِي، اِنِّي رَاَيْتُنِي الْبَارِحَةَ اَتَوْا اِلَى النَّارِ، وَاَنْتَ آخِذٌ بِحُجْزَتِي فَاَتَى اَبُوْ بَكْرٍ مُعَاذًا فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ اُهْدُوا لِي فَخُذْهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِهِمْ قَالَ: فَسَلَّمَهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَهُمْ، فَانْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَاِذَا هُمْ فِي الصَّفِّ خَلْفَهُ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: اَصَلَّيْتُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: لِمَنْ قَالُوْا: لِلّٰهِ قَالَ: اذْهَبُوا فَاَنْتُمْ لِلّٰهِ "

✻✻ مسروق بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے خلیفہ بن گئے۔ راوی کہتے ہیں: حج کے موقع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امیر الحج بنا کر بھیجا' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ عرفہ کے دن آئے تو اُن کے ساتھ اُن کے کچھ اہلکار بھی تھے' جنہیں اُنہوں نے معزول کر دیا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اُن لوگوں سے ملاقات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کیا چیزیں ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے جزیہ کے طور پر ملنے والی چیزیں ہیں' اور یہ وہ ہیں جو مجھے تحفہ کے طور پر دی گئی ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم میری بات مان لو اور یہ سب چیزیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے کرو' پھر اگر وہ تمہیں دے دیں گے تو تم انہیں وصول کر لینا۔ تو

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا' مجھے جو چیز تحفہ کے طور پر دی گئی ہے' وہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہیں دوں گا۔ اگلے دن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو اُنہوں نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ میں ویسا ہی کر لیتا ہوں جس طرح آپ نے کہا ہے' کیونکہ گزشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جہنم تک آیا' تو آپ نے مجھے میرے پہلو سے پکڑ لیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے وہ ساری چیزیں اُن کے سپرد کر دیں اور کہا: یہ ساری چیزیں مجھے تحفہ کے طور پر دی گئی تھیں تو آپ انہیں حاصل کر لیں کیونکہ آپ ان کے زیادہ حق دار ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ چیزیں اُنہیں دے دیں' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے وہ چیزیں حاصل کر لیں' وہ اُن چیزوں کو لے کر اپنے گھر کی طرف جا رہے تھے کہ اسی دوران نماز کھڑی ہوگئی' وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف میں کھڑے ہوئے' جب اُنہوں نے نماز ادا کر لی تو دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے دریافت کیا: کس کے لیے؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے لیے! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ چلے جاؤ! تم لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو (یا اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہو)۔

6955 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَا مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَيَكْتُمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غُلٌّ يَاْتِي بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اَسْوَدَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْاٰنَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ الَّذِي قُلْتَ آنِفًا قَالَ: وَاَنَا اَقُولُهُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَا مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَاْتِ بِقَلِيلِهٖ، وَكَثِيرِهٖ، فَمَا اُوتِيَ مِنْهُ اَخَذَ، وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى

* حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم میں سے جس شخص کو ہم کسی کام کے لیے مقرر کریں اور وہ ایک دھاگہ کو یا اس سے بھی کم کسی چیز کو چھپا لے' تو یہ وہ خیانت ہوگی' جسے وہ قیامت کے دن اپنے ساتھ لے کر آئے گا''۔

تو انصار سے تعلق رکھنے والا ایک سیاہ فام شخص کھڑا ہوا' یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' اُس نے گزارش کی: یارسول اللہ!

6955- صحيح مسلم' كتاب الامارة' باب تحريم هدايا العمال' حديث:3504' صحيح ابن خزيمة' كتاب الزكاة' جماع ابواب ذكر السعاية على الصدقة' باب ذكر البيان ان ما كتم الساعي من قليل المال او' حديث:2175' صحيح ابن حبان' كتاب البيوع' باب الرشوة' ذكر البيان بان اسم الغلول قد يقع على الرشوة وان لم' حديث:5155' سنن ابي داؤد' كتاب الاقضية' باب في هدايا العمال' حديث:3127' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب البيوع والاقضية' في الوالي والقاضي يهدى اليه' حديث:21506' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم' عدى بن عميرة الكندي رضي الله عنه' حديث:2144' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجنائز' جماع ابواب صدقة الورق' باب غلول الصدقة ' حديث:7214' مسند احمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث عدى بن عميرة الكندي' حديث:17406' مسند الحميدي' حديثا عدى بن عميرة الكندي رضي الله عنه' حديث:864' معجم الصحابة لابن قانع' عدى بن عميرة بن زرارة بن الارقم بن يعمر بن وهب' حديث:1293

آپ اپنی عطاء کردہ ذمہ داریاں مجھ سے واپس لے لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ اُس نے عرض کی: آپ نے ابھی جو بات ارشاد فرمائی ہے میں نے جب اُسے سنا (تو اُس کے بعد میں یہ کام نہیں کرسکتا)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں یہی کہتا ہوں کہ تم میں سے جس شخص کو ہم کسی کام کے لیے مقرر کریں تو وہ تھوڑی یا زیادہ سب چیزیں لے کر آئے جو چیز اُسے دی جائے اُسے وصول کرلے اور جس سے منع کیا جائے اُس سے باز آ جائے۔

بَابُ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''تم اُن کے لیے دعائے رحمت کرو'' (اس کی وضاحت)

6956 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ (وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ) (التوبة: 103) أَبَلَغَكَ مِنْ قَوْلٍ يُقَالُ عِنْدَ أَخْذِ الصَّدَقَةِ؟ قَالَ: لَا

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور تم اُن کے لیے دعائے رحمت کرو بے شک تمہاری دعا اُن کے لیے سکون کا باعث ہوتی ہے''۔

کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اس بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ زکوٰۃ کی وصولی کے وقت یہ کہنا چاہیے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

6957 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ قَالَ: فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَةٍ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى أَبِي أَوْفَى

❊❊ عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا جو بیعت رضوان میں شرکت کا شرف رکھتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس جب کسی قوم کی زکوٰۃ آتی تھی تو آپ یہ فرماتے تھے: اے اللہ! تو اُن پر رحمت نازل کر!

راوی کہتے ہیں: میرے والد اپنی زکوٰۃ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! ابواوفی پر رحمت نازل کر!

بَابُ احْتِلَابِ الْمَاشِيَةِ

باب: جانور کا دودھ دوہ لینا

6958 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْمَدَنِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْلِبَنَّ أَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ امْرِءٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرَبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهَا، فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَاشِيَتِهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ، فَلَا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا

بِاِذْنِہٖ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
"کوئی شخص کسی کے جانور کا دودھ اُس (کے مالک) کی اجازت کے بغیر نہ دوہے' کیا کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ اُس کے گودام میں کوئی آ کر اُس کے تالے کو توڑے اور اُس کے اناج کو منتقل کر دے! ان جانوروں کے تھن' اُن میں موجود خوراک کے لیے تالے کی حیثیت رکھتے ہیں' تو کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے جانور کا دودھ ہرگز نہ دوہے' البتہ اُس (دوسرے شخص) کی اجازت کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے"۔

6959 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَۃَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ ھَذَا

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

6969 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَیْدِ بْنِ وَھْبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: اِذَا کُنْتُمْ ثَلَاثَۃً فَاَمِّرُوا اَحَدَکُمْ یَعْنِیْ فِی السَّفَرِ، فَاِذَا مَرَرْتُمْ بِرَاعِی اِبِلٍ، اَوْ رَاعِی غَنَمٍ فَنَادُوْہُ ثَلَاثًا، فَاِنْ اَجَابَکُمْ اَحَدٌ فَاسْتَسْقُوْہُ، وَاِلَّا فَانْزِلُوْا فَاحْلِبُوْا، وَاشْرَبُوْا، ثُمَّ صُرُّوْا قُلْتُ لَہٗ: مَا صُرُّوْا؟ قَالَ: یَصُرُّ ضِرْعَھَا

* * حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم لوگ تین آدمی ہو' تو تم اپنے میں سے کسی ایک کو امیر مقرر کر لو۔ راوی کہتے ہیں: یعنی سفر کے دوران ایسا کر لو' جب تمہارا گزر اونٹوں کے کسی چرواہے' یا بکریوں کے کسی چرواہے (یعنی اُن کے ریوڑ) کے پاس سے ہو' تو تم تین مرتبہ اُس چرواہے کو پکارو' اگر کوئی تمہیں جواب دیدے' تو تم اُس سے پینے کے لیے مانگ لو' ورنہ تم سواریوں سے نیچے اُترو' اُن جانوروں کا دودھ دوہ کر پی لو اور پھر باندھ دو! میں نے دریافت کیا: باندھنے سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں

6958- صحیح البخاری' کتاب فی اللقطۃ' باب لا تحتلب ماشیۃ احد بغیر اذنہ' حدیث:2323' صحیح مسلم' کتاب اللقطۃ' باب تحریم حلب الماشیۃ بغیر اذن مالکھا' حدیث:3340' مستخرج ابی عوانۃ' مبتدا کتاب الاحکام' بیان الخبر الدال علی ایجاب تعریف الضوال' حدیث:5181' صحیح ابن حبان' کتاب الاطعمۃ' باب الضیافۃ' ذکر الخبر الدال علی ان الامر لیس باباحۃ علی العموم' حدیث:5358' موطا مالک' کتاب الاستئذان' باب ما جاء فی امر الغنم' حدیث:1761' سنن ابی داؤد' کتاب الجھاد' باب فیمن قال : لا یحلب' حدیث:2268' سنن ابن ماجہ' کتاب التجارات' باب النھی ان یصیب منھا شیئا الا باذن صاحبھا' حدیث:2299' مصنف ابن ابی شیبۃ' کتاب البیوع والاقضیۃ' القوم یمرون بالابل' حدیث:21833' شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب الکراھۃ' باب الرجل یمر بالحائط الہ ان یاکل منہ ام لا ؟' حدیث:4391' السنن الکبرٰی للبیہقی' کتاب الغصب' باب تحریم الغصب واخذ اموال الناس بغیر حق' حدیث:10745' السنن الصغیر للبیہقی' کتاب الصید والذبائح' باب تحریم اکل مال الغیر بغیر اذنہ فی غیر حال الضرورۃ' حدیث:3115' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما' حدیث:4364' مسند الحمیدی' احادیث عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ' حدیث:659' المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسمہ احمد' حدیث:1937

نے جواب دیا: ان کے تھن باندھ دو۔

6961 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْإِبِلُ نَمُرُّ بِهَا اَنَحْلِبُ؟ قَالَ: لَا، عَسَى اَنْ يَكُونَ اَهْلُهَا اِلَيْهَا مُضْطَرِّينَ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر ہم کسی اونٹ کے پاس سے گزرتے ہیں' تو کیا اُس کا دودھ دوہ لیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! ہوسکتا ہے کہ اُس کے مالک کو اُس کے دودھ کی زیادہ ضرورت ہو۔

بَابُ اَكْلِ الْمَالِ بِغَيْرِ حَقٍّ

باب: کسی کا مال ناحق طور پر کھانا

6962 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ عُبَيْدٍ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَاكَرَ هُوَ وَحَمْزَةُ الدُّنْيَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَ عِقْوَهَا بُورِكَ لَهُ، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِي مَالِ اللّٰهِ وَمَالِ رَسُولِهِ، لَهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✸✸ سیّدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ دنیا کا ذکر کررہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دنیا سرسبز وشاداب اور مزیدار ہے' جو شخص اس کے صاف حصے کو حاصل کرتا ہے اُس کے لیے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور اللہ کے مال اور اللہ کے رسول کے مال میں تصرف کرنے والے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اُنہیں جہنم نصیب ہوگی''۔

6962- صحيح البخاري' كتاب فرض الخمس' باب قول الله تعالى : فان لله خمسه وللرسول' حديث:2967' صحيح ابن حبان' كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' باب ما جاء في الصبر وثواب الامراض والاعراض' ذكر الاخبار عما يجب على المرء من لزوم الرضا بالقضاء' حديث:2944' الجامع للترمذي' الذبائح' ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في اخذ المال' حديث:2353' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الزهد' ما ذكر في زهد الانبياء وكلامهم عليهم السلام' ما ذكر عن نبينا صلى الله عليه وسلم في الزهد' حديث:33714' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم' خولة بنت قيس بن قهد ام محمد وكانت تحت حمزة' حديث:2874' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:4267' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' مسند النساء' حديث خولة بنت قيس' حديث:26474' مسند الحميدي' حديث خولة بنت قيس امراة حمزة بن عبد المطلب رضي الله حديث:348' مسند اسحاق بن راهوية' ما يروى عن ام الفضل' حديث:2167' مسند عبد بن حميد' من حديث خولة بنت ثامر الانصارية' حديث:1591' المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث:5423' المعجم الكبير للطبراني' باب الخاء' خولة بنت قيس بن قهد بن قيس بن ثعلبة الانصاري' حديث:20432

6963 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَسْأَلُ عَنْ تَغْرِيزِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ ذٰلِكَ مُبَاهَاةً وَرِيَاءً فَلَا، وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يُصْلِحَ فِيهِ الْبَيْعَ فَلَا بَأْسَ قَالَ: قُلْتُ: مَا تَغْرِيزُهَا قَالَ: يَضْرِبُهَا وَيَطْعَنُهَا بِالْعَصَا فِي خَاصِرَتِهَا

✵✵ عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے اونٹ کے ''تعریز'' بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو یہ فخر کے اظہار اور ریاکاری کے لیے ہو تو پھر ٹھیک نہیں ہے' لیکن اگر اس کا مقصد یہ ہو کہ اس کے ذریعہ سودے میں بہتری ہو جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: اُس کے ''تعریز'' سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ کہ اُس کے پہلو پر لاٹھی کے ذریعہ مارا جائے' یا اُس لاٹھی کو چبھویا جائے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْعَسَلِ

باب: شہد کی زکوٰۃ کا حکم

6964 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: سَأَلُوهُ عَمَّا دُونَ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ، وَعَنِ الْعَسَلِ قَالَ: لَمْ أُومَرْ فِيهَا بِشَيْءٍ

✵✵ طاؤس نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ لوگوں نے اُن سے تیس سے کم گائیوں اور شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس بارے میں کوئی حکم نہیں دیا گیا۔

6965 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: بَعَثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى الْيَمَنِ، فَأَرَدْتُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْعَسَلِ قَالَ: فَقَالَ لِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ: لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، فَكَتَبْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: صَدَقَ، وَهُوَ عَدْلٌ رَضِيٌّ، وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے مجھے یمن بھیجا' میں نے شہد حاصل کرنے کا ارادہ کیا' تو مغیرہ بن حکیم نے مجھ سے کہا: اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔ میں نے اس بارے میں عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس نے ٹھیک کہا ہے' وہ پسندیدہ عادل شخص ہے' اس (شہد) میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔

6966 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْعَسَلِ أَفِيهِ صَدَقَةٌ؟ فَقُلْتُ: لَيْسَ بِأَرْضِنَا عَسَلٌ، وَلٰكِنْ سَأَلْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ حَكِيمٍ عَنْهُ، فَقَالَ: لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: هُوَ عَدْلٌ مَأْمُونٌ صَدَقَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے مجھ سے شہد کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا اس میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے؟ میں نے کہا: ہمارے علاقہ میں شہد نہیں ہوتا' البتہ میں مغیرہ بن حکیم سے اس بارے میں دریافت کرتا ہوں۔ تو مغیرہ نے بتایا کہ

اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔ تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا: یہ عادل اور مامون شخص ہے انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔

6967 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنِی صَالِحُ بْنُ دِینَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ، کَتَبَ اِلٰی عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ یَنْهَاهُ اَنْ یَاْخُذَ مِنَ الْعَسَلِ صَدَقَةً اِلَّا اَنْ یَکُونَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا، فَجَمَعَ عُثْمَانُ اَهْلَ الْعَسَلِ فَشَهِدُوا اَنَّ هِلَالَ بْنَ سَعْدٍ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَسَلٍ فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ فَقَالَ: هَدِیَّةٌ فَاَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً اُخْرٰی، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ قَالَ: صَدَقَةٌ فَاَخَذَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِرَفْعِهَا "، وَلَمْ یَذْکُرِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ عُشُورًا فِیهَا، وَلَا نِصْفَ عُشُورٍ اِلَّا اَخَذَهَا فَکَتَبَ بِذٰلِكَ عُثْمَانُ اِلٰی عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ فَکَتَبَ: فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ فَکُنَّا نَاْخُذُ مَا اَعْطُونَا مِنْ شَیْءٍ، وَلَا نَسْاَلُ عُشُورًا، وَلَا شَیْئًا، مَا اَعْطُونَا اَخَذْنَا

✵✵ صالح بن دینار بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے عثمان بن محمد کو خط لکھا اور انہیں اس بات سے منع کیا کہ وہ شہد کی زکوٰۃ وصول کریں البتہ اگر نبی اکرم ﷺ نے اُس سے شہد کی زکوٰۃ وصول کی ہو تو حکم مختلف ہے۔

تو عثمان نامی شخص نے شہد کے مالکان کو اکٹھا کیا، تو اُن لوگوں نے اس بات کی گواہی دی کہ حضرت ہلال بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شہد لے کر حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ تحفہ ہے! نبی اکرم ﷺ نے اُسے کھایا پھر وہ دوسری مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ زکوٰۃ ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے لیا اور اُسے اُٹھانے کا حکم دیا نبی اکرم ﷺ نے اُس موقع پر یہ بات ذکر نہیں کی کہ اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوتی ہے یا نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوتی ہے؟ البتہ آپ نے اسے وصول کیا تھا۔

تو عثمان نے یہ ساری صورتِ حال خط میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو لکھی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا کہ تم اس بارے میں زیادہ بہتر جانتے ہو لوگ ہمیں جس چیز میں سے ادائیگی کریں گے ہم اُسے وصول کر لیں گے البتہ ہم عشر کا مطالبہ نہیں کریں گے یا کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کریں گے جو کچھ وہ ادا کریں گے اُسے ہم وصول کر لیں گے۔

6968 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: کَتَبْتُ اِلٰی اِبْرَاهِیمَ بْنِ مَیْسَرَةَ اَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَکَتَبَ اِلَیَّ: جَاءَنِی کِتَابُكَ فِی الْمَتَاجِرِ، وَقَدْ قَدِمَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ بِکِتَابٍ اِلٰی عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ یَزْعُمُونَ اَنَّهُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَارِسٍ قَدْ اَمَرَ عُثْمَانُ فَجَدَّدَ لَهُمْ فِی اِحْیَاءِ بَعْضِ شِعَابِ اَهْلِ تِهَامَةَ قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ لِقَیْسٍ اَوْ سُنْبُلَةٍ، وَقَدْ ذَکَرَ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَدِمَ صَاحِبٌ لَهُمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسِقَائَیْنِ اَحَدُهُمَا صَدَقَةٌ، وَاَحَدُهُمَا هَدِیَّةٌ، فَقَبِلَ الْهَدِیَّةَ، وَاَمَرَ بِالصَّدَقَةِ مَنْ یَقْبِضُهَا

وَقَدْ ذَکَرَ لِی بَعْضُ مَنْ لَا اَتَّهِمُ مِنْ اَهْلِی اَنْ قَدْ تَذَاکَرَ هُوَ وَعُرْوَةُ السَّعْدِیُّ بِالشَّامِ فَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّهُ کَتَبَ اِلٰی عُمَرَ یَسْاَلُهُ عَنْ صَدَقَةِ الْعَسَلِ فَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّهُ کَتَبَ اِلَیْهِ: اِنَّا قَدْ وَجَدْنَا بَیَانَ صَدَقَةِ الْعَسَلِ بِاَرْضِ الطَّائِفِ فَخُذْ مِنْهُ الْعُشُورَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم بن میسرہ کو خط لکھا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جوابی خط میں مجھے لکھا کہ تجارت کے سامان کے بارے میں تمہارا خط میرے پاس آیا ہے' اُن میں سے دو افراد نے ایک خط لیا اور اُسے ساتھ لے کر عثمان بن محمد کے پاس آئے' اُن لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ یہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے خط آیا تھا' تو عثمان نامی حکمران نے یہ حکم دیا: اُن کے لیے اہلِ تہامہ کی گھاٹیوں میں کسی قبیلہ میں سامان تیار کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ ذکر کیا تھا کہ وہ قیس یا سنبلہ کے لیے تھا۔ میرا خیال ہے پھر اُنہوں نے یہ بات ذکر کی: اُن کے ایک ساتھی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دو مشکیزے لے کر حاضر ہوئے تھے' اُن میں سے ایک زکوٰۃ کے طور پر تھا اور ایک تحفہ کے طور پر تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے تحفہ قبول کر لیا تھا اور زکوٰۃ کے بارے میں اُس کے مستحق شخص کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اسے حاصل کر لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے اہلِ خانہ میں سے ایک ایسے فرد' جن پر میں تہمت عائد نہیں کرتا' اُنہوں نے میرے سامنے یہ بات ذکر کی ہے کہ ایک مرتبہ وہ اور عروہ سعدی' شام میں گفتگو کر رہے تھے تو عروہ نے یہ بتایا کہ اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تھا جس میں اُن سے شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا تھا' تو عروہ کا یہ کہنا تھا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں جواب میں لکھا تھا کہ ہم نے شہد کی زکوٰۃ کا بیان طائف کی سرزمین پر پالیا ہے' تو تم اُن لوگوں سے دسواں حصہ وصول کرو۔

6969 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ: كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَامِلُ الطَّائِفِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ مَنْ قِبَلِيْ يَسْاَلُوْنِيْ اَنْ اَحْمِيَ جَبَلًا لَهُمْ - اَوْ قَالَ: نَحْلًا لَهُمْ - فَكَتَبَ لَهُمْ عُمَرُ: اِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ، لَيْسَ اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ، فَاِنْ اَقَرُّوا لَكَ بِالصَّدَقَةِ فَاحْمِهٖ لَهُمْ، فَكَتَبَ اَنَّهُمْ قَدْ اَقَرُّوا بِالصَّدَقَةِ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنِ احْمِهٖ لَهُمْ وَخُذْ مِنْهُمُ الْعُشُوْرَ

✽✽ محمد بن عجلان بیان کرتے ہیں: سفیان بن عبداللہ' جو طائف کے گورنر تھے' اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ میرے علاقہ میں کچھ لوگوں نے مجھ سے یہ درخواست کی ہے کہ میں اُن کے پہاڑ کو اُن کے لیے چراگاہ قرار دے دوں' یا اُنہیں عطیہ کے طور پر دے دوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خط میں لکھا کہ یہ وہ مکھیاں ہیں (جو پھولوں اور پھلوں کے لیے) سرسبز علاقوں کا رخ کرتی ہیں' کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے مقابلہ میں اس کا زیادہ حق نہیں رکھتا' اگر وہ لوگ تمہیں زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے رہتے ہیں' تو تم اسے چراگاہ کے طور پر اُنہیں دیدو' اُنہوں نے خط میں یہ لکھا کہ وہ لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی کا اقرار کرتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں اُنہیں خط میں یہ لکھا کہ تم اُس جگہ کو اُن کے لیے چراگاہ قرار دے دو اور اُن سے عشر وصول کرتے رہنا۔

6970 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، اَنَّ عُمَرَ اَتَاهُ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ، فَسَاَلُوْهُ وَادِيًا فَاَعْطَاهُمْ اِيَّاهُ فَقَالُوْا: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ فِيْهِ نَحْلًا كَثِيْرًا قَالَ: فَاِنَّ عَلَيْكُمْ فِيْ كُلِّ عَشَرَةِ اَفْرَاقٍ فِرْقًا

✽✽ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اہلِ یمن سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ آئے' اُنہوں نے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ ایک وادی اُنہیں عطیہ کے طور پر دے دی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ اُنہیں دے دی تو اُن لوگوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اس کی شہد کی مکھیاں بہت زیادہ ہوتی ہیں (یعنی یہاں شہد کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر ہر دس "فرق" (مخصوص قسم کے برتنوں) میں سے ایک "فرق" کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6971 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِي صَدَقَةِ الْعَسَلِ قَالَ: فِي كُلِّ عَشَرَةِ اَفْرَاقٍ فِرْقٌ

✲✲ زہری نے شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ بتایا ہے: دس فرق میں سے ایک فرق (مخصوص قسم کے برتن یعنی پیداوار کے دسویں حصہ) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6972 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ: اَنْ يُؤْخَذَ مِنْ اَهْلِ الْعَسَلِ الْعُشُورُ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ یمن کو خط میں لکھا کہ شہد کا کام کرنے والوں سے دسواں حصہ وصول کیا جائے گا۔

6973 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، اَنَّ اَبَا سَيَّارَةَ الْمُتَعِيَّ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِي نَحْلًا قَالَ: فَاَدِّ مِنْهُ الْعُشْرَ قَالَ: فَاِنَّ لِي جَبَلًا فَاحْمِهِ لِي قَالَ: فَحَمَاهُ لَهُ

✲✲ حضرت ابوسیارہ متعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میرا شہد کا کام ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُس میں سے دسواں حصہ ادا کرو۔ اُنہوں نے عرض کی: میرے پاس ایک پہاڑ ہے، آپ اُسے مجھے چراگاہ کے طور پر دے دیں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اُنہیں جاگیر کے طور پر دے دیا۔

بَابُ الْعَنْبَرِ

باب: عنبر کا بیان

6974 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَتَبَ اِلَيَّ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ اَنْ قَدْ ذَكَرَ لِي مَنْ لَا اَتَّهِمُ مِنْ اَهْلِي اَنْ قَدْ تَذَاكَرَ هُوَ، وَعُرْوَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ بِالشَّامِ الْعَنْبَرَ، فَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّهُ قَدْ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْاَلُهُ عَنْ صَدَقَةِ الْعَنْبَرِ، فَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّهُ كَتَبَ اِلَيْهِ: اكْتُبْ اِلَيَّ كَيْفَ كَانَ اَوَائِلُ النَّاسِ يَاْخُذُونَهُ؟ اَمْ كَيْفَ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْهُمْ؟ ثُمَّ اكْتُبْ اِلَيَّ قَالَ: اِنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عِنْدِي اَنَّهُ كَانَ يَنْزِلُ بِمَنْزِلَةِ الْغَنِيمَةِ، فَيُؤْخَذُ مِنْهُ الْخُمُسُ، فَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّهُ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ خُذِ الْخُمُسَ، وَادْفَعْ مَا فَضَلَ بَعْدَ الْخُمُسِ اِلٰى مَنْ وَجَدَهُ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن میسرہ نے مجھے خط میں لکھا کہ میرے خاندان میں سے ایک ایسے شخص، کہ

جن پر میں تہمت عائد نہیں کرتا' اُنہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ وہ اور عروہ بن محمد ساعدی شام میں عنبر کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے' تو عروہ نے یہ بتایا: اُنہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو خط میں لکھا' جس میں اُن سے عنبر کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا' تو عروہ کا یہ کہنا تھا' حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اُنہیں خط میں لکھا کہ تم مجھے خط میں لکھو کہ پہلے لوگ اسے کس طرح حاصل کیا کرتے تھے؟ یا پہلے لوگوں سے یہ کس طرح وصول کیا جاتا تھا؟ پھر تم مجھے خط میں لکھو تو اُنہوں نے بتایا کہ میرے سامنے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اسے مالِ غنیمت کے طور پر سمجھا جاتا ہے اور اس میں سے خمس دیا جاتا ہے۔ عروہ نے یہ بتایا کہ اُنہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط میں لکھا کہ آپ خمس وصول کیا کریں اور خمس کے بعد جو چیز بچ جائے اُسے اُس شخص کے حوالے کر دیں جو اُسے پالے گا۔

6975 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ لَيْثٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَمَّسَ الْعَنْبَرَ

✻✻ لیث بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے عنبر میں' خمس کی ادائیگی مقرر کی ہے۔

6976 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَاَلَهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْعَنْبَرِ فَقَالَ: اِنْ كَانَ فِي الْعَنْبَرِ شَيْءٌ فَفِيهِ الْخُمُسُ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم بن سعد نے اُن سے عنبر کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر عنبر میں کوئی ادائیگی لازم ہوتی ہے' تو اُس میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

6977 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: "لَا نَرَى فِي الْعَنْبَرِ خُمُسًا يَقُولُ: شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ"

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عنبر کے بارے میں ہم خمس (کی ادائیگی لازم ہونے) کی رائے نہیں رکھتے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ایک ایسی چیز ہے' جسے سمندر باہر پھینک دیتا ہے۔

6978 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ اِلَى عُرْوَةَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَنْ سَلْ مَنْ قِبَلَكَ كَيْفَ كَانَ اَوَائِلُ النَّاسِ يَاْخُذُونَ مِنَ الْعَنْبَرِ؟ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عِنْدِي اَنَّهُ كَانَ يَنْزِلُ مَنْزِلَةَ الْغَنِيمَةِ يُؤْخَذُ مِنْهُ الْخُمُسُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنْ خُذْ مِنْهُ الْخُمُسَ، وَادْفَعْ مَا فَضَلَ مِنْهُ بَعْدَ الْخُمُسِ اِلَى مَنْ وَجَدَهُ

✻✻ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے عروہ بن محمد کو خط میں لکھا کہ تم اپنی طرف کے لوگوں سے دریافت کرو کہ پہلے لوگ عنبر کو کس طرح حاصل کرتے تھے؟ تو اُنہوں نے جواب میں لکھا کہ میرے سامنے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اسے مالِ غنیمت قرار دیا جاتا تھا' اس میں سے خمس وصول کیا جاتا تھا۔ تو عمر بن عبدالعزیز نے اُنہیں خط میں لکھا کہ تم اس میں سے خمس وصول کیا کرو' اور خمس کی وصولی کے بعد اس میں سے جو بچ جائے' اُسے اُس شخص کے پاس جانے دو' جو اسے پالیتا ہے۔

6979 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخَذَ مِنَ الْعَنْبَرِ الْخُمُسَ "

✲✲ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عنبر میں سے خمس وصول کیا تھا۔

بَابُ صَدَقَةِ مَالِ الْيَتِيمِ وَالْالْتِمَاسِ فِيهِ وَاِعْطَاءِ زَكَاتِهِ

باب: یتیم کے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنا' اُس میں (اضافے کی ترکیب) تلاش کرنا اور اُس کی زکوٰۃ ادا کرنا

6980 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ اَفِي مَالِ الْيَتِيمِ الصَّامِتِ صَدَقَةٌ؟ فَعَجِبَ، وَقَالَ: مَا لَهُ لَا يَكُونُ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ عَلَى مَالِ الْيَتِيمِ الصَّامِتِ، وَالْحَرْثِ، وَالْمَاشِيَةِ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ مَالِهِ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: کیا یتیم کے ایسے مال میں' جس میں بڑھوتری نہ ہوتی ہو' زکوٰۃ لازم ہوگی؟ تو وہ حیران ہوئے اور بولے: اُس پر زکوٰۃ کی ادائیگی کیوں لازم نہیں ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یتیم کا ایسا مال جس میں بڑھوتری نہ ہوتی ہو' اس کے علاوہ کھیت یا جانور یا اس کے علاوہ اور کسی بھی قسم کے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو گی۔

6981 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: فِي مَنْ يَلِي مَالَ الْيَتِيمِ؟ قَالَ جَابِرٌ يُعْطِي زَكَاتَهُ

✲✲ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص یتیم کے مال کا نگران بنتا ہے' وہ اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

6982 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ يُوسُفُ بْنُ مَاهِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَغُوا فِي مَالِ الْيَتِيمِ لَا تُذْهِبُهُ الزَّكَاةُ

✲✲ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یتیم کے مال کا خیال رکھو کہ کہیں زکوٰۃ اُسے ختم نہ کر دے۔

6983 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُبْضِعُ بِاَمْوَالِنَا فِي الْبَحْرِ، وَاِنَّهَا لَتُزَكِّيهَا

✲✲ قاسم بن محمد فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے اموال کو سمندر میں (تجارت کے لیے) بھجوایا کرتی تھیں اور وہ اُس کی زکوٰۃ بھی ادا کیا کرتی تھیں۔

6984 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كُنَّا يَتَامَى فِي

حِجْرِ عَائِشَةَ، فَكَانَتْ تُزَكِّي اَمْوَالَنَا، ثُمَّ دَفَعَتْهُ مُقَارَضَةً فَبُورِكَ لَنَا فِيهِ

* * قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: ہم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے زیرِ پرورش یتیم بچے تھے' تو وہ ہمارے اموال کی زکوٰۃ ادا کیا کرتی تھیں' پھر وہ اُسے مضاربت کے طور پر دیتی تھیں' تو ہمارے لیے اُس مال میں برکت ڈال دی گئی۔

6985 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، وَمُسْلِمُ بْنُ كَثِيرٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: كَانَ مَالُنَا عِنْدَ عَائِشَةَ فَكَانَتْ تُزَكِّيهِ، وَنَحْنُ يَتَامَى

* * لیث بن سعد' عبدالرحمٰن بن قاسم اور مسلم بن کثیر' ان سب حضرات نے قاسم بن محمد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ہمارا مال سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا' وہ اُس کی زکوٰۃ ادا کیا کرتی تھیں' ہم اُس وقت یتیم بچے تھے۔

6986 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ قَالَ: بَاعَ لَنَا عَلِيٌّ اَرْضًا بِثَمَانِينَ اَلْفًا، فَلَمَّا اَرَدْنَا قَبْضَ مَا لَنَا نَقَصَتْ، فَقَالَ: اِنِّي كُنْتُ اُزَكِّيهِ، وَكُنَّا يَتَامَى فِي حَجْرِهِ

* * عبیداللہ بن ابورافع بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے لیے اسّی ہزار کے عوض میں ایک زمین خریدی' جب ہم نے اپنے مال کو اپنے قبضہ میں لینے کا ارادہ کیا تو اُس میں کمی ہوگئی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں اس کی زکوٰۃ ادا کرتا رہا ہوں (اس لیے اس میں کمی ہوگئی ہے)۔ راوی کہتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زیرِ پرورش یتیم بچے تھے۔

6987 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُزَكِّي مَالَ يَتِيمٍ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ: اَنَّ عِنْدِي مَالًا لِيَتِيمٍ قَدْ اَسْرَعَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ، فَهَلْ عِنْدَكُمْ تُجَّارٌ اَدْفَعُهُ اِلَيْهِمْ قَالَ: فَدَفَعَ اِلَيْهِ عَشَرَةَ آلَافٍ، فَانْطَلَقَ بِهَا، وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْحَوْلِ، وَفَدَ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا فَعَلَ مَالُ الْيَتِيمِ؟ قَالَ: قَدْ جِئْتُكَ بِهِ قَالَ: هَلْ كَانَ فِيهِ رِبْحٌ؟ قَالَ: نَعَمْ بَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ قَالَ: وَكَيْفَ صَنَعْتَ؟ قَالَ: دَفَعْتُهَا اِلَى التُّجَّارِ، وَاَخْبَرْتُهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْيَتِيمِ مِنْكَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا كَانَ قَبْلَكَ اَحَدٌ اَحْرَى فِي اَنْفُسِنَا اَنْ لَا يُطْعِمَنَا خَبِيثًا مِنْكَ، ارْدُدْ رَاْسَ مَالِنَا، وَلَا حَاجَةَ لَنَا فِي رِبْحِكَ

* * ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یتیم کے مال کی زکوٰۃ ادا کرواتے تھے' اُنہوں نے عثمان بن ابوالعاص سے کہا: میرے پاس ایک یتیم کا مال موجود ہے' جس میں زکوٰۃ لازم ہوجاتی ہے' تو کیا تمہارے ہاں کچھ ایسے تاجر ہیں جن کے سپرد میں یہ مال کردوں۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دس ہزار (درہم) اُن کے سپرد کیے' وہ اُسے ساتھ لے کر گئے' اُن کا ایک غلام بھی تھا' ایک سال گزرنے کے بعد وہ وفد کی شکل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: یتیم کے مال کا کیا بنا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ میں لے کر آپ کے پاس آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اُس میں کوئی فائدہ ہوا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ ایک سو ہزار (یعنی ایک لاکھ درہم) تک پہنچ چکا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے کیا کیا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے وہ تاجروں کے سپرد کیا اور آپ کی بارگاہ میں یتیم کی قدرومنزلت کے بارے میں اُنہیں بتایا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے پہلے کوئی ایسا شخص نہیں ہوا جس نے اپنے مال میں

سے خبیث مال ہمیں کھلانے کے بارے میں احتیاط کی ہو تم ہمارا اصل مال ہمیں واپس کردو ہمیں تمہارے منافع کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

6988 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، وَخَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِعُثْمَانَ ابْنِ اَبِي الْعَاصِ: اِنَّ عِنْدَنَا اَمْوَالُ يَتَامَى، قَدْ خَشِينَا اَنْ يَاْتِيَ عَلَيْهَا الصَّدَقَةُ، فَخُذْهَا فَاعْمَلْ بِهَا، فَخَرَجَ فَرَبِحَ بِهَا ثَمَانِينَ اَلْفًا قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: "كَانَتْ تَمُرُّ عَلَيْكُمُ اللُّؤْلُؤَةُ الْجَيِّدَةُ، فَتَقُولُونَ: هَذِهِ لِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، رُدُّوا اِلَيْنَا رُءُوسَ اَمْوَالِنَا"

٭٭ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عثمان بن ابوالعاص سے کہا: میرے پاس کچھ یتیموں کا مال موجود ہے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اُن پر زکوٰۃ لازم ہو جائے گی تم اِسے حاصل کرو اور اسے کام کاج میں استعمال کرو۔ عثمان چلے گئے اُنہیں اس میں اسّی ہزار کا فائدہ ہوا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کے پاس سے عمدہ موتی گزرتے ہیں تو تم لوگ یہ کہہ دیتے ہو: یہ امیر المؤمنین کے لیے ہیں تم ہمارا اصل مال ہمیں واپس کردو۔

6989 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اتَّجِرُوا بِاَمْوَالِ الْيَتَامَى، وَاَعْطُوا صَدَقَتَهَا

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ یتیموں کے مال کو تجارت میں استعمال کرو اور اُن کی زکوٰۃ بھی ادا کرو۔

6990 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ اَبِي عَوْنٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: ابْتَغُوا فِي اَمْوَالِ الْيَتَامَى قَبْلَ اَنْ تَاْكُلَهَا الزَّكَاةُ

٭٭ ابوعون بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یتیموں کے مال میں (اضافہ کا طریقہ) تلاش کرو اس سے پہلے کہ زکوٰۃ اُسے کھا لے۔

6991 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يُزَكِّي مَالَ الْيَتِيمِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یتیم کے مال کی زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے۔

6992 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُزَكِّي مَالَ الْيَتِيمِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یتیم کے مال کی زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے۔

6993 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: ابْتَغُوا لِلْيَتَامَى فِي اَمْوَالِهِمْ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: یتیموں کے اموال میں (اضافہ کے لیے کوئی کاروبار) تلاش کرو۔

6994 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ فِيْ زَكَاةِ مَالِ الْيَتِيمِ: لَيْسَتْ عَلَيْهِ زَكَاةٌ كَمَا لَيْسَتْ عَلَيْهِ صَلَاةٌ

✽✽ حسن بصری یتیم کے مال کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: یتیم پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جس طرح اُس پر نماز لازم نہیں ہوتی۔

6995 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مَالِ الْيَتِيمِ فَقَالَ: عِنْدِي مَالٌ لِابْنِ اَخِي فَمَا اُزَكِّيهِ

✽✽ یونس نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے یتیم کے مال کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: میرے پاس میرے بھتیجے کا مال ہے لیکن میں تو اُس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔

6996 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَمَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ

✽✽ امام شعبی اور منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: یتیم کے مال پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

6997 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: سُئِلَ عَنْ اَمْوَالِ الْيَتَامٰى؟ فَقَالَ: اِذَا بَلَغُوا فَاَعْلِمُوهُمْ مَا حَلَّ فِيهَا مِنْ زَكَاةٍ، فَاِنْ شَاءُوا زَكَّوْهُ، وَاِنْ شَاءُوا تَرَكُوهُ

✽✽ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے اُن سے یتیموں کے اموال کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: جب وہ لوگ بالغ ہو جائیں تو اُنہیں بتا دینا اُن کے مال میں کس طرح زکوٰۃ لازم ہوتی ہے پھر اگر وہ چاہیں تو اُن کی زکوٰۃ ادا کر دیں اور اگر چاہیں تو ادا نہ کریں۔

6998 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكُوْنُ عِنْدَهُ مَالُ الْيَتِيمِ فَيَسْتَسْلِفُهَا لِيُحْرِزَهَا مِنَ الْهَلَاكِ، وَهُوَ يُؤَدِّي زَكَاتَهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ

✽✽ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس یتیم کا مال موجود ہوتا تھا تو وہ اُسے مضاربت پر دیدیتے تھے تاکہ اُسے ہلاکت سے بچالیں اور وہ اُن یتیموں کے اموال میں سے زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے۔

6999 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ اِنَّهُ يُخْرِجُ زَكَاتَهَا كُلَّ عَامٍ مِنْ اَمْوَالِهِمْ

✽✽ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ اُن کے اموال میں سے ہر سال زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ كَيْفَ يَصْنَعُ بِمَالِ الْيَتِيمِ وَلِيُّهُ

باب: یتیم کے مال کا نگران اُس مال کے ساتھ کیا کرے گا؟

7000 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سُئِلَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِ الْيَتِيمِ كَيْفَ يُصْنَعُ؟ قَالَ: " كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ مِنْهُمْ مَنْ كَانَ يَسْتَسْلِفُهُ فَيُحْرِزُهُ مِنَ الْهَلَاكِ، وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يَقُولُ: إِنَّمَا هِيَ وَدِيعَةٌ فَلَا أَتْرُكُهَا حَتّٰى أُؤَدِّيَهَا إِلٰى صَاحِبِهَا، وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يَأْخُذُهَا مُقَارَضَةً، وَكُلُّ ذٰلِكَ إِلَى النِّيَّةِ "

** معمر بیان کرتے ہیں: زہری سے یتیم کے مال کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ اُس کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہر طرح کیا جا سکتا ہے، بعض حضرات اُسے مضاربت پر دیتے ہیں تاکہ اُسے ہلاکت سے بچا لیں، بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ یہ ودیعت ہے اس لیے میں اُسے اُس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک اسے اس کے مالک کو ادا نہیں کر دیتا، جبکہ بعض حضرات اُسے قرض کے طور پر حاصل کر لیتے ہیں، ہر طرح کی صورت نیت کی طرف جاتی ہے۔

7001 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَتْ تَكُونُ عِنْدَهُ أَمْوَالُ الْيَتَامَى فَيَسْتَسْلِفُ أَمْوَالَهُمْ يُحْرِزُهَا مِنَ الْهَلَاكِ يُخْرِجُ زَكَاتَهَا كُلَّ عَامٍ مِنْ أَمْوَالِهِمْ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس یتیموں کے مال ہوتے تھے تو وہ اُن اموال کو ہلاکت سے بچانے کے لیے اُن کو مضاربت پر دیدیتے تھے اور وہ اُن کے اموال میں سے ہر سال زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْعَبْدِ وَالْمُكَاتَبِ

باب: غلام اور مکاتب کی زکوٰۃ

7002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا صَدَقَةَ عَلٰى عَبْدٍ، وَلَا أَمَةٍ، وَلَا عَلٰى مُكَاتَبٍ قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّهُ كَانَ لَا يُلْحَقُ الْعَبْدُ فِي دِيوَانٍ، وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهُ زَكَاةٌ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: غلام پر یا کنیز پر یا مکاتب غلام پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ غلام کو دیوان میں شامل نہیں کیا جائے گا (یعنی اُس کا سرکاری وظیفہ مقرر نہیں کیا جائے گا) اور اُس سے زکوٰۃ وصول نہیں کی جائے گی۔

7003 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى دَيْنٍ زَكَاةٌ، وَلَا عَلٰى مَمْلُوكٍ زَكَاةٌ، وَلَا عَلَى الْمُكَاتَبِ زَكَاةٌ، وَلَا عَلَى الَّذِي يَبْتَاعُ بِدَيْنٍ زَكَاةٌ

** عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: قرض پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور غلام پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور مکاتب غلام پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور نہ ہی اُس شخص پر زکوٰۃ لازم ہوتی ہے جس نے قرض کے عوض میں کوئی چیز خریدی ہو۔

7004 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا صَدَقَةَ فِيْ مَالِ الْعَبْدِ، وَلَا الْمُكَاتِبِ حَتّٰى يُعْتَقَا

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غلام کے مال میں اور مکاتب کے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' جب تک یہ دونوں آزاد نہیں ہو جاتے۔

7005 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا صَدَقَةَ عَلٰى عَبْدٍ فِيْ مَالِهٖ، وَلَا عَلٰى سَيِّدٍ فِيْ مَالِ عَبْدِهٖ

قَالَ: مَعْمَرٌ: وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْمُكَاتِبِ: لَا يُؤْخَذُ مِنْهُ صَدَقَةٌ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: غلام پر اُس کے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور نہ ہی آقا پر اُس کے غلام کے مال میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے مکاتب کے بارے میں یہ تحریر کیا تھا کہ اُس سے زکوٰۃ وصول نہ کی جائے۔

7006 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ فِيْ مَالِهٖ صَدَقَةٌ

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: غلام پر اُس کے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

7007 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَدَقَةِ مَالِ الْعَبْدِ؟ فَقَالَ: اَلَيْسَ مُسْلِمًا؟، فَقُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَاِنَّ عَلَيْهِ فِيْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ

✽✽ خالد الحذاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے غلام کے مال کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: کیا وہ مسلمان نہیں ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: اُس پر ہر دو سو درہم میں' پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو زیادہ ہوں گے تو اُسی حساب سے ادائیگی زیادہ ہوگی۔

7008 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ حُجَيْرٍ، اَنَّ طَاوُسًا كَانَ يَقُوْلُ: فِيْ مَالِ الْعَبْدِ زَكَاةٌ

✽✽ طاؤس فرماتے ہیں: غلام کے مال میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔

7009 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَيْسَ فِيْ مَالِ الْمُكَاتِبِ زَكَاةٌ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مکاتب کے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

7010 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَرَّتْ اُمِّيْ بِبَقَرٍ لَهَا عَلٰى مَسْرُوْقٍ، وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ، فَلَمْ يَاْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ: وَكَانَ عَلَى السِّلْسِلَةِ

٭٭ عمرو بن میمون بن مہران اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری والدہ اپنی گائے کے ساتھ مسروق کے پاس سے گزریں' وہ خاتون مکاتب کنیز تھیں' تو مسروق نے اُن سے کوئی وصولی نہیں کی۔ راوی کہتے ہیں: وہ اُن دنوں ''سلسلہ'' نامی جگہ کے گورنر تھے۔

7011 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ جَهْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَاَلْتُهُ وَاَنَا مُكَاتِبٌ اَعَلَيَّ زَكَاةٌ؟ قَالَ: لَا

٭٭ سعید بن جبیر کے بارے میں ابوجہم نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا' میں اُس وقت مکاتب غلام تھا' کہ کیا مجھ پر زکوٰۃ لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

7012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَاجَعْتُ عَطَاءً فِيْ مَالِ عَبْدِي، فَقُلْتُ: اِنَّهُ مَوْضُوعٌ عِنْدِي، عَلِمْتُ اَنَّهُ نَاضٌّ، لَيْسَ عَلَيْهِ دَيْنٌ لِاَحَدٍ، وَلَا يَتَّجِرُ فِيْ شَيْءٍ، وَلَا يُلَابِسُ النَّاسَ قَالَ: قَدْ عَلِمْتَ اَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ لِاَحَدٍ؟ قَالَ: وَلَا زَكَاةَ فِيهِ قَالَ: يُقَالُ: لَا يُلْحَقُ عَبْدٌ فِيْ دِيوَانٍ، وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهُ زَكَاةٌ، قُلْتُ: زَكَاةُ الْمَالِ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے غلام کے مال کے بارے میں بار بار عطاء سے دریافت کیا' میں نے کہا: یہ مال میرے پاس رکھا ہوا ہے اور مجھے یہ پتا ہے کہ یہ سونا چاندی ہے اور اُس غلام پر کسی کا قرض بھی لازم نہیں ہے اور وہ کسی کام میں تجارت بھی نہیں کر رہا اور لوگوں کے ساتھ لین دین بھی نہیں ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تمہیں اس بات کا پتا ہے کہ اس پر کسی کی ادائیگی لازم نہیں ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: اس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: یہ بات کہی جاتی ہے کہ غلام کو دیوان میں شامل نہیں کیا جائے گا (یعنی اُس کو کوئی سرکاری وظیفہ نہیں دیا جائے گا) اور نہ ہی اُس سے زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔ میں نے دریافت کیا: مال کی زکوٰۃ؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں!

بَابُ لَا صَدَقَةَ لِلْعَبْدِ

باب: غلام کے لیے صدقہ نہیں ہوگا (یعنی وہ کوئی صدقہ دے نہیں سکتا)

7013 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا صَدَقَةَ لِلْعَبْدِ فِيْ مَالِ نَفْسِهِ اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: کوئی غلام اپنے مال میں سے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر صدقہ نہیں کر سکتا۔

7014 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ عَاصِمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: لَا صَدَقَةَ لِعَبْدٍ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهِ

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: آقا کی اجازت کے بغیر' غلام اپنے مال میں سے صدقہ نہیں کر سکتا۔

7015 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمَمْلُوْكَ لَا يَجُوْزُ لَهُ اَنْ يُعْطِيَ مِنْ مَالِهِ اَحَدًا شَيْئًا، وَلَا يَعْتِقَ، وَلَا يَتَصَدَّقَ مِنْهُ بِشَيْءٍ اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهٖ، وَلٰكِنَّهُ يَاْكُلُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَيَكْتَسِي هُوَ، وَوَلَدُهُ، وَامْرَاَتُهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غلام کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مال میں سے کسی کو بھی کوئی چیز دے' یا غلام کو آزاد کرے' یا اپنی طرف سے کوئی چیز صدقہ کے طور پر دے' صرف اپنے آقا کی اجازت کے ساتھ وہ ایسا کر سکتا ہے' البتہ وہ مناسب طور پر کھا سکتا ہے اور لباس پہن سکتا ہے' وہ اُس کی اولاد اور اُس کے بیوی بچے (کھا اور پہن سکتے ہیں)۔

7016 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ لِلْعَبْدِ مِنْ مَالِ سَيِّدِهٖ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَاْكُلَ، اَوْ يَكْتَسِيَ، اَوْ يُنْفِقَ بِالْمَعْرُوْفِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: غلام کے لیے اپنے آقا کے مال میں سے کوئی بھی چیز استعمال کرنا حلال نہیں ہے' ماسوائے اُس کے جسے وہ کھا لے یا پہن لے یا مناسب طور پر خرچ کر لے۔

7017 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا صَدَقَةَ لِلْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غلام کے لیے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کوئی چیز صدقہ کرنا جائز نہیں ہے۔

7018 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: اِنِّي مَمْلُوْكٌ فَيَمُرُّ بِيَ الْمَارُّ فَيَسْتَسْقِي مِنَ اللَّبَنِ فَاَسْقِيَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِنْ خِفْتُ اَنْ يَمُوْتَ مِنَ الْعَطَشِ قَالَ: اسْقِهِ مَا يُبَلِّغُهُ غَيْرَكَ، ثُمَّ اسْتَاْذِنْ اَهْلَكَ فِيْمَا سَقَيْتَهُ

٭٭ عبداللہ بن ابو ہذیل بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص آیا اور بولا: میں ایک غلام ہوں' ایک گزرنے والا شخص میرے پاس سے گزرتا ہے اور دودھ مانگ لیتا ہے' تو کیا میں اُسے دودھ پینے کے لیے دے دوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے عرض کی: اگر مجھے یہ اندیشہ ہو کہ یہ شخص پیاس سے مر جائے گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اُسے اتنا پینے کے لیے دے دو جس کے ذریعہ وہ کسی دوسرے تک پہنچ جائے' پھر جو تم نے پینے کے لیے دیا تھا اُس کے بارے میں اپنے آقا سے اجازت لے لینا۔

7019 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ قَالَ: سَاَلْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ عَنِ الْمَمْلُوْكِ هَلْ لَهُ صَدَقَةٌ؟ فَقَالَ: لَا، وَلَا تَجُوْزُ لَهُ شَهَادَةٌ

٭٭ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے عامر شعبی سے غلام کے بارے میں دریافت کیا: کیا وہ صدقہ کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اور اُس کی گواہی بھی درست نہیں ہوگی۔

7020 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَتَصَدَّقُ الْعَبْدُ بِالشَّيْءِ غَيْرِ ذِي الْبَالِ

❊❊ زہری فرماتے ہیں: غلام کوئی ایسی چیز صدقہ کرسکتا ہے جو اہمیت کی حامل نہ ہو۔

7021 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ دِرْهَمٌ، اَنَّهُ شَكَى اِلَى اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوَالِيَهُ، وَسَاَلَهُ اَيَتَصَدَّقُ؟ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا اَنْ تَاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ تُنَاوِلُ مِسْكِيْنًا اُكْلَةً فِيْ يَدِهِ

❊❊ ابن ابوذئب بیان کرتے ہیں: درہم نے مجھے یہ بتایا ہے کہ اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنے مالکان کی شکایت کی اور اُن سے دریافت کیا: کیا وہ (خود) صدقہ کرسکتے ہیں؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: تمہارے لیے اپنے مال میں سے صدقہ کرنا جائز نہیں ہے صرف تم مناسب طور پر خود کچھ کھاسکتے ہو یا اپنے ہاتھ میں موجود کوئی ایک لقمہ کسی غریب کو دے سکتے ہو۔

7022 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَدَقَةِ الْعَبْدِ؟ فَقَالَ: لِيَصْنَعْ مِنَ الْخَيْرِ مَا اسْتَطَاعَ وَذَكَرَ عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ مِثْلَهُ

❊❊ داؤد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے غلام کے صدقہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اُسے چاہیے کہ ہر قسم کی بھلائی کرے' جتنا اُس سے ہوسکے۔

عبدالوہاب نے یہ روایت ابن ابوذئب کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ لَا صَدَقَةَ فِيْ مَالٍ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

باب: مال میں زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوتی' جب تک ایک سال نہیں گزر جاتا

7023 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيهِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

❊❊ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کو مال حاصل ہو' تو اُس پر اُس مال میں اُس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی جب تک اُس مال پر ایک سال نہیں گزر جاتا۔

7024 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُكَاتَبٍ لَهُ قَاطَعَهُ بِمَالٍ كَثِيْرٍ، هَلْ عَلَيْهِ فِيْمَا اَخَذَ مِنْهُ زَكَاةٌ؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ كَانَ لَا يَاْخُذُ مِنْ مَالٍ زَكَاةً حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ، وَكَانَ اِذَا اَعْطَى الرَّجُلَ عَطَاءً سَاَلَهُ هَلْ عِنْدَكَ مَالٌ وَجَبَ عَلَيْكَ فِيهِ زَكَاةٌ؟ فَاِنْ قَالَ: نَعَمْ اَخَذَ مِنْهُ مِنْ عَطَائِهِ زَكَاةَ ذٰلِكَ الْمَالِ، وَاِلَّا سَلَّمَ اِلَيْهِ عَطَائَهُ، وَافِرًا

❊❊ امام مالک نے محمد بن عقبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے قاسم بن محمد سے اپنے مکاتب غلام کے

بارے میں دریافت کیا' جس نے انہیں بہت سا مال ادا کیا تھا' کہ کیا انہوں نے اُس سے جو مال حاصل کیا ہے' اُس پر زکوٰۃ لازم ہوگی؟ تو قاسم نے جواب دیا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی بھی مال کی زکوٰۃ اُس وقت تک وصول نہیں کرتے تھے' جب تک اُس مال پر ایک سال نہیں گزر جاتا تھا اور جب وہ کسی شخص کو کوئی تنخواہ (یا ادائیگی) کرتے تھے' تو اُس سے دریافت کر لیتے تھے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ایسا مال موجود ہے' جس میں تم پر زکوٰۃ لازم ہو چکی ہو؟ تو اگر وہ ہاں میں جواب دیتا تھا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُس کی تنخواہ میں سے وہ زکوٰۃ وصول کر لیتے تھے جو اُس کے مال کی زکوٰۃ ہوتی تھی' ورنہ اُس کی تنخواہ مکمل طور پر اُسے ادا کر دیتے تھے۔

7025 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اَخِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہم بن محمد کے حوالے سے منقول ہے۔

7026 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ اِذَا بَلَغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو مال حاصل ہو' اگر وہ دوسو درہم تک پہنچ جائے' تو اُس میں پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7027 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

7028 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ الْمَالُ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يُزَكِّيهِ شَهْرٌ اَوْ شَهْرَانِ ثُمَّ يُرِيدُ اَنْ يَسْتَنْفِقَهُ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَسْتَحِبُّونَ اَنْ يُخْرِجَ الرَّجُلَ زَكَاتَهُ قَبْلَ اَنْ يَسْتَنْفِقَهُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کے پاس مال موجود ہوتا ہے اور ابھی اُس کی زکوٰۃ لازم ہونے میں ایک یا دو ماہ باقی ہوتے ہیں' پھر وہ شخص یہ ارادہ کرتا ہے کہ اُس مال کو خرچ کر لے۔ تو زہری نے بتایا کہ مسلمان اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ آدمی مال کو خرچ کرنے سے پہلے اُس کی زکوٰۃ نکال لے۔

7029 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ قُدَامَةَ، عَنْ اَبِيهَا قَالَ: كُنْتُ اِذَا قَبَضْتُ عَطَائِي مِنْ عُثْمَانَ يَقُولُ: هَلْ عِنْدَكَ مَالٌ قَدْ وَجَبَتْ عَلَيْكَ فِيهِ زَكَاةٌ؟ فَاِنْ قُلْتُ: نَعَمْ اَخَذَ مِنْ عَطَائِي زَكَاةَ ذٰلِكَ الْمَالِ وَاِلَّا دَفَعَ اِلَيَّ عَطَائِي "

✵✵ عائشہ بنت قدامہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں کہ جب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اپنی تنخواہ وصول کرتا تھا تو وہ دریافت کرتے تھے: کیا تمہارے پاس کوئی ایسا مال ہے' جس میں تم پر زکوٰۃ لازم ہو چکی ہو؟ اگر میں جواب میں ہاں کہہ دیتا تو وہ میری تنخواہ میں سے اُس مال کی زکوٰۃ وصول کر لیتے تھے' ورنہ میری تنخواہ میرے حوالے کر دیتے تھے۔

7030 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

** نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جس شخص کو مال حاصل ہوتا ہے اُس پر زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی جب تک ایک سال نہیں گزر جاتا۔

7031 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ وَاَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

7032 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ تَاْتِيهِ الْاَمْوَالُ فَلَا يُزَكِّيهَا حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَاِنْ اَنْفَقَهَا كُلَّهَا، وَكَانَ يُنْفِقُهَا فِيْ حَقٍّ وِفَاقَةٍ، وَكَانَ يَقُوْلُ: لَيْسَ فِي الْمَالِ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ، فَاِذَا حَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَفِيْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ

** ایوب نے نافع کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن کے پاس جب مال آتا تھا تو وہ اُس وقت تک اُس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے جب تک اُس مال پر ایک سال نہیں گزر جاتا تھا خواہ وہ اس پورے مال کو (سال گزرنے سے پہلے) خرچ کرلیں اور وہ اسے مناسب جگہ میں خرچ کرتے تھے۔ وہ یہ فرماتے تھے: مال میں زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اُس پر ایک سال نہیں گزر جاتا' جب اُس پر ایک سال گزر جائے گا' تو ہر دوسو درہموں میں پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو اس سے زیادہ ہوگا' وہ اسی حساب سے (ادا کیا جائے گا)۔

7033 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا صَدَقَةَ فِيْ مَالٍ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ، قُلْتُ: وَلَا يَكُوْنُ فِيْ اَكْثَرَ مِنْ حَوْلٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ لَهُ: ذَهَبَ صَدَقَتُهَا ثُمَّ مَكَثَتْ عِنْدِيْ اَحَدَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ اَبِيعَهَا، اَعَلَيَّ فِيهَا صَدَقَةٌ؟ قَالَ: لَا، وَاَنْ تُصَدِّقَهَا اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ، قُلْتُ: مَاشِيَةٌ مَكَثَتْ عِنْدِيْ اَحَدَ عَشَرَ شَهْرًا فَبِعْتُهَا، فَخَرَجَ الْمُصَدِّقُ بَعْدَ مَا مَكَثَتْ عِنْدَهُ شَهْرًا عَلٰى اَيِّنَا الصَّدَقَةُ؟ قَالَ: عَلَى الَّذِي ابْتَاعَهَا

** عطاء فرماتے ہیں: مال میں زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوتی' جب تک اُس پر ایک سال نہیں گزر جاتا۔ (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: ایک سال سے زیادہ میں نہیں ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے اُن سے دریافت کیا: جب اُس کی زکوٰۃ ادا کرلی جاتی ہے اور پھر اُس کے بعد وہ مزید گیارہ ماہ تک میرے پاس رہتا ہے' پھر مجھے یہ مناسب محسوس ہوتا ہے کہ میں اُسے فروخت کردوں' تو کیا اُس میں مجھ پر مزید زکوٰۃ لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر تم زکوٰۃ ادا کردیتے ہو' تو اس سے برکت میں اضافہ ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: جانور میرے پاس گیارہ ماہ رہتے ہیں' پھر میں اُنہیں فروخت کردیتا ہوں' جب وہ جانور ایک ماہ تک خریدار کے پاس رہتے ہیں' تو پھر زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص وصولی کرنے کے لیے

آ تا ہے تو ہم میں سے کس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس شخص پر جس نے اُن جانوروں کو خریدا ہے۔

7034 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِینَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ ابْنِ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ، اَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ، فَلْيَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِیْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيَنِیْ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا، فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مِرَّاتٍ، قَالَ جَابِرٌ: فَعَدَّ فِیْ يَدِی خَمْسَ مِائَةٍ، ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ، ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ، وَزَادَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ اَنَّهُ قَالَ لِجَابِرٍ: لَيْسَ عَلَيْكَ فِيهِ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْكَ فِيهِ الْحَوْلُ

✽✽ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا' تو ابن حضرمی کی طرف سے کچھ مال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی قرض لینا تھا' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے کوئی وعدہ کیا تھا' وہ ہمارے پاس آ جائے (اور وصولی کر لے)۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے اتنا اور اتنا عطا کریں گے۔ اُنہوں نے اپنے دونوں پھیلا کر تین مرتبہ یہ بات بیان کی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ میں آنے والی چیزوں کو شمار کیا تو پانچ سو (درہم بنتے تھے)' اُنہوں نے مزید پانچ سو اور مزید پانچ سو عطا کیے اور مزید بھی کچھ عطا کیا۔ پھر اُنہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس مال میں تم پر زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی جب تک یہ ایک سال تک تمہارے پاس نہیں رہتا۔

7035 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ اِذَا بَلَغَ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حاصل ہونے والے مال کے بارے میں فرماتے ہیں: جب وہ دو سو درہم تک پہنچ جائے تو اس میں پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7034- صحيح البخاري' كتاب الحوالات' باب من تكفل عن ميت دينا' حديث:2195' صحيح مسلم' كتاب الفضائل' باب ما سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا قط' حديث:4379' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الجهاد' ما قالوا في الفروض وتدوين الدواوين' حديث:32220' تهذيب الآثار للطبري' ذكر الرواية عمن قال : انما قضى ديون رسول الله صلى' حديث:1368' شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب السير' كتاب وجوه الفيء وخمس الغنائم' حديث:3530' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله عليه السلام فيما' حديث:309' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجنائز' جماع ابواب صدقة الغنم السائمة' باب الوقت الذى تجب فيه الصدقة' حديث:6922' مسند احمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضى الله عنه' حديث:14042' مسند الشافعي' ومن كتاب قسم الفيء' حديث:1407' مسند الحميدي' احاديث جابر بن عبد الله الانصاري رضي الله عنه' حديث:1177' البحر الزخار مسند البزار' ما روى محمد بن ابي بكر' حديث:69

7036 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ يُعْطِي ثُمَّ يَاْخُذُ زَكَاتَهُ

٭٭ ہبیرہ بن یریم' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ پہلے (تنخواہ یا کوئی اور ادائیگی) عطا کرتے تھے اور پھر اُس کی زکوٰۃ وصول کرتے تھے۔

7037 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَرْقَانَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ اِذَا اَعْطَى الرَّجُلَ عَطَائَهُ اَوْ عِمَالَتَهُ اَخَذَ مِنْهُ الزَّكَاةَ

٭٭ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز جب کسی شخص کو اُس کی کوئی ادائیگی کرتے یا تنخواہ دیتے تھے تو اُس سے زکوٰۃ لے لیتے تھے۔

7038 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اِنْ جَعَلْتَ مَالًا قَبْلَ الْحَوْلِ فِي شَيْءٍ لَا تُدِيرُهُ لَيْسَ فِيهِ صَدَقَةٌ

٭٭ طاؤس فرماتے ہیں: جب تم ایک سال گزرنے سے پہلے اپنا مال کسی ایسی چیز پر لگاؤ' جو تجارت کے لیے نہ ہو تو اُس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

7039 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: وَسُئِلَ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ رَجُلٍ اُجِيزَ بِجَائِزَةٍ اَيُزَكِّيهَا حِينَئِذٍ اَمْ حَتّٰى يَحُولَ الْحَوْلُ؟ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ وَاَعْظَمُ لِبَرَكَتِهَا اَنْ يُزَكِّيَهَا حِينَئِذٍ، فَاِنْ اَخَّرَهَا اِلَى الْحَوْلِ، فَلَا حَرَجَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے سوال کیا گیا' میں اُس وقت یہ بات سن رہا تھا' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے تنخواہ دی جاتی ہے' تو کیا وہ اُسی وقت اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا' یا ایک سال گزرنے پر ادا کرے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے اور برکت کے حوالے سے بھی یہ چیز زیادہ برکت والی ہے کہ آدمی اُسی وقت اس کی زکوٰۃ ادا کردے' لیکن اگر آدمی اُسے ایک سال گزرنے تک مؤخر کردیتا ہے تو اس میں کوئی گناہ بھی نہیں ہے۔

7040 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا كَانَ عِنْدَكَ مَالٌ تُرِيدُ اَنْ تُزَكِّيَهُ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَ الْحَوْلِ شَهْرٌ اَوْ شَهْرَانِ، ثُمَّ اَفَدْتَ مَالًا فَزَكِّهِ مَعَهُ زَكِّهِمَا جَمِيعًا

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تمہارے پاس مال موجود ہو اور تم اُس کی زکوٰۃ ادا کرنے کا ارادہ کرو اور ابھی سال گزرنے میں ایک یا دو ماہ باقی ہوں اور پھر تمہیں مزید مال حاصل ہو جائے تو تم اُس حاصل ہونے والے مال کی زکوٰۃ بھی اُس پہلے والے مال کے ساتھ ادا کرو' تم ان دونوں کی اکٹھی زکوٰۃ ادا کرو۔

7041 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا زَكَّاهُ مَعَ مَالِهِ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: جس شخص کو مزید مال حاصل ہو' وہ اپنے مال کے ساتھ اُس کی بھی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

7042 - اقوالِ تابعین عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: وَيُقَالُ: اِنِ اسْتَفَادَ مَالًا بَعْدَ مَا حَلَّ عَلٰى مَالِهِ الزَّكَاةُ، وَاِنْ كَانَ لَمْ يُزَكِّهِ اسْتَأْنَفَ الَّذِي اسْتَفَادَ الْحَوْلَ

قَالَ سُفْيَانُ: فَاِذَا كَانَ لِرَجُلٍ مَالٌ قَدْرَ زَكَاةٍ، ثُمَّ ذَهَبَ مَالُهُ ذٰلِكَ فَبَقِيَ مِنْهُ دِرْهَمٌ وَاحِدٌ وَبَقِيَ بَيْنَهُ، وَبَيْنَ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يُزَكِّي فِيهِ شَهْرٌ ثُمَّ اسْتَفَادَ مَالًا زَكَّى الَّذِي اَفَادَ مِنَ الْمَالِ مَعَ ذٰلِكَ الدِّرْهَمِ، فَاِذَا نَفِدَ الْمَالُ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُ شَيْءٌ لَمْ يُزَكِّ الَّذِي اسْتَفَادَ اِلَى الْحَوْلِ الَّذِي اسْتَأْنَفَ بِهِ

✽✽ سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ بات کہی گئی ہے کہ جب کسی آدمی کے مال پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو جائے اور اس کے بعد اُسے مزید مال حاصل ہو تو اگر اُس نے پہلے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تھی تو اُس نے جو مال مزید حاصل کیا ہے اُس کے سال کا آغاز نئے سرے سے ہوگا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: جب کسی آدمی کے مال زکوٰۃ کی مقدار جتنا مال موجود ہو پھر اُس کا وہ مال رخصت ہو جائے یہاں تک کہ اُس کے پاس صرف ایک درہم باقی رہ جائے اور ابھی اُس آدمی کا متعین وقت آنے میں ایک ماہ باقی ہو جس مہینہ میں وہ زکوٰۃ ادا کرتا ہے پھر اُس شخص کو مزید مال حاصل ہو جائے تو وہ اُس ایک درہم کے ساتھ اُس مال کی بھی زکوٰۃ ادا کرے گا جو اُسے مزید ہوا تھا، لیکن اگر کسی شخص کا مال مکمل طور پر ختم ہو جائے اور اُس میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے تو مزید حاصل ہونے والے مال کی زکوٰۃ وہ اُس وقت تک ادا نہیں کرے گا جب تک نئے سرے کے حساب سے ایک سال پورا نہیں گزر جاتا۔

7043 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَا يُؤْخَذُ مِنَ الْاَرْبَاحِ صَدَقَةٌ اِذَا كَانَ اَصْلُ الْمَالِ قَدْ زُكِّيَ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

✽✽ ایوب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے یہ تحریر کیا تھا کہ منافع میں سے زکوٰۃ نہیں لی جائے گی جبکہ اصل مال کی زکوٰۃ ادا کی جا چکی ہو تاوقتیکہ اُس (منافع) پر ایک سال نہیں گزر جاتا۔

7044 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِي رَجُلٍ اسْتَفَادَ مَالًا فَمَكَثَ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَنْ يَحِلَّ فِيهِ الزَّكَاةُ اِلَّا يَوْمٌ وَاحِدٌ اَصَابَ اَلْفًا؟ قَالَ: يُزَكِّيهِمَا جَمِيعًا، وَاِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْ كَانَ يُزَكِّيهِ، فَذَهَبَ اِلَّا دِرْهَمًا وَاحِدًا، ثُمَّ اَصَابَ مَالًا قَبْلَ وَقْتِ زَكَاتِهِ بِشَهْرٍ اَوْ شَهْرَيْنِ، اَوْ اَقَلَّ، ثُمَّ سُرِقَ ذٰلِكَ الدِّرْهَمُ قَالَ: يُزَكِّي مَالَهُ الَّذِي اسْتَفَادَهُ لِاَنَّهُ كَانَ قَدْ اَصَابَ الْمَالَ، وَالدِّرْهَمُ فِي مِلْكِهِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَاِنِ ابْتَاعَ بَزًّا بِمِائَتَيْنِ، فَزَادَ عِنْدَ الْحَوْلِ حَتّٰى بَلَغَ اَلْفًا زَكَّى الْاَلْفَ، فَاِنْ نَقَصَ بَعْدَ مَا بَلَغَ الْاَلْفَ اِلٰى مِائَةٍ، لَمْ يُزَكِّهَا، قَالَ سُفْيَانُ: فِي رَجُلٍ اشْتَرَى دَابَّةً اَوْ سِلْعَةً لِتِجَارَةٍ بِمِائَةٍ وَتِسْعِينَ، ثُمَّ نَمَتْ حَتّٰى بَلَغَتْ قِيمَتُهَا اَلْفًا، اَوْ اَكْثَرَ؟ قَالَ: لَيْسَ فِيهَا زَكَاةٌ حَتّٰى يَصْرِفَهَا فِي غَيْرِهِ لِاَنَّ الثَّمَنَ الَّذِي اشْتَرَاهَا بِهِ لَمْ يَكُنْ فِيهِ زَكَاةٌ، فَاِذَا صَرَفَهَا فِي غَيْرِهَا لَمْ يُزَكِّهَا حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ، وَاِذَا اشْتَرَاهَا بِمِائَتَيْنِ، فَبَلَغَتْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيهَا زَكَاةٌ وَاِنِ اشْتَرَاهَا بِمِائَتَيْنِ، فَبَلَغَتْ اَلْفًا فَعَلَيْهِ زَكَاةُ الْاَلْفِ؛ لِاَنَّ الْاَصْلَ كَانَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ قَالَ: اِذَا اشْتَرَى رَجُلٌ سِلْعَةً لِلتِّجَارَةِ،

ثُمَّ بَدَا لَهُ اَنْ يَمْسِكَهَا بَعْدُ، فَقَدْ نَقَضَ التِّجَارَةَ، فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يَجْعَلَهَا فِي تِجَارَةٍ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيهَا زَكَاةٌ حَتّٰى يَصْرِفَهَا قَالَ سُفْيَانُ فِي رَجُلٍ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ فَقَضَاهُ مِائَةَ دِرْهَمٍ؟: فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيهَا زَكَاةٌ حَتّٰى يَاْخُذَ الْاُخْرٰى، اِلَّا اَنْ يَكُونَ عِنْدَهُ مَالٌ، فَيَضَعُهَا مَعَ مَالِهِ، فَيُزَكِّيهَا فَاِنْ اَخَذَ الْمِائَتَيْنِ، وَلَيْسَ عِنْدَهُ مَالٌ غَيْرُهُمَا زَكَّى الْمِائَتَيْنِ مَرَّةً لِاَنَّهُ اِذَا اَخَذَ مِنْهَا خَمْسَةَ دَرَاهِمَ لَمْ يَكُنْ فِي بَقِيَّتِهَا مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ قَالَ: وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ بَزٌّ فَقَوَّمَهُ قِيمَةً فَبَلَغَ اَلْفَ دِرْهَمٍ، فَلَمْ يُزَكِّهِ حَتّٰى نَقَصَ اِلٰى خَمْسِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَعَلَيْهِ زَكَاةُ الْاَلْفِ، وَاِنْ كَانَ قَوَّمَهُ خَمْسَ مِائَةٍ، ثُمَّ تَرَكَهُ حَتّٰى بَلَغَ اَلْفًا فَلَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا زَكَاةَ خَمْسِ مِائَةٍ، وَاِنْ كَانَ عِنْدَهُ بَزٌّ فَقَوَّمَهَا مِائَةً حَتّٰى بَلَغَ اَلْفًا فَلَيْسَ فِيهِ

❊❊ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے مال حاصل ہوتا ہے اور وہ ٹھہرا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس کے اور اُس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے میں صرف ایک دن باقی رہ جاتا ہے' اُس دن اُسے ایک ہزار (درہم یا دینار مزید) حاصل ہوتے ہیں' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ مکمل مال کی' یعنی اُن دونوں کی زکوٰۃ ادا کرے گا اور اگر کسی شخص کے پاس اتنا مال موجود ہو جس کی وہ زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور پھر اُس کا مال رخصت ہو جائے' صرف ایک درہم باقی بچے اور پھر زکوٰۃ کے متعین وقت سے ایک یا دو ماہ پہلے اُسے مزید مال حاصل ہو' یا اس سے بھی کم پہلے حاصل ہو جائے' پھر وہ ایک درہم چوری ہو جائے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ شخص اپنے اُس حاصل ہونے والے مال کی زکوٰۃ ادا کرے گا کیونکہ جب وہ اُس کے مال تک پہنچ گیا تھا تو وہ درہم اُس کی ملکیت میں تھا۔

سفیان فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص دو سو (درہم یا دینار) کے عوض میں کپڑا خرید لیتا ہے اور وہ مال سال گزرنے سے پہلے ایک ہزار تک پہنچ جاتا ہے تو وہ ایک ہزار (درہم یا دینار) کی زکوٰۃ ادا کرے گا اور اگر وہ ایک ہزار تک پہنچنے کے بعد کم ہو کر ایک سو تک آ جاتا ہے تو پھر وہ اُس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا۔

سفیان ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کوئی جانور یا کوئی سامان تجارت کے لیے ایک سو نوے (درہم) کے عوض میں خریدتا ہے' پھر اُس مال میں اضافہ ہونا شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ اُس کی قیمت ایک ہزار (درہم) یا اس سے زیادہ ہو جاتی ہے تو سفیان فرماتے ہیں: اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی جب تک وہ اُسے دوسری صورتِ حال میں نہیں پھیر دیتا کیونکہ جس چیز کے عوض میں اس نے اُسے خریدا تھا اُس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوئی' جب وہ اُسے دوسری صورتِ حال میں پھیر دے گا تو پھر وہ اُس کی زکوٰۃ اُس وقت تک ادا نہیں کرے گا جب تک اُس مال پر ایک سال نہیں گزر جاتا اور اگر اُس شخص نے دو سو درہم کے عوض میں وہ (جانور یا سامان) خریدا تھا اور پھر اُن کی قیمت کم ہو کر دس درہم تک رہ جاتی ہے تو اُس پر اُس مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' لیکن اگر اُس نے اُن (جانور یا سامان) کو دو سو درہم کے عوض میں خریدا تھا اور اُس کی قیمت ایک ہزار درہم تک پہنچ جاتی ہے تو اب اُس شخص پر ایک ہزار درہم کی زکوٰۃ لازم ہوگی' کیونکہ اُس کے پاس جو اصل تھی اُس میں زکوٰۃ لازم ہوئی تھی۔

سفیان ثوری یہ بھی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص تجارت کے لیے کوئی سامان خریدے اور بعد میں اُسے یہ مناسب لگے کہ وہ

سامان اپنے پاس (اپنے ذاتی سامان کے لیے) رکھ لے تو اب تجارت کا حکم ختم ہو جائے گا' پھر بعد میں اگر اُسے یہ مناسب لگتا ہے کہ اب اُس مال کو تجارت کے لیے استعمال کرے تو اُس پر اُس سامان میں زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی جب تک وہ اُسے پھیر نہیں دیتا۔

سفیان ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس نے کسی دوسرے شخص سے دوسو درہم لینے ہوں اور وہ دوسرا شخص اُسے ایک سو درہم ادا کرتا ہے تو ایسے شخص پر اُن درہموں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی جب تک وہ دوسرا سو بھی حاصل نہیں کر لیتا' البتہ اگر اُس کے پاس پہلے سے مال موجود ہو اور وہ اُن درہموں کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر اُن کی زکوٰۃ ادا کرے گا' لیکن اگر اُس نے دوسو درہم وصول کر لیے اور اُس کے پاس اُن دوسو درہموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں ہے تو وہ ایک مرتبہ ان دوسو درہموں کی زکوٰۃ ادا کرے گا کیونکہ جب اُس نے پانچ درہم اُس میں سے نکال لیے تو اب باقی رہ جانے والے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

سفیان فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس کپڑا ہو' اور وہ اُس کی قیمت لگوائے تو اُس کی قیمت ایک ہزار درہم ہو' پھر وہ اُس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے یہاں تک کہ اُس کی قیمت پانچ سو درہم تک آ جائے تو اب اُس شخص پر ایک ہزار درہم کی زکوٰۃ لازم ہوگی' لیکن اگر اُس شخص نے اُس کی قیمت پانچ سو درہم لگوائی' پھر اُسے رہنے دیا یہاں تک کہ اُس کی قیمت ایک ہزار ہوگئی تو اب اُس پر صرف پانچ سو درہم کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر اُس کے پاس کوئی کپڑا ہو اور وہ اُس کی قیمت لگوائے تو وہ ایک سو درہم ہو' پھر وہ ایک ہزار تک پہنچ جائے تو اِس میں (زکوٰۃ) لازم نہیں ہوگی۔

بَابُ التِّبْرِ، وَالْحُلِيِّ

باب: (سونے یا چاندی کی) ڈلی یا زیور کا حکم

7045 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ الْهَمَدَانِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ عَنْ " زَكَاةِ الْحُلِيِّ؟ فَقَالَ: زَكَاتُهُ عَارِيَتُهُ " قَالَ عُمَرُ: وَاَوْصَانِيْ اَبِيْ اَنْ اُزَكِّيَ طَوْقًا فِيْ عُنُقِ اُخْتِي قَالَ اَبِي: " وَكَانَ يُقَالُ: اِنَّ الشَّيْءَ الْمَوْضُوعَ اِذَا زُكِّيَ مَرَّةً فَاِنَّهُ لَا يُزَكَّى حَتّٰى يُقَلَّبَ فِيْ شَيْءٍ آخَرَ

✻✻ عمر بن ذر ہمدانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام عامر شعبی سے زیور کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اُس کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اُسے کسی کو عارضی استعمال کے لیے دیدیا جائے۔

عمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ وصیت کی تھی کہ میں اپنی بہن کی گردن میں موجود ہار کی زکوٰۃ ادا کروں' میرے والد نے یہ بات بیان کی تھی: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جب کسی بھی رکھی گئی چیز کی ایک مرتبہ زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو اُس کی دوبارہ زکوٰۃ اُس وقت تک ادا نہیں کی جائے گی جب تک اُسے کسی دوسری چیز میں بدل نہیں دیا جاتا۔

7040 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ " عَنِ الْحُلِيِّ هَلْ فِيهِ زَكَاةٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اِنْ كَانَ اَلْفَ دِينَارٍ؟ قَالَ: الْاَلْفُ كَثِيرٌ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے زیورات کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اُن میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: اگر چہ وہ ایک ہزار دینار کے ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: ایک ہزار تو بہت زیادہ ہوتا ہے۔

7047 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: زیور میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

7048 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ مِثْلَ ذٰلِكَ مِنْ جَابِرٍ مِثْلَ مَا اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ،

٭٭ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند سنا ہے جس طرح عمرو بن دینار نے مجھے روایت بیان کی ہے۔

7049 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ

٭٭ ایک اور سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے۔

7050 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَيْسَ فِی الْحُلِيِّ زَكَاةٌ، وَاِنَّهَا لَسَفِيهَةٌ اَنْ تَحَلَّتْ بِمَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زیور میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' ایسی عورت تو بیوقوف شمار ہوگی جو ایسی زیور پہنے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہو۔

7051 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ حُلِيٍّ لَهَا هَلْ عَلَيْهَا فِيهِ صَدَقَةٌ؟ قَالَتْ: لَا

٭٭ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں کہ اُنہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنے زیور کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اُس پر زکوٰۃ لازم ہوگی؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی نہیں!

7052 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُحَلِّی بَنَاتِ اَخِيهَا بِالذَّهَبِ وَاللُّؤْلُؤِ فَلَا تُزَكِّيهِ وَكَانَ حُلِيُّهُمْ يَوْمَئِذٍ يَسِيرًا

٭٭ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بھتیجیوں کو سونے اور موتیوں کے زیورات پہنایا کرتی تھیں اور وہ اُن کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تھیں' اُن دنوں لوگوں کے زیورات معمولی سے ہوتے تھے۔

7053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: لَا زَكَاةَ فِی الْحُلِيِّ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: زیور میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

7054 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الزَّكَاةُ فِي الْحُلِيِّ فِي كُلِّ عَامٍ

✱✱ زہری فرماتے ہیں: زیور میں ہر سال زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

7055 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَأَلَتْهُ امْرَأَةٌ عَنْ حُلِيٍّ، لَهَا فِيهِ زَكَاةٌ؟ قَالَ: إِذَا بَلَغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَزَكِّيهِ قَالَتْ: إِنَّ فِي حِجْرِي يَتَامَى لِي أَفَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِمْ؟ قَالَ: نَعَمْ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک عورت نے اُن سے زیورات کے بارے میں دریافت کیا: کیا اُن میں زکوٰۃ لازم ہوگی؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر اُن کی قیمت دوسو درہم تک پہنچتی ہوتو تم اُن کی زکوٰۃ ادا کرو۔ اُس عورت نے عرض کی: میرے زیرِ پرورش میرے کچھ یتیم بچے ہیں' کیا میں وہ زکوٰۃ اُن کو ادا کردوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

7056 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَتِ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ: إِنَّ لِي حُلِيًّا فَأُزَكِّيهِ؟ قَالَ: إِذَا بَلَغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَزَكِّيهِ قَالَتْ: فِي حِجْرِي بَنِي أَخٍ لِي يَتَامَى أَفَأَضَعُهُ فِيهِمْ؟ قَالَ: نَعَمْ

✱✱ علقمہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے زیورات ہیں' کیا میں اُن کی زکوٰۃ ادا کروں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب وہ دوسو درہم کی قیمت جتنے ہوں تو تم اُن کی زکوٰۃ ادا کرو۔ اُس عورت نے عرض کی: میرے زیرِ پرورش میرے کچھ یتیم بھتیجے ہیں' کیا میں اُس زکوٰۃ کی رقم اُن پر خرچ کردوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

7057 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّهُ كَانَ يُحَلِّي بَنَاتِهِ بِالذَّهَبِ ذَكَرَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ أَرَاهُ ذَكَرَ الْأَلْفَ، أَوْ أَكْثَرَ كَانَ يُزَكِّيهِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اپنی صاحبزادیوں کو سونے کے زیورات بنوا کر دیتے تھے' جن کی قیمت دوسو درہم سے زیادہ ہوتی تھی۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بات ذکر کی تھی کہ اُن کی قیمت ایک ہزار (درہم) یا اُس سے زیادہ ہوتی تھی اور وہ اُس کی زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے۔

7058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: فِي الْحُلِيِّ الزَّكَاةُ حَتّٰى فِي الْخَاتَمِ

✱✱ عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں: زیورات میں زکوٰۃ لازم ہوگی یہاں تک کہ انگوٹھی میں بھی زکوٰۃ لازم ہوگی۔

7059 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الزَّكَاةُ فِي الْحُلِيِّ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سونے اور چاندی کے زیورات میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔

7060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ اَفِي الْحُلِيِّ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ زَكَاةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: اِذَنْ يَفْنَى قَالَ: وَلَوْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالحمید بن جبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے سعید بن میتب سے سوال کیا کہ کیا سونے اور چاندی کے زیورات میں زکوٰۃ لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: اس صورت میں تو وہ ختم ہو جائیں گے؟ اُنہوں نے کہا: خواہ ختم ہو جائیں (پھر بھی زکوٰۃ لازم ہوگی)۔

7061 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: الصَّدَقَةُ فِي تِبْرِ الذَّهَبِ، وَتِبْرِ الْفِضَّةِ اِنْ كَانَ يُدَارُ، وَاِنْ كَانَ لَا يُدَارُ، وَاِنْ كَانَ مَسْبُوكًا مَوْضُوعًا، وَاِنْ كَانَ فِي حُلِيِّ امْرَاَةٍ قَالَ: وَلَا صَدَقَةَ فِي اللُّؤْلُؤِ، وَلَا زَبَرْجَدٍ، وَلَا يَاقُوتٍ، وَلَا فُصُوصٍ، وَلَا عَرَضٍ لَا يُدَارُ، فَاِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ يُدَارُ فَفِيهِ الصَّدَقَةُ فِي ثَمَنِهِ حِينَ يُبَاعُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: سونے کی ڈلی اور چاندی کی ڈلی میں زکوٰۃ لازم ہوگی خواہ وہ تجارت کے لیے ہوں یا نہ ہوں خواہ وہ پگھلا کر سانچے میں ڈھال دیے گئے ہوں اور خواہ وہ کسی عورت کے زیور میں ہوں۔

عطاء نے یہ بھی فرمایا: موتیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' زبرجد میں نہیں ہوتی' یاقوت میں نہیں ہوتی اور فصوص (انگوٹھی میں جڑے جانے والے قیمتی پتھروں) میں نہیں ہوتی اور نہ ہی کسی ایسے سامان میں ہوتی ہے' جو تجارت کے لیے نہ ہو' اگر ان میں سے کسی ایک چیز کو تجارت کے لیے رکھ لیا جائے' تو اس میں اُس کی فروخت کے وقت کی قیمت میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔

7062 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ فِي الْجَوْهَرِ، وَالْيَاقُوتِ زَكَاةٌ اِلَّا اَنْ يَكُونَ لِتِجَارَةٍ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جواہرات اور یاقوت میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' البتہ اگر وہ تجارت کے لیے ہوں تو حکم مختلف ہے۔

7063 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: فِي الْحُلِيِّ الذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ يُزَكَّى، وَلَيْسَ فِي الْخَرَزِ زَكَاةٌ اِلَّا اَنْ يَكُونَ لِتِجَارَةٍ

٭٭ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: سونے اور چاندی کے زیورات میں زکوٰۃ ادا کی جائے گی اور پتھروں کے ہار میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' البتہ اگر وہ تجارت کے لیے ہوں تو اُس کا حکم مختلف ہے۔

7064 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَيْسَ فِي الْيَاقُوتِ، وَاَشْبَاهِهِ زَكَاةٌ، اِلَّا اَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْهُ يُدَارُ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: یاقوت میں اور اس جیسے (دیگر قیمتی پتھروں میں) زکوٰۃ نہیں ہوگی' البتہ اگر اُن میں سے کسی چیز کو تجارت کے لیے رکھا جائے (تو حکم مختلف ہوگا)۔

7065 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ امْرَاَتَيْنِ يَمَانِيَّتَيْنِ اَتَتَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَى فِيْ اَيْدِيهِمَا خَوَاتِمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: اَتُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهُ؟ قَالَتَا: لَا، فَقَالَ: اَيَسُرُّكُمَا اَنْ يُخَتِّمَكُمَا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِخَوَاتِيمَ مِنْ نَارٍ؟، اَوْ قَالَ: اَيَسُرُّكُمَا اَنْ يُسَوِّرَكُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟ قَالَتَا: لَا قَالَ: فَاَدِّيَا زَكَاتَهُ

❋❋ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ دو یمنی عورتیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' نبی اکرم ﷺ نے اُن کے ہاتھوں میں سونے کی انگوٹھیاں دیکھیں تو دریافت کیا: کیا تم دونوں نے ان کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ اُن دونوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم دونوں کو یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم دونوں کو آگ کی بنی ہوئی انگوٹھیاں پہنائے؟ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا تم دونوں کو یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو قیامت کے دن آگ کے بنے ہوئے کنگن پہنائے؟ اُن دونوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم دونوں اِن کی زکوٰۃ ادا کرو۔

7066 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: نَحْنُ نَقُوْلُ: حِلْيَةُ السَّيْفِ، وَالْمِنْطَقَةُ، وَكُلُّ ذَهَبٍ، وَفِضَّةٍ تَضُمُّهُ مَعَ مَالِكَ اِذَا اَدَّى الزَّكَاةَ زَكَّاهُ، وَاِذَا كَانَتِ الْاَطْعِمَةُ مِنْ كُلِّ نَوْعٍ، وَسْقٌ اَوْ وَسْقَانِ لَمْ تَجِبْ فِيهِ شَيْءٌ حَتّٰى يَكُونَ لِلنَّوْعِ الْوَاحِدِ يُكْمِلُ مِنْهُ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ غَيْرَ اَنَّ الذَّهَبَ، وَالْفِضَّةَ لَهُ نَحْوٌ لَيْسَ لِغَيْرِهِ اِذَا كَانَ عَشَرَةَ مَثَاقِيلَ ذَهَبًا وَمِائَةَ دِرْهَمٍ زَكَّاهُ

❋❋ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں کہ تلوار پر لگے ہوئے زیور' پٹکے پر لگے ہوئے زیور اور ہر سونے اور چاندی' جسے تم اپنے مال کے ساتھ شامل کر لیتے ہو' جب آدمی زکوٰۃ ادا کرے گا' تو اُس کی بھی زکوٰۃ ادا کرے گا اور جب کسی بھی قسم کے کھانے کی چیز ہو' خواہ ایک وسق ہو' یا دو وسق ہو تو اس میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' جب تک کہ ہر ایک مخصوص قسم کے پانچ وسق پورے نہیں ہو جاتے' البتہ سونے اور چاندی کا حکم مختلف ہے' جو دوسری چیزوں کے لیے نہیں ہے' جب دس مثقال سونا' یا (چاندی کے) ایک سو درہم ہوں' تو آدمی اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

بَابُ وَقْتِ الصَّدَقَةِ

باب: زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت

7067 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَزِيدُ اَبُوْ خَالِدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِلْعَبَّاسِ لِاِبَّانِ الزَّكَاةِ: اَدِّ زَكَاةَ مَالِكَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: اَدَّيْتُهَا قَبْلَ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ قَدْ اَدَّاهَا قَبْلُ

❋❋ یزید ابوخالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت آنے پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ

سے یہ کہا: آپ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دیں' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا ہے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس سے پہلے ہی یہ ادائیگی کر چکا ہوا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُنہوں نے ٹھیک کہا ہے' وہ پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر چکے ہیں۔

7068 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْمَوْضِعَ لِزَكَاتِهِ فَيُعَجِّلُ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُعَجِّلَ

❊❊ سعید بن جبیر کے بارے میں سالم افطس نے یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی زکوٰۃ کے لیے وقت کو دیکھتا ہے اور پھر اُسے (اُس وقت کے آنے سے پہلے ہی) پیشگی ادا کر دیتا ہے' تو سعید نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر وہ پہلے ادا کر دیتا ہے۔

7069 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُعَجِّلَ

❊❊ حسن بصری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی (زکوٰۃ کو) جلدی ادا کر دے (یعنی فرض ہونے سے پہلے ادا کر دے)۔

7070 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: وَلِمَ يُعَجِّلُ زَكَاتَهُ؟ كَاَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ

❊❊ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ آدمی اپنی زکوٰۃ کو پیشگی کیوں ادا کرے؟ یعنی ابن سیرین نے اس بات کو مکروہ قرار دیا۔

7071 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَفْصٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُعَجِّلَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَرِهَ ذٰلِكَ ابْنُ سِيرِينَ

❊❊ حسن بصری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اگر اُسے پیشگی ادا کر دے۔
معمر بیان کرتے ہیں: ابن سیرین اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْعَيْنِ

باب: عین (درہم ودینار) کی زکوٰۃ

7072 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: بَعَثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى الْاَيْلَةِ قَالَ: قُلْتُ: بَعَثْتَنِي عَلَى شَرِّ عَمَلِكَ قَالَ: فَاَخْرَجَ لِي كِتَابًا مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: خُذْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا، وَمِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا، وَمِمَّنْ لَا ذِمَّةَ لَهُ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ دِرْهَمًا

٭٭ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے ایلہ کا (گورنر بنا کر) بھیجا تو میں نے کہا: آپ مجھے انتہائی مشکل کام کے لیے بھیج رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے لکھا گیا خط نکال کر دکھایا (جس میں یہ تحریر تھا:)

''تم مسلمانوں سے ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم وصول کرو اور ذمیوں سے ہر بیس درہم میں سے ایک درہم وصول کرو اور جس شخص کے لیے ذمہ نہ ہو تو اُس کے ہر دس درہم میں سے ایک درہم وصول کرو''۔

7073 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِينَ، عَنْ اَنَسٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ انس بن سیرین کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

7074 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فِيْ مِائَتَی دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: مَا قَوْلُهُ: فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ؟ قَالَ: يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ: اِذَا زَادَتْ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَكَانَتْ زِيَادَتُهُ اَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَفِيهَا دِرْهَمٌ وَقَالَ آخَرُونَ: فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ، اِذَا كَانَتْ عَشَرَةً فَفِيهَا رُبْعُ دِرْهَمٍ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوسو درہموں میں پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو اس سے زیادہ رقم ہوگی' تو اسی حساب سے (زکوٰۃ لازم ہوگی)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے کیا مراد ہے؟ کہ جو اس سے زیادہ رقم ہوگی' تو اسی حساب سے (ادائیگی لازم ہوگی) تو اُنہوں نے جواب دیا: بعض حضرات نے یہ کہا ہے: جب دوسو درہم سے زیادہ ہو جائیں گے تو پھر اضافہ یہ ہوگا کہ چالیس درہموں میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی' جبکہ بعض دیگر حضرات نے یہ کہا ہے کہ جو رقم زائد ہوگی' اُس میں اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی' اُس کی صورت یہ ہے کہ جب دس درہم ہوں گے تو ایک درہم کے چوتھائی حصہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7075 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ، فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ

٭٭ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جب دوسو درہم سے زیادہ ہوں گے' تو اسی حساب سے (مزید ادائیگی لازم ہوگی)۔

7076 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ، حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ، فَاِذَا بَلَغَ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَفِيهِ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، وَاِنْ نَقَصَ مِنَ الْمِائَتَيْنِ، فَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، وَاِنْ زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَبِحِسَابِ

٭٭ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کو مال حاصل ہوتا ہے' اُس پر کوئی ادائیگی

لازم نہیں ہوگی جب تک اُس پر ایک سال نہیں گزر جاتا' اگر وہ دوسو درہم ہوں گے تو ان میں پانچ درہموں کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر دوسو درہم سے کم ہوں گے تو ان میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور اگر دوسو درہم سے زیادہ ہوں گے' تو اسی حساب سے (ادائیگی لازم ہوگی)۔

7077 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ اِنِّي عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ، وَالرَّقِيقِ، فَاَمَّا الْاِبِلُ، وَالْبَقَرُ، وَالشَّاءُ، فَلَا، وَلٰكِنْ هَاتُوا رُبْعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ، وَمِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ، وَلَيْسَ فِي مِائَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ، فَاِذَا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، فَمَا زَادَ فَفِي كُلِّ اَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ

** عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ کو معاف کر دیا ہے' جہاں تک اونٹ' گائے' بکری کا تعلق ہے تو یہ معاف نہیں ہوئی' تم چالیسواں حصہ (زکوٰۃ کے طور پر) وصول کرو' ہر دوسو درہموں میں پانچ درہم' ہر بیس دیناروں میں نصف دینار (وصول کیا جائے گا) اور دوسو درہموں میں کوئی چیز اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی' جب تک اُن پر ایک سال نہیں گزر جاتا' جب ایک سال اُن پر گزر جائے گا تو ان میں پانچ درہموں کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو رقم زیادہ ہوگی' تو ہر چالیس درہموں میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7078 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَلَا يُؤْخَذُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ اَرْبَعِينَ وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهُ، وَهِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

** حسن بصری فرماتے ہیں: دوسو سے زیادہ جو چیز ہوگی' اُس میں کوئی چیز اُس وقت تک وصول نہیں کی جائے گی جب تک اُن کی تعداد (مزید) چالیس تک نہیں ہو جاتی۔

ابن جریج نے یہ بات عطاء کے حوالے سے اور ہشام بن حجیر کے حوالے سے' طاؤس سے اسی کی مانند نقل کی ہے' جبکہ ہشام نے حسن بصری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

7079 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَبِالْحِسَابِ

** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب (دراہم کی تعداد) دوسو سے زیادہ ہو' تو اسی حساب سے (مزید ادائیگی لازم ہوگی)۔

7080 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَبِالْحِسَابِ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب (دراہم) دوسو سے زیادہ ہوں گے تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

7081 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ لَهُ مِائَةُ دِرْهَمٍ، وَعَشَرَةُ دَنَانِيرَ، قَالَا: عَلَيْهِ فِي الدَّنَانِيرِ، وَالدَّرَاهِمِ صَدَقَةٌ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: يَضُمُّ الْأَقَلَّ إِلَى الْأَكْثَرِ، وَقَالَ وَكِيعٌ: وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ: لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ مِثْلَ الْبَقَرِ، وَالْغَنَمِ حَتَّى تَبْلُغَ الدَّرَاهِمُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ

** حسن بصری اور قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس کے پاس ایک سو درہم اور دس دینار ہیں' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اُس پر دیناروں اور درہموں میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ تھوڑی چیز کو زیادہ چیز کے ساتھ ملا دے گا' جبکہ وکیع بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ فرماتے ہیں کہ گائے اور بکریوں کی طرح ان میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' جب تک درہموں کی تعداد دوسو نہیں ہو جاتی۔

7082 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: لَا يَكُونُ فِي مَالٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ عِشْرِينَ دِينَارٍ، فَإِذَا بَلَغَ عِشْرِينَ دِينَارٍ، فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ، ثُمَّ فِي كُلِّ أَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ يَزِيدُهَا الْمَالُ دِرْهَمٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْمَالُ أَرْبَعِينَ دِينَارًا، فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارٌ قَالَ: وَفِي أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ، وَدِرْهَمٌ، قُلْتُ: فَفِي عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ مُسَلَّمًا؟ قَالَ: نَعَمْ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ بِحِينٍ قُلْتُ لَهُ: لَوْ كَانَ لِلرَّجُلِ تِسْعَةَ عَشَرَ دِينَارًا لَيْسَ لَهُ غَيْرُهَا، وَالصَّرْفُ اثْنَا عَشَرَ أَوْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ بِدِينَارٍ أَفِيهَا صَدَقَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَانَتْ لَوْ صُرِفَتْ بَلَغَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ إِنَّمَا كَانَتْ إِذْ ذَاكَ الْوَرِقُ لَمْ يَكُنْ ذَهَبٌ قَالَ: وَلَيْسَ فِي وَرِقٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، ثُمَّ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا يَزِيدُهَا الْمَالُ دِرْهَمٌ، وَقَالَ ذَلِكَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: وَقَالَ عَطَاءٌ: حَتَّى يَبْلُغَ الْمَالُ أَرْبَعَمِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ فِي كُلِّ أَرْبَعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ، قُلْتُ: مِائَتَيْ دِرْهَمٍ، وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا؟ قَالَ: لَيْسَ فِي عِشْرِينَ دِرْهَمًا شَيْءٌ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَهَا لِي

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء اور عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے کہ کسی بھی مال میں اُس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک اُن کی تعداد بیس دینار نہیں ہو جاتی' جب بیس دینار ہو جائے' تو اُن میں نصف دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر مزید مال ہو' تو ہر چار دینار میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ مال مزید چالیس دینار تک نہیں پہنچ جاتا' پھر ہر چالیس دیناروں میں ایک دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر بیس دیناروں میں نصف دینار اور ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

میں نے دریافت کیا: کیا بیس دیناروں میں نصف دینار کی ادائیگی طے شدہ لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگرچہ اس کے بعد کچھ وقت بھی گزر جائے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر کسی شخص کے پاس اُنیس دینار ہوں' اس کے پاس اور دینار نہ ہوں لیکن اس کیپاس بارہ یا تیرہ دینار کا صرف ہو (یعنی اتنی مالیت کی چاندی ہو)' تو کیا اُس پر زکوٰۃ لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جب اُنہیں تبدیل کروا کے اُن کی قیمت دوسو درہم تک پہنچ جائے' کیونکہ اس صورت میں یہ چاندی شمار

ہوں گے' یہ سونے کے حکم میں نہیں رہیں گے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: چاندی میں اُس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' جب تک اُس کی تعداد دوسو درہم تک نہیں پہنچ جاتی' جب وہ دوسو درہم تک پہنچ جائیں گے' تو اُن میں پانچ درہموں کی ادائیگی لازم ہوگی' پھر مزید مال میں سے ہر چالیس درہموں میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ بات عمرو بن دینار نے بیان کی ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: جب آدمی کا مال چار سو درہم تک پہنچ جائے گا تو ہر سو درہموں میں دس درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔ میں نے دریافت کیا: اگر دوسو بیس درہم ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: بیس درہموں میں کوئی چیز لازم نہیں ہو گی۔ عمرو بن دینار نے مجھے یہی بات بیان کی ہے۔

7083 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: حَتّٰى يَبْلُغَ الْاَرْبَعِينَ دِرْهَمًا، فَهِيَ حِينَئِذٍ سِتَّةٌ، ثُمَّ لَا شَيْءَ حَتّٰى تَبْلُغَ ثَمَانِينَ وَمِائَتَيْنِ فَهِيَ سَبْعَةٌ، ثُمَّ كَذٰلِكَ قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنْ كَانَتْ ثَلَاثَةً وَعِشْرِينَ دِينَارًا، فَفِي الْعِشْرِينَ نِصْفُ دِينَارٍ، وَاِنْ كَانَ الصَّرْفُ بَلَغَ ثَلَاثَةً وَاَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَفِيهَا دِرْهَمٌ، وَاِلَّا فَلَا قَالَ: وَقَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ: مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ فِي الْاَرْبَعِينَ وَالنَّيِّفِ دِرْهَمٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ الْاَرْبَعِينَ وَالنَّيِّفِ شَيْءٌ"

❀❀ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: یہاں تک کہ وہ چالیس درہم تک پہنچ جائیں' تو اس صورت میں یہ چھ ہو جائیں گے' پھر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی یہاں تک کہ یہ دوسو اسّی تک پہنچ جائیں تو اس میں سات درہموں کی ادائیگی لازم ہوگی' پھر اسی طرح ہوگا۔

عطاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب تیئس دینار ہوں' تو بیس دیناروں میں نصف دینار کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر ان کی بیع صرف کر لی جائے اور ان کی تعداد پینتالیس درہم ہو جائے' تو اُن میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی' ورنہ ادائیگی لازم نہیں ہو گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ جو عطاء کے قول کی مانند ہے' جو چالیس اور مزید کچھ درہموں کے بارے میں ہے' چالیس اور مزید سے کم درہموں میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

7084 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّهُ كَانَ يُقَالُ: فِي مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ بَعْدَ مِائَتَيْنِ حَتّٰى يَبْلُغَ اَرْبَعِينَ دِرْهَمًا شَيْءٌ

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ دوسو درہموں میں پانچ درہموں کی ادائیگی لازم ہوگی اور دوسو درہموں کے بعد مزید رقم میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' جب تک مزید چالیس درہم نہیں ہو جاتے۔

7085 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ فِي مَا دُوْنَ الْمِائَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ قَالَ: وَفِي كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: فِي رِقَّةِ اَحَدِهِمْ اِذَا بَلَغَتْ خَمْسَةَ اَوَاقٍ رُبْعُ الْعُشُورِ

❋❋ امام جعفر صادق اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''دوسو درہموں سے کم (درہموں) میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی' جب دوسو درہم ہو جائیں' تو اُن میں پانچ دراہم کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جو خط لکھا تھا اُس میں یہ تحریر تھا: کسی شخص کی چاندی جب پانچ اوقیہ تک پہنچ جائے' تو اُس میں چالیسویں حصہ (یعنی اڑھائی فیصد کی ادائیگی) لازم ہوگی۔

بَابُ لَا زَكَاةَ اِلَّا فِيْ فَضْلٍ

باب: اضافی (سازوسامان) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی

7086 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا شَهْرُ زَكَاتِكُمْ، فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّهِ، ثُمَّ لِيُؤَدِّ زَكَاةَ مَا فَضَلَ

❋❋ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ تمہاری زکوٰۃ کی ادائیگی کا مہینہ ہے' جس شخص کے ذمہ قرض ہو' وہ اُسے ادا کردے اور پھر جو بچ جائے اُس کی زکوٰۃ ادا کرے۔

7087 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، يُخْبِرُنَا وَنَحْنُ مَعَ عَطَاءٍ، اَنَّ عُثْمَانَ كَانَ اِذَا خَرَجَ الْعَطَاءُ يَخْطُبُ فَيَقُوْلُ: مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيَقْضِهِ ثُمَّ لِيُزَكِّ مَالَهُ فَقَالَ لِيْ عَطَاءٌ عِنْدَ ذٰلِكَ: لَعَمْرِي مَا فِيْ مَالِ الرَّجُلِ، وَهُوَ عَلَيْهِ دَيْنٌ صَدَقَةٌ فِيهِ، قَالَ عَطَاءٌ: فَاِذَا زَكُّوا عَطَاءَ الرَّجُلِ بَعْدَ دَيْنِهِ، فَلَمْ يَظْلِمْ سَيِّدُ الْعَطَاءِ قُلْتُ لَهُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَيَّ دَيْنٌ، وَلِيْ مَالٌ، وَلِيْ مِنَ الرَّقِيقِ مَا يُقِلُّ عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ اُزَكِّي عَنِّي؟ قَالَ: نَعَمْ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عبید بن عمیر کو سنا' اُنہوں نے ہمیں بتایا' ہم اُس وقت عطاء بن ابی رباح کے ساتھ تھے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تنخواہ کی ادائیگیوں کے وقت خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: جس شخص کے ذمہ قرض ہو وہ اُسے ادا کردے اور پھر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے' اُس وقت عطاء بن ابی رباح نے مجھ سے کہا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! جب آدمی کے ذمہ قرض ہو' تو آدمی کے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

عطاء یہ فرماتے ہیں: جب لوگ قرض کی ادائیگی کے بعد تنخواہ کی زکوٰۃ ادا کردیں تو تنخواہ دینے کا نگران ظلم کا مرتکب نہیں ہوگا۔
میں نے اُن سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میرے ذمہ کوئی قرض ہو اور میرے پاس کوئی مال بھی ہو اور میرے پاس غلام بھی ہو' جو میرے قرض کی جگہ ادا کیا جاسکتا ہو' تو کیا میں اپنے مال کی زکوٰۃ دوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

7088 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا حَضَرَ نَخْلُكَ اَوْ زَرْعُكَ انْظُرْ مَا عَلَيْكَ مِنْ دَيْنٍ

قَدِيمٍ، اَوْ حَدِيثٍ فَارْفَعْهُ، ثُمَّ زَكِّ مَا بَقِيَ اِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ

✷✷ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تمہارے کھجوروں کے درختوں (کی پیداوار اُتارنے) یا کھیت (کی پیداوار اُتارنے) کا وقت آ جائے تو تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم پر نیا یا پرانا کتنا قرض ہے؟ پھر تم اُتنی پیداوار کو اُٹھا لو اور جو باقی بچ جائے اُس کی زکوٰۃ ادا کرو جبکہ باقی بچ جانے والا مال پانچ وسق جتنا ہو۔

7089 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: حَرْثٌ لِرَجُلٍ دَيْنُهُ اَكْثَرُ مِنْ مَالِهِ، يُحْصَدُ اَيُؤَدِّي حَقَّهُ يَوْمَ يُحْصَدُ قَالَ: مَا اَرَى عَلَى رَجُلٍ دَيْنُهُ اَكْثَرُ مِنْ مَالِهِ مِنْ صَدَقَةٍ فِي مَاشِيَةٍ، وَلَا اَصْلٍ، وَلَا اَنْ يُؤَدِّيَ حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک آدمی کی پیداوار ہوتی ہے اور اُس کے ذمہ قرض اُس کے مال سے زیادہ ہے، جب وہ پیداوار کی کٹائی کرتا ہے تو جس دن اُس نے کٹائی کی ہے، کیا وہ اُس دن اپنے حق کو ادا کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جس شخص کے ذمہ اتنا قرض ہو جو اُس کے مال سے زیادہ ہو، میرے نزدیک اُس پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، خواہ وہ جانوروں کے حوالے سے ہو، یا اصل (سونے چاندی کے حوالے سے ہو) اور نہ ہی وہ پیداوار کی کٹائی کے دن اُس کے حق کو ادا کرے گا (یعنی پیداوار کی زکوٰۃ ادا کرے گا)۔

7090 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُوْلُ: لَيْسَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوزبیر نے مجھے بتایا کہ میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایسے شخص پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

7091 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: اِنَّمَا الصَّدَقَةُ فِيمَا اَحْرَزْتَ بَعْدَ مَا تُطْعِمُ مِنْهُ، وَبَعْدَ مَا تُعْطِي الْاَجْرَ اَوْ تُنْفِقُ فِي دَقٍّ، وَغَيْرِهِ حَتّٰى تُحْرِزَهُ فِي بَيْتِكَ اِلَّا اَنْ تَبِيعَ شَيْئًا فَالصَّدَقَةُ فِيمَا بِعْتَ

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: زکوٰۃ اُس چیز میں لازم ہوگی، جسے تم کھلانے کے بعد محفوظ کر لو اور تم معاوضہ ادا کر دو اور تم اُسے مزید کاشت کاری یا اس کے علاوہ میں خرچ کر دو اور پھر تم اُسے اپنے گھر میں محفوظ کر لو، البتہ اگر تم کوئی چیز فروخت کرتے ہو، تو جو چیز تم نے فروخت کی ہے اُس میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔

7092 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: مَا اَعْطَيْتَ مِنْ طَعَامِكَ فِي نَفَقَتِكَ فَهُوَ فِي الطَّعَامِ، وَمَا اَكَلْتَ اَيْضًا اِلَّا شَيْئًا تَقُوتُهُ لِاَهْلِكَ يَقُوْلُ: تَكِيلُهُ لَهُمْ

✷✷ عکرمہ فرماتے ہیں: تم اپنی خوراک میں سے اپنے خرچ کے لیے جو کچھ دیتے ہو، تو وہ خوراک کا حصہ شمار ہوگا اور تم جو کچھ کھا لیتے ہو، اُس کا بھی یہی حکم ہے، البتہ جو چیز تم اپنے اہلِ خانہ کے لیے خوراک کے طور پر رکھتے ہو، اُس کے بارے میں عکرمہ یہ

فرماتے ہیں: تم اُن کے لیے ماپ کر رکھو گے۔

بَابُ الزَّكَاةِ مِنَ الْعُرُوضِ

باب: سازوسامان کی زکوٰۃ

7093 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ: فِي الصَّيَّادِ يَحْبِسُ صَيْدَهُ سَنَةً اَوِ الطَّيْرَ يَحْبِسُهَا سَنَةً لَيْسَ فِيهَا زَكَاةٌ حَتّٰى يَحْبِسَهَا فِيْ شَيْءٍ يُدِيْرُهُ لِتِجَارَةٍ قَالَ سُفْيَانُ: وَكُلُّ اِنْسَانٍ وَرِثَ شَيْئًا فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَصْرِفَهُ اِلَّا رَجُلٌ وَرِثَ بَقَرًا، اَوْ غَنَمًا، اَوْ اِبِلًا، اَوْ ذَهَبًا، اَوْ فِضَّةً، اَوْ زَرْعًا

✸✸ سفیان فرماتے ہیں: جو شکاری ا۔ شکار کو ایک سال تک یا (شکار کیے ہوئے) پرندے کو ایک سال تک روکے رکھتا ہے تو اس میں زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ب تک وہ اُسے کسی ایسی صورتِ حال میں روکے نہیں رکھتا، جس کے ذریعہ اُس کا ارادہ تجارت کرنے کا ہو۔

سفیان یہ بھی فرماتے ہیں: جو شخص کسی چیز کا وارث بنے تو اُس پر زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی، جب تک وہ اُسے پھیر نہیں دیتا، البتہ اس کا حکم مختلف ہے جو شخص گائے کا، یا بکری کا، یا اونٹ کا، یا سونے کا، یا چاندی کا، یا کھیت کا وارث بنتا ہے۔

7004 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنِ النَّخَعِيِّ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ سِلْعَةٌ لِتِجَارَةٍ، فَمَكَثَ عِنْدَهُ سَنَوَاتٍ لَا يَبِيعُهَا، فَالزَّكَاةُ فِيهَا كُلَّ عَامٍ يُخْرِجُ زَكَاتَهُ قَالَ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَا زَكَاةَ فِيهِ بَعْدَ الْمَرَّةِ الْاُولٰى

✸✸ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس تجارت کے لیے کوئی سامان ہو اور وہ کئی سال تک اُس کے پاس پڑا رہے اُس سامان کو وہ فروخت نہ کرے تو اُس سامان میں ہر سال زکوٰۃ لازم ہوگی اور وہ اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا، جبکہ امام شعبی یہ کہتے ہیں: پہلی مرتبہ کی ادائیگی کے بعد اُس سامان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

7095 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ يَكُونُ الطَّعَامُ عِنْدَ اَبِي مِنْ اَرْضِهِ، فَيَمْكُثُ عِنْدَهُ السَّنَتَيْنِ، وَالثَّلَاثَ يُرِيدُ بَيْعَهُ، فَلَا يُزَكِّيهِ بَعْدَ الزَّكَاةِ الْاُولٰى يَنْتَظِرُ بِهِ الْغَلَاءَ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: اسْمٌ لَا اُحِبُّ اَنْ اَقُولَهُ يَنْتَظِرُ بِهِ الْغَلَاءَ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کے پاس اُن کی زمین کی پیداوار کا کچھ اناج موجود تھا، وہ دو یا شاید تین سال اُن کے پاس رہا، میرے والد اُسے فروخت کرنا چاہتا تھا، لیکن اُنہوں نے پہلی مرتبہ کی زکوٰۃ کے بعد اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی، وہ یہ انتظار کر رہے تھے کہ اس کی قیمت زیادہ ہو جائے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں یہ بیان کروں کہ وہ اس کے ذریعے اُس کے مہنگے ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔

7096 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: لَوْ كَانَتْ لِي غَنَمٌ فَزَكَّيْتُهَا، ثُمَّ بِعْتُ مِنْ اَصْوَافِهَا، وَاَلْبَانِهَا بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ لَمْ يَكُنْ فِيهَا زَكَاةٌ فِي الْمِائَتَيْنِ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ اِذَا كَانَتْ قَدْ صُدِّقَتْ اَعْنَاقُ الْغَنَمِ قَالَ: وَقَالَ ذٰلِكَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ

✵✵ حماد فرماتے ہیں: اگر میرے پاس بکریاں ہوں' تو میں اُن کی زکوٰۃ ادا کروں گا' پھر میں اُن کی اُون اور دودھ کو دوسو درہم میں فروخت کردوں' تو اُن دوسو درہموں میں زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی جب تک اُن پر ایک سال نہیں گزر جاتا' جبکہ اس سے پہلے بکریوں کی زکوٰۃ ادا کی جاچکی ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حکم بن عتیبہ نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

7097 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الْجُعْفِيَّ عَنْ رَجُلٍ لَهُ طَعَامٌ مِنْ اَرْضِهِ، يُرِيدُ بَيْعَهُ، قَدْ زَكّٰى اَصْلَهُ قَالَ: فَقَالَ: الشَّعْبِيُّ: لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ حَتّٰى يُبَاعَ قَالَ: وَقَالَ النَّخَعِيُّ: فِيهِ زَكَاةٌ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے جعفی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس کے پاس اُس کی زمین کا اناج موجود ہوتا ہے' جسے وہ فروخت کرنے کا ارادہ رکھتا ہے' وہ اُس کی اصل کی زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے۔ تو جعفی نے بتایا ہے کہ امام شعبی فرماتے ہیں: اُس میں زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی جب تک اُسے فروخت نہیں کر دیا جاتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔

7098 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا سَمِعْنَا فِيهِ بِغَيْرِ الْاَوَّلِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ

✵✵ ایک اور سند کے ہمراہ عطاء کے حوالے سے یہ منقول ہے کہ اُن کی رائے بھی امام شعبی کی رائے کے مطابق ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے: ہم نے اس بارے میں پہلے قول کے علاوہ اور کوئی قول نہیں سنا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔

7099 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ حَمَاسٍ قَالَ: مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ، فَقَالَ: اَدِّ زَكَاةَ مَالِكَ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا لِي مَالٌ اُزَكِّيهِ اِلَّا فِي الْخِفَافِ، وَالْاُدُمِ قَالَ: فَقَوِّمْهُ، وَاَدِّ زَكَاتَهُ

✵✵ حماس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو انہوں نے فرمایا: تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردو! میں نے کہا: میرے پاس تو ایسا مال ہی نہیں ہے' جس کی میں زکوٰۃ ادا کروں' صرف موزے اور چمڑے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُن کی قیمت لگواؤ اور پھر اُن کی زکوٰۃ ادا کرو۔

7100 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ فِي الْبَزِّ: إِنْ كَانَ يُدَارُ كَهَيْئَةِ الرَّقِيقِ زَكَّى ثَمَنَهُ

** کپڑے کے بارے میں عطاء یہ فرماتے ہیں: اگر اُسے غلاموں کی طرح گھمایا جاتا ہو (یعنی فروخت کے لیے لے جایا جاتا ہو) تو آدمی اُس کی قیمت کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

7101 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ فِي رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ الْحُبُوبُ شَتَّى لَا تَجِبُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا زَكَاةٌ قَالَ: يَجْمَعُهَا ثُمَّ يُزَكِّيهَا

** طاؤس نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جس کے پاس مختلف قسم کا اناج موجود ہو اور اُن میں سے کسی بھی ایک قسم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے تو طاؤس یہ فرماتے ہیں: آدمی اُن سب کو جمع کر کے اُن کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

7102 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ: لَا زَكَاةَ فِي عَرَضٍ لَا يُدَارُ إِلَّا الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ تِبْرًا مَوْضُوعًا - وَإِنْ كَانَ لَا يُدَارُ - زَكَّى

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں کہ ایسے سامان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' جسے (تجارت کے لیے) لے جایا نہیں جاتا' البتہ سونے اور چاندی کا حکم مختلف ہے' کیونکہ جب وہ ڈلی کی شکل میں ہوں' تو اگرچہ اُنہیں تجارت کے لیے نہیں بھی لے جایا جاتا' تو پھر بھی اُن کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

7103 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ فِيمَا كَانَ مِنْ مَالٍ فِي رَقِيقٍ، أَوْ فِي دَوَابَّ، أَوْ بَزٍّ يُدَارُ لِتِجَارَةِ الزَّكَاةِ كُلَّ عَامٍ

** نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن کے مال میں سے جس غلام یا جانور یا کپڑے کو تجارت کے لیے لے کر جایا جاتا تھا' وہ ہر سال اُس کی زکوٰۃ ادا کرتے تھے۔

7104 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، وَأَبِي النَّضْرِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُمْ قَالُوا: فِي الْعُرُوضِ تُدَارُ الزَّكَاةُ كُلَّ عَامٍ، لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا الزَّكَاةُ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ الشَّهْرُ مِنْ عَامٍ قَابِلٍ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ أَنَا ابْنَ أَبِي سَبْرَةَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، وَأَبُو النَّضْرِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، وَأَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُرْوَةَ مِثْلَهُ

** سعید بن مسیّب' قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ یہ حضرات فرماتے ہیں: جس سامان کو تجارت کے لیے لے جایا جاتا ہے' اُس میں ہر سال زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی اور اُس میں سے زکوٰۃ صرف اُس وقت وصول کی جائے گی' جب اگلے سال وہی مہینہ نہیں آ جاتا (جس مہینہ میں' پہلے سال زکوٰۃ ادا کی تھی)۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ایک اور سند کے ساتھ سعید بن مسیّب' قاسم بن محمد اور عروہ کے حوالے سے اسی کی

مانند روایت سنی ہے۔

7105 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَا اَنَّهَا قِيمَةُ الْعُرُوضِ يَوْمَ تُخْرَجُ زَكَاتُهُ

* * ابن جریج فرماتے ہیں: میں نے یہ بات سنی ہے کہ جس دن زکوٰۃ ادا کی جائے گی اُس دن میں سامان کی قیمت کا حساب کیا جائے گا۔

بَابُ لَا زَكَاةَ اِلَّا فِى النَّاضِّ

باب: زکوٰۃ صرف سونے چاندی میں لازم ہوتی ہے

7106 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: السَّلَفُ يُسْلِفُهُ الرَّجُلُ قَالَ: فَلَيْسَ عَلَى سَيِّدِ الْمَالِ، وَلَا عَلَى الَّذِى اَسْلَفَهُ صَدَقَةٌ، وَهُوَ حِينَئِذٍ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ فِى الصَّدَقَةِ غَيْرَ اَنَّهُ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الدَّيْنِ هُوَ زَعَمُوا مَنِيحَةُ الذَّهَبِ السَّلَفُ، هُوَ الْقَائِلُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب کوئی شخص بیع سلف کرتا ہے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: مال کے مالک پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور نہ ہی اُس شخص پر زکوٰۃ لازم ہوگی جس نے بیع سلف کی ہے اُس وقت اس کا حکم زکوٰۃ میں قرض کی مانند ہوگا البتہ اجر کے اعتبار سے یہ قرض کی ادائیگی سے زیادہ عظمت والا ہے لوگ یہ کہتے ہیں: بیع سلف یہ ہے کہ سونا عطیہ کر دیا جائے وہ اسی بات کے قائل ہیں۔

7107 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ رَجُلًا، اَخْبَرَهُ، اَنَّ يَتِيمًا كَانَ لَهُ مَالٌ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقِيلَ زَكِّهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَوْفَ

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اُنہیں یہ بتایا کہ ایک یتیم کا مال حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا اُن سے کہا گیا: آپ اس کی زکوٰۃ ادا کر دیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عنقریب (ادا کر دی جائے گی)۔

7108 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَلَفَ ابْنُ عُمَرَ مَالَ يَتِيمٍ، فَكَانَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ سِنِينَ، فَكَانَ يُزَكِّيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ تِلْكَ الثَّلَاثَ سِنِينَ يُخْرِجُهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک یتیم کا مال سلف کے طور پر لیا اور وہ اُن کے پاس تین سال تک رہا وہ اُس کی زکوٰۃ ادا کرتے رہے اور ان تین سالوں تک وہ اپنے اموال میں سے اس کی زکوٰۃ ادا کرتے رہے۔

7109 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ: كَانَتْ تَكُونُ عِنْدَهُ اَمْوَالُ يَتَامَى، فَيَسْتَلِفُ اَمْوَالَهُمْ لِيُحْرِزَهَا مِنَ الْهَلَاكِ، ثُمَّ يُخْرِجُ زَكَاتَهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس یتیموں کے اموال ہوتے تھے تو وہ اُن کے اموال کو

ہلاکت سے بچانے کے لیے بیع سلف کر لیتے تھے' پھر وہ ہر سال اُن کے اموال میں سے زکوۃ نکالا کرتے تھے۔

7110 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

7111 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا كَانَ دَيْنُكَ فِي ثِقَةٍ فَزَكِّهِ، وَاِنْ كُنْتَ تَخَافُ عَلَيْهِ التَّلَفَ فَلَا تُزَكِّهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تمہارا قرض کسی قابلِ اعتماد شخص کے ذمہ ہو تو تم اُس کی زکوۃ ادا کرو اور اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ ضائع ہو جائے گا تو تم اُس کی زکوۃ اُس وقت تک ادا نہ کرنا' جب تک تم اُسے اپنے قبضہ میں نہیں لیتے (یعنی جب تک وہ واپس وصول نہیں ہو جاتا)۔

7112 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے (کہ اُنہوں نے یہ فرمایا ہے)۔

7113 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: فِي كُلِّ عَرَضٍ نُقِدَ، وَدَيْنٍ يُرْجَى زَكَاةٌ

٭٭ طاؤس فرماتے ہیں: ہر سامان میں خواہ وہ نقد ہو' یا قرض ہو' اُس میں زکوۃ کی اُمید رکھی جائے گی۔

7114 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ فِي الدَّيْنِ زَكَاةٌ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: قرض میں زکوۃ لازم نہیں ہوتی۔

7115 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَيْسَ فِي الدَّيْنِ زَكَاةٌ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قرض میں زکوۃ لازم نہیں ہوتی۔

7116 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ يُسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ لَهُ الدَّيْنُ عَلَى الرَّجُلِ قَالَ: مَا يَمْنَعُهُ اَنْ يُزَكِّيَ؟ قَالَ: لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ: وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلْيُؤَدِّ مَا غَابَ عَنْهُ

٭٭ عبیدہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے کسی دوسرے شخص سے قرض (واپس) لینا ہو' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زکوۃ کی ادائیگی میں کیا چیز اُس کے لیے رکاوٹ ہے؟ سائل نے کہا: وہ اُس کی قدرت نہیں رکھتا (کہ اپنا قرض واپس لے)۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ شخص سچا بھی ہو' تو جو

چیز اُس کے پاس موجود نہیں ہے وہ اُسے ادا کر دے۔

7117 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

✽ ✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

7118 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ

✽ ✽ ایک اور سند کے ساتھ قاضی شریح کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

7119 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ الْخَوْزِيِّ قَالَ: اِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَافِعٍ، اِذْ جَائَهُ زِيَادٌ الْبَوَّابُ، فَقَالَ: اِنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ - لِابْنِ الزُّبَيْرِ - يَقُوْلُ: اَرْسِلْ بِزَكَاةِ مَالِكَ قَالَ: هُوَ اَرْسَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَمَا رَاجَعَهُ غَيْرَهَا حَتّٰى قَامَ، فَاَخْرَجَ مِائَةَ دِرْهَمٍ قَالَ: فَاقْرَاْ عَلَيْهِ السَّلَامَ، وَقُلْ اِنَّمَا الزَّكَاةُ مِنَ النَّاضِّ قَالَ نَافِعٌ: فَلَقِيتُ بَعْدُ زِيَادًا، فَقُلْتُ: اَبَلَّغْتَهُ مَا قَالَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَمَاذَا قَالَ؟ قَالَ: صَدَقَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيدَ نَحْوَ ذٰلِكَ عَنْ زِيَادٍ

✽ ✽ نافع بن خوزی بیان کرتے ہیں: میں عبدالرحمٰن بن نافع کے پاس موجود تھا' اسی دوران زیاد نامی دربان آیا اور بولا: امیر المؤمنین' اُس کی مراد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تھے' یہ فرما رہے ہیں کہ تم اپنے مال کی زکوٰۃ بھجوا دو۔ عبدالرحمٰن نے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے تمہیں بھیجا ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! تو عبدالرحمٰن نے اُسے اور کچھ نہیں کہا' وہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے ایک سو درہم نکالے اور بولے: تم اُنہیں میری طرف سے سلام کہنا اور یہ کہہ دینا کہ زکوٰۃ سونے چاندی میں ہوتی ہے۔

نافع بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات زیاد نامی دربان سے ہوئی تو میں نے کہا: عبدالرحمٰن نے جو کہا تھا' وہ پیغام تم نے پہنچا دیا تھا' اُس نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: پھر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کیا کہا؟ اُس نے جواب دیا: اُنہوں نے یہ کہا کہ اُس نے سچ کہا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

7120 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا اَرَى الصَّدَقَةَ اِلَّا فِي الْعَيْنِ

✽ ✽ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: میرے خیال میں زکوٰۃ صرف عین (یعنی سونے چاندی) میں لازم ہوتی ہے۔

7121 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: فِي دَيْنٍ لِرَجُلٍ عَلٰى آخَرَ يُعْطِي زَكَاتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَرَى فِي الدَّيْنِ صَدَقَةً، وَاِنْ مَكَثَ سِنِينَ حَتّٰى اِذَا خَرَجَ زَكَّاهُ وَاحِدَةً، وَكَانَ يَقُوْلُ: فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ بِالْمَالِ فَيَحِلُّ، فَاِذَا حَلَّ ابْتَاعَ بِهِ، وَاَحَالَ بِهِ عَلٰى غُرَمَائِهِ، وَلَمْ يَقْبِضْ فِي ذٰلِكَ قَالَ: لَا صَدَقَةَ فِيهِ، قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنْ كَانَ عَلٰى، وَثِيقٍ فَلَا يُزَكِّهِ حَتّٰى يَخْرُجَ

قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ : يُزَكِّي الدَّيْنَ كُلَّ حَوْلٍ حَتّٰى يَحِلَّ إِذَا كَانَ عَلٰى وَثِيقٍ، قُلْتُ: مَالٌ أَحْرَزْتُهُ فَسُرِقَ مِنْ عِنْدِي أَوْ مِنْ عِنْدَ الصَّرَّافِ، أَوْ أَفْلَسَ الصَّرَّافُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ قَالَ: فَمَكَثَ عِنْدِي شَهْرًا، أَوْ أَكْثَرَ فَسُرِقَ أَوْ أَصَابَهُ هَلَاكٌ، مَا كَانَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ أَنْ كُنْتَ تَنْوِي أَنْ تُزَكِّيَهُ قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لِي أَعْبُدٌ، أُوَاجِرُهُمْ سَنَةً إِلٰى سَنَةٍ عَلَيْهِمْ أَرْبَعُمِائَةِ دِينَارٍ قَالَ: فَبَدَرَنِي قَالَ: وَإِذَا أَخَذْتَ الْمَالَ فَزَكِّهِ قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ، وَلٰكِنْ أُزَكِّي عَنْهُمْ يَوْمَ الْفِطْرِ؟ قَالَ: "نَعَمْ، وَذٰلِكَ بِأَنَّكَ تُسْلِفُ مِنَ الْمَالِ، وَيَشْتَكِي بَعْضُ الْغِلْمَةِ، وَيَأْبَقُ، قُلْتُ لَهُ: لَوْ حَانَتْ صَدَقَةُ مَالِي، وَأَنَا بِأَرْضٍ غَيْرِ أَرْضِي، أَدْفَعُ صَدَقَتِي إِلٰى عَامِلِ تِلْكَ الْأَرْضِ أَوْ أُؤَخِّرُهَا حَتّٰى أَدْفَعَهَا إِلٰى عَامِلِ أَرْضِي؟ قَالَ: سَوَاءٌ لَا يَضُرُّكَ إِذَا أَخْرَجْتَهَا إِلٰى أَيِّهِمَا دَفَعْتَهَا"

** ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو سنا (ان سے سوال کیا گیا:) جب کسی شخص نے کسی دوسرے سے قرض واپس لینا ہو تو وہ اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا' اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء قرض میں زکوٰۃ کے قائل نہیں تھے' خواہ کئی سال گزر جائیں' یہاں تک کہ جب وہ وصول ہوگا 'تو آدمی ایک ہی مرتبہ اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا' وہ ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی سامان خریدتا ہے اور پھر اُس کے قرض خواہ اُس کے پاس آ جاتے ہیں اور وہ اُس میں سے کسی بھی چیز کو قبضہ میں نہیں لے پاتا' تو عطاء فرماتے ہیں: اس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔ عطاء فرماتے ہیں: اگر وہ کسی قابلِ اعتماد شخص کے ذمہ بھی ہو' تو بھی آدمی اُس قرض کی زکوٰۃ اُس وقت تک ادا نہیں کرے گا' جب تک وہ قرض وصول نہیں ہو جاتا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم یہ فرماتے ہیں کہ آدمی قرض کی زکوٰۃ ہر سال ادا کرے گا' یہاں تک کہ وہ وصول ہو جائے' جبکہ وہ کسی قابلِ اعتماد شخص کے ذمہ ہو۔ میں نے دریافت کیا: میں ایک مال کو سنبھال کر رکھ لیتا ہوں' وہ میرے پاس سے یا صراف (یعنی سنیارے) کے پاس سے چوری ہو جاتا ہے' یا وہ صراف مفلس ہو جاتا ہے۔ عبدالکریم نے جواب دیا: اُس مال پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ ابن جریج نے دریافت کیا: اگر وہ مال ایک ماہ تک میرے پاس رہتا ہے یا اس سے زیادہ رہتا ہے پھر وہ چوری ہو جاتا ہے' یا اُسے ہلاکت لاحق ہو جاتی ہے' خواہ وہ جو کوئی بھی ہو' تو اُس مال پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' اگرچہ تم نے یہ نیت کی ہوئی ہو کہ تم اس کی زکوٰۃ ادا کرو گے۔

عبدالکریم نے یہ بھی کہا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر میرے پاس کچھ غلام ہوں' جنہیں میں ایک سال سے لے کر دوسرے سال تک اُجرت پر رکھ لوں اور اُن پر چار سو دینار کی ادائیگی لازم ہو' تو اُنہوں نے تیزی سے مجھے جواب دیا کہ جب تم مال حاصل کرو گے اُس وقت اُس کی زکوٰۃ ادا کرنا۔ اُنہوں نے کہا: مجھے یہ معلوم ہے لیکن کیا میں عیدالفطر کے دن اُن کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے مال میں بیع سلف کی ہے' اگر کچھ لڑکے بیمار ہو جاتے ہیں' یا کچھ غلام مفرور ہو جاتے ہیں۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر میرے مال کی زکوٰۃ کا وقت آ جائے اور میں اُس وقت اپنے علاقے کی بجائے کسی اور سرزمین پر موجود ہوں' تو کیا میں اپنے موجودہ علاقے کے گورنر کو اپنی زکوٰۃ سپرد کر دوں گا' یا

میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو مؤخر کروں گا اور اپنے علاقے میں واپس آ کر وہاں کے گورنر کو ادائیگی کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ دونوں صورتیں برابر ہیں، تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا جب تم زکوٰۃ ان دونوں میں سے کسی کے بھی سپرد کر دو۔

7122 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَزِيدُ بْنُ يَزِيدِ بْنِ جَابِرٍ، اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَكُونُ عِنْدَنَا النَّفَقَةُ، فَاُبَادِرُ الصَّدَقَةَ، وَاُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِي، وَاَقْضِي دَيْنِي قَالَ: فَلَا تُبَادِرْ بِهَا، فَاِذَا جَائَتْ فَاحْسِبْ دَيْنَكَ مَا عَلَيْكَ فَاجْمَعْ ذٰلِكَ جَمِيعًا ثُمَّ زَكِّهِ

٭٭ یزید بن یزید بن جابر بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن ابوبکر نے اُنہیں بتایا کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! ہمارے پاس ذاتی اخراجات کی چیزیں موجود ہوتی ہیں اور میں زکوٰۃ جلدی ادا کر دیتا ہوں اور اپنے اہلِ خانہ پر خرچ بھی کرتا ہوں اور میں نے اپنا قرض بھی ادا کرنا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم (وقت آنے سے پہلے) زکوٰۃ جلدی ادا نہ کرو، جب زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت آئے تو تمہارے ذمہ جو قرض لازم ہے تم اُس کا حساب کرو، پھر تم پورا حساب کرنے کے بعد زکوٰۃ ادا کرو۔

7123 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَجِيءُ اِبَّانُ زَكَاتِي، وَلِيْ دَيْنٌ؟ فَاَمَرَهُ اَنْ يُزَكِّيَهُ

٭٭ عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: میری زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت آ گیا اور میں نے کچھ قرض بھی لینا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے ہدایت کی کہ وہ زکوٰۃ ادا کر دے۔

7124 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَيْسَ فِي الدَّيْنِ زَكَاةٌ

٭٭ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قرض میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

7125 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَيْسَ فِي الدَّيْنِ زَكَاةٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قرض میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

7126 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ غَلَبَهُ الْعَدُوُّ عَلٰى اَلْفِ دِرْهَمٍ، فَاسْتَخْرَجَهَا بَعْدَ سَنَةٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ فِيهِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ اَخْذِهِ، لِاَنَّهُ كَانَ مُسْتَهْلَكًا، لَوْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ اقْتَسَمُوهُ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے ایک ہزار درہموں پر دشمن قبضہ کر لیتا ہے اور پھر ایک سال کے بعد وہ درہم اُس شخص کو ملتے ہیں، تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُن درہموں میں اُس شخص پر زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں

ہوگی' جب تک اُس کے وصول کرنے کے بعد' اُن پر ایک سال نہیں گزر جاتا' کیونکہ یہ تو ایک طرح سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے' اگر مسلمان اُن پر غلبہ پالیں' تو وہ اُنہیں تقسیم کرلیں گے۔

7127 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ مَيْمُونَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: كَتَبَ عُرْوَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ مَالٍ ظُلِمَ فِيهِ النَّاسُ، فَكَانَ بَاَيْدِى الْعُمَّالِ، فَكَتَبَ اَنْ يُرَدَّ عَلَيْهِمْ، وَيُؤْخَذَ مِنْهُمْ زَكَاتُهُ فَرَاجَعَهُ عَامِلُهُ فِيْ ذٰلِكَ يَاْخُذُهَا مِنْ كُلِّ عَامٍ اَوْ سَنَةٍ وَاحِدَةٍ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اِنْ كَانَ مَالًا ضِمَارًا فَزَكِّهِ سَنَةً وَاحِدَةً، قُلْتُ لَهُ: مَا الضِّمَارُ؟ قَالَ: الذَّاهِبُ

❋❋ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: عروہ بن محمد نے عمر بن عبدالعزیز کو ایسے مال کے بارے میں خط لکھا جس میں لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے اور وہ مال کسی سرکاری اہلکار کے ہاتھ لگ جاتا ہے۔تو عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا کہ وہ مال اُن لوگوں کو واپس کیا جائے گا اور اُس کے بعد اُن لوگوں سے اُس مال کی زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔اُن کے گورنر نے اس بارے میں دوبارہ اُن سے رجوع کیا: کہ کیا وہ ہر سال اُس مال کی زکوٰۃ وصول کرے گا' یا ایک ہی سال وصول کرے گا؟ تو عمر بن عبدالعزیز نے اُسے خط میں لکھا کہ اگر وہ مال ضمار ہو (یعنی جس کی واپسی کی امید نہ ہو)' تو تم صرف ایک ہی سال اُس کی زکوٰۃ ادا کرو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: ضمار سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: رخصت ہونے والی چیز۔

7128 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِقَتَادَةَ: الْمَالُ الْغَائِبُ اَفِيهِ زَكَاةٌ؟ قَالَ: اِذَا لَمْ يَكُنْ ضِمَارًا اَوْ فِيْ تُوًى فَزَكِّهِ

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے دریافت کیا: جو مال غیر موجود ہو' کیا اُس میں زکوٰۃ لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو وہ ضمار یا توی نہ ہو (یعنی اس کے واپس ملنے کی امید ہو) تو تم اُس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

7129 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: الزَّكَاةُ عَلٰى مَنِ الْمَالُ فِيْ يَدِهٖ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ الدَّيْنُ، وَالسَّلَفُ عَلٰى مَلِيءٍ، فَعَلٰى سَيِّدِهٖ اَدَاءُ زَكَاتِهٖ، فَاِنْ كَانَ عَلٰى مُعْدِمٍ، فَلَا زَكَاةَ فِيهِ حَتّٰى يُخْرَجَ فَيَكُونُ عَلَيْهِ زَكَاةُ السِّنِينَ الَّتِى مَضَتْ قَالَ: ذٰلِكَ الْاَمْرُ

❋❋ حماد فرماتے ہیں: زکوٰۃ اُس مال پر لازم ہوگی' جو آدمی کے قبضہ میں ہو۔وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب کوئی قرض ہو' یا کسی متعین مدت تک بیع سلف کی گئی ہو' تو اُس مال کے مالک پر اُس مال کی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی' لیکن اگر وہ واپس ملنے کا امکان نہ ہو' تو اُس میں زکوٰۃ کی ادائیگی اُس وقت تک لازم نہیں ہوگی' جب تک وہ مال واپس وصول نہیں ہو جاتا' جب وصول ہو جائے گا' تو گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ کی ادائیگی آدمی پر لازم ہوگی۔وہ یہ فرماتے ہیں: معاملہ اسی طرح ہے۔

7130 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: لَيْسَ فِي الدَّيْنِ زَكَاةٌ حَتّٰى يُقْبَضَ، فَإِذَا قُبِضَ زَكَّاهُ وَاحِدَةً

٭٭ عطاء خراسانی فرماتے ہیں: قرض میں زکوٰۃ اُس وقت تک لازم نہیں ہوتی' جب تک وہ وصول نہیں ہو جاتا' جب وہ وصول ہو جائے گا' تو آدمی ایک مرتبہ اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

7131 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ أَيُزَكِّيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَانَ فِي ثِقَةٍ، وَإِذَا كَانَ يَخَافُ عَلَيْهِ التَّوَى فَلَا يُزَكِّيهِ، فَإِذَا قَبَضَهُ زَكَّاهُ لِمَا غَابَ عَنْهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جس نے کسی سے قرض واپس لینا ہے' کیا وہ اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ قرض کسی قابلِ اعتماد شخص کو دیا ہوا اور اگر اُسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ واپس نہیں ملے گا' تو آدمی اُس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اور جو چیز آدمی کے پاس موجود نہیں ہے' جب وہ اُس کے قبضہ میں آ جائے گی تو وہ اُس وقت اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

7132 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔

بَابُ أَخْذِ الْعُرُوضِ فِي الزَّكَاةِ

باب: زکوٰۃ میں سامان وصول کرنا

7133 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فِي زَكَاتِهِمُ الْعُرُوضَ

٭٭ طاؤس' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اہلِ یمن سے اُن کی زکوٰۃ میں سامان وصول کر لیتے تھے۔

7134 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ الْعُرُوضَ فِي الزَّكَاةِ، وَيَجْعَلُهَا فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ مِنَ النَّاسِ

٭٭ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ زکوٰۃ میں سامان وصول کر لیتے تھے اور وہ اُسے ایک ہی قسم کے (مستحقین زکوٰۃ) لوگوں میں خرچ کرتے تھے۔

بَابُ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ

باب: زکوٰۃ غریبوں کے لیے ہوتی ہے

7135 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ) (التوبة: 60)

فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ قُلْتُ: الصَّدَقَاتُ كُلُّهَا لَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا وَضَعْتَ زَكَاتَكَ فِيْ صِنْفٍ وَاحِدٍ اَوْ صِنْفَيْنِ، اَوْ ثَلَاثَةٍ، وَلَوْ كَانَتْ كَثِيْرَةً اَمَرْتُهُ اَنْ يَجْعَلَهَا فِيهِنَّ كُلِّهِنَّ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''صدقات' فقراء کے لیے ہیں''۔

میں نے اُن کے سامنے یہ پوری آیت تلاوت کی' میں نے دریافت کیا: کیا ہر قسم کے صدقات اُن لوگوں کے لیے ہوں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جب تم اپنی زکوٰۃ کی رقم کسی ایک قسم' یا دوقسموں' یا تین قسموں' یا زیادہ قسموں میں خرچ کرتے ہو' تو میں اس بارے میں یہی حکم دوں گا کہ آدمی اُن تمام قسموں میں اسے تقسیم کرے۔

7136 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا وَضَعْتَهَا فِيْ صِنْفٍ وَاحِدٍ مِنْ هَذِهِ الْاَصْنَافِ فَحَسْبُكَ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر تم ان اقسام میں سے کسی ایک قسم میں (زکوٰۃ کی رقم) دے دیتے ہو' تو تمہارے لیے یہ کافی ہوگا۔

7137 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: "اِذَا وَضَعْتَهَا فِيْ صِنْفٍ وَاحِدٍ مِنْ هَذِهِ الْاَصْنَافِ فَحَسْبُكَ، اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ: (اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ) (التوبة: 60) وَكَذَا وَكَذَا لِاَنْ لَا تَجْعَلَهَا فِيْ غَيْرِ هَذِهِ الْاَصْنَافِ"

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ اُنہوں نے یہ فرمایا ہے: جب تم اپنی زکوٰۃ کی رقم ان اقسام میں سے کسی ایک قسم کے افراد کو دے دیتے ہو' تو یہ تمہارے لیے کافی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک زکوٰۃ غریبوں کے لیے''۔

اور اِن اِن لوگوں کے لیے ہے' البتہ تم زکوٰۃ کی رقم کو ان مخصوص اقسام کے علاوہ اور کسی کو نہیں دو گے۔

7138 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: يُعْطَى كُلُّ عَامِلٍ بِقَدْرِ عَمَلِهِ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: لِلْعَامِلِ قَدْرُ مَا يَسَعُهُ مِنَ النَّفَقَةِ، وَالْكُسْوَةِ، وَهُوَ الَّذِي يَلِيْ قَبْضَ الصَّدَقَةِ

❋❋ ضحاک فرماتے ہیں: (زکوٰۃ وصول کرنے کے) ہر اہلکار کو اُس کے کام کے حساب سے ادائیگی کی جائے گی' سفیان ثوری فرماتے ہیں: اہلکار کو اتنی ادائیگی کی جائے گی جو اُس کے اخراجات اور لباس وغیرہ کے لیے کافی ہو اور اس سے مراد وہ شخص ہے' جو زکوٰۃ کی وصولی کرتا ہے۔

7139 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبًا يَقُوْلُ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اِلَى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنْ لَا يُقَسِّمَ الصَّدَقَةَ عَلَى الْاَثْمَانِ، وَاَنْ يُعْطَى كُلُّ عَامِلٍ عَلَى قَدْرِهِ،

وَالْفُقَرَاءُ، وَالْمَسَاكِينُ عَلٰى قَدْرِ حَاجَتِهِمْ، وَزَمَانَتِهِمْ

قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ: وَاَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ يَزِيدَ: "اَنَّهُ قَدِمَ يَسْاَلُ عُلَمَائَهَا رَجُلًا رَجُلًا فَقَالُوْا: اِنَّمَا ذَاكَ رَاْيُ الْاِمَامِ، وَاجْتِهَادُهُ، فَاِنْ رَاَى اَنْ يُفَضَّهَا فَضَّ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ، وَاِنْ رَاَى اَنْ يُقَسِّمَهَا عَلَى الْاَجْزَاءِ فَعَلَ"

٭٭ وہب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے عروہ بن محمد کو خط لکھا کہ وہ زکوٰۃ کو (مستحقین زکوٰۃ) آٹھوں اقسام میں تقسیم نہ کریں اور (اُس کی وصولی کے) ہر اہلکار کو اُس کے حساب سے تنخواہ دیں' وہ غریبوں اور مسکینوں کو اُن کی حاجت اور ضرورت کے مطابق ادائیگی کریں۔

عبدالصمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: عمرو بن ابویزید نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے مختلف علماء سے ایک ایک کر کے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُن علماء نے یہی جواب دیا: کہ (یہ چیز) حاکم وقت اور اُس کے اجتہاد پر موقوف ہوگی' اگر وہ مناسب سمجھے گا تو وہ اس کو توڑ کر ٹکڑے کرے گا اور اگر مناسب سمجھے گا تو مختلف (اقسام) میں اسے تقسیم کر دے گا۔

بَابُ اِذَا اَدَّيْتَ زَكَاتَهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

باب: جب تم زکوٰۃ ادا کر دو' تو یہ (مال) کنز (خزانہ) شمار نہیں ہوگا

7140 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اَدَّيْتَ صَدَقَةَ مَالِكَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ، وَاِنْ كَانَ مَدْفُونًا، فَاِنْ لَمْ تُؤَدِّهَا فَهُوَ كَنْزٌ، وَاِنْ كَانَ ظَاهِرًا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو تو یہ کنز شمار نہیں ہوگا' خواہ یہ مدفون ہی ہو' اور اگر تم اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تو یہ کنز شمار ہوگا' اگرچہ ظاہر ہی ہو۔

7141 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا اَدَّى زَكَاتَهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ وَاِنْ كَانَ تَحْتَ سَبْعِ اَرَضِينَ، وَمَا كَانَ ظَاهِرًا لَا يُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَهُوَ كَنْزٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دے وہ کنز شمار نہیں ہوتا اگرچہ وہ سات زمینوں کے نیچے ہو اور جو ظاہر ہو اور اُس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو تو وہ کنز شمار ہوگا۔

7142 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

7143 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: اِذَا اَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ، وَاِنْ كَانَ مَدْفُونًا، وَاِنْ لَمْ تُؤَدِّ زَكَاتَهُ فَهُوَ كَنْزٌ، وَاِنْ كَانَ ظَاهِرًا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو یہ کنز شمار نہیں ہوگا خواہ یہ مدفون ہی ہو' اور اگر

تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو یہ کنز شمار ہوگا خواہ یہ ظاہر ہو۔

7144 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مَنْ سَمِعَ، نَافِعًا، يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَ هٰذَا وَزَادَ اِنَّمَا الْكَنْزُ الَّذِى ذَكَرَ اللّٰهُ فِىْ كِتَابِهٖ مَا لَمْ تُؤَدِّ زَكَاتَهٗ

✵✵ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں اور اس میں مزید یہ الفاظ ہیں: کنز وہ چیز ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے جبکہ تم اُس مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔

7145 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اِذَا اَخْرَجْتَ صَدَقَةَ مَالِكَ فَقَدْ اَذْهَبْتَ شَرَّهٗ، وَلَيْسَ بِكَنْزٍ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تم نے اُس کی خرابی کو رخصت کر دیا' یہ کنز شمار نہیں ہوگا۔

7146 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّ رَجُلًا بَاعَ رَجُلًا حَائِطًا لَهٗ اَوْ مَالًا بِمَالٍ عَظِيمٍ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَحْسِنْ مَوْضِعَ هٰذَا الْمَالِ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اَيْنَ اَضَعُهٗ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: ضَعْهُ تَحْتَ مِقْعَدِ الْمَرْاَةِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اَوَ لَيْسَ بِكَنْزٍ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ بِكَنْزٍ اِذَا اَدَّيْتَ زَكَاتَهٗ قَالَ: وَاَخْبَرَنِىْ زِيَادٌ قَالَ: اِنَّمَا هُوَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، ثُمَّ اَخْبَرَهٗ بِنَحْوِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ

✵✵ بسر بن سعید بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنا باغ' یا کوئی زمین بہت سے مال کے عوض میں فروخت کر دی' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: تم اس مال کو اچھے مصرف میں استعمال کرنا۔ اُس شخص نے اُن سے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! میں اسے کہاں رکھوں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اسے عورت کے بیٹھنے کی جگہ کے نیچے (سنبھال کے) رکھنا۔ اُس شخص نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا یہ کنز نہیں ہو جائے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم نے اس کی زکوٰۃ ادا کر دی تو پھر یہ کنز شمار نہیں ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

7147 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: اِنَّ الزَّكَاةَ قَنْطَرَةٌ بَيْنَ النَّارِ، وَبَيْنَ الْجَنَّةِ فَمَنْ اَدّٰى زَكَاتَهٗ قَطَعَ الْقَنْطَرَةَ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ زکوٰۃ جہنم اور جنت کے درمیان موجود ایک ڈھیر ہے' جو شخص اپنی زکوٰۃ ادا کر لیتا ہے' وہ اس ڈھیر کو پار کر جاتا ہے۔

7148 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ، عَنْ رَجُلَيْنِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَنْ كَسَبَ طَيِّبًا، خَبَّثَهٗ مَنْعُ الزَّكَاةِ، وَمَنْ كَسَبَ خَبِيثًا لَمْ تُطَيِّبْهُ الزَّكَاةُ

✲✲ ابوسلمہ نے دوآدمیوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص حلال روزی کماتا ہے' زکوٰۃ ادا نہ کرنا اُس کی روزی کو خبیث کردیتا ہے اور جو شخص حرام کمائی کرتا ہے تو زکوٰۃ کی ادائیگی بھی اُسے پاک نہیں کرسکتی۔

7149 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ زُرَيْقِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمٍ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ اِلَّا بِزَكَاةٍ

✲✲ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز صرف زکوٰۃ کے ہمراہ ہی درست ہوتی ہے۔

بَابُ كَمِ الْكَنْزُ؟ وَلِمَنِ الزَّكَاةُ؟

باب: خزانہ کتنا ہوتا ہے اور کس کے لیے زکوٰۃ (لینا درست) ہوگا؟

7150 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِی الضُّحَی، عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ: اَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ فَمَا دُوْنَهَا نَفَقَةٌ، وَمَا فَوْقَهَا كَنْزٌ

✲✲ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چار ہزار درہم اخراجات ہوں گے اور اس سے زیادہ خزانہ شمار ہوگا۔

7151 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ: لِعَامِلٍ عَلَيْهَا، اَوْ رَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ، اَوْ غَارِمٍ، اَوْ غَازٍ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ، اَوْ مِسْكِينٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ مِنْهَا، فَاَهْدَى مِنْهَا لِغَنِيٍّ

✲✲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی بھی خوشحال شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے' البتہ پانچ آدمیوں کا معاملہ مختلف ہے' اس کی وصولی کا اہلکار' وہ شخص جو اپنے مال کے عوض میں اسے خرید لے' وہ شخص جس نے قرض ادا کرنا ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے والا شخص اور مسکین شخص جسے وہ زکوٰۃ صدقہ کے طور پر دی گئی ہو اور وہ اُس میں سے کوئی چیز کسی خوشحال شخص کو تحفہ کے طور پر دیدے''۔

7151- سنن ابی داؤد' كتاب الزكاة' باب من يجوز له اخذ الصدقة وهو غنی' حديث:1407' سنن ابن ماجه' كتاب الزكاة' باب من تحل له الصدقة' حديث:1837' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الزكاة' واما حديث محمد بن ابی حفصة' حديث:1418' صحيح ابن خزيمة' كتاب الزكاة' جماع ابواب قسم المصدقات' باب ذكر اعطاء العامل على الصدقة عمالة من الصدقة وان كان' حديث:2203' مصنف ابن ابی شيبة' كتاب الزكاة' ما قالوا فيما رخص فيه من المسالة لصاحبها' حديث:10501' شرح معانی الآثار للطحاوی' كتاب الزكاة' باب ذی المرة السوی الفقير هل يحل له الصدقة ام لا' حديث:1936' سنن الدارقطنی' كتاب الزكاة' باب بيان من يجوز له اخذ الصدقة' حديث:1754' السنن الكبرٰی للبيهقی' كتاب قسم الصدقات' باب العامل على الصدقة ياخذ منها بقدر عمله وان كان موسرا' حديث:12302' مسند احمد بن حنبل' مسند ابی سعيد الخدری رضی الله عنه' حديث:11328

7152 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

7153 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: مَا كَانُوا يَسْاَلُوْنَ اِلَّا عَنْ ذِي الْحَاجَةِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ صرف کسی حاجتمند شخص کو ہی تلاش کرتے تھے (تاکہ اُسے زکوۃ ادا کریں)۔

7154 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَسِّمُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَائَهُ رَجُلَانِ فَسَاَلَاهُ، فَاَصْعَدَ فِيهِمَا بَصَرَهُ، وَصَوَّبَهُ، - اَوْ قَالَ: وَاَحْدَرَهُ - وَقَالَ مَعْمَرٌ: يَعْنِي جَلْدَانِ، فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا: مَا شِئْتُمَا، وَلٰكِنْ لَا حَقَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ، وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ

✵✵ عبیداللہ بن عدی بن خیار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فتح کے دن مال تقسیم کیا' دو آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے کچھ مانگا۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن کا سر سے پاؤں تک جائزہ لیا اور آپ نے یہ محسوس کیا کہ وہ دونوں طاقتور ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں جو مرضی چاہو' لیکن کسی خوشحال اور کمانے کی طاقت رکھنے والے کے لیے اسے لینا جائز نہیں ہے۔

7155 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ رَيْحَانَ ابْنِ يَزِيدَ الْعَامِرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ، وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کسی خوشحال شخص کے لیے اور کسی کام کاج کرنے کی طاقت رکھنے والے شخص کے لیے زکوۃ وصول کرنا جائز نہیں ہے"۔

7155- سنن ابی داؤد' کتاب الزکاۃ' باب من یعطی من الصدقة' حدیث:1405' الجامع للترمذی' ابواب الجمعة' ابواب الزکاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب من لا تحل له الصدقة' حدیث:620' سنن الدارمی' کتاب الصلاۃ' باب من تحل له الصدقة' حدیث:1645' المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الزکاۃ' واما حدیث محمد بن ابی حفصة' حدیث:1416' مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الزکاۃ' ما قالوا فی مسالة الغنی والقوی' حدیث:10483' شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب الزکاۃ' باب ذی المرة السوی الفقیر هل یحل له الصدقة ام لا' حدیث:1928' السنن الکبرٰی للبیهقی' کتاب قسم الصدقات' باب الفقیر او المسکین له کسب او حرفة تغنیه وعیاله فلا' حدیث:12293' السنن الصغیر للبیهقی' کتاب الزکاۃ' باب قسم الصدقات الواجبات' حدیث:1003' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنهما' حدیث:6360' مسند الطیالسی' احادیث النساء' احادیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص' الافراد عن عبد اللہ بن عمرو' حدیث:2371

7156 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِی نَجِیحٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی رَجُلٌ مِنْ بَنِی لَیْثٍ یُقَالُ لَهُ كَرْدَمٌ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلَیْهِمْ: اَنْ اَعْطُوا مِنَ الصَّدَقَةِ مَنْ تَرَكَتْ لَهُ السَّنَةُ غَنَمًا، وَرَاعِیهَا، وَلَا تُعْطُوا مِنْهَا مَنْ تَرَكَتْ لَهُ السَّنَةُ غَنَمَیْنِ، وَرَاعِیَیْنِ

❁❁ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: بنولیث سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام کردم تھا' اُنہوں نے یہ بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کی طرف خط میں لکھا کہ تم زکوٰۃ میں سے اُس شخص کو ادائیگی کرو کہ قحط سالی کی وجہ سے جس کی بکریاں اور اُس کے چرواہے باقی نہ رہے ہوں اور اُس شخص کو زکوٰۃ میں سے ادائیگی نہ کرنا کہ قحط سالی کے باوجود جس کی بکریاں اور چرواہے باقی ہوں۔

7157 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: لَا یُعْطَى مِنَ الصَّدَقَةِ مَنْ كَانَ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا، وَلَا یُعْطَى مِنْهَا اَحَدٌ اَكْثَرَ مِنْ خَمْسِینَ دِرْهَمًا اِلَّا اَنْ یَكُونَ غَارِمًا عَلَیْهِ دَیْنٌ

❁❁ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: زکوٰۃ میں سے کسی بھی ایسے شخص کو کچھ نہیں دیا جائے گا جس کے پاس پچاس درہم ہوں اور زکوٰۃ میں سے کسی بھی شخص کو پچاس درہم سے زیادہ نہیں دیئے جائیں گے' البتہ اگر کوئی شخص مقروض ہو اور اُس کے ذمہ قرض ہو (تو اُسے زیادہ ادائیگی کی جاسکتی ہے)۔

7158 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: قَالَ اِبْرَاهِیمُ النَّخَعِیُّ: مَنْ كَانَتْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا لَمْ یَاْخُذْ مِنَ الصَّدَقَةِ اِلَّا اَنْ یَكُونَ غَارِمًا

❁❁ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس پچاس درہم موجود ہوں وہ زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ بھی نہیں لے سکتا' البتہ اگر وہ مقروض ہو تو حکم مختلف ہو۔

7159 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: یُعْطِی مِنَ الصَّدَقَةِ مِائَةً اِلَى مِائَتَیْنِ، قَالَ سُفْیَانُ: وَبَلَغَنِی، عَنِ الشَّعْبِیِّ مِثْلُهُ

❁❁ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: زکوٰۃ میں سے ایک سو سے لے کے دوسو (درہموں تک) دیا جاسکتا ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: امام شعبی کے حوالے سے اس کی مانند ایک روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

بَابُ لِمَنِ الزَّكَاةُ

باب: زکوٰۃ کس کے لیے ہوگی؟

7160 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ یَقُولُ: تُعْطِی زَكَاةَ مَالِكَ ذَوِی قَرَابَتِكَ، فَاِنْ لَمْ یَكُونُوا فَمَوَالِیكَ، فَاِنْ لَمْ یَكُونُوا فَجِیرَانَكَ

** عکرمہ فرماتے ہیں: تم اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے قریبی رشتہ داروں میں دو گے اگر قریبی رشتہ داروں میں (کوئی مستحق) نہ ہو تو اپنے موالی کو دو گے اگر وہ بھی نہ ہوں تو پھر اپنے پڑوسیوں کو دو گے۔

7161 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: تُعْطِيهَا اَهْلَ قَرَابَتِكَ الَّذِى اَنْتَ فِيهِمْ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ، فَالَّذِينَ يَلُونَهُمْ، قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ يَسْتَحِبُّ بَعْضُ فُقَهَائِنَا الْقَرَابَةَ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ، فَالْمَوَالِي، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا فَالْجِيرَانَ، وَلَا يُخْرِجُهَا مِنْ ذٰلِكَ الْمِصْرِ

** ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: تم یہ زکوٰۃ اپنے اُن قریبی رشتہ داروں کو دو گے جن کے خاندان کا تم حصہ ہو اگر وہ نہیں ملتے تو اُن لوگوں کو دو گے جو اُن کے قریبی ہیں۔

سفیان بیان کرتے ہیں: بعض فقہاء نے قریبی رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینے کو مستحب قرار دیا ہے اگر وہ نہ ہوں تو موالی کو دی جائے گی اگر وہ بھی نہ ہو تو پڑوسیوں کو دی جائے گی لیکن زکوٰۃ کا مال شہر سے باہر نہیں لے جایا جائے گا۔

7162 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلرَّجُلِ إِلَّا مَنْزِلٌ، وَخَادِمٌ اَخَذَ الزَّكَاةَ قَالَ: وَاَصْحَابُنَا يَقُولُونَ ذٰلِكَ، وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى عَلَى الَّذِى لَيْسَ لَهُ إِلَّا مَنْزِلٌ، وَخَادِمٌ حَجًّا

** حسن بصری فرماتے ہیں: جب آدمی کے پاس صرف ایک گھر ہو اور ایک خادم ہو تو وہ زکوٰۃ وصول کر سکتا ہے۔ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے۔ حسن بصری اس بات کے قائل ہیں کہ جس شخص کے پاس صرف ایک گھر اور ایک خادم ہو اُس پر حج لازم نہیں ہوتا۔

7163 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا بَأْسَ بِأَنْ تَضَعَ زَكَاتَكَ فِي مَوْضِعِهَا، إِذَا لَمْ تُعْطِ مِنْهَا اَحَدًا تَعُولُهُ اَنْتَ، فَلَا بَأْسَ بِهِ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اپنی زکوٰۃ اُس کے مستحق افراد کو دو جبکہ تم اُس زکوٰۃ میں سے کسی ایسے شخص کو نہیں دیتے جو تمہارے زیر کفالت ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

7164 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اُعْطِي الْخَالَةَ مِنَ الزَّكَاةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا لَمْ تُغْلِقْ عَلَيْهَا بَابًا، يَعْنِي مَا لَمْ تَكُنْ فِي عِيَالِكَ

** ابراہیم بن ابو حفصہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے دریافت کیا: کیا میں زکوٰۃ میں سے اپنی خالہ کو ادائیگی کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ تم اُن پر دروازہ بند نہیں کرتے۔ اُن کی مراد یہ تھی کہ جب وہ تمہارے زیر کفالت نہ ہوں۔

7165 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرٍو، وَالرَّبِيعُ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَعْدِلَ بَيْنَ قَرَابَتِهِ، وَغَيْرِهِمْ فِي الزَّكَاةِ يَقُولُ: إِذَا اَعْطَاهُمْ

✱✱ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ وہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں اپنے رشتہ داروں اور دیگر افراد کو برابری کی بنیاد پر رکھیں یعنی جب وہ اُنہیں زکوٰۃ ادا کریں۔

7166 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: لَا يُعْطَى الْيَهُودِيُّ، وَلَا النَّصْرَانِيُّ مِنَ الزَّكَاةِ، يُعْطَوْنَ مِنَ التَّطَوُّعِ

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: زکوٰۃ میں سے کسی یہودی یا عیسائی کو کچھ نہیں دیا جائے گا' اُنہیں نفلی صدقہ دیا جا سکتا ہے۔

7167 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يُعْطَى عَبْدٌ، وَلَا مُشْرِكٌ مِنَ الزَّكَاةِ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: زکوٰۃ میں سے کسی غلام' یا کسی مشرک کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔

7168 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُرَحْبِيلَ: " كَانَ يُعْطِي زَكَاةَ الْفِطْرِ الرُّهْبَانَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ، وَكَانَ غَيْرُهُ يَقُولُ: يُعْطِيهَا الْمُسْلِمِينَ "

✱✱ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: عمرو بن شرحبیل ذمیوں سے تعلق رکھنے والے راہبوں کو صدقۂ فطر دے دیا کرتے تھے۔ دیگر راویوں نے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ صدقۂ فطر مسلمانوں کو دیا کرتے تھے۔

7169 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ: يَجْمَعُ زَكَاةَ الْفِطْرِ فِيْ مَسْجِدِ حَيِّهِ، ثُمَّ يُفَرِّقُهَا بَيْنَ الرُّهْبَانِ

✱✱ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: عمرو بن شرحبیل اپنے صدقۂ فطر کو اپنے قبیلہ کی مسجد میں اکٹھا کرتے تھے اور پھر اُسے راہبوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔

7170 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: الرَّجُلُ لَا يُعْطِي زَكَاةَ مَالِهٖ مَنْ يُحْبَسُ عَلَى النَّفَقَةِ مِنْ ذَوِي اَرْحَامِهٖ، وَلَا يُعْطِيهَا فِيْ كَفَنِ مَيِّتٍ، وَلَا دَيْنِ مَيِّتٍ، وَلَا بِنَاءِ مَسْجِدٍ، وَلَا شِرَاءِ مُصْحَفٍ، وَلَا يَحُجُّ بِهَا، وَلَا تُعْطِيهَا مُكَاتَبَكَ، وَلَا تَبْتَاعُ بِهَا نَسَمَةً تُحَرِّرُهَا، وَلَا تُعْطِيهَا فِي الْيَهُودِ، وَلَا النَّصَارَى، وَلَا تَسْتَاْجِرُ عَلَيْهَا مِنْهَا مَنْ يَحْمِلُهَا لِيَحْمِلَهَا مِنْ مَكَانٍ اِلَى مَكَانٍ

✱✱ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ایسے کسی شخص کو نہیں دے گا' جس کے اخراجات وہ ادا کرتا ہو جس کا تعلق اُس کے رشتہ داروں سے ہو اور آدمی اپنی زکوٰۃ کے مال کو کسی میت کے کفن کے لیے' یا کسی میت کے قرض کی ادائیگی کے لیے' یا مسجد کی تعمیر کے لیے' یا قرآنِ مجید خریدنے کے لیے نہیں دے گا' وہ اُس مال کے ذریعہ خود حج نہیں کرے گا اور نہ ہی تم اپنے مکاتب غلام کو وہ دے سکتے ہو' نہ ہی تم اُس کے ذریعے کسی غلام کو خرید سکتے ہو کہ تم اُسے آزاد کر دو' اور تم وہ مال کسی یہودی یا عیسائی کو بھی نہیں دے سکتے اور تم اُس مال کے ذریعہ اُجرت پر کوئی چیز حاصل نہیں کر سکتے' تاکہ اُس مال کو ایک جگہ سے دوسری جگہ اُٹھا کر لے جاؤ۔

7171 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَبِيدٍ قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: أُعْطِي أُخْتِي مِنْ زَكَاتِي؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ زبید بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: کیا میں اپنی زکوٰۃ میں سے اپنی بہن کو کچھ دے سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ مَا فِيهِ الزَّكَاةُ

باب: کون سی چیزوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے؟

7172 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "لَمْ يَفْرِضِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي عَشَرَةِ أَشْيَاءَ: الذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ، وَالْبَقَرِ، وَالْغَنَمِ وَالْإِبِلِ، وَالْبُرِّ، وَالشَّعِيرِ، وَالزَّبِيبِ، وَالذُّرَةِ، وَالتَّمْرِ"

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صرف دس اشیاء میں زکوٰۃ لازم قرار دی ہے: سونا' چاندی' گائے' بکری' اونٹ' گندم' جَو' کشمش' ذُرہ اور کھجور۔

7173 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: لَا صَدَقَةَ إِلَّا فِي نَخْلٍ أَوْ عِنَبٍ، أَوْ حَرْثٍ وَقَالَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَعَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ

قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الصَّدَقَةُ فِي الْحَبِّ كُلِّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَسَمَّاهُ لِي هُوَ الْحَبُّ كُلُّهُ قَالَ: قُلْتُ: فِي الذُّرَةِ، وَالدُّخْنِ وَالْجُلْجُلَانِ، وَالْعَدَسِ، وَالْإِحْرِيضِ؟ قَالَ: نَعَمْ فِي الْحَبِّ كُلِّهِ قَالَ: قُلْتُ التَّقْدِيدَةُ؟ قَالَ: فِيهَا صَدَقَةٌ هِيَ حَبٌّ، الصَّدَقَةُ فِي الْحَبِّ كُلِّهِ، قُلْتُ: فَلَيْسَ فِي شَيْءٍ سِوَى ذٰلِكَ صَدَقَةٌ قَالَ: لَا، - يَعْنِي بِالتَّقْدِيدَةِ: الْكُزْبَرَةَ -

قَالَ عَطَاءٌ: إِنْ بِيعَ تَمْرُ النَّخْلِ، وَحَبُّ عِنَبٍ بِذَهَبٍ، فَرَضِيَ الْأَمِيرُ بِبَيْعِ سَيِّدِ الْمَالِ فِي الْمَالِ، وَلَمْ يُخَرِّصْ عَلَيْهِ، فَإِنَّمَا لَهُ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارٌ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ فِي حَبٍّ يُحْمَلُ فِي الْبَحْرِ قَدْ صُدِّقَ حِينَ حُصِدَ مِنْ صَدَقَةٍ؟ وَكَانَ مَالًا يُدَارُ، أَفَيُصَدَّقُ الذَّهَبُ إِذَا رَجَعْتُ؟ قَالَ: لَا، إِذَا صُدِّقَ مَرَّةً فَحَسْبُهُ، فَإِنْ نَضَّ ذَهَبًا فِيهِ بَعْدَ حَوْلٍ صَدَّقَهُ أَيْضًا، وَأَقُولُ أَنَا فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ بَيَانٌ عَنْ صَدَقَةِ الْحَبِّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: زکوٰۃ صرف کھجور' انگور یا کھیت میں لازم ہوتی ہے۔

عمرو بن دینار اور عبدالکریم بن ابومخارق نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ہر قسم کے اناج میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! پھر اُنہوں نے میرے

سامنے نام لے کر بتایا کہ کون سی چیزیں اناج شمار ہوتی ہیں۔ میں نے دریافت کیا: ذُرّہ‘ دُخن‘ خُلبان‘ عدس‘ اِحریض کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہر قسم کے اناج میں لازم ہوتی ہے۔ میں نے دریافت کیا: تقدیدہ؟ اُنہوں نے کہا: اس میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے‘ یہ اناج ہے اور زکوٰۃ ہر قسم کے اناج میں لازم ہوتی ہے۔ میں نے دریافت کیا: ان کے علاوہ اور کسی چیز میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

(شاید مصنف فرماتے ہیں:) تقدیدہ سے مراد ''دھنیا'' ہے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: اگر کھجور کے درخت کی کھجور کو فروخت کر دیا جائے‘ یا انگور کے دانے کو فروخت کر دیا جائے اور سونے کے عوض میں فروخت کر دیا جائے اور پھر امیر مال میں مال کے مالک کو فروخت کرنے سے راضی بھی ہو اور وہ اُس پر اندازہ بھی نہ لگائے تو اُس مالک کو ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار ادا کرنا ہوگا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس اناج کو سمندر میں اُٹھا کر لے جایا جاتا ہے‘ کیا اُس کی کٹائی کے وقت اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی جبکہ وہ ایک ایسا مال ہے جسے (فروخت کے لیے) لے جایا جاتا ہے‘ یا پھر جب میں واپس آؤں گا (تو اُسے فروخت کرنے سے حاصل ہونے والے) سونے کی زکوٰۃ ادا کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب ایک مرتبہ زکوٰۃ ادا کر دی گئی تو یہ کافی ہے اور پھر اگر اُس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے سونے پر ایک سال گزر جاتا ہے تو آدمی پھر اُس کی زکوٰۃ ادا کرے گا اور میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے فرمان کو بیان کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا ہے:

''جو چیز آسمان (یعنی بارش کے پانی سے) سیراب ہوتی ہے'' یہ اس بات کا بیان ہے کہ ہر قسم کے مال میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔

7174 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَيْسَ فِي الْعُطْبِ وَالْوَرْسِ زَكَاةٌ

✽ ✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: روئی اور ورس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

7175 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ

✽ ✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عکرمہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ الرِّكَازِ وَالْمَعَادِنِ

باب: دفینہ اور معادن (کے احکام)

7176 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِطْعَةِ فِضَّةٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْ مِنْ هٰذِهِ زَكَاتَهَا، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ هِيَ؟ قَالَ: هِيَ مِنْ مَعْدَنِ آلِ فُلَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ نُعْطِيْكَ مِثْلَهَا، وَلَا نَرْجِعُ اِلَيْهِ

* * اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چاندی کا ٹکڑا لے کر حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس کی زکوۃ وصول کر لیجئے! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کہاں سے حاصل ہوا ہے؟ اُس نے کہا: آلِ فلاں کے معادن سے حاصل ہوا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ ہم تمہیں اس کی مانند مزید دیں گے اور ہم اس کی طرف رجوع نہیں کریں گے۔

7177 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ يَعْمَلُ فِي الْمَعَادِنِ زَمَانَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ لْعَزِيزِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: كَانُوا يَأْخُذُونَ مِنَّا فِيمَا نُعَالِجُ، وَنَعْتَمِلُ بِأَيْدِينَا مِنْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ، فَإِذَا وَجَدْنَا فِي الْمَعَادِنِ الرِّكَازَةَ أَخَذَ مِنَّا الْخُمُسَ

* * معمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں معدنیات میں کام کرنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ یہ بیان کرتا ہے کہ پہلے ہم اپنے ہاتھوں کے ذریعہ کام کاج کر کے جو کچھ کماتے تھے اُس میں سے ہم سے ہر دو سو درہموں میں سے پانچ درہم وصول کیے جاتے تھے' لیکن جب ہمیں معدنیات میں سے کوئی دفینہ حاصل ہوتا تھا تو عمر بن عبدالعزیز ہم سے خمس وصول کرتے تھے۔

7178 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: مَا وُجِدَ مِنْ غَنِيمَةٍ فَفِيهَا الْخُمُسُ

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غنیمت کے طور پر جو چیز بھی ملے گی اُس میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7179 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِلَى رِكَازٍ بِالْيَمَنِ فَخَمَّسَهَا

* * امام جعفر صادق بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یمن میں موجود ایک دفینہ کی طرف بھیجا تو اُنہوں نے اُس کا خمس وصول کیا۔

7180 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّ رَجُلًا إِذَا ابْتَاعَ أَرْضًا أَوْ دَارًا فَوَجَدَ فِيهَا مَالًا عَادِيًّا، فَهُوَ لَهُ، وَهُوَ مَغْنَمٌ، وَإِنْ وَجَدَ مَالًا مِنْ مَالِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَهُوَ لَهُ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ الَّذِي قَبْلَهُ بِبَيِّنَةٍ، وَآيَةٍ مَعْرُوفَةٍ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات سنی ہے کہ ایک شخص نے ایک زمین' یا ایک گھر خریدا اُسے اُس میں سے (کھدائی میں سے) کچھ مال ملا تو یہ مال اُس کا شمار ہوگا اور یہ اُس کے لیے غنیمت شمار ہوگی اور اگر کسی شخص کو اس اُمت کے مال میں سے کوئی مال ملتا ہے تو یہ اُس کا مال شمار ہوگا' البتہ اگر کوئی شخص ثبوت پیش کر دے' یا کوئی معروف نشانی بتا دے (کہ یہ مال اُس کا ہے تو وہ اصل مالک کو ملے گا)۔

7181 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، أُخْبِرْتُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدَنُ جُبَارٌ، وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

الْجُبَارُ: الْهَدَرُ، وَالرِّكَازُ: مَا وُجِدَ مِنْ مَعْدَنٍ، وَمَا اسْتُخْرِجَ مِنْهُ مِنْ مَالٍ مَدْفُونٍ، وَشَيْءٌ كَانَ لِقَرْنٍ قَبْلَ هَذِهِ الْأُمَّةِ " قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَقُولُ: هُوَ مَغْنَمٌ

* * سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''کنویں میں گر کر مرنے کا کوئی تاوان نہیں ہوگا' معدنیات میں گر کر مرنے کا کوئی تاوان نہیں ہوگا' جانور کے مارنے پر کوئی تاوان نہیں ہوگا اور دفینہ میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) لفظ جبار کا مطلب یہ ہے کہ رائیگاں جائے گا (یعنی اُس کا کوئی تاوان نہیں ہوگا) جبکہ لفظ رکاز سے مراد وہ چیز ہے جو معدنیات میں ملتی ہے' یا جو مدفون مال نکال لیا جاتا ہے' یا کوئی ایسی چیز ہے جو اس اُمت سے پہلے کے کسی زمانہ سے تعلق رکھتی ہو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ غنیمت شمار ہوگا' یعنی اس میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ لَا يَدْفَعُهَا إِلَيْهِمْ إِذَا لَمْ يُعْطُوا مِنَ الْمَالِ شَيْئًا

باب: جب (حکمران) مال میں سے کسی شخص کو کچھ نہیں دیتے تو وہ بھی (اپنی زکوٰۃ کے مال کو) اُن کے حوالے نہیں کرے گا

7182 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَعْمَى وَحْدِي، وَأَخْبَرَنَا مَعَ عَطَاءٍ قَالَ: انْطَلَقَ أَبُو حَكِيمٍ إِلَى مَرْوَانَ بِزَكَاةِ مَالِهِ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: أَفِي عَطَاءٍ أَنْتَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاذْهَبْ بِزَكَاةِ مَالِكَ، فَإِنَّا لَا نَأْخُذُهَا مِنْكَ قَالَ: فَفَرَضَ لَهُ مَرْوَانُ مِنَ الْغَدِ

فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَلَقِيَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَجُلًا يَحْمِلُ زَكَاةَ مَالِهِ، يُرِيدُ الْإِمَامَ، فَقَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا مَعَكَ؟ قَالَ: زَكَاةُ مَالِي أَذْهَبُ بِهَا إِلَى الْإِمَامِ، قَالَ لَهُ: أَفِي دِيوَانٍ أَنْتَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَلَا تُعْطِهِمْ شَيْئًا

فَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: حِينَئِذٍ قَالَ: بَلَغَنَا ذَلِكَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ جَاءَهُ رَجُلٌ بِزَكَاةِ مَالِهِ، فَقَالَ: أَتَأْخُذُ مِنْ عَطَائِنَا؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاذْهَبْ، فَإِنَّا لَا نَأْخُذُ مِنْكَ، لَا نَجْمَعُ عَلَيْكَ، لَا نُعْطِيكَ، وَنَأْخُذُ مِنْكَ قَالَ: قُلْتُ: يَقُولُونَ: لَا تَجِبُ الزَّكَاةُ عَلَى مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ دِيوَانٌ قَالَ: " هِيَ، وَاجِبَةٌ عَلَيْهِمْ زَكَاتُهُمْ، وَلَكِنَّهُمْ يَقُولُونَ: لَا نَأْخُذُ مِنْكُمْ، وَلَا نُعْطِيكُمْ، فَتَأْخُذُ فَتُعْطِيهِمْ زَكَاتَهُمْ؛ لِأَنَّهُ لَا يُعْطِيهِمْ مِنَ الْمَالِ شَيْئًا "، قُلْتُ لَهُ: امْرُؤٌ لَهُ رِزْقٌ فِي الْقَمْحِ لَيْسَ لَهُ فِي الْوَرِقِ شَيْءٌ قَالَ: حَسْبُهُ ذَلِكَ عَطَاءٌ قَالَ: تُؤْخَذُ مِنْهُ حِينَئِذٍ زَكَاتُهُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوسعید نابینا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' ایک مرتبہ اُنہوں نے صرف مجھے یہ بات بتائی تھی اور ایک مرتبہ عطاء کے ساتھ مجھے بھی یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں: ابوحکیم نامی ایک صاحب مروان (نامی حکمران) کے پاس

اپنے مال کی زکوٰۃ لے کے گئے تو مروان نے اُن سے دریافت کیا: آپ کو سرکاری طور پر کوئی تنخواہ ملتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو مروان نے کہا: تو پھر آپ اپنے مال کی زکوٰۃ لے جائیں کیونکہ ہم یہ آپ سے نہیں لیں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو پھر اگلے دن مروان نے اُن کے لیے سرکاری وظیفہ مقرر کیا۔

تو ابوسعید نامی راوی نے یہ بات بیان کی: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی جو اپنے مال کی زکوٰۃ کو لا رہا تھا' وہ اسے حاکمِ وقت پر پہنچانا چاہتا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: تمہارے پاس کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ میرے مال کی زکوٰۃ ہے' جسے میں حاکمِ وقت تک لے کے جا رہا ہوں۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تمہارا نام دیوان میں (یعنی سرکاری وظیفہ حاصل کرنے والوں کے رجسٹر میں) نوٹ ہے۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم ان (حکمرانوں) کو کوئی ادائیگی نہ کرو۔

اس موقع پر عطاء نے مجھے یہ بتایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب کوئی شخص ان کے پاس اپنے مال کی زکوٰۃ لے کے آتا تو وہ دریافت کرتے: کیا تم ہم سے کوئی وظیفہ لیتے ہو؟ اگر وہ شخص جواب دیتا: جی نہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے: تم جاؤ ہم تم سے کوئی وصولی نہیں کریں گے جبکہ ہم نہ تو تمہارے لئے کچھ جمع کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم تمہیں کچھ نہ دیں اور تم سے وصولی کرلیں۔

میں نے کہا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: جن لوگوں کا دیوان میں نام نوٹ نہ ہو' ان پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' تو عطاء نے جواب دیا: یہ ان لوگوں پر لازم ہوتی ہے۔ حکمرانوں نے یہ کہا ہے: ہم تم سے وصول نہیں کریں گے اور تمہیں کوئی ادائیگی بھی نہیں کریں گے جسے تم وصول کرو۔ وہ لوگ اپنی زکوٰۃ لوگوں کو دے دیتے تھے کیونکہ سرکاری مال میں سے ان لوگوں کو کچھ نہیں ملتا تھا۔

میں نے ان سے دریافت کیا: ایک شخص کو وظیفہ گندم کی شکل میں ملتا ہے' اسے چاندی کی شکل میں کچھ نہیں ملتا تو انہوں نے جواب دیا: تنخواہ ہونے کے حوالے سے یہ چیز بھی اس کے لیے کافی ہے' ایسی صورت میں اس سے زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔

7183 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَنَّ نَاسًا اَتَوْا عَلِيًّا بِصَدَقَاتِهِمْ، فَقَالَ: تَاْخُذُوْنَ مِنَّا؟ فَقَالُوْا: لَا، فَاَبٰى اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهُمْ، قَالَ مَعْمَرٌ: اِنَّمَا يَقُوْلُ: لَا نَاْخُذُ مِنْكُمْ، وَلٰكِنْ ضَعُوْهَا اَنْتُمْ مَوَاضِعَهَا.

✵✵ عبدالرحمٰن بن معبد بن عمیر بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ اپنی زکوٰۃ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم ہم سے (کسی قسم کا وظیفہ) وصول کرتے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے زکوٰۃ لینے سے انکار کردیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ ہم تم سے کچھ وصول نہیں کریں گے' تم خود ہی اسے مناسب جگہ پر خرچ کردو (یعنی زکوٰۃ کے مستحقین کو دے دو)۔

بَابُ الْخُضَرِ

باب: سبزیوں کی زکوٰۃ کا حکم

7184 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَيْسَ فِي الْبُقُوْلِ، وَالْقَصَبِ، وَالْجَرْجِيرِ، وَالْقِثَّاءِ، وَالْكُرْسُفِ، وَالْعُصْفُرِ، وَالْفَوَاكِهِ، وَالْاُتْرُجِ، وَالتُّفَاحِ، وَالْجَوْزِ، وَالتِّينِ، وَالرُّمَّانِ، وَالْفِرْسِكِ، وَالْفَوَاكِهِ يَعُدُّهَا كُلَّهَا لَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ، وَاِنَّمَا تُؤْكَلُ اِلَّا اَنْ يُبَاعَ شَيْءٌ مِنْهَا بِذَهَبٍ يَبْلُغُ اَنْ تَكُونَ فِيهِ صَدَقَةٌ، فَاِنْ بِيعَ شَيْءٌ مِنْهَا بِذَهَبٍ يَبْلُغُ اَنْ تَكُونَ فِيهِ صَدَقَةٌ، فَفِيهَا حِينَئِذٍ مِثْلُ صَدَقَةِ الذَّهَبِ وَقَالَ لِي ذٰلِكَ عَبْدُ الْكَرِيمِ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: وَقَالَ لِي عَطَاءٌ: فِي ثَمَنِ الْفَوَاكِهِ، وَالْخُضَرِ اِذَا بِيعَ مِنْهَا شَيْءٌ بِذَهَبٍ قَالَ: يُزَكَّى الذَّهَبُ حِينَئِذٍ كَمَا يُزَكَّى الذَّهَبُ الَّذِي يُدَارُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے: سبزی (یا ساگ) 'نرکل' جرجیر (پانی میں پیدا ہونے والی مخصوص قسم کی ترکاری)' ککڑی' روئی' زرد رنگ' پھل' لیموں' سیب' بادام' انجیر' انار' شفتالو' اُنہوں نے تمام پھلوں کو شمار کرنے کے بعد یہ کہا کہ ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' انہیں کھایا جائے گا' البتہ اگر ان میں سے کسی ایک قسم کو سونے کے عوض میں فروخت کیا جاتا ہے اور پھر اُس کی قیمت اتنی ہوتی ہے کہ اُس میں زکوٰۃ لازم ہو سکے تو اگر تو ان میں سے کسی چیز کو سونے کے عوض میں یوں فروخت کیا گیا کہ اُس کی قیمت میں زکوٰۃ لازم ہو سکتی ہو تو اس صورت میں اُس میں سونے کی زکوٰۃ کی مانند لازم ہوگا۔

عبدالکریم اور عمرو بن دینار نے یہ بات مجھے بیان کی ہے: عطاء نے مجھ سے یہ بھی کہا ہے کہ پھلوں اور سبزیوں کی قیمت میں جب اُنہیں سونے کے عوض میں فروخت کیا گیا ہو' اُن کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس صورت میں سونے کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی' جس طرح اُس سونے کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے جسے (فروخت یا تجارت کے لیے) لے جایا جاتا ہے۔

7185 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، وَغَيْرِهِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ فِي الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَةٌ

* * موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی''۔

7186 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: بَعَثَ الْحَجَّاجُ مُوْسَى بْنَ مُغِيرَةَ عَلَى السَّوَادِ، فَاَرَادَ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ خُضَرِ السَّوَادِ فَقَالَ: مُوْسَى بْنُ طَلْحَةَ عِنْدِي كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنَ الْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالزَّبِيبِ، وَالتَّمْرِ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلْحَجَّاجِ، فَقَالَ: صَدَقَ

* * موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: حجاج نے موسیٰ بن مغیرہ کو سواد (کے مقام پر) بھیجا اور اُس نے یہ ارادہ کیا کہ سواد کی

سبزیوں (کی زکوٰۃ) وصول کرے تو موسیٰ بن طلحہ نے کہا: میرے پاس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ایک مکتوب ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہے، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ گندم، جو، کشمش اور کھجور کی زکوٰۃ وصول کریں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حجاج سے اس بات کا تذکرہ کیا تو اُس نے کہا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔

7187 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ طَلْحَةَ يَعْنِيْ مُوْسَى، وَكَانُوا اَخَذُوا مِنْ حُبُوبٍ لَهُ فِيْ اَرْضِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لِعَبْدِ الْحَمِيدِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ: بَيْنِي، وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: لَمْ يَاْخُذْ مِنَ الْخُضَرِ شَيْئًا

✽✽ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے اُن کی زمین پر ہونے والی پیداوار (کی زکوٰۃ) وصول کرنے کا ارادہ کیا تو اُنہوں نے عبدالحمید کے پاس جا کر اُس سے یہ کہا کہ میرے اور تمہارے درمیان حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا مکتوب فیصلہ کرے گا، وہ سبزیوں میں کوئی چیز وصول نہیں کرتے تھے۔

7188 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَيْسَ فِي الْخُضَرِ صَدَقَةٌ الْبَقْلِ، وَالتُّفَاحِ، وَالْقِثَّاءِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، خواہ سبزیاں ہوں، سیب ہو، یا ککڑی ہو۔

7189 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

7190 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَهُشَيْمٍ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَيْسَ فِيْ غَلَّةِ الصَّيْفِ - يَعْنِي الْحُبُوبَ، وَالْعَدَسَ، وَاَشْبَاهَهُ - صَدَقَةٌ

✽✽ امام شعبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: گرمیوں کے غلے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، یعنی اناج، پیاز اور اس جیسی دیگر چیزیں۔

7191 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: اَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنَ الْقِطْنِيَةِ الزَّكَاةَ، وَالْقِطْنِيَةُ الْعَدَسُ، وَالْحِمَّصُ، وَاَشْبَاهُ ذٰلِكَ

✽✽ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قطنیہ میں سے زکوٰۃ لی تھی قطنیہ سے مراد پیاز، چنا اور اس جیسی دیگر چیزیں ہیں۔

7192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فِي الْخُضَرِ، وَالْفَاكِهَةِ اِذَا بَلَغَ ثَمَنُهُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ، فَفِيهِ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ

✽✽ زہری نے سبزیوں اور پھلوں کے بارے میں یہ کہا ہے کہ جب اُن کی قیمت دوسو درہم تک پہنچ جائے تو ان میں پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7193 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الزَّيْتُونِ قَالَ: هُوَ يُكَالُ، فَفِيهِ الْعُشْرُ إِذَا لَمْ يُسْقَ، وَنِصْفُ الْعُشْرِ إِذَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ

٭٭ زہری نے زیتون کے بارے میں یہ کہا ہے: جسے ماپ کر دیا جاتا ہے تو اگر تو اُسے مصنوعی طریقے سے سیراب نہیں کیا جاتا تو اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اُسے ڈول کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہے تو اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7194 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَيْسَ فِي الْخُضَرِ زَكَاةٌ قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: صَدَقَ

٭٭ منصور نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے اس کا تذکرہ کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اُنہوں نے سچ کہا ہے۔

7195 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي كُلِّ شَيْءٍ أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ الْعُشْرُ

٭٭ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: زمین سے جو بھی چیز پیدا ہوتی ہے اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7196 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَنْ يُؤْخَذَ مِمَّا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ مِنْ قَلِيلٍ، أَوْ كَثِيرٍ الْعُشْرُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا کہ زمین سے جو بھی چیز اُگتی ہے' خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو' اُس میں عشر وصول کیا جائے گا۔

7197 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجاہد کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

7198 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَيْسَ فِي الْعُطْبِ، وَالْوَرْسِ زَكَاةٌ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: روئی اور ورس (نامی بوٹی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

بَابُ الْخَرْصِ

باب: (پیداوار کا) اندازہ لگانا

7199 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: كَانَ خَرْصُهُمْ هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَعَمُوا

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں (پیداوار کا) اندازہ لگایا جاتا تھا' لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے۔

7200 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنَيْ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَبْعَثُ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِي بَيَاضَةَ يُقَالُ لَهُ فَرْوَةُ بْنُ عَمْرٍو، فَيُخْرِصُ تَمْرَ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَمَا سَمِعْتُ بِالْخَرْصِ اِلَّا فِي النَّخْلِ، وَالْعِنَبِ

٭٭ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ انصار میں سے بنو بیاضہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو بھیجا کرتے تھے جس کا نام فروہ بن عمرو تھا' وہ اہل مدینہ کی کھجوروں (کی پیداوار کا) اندازہ لگالیتا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: پیداوار کا اندازہ لگانے کا حکم' ہم نے صرف کھجوروں اور انگوروں کے بارے میں سنا ہے۔

7201 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: خَرْصُهُمْ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَاَخْبَرَنِي عَنِ ابْنِ رَوَاحَةَ اَنَّهُ خَرَصَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَهُودٍ وَقَالَ: اِنْ شِئْتُمْ فَلَنَا، وَاِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ قَالُوا: بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوَاتُ، وَالْاَرْضُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (زکوٰۃ کی وصولی کے لیے پیداوار) کا اندازہ لگانے کا طریقہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ہوتا تھا؟ تو عطاء نے مجھے حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا کہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ اور یہودیوں کے درمیان (پیداوار کی تقسیم کے لیے) اندازہ لگایا تھا اور (یہودیوں سے) یہ کہا تھا: اگر تم چاہو تو یہ حصہ ہم لے لیتے ہیں اور اگر چاہو تو تم لے لو۔ تو اُن لوگوں نے کہا: اسی (انصاف پسندی کی وجہ سے) آسمان اور زمین قائم ہیں۔

7202 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمَّا اَتَاهُمُ ابْنُ رَوَاحَةَ جَمَعُوا لَهُ حُلِيًّا مِنْ حُلِيِّ نِسَائِهِمْ، فَاَهْدَوْهَا اِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، وَاللّٰهِ اِنَّكُمْ لَاَبْغَضُ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَيَّ، وَمَا ذَاكَ بِحَامِلِي اَنْ اَحِيفَ عَلَيْكُمْ، وَاَمَّا مَا عَرَضْتُمْ عَلَيَّ مِنْ هٰذِهِ الرِّشْوَةِ، فَاِنَّهَا سُحْتٌ، وَاِنَّا لَا نَاْكُلُهَا، ثُمَّ خَرَصَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ خَيَّرَهُمْ اَنْ يَاْخُذُوهَا، اَوْ يَاْخُذَهَا هُوَ فَقَالُوا: بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ، فَاَخَذُوهَا بِذٰلِكَ الْخَرْصِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ ان (یہودیوں) کے پاس آئے تو اُنہوں نے اپنی عورتوں کے زیورات اُن کے لیے جمع کر کے اُنہیں تحفہ کے طور پر پیش کیے تو حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے یہودیوں کے گروہ! اللہ کی قسم! تم لوگ میرے نزدیک اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہو' لیکن یہ بات بھی مجھے اس بات پر آمادہ نہیں کر سکی کہ میں تمہارے ساتھ زیادتی کروں' تم نے جو یہ رشوت مجھے دی ہے یہ حرام ہے' ہم اسے نہیں کھائیں گے۔ پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے لیے پیداوار کا اندازہ لگایا اور پھر اُنہیں اختیار دیا کہ وہ اس حصہ کو لے لیں' یا اُس حصہ کو لے لیں۔ تو اُن یہودیوں نے یہ کہا: اسی (انصاف پسندی) کی وجہ سے آسمان اور زمین قائم ہیں۔ تو اُن یہودیوں نے اُس اندازے کے مطابق اپنا حصہ رکھ لیا۔

7203 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَّالٌ يَعْمَلُونَ بِهَا عَلَى نَخْلِ خَيْبَرَ، وَزَرْعِهَا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ خَيْبَرَ، فَدَفَعَ اِلَيْهِمْ خَيْبَرَ عَلَى اَنْ يَعْمَلُوهَا عَلَى النِّصْفِ، فَيُؤَدُّوهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ، وَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُقِرُّكُمْ فِيهَا مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ، فَيَخْرِصُ عَلَيْهِمْ حِينَ يَطِيبُ اَوَّلُ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ يُخَيِّرُ الْيَهُودَ اَنْ يَاْخُذُوهَا بِالْخَرْصِ، اَوْ يَدْفَعُوهَا اِلَيْهِمْ بِذٰلِكَ الْخَرْصِ، وَاِنَّمَا كَانَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَرْصِ لِكَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ قَبْلَ اَنْ تُؤْكَلَ الثِّمَارُ، وَتَفْتَرِقَ، فَكَانُوا عَلَى ذٰلِكَ

❋❋ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس کام کرنے کے لیے لوگ نہیں تھے جو خیبر کے کھجوروں کے باغات میں کام کر سکیں اور وہاں کی کھیتی باڑی میں کام کر سکیں تو نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو بلایا اور خیبر کی سرزمین اس شرط پر اُن کے سپرد کی کہ وہ نصف پیداوار کے عوض میں وہاں کام کاج کریں گے اور نصف پیداوار نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو ادا کر دیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: ہم تمہیں یہاں اُتنی دیر تک برقرار رکھیں گے جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ برقرار رکھے گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو اُن لوگوں کی طرف بھیجا' جب پھل کے پکنے کا وقت آیا تو اُنہوں نے اُن لوگوں کے لیے پیداوار کا اندازہ لگایا اور پھر یہودیوں کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ اس اندازہ کے مطابق وصولی کر لیں' یا پھر اس اندازہ کے مطابق اُنہیں ادائیگی کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے پہلے اندازہ لگانے کا حکم اس لیے دیا تھا تاکہ پھل کے کھائے جانے یا اُن کے منتشر ہونے سے پہلے زکوٰۃ کو شمار کیا جا سکے' تو وہ لوگ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

7204 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُقَاضَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ اَهْلِ خَيْبَرَ عَلَى اَنَّ لَنَا نِصْفُ الثَّمَرِ، وَلَهُمْ نِصْفُهُ قَالَ: وَيَكْفُونَ الْعَمَلَ حَتّٰى اِذَا طَابَ ثَمَرُهُمْ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: اِنَّ ثَمَرَنَا قَدْ طَابَ فَابْعَثْ خَارِصًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا طَافَ فِي نَخْلِهِمْ، فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ فِي خَلْقِ اللّٰهِ اَحَدًا اَعْظَمَ فِرْيَةً، وَاَعْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ، وَاللّٰهِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ اَحَدًا اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْكُمْ، وَاللّٰهِ مَا يَحْمِلُنِي ذٰلِكَ عَلَى اَنْ اَحِيفَ عَلَيْكُمْ قَدْرَ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ، وَاَنَا اَعْلَمُهَا قَالَ: ثُمَّ خَرَصَهَا جَمِيعًا الَّذِي لَهُمْ، وَالَّذِي لِلْيَهُودِ ثَمَانِينَ اَلْفَ وَسْقٍ، ثُمَّ قَالَتِ الْيَهُودُ: خَرَبْتَنَا فَقَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: اِنَّ شِئْتُمْ، فَاَعْطُونَا اَرْبَعِينَ اَلْفَ وَسْقٍ، وَنُخْرِجُ عَنْكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ اَعْطَيْنَاكُمْ اَرْبَعِينَ اَلْفَ وَسْقٍ، وَتَخْرُجُونَ عَنَّا فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا: بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوَاتُ، وَالْاَرْضُ، وَبِهٰذَا يَغْلِبُونَكُمْ

❋❋ عبداللہ بن عبید بن عمیر نے نبی اکرم ﷺ کے خیبر کے یہودیوں کے ساتھ کیے گئے معاہدہ کے بارے میں یہ بتایا کہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ پیداوار کا نصف حصہ ہمیں ملے گا اور اس کا نصف حصہ اُن لوگوں کو ملے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ

کام کاج کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ جب پھل پک کر تیار ہو گیا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو اُنہوں نے عرض کی: ہمارا پھل پک کر تیار ہو گیا ہے' آپ کسی اندازہ لگانے والے شخص کو بھیجیں جو ہمارے اور آپ کے درمیان اندازہ لگائے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا' جب حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے کھجوروں کے باغات کا چکر لگایا اور اُن کا جائزہ لیا تو بولے: اللہ کی قسم! مجھے ایسی کسی مخلوق کا علم نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں تم سے زیادہ جھوٹی ہو اور تم سے زیادہ اللہ کے رسول سے دشمنی رکھتی ہو اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی مخلوق پیدا کی ہے جو میرے نزدیک تم سے زیادہ پسندیدہ ہو' لیکن اللہ کی قسم! یہ بات بھی مجھے اس بات پر آمادہ نہیں کرسکی کہ میں ایک ذرّہ کے وزن جتنی' تمہارے ساتھ زیادتی کروں۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے اُس تمام پیداوار کا اندازہ لگایا تو یہودیوں کی پیداوار اسّی ہزار وسق تھی' تو یہودیوں نے کہا: آپ ہمارے ساتھ زیادتی کررہے ہیں! ابن رواحہ نے کہا: اگر تم چاہو تو تم ہمیں چالیس ہزار وسق دے دو اور ہم تمہارے پاس سے چلے جائیں اور اگر تم چاہو تو ہم تمہیں چالیس ہزار وسق دے دیتے ہیں اور تم یہاں سے چلے جاؤ (جتنی پیداوار ہوگی وہ ہم خود اُتار لیں گے)۔ تو اُن یہودیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور بولے: اسی (انصاف پسندی) کی وجہ سے آسمان اور زمین قائم ہیں اور اسی وجہ سے یہ لوگ تم پر غالب آئے ہیں۔

7205 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: خَرَصَهَا ابْنُ رَوَاحَةَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ وَسْقٍ، وَزَعَمَ اَنَّ الْيَهُوْدَ لَمَّا اَنْ خَيَّرَهُمُ ابْنُ رَوَاحَةَ اَخَذُوا التَّمْرَ، وَعَلَيْهِمْ عِشْرُوْنَ اَلْفَ وَسْقٍ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کی پیداوار کا اندازہ لگایا کہ وہ چالیس ہزار وسق ہے' اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ جب یہودیوں کو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اختیار دیا تو اُنہوں نے کھجوروں کو اختیار کرلیا اور اُن پر بیس ہزار وسق کی ادائیگی لازم ہوئی۔

7206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: فَحَقٌّ عَلَى الْخَارِصِ اِذَا تَكَاثَرَ سَيِّدُ الْمَالِ الْخَرْصَ اَنْ يُخَيِّرَهُ كَمَا خَيَّرَ ابْنُ رَوَاحَةَ قَالَ: اِي لَعَمْرِي، وَاَيُّ سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: اندازہ لگانے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ جب مال کا مالک شخص اُس کے اندازہ کو زیادہ شمار کر رہا ہو تو اندازہ لگانے والا اُسے اختیار دیدے جس طرح حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے (یہودیوں کو) اختیار دیا تھا۔ (عطاء نے یہ بھی کہا:) نبی اکرم ﷺ کی سنت کے مقابلہ میں اور کون سا طریقہ زیادہ بہتر ہوگا؟

7207 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نِسْطَاسٍ، "عَنْ خَيْبَرَ قَالَ: فَتَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ جَمْعَاءَ لَهُ حَرْثُهَا وَنَخْلُهَا، وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ رَقِيقٌ، فَصَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُوْدَ عَلٰى اَنَّكُمْ تَكْفُوْنَا الْعَمَلَ وَلَكُمْ شَطْرٌ

الثَّمَرِ، عَلٰى اَنْ اُقِرَّكُمْ مَا بَدَا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ، فَذٰلِكَ حِينَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ رَوَاحَةَ يُخْرِصُهَا بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا خَيَّرَهُمْ اَخَذَتْ يَهُودُ الثَّمَرَ، فَلَمْ يَزَلْ خَيْبَرُ بِيَدِ الْيَهُودِ عَلٰى صُلْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ عُمَرُ فَاَخْرَجَهُمْ، فَقَالَتِ الْيَهُودُ: اَلَمْ يُصَالِحْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَذَا وَكَذَا قَالَ: بَلٰى عَلٰى اَنْ نُقِرَّكُمْ مَا بَدَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ، فَهٰذَا حِينَ بَدَا لِي اِخْرَاجُكُمْ، فَاَخْرَجَهُمْ ثُمَّ قَسَّمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ افْتَتَحُوهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُعْطِ مِنْهَا اَحَدًا لَمْ يَحْضُرِ افْتِتَاحَهَا قَالَ: فَاَهْلُهَا الْاٰنَ الْمُسْلِمُونَ لَيْسَ فِيهَا الْيَهُودُ "

✵✵ عامر بن عبدالرحمٰن خیبر کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اُسے فتح کیا تو وہاں کھیت اور کھجوروں کے باغات بہت زیادہ تھے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے پاس غلام نہیں تھے (جو وہاں کام کاج کر سکیں) تو نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ تم لوگ یہاں کام کاج کرو گے اور پیداوار کا نصف حصہ تمہیں ملے گا' اس شرط پر کہ ہم تمہیں یہاں اُس وقت تک برقرار رہنے دیں گے جب تک اللہ اور اُس کے رسول کو مناسب محسوس ہوگا' پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تاکہ وہ اُن کی پیداوار کا اندازہ لگائیں' جب حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں اختیار دیا تو یہودیوں نے پھل کو اختیار کر لیا' اُس کے بعد خیبر یہودیوں کے پاس رہا جو نبی اکرم ﷺ کے صلح کے معاہدہ کے مطابق تھا' یہاں تک کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اُنہوں نے اُن یہودیوں کو وہاں سے نکالنے کا حکم دیا تو یہودیوں نے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ نے ہمارے ساتھ اس' اس شرط پر صلح نہیں کی تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! لیکن اس شرط پر کی تھی کہ ہم تمہیں اُس وقت تک یہاں رہنے دیں گے جب تک اللہ اور اُس کے رسول کو مناسب لگے گا' تو اب مجھے یہ مناسب لگ رہا ہے کہ تمہیں یہاں سے نکال دیا جائے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو وہاں سے نکال دیا اور وہاں کی سرزمین کو اُن مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اُس کی فتح میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں کی کوئی بھی زمین کسی ایسے شخص کو نہیں دی جو اُس کی فتح میں شریک نہیں ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں: تو خیبر کے رہنے والے لوگ مسلمان ہیں اور اُن میں کوئی بھی یہودی نہیں ہے۔

7208 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ خَيْبَرَ اِلَى الْيَهُودِ عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوا فِيهَا، وَلَهُمْ شَطْرُهَا قَالَ: فَمَضٰى عَلٰى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ، وَصَدْرٌ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، ثُمَّ اُخْبِرَ عُمَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: لَا يَجْتَمِعُ بِاَرْضِ الْحِجَازِ اَوْ بِاَرْضِ الْعَرَبِ دِينَانِ، فَفَحَصَ عَنْ ذٰلِكَ حَتّٰى وَجَدَ عَلَيْهِ الثَّبْتَ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَاْتِ بِهِ، وَاِلَّا فَاِنِّي مُجْلِيكُمْ قَالَ: فَاَجْلَاهُمْ، وَقَدْ كَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خیبر یہودیوں کے سپرد کیا' اس شرط پر کہ وہ وہاں پر کام کاج

کریں گے اور پیداوار کا نصف حصہ انہیں مل جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت کے ابتدائی دور میں اسی طرح کی صورتِ حال رہی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُس بیماری کے دوران جس میں آپ کا وصال ہوا تھا' یہ بات ارشاد فرمائی تھی کہ حجاز کی سرزمین میں' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) عرب کی سرزمین پر دو دین اکٹھے نہیں رہیں گے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں تحقیق کی اور یہ بات مستند طور پر ثابت ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا کوئی معاہدہ تھا وہ اُسے لے آئے' اب میں تم لوگوں کو جلاوطن کردوں گا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن یہودیوں کو جلاوطن کروا دیا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران یہ بات ارشاد فرمائی تھی جس بیماری میں آپ کا وصال ہوا تھا۔

7209 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِىْ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِى اِسْحَاقُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ فَرْوَةَ بْنَ عَمْرٍو يُخْرِصُ النَّخْلَ، فَاِذَا دَخَلَ الْحَائِطَ حَسَبَ مَا فِيهِ مِنَ الْاَقْنَاءِ، ثُمَّ ضَرَبَ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ عَلٰى مَا يَرَى فِيهَا، وَكَانَ لَا يُخْطِءُ

❋❋ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فروہ بن عمرو کو کھجوروں کی پیداوار کا اندازہ لگانے کے لیے بھیجا' جب وہ باغ میں داخل ہوئے تو انہوں نے کھجوروں کے گچھوں کا اندازہ لگایا اور پھر انہیں ایک دوسرے سے ضرب دی' اُن کا اندازہ غلط نہیں ہوتا تھا۔

7210 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ خَارِصًا اَمَرَهُ اَنْ لَا يُخْرِصَ الْعَرَايَا

❋❋ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی اندازہ لگانے والے کو بھیجتے تھے تو اُسے یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ عرایا کا اندازہ نہ لگائے۔

7211 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِىِّ، عَنِ الشَّعْبِىِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَلْخَرْصُ الْيَوْمَ بِدْعَةٌ

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبَلَغَنِىْ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْخَرْصِ عَلٰى يَهُوْدٍ مَرَّةً اَوِ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدُ

❋❋ امام شعبی فرماتے ہیں: آج اندازہ لگانا بدعت ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں کے لیے پیداوار کا اندازہ لگانے کا حکم ایک یا دو مرتبہ دیا تھا' اُس کے بعد آپ نے اسے ترک کردیا تھا۔

بَابُ خَرْصِ النَّخْلِ، وَالْعِنَبِ، وَمَا يُؤْخَذُ مِنْهُ

باب: کھجوروں یا انگوروں کا اندازہ لگانا اور اُس میں سے کتنا وصول کیا جائے گا؟

7212 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: يُخْرَصُ النَّخْلُ، وَالْعِنَبُ، وَلَا يُخْرَصُ الْحَبُّ، قُلْتُ لَهُ: اَكَانَ مَنْ مَضَى يُخْرِصُونَ النَّخْلَ، وَالْعِنَبَ، وَلَا يُخْرِصُونَ الْحَبَّ اَمِ النَّاسُ الْيَوْمَ؟ قَالَ: "بَلْ مَضَى، اِخَالُ قَالَ: وَالنَّاسُ الْيَوْمَ اَيْضًا لَا يُخْرِصُونَ"

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: کھجوروں اور انگوروں کی پیداوار کا اندازہ لگایا جائے گا' دیگر کسی قسم کے اناج کی پیداوار کا اندازہ نہیں لگایا جائے گا۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا جو لوگ پہلے گزر گئے ہیں' کیا وہ صرف کھجوروں اور انگوروں کا اندازہ لگایا کرتے تھے اور وہ دیگر کسی قسم کی پیداوار کا اندازہ نہیں لگاتے تھے' یا پھر لوگ آج کل ایسا کرتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: بلکہ جو لوگ گزر گئے ہیں اُن کے بارے میں میرا یہی گمان ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ جہاں تک آج کل کا تعلق ہے تو لوگ پیداوار کا اندازہ نہیں لگاتے ہیں۔

7213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ يُخْرِصُ النَّخْلَ، وَالْعِنَبَ، وَلَا يُخْرِصُ الْحَبَّ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم بن ابومخارق اور عمرو بن دینار نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ کھجوروں اور انگوروں کا تو اندازہ لگایا جاتا تھا لیکن اناج کا اندازہ نہیں لگایا جاتا تھا۔

7214 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ قَالَ: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَتَّابَ بْنَ اَسِيْدٍ حِينَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ: اخْرُصِ الْعِنَبَ كَمَا تُخْرِصُ النَّخْلَ، ثُمَّ خُذْ زَكَاتَهُ مِنَ الزَّبِيبِ كَمَا تَاْخُذُ زَكَاةَ النَّخْلِ مِنَ التَّمْرِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فِي صَدَقَةِ التَّمْرِ اَنْ يُؤْخَذَ الْبَرْنِيُّ مِنَ الْبَرْنِيِّ، وَيُؤْخَذَ اللَّوْنُ مِنَ اللَّوْنِ، وَلَا يُؤْخَذَ اللَّوْنُ مِنَ الْبَرْنِيِّ، وَاَنْ يُؤْخَذَ مِنَ الْجَرِينِ، وَلَا يَضُمُّونَهَا، ذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ

** ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ کو جب مکہ کا گورنر مقرر کیا تو ارشاد فرمایا: تم انگوروں کی پیداوار کا بھی اُسی طرح اندازہ لگانا جس طرح تم کھجوروں کی پیداوار کا اندازہ لگاؤ گے اور پھر کشمش کی شکل میں انگوروں کی زکوٰۃ وصول کر لینا جس طرح تم کھجوروں کے باغات کی جگہ اُتری ہوئی کھجوریں وصول کر لیتے ہو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے کھجوروں کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ تحریر کیا تھا کہ برنی میں برنی وصول کی جائے گی اور لون میں سے لون وصول کی جائے گی' برنی میں سے لون وصول نہیں کی جائے گی اور یہ کھجوریں سکھانے کی جگہ سے وصول کی جائیں گی' وہ لوگ انہیں ملا نہیں دیں گے۔

ابن جریج نے یہ ابن ابونجیح کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ مَتَى يُخْرَصُ؟

باب: اندازہ کب لگایا جائے گا؟

7215 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانُوا يُخْرِصُونَ الثَّمَرَةَ اِذَا طَابَتْ، فَكَانَتْ بُسْرًا، ثُمَّ كَانُوا يُخَلُّونَ بَيْنَهَا، وَبَيْنَ اَهْلِهَا فَيَاْكُلُونَهَا بُسْرًا، وَرُطَبًا، وَتَمْرًا ثُمَّ يَاْخُذُونَ بِذَلِكَ الْخَرْصَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ پھلوں کی پیداوار کا اندازہ اُس وقت لگا لیتے تھے جب پھل تیار ہونے کے قریب ہوتا تھا اور کچا ہوتا تھا' پھر وہ اُس پھل اور اُس کے مالکان کے درمیان جگہ چھوڑ دیتے تھے (یعنی رکاوٹ نہیں ڈالتے تھے) تاکہ وہ لوگ خشک اور تازہ کھجوروں کو کھالیں اور وہ لوگ بعد میں اُس اندازہ کے مطابق (زکوۃ) وصول کر لیتے تھے۔

7216 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِخَرْصِ خَيْبَرَ حِينَ طَابَ ثَمَرُهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عبید نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ جب خیبر کا پھل تیار ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے وہاں کی پیداوار کا اندازہ لگانے کا حکم دیا۔

7217 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَتَى يُخْرَصُ النَّخْلُ؟ قَالَ: حِينَ يُطْعِمُ، وَعَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کھجوروں کا اندازہ کب لگایا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب وہ کھانے کے قابل ہو جائیں۔

عبدالکریم بن ابومخارق نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

7218 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاَمَّا قَبْلَ ذَلِكَ فَلَا؟ قَالَ: نَعَمْ حَتَّى تُطْعِمَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر اس سے پہلے اندازہ لگایا گیا ہو تو وہ درست نہیں ہو گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتی۔

7219 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: - وَهِيَ تَذْكُرُ شَاْنَ خَيْبَرَ - فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ ابْنَ رَوَاحَةَ اِلَى الْيَهُودِ، فَيَخْرِصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ اَوَّلُ الثَّمَرِ، قَبْلَ اَنْ تُؤْكَلَ، ثُمَّ يُخَيِّرُ الْيَهُودَ بِاَنْ يَاْخُذُوهَا بِذَلِكَ الْخَرْصِ، اَوْ يَدْفَعُونَهَا اِلَيْهِمْ بِذَلِكَ

وَإِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذَلِكَ الْخَرْصِ، لِكَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ قَبْلَ أَنْ تُؤْكَلَ الثِّمَارُ، وَتَفْتَرِقَ

✽✽ عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے خیبر کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو یہودیوں کی طرف بھیجا' جب اُن کا پھل تیار ہو چکا تھا کہ وہ کھجوروں کی پیداوار کا اندازہ لگائیں' تو اُنہوں نے یہودیوں کو اختیار دیا کہ وہ اس اندازہ کے مطابق یا تو خود وصول کر لیتے ہیں' یا اس اندازہ کے مطابق اُنہیں ادائیگی کر دیتے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اندازہ لگانے کا حکم دیا ہے تا کہ پھلوں کے کھا جانے سے پہلے اور منتشر ہونے سے پہلے زکوٰۃ کا اندازہ لگا لیا جائے۔

7220 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنَيْ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْخُرَّاصِ إِذَا بَعَثَهُمْ: احْتَاطُوا لِأَهْلِ الْمَالِ فِي النَّائِبَةِ، وَالْوَاطِيَةِ وَمَا يُجِبُ فِي الثَّمَرِ مِنَ الْحَقِّ

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اندازہ لگانے والے افراد کو جب بھیجتے تھے تو اُن سے یہ فرمایا کرتے تھے: نائبہ اور واطیہ میں' اور پھلوں میں مال کے مالکان کے حق کے حوالے سے احتیاط کرنا۔

7221 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُولُ لِلْخُرَّاصِ: دَعْ لَهُمْ قَدْرَ مَا يَقَعُ، وَقَدْرَ مَا يَأْكُلُونَ

✽✽ بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اندازہ لگانے والے شخص کو یہ کہتے تھے کہ اُن لوگوں کے لیے اُتنی چیزیں چھوڑ دیں جو خود ہی گر گئی ہیں اور اُتنی بھی چھوڑ دینا جتنی وہ کھا لیتے ہیں۔

7222 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَأَمَّا مَعْمَرٌ، فَحَدَّثَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ عُمَرَ، كَانَ يَقُولُ لِلْخُرَّاصِ: "إِذَا وَجَدْتَ قَوْمًا قَدْ خَرَفُوا يَقُولُ: قَدْ نَزَلُوا فِي حَائِطِهِمْ، فَانْظُرْ قَدْرَ مَا تَرَى أَنَّهُمْ يَأْكُلُونَ فَإِنَّهُ لَا يُخْرَصُ عَلَيْهِمْ"

7219- سنن ابی داؤد' کتاب الزکاۃ' باب متی یخرص التمر' حدیث:1381' سنن الدارقطنی' کتاب الزکاۃ' باب فی قدر الصدقة فیما اخرجت الارض' حدیث:1802' السنن الکبرٰی للبیهقی' کتاب الجنائز' جماع ابواب زکاۃ الثمار' باب خرص التمر والدلیل علی ان له حکما' حدیث:7005' معرفة السنن والآثار للبیهقی' کتاب الزکاۃ' باب فرض الابل السائمة' باب کیف یؤخذ زکاۃ النخل والعنب ؟ حدیث:2466' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' الملحق المستدرک من مسند الانصار' حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها' حدیث:24769' مسند اسحاق بن راهویه' ما یروی عن عروة بن الزبیر' حدیث:791' المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' باب المیم من اسمه : محمد' حدیث:7706' صحیح ابن خزیمة' کتاب الزکاۃ' جماع ابواب صدقة الحبوب والثمار' باب وقت بعثة الامام الخارص یخرص الثمار' حدیث:2154

✲✲ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندازہ لگانے والے شخص سے یہ فرمایا: جب تم کچھ لوگوں کو پاؤ کہ وہ کچھ پھل اُتار چکے ہوں اور وہ اپنے باغات میں اُتر چکے ہوں تو تم اس بات کا جائزہ لے لینا کہ اُنہوں نے کتنا کھایا ہے' اس کا اُن کے حساب میں شمار نہ کرنا۔

بَابُ يَرُدُّونَ الْفَضْلَ

باب: اضافی چیز کو واپس کر دینا

7223 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ خَرَصْتُ نَخْلِي فَبِعْتُهَا بَعْدَ الْخَرْصِ مِنْ نَاسٍ، فَاَقَمْتُ اَنَا الْبَيِّنَةَ عَلَى اَنَّهَا اَقَلُّ مِمَّا خُرِصَتْ، اَتَرَى اَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ الْفَضْلَ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ الْخَرْصُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ لَكَ اَنْ يَرُدُّوا عَلَيْكَ الْفَضْلَ، قُلْتُ: خَرَصُوا عَلَيَّ نَخْلِي، فَلَمَّا رَفَعْتُ تَمْرِي اِذَا هُوَ يَزِيدُ عَلَى خَرْصِهِمْ، اُوَدِّي اِلَيْهِمُ الْفَضْلَ؟ قَالَ: لَا، اِنْ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ بِعْتُ ثَمَرَ مَالِي قَبْلَ خُرُوجِ الْخَارِصِ، اَلَهُمْ اَنْ يُعِيدُوا بَيْعِي، فَيُخْرِصُوا قَالَ: نَعَمْ، يُخْرِصُونَهُ اِنْ كَانَ الْخَرْصُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هُوَ اَحَقُّ ذٰلِكَ، وَاِلَّا فَقَدْ بِعْتَ لَهُمْ، وَلَكَ، وَاِنْ بَاعَ ثَمَرًا بِذَهَبٍ فَاِنَّمَا الصَّدَقَةُ فِي الثَّمَرِ مَا كَانَ، وَلَيْسَ فِي الذَّهَبِ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اپنے کھجوروں کے درخت کی پیداوار کا اندازہ لگاتا ہوں اور پھر یہ اندازہ لگانے کے بعد میں کسی شخص کو وہ فروخت کر دیتا ہوں' تو کیا میں اس بات کی گواہی دے سکتا ہوں کہ اس کا جو اندازہ لگایا گیا ہے اس کی پیداوار اُس سے کم تھی اور کیا آپ کی یہ رائے ہے کہ ایسی صورت میں وہ لوگ اضافی ادائیگی مجھے واپس کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں یہ اندازہ لگایا جاتا تھا' البتہ تمہیں اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اضافی چیز کو تمہیں واپس کر دیں۔ میں نے کہا: لوگ میرے کھجوروں کے باغ کے بارے میں اندازہ لگا لیتے ہیں' جب میں اپنی کھجوریں اُٹھاتا ہوں تو وہ اُن کے اندازہ سے زیادہ ہوتی ہیں' تو کیا میں اضافی ادائیگی اُنہیں کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایسا ہوا کرتا تھا۔

میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اندازہ لگانے والے شخص کے آنے سے پہلے اپنی زمین کا پھل فروخت کر دیتا ہوں' تو کیا اُنہیں حق حاصل ہوگا کہ وہ میرے سودے کو کالعدم قرار دیں اور پھر اندازہ لگائیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ لوگ اندازہ لگائیں گے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اندازہ لگایا جاتا تھا اور وہ لوگ اس بات کے زیادہ حق دار تھے' ورنہ تم یہ چیز اُنہیں فروخت کر دو گے اور تمہارا حصہ تمہیں مل جائے گا اور اگر کسی شخص نے سونے کے عوض میں پھل کو فروخت کیا ہو تو زکوۃ کی ادائیگی پھل میں لازم ہوگی' خواہ وہ جتنی بھی ہو' سونے میں لازم نہیں ہوگی۔

7224 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِاَيُّوبَ: بِعْتُ ثَمَرِي بِمِائَتَيْ دِينَارٍ قَالَ: فَفِيهَا فِي كُلِّ عَشَرَةِ دَنَانِيرَ دِينَارٌ اِذَا كَانَ قَدْ فَاتَ قَالَ: فَإِنْ اَدْرَكَهُ اَخَذَ مِنَ الثَّمَرَةِ، وَاسْتَرْجَعَ الْمُبْتَاعُ مِنَ الْبَائِعِ عُشْرَ مَا اَعْطَاهُ

✿ ✿ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب سے دریافت کیا: میں اپنا پھل دوسو دینار کے عوض میں فروخت کر دیتا ہوں۔تو اُنہوں نے جواب دیا: ہر دس دینار میں ایک دینار کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ وہ فوت ہو۔اُنہوں نے کہا: اگر وہ اُسے اس حالت میں پاتا ہے کہ اُس نے پھل میں سے حاصل کیا ہے' تو خریدار فروخت کرنے والے سے اُس چیز کا دسواں حصہ واپس لے گا جو اُس نے ادائیگی کی تھی۔

7225 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: خُرِصَ عَلَيَّ مَالِي، ثُمَّ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَهَلَكَ قَبْلَ اَنْ اُحْرِزَهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ قَالَ: قُلْتُ: فَوَضَعْتُهُ فِي الْجَرِينِ، فَسُرِقَ قَبْلَ اَنْ اُحْرِزَهُ؟ قَالَ: فَلَيْسَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ

✿ ✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میرے مال کے بارے میں میرے لیے اندازہ لگا لیا جاتا ہے' پھر اُسے کوئی آفت لاحق ہو جاتی ہے اور وہ مال محفوظ ہونے سے پہلے ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے۔تو عطاء نے کہا: تم پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ میں نے کہا: اگر میں نے وہ مال گودام میں رکھ دیا ہو اور میرے محفوظ کرنے سے پہلے وہ چوری ہو جائے؟ تو اُنہوں نے کہا: تم پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

بَابُ تَضْيِيفُ الْخَارِصِ

باب: اندازہ لگانے والے شخص کی مہمان نوازی کرنا

7226 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ: لَا يُضَيِّفُ اَحَدٌ خَارِصًا، فَإِنْ اَضَافَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْمُضِيفِ تَضْيِيفٌ، اِنْ شَاءَ، وَاِلَّا حَلَبَ، يَعْنِي يَحْلِبُ لَهُ الْمَاشِيَةَ

✿ ✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھ سے کہا: کوئی بھی شخص اندازہ لگانے والے شخص کی مہمان نوازی نہیں کرے گا اور اگر کوئی اُس کی مہمان نوازی کرتا ہے تو مہمان نوازی کرنے والے شخص پر اہتمام کے ساتھ مہمان نوازی لازم نہیں ہوگی' اگر وہ چاہے گا تو کر لے گا' ورنہ اُس کے لیے جانور کا دودھ دوہ کے اُسے دیدے گا۔

7227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ الْخُرَّاصَ كَانُوا فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ لَا يُضَيِّفُونَ اَحَدًا اِنَّمَا كَانُوا يَاْكُلُونَ مِنَ الْمَالِ

✿ ✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ پہلے زمانہ میں اندازہ لگانے والے شخص کو کوئی مہمان نہیں بناتا تھا' وہ حاصل ہونے والے مال میں سے کھانا کھالیتا تھا۔

بَابُ سَاعِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کے (ریاستی کاموں کے) اہلکاروں کا بیان

7228 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَيَاتَهُ جَمِيعًا رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَارِصًا، يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ التَّيِّهَانِ اَبُو الْهَيْثَمِ، حَتّٰى اِذَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ اَبُو بَكْرٍ، فَاَبَى، فَقَالَ: قَدْ كُنْتَ تَخْرِصُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنْتُ اَفْعَلُ، ثُمَّ آتِي فَيَسْتَغْفِرَ لِي، فَمَنْ يَسْتَغْفِرُ لِي الْاٰنَ، فَبَعَثَ اَبُو بَكْرٍ رَجُلًا غَيْرَهُ

٭٭ محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں انصار سے تعلق رکھنے والے کسی ایک فرد کو اندازہ لگانے کے لیے بھیجا' جس کا نام عبداللہ بن تیہان ابوہیثم تھا' یہاں تک کہ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بھیجا تو اُنہوں نے یہ بات نہیں مانی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نبی اکرم ﷺ کے لیے تو اندازہ لگایا کرتے تھے؟ تو اُنہوں نے کہا: میں ایسا کیا کرتا تھا پھر میں آتا تھا تو نبی اکرم ﷺ میرے لیے دعائے مغفرت کیا کرتے تھے' اب میرے لیے دعائے مغفرت کون کرے گا؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُن کی جگہ کسی دوسرے شخص کو بھجوایا۔

7229 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنَيْ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِي بَيَاضَةَ يُقَالُ لَهُ فَرْوَةُ بْنُ عَمْرٍو، فَيُخْرِصُ ثَمَرَ اَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: وَمَا سَمِعْتُ بِالْخَرْصِ اِلَّا فِي النَّخْلِ، وَالْعِنَبِ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انصار سے بنو بیاضہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو بھیجا جس کا نام فروہ بن عمرو تھا' اُس نے اہلِ مدینہ کی پیداوار کا اندازہ لگایا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اندازہ لگانے کی روایت کا حکم صرف کھجوروں اور انگوروں کے بارے میں سنا ہے۔

بَابُ مَا تَسْقِي السَّمَاءُ

باب: جسے آسمان سیراب کرتا ہے (یعنی جو بارش سے سیراب ہوتی ہے)

7230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ فِيمَا تَسْقِي السَّمَاءُ، وَمَا يُسْقَى بِالْكَظَائِمِ مِنْ نَخْلٍ اَوْ عِنَبٍ اَوْ حَبٍّ؟ قَالَ: الْعُشْرُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جسے آسمان سیراب کرتا ہے اور جو کنویں کے ذریعہ سیراب ہوتی ہے' اُس میں کتنی ادائیگی لازم ہوگی؟ جیسے کھجور ہے' انگور ہے اور دیگر اناج ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: عشر (کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

7231 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: فِيهِ الْعُشْرُ

✽✽ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7232 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ، الْبَعْلُ وَالْاَنْهَارُ وَالْعُشُورُ، وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ بَالدِّلَاءِ نِصْفُ الْعُشْرِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: "اَلْبَعْلُ: الْعَثَرِیُّ"

✽✽ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو زمین آسمان کے ذریعہ سیراب ہوتی ہے' یا (بارانی پانی کے قریب ہونے کی وجہ سے) زیرزمین سیراب ہو جاتی ہے' یا نہروں کے ذریعہ سیراب ہوتی ہے' اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے ڈول کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہے اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: ''بعل'' سے مراد ''عثری'' (جو براہ راست بارش سے سیراب ہوتی) ہے۔

7233 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: مَا سُقِیَ فَتْحًا اَوْ سَقَتْهُ السَّمَاءُ فَفِيهِ الْعُشْرُ، وَمَا سُقِیَ بِالْغَرْبِ فَنِصْفُ الْعُشْرِ

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جسے ''فتح'' (نہر کے پانی) کے ذریعہ سیراب کیا جائے' یا جسے آسمان سیراب کرے تو اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے ڈول کے ذریعہ سیراب کیا جائے اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7234 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِیٍّ، وَعَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَرَاْتُهُ فِیْ كِتَابٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ كُلِّ رَجُلٍ كَتَبَهُ لَهُمْ: " فِيمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ، وَالْاَرْشِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ، - قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُ فِيهِ اخْتِلَافًا -، وَفِيمَا كَانَ بَعْلًا وَفِيمَا كَانَ بِالْكَظَائِمِ، وَفِيمَا كَانَ نَجْلًا الْعُشْرُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَمْ اَسْمَعْ فِيهِ اخْتِلَافًا

✽✽ معمر نے ایک سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور ایک اور سند کے ساتھ زہری اور قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُن میں سے ہر ایک شخص نے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تحریری طور پر اُن کے پاس موجود تھا کہ جس زمین کو پانی چھڑک کر' یا ڈول کے ذریعہ سیراب کیا جائے اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

معمر کہتے ہیں: مجھے اس کے بارے میں کسی اختلاف کا علم نہیں ہے' اور جس زمین کو بارش یا کنویں یا زیرزمین' کے ذریعہ سیراب کیا جائے' اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔ معمر کہتے ہیں: میں نے اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں سنا ہے۔

7235 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْمَدَنِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: مَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ، وَالسَّمَاءُ، وَالْعُيُونُ فَالْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ، فَنِصْفُ الْعُشْرِ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نہر اور آسمان اور چشموں کے ذریعہ جو زمین سیراب ہوتی ہے اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے ڈول کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہے اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7236 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ فِيمَا يُسْقَى بِالْكَظَائِمِ، وَمَا كَانَ بَعْلًا، وَمَا كَانَ يُسْقَى بِالنِّجَالِ مِنْ نَخْلٍ اَوْ عِنَبٍ، اَوْ حَرْثٍ قَالَ: الْعُشْرُ قَالَ: قُلْتُ: فَكَمْ فِيمَا يُسْقَى بِالدِّلَاءِ، وَبِالْمَنَاضِحِ قَالَ: نِصْفُ الْعُشْرِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس زمین کو کظائم (زیرِ زمین باہمی طور پر مربوط کنویں) کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہو اور جو بارش سے سیراب ہو اور جسے زیرِ زمین جڑوں کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہو (یعنی انہیں پانی لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی) جیسے کھجور یا انگور یا کھیت کی ہوتی ہے (تو اُس میں کتنی ادائیگی لازم ہوگی؟) اُنہوں نے جواب دیا: عشر کی۔ میں نے کہا: جس زمین کو ڈول کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہو اور چھڑکاؤ کے برتن کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہو (اُس میں کتنی ادائیگی لازم ہوگی؟) اُنہوں نے جواب دیا: نصف عشر کی۔

7237 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: فِيمَا سُقِيَ بِالدِّلَاءِ، وَالْمَنَاضِحِ نِصْفُ الْعُشْرِ

✻✻ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس زمین کو ڈول کے ذریعہ اور چھڑکاؤ کے آلے کے ذریعہ سیراب کیا جائے اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7238 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: كُلُّ شَيْءٍ لَا يُتَعَنَّى بِسَقْيِهِ فَفِيهِ الْعُشْرُ، وَكُلُّ شَيْءٍ يُتَعَنَّى بِسَقْيِهِ بِالدَّلْوِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: ہر وہ چیز جس کو سیراب کرنے میں مشقت نہ ہو' اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر وہ چیز جسے ڈول کے ذریعہ مشقت کے ساتھ سیراب کیا جائے' اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7239 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: كُلُّ صَدَقَةِ الثِّمَارِ، وَالزَّرْعِ مَا كَانَ مِنْ نَخْلٍ اَوْ عِنَبٍ، اَوْ زَرْعٍ مِنْ حِنْطَةٍ اَوْ شَعِيرٍ اَوْ سُلْتٍ مِمَّا كَانَ بَعْلًا، اَوْ يُسْقَى بِنَهْرٍ، اَوْ يُسْقَى بِالْعَيْنِ اَوْ عَثَرِيًّا يُسْقَى بِالْمَطَرِ، فَفِيهِ الْعُشْرُ فِي كُلِّ عَشَرَةٍ وَاحِدَةٌ، وَمَا كَانَ يُسْقَى مِنْهُ بِالنَّضْحِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ فِي كُلِّ عِشْرِينَ، وَاحِدٍ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ اِلَى الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ، وَمَنْ مَعَهُ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُعَافِرَ، وَهَمْدَانَ اَنَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ صَدَقَةِ الثِّمَارِ الْعُشْرُ مَا تَسْقِي الْعَيْنُ، وَتَسْقِي السَّمَاءُ، وَعَلٰى مَا يُسْقٰى بِالْغَرْبِ نِصْفُ الْعُشْرِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: ہر قسم کے پھل اور زرعی پیداوار کی زکوٰۃ کا حکم یہ ہوگا' خواہ اُس کا تعلق کھجوروں سے ہو یا انگوروں سے ہو' یا زرعی پیداوار سے ہو' جیسے گندم یا جَو وغیرہ' تو جو زمین بعل ہو' یا اُسے نہر کے ذریعہ سیراب کیا جائے' یا چشمہ کے ذریعہ سیراب کیا جائے' یا وہ بارانی زمین ہو جسے بارش کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہو تو اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی' یعنی ہر دس میں سے ایک کی ادائیگی لازم ہوگی' اور جس زمین کو پانی لا کر سیراب کیا جاتا ہو اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی' یعنی ہر بیس میں ایک کی ادائیگی لازم ہوگی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ یمن کی طرف خط لکھا تھا جو حارث بن عبد کلال اور اُن کے ساتھ رہنے والے معافر اور ہمدان قبیلہ کے اہلِ یمن کی طرف لکھا گیا تھا کہ اہلِ ایمان پر پھلوں کی زکوٰۃ میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ اُسے چشمہ کے ذریعہ یا بارش کے پانی کے ذریعہ سیراب کیا جائے اور جس زمین کو ڈول کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہو اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7240 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَعْطَانِيْ سِمَاكُ بْنُ الْفَضْلِ كِتَابًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَلِكِ بْنِ كَفْلَانِسَ، وَالْمُصْعَبِيِّيْنَ، فَقَرَاْتُهُ، فَاِذَا فِيْهِ: فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ، وَالْاَنْهَارُ الْعُشْرُ، وَفِيْمَا سُقِيَ بِالْمَسْنَا نِصْفُ الْعُشْرِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: سماک بن فضل نے مجھے ایک خط دیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملک بن کفلانس اور مصعبیین کو لکھا گیا تھا' میں نے اُسے پڑھا تو اُس میں یہ تحریر تھا:

''جو زمین آسمان (یعنی بارش) اور نہروں کے ذریعہ سیراب ہوتی ہے اُس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے پانی لا کر سیراب کیا جاتا ہے اُس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

7241 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عَشَرَةُ اَفْرَاقٍ تَزِيْدُ عَلٰى مِائَةٍ تُسْقٰى بِالدَّلْوِ لَيْسَتْ كَسْرًا، يَكُوْنُ فِيْهَا نِصْفُ الْفَرَقِ فَمَا اَجَازَ لِيْ مِنْ شَيْءٍ، وَاَقُوْلُ اَنَا: لَوْ كَانَ فِيْهَا شَيْءٌ كَانَ فِيْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا تَزِيْدُ عَلٰى مِائَتَيْ دِرْهَمٍ نِصْفُ دِرْهَمٍ قَالَ: فَقَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: اَرٰى فِيْ كُلِّ خَمْسَةِ اَفْرَاقٍ تَزِيْدُ عَلٰى مِائَةٍ صَدَقَةٌ لَيْسَتْ كَكَسْرِ الْوَرِقِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک سو ''فرق'' (ماپنے کا مخصوص پیمانہ) سے دس ''فرق'' زیادہ ہو جاتے ہیں اور اُس زمین کو ڈول کے ذریعہ سیراب کیا گیا ہو تو کیا یہ ٹوٹ نہیں جائے گا اور اس میں نصف فرق کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی؟ اس میں میرے لیے کیا چیز جائز ہوگی؟ اس بارے میں میری تو یہ رائے ہے کہ اگر اس میں کوئی چیز لازم ہوگی تو یہ بیس درہموں میں لازم ہوگی جو دو سو درہم سے زیادہ ہوتے ہیں کہ اُس میں نصف درہم کی ادائیگی لازم ہو جائے گی۔ راوی کہتے

ہیں: تو عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک سو کے بعد زیادہ ہونے والے ہر پانچ فرقوں میں زکوٰۃ لازم ہوگی اور یہ چاندی کے ٹوٹنے کی طرح نہیں ہوگا۔

7242 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: طَعَامٌ مِنْ اَرْزَاقِ هٰذِهِ السُّفُنِ، اَوْ اَعْطَانِيهِ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ قَمْحٍ اَوْ تَمْرٍ فَاَمْسَكْتُهُ اُرِيدُ اَكْلَهُ، فَيَحُولُ عَلَيْهِ الْحَوْلُ اَوْ عَلٰى مَا يَبْقٰى مِنْهُ قَالَ: " لَيْسَ عَلَيْكَ فِيهِ صَدَقَةٌ، لَعَمْرِي اِنَّا لَنَفْعَلُ ذٰلِكَ لِنَبْتَاعَ الطَّعَامَ فَمَا نُزَكِّيهِ قَالَ: وَاِنْ كُنْتَ تُرِيدُ بَيْعَهُ اِذَا بِعْتَهُ فَزَكِّهِ "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ان کشتیوں میں سفر کرنے والوں کا اناج ہے' یا امیر المؤمنین مجھے کوئی گندم یا کھجوریں دے دیتے ہیں اور میں اُسے اپنے پاس روک لیتا ہوں' میں اُسے خود کھانا چاہتا ہوں' اُس پر ایک سال گزر جاتا ہے تو کیا اُن پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی؟ اُنہوں نے فرمایا: تم پر اس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! ہم بھی ایسا کرتے ہیں' ہم اناج خرید لیتے ہیں لیکن اُس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ہیں' لیکن اگر تم اُسے فروخت کرنے کا ارادہ کرو گے تو جب تم اُسے فروخت کرو گے تو اُس کی زکوٰۃ ادا کرو گے۔

7243 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرًا الْجُعْفِيَّ عَنْ رَجُلٍ لَهُ طَعَامٌ مِنْ اَرْضِهِ يُرِيدُ بَيْعَهُ قَدْ زَكّٰى اَصْلَهُ قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ حَتّٰى يُبَاعَ قَالَ: وَقَالَ النَّخَعِيُّ: فِيهِ زَكَاةٌ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے جابر جعفی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کے پاس اُس کی اپنی سرزمین کا پیدا شدہ اناج ہوتا ہے اور وہ اُسے فروخت کرنا چاہتا ہے' وہ اُس کی اصل کی زکوٰۃ ادا کر چکا ہوتا ہے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: شعبی نے یہ کہا ہے کہ اس میں اُس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی جب تک اسے فروخت نہیں کیا جاتا۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ ابراہیم نخعی نے یہ کہا ہے: اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7244 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ: نَقُولُ فِي الْحَرْثِ اِذَا اُعْطِيَتْ زَكَاتُهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَحَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَكَ، فَلَا تُزَكِّيهِ، حَسْبُكَ الْاُولٰى قَالَ: وَقَالَ لِي عَطَاءٌ: حَسْبُكَ الْاُولٰى قَالَ: وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا سَمِعْتُ فِيهِ بِغَيْرِ الْاُولٰى

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھ سے کہا: کھیت کی پیداوار کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ جب پہلی مرتبہ میں اُس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے اور پھر تمہارے پاس اُس کی پیداوار پر ایک سال گزر جائے تو تم اُس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرو گے' تمہارے لیے پہلے والی زکوٰۃ ہی کافی ہے۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: تمہارے لیے پہلے والی زکوٰۃ کافی ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ عمرو بن دینار نے مجھ سے یہ کہا: میں نے اس بارے میں پہلے والی زکوٰۃ کے علاوہ کے بارے میں کوئی اور روایت نہیں سنی ہے۔

7245 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الْمَالَ يَكُونُ عَلَى الْعَيْنِ

عَامَّةَ الزَّمَانِ، ثُمَّ يَحْتَاجُ اِلَى الْبِئْرِ فَيُسْقَى بِهَا، ثُمَّ يَصِيرِ اِلَى الْعَيْنِ، كَيْفَ صَدَقَتُهُ؟ قَالَ: الْعُشْرُ قَالَ: فَكَذٰلِكَ الْمَالُ عَلٰى اَكْثَرِ مِنْ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ يُسْقَى بِالْعَيْنِ اَكْثَرَ مِمَّا يُسْقَى بِالدَّلْوِ فَفِيهِ الْعُشُورُ، وَاِنْ كَانَ يُسْقِي بَالدَّلْوَ اَكْثَرَ مِمَّا يُسْقِي بَالنَّجَلِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ، قُلْتُ: وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ ذٰلِكَ اَيْضًا الْمَالُ يَكُونُ بَعْلًا، اَوْ عَثْرِيًّا عَامَّةَ الزَّمَانِ، ثُمَّ يَحْتَاجُ الْمَرَّةَ اِلَى الْبِئْرِ، فَيُسْقَى بِالدَّلْوِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک زمین زیادہ عرصہ تک چشمہ کے ذریعہ سیراب ہوتی ہے' پھر اُس کو کنویں کے ذریعہ سیراب کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے' پھر وہ دوبارہ چشمہ سے سیراب ہوتی رہتی ہے تو اُس کی زکوٰۃ کس حساب سے لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اُنہوں نے یہ فرمایا کہ اسی طرح کی ہر پیداوار کا حکم ہوگا کہ جب اُسے ڈول کے مقابلہ میں چشمہ کے ذریعہ زیادہ سیراب کیا گیا ہو تو اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر چشمہ کی بجائے ڈول کے ذریعہ زیادہ سیراب کیا گیا ہو تو پھر نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔ میں نے دریافت کیا: اس صورت میں یہ ایسی زمین کی مانند ہو جائے گا جو بعل ہو' یا بارانی ہو اور زیادہ عرصہ بارانی رہی ہو اور پھر ایک مرتبہ اُسے کنویں کے ذریعہ سیراب کرنے کی ضرورت پیش آ ئی ہو اور اُسے ڈول کے ذریعہ سیراب کیا گیا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

7246 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي زَرْعٍ يُسْقَى بِالْغَرْبِ، وَالسَّمَاءِ عَلٰى اَيِّهِمَا صَدَقَتُهُ؟ قَالَ: عَلَى الَّذِي اَحْيَاهُ، وَعَلَى الَّذِي غَلَبَهُ عَلَيْهِ صَدَقَتُهُ

✵✵ سفیان ثوری ایسے کھیت کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے ڈول کے ذریعہ' یا آسمان (یعنی بارش کے پانی) کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہے' تو ان میں سے کس حساب سے اُس کی ادائیگی کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس کی ادائیگی اُس شخص پر لازم ہوگی جس نے اُس زمین کو زندہ کیا اور جس شخص نے اُس پر غلبہ حاصل کیا' اُس پر اس کے صدقہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7247 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: خُضَرِي عَلٰى دَلْوٍ، اِنَّمَا يُسْقَى بِالدَّلْوِ اَبَدًا، بِعْتُهَا بِذَهَبٍ، كَمْ فِيهَا؟ اَنِصْفُ الْعُشْرِ كَهَيْئَةِ الزَّرْعِ؟ قَالَ: لَا، هِيَ ذَهَبٌ كَذَهَبٍ يُدَارُ فِي كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ، وَفِي كُلِّ اَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میری زمین ڈول پر ہے' اُسے ہمیشہ ڈول کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہے' میں اُسے سونے کے عوض میں فروخت کر دیتا ہوں تو اس میں کتنی ادائیگی لازم ہوگی؟ کیا کھیت کی طرح نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ سونا ہے اور اس کی مثال اُس سونے کی طرح ہوگی جسے تجارت کے لیے لے جایا جاتا ہے' جس میں ہر بیس دینار پر نصف دینار کی اور ہر چالیس دینار پر ایک دینار کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

بَابُ الْعُشُورِ

باب: عشر کا بیان

7248 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُسْلِمُ بْنُ سُكَّرَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ اَعَلِمْتَ عُمَرَ اَخَذَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْعُشُورَ؟ قَالَ: لَمْ اَعْلَمْهُ لَمْ اَعْلَمْهُ

✵✵ مسلم بن سکرہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے بھی عشر وصول کیا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں یہ نہیں جانتا! میں یہ نہیں جانتا!

بَابُ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

باب: پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی

7249 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِیْ مَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِیْ مَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی''۔

7250 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ الْحَبِّ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ الْحُلْوِ صَدَقَةٌ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پانچ وسق سے کم مٹھائی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

7251 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَدَقَةَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ، وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ، وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ

7251- سنن ابن ماجه' كتاب الزكاة' باب ما تجب فيه الزكاة من الاموال' حديث:1790' صحيح ابن خزيمة' كتاب الزكاة' جماع ابواب صدقة الحبوب والثمار' باب ايجاب الصدقة في الزبيب اذا بلغ خمسة اوسق' حديث:2145' مستخرج ابی عوانة' كتاب الزكاة باب اباحة اللعب في المسجد والنظر اليه والاشتغال به يوم العيد' حديث:2150

✽ ✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی''۔

7252 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " - وَاَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ بِخَمْسِ اَصَابِعَ -: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ "، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: يَعْنِيْ ذَوْدَ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ وَزَادَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هَذَا الْحَدِيثِ: وَلَيْسَ فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ

✽ ✽ یحییٰ بن عمارہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس کے ذریعہ پانچ انگلیوں کے ذریعہ اشارہ کر کے یہ فرمایا:

''پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پانچ اونٹوں سے کم (اونٹوں) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی''۔

ابن جریج کہتے ہیں: اس سے مراد پانچ اونٹ ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس حدیث میں یہ الفاظ بھی زائد ہیں کہ عرایا میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' یہ الفاظ محمد بن یحییٰ سے منقول ہیں۔

7253 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ

✽ ✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی''۔

7254 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيْ حَبٍّ، وَلَا فِيْ تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

* * حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''کسی بھی اناج یا پھل میں اُس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی جب تک وہ پانچ وسق تک نہیں پہنچ جاتا اور پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی''۔

7255 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

7256 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ، وَقَتَادَةُ، وَيَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيرٍ، وَاَيُّوبُ وَحَرَامُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ حِبَّانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلُّهُمْ يَذْكُرُهُ قَالُوْا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسٍ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی''۔

7257 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ آبَائِهِ قَالُوْا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، اَوْ قَالَ: زَكَاةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَبْعِرَةٍ صَدَقَةٌ"

* * ایوب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے' انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے' اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' (راوی کو شک ہے' شاید یہاں لفظ صدقہ استعمال ہوا ہے' یا شاید لفظ زکوٰۃ استعمال ہوا ہے) اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی''۔

7258 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِىْ صَعْصَعَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ

* * حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی''۔

بَابُ كَمِ الْوَسَقِ

باب: ایک وسق کتنے کا ہوتا ہے؟

7259 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: الْوَسَقُ سِتُّونَ صَاعًا، وَخَمْسَةُ اَوْسُقٍ ثَلَاثُ مِائَةِ صَاعٍ

✲✲ قتادہ فرماتے ہیں: ایک وسق' ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور پانچ وسق' تین سو صاع کے ہوتے ہیں۔

7260 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ: الْوَسَقُ سِتُّونَ صَاعًا قَالَ سُفْيَانُ: بَالصَّاعِ الْاَوَّلِ

✲✲ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک وسق' ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ سفیان کہتے ہیں: اس سے پہلے والا صاع مراد ہے۔

7261 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، قُلْتُ لَهُ: كَمِ الصَّاعُ؟ قَالَ: اَرْبَعَةُ اَمْدَادٍ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: كَمِ الْمُدُّ؟ قَالَ: قَالَ بَعْضُهُمْ: رَطْلٌ وَنِصْفٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: رَطْلَيْنِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✲✲ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک صاع کتنے کا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کے مُد کے حساب سے چار مُد جتنا ہوتا ہے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک مُد کتنا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہ ڈیڑھ رطل کا ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ دو رطل کا ہوتا ہے۔

7262 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الْاَوْسُقِ، فَحَقَّقَهَا لِي

✲✲ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے وسق کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے مجھے اُس کی تحقیق بیان کی۔

بَابُ (وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ) (الأنعام: 141)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور اُس کی کٹائی کے دن اُس کا حق ادا کرو''

7263 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا (وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ) (الأنعام: 141) اَیْ: لِكُلِّ شَيْءٍ، (وَلَا تُسْرِفُوا) (الأنعام: 141) فِيمَا تَاْتُوا مِنَ الْحَقِّ يَوْمَ حَصَادِهِ، اَوْفِي كُلِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: " بَلٰى

فِي كُلِّ شَيْءٍ يَنْهَى عَنِ السَّرَفِ، وَفِي كُلِّ شَيْءٍ تَتْرَى، وَاَمَّا قَوْلُهُ: (وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ) (الأنعام: 141) فَمِنَ النَّخْلِ، وَالْعِنَبِ، وَالْحَبِّ كُلِّهِ "، قُلْتُ: اَفَرَاَيْتَ مَا كَانَ مِنَ الْفَوَاكِهِ؟ قَالَ: وَفِيهَا اَيْضًا يُؤْتُونَ، ثُمَّ قَالَ: مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُحْصَدُ يُؤْتُونَ مِنْهُ حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ مِنْ نَخْلٍ، اَوْ عِنَبٍ، اَوْ حَبٍّ، اَوْ فَاكِهَةٍ، اَوْ خُضَرٍ، اَوْ قَصَبٍ، اَوْ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: ذٰلِكَ تَتْرَى، قُلْتُ: اَوَاجِبٌ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ؟ قَالَ: " نَعَمْ، ثُمَّ تَلَا (وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ) (الأنعام: 141) "، ثُمَّ قُلْتُ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ مَوْصُوفٍ مَعْلُومٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَاِذَا تَصَدَّقْتَ مِمَّا اَدْفَعُ بِقَلِيلِ الصَّدَقَةِ اَوْ بِكَثِيرِهَا، اَيُجْزِءُ عَنِّي؟ قَالَ: نَعَمْ حَسْبُكَ، قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ يَحْضُرْنِي مَسَاكِينُ خَبَّاْتُ لَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَوْ تُرْسِلُ اِلَى جِيرَانِكَ قَالَ: فَيُجْزِءُ عَنِّي اِذَا اَعْطَيْتُ جَارِي؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا كَانَ ذَا حَاجَةٍ قَالَ: قُلْتُ: كَانَ لِي حَبٌّ شَتَّى مِنْ دَخَنٍ، وَسُلْتٍ، وَتَمْرٍ، وَشَعِيرٍ، وَمِنْ حَبٍّ شَتَّى فَحَصَيْتُ ذٰلِكَ جَمِيعًا ثَمَرَةً، اُطْعِمُ مِنْ كُلِّ بَابٍ مِنَ الْحَبِّ اَمْ حَسْبِي اَنْ اُطْعِمَ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ قَالَ: بَلْ اُطْعِمُ مِنْ كُلِّ بَابٍ مِنَ الْحَبِّ قَالَ: ذٰلِكَ تَتْرَا، قُلْتُ لَهُ: مَا الدَّخَنُ؟ قَالَ: حَبٌّ يَكُونُ بِالطَّائِفِ، وَالسُّلْتُ مِثْلُ الشَّعِيرِ لَيْسَ لَهُ قِشْرٌ، وَهُوَ السَّاقَةُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور اُس کی کٹائی کے دن اُس کا حق ادا کرو'' اس سے مراد کیا ہے؟ کیا یہ حکم ہر چیز کے لیے ہے؟ (ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور تم اسراف نہ کرو'' تو کیا اس سے مراد یہ ہے کہ اُس کی کٹائی کے دن جو اُس کا حق ہے اُس کے بارے میں زیادتی نہ کرو' یا ہر چیز کے بارے میں ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! ہر چیز میں اسراف کرنے سے منع کیا گیا ہے اور ہر چیز میں ہوتی ہے' جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تعلق ہے:

''اور تم اُس کی کٹائی کے دن اُس کا حق ادا کرو''

تو اس میں کھجور' انگور اور ہر قسم کا اناج شامل ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ پھلوں کا کیا حکم ہوگا؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں بھی یہ لازم ہوگا اور ادائیگی کی جائے گی۔ پھر اُنہوں نے بتایا کہ ہر وہ چیز جس کی کٹائی کی جاتی ہو' اُس کی کٹائی کے دن اُس کا حق ادا کیا جائے گا جس کا تعلق کھجوروں' انگوروں' اناج' پھلوں' سبزیوں سے ہے اور ہر قسم کی چیز سے ہے۔ اُنہوں نے کہا: یہ سب سبزیاں ہیں۔ میں نے دریافت کیا: کیا یہ بات لوگوں پر لازم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی: ''اور تم اُس کی کٹائی کے دن اُس کا حق ادا کرو''۔ پھر میں نے دریافت کیا: کیا یہ کسی متعین اور موصوف چیز کے بارے میں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: جب میں تھوڑا یا زیادہ' جتنا بھی صدقہ لازم ہوا ہو' اُسے ادا کر دوں' تو کیا یہ میرے لیے کافی ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ تمہارے لیے کافی ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اگر میرے پاس غریب لوگ موجود نہ ہوں' تو کیا میں اُن کے لیے سنبھال کر رکھ لوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یا پھر تم اسے اپنے پڑوسیوں کو بھجوا دو گے۔ میں نے کہا: اگر میں پڑوسیوں کو دے دیتا ہوں' تو کیا یہ میرے لیے جائز ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ پڑوسی ضرورت مند بھی ہوں۔ میں نے کہا: میرے پاس مختلف قسم کا اناج ہوتا ہے' جیسے دخن ہے' جو ہے'

کھجور ہے جو ہے اور مختلف قسم کے اناج ہیں' میں اُن سب کا شمار کر لیتا ہوں' تو میں کیا ہر قسم کے اناج کے حوالے سے علیحدہ ادائیگی کروں گا' یا اُن سب کی طرف سے اجتماعی طور پر ادائیگی کرنا میری طرف سے کافی ہوگا؟ اُنہوں نے فرمایا: نہیں! بلکہ تم ہر قسم کے اناج کی طرف سے ادائیگی کرو گے۔ اُنہوں نے کہا: یہ سب الگ' الگ ہیں۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: ذخن کیا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ ایک اناج ہے جو طائف میں پایا جاتا ہے اور سلت بھی جو کی مانند ہوتا ہے لیکن اس پر چھلکا نہیں ہوتا' یہ ساقط ہوتا ہے۔

7264 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ: (وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ) (الأنعام: 141) قَالَ: عِنْدَ الزَّرْعِ يُعْطِي الْقَبْصَ، وَعِنْدَ الصِّرَامِ يُعْطِي الْقَبْضَ، وَيَتْرُكُهُمْ فَيَتَّبِعُونَ آثَرَ الصِّرَامِ قُلْتُ: مَا الْقَبْضُ؟ قَالَ: قَبْضَةٌ مِنْ سُنْبُلٍ، قُلْنَا: مَا الْقَبْصُ؟ قَالَ: اِذَا زَرَعْتُ تُعْطِيهِمْ مِنَ الضَّبِيبِ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِكَ، وَاَشَارَ بِهَا

✽✽ مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور تم اُس کی کٹائی کے دن اُس کا حق ادا کرو''۔

اُنہوں نے کہا: اس سے مراد کھیتی باڑی ہے کہ اُس میں (کٹائی کے وقت) قبص دیا جائے گا اور پھل اُتارنے کے وقت اُس میں قبض دیا جائے گا' وہ لوگ اسے ترک کر دیتے ہیں اور پھر (پھل اتارنے کے بعد نیچے گرے ہوئے پھل کو حاصل کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا: قبض سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے کہا: مٹھی بھر سنبل (بالیاں)۔ ہم نے کہا: قبص سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے کہا: کھیت کی کٹائی کے وقت انگلیوں کے کناروں کے ذریعے (محتاج افراد کو اناج دینا)۔

7265 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَدْ كَانَ عِنْدَ حَصَادِ التَّمْرِ يُقْطَعُ الْعِذْقُ فَيَاْكُلُ مِنْهُ النَّاسُ

✽✽ مجاہد فرماتے ہیں: کھجور کو اُتارتے وقت اُس کی ڈلی کو توڑا جائے گا اور لوگ اُس میں سے کھائیں گے۔

7266 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي قَوْلِهِ: (وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ) (الأنعام: 141) قَالَا: الزَّكَاةُ

✽✽ قتادہ اور طاؤس کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''اور تم اُس کی کٹائی کے دن اُس کے حق کو ادا کرو''۔

اس کے بارے میں ان دونوں حضرات نے یہ کہا ہے کہ اس سے مراد زکوٰۃ ادا کرنا ہے۔

7267 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، وَعَنْ غَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ: (وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ) (الأنعام: 141) قَالَ: الصَّدَقَةُ الْمَفْرُوضَةُ، قَالَ سَعِيدٌ: وَقَوْلُهُ: (وَلَا تُسْرِفُوا) (الأنعام: 141) قَالَ: لَا تَمْنَعُوا الصَّدَقَةَ فَتَعْصُوا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ آخَرُونَ:

جَدَّ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نَخلَهُ فَلَمْ يَزَلْ يَتَصَدَّقُ مِنْ تَمْرِهِ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهَا شَيْءٌ، فَنَزَلَتْ: (وَلَا تُسْرِفُوا) (الأنعام: 141)

✵✵ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اورتم اُس کی کٹائی کے دن اُس کے حق کوادا کرو''۔

سعید فرماتے ہیں: اس سے مراد فرض زکوٰۃ ہے۔ سعید یہ فرماتے ہیں: اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

''اورتم اسراف نہ کرو''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ تم زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار نہ کرو اور نافرمان نہ بن جاؤ۔

ابن جریج یہ کہتے ہیں کہ دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے کھجوروں کے باغات کا پھل اُتارا اور وہ اپنی کھجوروں کو مسلسل صدقہ کرتے رہے یہاں تک کہ اُن میں سے کچھ بھی باقی نہیں بچا' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ''اورتم اسراف نہ کرو''۔

7268 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنِ ابْتَاعَ اِنْسَانٌ مِنْ اِنْسَانٍ ثَمَرَ حَائِطِهِ، مَا كَانَتْ فَحَصَدَ اَيُّهُمَا يُؤَدِّي حَقَّ مَا حَصَدَ الْبَائِعُ اَوِ الْمُبْتَاعُ؟ قَالَ: الْمُبْتَاعُ، قَالَهُ غَيْرَ مَرَّةٍ رَاجَعْتُهُ فِي الصَّدَقَةِ عَلٰى اَيِّهِمَا هُوَ؟ قَالَ: عَلَى الْمُبْتَاعِ اِنْ لَمْ يَكُونَا ذَكَرَاهَا، قَالَهُ غَيْرَ مَرَّةٍ، قُلْتُ لَهُ: مِنْ اَيْنَ يُؤْخَذُ هٰذَا؟ قَالَ: "هُوَ حَائِطٌ فِيهِ صَدَقَةٌ ابْتَاعَهُ، وَيَرَى فِيهِ عَلَيْهِ الصَّدَقَةَ اِلَّا اَنْ يَكُونَ شَرَطَ اَنَّهَا لَيْسَتْ عَلَيْهِ، وَقَدْ كَانَ قَالَ لِي بَعْدَ ذٰلِكَ: اَنْ كَانَ يَدَعُ الْحَائِطَ كُلَّهُ فَعَلٰى سَيِّدِهِ الصَّدَقَةُ"

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے اُس کے باغ کا پھل خرید لیتا ہے' خواہ وہ جتنا بھی ہو اور پھر وہ اُس پھل کو اُتارتا ہے تو جو پھل اُتارا جا رہا ہے اُس کا حق کون ادا کرے گا' فروخت کرنے والا شخص یا خریدار؟ اُنہوں نے جواب دیا: خریدار۔ اُنہوں نے کئی مرتبہ یہ بات کہی' میں نے اُن سے زکوٰۃ کے بارے میں رجوع کیا کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کس شخص پر لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: خریدار! اگر اُن دونوں نے اس کا ذکر نہیں کیا تھا۔ اُنہوں نے کئی مرتبہ یہ بات کہی تو میں نے اُن سے دریافت کیا: یہ حکم کہاں سے حاصل کیا گیا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ ایک ایسا باغ ہے جس میں زکوٰۃ لازم ہوئی ہے' جسے اس نے خرید لیا ہے اور وہ یہ دیکھ رہا ہے کہ اس باغ میں اُس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے' البتہ اگر وہ سودے کے وقت یہ شرط عائد کر دے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی اُس پر لازم نہیں ہوگی (تو حکم مختلف ہوگا) اُس کے بعد اُنہوں نے مجھ سے یہ کہا کہ اگر وہ پورے باغ کو ترک کر دیتا ہے تو پھر اُس کے مالک پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

7269 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ: كَانَ يَنْهَى اَنْ لَا يُغْلَقَ بَابُ الْحَائِطِ يَوْمَ يَجِدُ النَّخْلَ، وَيَقْطِفُ الْعِنَبَ مِنْ اَجْلِ الْمَسَاكِينِ يَاْكُلُونَ مَا يَسْقُطُ مِنَ النَّخْلِ، وَالْعِنَبِ، وَلَا يُخَلِّي بَيْنَهُمْ، وَبَيْنَ مَا يَسْقُطُ كُلُّهُ، وَلٰكِنَّهُمْ يَتْرُكُونَ حَتّٰى يَاْخُذَ الْاِنْسَانُ الْهَائِمُ الْحَبَّ، كَذٰلِكَ يَتْرُكُونَ، وَمَا

يَسْقُطُ مِنَ السُّنْبُلِ بَعْدَ الَّذِي يُجَازَوْنَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ: وَقَدْ اَجْزَاَ عَنْكَ ذٰلِكَ اِذَا رَفَعْتَهُ مِنَ الْجَرِينِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " اَلْهَائِمُ: اَلْمَجْهُودُ ، يُجَازُونَ: يُعْطُونَ "

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھ سے کہا کہ وہ اس بات سے منع کرتے تھے کہ کھجوروں کے اُتارنے کے دن باغ کے دروازے کو بند نہ کیا جائے' یا انگوروں کے چننے کے دن اسے بند نہ کیا جائے' ایسا غریبوں کی وجہ سے ہوتا تھا جو نیچے گرنے والی کھجوروں اور انگوروں کو اُٹھالیا کرتے تھے' وہ اُن کے لیے گنجائش نہیں رکھتے تھے کہ نیچے گری ہوئی سب چیزوں کو اُٹھالیں' تاہم وہ ان چیزوں کو ترک کردیتے تھے تاکہ محتاج لوگ اس کو اُٹھالیں' اسی طرح وہ ترک کردیتے تھے اور جو بالیاں اُن کے اتارنے کے وقت گرتی تھیں' مناسب طور پر اُسے حاصل کرلے۔ اُنہوں نے کہا ہے کہ تمہارے لیے یہ جائز ہوگا کہ جب تم اس اناج کو اُٹھا کر گودام میں رکھ دو۔

عبدالرزاق کہتے ہیں: الہائم سے مراد محتاج ہے اور یجازون سے مراد کچھ دینا ہے۔

بَابُ عِلَاجِ الطَّعَامِ بِاللَّيْلِ

باب: رات کے وقت اناج کی دیکھ بھال کرنا

7270 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُصْرَمَنَّ نَخْلٌ بِلَيْلٍ، وَلَا يُشَابَنَّ لَبَنٌ بِمَاءٍ لِبَيْعٍ

* * امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کھجوروں کو رات کے وقت ہرگز نہ اُتارا جائے اور دودھ فروخت کرتے ہوئے اُس میں پانی ہرگز نہ ملایا جائے''۔

7271 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَفْعِ الْجَرِينِ بِاللَّيْلِ، وَعَنِ الْجِدَادِ بِاللَّيْلِ

* * اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو رات کے وقت سکھانے کی جگہ سے اُٹھانے اور رات کے وقت کھجوریں درختوں سے اُتارنے سے منع کیا ہے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْمَرْاَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا

باب: عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنا

7272 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِهِ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی عورت اپنے شوہر کی کمائی میں سے اُس کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ کرتی ہے تو اُس شوہر کو اُس کا نصف اجر ملتا ہے''۔

7273 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَصَدَّقُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا، فَقَالَ: لَا، اِلَّا مِنْ قُوتِهَا، وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا، وَبَيْنَ زَوْجِهَا، وَلَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَصَدَّقَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِهِ

✵✵ عطاء بن ابورباح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کر دیتی ہے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! (وہ ایسا نہیں کرسکتی) البتہ وہ اپنی خوراک میں سے کوئی چیز صدقہ کرسکتی ہے اور اس کا اجر اُس عورت اور اُس کے شوہر کے درمیان تقسیم ہوگا' عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کرے' البتہ وہ اُس کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتی ہے۔

7274 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

7275 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا، وَلِزَوْجِهَا مِثْلُ ذٰلِكَ، وَلَا يَنْقُصُ، وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ شَيْئًا، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلَهُ بِمَا اكْتَسَبَ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی عورت اپنے شوہر کے اناج میں سے کوئی خرابی پیدا کیے بغیر کچھ خرچ کرتی ہے تو اُس عورت کو اُس کا اجر ملتا ہے اور اُس کے شوہر کو بھی اس کی مانند اجر ملتا ہے اور ان میں سے کسی ایک کی وجہ سے دوسرے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی' خزانچی کی مثال بھی اس کی مانند ہے' عورت کو خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے اور مرد کو کمانے کا اجر ملتا ہے''۔

7276 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنِ امْرَاَةٍ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَسَاَلَتْهَا امْرَاَةٌ اَتَصَدَّقُ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، مَا لَمْ تَقِ مَالَهَا بِمَالِهِ

✵✵ قیس بن ابوحازم ایک خاتون کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ خاتون سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں' ایک اور عورت نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: عورت اپنے شوہر کے گھر سے کوئی چیز صدقہ کرسکتی ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ مرد کے مال کے مقابلہ میں اپنے مال کو بچا نہ رہی ہو۔

7277 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخُولَانِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اَنَّ اللّٰهَ اَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ، مَنِ ادَّعَى غَيْرَ اَبِيهِ، وَتَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تُنْفِقَنَّ الْمَرْاَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامُ؟ قَالَ: ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا قَالَ: ثُمَّ قَالَ: الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالْمَنِيحَةُ مَرْدُودَةٌ، وَالدَّيْنُ يُقْضَى، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ

✽✽ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حجۃ الوداع کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اُس کا حق دے دیا ہے تو وارث کے لیے وصیت نہیں کی جائے گی' بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی اور لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا' جو شخص اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے اور اپنے آقا کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے تو اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی جو قیامت کے دن تک ہوتی رہے گی' عورت اپنے گھر میں سے کوئی بھی چیز اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر ہرگز خرچ نہ کرے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کھانے کی چیز بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہمارے مال میں سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والی چیز ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاریت کے طور پر دی گئی چیز واپس کی جائے گی' عطیہ کے طور پر دی گئی چیز واپس کی جائے گی' قرض کو ادا کیا جائے گا

زعیم سے مراد قرض خواہ ہے۔

7278 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: اَيَحِلُّ لِيْ اَنْ آخُذَ مِنْ دَرَاهِمِ زَوْجِي؟ قَالَ: اَيَحِلُّ لَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ حُلِيِّكِ؟ قَالَتْ: لَا قَالَ: فَهُوَ اَعْظَمُ عَلَيْكِ حَقًّا .

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک خاتون اُن کے پاس آئی اور بولی: کیا میرے لیے یہ بات جائز ہے کہ میں اپنے شوہر کے درہموں میں سے کچھ لوں؟ اُنہوں نے فرمایا: کیا اُس کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ تمہارے زیورات میں سے کچھ لے؟ اُس عورت نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس کا تم پر حق زیادہ ہے۔

7279 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تَصَدَّقَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِهِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر اُس کے گھر میں سے کوئی چیز صدقہ کرے۔

بَابُ هَلْ يُسْتَحْلَفُ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى زَكَاتِهِمْ

باب: کیا مسلمانوں سے اُن کی زکوٰۃ کے حوالے سے حلف لیا جائے گا؟

7280 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا يُسْتَحْلَفُ النَّاسُ عَلٰى صَدَقَاتِهِمْ مَنْ اَدّٰى شَيْئًا قُبِلَ مِنْهُ

✲✲ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: لوگوں سے اُن کی زکوٰۃ کے حوالے سے حلف نہیں لیا جائے گا' جو شخص جو ادائیگی کرے گا وہ اُس سے قبول کر لی جائے گی۔

7281 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَا يُسْتَحْلَفُ بِالْمُصْحَفِ مَنْ اَدّٰى شَيْئًا قُبِلَ مِنْهُ، وَهُمْ مُؤْتَمَنُونَ عَلٰى زَكَاتِهِمْ كَمَا يُؤْتَمَنُونَ عَلٰى صَلَاتِهِمْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " وَكَتَبَ رَجَاءُ بْنُ رَوْحٍ اِلَى الثَّوْرِيِّ: هَلْ يُسْتَحْلَفُ النَّاسُ عَلٰى زَكَاتِهِمْ بِالْمُصْحَفِ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ بِهٰذَا، وَكَانَ الثَّوْرِيُّ بِمَكَّةَ "

✲✲ سفیان ثوری فرماتے ہیں: قرآن مجید پر کسی سے حلف نہیں لیا جائے گا' جو شخص کوئی چیز ادا کرے گا وہ اُس کی طرف سے قبول کر لی جائے گی' لوگ اپنی زکوٰۃ کے بھی اُسی طرح امانتدار ہیں جس طرح وہ اپنی نمازوں کے امانتدار ہیں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: رجاء بن روح نے سفیان ثوری کو خط میں لکھا کہ کیا لوگوں سے اُن کی زکوٰۃ کے حوالے سے قرآن مجید پر حلف لیا جائے گا؟ تو سفیان ثوری نے اُنہیں جوابی خط میں یہ لکھا تھا' سفیان ثوری اُن دنوں مکہ میں موجود تھے۔

7282 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا يُسْتَحْلَفُ اَحَدٌ بِالْمُصْحَفِ،

✲✲ قتادہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص سے قرآن مجید پر حلف نہیں لیا جائے گا۔

7283 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " وَكَانَ مَعْمَرٌ: يَكْرَهُ اَنْ يُسْتَحْلَفَ اَحَدٌ بِالْمُصْحَفِ "

✲✲ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کسی شخص سے قرآن مجید پر حلف لیا جائے۔

7284 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: يُخْرِجُ سَيِّدُ الْمَالِ مَا ذَكَرَ عِنْدَهُ مِنَ الْمَالِ، وَلَا يُدْعٰى بِمَالِهِ، وَلَا يُسْتَحْلَفُ

✲✲ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ابوعبدالرحمٰن یہ فرماتے ہیں: مال کا مالک شخص اُس چیز کو نکالے گا جو اُس نے ذکر کیا ہے کہ اُس کے پاس اتنا مال موجود ہے' اُس کے مال کے حوالے سے اُسے بلوایا نہیں جائے گا اور اُس سے حلف نہیں لیا جائے گا۔

7285 - اقوالِ تابعین: قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ قَالَ: خُنْهُمْ وَاحْلِفْ لَهُمْ، وَاكْذِبْهُمْ، وَامْكُرْ بِهِمْ، وَلَا تُعْطِهِمْ شَيْئًا اِذَا لَمْ يَضَعُوهَا فِي مَوَاضِعِهَا، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَلَمْ يَصِحَّ هٰذَا الْحَدِيثُ

✲✲ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب حکمران زکوٰۃ کا صحیح

استعمال نہیں کرتے تو تم سرکاری اہلکاروں کے ساتھ خیانت کرو اُن کے سامنے حلف اُٹھاتے ہوئے جھوٹ بولو اُن کے ساتھ دھوکہ دہی کرو اُنہیں کچھ نہ دو۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: یہ بات درست نہیں ہے۔

بَابُ قَسْمِ الْمَالِ

باب: مال کو تقسیم کرنا

7286 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُقِيلُ عِنْدَهُ مَالًا وَلَا يُبَيِّتُهُ قَالَ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اِذَا اَعْطَيْتُمْ فَاَغْنُوا

✻✻ زبیر بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے ہاں کوئی بھی مال رات بھر نہیں رہتا تھا۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم نے دے دیا' تو تم نے خوشحال کر دیا۔

7287 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ اَنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: اِنِّی اُرِيْدُ اَنْ اَضَعَ هٰذَا الْفَیْءَ مَوْضِعَهُ؛ فَلْيَغْدُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ عَلَیَّ بِرَاْيِهِ، فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ: "اِنِّی، وَجَدْتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی، - اَوْ قَالَ: آيَاتٍ - لَمْ يَتْرُكِ اللّٰهُ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَهُ فِی هٰذَا الْمَالِ شَیْءٌ اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ، قَالَ اللّٰهُ: (وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ) (الأنفال: 41) حَتّٰی بَلَغَ (مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) (الحشر: 7) الْآيَةُ، ثُمَّ قَرَاَ: (لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ) (الحشر: 8) اِلٰی (اُولٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ) (الحجرات: 15) فَهٰذِهِ لِلْمُهَاجِرِينَ، ثُمَّ قَرَاَ: (وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ)، حَتّٰی بَلَغَ (وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ) (الحشر: 9)، ثُمَّ قَالَ: هٰذِهِ لِلْاَنْصَارِ، ثُمَّ قَرَاَ: (وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا، وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْاِيمَانِ)، حَتّٰی بَلَغَ (رَءُوفٌ رَحِيمٌ) ثُمَّ قَالَ: فَلَيْسَ فِی الْاَرْضِ مُسْلِمٌ اِلَّا لَهُ فِی هٰذَا الْمَالِ حَقٌّ اُعْطِيَهُ اَوْ حُرِمَهُ"

✻✻ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو جمع کیا اور بولے: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اس مالِ فئی کو اس کے مخصوص مقام پر رکھوں' تو تم میں سے کل ہر شخص اپنی رائے لے کر آئے۔ اگلے دن صبح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اللہ کی کتاب میں ایک آیت پائی ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) چند آیات پائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر ایسے مسلمان کا ذکر کر دیا ہے جس کا اس مال میں سے کچھ بھی حصہ ہو سکتا ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''تم لوگ یہ بات جان لو کہ تمہیں غنیمت کے طور پر جو چیز بھی حاصل ہوتی ہے تو اُس کا پانچواں حصہ اللہ اور اُس کے

رسول کے لیے ہوگا''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت ان الفاظ تک تلاوت کی:

''رسول تمہیں جو کچھ دیں اُسے حاصل کرلو اور جس سے تمہیں منع کردیں اُس سے باز آجاؤ''۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''غریب مہاجرین جنہیں اُن کے علاقے سے نکال دیا گیا''۔

اُنہوں نے یہ آیت یہاں تک تلاوت کی:

''یہی لوگ سچے ہیں''۔

تو یہ مہاجرین کے لیے ہوگا۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے جگہ اور ایمان کو اپنا ٹھکانہ بنالیا''۔

اُنہوں نے یہ آیت یہاں تک تلاوت کی:

''اور جس شخص کو کنجوسی سے بچالیا گیا تو یہی لوگ کامیاب ہیں''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حکم انصار کے لیے ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ جو اُن کے بعد آئیں گے اور جو یہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! تُو ہماری مغفرت کردے اور ہمارے اُن بھائیوں کی بھی مغفرت کردے جو ایمان کے حوالے سے ہم سے سبقت لے جاچکے ہیں''۔

اُنہوں نے یہ آیت یہاں تک تلاوت کی:

''مہربان اور رحم کرنے والا ہے''۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس زمین میں جو بھی مسلمان موجود ہے' اُس کا اس مال میں حق موجود ہے جسے میں ادا کروں گا' یا اُسے اس سے محروم کیا جائے گا۔

7288 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: لَیْسَ فِی الصَّدَقَةِ الْمَوْقُوفَةِ صَدَقَةٌ، یَعْنِی الزَّکَاةَ قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: لِمَ؟ قَالَ: "لِاَنَّهٗ جَعَلَهَا لِلْمَسَاکِینِ، وَاِذَا اَخَذُوا مِنْهَا شَیْئًا، اَلَیْسَ یُعْطَی الْمِسْکِینُ؟ قُلْنَا: بَلٰی قَالَ: فَلَیْسَ فِیهَا صَدَقَةٌ"

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: موقوف زکوٰۃ میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔ ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اُس شخص نے اسے مسکینوں کے لیے رکھا ہوا ہے' جب وہ مسکین اس میں سے کچھ حاصل کرلیں گے تو کیا یہ مسکین کو دی نہیں جاتی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے جواب دیا: اس لیے اس میں مزید زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

7289 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: کَانَ عَلٰی اَبِیْ ضَرِیبَةٌ فِیْ اَرْضِهٖ

يُؤَدِّيهَا كُلَّ عَامٍ اَخْرَجَتْ شَيْئًا اَوْ لَمْ تُخْرِجْ فَكَلَّمَ الْوَالِيْ اَوْ كُلِّمَ لَهُ فَقَالَ: نَحُطُّهَا لَكَ وَنَضَعُهَا عَلٰى غَيْرِكَ فَاَبٰى وَكَانَ يُؤَدِّيهَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ: كَانَ حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ يَقُوْلُ: اِذَا وَضَعُوْهَا عَنِّيْ فَيَضَعُوْهَا عَلٰى مَنْ شَاءُوْا

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کی زمین میں ٹیکس تھا جسے وہ ہر سال ادا کیا کرتا تھا خواہ وہاں پیداوار ہو یا نہ ہو تو اُس وقت کے حکمران نے اُن سے اس بارے میں بات چیت کی' یا کسی اور نے اُن سے اس بارے میں بات چیت کی اور یہ کہا: ہم اسے آپ کو معاف کر دیتے ہیں' اور اسے آپ کی بجائے کسی اور کے لیے مقرر کر دیتے ہیں۔ تو میرے والد نے یہ بات نہیں مانی اور وہ اسے مسلسل ادا کرتے رہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: بعض اہلِ علم نے مجھے یہ بات بیان کی ہے: حماد بن ابوسلیمان فرماتے ہیں: جب وہ مجھ سے لے لیں گے' تو پھر وہ جہاں چاہیں اسے استعمال کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصِّيَامِ

کتاب: روزوں کے بارے میں روایات

بَابُ مَتَى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصِّيَامِ

باب: بچے کو روزہ رکھنے کا حکم کب دیا جائے گا؟

7290 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادِ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ اِذَا عَرَفَ يَمِينَهُ مِنْ شِمَالِهِ، وَبِالصَّوْمِ اِذَا اَطَاقَهُ

✱✱ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: بچے کو نماز پڑھنے کا حکم اُس وقت دیا جائے گا جب وہ بائیں کے مقابلہ میں دائیں کو پہچاننے لگے اور روزہ کا حکم اُس وقت دیا جائے گا جب وہ اس کو رکھنے کی طاقت رکھتا ہو۔

7291 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

✱✱ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ ابن سیرین سے منقول ہے۔

7292 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ مِثْلَهُ

✱✱ اسی کی مانند روایت زہری اور قتادہ سے منقول ہے۔

7293 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ اَبِي يَاْمُرُ الصِّبْيَانَ بِالصَّلَاةِ اِذَا عَقَلُوهَا، وَالصِّيَامِ اِذَا اَطَاقُوهُ

✱✱ ہشام بن عروہ فرماتے ہیں: میرے والد بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم اُس وقت تک دیتے تھے جب اُنہیں اس کی سمجھ آجاتی تھی اور روزہ رکھنے کا حکم اُس وقت دیتے تھے جب وہ اس کی طاقت رکھتے تھے۔

7294 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُؤْمَرُ الْغُلَامُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الصِّيَامِ لِاَنَّ الصَّلَاةَ هِيَ اَهْوَنُ

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: بچے کو نماز پڑھنے کا حکم روزہ رکھنے سے پہلے دیا جائے گا کیونکہ نماز پڑھنا زیادہ آسان ہے۔

7295 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: يُضْرَبُ عَلَيْهَا لِعَشْرٍ

سِنِينَ، وَيُؤْمَرُ بِهَا لِسَبْعِ سِنِينَ

✽✽ مکحول فرماتے ہیں: دس سال کی عمر میں نماز کی وجہ سے بچہ کی پٹائی کی جائے گی اور سات سال کی عمر میں اُسے نماز کا حکم دیا جائے گا۔

7296 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ إِذَا اَثْغَرَ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: بچہ کو نماز کا حکم اُس وقت تک دیا جائے گا جب اس کے دودھ کے دانت ٹوٹ جائیں۔

7297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَرْزُوقٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ مَتَى تُكْتَبُ عَلَى الْجَارِيَةِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: إِذَا حَاضَتْ قَالَ: قُلْتُ: فَالْغُلَامُ؟ قَالَ: إِذَا احْتَلَمَ

✽✽ مرزوق بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے دریافت کیا: لڑکی پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب اُسے حیض آ جائے! میں نے دریافت کیا: لڑکے پر؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب اُسے (پہلی مرتبہ) احتلام ہو جائے۔

7298 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ يَاسِينَ خَادِمُ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ: أَيْقِظُوا الصَّبِيَّ يُصَلِّي، وَلَوْ بِسَجْدَةٍ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خادمہ اُم یٰسین بیان کرتی ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: بچوں کو نماز ادا کرنے کے لیے بیدار کرو خواہ وہ ایک رکعت ہی ادا کریں۔

7299 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: حَافِظُوا عَلَى أَبْنَائِكُمْ فِي الصَّلَاةِ

✽✽ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنے بچوں کو نماز کی پابندی کرواؤ۔

7300 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ لُبَيْبَةَ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَامَ الْغُلَامُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَةً، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ

✽✽ محمد بن عبدالرحمٰن اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی لڑکا مسلسل تین دن روزہ رکھ لے تو اُس پر رمضان کے مہینہ کے روزے رکھنا واجب ہو جاتے ہیں''۔

بَابُ الصِّيَامِ

روزے کا بیان

7301 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ لَمْ

تَرَوُا هِلَالَ رَمَضَانَ فَاسْتَكْمِلُوا شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا، وَإِنْ لَمْ تَرَوُا هِلَالَ شَوَّالٍ، فَاسْتَكْمِلُوا رَمَضَانَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا

* * عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تمہیں رمضان کا پہلی کا چاند نظر نہ آئے' تو شعبان کے تیس دن پورے کرلو اور اگر تمہیں شوال کا پہلی کا چاند نظر نہ آئے' تو تم رمضان کے تیس دن پورے کرلو''۔

7302 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ حُنَيْنٍ يَقُولُ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُنْكِرُ أَنْ يَتَقَدَّمَ فِي صِيَامِ رَمَضَانَ إِذَا لَمْ يَرَوُا الْهِلَالَ هِلَالَ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَيَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا لَمْ تَرَوُا الْهِلَالَ فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے محمد بن حنین کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کا انکار کرتے تھے کہ رمضان کا پہلی کا چاند جب نظر نہ آئے تو لوگ اس سے ایک دن پہلے روزہ رکھنا شروع کردیں۔ وہ یہ فرماتے تھے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہیں پہلی کا چاند نظر نہیں آتا تو تم تیس دن پورے کرلو''۔

7303 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرُؤْيَةِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ، فَصُومُوا، ثُمَّ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ، فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ

* * حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کے مہینہ کے حساب کے لیے شعبان کے پہلی کے چاند کو شمار کرو' جب تم اسے دیکھ لو تو روزے رکھنے شروع کرو اور جب تم اسے دیکھ لو تو روزے رکھنا ختم کرو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تم (تیس کی) تعداد مکمل کرو''۔

7304 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هِلَالِ رَمَضَانَ: إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، ثُمَّ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا ثَلَاثِينَ صَوْمُكُمْ يَوْمَ تَصُومُونَ، وَفِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَزَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے رمضان کے پہلی کے چاند کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جب تم اسے دیکھ لو تو روزے رکھنے شروع کردو اور جب تم (شوال کے پہلی کے چاند کو) دیکھ لو تو روزے رکھنا ختم کردو' اگر تم پر بادل چھایا ہوا ہو' تو تم تیس کی تعداد مکمل کرو' خواہ وہ روزے رکھنے کے حوالے سے ہو' یا عید الفطر کرنے کے حوالے سے کرو۔

ابن جریج نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تمہارا قربانی کا دن وہ ہے جب تم قربانی کرتے ہو''۔

7305 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، وَابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَوْ اَحَدِهِمَا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا، وَاِذَا رَاَيْتُمُوهُ، فَاَفْطِرُوا، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم پہلی کا چاند دیکھو تو روزے رکھنا شروع کر دو اور جب تم اُسے دیکھو تو عید الفطر کرو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تم تیس دن روزے رکھو''۔

7306 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْاَهِلَّةَ مَوَاقِيتَ لِلنَّاسِ، فَصُومُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَاَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا لَهُ ثَلَاثِينَ يَوْمًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے پہلی کے چاند کو لوگوں کے حساب کے لیے مقرر کیا ہے اور تم اُسے دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور اُسے دیکھ کر ہی عید الفطر کرو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تم تیس کی تعداد پوری کر لو''۔

7307 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِهِلَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ: اِذَا رَاَيْتُمُوهُ فَصُومُوا ثُمَّ اِذَا رَاَيْتُمُوهُ، فَاَفْطِرُوا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ يَوْمًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینہ کے پہلی کے چاند کے بارے میں یہ فرمایا:

''جب تم اُسے دیکھ لو تو روزے رکھنا شروع کر دو اور جب تم اُسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ لو تو عید الفطر کرو اور اگر تم پر

7305- صحیح مسلم' کتاب الصیام' باب وجوب صوم رمضان لرؤیة الهلال' حدیث:1873' صحیح ابن حبان' کتاب الصوم' باب رؤیة الهلال' ذکر البیان بأن قوله صلی الله علیه وسلم : " اقدروا' حدیث:3502' سنن ابن ماجه' کتاب الصیام' باب ما جاء فی صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته' حدیث:1651' السنن الصغری' الصیام' ذکر الاختلاف علی الزهری فی هذا الحدیث' حدیث:2102' السنن الکبری للنسائی' کتاب الصیام' ذکر الاختلاف علی الزهری فی هذا الحدیث' حدیث:2398' شرح معانی الآثار للطحاوی' باب الرجل یشك فی صلاته فلا یدری اثلاثا صلی ام اربعا' حدیث:1616' مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' حدیث:3187' سنن الدارقطنی' کتاب الصیام' حدیث:1896' السنن الکبری للبیهقی' کتاب الصیام' باب الصوم لرؤیة الهلال او استکمال العدد ثلاثین' حدیث:7464' مسند احمد بن حنبل' مسند ابی هریرة رضی الله عنه' حدیث:7347' مسند اسحاق بن راهویه' ما یروی عن محمد بن قیس وغیره عن ابی هریرة' حدیث:434' المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسمه احمد' حدیث:559

بادل چھائے ہوئے ہوں تو تم تیس کی تعداد پوری کرلو''۔

7308 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ اللَّيْثِيُّ قَالَ: صُمْنَا مَعَ عَلِيٍّ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ يَوْمًا، فَأَمَرَنَا يَوْمَ الْفِطْرِ أَنْ نَقْضِيَ يَوْمًا

* * ولید بن عتبہ لیثی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اٹھائیس دن روزے رکھے تو (عید کا چاند نظر آ گیا) عید الفطر کے دن اُنہوں نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم ایک دن کی قضاء (بعد میں) کرلیں۔

7309 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا صُمْتُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْتُ ثَلَاثِينَ

* * امام شعبی فرماتے ہیں: میں نے انتیس دن کے روزے، تیس دن سے زیادہ مرتبہ نہیں رکھے ہیں۔

7310 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ الْحَكَمِ، أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَرَجُلٌ مَعَهُ عَلَى عَائِشَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا جَارِيَةُ خُوضِي لَهُمَا سَوِيقًا، وَحَلِّيهِ فَلَوْلَا أَنِّي صَائِمَةٌ لَذُقْتُهُ، قَالَا: أَتَصُومِينَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا تَدْرِينَ لَعَلَّهُ يَوْمَ يَوْمِ النَّحْرِ، فَقَالَتْ: إِنَّمَا النَّحْرُ إِذَا نَحَرَ الْإِمَامُ، وَعُظْمُ النَّاسِ، وَالْفِطْرُ إِذَا أَفْطَرَ الْإِمَامُ، وَعُظْمُ النَّاسِ

* * مسروق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ ایک شخص کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرفہ کے دن حاضر ہوئے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (کنیز سے) فرمایا: اے لڑکی! تم ان دونوں کے لیے ستو گھول دو اور اُنہیں میٹھا بنانا' اگر میں نے روزہ نہ رکھا ہوا ہوتا تو میں بھی انہیں چکھ لیتی۔ اُن دونوں نے عرض کی: اے اُم المؤمنین! کیا آپ نے روزہ رکھا ہوا ہے' جبکہ آپ کو یہ پتا بھی نہیں ہے کہ شاید آج قربانی کا دن ہو۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قربانی کا دن وہ ہوتا ہے جب امام اور اکثر لوگ قربانی کرتے ہیں اور عید الفطر کا دن وہ ہوتا ہے جب امام اور اکثر لوگ عید الفطر کرتے ہیں۔

بَابُ فَصْلِ مَا بَيْنَ رَمَضَانَ وَشَعْبَانَ

باب: رمضان اور شعبان کے درمیان فصل پیدا کرنا

7311 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَبْلَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، فَقَرُبَ غَدَاؤُهُ، فَقَالَ: أَفْطِرُوا أَيُّهَا الصُّيَّامُ لَا تُوَاصِلُوا رَمَضَانَ شَيْئًا، وَافْصِلُوا قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبْدٍ الْقَارِيِّ صَائِمًا فَحَسِبْتُ أَنَّهُ أَفْطَرَ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' یہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے کی بات ہے' اُن کا کھانا آ گے آیا تو اُنہوں نے فرمایا: اے روزہ رکھنے والے لوگو! تم لوگ روزہ ترک کر دو اور رمضان کے ساتھ کسی چیز کو نہ ملاؤ' تم درمیان میں فصل کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن عبدالقاری نے روزہ رکھا ہوا تھا تو میرا خیال ہے اُنہوں نے اپنا روزہ ختم کردیا۔

7312 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَاْمُرُ بِفَصْلٍ بَيْنَهُمَا

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان دونوں (یعنی رمضان اور شعبان) کے درمیان فصل کرنے کا حکم دیتے تھے۔

7313 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: لَا تُوَاصِلُوْا بِرَمَضَانَ شَيْئًا، وَافْصِلُوْا

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم رمضان کو کسی چیز کے ساتھ نہ ملاؤ اور فصل کرو۔

7314 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَكْفِيكَ يَوْمُ الْفِطْرِ اِنْ تَفْصِلَ بِهِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: اَيَّامًا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر آپ فصل کرنا چاہتے ہیں تو کیا آپ کے لیے ایک دن روزہ نہ رکھنا کافی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس سے کچھ دن پہلے یا کچھ دن بعد (کا فصل ہوگا)۔

7315 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَعَجَّلَ شَهْرُ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَيَاْتِی ذٰلِكَ عَلٰى صَوْمِهٖ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے ایک یا دو دن پہلے ہی روزے رکھنے شروع کردیئے جائیں' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو کسی اور معمول کے مطابق روزہ رکھتا ہو اور وہ اُس دن (دوسرے معمول کے مطابق) روزہ رکھ لے۔

7316 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: افْصِلُوْا بَيْنَ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ بِفِطْرِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک یا دو دن یا ان کی مانند دنوں کا روزہ ترک کر کے شعبان اور رمضان کے درمیان فصل کرو''۔

7317 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: "اَصْبَحُوْا يَوْمًا شَاكِّيْنَ فِی الصِّيَامِ، وَذٰلِكَ فِیْ رَمَضَانَ فَغَدَوْتُ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ غَدَا لِحَاجَةٍ، فَسَاَلْتُ اَهْلَهٗ، فَقُلْتُ: اَصْبَحَ صَائِمًا اَوْ مُفْطِرًا؟ قَالُوْا: قَدْ شَرِبَ خَرِيْدَةً، ثُمَّ غَدَا قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، فَدَعَا بِالْغَدَاءِ قَالَ: فَلَمْ اَدْخُلْ يَوْمَئِذٍ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِنَا اِلَّا رَاَيْتُهٗ مُفْطِرًا اِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا، وَدِدْتُ لَوْ لَمْ يَكُنْ

فَعَلَ " قَالَ: وَاَرَاهُ كَانَ يَاخُذُ بِالْحِسَابِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایسی حالت میں صبح کی کہ اُنہیں روزہ رکھنے کے بارے میں شک تھا' یہ رمضان کے مہینہ (کے آغاز) کی بات ہے' میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اُنہیں پایا کہ وہ کسی کام کے سلسلہ میں تشریف لے کر گئے ہوئے ہیں' میں نے اُن کے اہلِ خانہ سے دریافت کیا' میں نے کہا: کیا اُنہوں نے روزہ رکھا ہوا ہے' یا نہیں رکھا ہوا ہے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: اُنہوں نے خریدہ (مخصوص قسم کا مشروب) پیا تھا' وہ پھر تشریف لے کر گئے ہیں۔ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: پھر میں مسلم بن یسار کے پاس آیا تو اُنہوں نے ناشتہ منگوایا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے اصحاب میں سے جس سے بھی ملاقات کی تو میں نے اُسے روزہ ترک کیے ہوئے ہی پایا' البتہ ایک شخص کا معاملہ مختلف تھا' لیکن میری یہ خواہش تھی کہ کاش اُس نے ایسا نہ کیا ہوتا (یعنی روزہ نہ رکھا ہوتا)۔ راوی کہتے ہیں: اُس شخص کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ وہ حساب کے مطابق عمل کرتا تھا۔

7318 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فِي رَمَضَانَ، فَجِيءَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَالَ: اُدْنُ قَالَ: اِنِّي صَائِمٌ، وَمَا هُوَ اِلَّا صَوْمٌ كُنْتُ اَصُومُهُ، فَقَالَ: اَمَّا اَنْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ؟ فَاَطْعَمَ

✵✵ ربعی بن حراش نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم ایک ایسے دن میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے جس کے بارے میں یہ شک تھا کہ کیا یہ رمضان کا حصہ ہے؟ اسی دوران وہاں بھنی ہوئی بکری لائی گئی تو حاضرین میں سے ایک شخص پیچھے ہٹ گیا' حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: تم آگے آ جاؤ! اُس نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور یہ ایک ایسا روزہ ہے جو میں پہلے سے رکھتا آ رہا ہوں' تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اُسے کھانا کھلایا۔

7319 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: رَاَيْتُهُ اَمَرَ رَجُلًا بَعْدَ الظُّهْرِ فَاَفْطَرَ، وَقَالَ: مَنْ صَامَ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَدْ عَصَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ عکرمہ کے بارے میں سماک نے یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُنہیں ظہر کے بعد ایک شخص کو ہدایت دیتے ہوئے دیکھا تو اُس شخص نے اپنا روزہ ختم کر دیا' عکرمہ نے یہ کہا: جو شخص آج کے دن روزہ رکھے گا اُس نے اللہ کے رسول کی نافرمانی کی۔

7320 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي عَبَّادٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ سِتَّةِ اَيَّامٍ قَبْلَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ، وَالْاَضْحَى، وَالْفِطْرِ، وَثَلَاثَةِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ دن کے روزے رکھنے سے منع کیا ہے: رمضان سے ایک دن پہلے' عید الاضحیٰ کے دن' عید الفطر کے دن اور ایامِ تشریق کے تین دنوں میں۔

7321 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُزَاحِمٌ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي خِلَافَتِهِ، فَقَالَ: انْظُرُوا هِلَالَ رَمَضَانَ، فَإِنْ رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِنْ لَمْ تَرَوْهُ فَاسْتَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا قَالَ: وَاَصْبَحَ النَّاسُ مِنْهُمُ الصَّائِمُ، وَالْمُفْطِرُ، وَلَمْ يَرَوُا الْهِلَالَ، فَجَائَهُمُ الْخَبَرُ بِاَنْ قَدْ رُئِيَ الْهِلَالُ قَالَ: فَكَلَّمَ النَّاسُ عُمَرَ، وَبَعَثَ الْاَحْرَاسَ فِي الْعَسْكَرِ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ، فَقَدْ وُفِّقَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا، وَلَمْ يَذُقْ شَيْئًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ كَانَ طَعِمَ شَيْئًا فَلْيُتِمَّ مَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِهِ، وَلْيَقْضِ بَعْدَهُ يَوْمًا مَكَانَهُ، فَإِنِّي قَدْ لَعِقْتُ الْيَوْمَ لَعْقًا مِنْ عَسَلٍ فَاَنَا صَائِمٌ مَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِي، ثُمَّ اُبَدِّلُهُ بَعْدُ

✵✵ مزاحم بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عہد خلافت میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم رمضان کے پہلی کے چاند کا جائزہ لو اگر وہ تمہیں نظر آ جاتا ہے تو تم لوگ روزہ رکھنا شروع کر دو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھتے تو تم تیس دن مکمل کر لو۔ راوی کہتے ہیں: اگلے دن اُن میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ لوگوں نے نہیں رکھا ہوا تھا' اُن لوگوں کو چاند نظر نہیں آیا تھا' پھر اُن لوگوں کے پاس یہ اطلاع آئی کہ پہلی کا چاند نظر آ گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ بات چیت کی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے سپاہیوں کو لشکر میں بھیجا کہ جس شخص نے روزہ رکھا ہوا تھا وہ اپنا روزہ مکمل کر لے کیونکہ اُس کی موافقت ہو گئی ہے اور جس شخص نے روزہ نہیں رکھا تھا اور اُس نے ابھی کوئی چیز نہیں چکھی ہے تو وہ اپنے بقیہ دن کا روزہ مکمل کر لے اور جو شخص کچھ کھا چکا ہے تو وہ باقی دن کا روزہ مکمل کرے اور اُس کے بعد اس کی جگہ ایک دن کی قضاء کر لے' آج میں نے شہد چکھ لیا ہوا تھا' اور آج میں باقی دن میں روزہ سے رہوں گا اور بعد میں اس کی جگہ روزہ رکھ لوں گا۔

7322 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا اَصْبَحَ رَجُلٌ مُفْطِرًا، وَلَمْ يَذُقْ شَيْئًا ثُمَّ عَلِمَ بِرُؤْيَتِهِ اَوَّلَ النَّهَارِ اَوْ آخِرَهُ فَلْيَصُمْ مَا بَقِيَ، وَلَا يُبَدِّلُهُ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب آدمی ایسی حالت میں صبح کرے کہ اُس نے روزہ نہ رکھا ہوا ہو اور اُس نے کوئی چیز چکھی بھی نہ ہو تو پھر اُسے دن کے ابتدائی یا آخری حصہ میں چاند نظر آنے کی اطلاع مل جائے تو وہ باقی رہ جانے والے دن میں روزہ رکھ لے' وہ اُس کا بدل ادا نہیں کرے گا (یعنی اُس کی قضاء نہیں کرے گا)۔

7323 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ: كَانَ اِذَا كَانَ سَحَابٌ اَصْبَحَ صَائِمًا، وَاِذَا لَمْ يَكُنْ سَحَابٌ اَصْبَحَ مُفْطِرًا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ایوب نے یہ بات نقل کی ہے کہ جب بادل چھائے ہوئے ہوتے تھے (اور رمضان کا پہلی کا چاند نظر نہیں آیا ہوتا تھا) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اگلے دن روزہ رکھتے تھے' لیکن اگر بادل نہ چھایا ہوا ہوتا تھا (اور چاند پھر بھی نظر نہیں آیا ہوتا تھا) تو اگلے دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روزہ نہیں رکھتے تھے۔

7324 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ

✽ ✽ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

7325 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ، فَاَفْطِرُوا

✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب نصف شعبان گزر جائے تو روزے رکھنا ختم کر دو''۔

7326 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سَاَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ صِيَامِ الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ: اِذَا كَانَ مُغَيَّمًا يُتَحَرَّى اَنَّهُ مِنْ رَمَضَانَ، فَلَا يَصُمْهُ

✽ ✽ داؤد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم بن محمد سے اُس دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا جس دن کے بارے میں یہ شک ہوتا ہے کہ کیا یہ رمضان کا حصہ ہے یا نہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو بادل چھایا ہوا ہو تو پھر یہ کوشش کی جائے گی کہ اسے رمضان شمار کیا جائے لیکن (اگر بادل نہ ہو) تو آدمی اُس دن روزہ نہیں رکھے گا۔

7327 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ مُسَافِرٌ دَخَلَ قَرْيَةً وَقَدْ اَصْبَحَ مُفْطِرًا، وَلَكِنَّهُ لَمْ يَذُقْ شَيْئًا قَالَ: يُتِمُّهُ

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک مسافر شخص کسی بستی میں داخل ہوتا ہے اور صبح کے وقت اُس نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' لیکن اُس نے کوئی چیز چکھی بھی نہیں تھی' تو عطاء نے جواب دیا: (وہ بقیہ دن کا) روزہ مکمل کرے گا۔

7328 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: اَلَيْسَ يُقَالُ لِلَّذِي يُصِيبُ اَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ: لِيُتِمَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، ثُمَّ لِيَقْضِهِ، وَكَذٰلِكَ الَّذِي يُصِيبُ اَهْلَهُ فِي الْحَجِّ؟ قَالَ: بَلٰى

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: جو شخص رمضان کے مہینہ میں (روزہ کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' کیا اُسے یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ اُس دن کے روزے کو مکمل کرے اور پھر اُس کی قضاء کرے اور جو شخص حج کے موقع پر (احرام کی حالت میں) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' کیا اُس کا بھی یہی حکم ہو گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

7329 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُ: لَاَنْ اُفْطِرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ لَا اَعْتَمِدُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَصُومَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ جَعْفَرٌ: وَاَخْبَرَنِي اَسْمَاءُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: اَتَيْنَا مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقُلْنَا: كَيْفَ نَصْنَعُ؟ فَقَالَ لِغُلَامِهِ: " اذْهَبْ فَانْظُرْ اَصَامَ الْاَمِيرُ اَمْ لَا - قَالَ: وَالْاَمِيرُ يَوْمَئِذٍ عَدِيُّ بْنُ اَرْطَاةَ - "، فَرَجَعَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: وَجَدْتُهُ مُفْطِرًا قَالَ: فَدَعَا مُحَمَّدٌ بِغَدَائِهِ فَتَغَدَّى فَتَغَدَّيْنَا مَعَهُ

٭٭ حبیب بن شہید بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن سیرین کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں رمضان کے ایک دن کا روزہ ترک کردوں جس کے بارے میں مجھے یہ اعتماد نہیں ہے (کہ کیا وہ دن رمضان کا حصہ ہے یا نہیں ہے) یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ میں اُس دن میں روزہ رکھ لوں جس کے بارے میں یہ شک ہو کہ وہ شعبان کا حصہ ہے۔

اسماء بن عبید بیان کرتے ہیں: ہم محمد بن سیرین کے پاس ایک ایسے دن میں آئے جس کے بارے میں یہ شک تھا (کہ کیا وہ رمضان کا حصہ ہے یا نہیں ہے) ہم نے کہا: ہم کیا کریں؟ تو اُنہوں نے اپنے غلام سے کہا: تم جاؤ اور اس بات کا جائزہ لو کہ کیا امیر نے روزہ رکھا ہے یا نہیں رکھا؟ راوی بیان کرتے ہیں: اُن دنوں امیر عدی بن ارطاۃ تھے' وہ غلام واپس آیا اور بولا: میں نے اُنہیں ایسی عالت میں پایا ہے کہ اُنہوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو محمد بن سیرین نے ناشتہ منگوایا اور اُنہوں نے ناشتہ کیا' اُن کے ساتھ ہم نے بھی ناشتہ کیا۔

7330 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اِنْسَانٌ مُفْطِرٌ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ، ثُمَّ جَاءَ الْخَبَرُ قَالَ: يَأْكُلُ، وَيَشْرَبُ

٭٭ امام عبدالرزاق' ابن جریج کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک شخص اُس دن میں روزہ نہیں رکھتا جس دن کے بارے میں شک پایا جاتا ہے' پھر اطلاع آجاتی ہے (کہ آج روزہ ہے) ابن جریج نے کہا: وہ شخص کھا اور پی سکتا ہے (یعنی وہ بعد میں اُس دن کی قضاء کرلے گا)۔

بَابُ اَصْبَحَ النَّاسُ صِيَامًا وَقَدْ رُئِيَ الْهِلَالُ

باب: لوگوں کا ایسے عالم میں روزہ رکھ لینا' جب پہلی کا چاند نظر آچکا ہو

7331 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ نَهَارًا فَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى يَشْهَدَ رَجُلَانِ لَرَاَيْنَاهُ بِالْاَمْسِ

٭٭ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا' ہم اُس وقت خانقین کے مقام پر موجود تھے کہ جب تم دن کے وقت پہلی کا چاند دیکھ لو تو تم روزہ ترک نہ کرو' جب تک دو آدمی اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ ہم نے گزشتہ کل اس چاند کو دیکھ لیا تھا۔

7332 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ شِبَاكٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ: اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ نَهَارًا قَبْلَ اَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ تَمَامَ ثَلَاثِينَ، فَاَفْطِرُوا، وَاِذَا رَاَيْتُمُوهُ بَعْدَ اَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ فَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تُمْسُوا

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن فرقد کو خط میں لکھا کہ جب تم سورج ڈھلنے سے پہلے دن کے وقت پہلی کا چاند دیکھ لو' جو تیس دن پورے ہونے پر ہو' تو تم روزہ ترک کردو اور جب تم سورج ڈھلنے کے بعد اسے دیکھو تو تم روزہ

ترک نہ کرو جب تک شام نہیں ہو جاتی (یعنی روزہ مکمل کرو)۔

7333 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: كَرِهَ لِقَوْمٍ رَاَوُا الْهِلَالَ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ اَنْ يَاْكُلُوا شَيْئًا

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَفْطِرُوا، وَاِذَا رَاَيْتُمُوهُ فِي آخِرِ النَّهَارِ فَلَا تُفْطِرُوا، فَاِنَّ الشَّمْسَ تَمِيلُ عَنْهُ، اَوْ تَزِيغُ عَنْهُ

✵✵ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کے لیے یہ بات مکروہ قرار دیتے تھے کہ جنہوں نے دن کے آخری حصے میں پہلی کا چاند دیکھا ہو کہ وہ کوئی چیز کھائیں۔

یحییٰ بن جزار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جب تم دن کے ابتدائی حصہ میں پہلی کا چاند دیکھ لو تو روزہ ترک کر دو اور جب تم دن کے آخری حصہ میں اسے دیکھو تو روزہ ترک نہ کرو کیونکہ سورج اُس کی طرف سے مائل ہو جاتا ہے یا اُس کی طرف سے ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

7334 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رُكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِيهِ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ بِبَلَنْجَرَ قَالَ: فَرَاَيْتُ الْهِلَالَ ضُحًى لِتَمَامِ ثَلَاثِينَ، فَاَتَيْتُ سَلْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ، فَحَدَّثْتُهُ، فَجَاءَ مَعِي، فَاَرَيْتُهُ اِيَّاهُ مِنْ ظِلِّ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَاَمَرَ النَّاسَ فَاَفْطَرُوا

7334- ربیع بن عمیلہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ بلنجر میں سلمان بن ربیعہ باہلی کے ساتھ تھے میں نے تیسویں دن چاشت کے وقت پہلی کا چاند دیکھ لیا' میں سلمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور اُنہیں اس بارے میں بتایا' وہ میرے ساتھ آئے' میں نے اُنہیں بھی ایک درخت کے سائے کے نیچے سے وہ چاند دکھایا تو اُنہوں نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ روزہ ختم کر دیں۔

7335 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَصْبَحَ النَّاسُ صِيَامًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ اَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا بِاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، قَالَا: كَذٰلِكَ لَرَاَيْنَاهُ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَاَفْطَرُوا

7335- ربعی بن حراش نے بعض صحابہ کرام کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' دو دیہاتی آئے اور اُن دونوں نے اُس اللہ کے نام پر گواہی دی جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اُن دونوں نے یہ کہا کہ ہم نے گزشتہ شام (پہلی کا چاند) دیکھ لیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا تو اُنہوں نے روزہ ختم کر دیا۔

7336 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قُلْنَا لِمَعْمَرٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ شَهِدَ رَجُلَانِ اَنَّهُمَا رَاَيَاهُ بِالْاَمْسِ، وَشَهِدَا مِنْ آخِرِ النَّهَارِ، وَكَانَا قَدِمَا مِنْ سَفَرٍ، هَلْ يُفْطِرُ النَّاسُ ذٰلِكَ الْعَشِيَّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَيَخْرُجُونَ مِنَ الْغَدِ

7336- امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ہم نے معمر سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر دو آدمی یہ گواہی دے دیتے ہیں کہ اُنہوں نے گزشتہ شام پہلی کا چاند دیکھا تھا اور وہ دونوں دن کے آخری حصے میں اس کی گواہی دیتے ہیں

اور وہ دونوں سفر سے آئے ہوئے ہوتے ہیں تو کیا لوگ اس شام میں روزہ ختم کر دیں گے' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ وہ لوگ اگلے دن (نمازِ عید کی ادائیگی) کے لئے نکلیں گے۔

7337 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَزَادَ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتَقَدَّمُوا هِلَالَ هٰذَا الشَّهْرِ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ، اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهُ ثُمَّ صُوْمُوْا، فَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ بَعْدَهُ

7336- یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس مہینے کے پہلی کے چاند (کے نظر آنے) سے پہلے ہی روزے رکھنا شروع نہ کرو' جب تک تم پہلی کا چاند نہیں دیکھ لیتے' یا اس سے پہلے گنتی پوری نہیں کر لیتے' پھر تم روزے رکھو اور اس وقت تک عید الفطر نہ کرو' جب تک تم پہلی کا چاند نہیں دیکھتے یا گنتی کے حوالے سے تعداد پوری نہیں کر لیتے۔

7338 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلَيْنِ رَاَيَا الْهِلَالَ، وَهُمَا فِي سَفَرٍ فَتَعَجَّلَا حَتّٰى قَدِمَا الْمَدِيْنَةَ ضُحًى فَاَخْبَرَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِذٰلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ لِاَحَدِهِمَا: اَصَائِمٌ اَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنِّي كَرِهْتُ اَنْ يَكُوْنَ النَّاسُ صِيَامًا، وَاَنَا مُفْطِرٌ، فَكَرِهْتُ الْخِلَافَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِلْآخَرِ: فَاَنْتَ؟ قَالَ: اَصْبَحْتُ مُفْطِرًا قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنِّي رَاَيْتُ الْهِلَالَ فَكَرِهْتُ اَنْ اَصُوْمَ، فَقَالَ لِلَّذِي اَفْطَرَ: لَوْلَا هٰذَا - يَعْنِي الَّذِي صَامَ - لَرَدَدْنَا شَهَادَتَكَ وَلَاَوْجَعْنَا رَاْسَكَ، ثُمَّ اَمَرَ النَّاسَ فَاَفْطَرُوا وَخَرَجَ

✱ ✱ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے پہلی کا چاند دیکھا' وہ دونوں سفر کر رہے تھے' وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے (اگلے دن) چاشت کے وقت مدینہ منورہ آ گئے۔ ان دونوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک سے دریافت کیا: کیا تم نے روزہ رکھا ہوا ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیوں؟ اُس نے کہا: کیونکہ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہو اور میں نے روزہ نہ رکھا ہوا ہو' تو میں نے لوگوں کے برخلاف کرنا ناپسند کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوسرے شخص سے دریافت کیا: تم نے روزہ رکھا ہوا ہے؟ اُس نے عرض کی: میں نے روزہ نہیں رکھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اُس نے کہا: کیونکہ میں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے' تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں روزہ رکھوں۔ تو جس شخص نے روزہ نہیں رکھا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: اگر یہ شخص' یعنی جس نے روزہ رکھا ہوا ہے' یہ نہ ہوتا تو ہم تمہاری گواہی کو مسترد کر دیتے اور تمہاری پٹائی کرتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا تو اُنہوں نے روزہ ختم کر دیا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ (نمازِ عید پڑھانے کے لیے) تشریف لے گئے۔

7339 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ اَبِي وَحْشِيَّةَ، اَنَّ اَبَا عُمَيْرِ بْنَ اَنَسٍ، حَدَّثَهُ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمُوْمَةٌ لِي مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا: اُغْمِيَ عَلَيْنَا هِلَالُ شَوَّالٍ فَاَصْبَحْنَا صِيَامًا، فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَشَهِدُوا اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اَنْ يُفْطِرُوا مِنْ يَوْمِهِمْ، وَاَنْ يَخْرُجُوا لِعِيدِهِمْ مِنَ الْغَدِ

٭٭ ابوعمیر بن انس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اُن کے کچھ انصاری چچاؤں نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں شوال کا پہلی کا چاند بادلوں کی وجہ سے نظر نہیں آیا تو ہم نے اگلے دن روزہ رکھ لیا' دن کے آخری حصہ میں کچھ سوار نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُنہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ اُن لوگوں نے گزشتہ شام پہلی کا چاند دیکھ لیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اُس دن کا روزہ ختم کر دیں اور اگلے دن نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے جائیں۔

7340 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رُئِيَ هِلَالُ شَوَّالٍ مِنَ النَّهَارِ، فَلَمْ يُفْطِرْ عَبْدُ اللّٰهِ حَتَّى اَمْسَى، وَخَرَجَ اِلَى الْمُصَلَّى مِنَ الْغَدِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: شوال کا پہلی کا چاند دن میں نظر آیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روزہ ترک نہیں کیا یہاں تک کہ شام ہوگئی لیکن وہ اگلے دن نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے تشریف لے گئے۔

7341 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَجَاءَ الْخَبَرُ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ بِرُؤْيَتِهِ قَالَ: اَفْطِرْ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: يُفْطِرُوْنَ اَيَّانَ مَا جَائَهُمُ الْخَبَرُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہوتا ہے' پھر دن کے آخری حصہ میں پہلی کا چاند نظر آ جانے کی اطلاع آ جاتی ہے' تو عطاء نے کہا: تم روزہ ختم کر دو۔

ابن جریج کہتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے کہ لوگ اُسی وقت روزہ ختم کر دیتے تھے جب اُن کے پاس (شوال کا چاند نظر آنے کی) اطلاع آ جاتی تھی۔

بَابُ كَمْ يَجُوْزُ مِنَ الشُّهُوْدِ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب: پہلی کا چاند دیکھنے کے حوالے سے کتنے گواہوں کی گواہی درست ہوتی ہے؟

7342 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي رَاَيْتُ الْهِلَالَ قَالَ: اَتَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ اَنْ صُوْمُوْا

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں! اُس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' اُنہوں نے لوگوں

میں یہ اعلان کیا کہ وہ (اگلے دن) روزہ رکھیں۔

7343 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ، أَوْ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فِي رُؤْيَةِ الْهِلَالِ فِي فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى

✻✻ عبدالرحمن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کے بارے میں پہلی کا چاند دیکھنے کے حوالے سے ایک شخص کی گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

7344 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: كَانَ يُجِيزُ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ بِالصَّوْمِ رَجُلًا وَاحِدًا، وَلَا يُجِيزُ عَلَى الْفِطْرِ إِلَّا رَجُلَيْنِ

✻✻ اسحاق بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھنے کے حوالے سے پہلی کا چاند دیکھنے کے بارے میں ایک شخص کی گواہی کو درست قرار دیا تھا' البتہ عیدالفطر کے حوالے سے وہ دو سے کم افراد کی گواہی کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

7345 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَا يَجُوزُ عَلَى الصَّوْمِ، وَالْفِطْرِ، وَالنَّحْرِ إِلَّا رَجُلَانِ

✻✻ حسن بصری فرماتے ہیں: روزہ رکھنے یا عیدالفطر کرنے یا قربانی کرنے کے حوالے سے دو سے کم افراد کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

7346 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَجُوزُ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ إِلَّا رَجُلَانِ

✻✻ عطاء فرماتے ہیں: پہلی کا چاند دیکھنے کے حوالے سے صرف دو آدمیوں کی گواہی ہی درست ہوگی۔

7347 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، يُحَدِّثُ أَنَّ عُثْمَانَ أَبَى أَنْ يُجِيزَ هَاشِمَ بْنَ عُتْبَةَ الْأَعْوَرِ وَحْدَهُ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ

✻✻ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے رمضان کا پہلی کا چاند دیکھنے کے حوالے سے صرف ہاشم بن عتبہ اعور کی گواہی کو درست قرار دینے سے انکار کر دیا تھا۔

7348 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا رَأَى هِلَالَ رَمَضَانَ قَبْلَ النَّاسِ بِلَيْلَةٍ، أَيَصُومُ قَبْلَهُمْ، وَيُفْطِرُ قَبْلَهُمْ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا إِنْ رَآهُ النَّاسُ أَخْشَى أَنْ يَكُونَ شُبِّهَ عَلَيْهِ حَتَّى يَكُونَا اثْنَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: لَا، إِلَّا رَآهُ، وَسَايَرَهُ سَاعَةً قَالَ: وَلَوْ حَتَّى يَكُونَا اثْنَيْنِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان کا پہلی کا چاند دوسرے لوگوں سے ایک رات پہلے دیکھ لیتا ہے تو کیا وہ لوگوں سے پہلے روزہ رکھے گا اور ان سے پہلے

عیدالفطر کرلے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب لوگ اُسے دیکھیں گے تو (اُس حساب کے مطابق روزے رکھے جائیں گے اور عیدالفطر کی جائے گی) کیونکہ اِس بات کا اندیشہ موجود ہے کہ شاید اُسے شبہ لاحق ہو گیا ہو (پہلی کا چاند دیکھنے کے لیے) کم از کم دو آدمی ہونے چاہئیں۔ میں نے کہا: یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ اُس نے پہلی کے چاند کو دیکھا ہوا اور وہ کچھ دیر تک اُسے مسلسل دیکھتا رہا ہو۔ اُنہوں نے جواب دیا: خواہ ایسا بھی ہوا ہو پھر بھی کم از کم دو آدمی ہونے چاہئیں۔

7349 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: رَاَيْتُ هِلَالَ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: هَلْ رَآهُ مَعَكَ آخَرُ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَكَيْفَ صَنَعْتَ؟ قَالَ: صُمْتُ بِصِيَامِ النَّاسِ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا لَكَ فِقْهًا

✽✽ معاذ بن عبدالرحمٰن تیمی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے رمضان کے مہینہ کا پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تمہارے ساتھ کسی اور نے بھی اسے دیکھا ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر تم نے کیا کیا؟ اُس نے کہا: میں نے لوگوں کے روزوں کے حساب سے روزہ رکھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کتنے سمجھدار آدمی ہو!

بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب: پہلی کا چاند دیکھنے پر پڑھی جانے والی دعا

7350 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسِيرُ فِي فَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ اِذْ اَهَلَّ هِلَالٌ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَسَمِعَ قَائِلًا يَقُولُ - وَلَا يَرَاهُ -: اللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ، وَالْاِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ، وَالْاِسْلَامِ، وَالْهُدَى، وَالْمَغْفِرَةِ، وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تَرْضَى، وَالْحِفْظِ مِمَّا تَسْخَطُ، رَبِّي، وَرَبُّكَ اللّٰهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهَا حَتّٰى حَفِظَهَا الرَّجُلُ

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص ویرانے میں سفر کر رہا تھا' اسی دوران اُسے پہلی کا چاند نظر آ گیا' اُس نے چاند کی طرف دیکھنا شروع کیا' تو کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا' کہنے والا شخص اُسے نظر نہیں آیا (اُس شخص نے یہ دعا کی:)

''اے اللہ! اس پہلی کے چاند کو ہم پر امن' ایمان' سلامتی' اسلام' ہدایت' مغفرت اور اپنی رضامندی کے مطابق توفیق اور تیری ناراضگی سے حفاظت کے ہمراہ طلوع کرنا' (اے چاند!) میرا پروردگار اور تمہارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے''۔

وہ شخص ان کلمات کو دُہراتا رہا یہاں تک کہ (سفر کرنے والے) شخص نے اُن کلمات کو یاد کر لیا۔

7351 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ: آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ

✽✽ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی کا چاند دیکھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''میں اُس ذات پر ایمان لایا جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہیں مکمل کیا اور بالکل ٹھیک بنایا''۔

7352 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، اَنَّ رَجُلًا، اَخْبَرَهُ هُوَ بِنَفْسِهِ قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَسِيرُ رَاَيْتُ الْهِلَالَ، فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ - وَلَا اَرَاهُ -: اللَّهُمَّ اَطْلِعْهُ عَلَيْنَا بِالسَّلَامَةِ، وَالْاِسْلَامِ، وَالْاَمْنِ، وَالْاِيمَانِ، وَالْبِرِّ، وَالتَّقْوَى، وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ، وَتَرْضَى، فَمَا زَالَ يُرَدِّدُهَا حَتَّى حَفِظْتُهَا

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بتایا کہ ایک شخص نے بذاتِ خود اُنہیں یہ بات بیان کی کہ ایک مرتبہ میں سفر کر رہا تھا' میں نے پہلی کا چاند دیکھا تو میں نے کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا' مجھے وہ شخص نظر نہیں آیا (اُس شخص نے یہ دعا پڑھی:)

''اے اللہ! تُو اس کو سلامتی' اسلام' امن' ایمان' نیکی' پرہیزگاری' اپنی پسند اور رضا کے مطابق توفیق کے ہمراہ ہم پر طلوع کرنا''۔

تو وہ پڑھنے والا شخص ان کلمات کو مسلسل دُہراتا رہا یہاں تک کہ دوسرے شخص نے یہ کلمات یاد کر لیے۔

7353 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: "هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا، وَكَذَا، وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا، وَكَذَا"

❋❋ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے تھے' پھر تین مرتبہ یہ فرماتے تھے: یہ بھلائی اور ہدایت کا چاند ہو۔ پھر یہ پڑھتے تھے۔

بَابُ الْمُسَافِرِ يَقْدَمُ فِي بَعْضِ النَّهَارِ، وَالْحَائِضِ تَطْهُرُ فِي بَعْضِهِ

مسافر شخص کا دن کے کسی حصے میں (سفر سے واپس) آ جانا یا حیض والی عورت کا دن کے کسی حصے میں پاک ہو جانا

7354 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي مُسَافِرٍ يَقْدَمُ مُفْطِرًا، اَوْ حَائِضٌ تَطْهُرُ مِنْ آخِرِ يَوْمِهَا قَالَ: لَا يَاْكُلَانِ حَتَّى يُمْسِيَا

❋❋ ثوری بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: جب کوئی مسافر روزے کے بغیر (سفر کرتا ہوا) دن کے آخری حصے میں واپس آ جائے' یا حیض والی عورت پاک ہو جائے تو وہ دونوں شام (یعنی افطاری کا وقت) ہونے تک کچھ نہیں کھائیں گے۔

7355 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُزَاحِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: لَا يَاْكُلُ حَتَّى يُمْسِيَ

❋❋ عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: وہ شام تک کچھ نہیں کھائے گا۔

7356 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ سُئِلُوا عَنِ الْحَائِضِ تَطْهُرُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَالُوْا: تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ

٭٭ امام شعبی، قتادہ اور عطاء سے حیض والی ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جو سورج غروب ہونے سے پہلے پاک ہو جاتی ہے، تو ان حضرات نے جواب دیا: وہ کچھ کھا اور پی سکتی ہے۔

7357 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَا تَأْكُلُ وَلَا تَشْرَبُ

٭٭ عکرمہ فرماتے ہیں: وہ کچھ نہیں کھائے پیے گی۔

7358 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي امْرَأَةٍ أَصْبَحَتْ صَائِمًا حَائِضًا قَالَ: إِنْ طَهُرَتْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ فَلْتُتِمَّ يَوْمَهَا، وَإِلَّا فَلَا

٭٭ عطاء نے ایسی عورت کے بارے میں فرمایا ہے: جو حیض کی حالت میں روزے کے دن کا آغاز کرتی ہے، تو اگر وہ دن کے ابتدائی حصے میں پاک ہو جائے تو اس دن کا روزہ مکمل کرے گی ورنہ نہیں۔

بَابُ النَّصْرَانِيِّ يُسْلِمُ فِي بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: جو عیسائی رمضان کے مہینہ کے دوران اسلام قبول کرلے

7359 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي النَّصْرَانِيِّ وَالْيَهُودِيِّ يُسْلِمُ فِي بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ: يَصُومُ مَا بَقِيَ مِنَ الشَّهْرِ

٭٭ قتادہ نے ایسے عیسائی یا یہودی شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے، جو رمضان کے مہینہ کے دوران اسلام قبول کر لیتا ہے وہ فرماتے ہیں: وہ اُس مہینہ کے بقیہ دنوں میں روزہ رکھے گا۔

7360 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ أَسْلَمَ النَّصْرَانِيُّ فِي بَعْضِ رَمَضَانَ صَامَ مَا مَضَى مِنْهُ، وَإِنْ أَسْلَمَ فِي آخِرِ النَّهَارِ صَامَ ذَلِكَ الْيَوْمَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اگر کوئی عیسائی شخص رمضان کے دوران اسلام قبول کر لیتا ہے تو وہ گزشتہ دنوں کے روزے بھی رکھے گا اور اگر وہ (رمضان کے مہینہ میں) دن کے آخری حصہ میں اسلام قبول کرتا ہے تو وہ اُس دن کا روزہ بھی رکھے گا۔

7361 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي نَصْرَانِيٍّ أَسْلَمَ فِي أَيَّامٍ بَقِيَتْ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ: يَصُومُ مَا أَدْرَكَ، وَيَقْضِي مَا فَاتَهُ، وَإِنْ أَسْلَمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسَافِرِ يَدْخُلُ فِي صَلَاةِ الْمُقِيمِينَ

٭٭ عکرمہ ایسے عیسائی شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں جو رمضان کے کچھ دن باقی رہ گئے ہوں اُس وقت اسلام قبول کرتا ہے، عکرمہ فرماتے ہیں: اُسے رمضان کے جتنے دن ملتے ہیں وہ اُن دنوں کے روزے رکھے گا اور جو دن پہلے گزر گئے تھے اُن

کی قضاء کرے گا اور اگر وہ رمضان کے دن کے آخری حصہ میں اسلام قبول کرتا ہے تو اُس کی مثال مسافر شخص کی مانند ہو گی جو مقیم لوگوں کی نماز میں شامل ہو جاتا ہے۔

7362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ يَقُولُ: إِنْ اَسْلَمَ فِي بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ صَامَهُ كُلَّهُ، وَقَوْلُ قَتَادَةَ اَحَبُّ اِلَيَّ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص رمضان کے مہینہ کے دوران اسلام قبول کرتا ہے تو وہ پورے مہینہ کے روزے رکھے گا۔ (امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) قتادہ کا قول اس بارے میں میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

7363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي النَّصْرَانِيِّ اَسْلَمَ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ قَالَ: مَنْ اَخَذَ بِقَوْلِ عَطَاءٍ قَالَ: يُصَلِّي الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَمَنْ اَخَذَ بِقَوْلِ الْحَسَنِ يَقُولُ: صَلَّى الْعَصْرَ، وَلَمْ يُصَلِّ الظُّهْرَ، وَقَالَ: وَإِذَا اَسْلَمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَمْ يَصُمْ يَوْمَهُ الَّذِي اَسْلَمَ فِيهِ، وَلَكِنْ يُؤْمَرُ اَنْ لَا يَاكُلَ حَتَّى يُمْسِي

* * سفیان ثوری ایسے عیسائی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو دن کے آخری حصہ میں اسلام قبول کرتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جن فقہاء نے عطاء کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ شخص ظہر اور عصر کی نماز بھی ادا کرے گا اور جن فقہاء نے حسن بصری کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ عصر کی نماز ادا کرے گا' ظہر کی نماز ادا نہیں کرے گا۔ سفیان ثوری یہ بھی فرماتے ہیں کہ جب کوئی غیر مسلم رمضان کے مہینہ میں اسلام قبول کر لیتا ہے تو وہ اُس دن کا روزہ نہیں رکھے گا جس دن اُس نے اسلام قبول کیا ہے' تاہم اُسے یہ ہدایت کی جائے گی کہ وہ شام ہونے تک کچھ نہ کھائے۔

7364 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَصُومُ الْيَوْمَ الَّذِي اَسْلَمَ فِيهِ

* * عطاء فرماتے ہیں: آدمی اُس دن روزہ رکھے گا جس دن میں اُس نے اسلام قبول کیا ہے۔

بَابُ الطَّعَامِ، وَالشَّرَابِ مَعَ الشَّكِّ

باب: (صبح صادق کے بارے میں) شک ہونے کے باوجود کچھ کھانا پینا

7365 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: إِذَا نَظَرَ رَجُلَانِ إِلَى الْفَجْرِ، فَشَكَّ اَحَدُهُمَا فَلْيَاكُلَا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمَا

* * حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب دو آدمی صبح صادق ہونے کا جائزہ لے رہے ہوں اور اُن میں سے ایک کو شک ہو تو وہ دونوں اُس وقت تک کھاتے پیتے رہیں گے جب تک اُن دونوں کے سامنے یہ بات واضح نہیں ہو جاتی (کہ صبح صادق ہو چکی ہے)۔

7366 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اسْقِنِي يَا غُلَامُ قَالَ: اَصْبَحْتُ، فَقُلْتُ: كَلَّا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شَكٌّ لَعَمْرُ اللّٰهِ اسْقِنِي فَشَرِبَ

* * عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے لڑکے! مجھے کچھ پینے کے لیے دو! اُس لڑکے نے کہا: جناب! صبح ہو چکی ہے! میں نے کہا: ہرگز نہیں ہوئی۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو شک ہو گیا ہے اللہ کی قسم! تم مجھے کچھ پینے کے لیے دو! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ مشروب پی لیا۔

7367 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ الشَّرَابَ مَا شَكَكْتَ حَتّٰى لَا تَشُكَّ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے پینے کو اُس وقت تک حلال قرار دیا ہے جب تک تم شک کا شکار رہتے ہو یہاں تک کہ تمہیں شک نہیں رہتا (کہ صبح صادق ہو چکی ہے)۔

7368 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اَرَاَيْتَ اِذَا شَكَكْتُ فِي الْفَجْرِ، وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ؟ قَالَ: كُلْ مَا شَكَكْتَ حَتّٰى لَا تَشُكَّ

* * مسلم بن صبیح بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جب مجھے صبح صادق ہونے کے بارے میں شک ہو جائے اور میں روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تک تمہیں شک ہے تم اُس وقت تک کھاتے رہو یہاں تک کہ تمہیں شک نہ رہے۔

7369 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، وَالْاِنَاءُ عَلٰى يَدِيْ، وَاَنَا اُرِيْدُ الصَّوْمَ؟ قَالَ: اشْرَبْ

* * حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مؤذن اذان دے دیتا ہے اور برتن میرے ہاتھ میں ہوتا ہے اور میں روزہ رکھنے کا ارادہ بھی رکھتا ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پی لو!

7370 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الرَّجُلِ يَسْمَعُ الْاَذَانَ، وَعَلَيْهِ لَيْلٌ قَالَ: فَلْيَاْكُلْ، قِيْلَ: وَاِنَّهُ سَمِعَ مُؤَذِّنًا آخَرَ قَالَ: شَهِدَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ

* * حیان بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اذان کی آواز سن لیتا ہے حالانکہ ابھی رات باقی ہو (یعنی صبح صادق نہ ہوئی ہو) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ کھا سکتا ہے۔ اُن سے عرض کی گئی: خواہ وہ دوسرے مؤذن کی آواز بھی سن لے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُن میں سے ایک نے دوسرے کے حق میں گواہی دے دی ہے (کہ صبح صادق ہو چکی ہے)۔

7371 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَكْرَهُ اِنْ اَشْرَبَ، وَاَنَا فِي الْبَيْتِ لَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ قَدْ اَصْبَحْتُ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ، هُوَ شَكٌّ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مکروہ قرار دیں گے کہ میں ایسے وقت میں مشروب پی لیتا ہوں جب میں گھر میں موجود ہوتا ہوں اور مجھے یہ بھی پتا نہیں چلتا کہ کیا صبح صادق ہو چکی ہے یا نہیں؟ تو اُنہوں

نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ شک کی صورتِ حال ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ نَاسِيًا

باب: جو شخص (روزہ کے دوران) بھول کر کچھ کھا یا پی لیتا ہے

7372 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنْ اَكَلَ نَاسِيًا، اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا، فَلَيْسَ عَلَيْهِ بَاْسٌ اِنَّ اللّٰهَ اَطْعَمَهُ، وَسَقَاهُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُوْلُهُ

✵ ✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص بھول کر کچھ کھا لیتا ہے یا بھول کر کچھ پی لیتا ہے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا' اللہ تعالیٰ نے اُسے کھلایا اور پلایا ہے۔

قتادہ بھی اس کے مطابق بیان کرتے ہیں۔

7373 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ طَعِمَ اِنْسَانٌ نَاسِيًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، وَلَا يَقْضِهِ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ اَطْعَمَهُ، وَسَقَاهُ

✵ ✵ عطاء فرماتے ہیں: اگر انسان بھول کر کچھ کھالے تو وہ اپنے روزہ کو مکمل کرے گا' وہ اُس کی قضاء نہیں کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کھلایا اور پلایا ہے۔

7374 - اقوالِ تابعین: وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: يُتِمُّ صَوْمَهُ، وَلَا يَقْضِي؛ اللّٰهُ اَطْعَمَهُ، وَسَقَاهُ

✵ ✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایسا شخص اپنے روزے کو مکمل کرے گا' وہ قضاء نہیں کرے گا' اللہ تعالیٰ نے اُسے کھلایا اور پلایا ہے۔

7375 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَوْ وَطِءَ رَجُلٌ امْرَاَتَهُ، وَهُوَ صَائِمٌ نَاسِيًا فِي رَمَضَانَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِيهِ شَيْءٌ

✵ ✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں روزہ کے دوران بھول کر اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

7376 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ، اَصَابَ امْرَاَتَهُ نَاسِيًا فِي رَمَضَانَ قَالَ: لَا يُنْسَى هٰذَا كُلُّهُ، عَلَيْهِ الْقَضَاءُ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ عُذْرًا

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو رمضان میں (روزہ کے دوران) بھول کر اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: وہ اس پورے عمل کے دوران تو بھولا نہیں رہا ہوگا' اُس پر قضاء لازم ہوگی' اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کے لیے عذر مقرر نہیں کیا ہے۔

7377 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هُوَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ اَكَلَ، وَشَرِبَ نَاسِيًا

* * حسن بصری فرماتے ہیں: ایسا شخص بھول کر کھانے اور پینے والے شخص کے حکم میں شمار ہوگا۔

7378 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ اِنْسَانًا جَاءَ اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: اَصْبَحْتُ صَائِمًا، فَنَسِيتُ فَطَعِمْتُ، وَشَرِبْتُ قَالَ: لَا بَاْسَ، اللّٰهُ اَطْعَمَكَ، وَسَقَاكَ قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى اِنْسَانٍ آخَرَ، فَنَسِيتُ فَطَعِمْتُ، وَشَرِبْتُ قَالَ: لَا بَاْسَ، اللّٰهُ اَطْعَمَكَ، وَسَقَاكَ قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى اِنْسَانٍ آخَرَ فَنَسِيتُ، وَطَعِمْتُ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَنْتَ اِنْسَانٌ لَمْ تُعَاوِدِ الصِّيَامَ

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے صبح روزہ رکھا' پھر میں نے بھول کر کچھ کھا اور پی لیا' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور تمہیں پلایا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں ایک دوسرے شخص کے پاس آیا اور میں نے بھول کر کچھ کھا لیا اور پی لیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور تمہیں پلایا ہے' اُس شخص نے کہا: پھر میں ایک اور شخص کے پاس آیا اور میں نے بھول کر کچھ کھا لیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک ایسے شخص ہو کہ تم روزے کی طرف واپس نہیں جاؤ گے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ صَائِمًا فَيَدْخُلُ الْمَاءُ جَوْفَهُ

باب: جو شخص روزہ کی حالت میں کلّی کرتا ہے' یا ناک میں پانی ڈالتا ہے اور پھر پانی اُس کے پیٹ تک پہنچ جاتا ہے

7379 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْسَانٌ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ، وَقَالَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ناک میں پانی ڈالتا ہے تو پانی اُس کے حلق میں داخل ہو جاتا ہے' تو عطاء نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے! معمر نے قتادہ کے حوالے سے بھی یہی قول نقل کیا ہے۔

7380 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَتَمَضْمَضُ وَهُوَ صَائِمٌ، فَيَدْخُلُ الْمَاءُ حَلْقَهُ قَالَ: اِنْ كَانَ لِلْمَكْتُوبَةِ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَاِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ، قَالَ سُفْيَانُ: "وَالْقَضَاءُ اَحَبُّ اِلَيَّ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

* * ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو روزہ کی حالت میں کلّی کرتا ہے تو پانی اُس کے حلق میں داخل ہو جاتا ہے' اُنہوں نے فرمایا: اگر تو یہ کلّی فرض نماز کے لیے تھی تو ایسے شخص پر قضاء لازم نہیں ہوگی اور اگر یہ نفل نماز کے لیے تھی تو ایسے

شخص پر قضاء لازم ہوگی۔

سفیان کہتے ہیں: دونوں صورتوں میں قضاء لازم ہونے کا قول میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

7381 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا رَجُلٌ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يُمَضْمِضُ وَهُوَ صَائِمٌ فَيَدْخُلُ بَطْنَهُ قَالَ: اِنْ كَانَ لِلْمَكْتُوبَةِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَاِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✵✵ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو روزہ کی حالت میں کُلی کرتا ہے تو پانی اُس کے پیٹ میں پہنچ جاتا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر تو وہ کُلی فرض نماز کے وضو کے لیے تھی تو ایسے شخص پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی لیکن اگر وہ نفل نماز کے لیے تھی تو ایسے شخص پر قضاء لازم ہوگی۔

7382 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

✵✵ امام ابوحنیفہ نے حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ سَلْسَلَةِ الشَّيَاطِينِ وَفَضْلِ رَمَضَانَ

باب: شیاطین کا پابند سلاسل ہونا اور رمضان کی فضیلت

7383 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِشَهْرِ رَمَضَانَ: اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَ، وَاِنَّهُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ صِيَامَهُ، تُغْلَقُ فِيهِ اَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُفْتَحُ فِيهِ اَبْوَابُ الْجِنَانِ، وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ، فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینہ کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہ مہینہ آ گیا ہے' یہ برکت والا مہینہ ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض قرار دیا ہے' اس میں جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے اور اس میں جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور اس میں شیاطین کو بیڑیاں ڈال دی جاتی ہیں' اس مہینہ میں ایک رات ایسی ہے جو ایک ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے' جو شخص (اس مہینہ کی برکتوں) سے محروم رہا وہ واقعی محروم ہے''۔

7384 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَنَسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رمضان کا مہینہ آ جاتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے''۔

7385 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اَحْسَبُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَخَلَتْ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَانِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ الشَّهْرَ كُلَّهُ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ الشَّهْرَ كُلَّهُ، وَغُلَّتْ مَرَدَةُ الْجِنِّ، ثُمَّ يَكُونُ لِلّٰهِ عُتَقَاءُ يَعْتِقُهُمْ مِنَ النَّارِ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ فِطْرٍ عَبِيدٌ، وَاِمَاءٌ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب رمضان کے مہینہ کی پہلی رات آتی ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس پورے مہینہ میں اُن میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس پورے مہینہ میں اُن میں سے کوئی بھی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور سرکش جنات کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ لوگوں کو آزاد کیا جاتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ ہر افطاری کے وقت جہنم سے آزاد کرتا ہے' اس میں بندے بھی ہوتے ہیں اور کنیزیں بھی ہوتی ہیں''۔

7386 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ: كُنَّا نَذْكُرُ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ: مَاذَا تَذْكُرُونَ؟ قَالَ: كُنَّا نَذْكُرُ شَهْرَ رَمَضَانَ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تُفْتَحُ فِيهِ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ اَبْوَابُ النَّارِ، وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ،

7384- صحيح البخاري' كتاب الصوم' باب : هل يقال رمضان او شهر رمضان' حديث:1808' صحيح البخاري' كتاب الصوم' باب : هل يقال رمضان او شهر رمضان' حديث:1809' صحيح البخاري' كتاب بدء الخلق' باب صفة ابليس وجنوده' حديث:3118' صحيح مسلم' كتاب الصيام' باب فضل شهر رمضان' حديث:1858' صحيح مسلم' كتاب الصيام' باب فضل شهر رمضان' حديث:1859' صحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام' جماع ابواب فضائل شهر رمضان وصيامه' باب ذكر فتح ابواب الجنان' نسال الله دخولها' واغلاق' حديث:1764' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الصيام' باب بيان فضل شهر رمضان على سائر الشهور' حديث:2169' صحيح ابن حبان' كتاب الصوم' باب فضل رمضان' ذكر فتح ابواب الجنان' حديث:3493' موطا مالك' كتاب الصيام' باب جامع الصيام' حديث:686' سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب في فضل شهر رمضان' حديث:1774' السنن الصغرى' الصيام' باب فضل شهر رمضان' حديث:2083' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصيام' ما ذكر في فضل رمضان وثوابه' حديث:8729' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' فصل شهر رمضان' حديث:2378' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيام' باب ما روى في كراهية قول القائل جاء رمضان وذهب رمضان' حديث:7439' معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الصيام' فضل الصيام' حديث:2738' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:7605' مسند عبد بن حميد' من مسند ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:1442

وَيُنَادِي فِيهِ مِنَادٍ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرُ

✽✽ عرفجہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ رمضان کے مہینہ کا ذکر کر رہے تھے تو حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کس بات کا ذکر کر رہے ہو؟ تو عرفجہ نے عرض کی: ہم رمضان کے مہینہ کا ذکر کر رہے ہیں تو حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس میں جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور اس میں جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے اور اس میں شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے اور اس کی ہر رات میں ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: اے بھلائی کے طلبگار شخص! آگے آ جاؤ! اے برائی کے طلبگار شخص! باز آ جاؤ''۔

بَابُ الْإِفْطَارِ فِي يَوْمٍ مُغَيَّمٍ

باب: اَبر آلود دن میں افطاری کر لینا

7387 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَفْطَرْتُ فِي يَوْمٍ مُغَيَّمٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَاَنَا اَحْسَبُهُ اَوَّلَ اللَّيْلِ، ثُمَّ بَدَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: اقْضِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: رمضان کے مہینہ میں ایک اَبر آلود دن میں میں نے افطاری کر لی میں یہ سمجھا تھا کہ شاید افطاری کا وقت ہو چکا ہے لیکن پھر بعد میں سورج نکل آیا تو عطاء نے فرمایا: تم اُس ایک دن کی قضاء کر لینا۔

7388 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ

✽✽ اسی کی مانند روایت زہری کے حوالے سے منقول ہے۔

7389 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا اَفْطَرَ الرَّجُلُ فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ بَدَتِ الشَّمْسُ فَعَلَيْهِ اَنْ يَقْضِيَهُ، وَاِنْ اَكَلَ فِي الصُّبْحِ، وَهُوَ يَرَى اَنَّهُ اللَّيْلُ لَمْ يَقْضِهِ

✽✽ مجاہد فرماتے ہیں: جب کوئی رمضان کے مہینہ میں افطاری کر لے اور پھر سورج نکل آئے تو اُس شخص پر اُس دن کی قضاء کرنا لازم ہوگا اور اگر اُس شخص نے صبح کے وقت میں کچھ کھا لیا تھا اور وہ یہ سمجھا کہ ابھی رات ہے (یعنی ابھی صبح صادق نہیں ہوئی ہے) تو وہ اُس دن کی قضاء نہیں کرے گا۔

7390 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ، وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

✽✽ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

7391 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: يُتِمُّهُ، وَيَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ، وَإِنْ أَكَلَ، وَهُوَ يَرَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا، فَإِذَا هُوَ قَدْ أَصْبَحَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ

✽ ✽ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: آدمی اُس دن (کے روزے کو) کو مکمل کرے گا اور اُس ایک روزے کی قضاء کرے گا' اگر اُس نے کچھ کھالیا ہو اور وہ یہ سمجھ رہا ہو کہ ابھی رات باقی ہے (یعنی سحری کا وقت باقی ہے) اور اُس وقت صبح صادق ہو چکی ہو' تو ایسے شخص پر قضاء لازم ہوگی۔

7392 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَفْطَرَ النَّاسُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي يَوْمٍ مُغَيِّمٍ، ثُمَّ نَظَرَ نَاظِرٌ فَإِذَا الشَّمْسُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: الْخَطْبُ يَسِيرٌ، وَقَدِ اجْتَهَدْنَا نَقْضِي يَوْمًا

✽ ✽ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: لوگوں نے ایک ابر آلود دن میں رمضان کے مہینہ میں افطاری کر لی' پھر ایک شخص نے دیکھا تو دھوپ نکلی ہوئی تھی' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قضا کر لینا آسان ہے' ہم نے کوشش کی تھی' ہم ایک دن کی قضاء کر لیں گے۔

7393 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَجِيءَ بِجَفْنَةٍ، فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ: يَا هَؤُلَاءِ إِنَّ الشَّمْسَ طَالِعَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ: أَعَاذَنَا اللَّهُ، أَوْ أَغْنَانَا اللَّهُ مِنْ شَرِّكَ إِنَّا لَمْ نُرْسِلْكَ رَاعِيًا لِلشَّمْسِ، وَلَكِنَّا أَرْسَلْنَاكَ دَاعِيًا لِلصَّلَاةِ، يَا هَؤُلَاءِ مَنْ كَانَ أَفْطَرَ، فَإِنَّ قَضَاءَ يَوْمٍ يَسِيرٌ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَفْطَرَ فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ

✽ ✽ علی بن حنظلہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس رمضان کے مہینہ میں موجود تھے' ایک پیالہ لایا گیا (جس میں کھانے کی چیز تھی) تو مؤذن نے کہا: جناب! سورج تو ابھی نکلا ہوا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں تمہاری بُرائی سے بچائے! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تمہاری بُرائی سے ہمیں بے نیاز کر دے! ہم نے تمہیں سورج کی دیکھ بھال کے لیے نہیں بھیجا تھا' ہم نے تمہیں نماز کے لیے بُلانے کے لیے بھیجا تھا' اے لوگو! جس شخص نے افطاری کر لی ہے اُس کے لیے ایک دن کی قضاء کرنا آسان ہے اور جس شخص نے افطاری نہیں کی وہ اپنے روزے کو مکمل کر لے۔

7394 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي رَمَضَانَ، وَالسَّمَاءُ مُغَيِّمَةٌ، فَأُتِيَ بِسَوِيقٍ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: مَنْ أَفْطَرَ فَلْيَقْضِ يَوْمًا مَكَانَهُ

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَأَخْبَرَنَا صَاحِبٌ لَنَا عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ بِشْرٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: أَتِمُّوا يَوْمَكُمْ هَذَا ثُمَّ اقْضُوا يَوْمًا

✽ ✽ بشر بن قیس بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس رمضان کے مہینہ میں موجود تھے' آسمان پر

بادل چھائے ہوئے تھے ستو لائے گئے اسی دوران سورج نکل آیا (یعنی بادل ہٹ گیا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے افطاری کر لی تھی وہ اس کی جگہ ایک دن کی قضاء کر لے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے اس دن کے روزہ کو مکمل کرلو اور پھر ایک دن کی قضاء کر لینا۔

7395 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: اَفْطَرَ النَّاسُ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ قَالَ: فَرَاَيْتُ عِسَاسًا اُخْرِجَتْ مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ، فَشَرِبُوْا فِیْ رَمَضَانَ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ سَحَابٍ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ شَقَّ عَلَى النَّاسِ، وَقَالُوْا: نَقْضِی هٰذَا الْيَوْمَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: وَلِمَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا تَجَنَّفْنَا لِاِثْمٍ، وَفِیْ حَدِيْثِ عُمَرَ الْاٰخَرِ اَمَرَ بِقَضَائِهٖ

✽ ✽ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگوں نے افطاری کر لی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں نے بڑے پیالوں (یعنی افطاری کے سامان) کو دیکھا کہ وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر نکلے لوگوں نے رمضان کے مہینہ میں مشروب پی لیا پھر بادل میں سے سورج نکل آیا تو لوگوں کو یہ بات بہت گراں گزری اُنہوں نے دریافت کیا: کیا ہم آج کے دن کی قضاء کریں گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کیوں؟ اللہ کی قسم! ہم نے کسی گناہ کا ارادہ نہیں کیا تھا۔

ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قضاء کرنے کا حکم دیا تھا۔

بَابُ مَنْ اَدْرَكَهُ الصُّبْحُ جُنُبًا

باب: جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو

7396 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَدْرَكَهُ الصُّبْحُ جُنُبًا، فَلَا صَوْمَ لَهُ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ اَنَا، وَاَبِیْ فَدَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ، وَاُمِّ سَلَمَةَ، فَسَاَلْنَاهُمَا عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَتَانَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ، ثُمَّ يَصُوْمُ قَالَ: ثُمَّ دَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ، فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِهِمَا، وَقَوْلِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمَا لَمَا ذَهَبْتُمَا اِلٰى اَبِیْ هُرَيْرَةَ، فَاَخْبَرْتُمَاهُ بِقَوْلِهِمَا قَالَ: فَلَقِيْنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لَهُ اَبِیْ: اِنَّ الْاَمِيْرَ عَزَمَ عَلَيْنَا فِیْ اَمْرٍ لِنَذْكُرَهُ لَكَ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: فَحَدَّثَهُ اَبِیْ قَالَ: فَتَلَوَّنَ وَجْهُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ، وَهُوَ اَعْلَمُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَحَوَّلَ الْحَدِيْثَ اِلٰى غَيْرِهٖ

✽ ✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو تو اُس کا روزہ نہیں ہوتا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ گیا' ہم لوگ سیّدہ عائشہ اور سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے ان دونوں خواتین سے اس بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں خواتین نے یہ بتایا کہ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' وہ جنابت کسی احتلام کی وجہ سے نہیں ہوتی تھی لیکن پھر بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھ لیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم مروان کے پاس گئے اور ہم نے اُن دونوں خواتین کے بیان کے بارے میں مروان کو بتایا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں بھی بتایا تو مروان نے کہا: میں تم دونوں کو تاکید کرتا ہوں کہ تم دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور اُنہیں اُن دونوں خواتین کے بیان کے بارے میں بتاؤ۔ راوی کہتے ہیں: مسجد کے دروازہ کے پاس ہماری ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میرے والد نے اُن سے کہا: امیر نے ہمیں یہ ہدایت کی ہے کہ ہم آپ کے سامنے ایک چیز ذکر کریں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو میرے والد نے پوری بات اُنہیں بتائی تو اس پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا' پھر اُنہوں نے بتایا کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں یہ حدیث بیان کی تھی وہ زیادہ بہتر جانتے ہوں گے۔

زہری کہتے ہیں: تو اُنہوں نے اس حدیث کی نسبت دوسرے فرد کی طرف کر دی۔

7397 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، وَعَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ، وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُومُ

✲✲ سیّدہ اُم سلمہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے وقت اپنی اہلیہ سے وظیفۂ زوجیت ادا کرنے کی وجہ سے' جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' پھر آپ غسل کر کے روزہ رکھ لیتے تھے۔

7398 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ: مَنْ اَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا صَوْمَ لَهُ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے وعظ میں یہ ارشاد فرمایا: جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو تو اُس کا روزہ نہیں ہوتا۔ اُس کے بعد راوی نے معمر کی زہری کے حوالے سے نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

7399 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ جَعْدَةَ، اَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ مَنْ اَدْرَكَهُ الصُّبْحُ جُنُبًا فَلْيُفْطِرْ، وَلَكِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس گھر کے پروردگار کی قسم ہے! جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو' وہ روزہ نہیں رکھے گا' یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

7400 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيَبِيتُ الرَّجُلُ جُنُبًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يُصْبِحَ يَتَعَمَّدُ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَصُومُ؟ قَالَ: أَمَّا أَبُو هُرَيْرَةَ فَكَانَ يَنْهَى عَنْ ذٰلِكَ، وَأَمَّا عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَقُولُ: لَيْسَ بِذٰلِكَ بَأْسٌ، فَلَمَّا اخْتَلَفَا عَلَى عَطَاءٍ قَالَ: يُتِمُّ يَوْمَهُ ذٰلِكَ، وَيُبْدِلُ يَوْمًا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں جنابت کی حالت میں رات بسر کرسکتا ہے؟ یہاں تک کہ صبح صادق ہوجائے اور وہ جان بوجھ کر ایسا کرے اور پھر روزہ بھی رکھ لے؟ تو عطاء نے جواب دیا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس سے منع کرتے تھے لیکن سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ بیان کرتی ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب عطاء کے سامنے ان دونوں کی مختلف آراء آئیں تو عطاء نے یہ کہا کہ وہ شخص اُس دن کا روزہ مکمل کرے گا اور اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لے گا۔

7401 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: مَا أُبَالِي أَنْ أُصِيبَ امْرَأَتِي، ثُمَّ أُصْبِحُ جُنُبًا، ثُمَّ أَصُومُ أَتَيْتُ حَلَالًا

* * ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کروں اور پھر جنابت کی حالت میں صبح کرلوں اور پھر میں روزہ رکھ لوں کیونکہ میں نے حلال طریقہ سے کام کیا ہے۔

7402 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مِرْدَاسٍ قَالَ: جَائَنِي رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ، فَقَالَ: إِنِّي مَرَرْتُ بِامْرَأَتِي فِي الْقَمَرِ فَأَعْجَبَتْنِي، فَجَامَعْتُهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَنِمْتُ حَتَّى أَصْبَحْتُ؟ فَقُلْتُ عَلَيْكَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَوْ بِأَبِي حَكِيمٍ الْمُزَنِيِّ، فَأَتَى عَبْدَ اللّٰهِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: كُنْتَ جُنُبًا لَا تَحِلُّ لَكَ الصَّلَاةُ، فَاغْتَسَلْتَ فَحَلَّتْ لَكَ الصَّلَاةُ، وَحَلَّ لَكَ الصِّيَامُ فَصُمْ

* * عبداللہ بن مرداس بیان کرتے ہیں: قبیلہ کا ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا: میں چاندنی رات میں اپنی بیوی کے پاس سے گزرا، وہ مجھے اچھی لگی، میں نے رمضان کے مہینہ میں اُس کے ساتھ صحبت کرلی، پھر میں سوگیا یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا کہ تم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس، یا حضرت ابوحکیم مزنی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ۔ وہ شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جنابت کی حالت میں تھے، تمہارے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا، تم غسل کرلو تو تمہارے لیے نماز پڑھنا جائز ہوجائے گا، البتہ تمہارے لیے روزہ رکھنا جائز ہے تو تم روزہ رکھ لو۔

7403 - آثارِ صحابہ: قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: إِنِّي أَصَبْتُ أَهْلِي، ثُمَّ غَلَبَتْنِي عَيْنِي حَتَّى أَصْبَحْتُ، وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: أَتَيْتَ امْرَأَتَكَ، وَهِيَ تَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ غُلِبْتَ عَلَى نَفْسِكَ، ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ نَفْسَكَ فَصَلَّيْتَ حِينَ عَقَلْتَ، وَصُمْتَ حِينَ عَقَلْتَ

✽✽ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کیا' پھر میری آنکھ لگ گئی یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی' میرا روزہ رکھنے کا ارادہ ہے' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی بیوی کے پاس گئے وہ تمہارے لیے حلال تھی' پھر تم اپنی ذات کے حوالے سے مغلوب ہوگئے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری ذات کو لوٹا دیا' تو جیسے ہی تمہیں عقل آئی' تم نے نماز ادا کر لی اور جب تمہیں عقل آئی' تو تم نے روزہ رکھ لیا (یعنی جب تم بیدار ہوئے تو تم (غسل کر کے) نماز بھی ادا کر سکتے ہو اور روزہ بھی رکھ سکتے ہو)۔

7404 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَوْ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بَيْنَ رِجْلَيِ امْرَاَتِهِ، وَهُوَ يُرِيْدُ الصِّيَامَ لَاَتَمَّ صِيَامَهُ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: اگر مؤذن کے اذان دینے کے وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی اہلیہ کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کر رہے ہوتے تھے اور اُن کا روزہ رکھنے کا بھی ارادہ ہوتا تھا تو وہ اُس روزے کو مکمل کرتے تھے۔

7405 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَهُ الصُّبْحُ جُنُبًا، وَهُوَ مُتَعَمِّدٌ لِذٰلِكَ اَبْدَلَ الصِّيَامَ وَمَنْ اَتَاهُ ذٰلِكَ عَلٰى غَيْرِ عَمْدٍ فَلَا يُبْدِلُهُ

✽✽ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو اور وہ جان بوجھ کر ایسا کرے تو وہ اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھے گا اور جس شخص کو جانے بوجھے بغیر اس طرح کی صورتِ حال درپیش ہو تو وہ اس کی جگہ روزہ نہیں رکھے گا۔

بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا بوسہ لینا

7406 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ، وَهُوَ صَائِمٌ، فَقَالَ: وَمَنْ ذَا لَهُ مِنَ الْحِفْظِ، وَالْعِصْمَةِ مَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روزہ دار شخص کو بوسہ لینے سے منع کرتے تھے۔ اُن سے کہا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون شخص ایسا ہے جو خود پر ایسا قابو پا سکتا ہو جس طرح کا قابو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خود پر حاصل تھا۔

7407 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ، وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيْبُ مِنَ الرُّءُوْسِ، وَهُوَ صَائِمٌ يُرِيْدُ الْقُبْلَةَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں سر پر بوسہ لیتے تھے۔

7408 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ، وَهُوَ صَائِمٌ

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کا روزہ کی حالت کی میں بوسہ لے لیتے تھے۔

7409 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

7410 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: تَنَاوَلَنِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِي، فَقُلْتُ: اِنِّي صَائِمَةٌ قَالَ: وَاَنَا صَائِمٌ، ثُمَّ قَبَّلَنِي

٭٭ طلحہ بن عبداللہ بن عثمان بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لینے کے لیے میری طرف بڑھے تو میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے بھی روزہ رکھا ہوا ہے' پھر آپ نے میرا بوسہ لے لیا۔

7411 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ طَلْحَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا، وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَهُوَ صَائِمٌ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: مَا يَمْنَعُكَ مِنْ اَنْ تَدْنُوَ مِنْ اَهْلِكَ تُلَاعِبُهَا، وَتُقَبِّلُهَا؟ قَالَ: اُقَبِّلُهَا وَاَنَا صَائِمٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ

٭٭ عائشہ بنت طلحہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں' اس دوران اُن کے شوہر بھی وہاں آ گئے' اُن کے شوہر عبداللہ بن عبدالرحمٰن تھے' اُنہوں نے رمضان کے مہینہ میں روزہ رکھا ہوا تھا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن سے کہا: کیا وجہ ہے کہ تم اپنی بیوی کے قریب ہو کر اُس کا بوسہ کیوں نہیں لیتے؟ اُنہوں نے دریافت کیا: کیا میں

7407- صحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام' جماع ابواب الافعال المباحة في الصيام مما قد اختلف العلماء في' باب الرخصة في قبلة الصائم رء وس النساء ووجوههن خلاف مذهب من' حديث:1868' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' حديث:3290' شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الصيام' باب القبلة للصائم' حديث:2167' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' عكرمة عن ابن عباس' حديث:11660

روزہ کی حالت میں اس کا بوسہ لے لوں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں!

7412 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ: قَبَّلَ امْرَاَتَهُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَمَرَ امْرَاَتَهُ، فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ، فَاَخْبَرَتْهُ امْرَاَتُهُ، فَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخَّصُ لَهُ فِيْ اَشْيَاءَ فَارْجِعِي اِلَيْهِ فَقُوْلِيْ لَهُ ذٰلِكَ، فَرَجَعَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا اَتْقَاكُمْ، وَاَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِ اللّٰهِ

** عطاء بن یسار نے ایک انصاری شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اُس نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا' پھر اُس نے اپنی بیوی کو ہدایت کی' تو اُس عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کے رسول بھی ایسا کر لیتے ہیں۔ اُس شخص کی بیوی نے اُسے اس بارے میں بتایا تو اُس شخص نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بعض چیزوں میں اجازت ہے' تم دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ کے سامنے دوبارہ یہ مسئلہ پیش کرو۔ وہ خاتون دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے یہ مسئلہ ذکر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور اللہ تعالیٰ کی حدود کے بارے میں تم سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔

7413 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَسْاَلُ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهَا اِنِ انْتَهَى اِلَيْهَا، فَقِيْلَ لَهُ: اَفَيَقْبِضُ عَلٰى سَاقِهَا؟ قَالَ اَيْضًا: اعْفُوا الصَّائِمَ لَا يَقْبِضُ عَلٰى سَاقِهَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

** عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا کہ اُن سے روزہ دار شخص کے بوسہ لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر وہ ایسا کر لیتا ہے۔ اُن سے کہا گیا: کیا وہ عورت کی پنڈلی پکڑ سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: بچ کے رہو! روزہ دار شخص عورت کی پنڈلی نہیں پکڑے گا۔

7414 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

7415 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهَا غَيْرُهَا، يَعْنِي الْقُبْلَةَ

** عبیداللہ بن ابو یزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اس میں

کوئی حرج نہیں ہے جبکہ عورت کے ساتھ اس کے علاوہ کچھ نہ کیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد بوسہ لینا تھی۔

7416 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ؟ فَقَالَ: هِيَ دَلِيلٌ إِلَى غَيْرِهَا، وَالِاعْتِزَالُ أَكْيَسُ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے روزہ دار شخص کے بوسہ لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ چیز دوسرے کام کی طرف لے جاتی ہے' تو اس سے بچ کے رہنا زیادہ سمجھداری ہے۔

7417 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَاهَوْنَ عَنِ الْقُبْلَةِ صِيَامًا، وَيَقُولُونَ: رُبَّمَا تُدَاعَوْنَ إِلَى أَكْبَرَ مِنْهَا

** زہری بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو روزہ کی حالت میں بوسہ لینے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' وہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ بعض اوقات یہ چیز اس سے بڑے کام کی طرف لے جاتی ہے۔

7418 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْخٌ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقُبْلَةِ وَهُوَ صَائِمٌ؟ فَرَخَّصَ لَهُ فَجَائَهُ شَابٌّ فَنَهَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

** ابومجلز بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' وہ عمر رسیدہ شخص تھا' اُس نے روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ نے بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُسے اجازت دے دی' پھر ایک نوجوان آیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُسے منع کر دیا۔

7419 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَكَانَ قَتَادَةُ يَرْوِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

** اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

7420 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ

** سعید بن مسیّب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی وہی بات نقل کی ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے ہے۔

7421 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: تُقَبِّلُ، وَأَنْتَ صَائِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَكْفَحُهَا، يَعْنِي يَفْتَحُ فَاهُ إِلَى فِيهَا قَالَ: قِيلَ لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ: تُقَبِّلُ، وَأَنْتَ صَائِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَآخُذُ بِمَتَاعِهَا

** زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا آپ روزہ کی حالت میں بوسہ لے

لیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور میں اُس کا منہ اپنے منہ کے ساتھ ملا لیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور اس کی متاع کو پکڑ بھی لیتا ہوں۔

7422 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ اَنَّ رَجُلًا، سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: رَجُلٌ قَبَّلَ امْرَاَتَهُ، وَهُوَ صَائِمٌ، اَاَفْطَرَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَغَيْرَهَا؟ قَالَ: فَاَعْرَضَ اَبُو هُرَيْرَةَ

✻✻ سعید مقبری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' اُس نے کہا: ایک شخص اپنی بیوی کا روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتا ہے تو کیا اُس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! اُس شخص نے دریافت کیا: اگر بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کا بوسہ لے لیتا ہے؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُس سے منہ پھیر لیا۔

7423 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ روزہ دار شخص کو بوسہ لینے سے منع کرتے تھے۔

7424 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✻✻ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

7425 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ اَيُقَبِّلُ الرَّجُلُ وَهُوَ صَائِمٌ؟ قَالَ: اَفَلَا يُقَبِّلُ جَمْرَةً؟

✻✻ زاذان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: کیا کوئی شخص روزہ کی حالت میں بوسہ لے سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ شخص کسی انگارے کا بوسہ کیوں نہیں لیتا!

7426 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنِ الْهَزْهَازِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الرَّجُلِ يُقَبِّلُ، وَهُوَ صَائِمٌ؟ قَالَ: يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ قَالَ سُفْيَانُ: وَلَا يُؤْخَذُ بِهَذَا

✻✻ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جو شخص روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتا ہے اُس کے بارے میں اُنہوں نے یہ فرمایا ہے: وہ اُس کی جگہ ایک دن کی قضاء کرے گا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اس روایت کے مطابق فتویٰ نہیں دیا جاتا۔

7427 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ امْرَاَتَهُ، وَهُوَ صَائِمٌ؟ فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَعُدْ

✻✻ ابن سیرین نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا' تو قاضی شریح نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

7428 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ: مَا اَرَبُهُ اِلٰى خُلُوفِ فِيهَا

❊ ❊ عمر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اُس عورت کے (روزے کی وجہ سے اُس کے منہ میں پیدا ہونے والی) بو میں آدمی کو کیا دلچسپی ہوگی۔

7429 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، "اَنَّ عَاتِكَةَ بِنْتَ زَيْدٍ قَبَّلَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمْ يَنْهَهَا قَالَ: - وَاَظُنُّهُ قَالَ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَخْرُجَ اِلَى الصَّلَاةِ - "

❊ ❊ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے عبداللہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بوسہ لے لیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس وقت روزہ کی حالت میں تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو اس سے منع نہیں کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس وقت نماز کے لیے نکلنے لگے تھے۔

7430 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رُزَيْقٍ، وَخَصِيفٌ اَنَّهُمَا، سَاَلَا ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنِ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ امْرَاَتَهُ، وَهُوَ صَائِمٌ؟ فَقَالَ: اِنْ قَبَّلْتَ لَمْ يُفْطِرْكَ، وَهُوَ يُنْقِصُ صَوْمَكَ

❊ ❊ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: رزیق اور خصیف نے سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتا ہے' تو سعید بن مسیّب نے کہا: اگر تم بوسہ لے لیتے ہو تو تمہارا روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن اس سے تمہارے روزہ میں کمی آجائے گی۔

7431 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ، وَهُوَ صَائِمٌ

❊ ❊ قاسم بن محمد' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے۔

بَابُ مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا مباشرت کرنا

7432 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُنْهَى عَنْ لَمْسِ الصَّائِمِ وَتَجْرِيْدِهِ

❊ ❊ زہری فرماتے ہیں: روزہ دار شخص کو چھونے اور کپڑے اُتارنے سے منع کیا گیا ہے۔

7433 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّهُ

يُنْقِصُ مِنْ صَوْمِهِ الَّذِي يَلْمَسُ أَوْ يُجَرِّدُ، وَلَكَ أَنْ تَأْخُذَ بِيَدِهَا، وَبِأَدْنَى جَسَدِهَا، وَتَتْرُكُ أَقْصَاهُ

* * سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کے روزہ میں کمی ہو جاتی ہے جو شخص چھو لیتا ہے یا کپڑے اُتار دیتا ہے' تمہیں اس بات کا حق حاصل ہے کہ تم اُس عورت کے ہاتھ کو پکڑ سکتے ہو' یا اُس عورت کے جسم کے قریبی حصہ کو چھو سکتے ہو' تم اُس کے دور کے حصہ کو ترک کر دو گے۔

7434 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنِ الرَّجُلِ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ: يَتُوبُ عَشْرَ مَرَّاتٍ

* * علقمہ بن ابوعلقمہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو روزہ کی حالت میں مباشرت کرتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: ایسا شخص دس مرتبہ توبہ کرے گا۔

7435 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يَقُولُ فِي الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ: "لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا هِيَ كَالْكِسْرَةِ شَمَّهَا قَالَ: أَحَلَّ اللَّهُ أَنْ يَأْخُذَ بِيَدِهَا، وَبِأَدْنَى جَسَدِهَا، وَلَا يَأْخُذَ بِأَقْصَاهُ"

7435- معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے عکرمہ کو روزہ دار شخص کے مباشرت کرنے کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اُس کی مثال روٹی کے ٹکڑے کی مانند ہے جسے وہ سونگھ لیتا ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات حلال قرار دی ہے کہ مرد عورت کا ہاتھ پکڑ لے' یا اُس کے جسم کے قریبی حصہ کو پکڑ لے' البتہ وہ دور کے حصہ کو نہیں پکڑے گا۔

7436 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يُبَاشِرُهَا مُفْضِيًا بِالنَّهَارِ قَالَ: لَمْ يَبْطُلْ صَوْمُهُ، وَلَكِنْ يُبْدِلُ يَوْمًا مَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمِ، وَلَا يُفْطِرُ، قُلْتُ: بَاشَرَهَا مُفْضِيًا حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنْ كَانَ مُسْتَدْفِئًا، أَوْ غَيْرَ مُسْتَدْفِءٍ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ شَيْءٌ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ إِنْ كَانَ مَعَ الْفَجْرِ فَلَا

7436- ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص دن کے وقت عورت کے ساتھ مباشرت کر

7433- صحيح البخاري' كتاب الصوم' باب فضل الصوم' حديث:1804' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الصيام' وما فيه' حديث:2163' صحيح مسلم' كتاب الصيام' باب فضل الصيام' حديث:2009' صحيح ابن حبان' كتاب الصوم' باب فضل الصوم' ذكر الاخبار عن اعطاء الله جل وعلا ثواب الصائمين في القيامة' حديث:3475' موطا مالك' كتاب الصيام' باب جامع الصيام' حديث:684' سنن ابي داؤد' كتاب الصوم' باب الغيبة للصائم' حديث:2029' السنن الصغرىٰ' الصيام' ذكر الاختلاف على ابي صالح في هذا الحديث' حديث:2199' السنن الكبرىٰ للنسائي' كتاب الصيام' الحث على السحور' ذكر الاختلاف على ابي صالح في هذا الحديث' حديث:2495' السنن الكبرىٰ للبيهقي' كتاب الصيام' باب الصائم ينزه صيامه عن اللغط' حديث:7806' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:7323

لیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن وہ اُس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لے گا اور وہ اُس روزہ کو ختم نہیں کرے گا۔ میں نے دریافت کیا: اگر کوئی شخص عورت کے ساتھ مباشرت کر رہا ہوتا ہے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' خواہ وہ گرمی حاصل کرنے کے لیے ایسا کرے یا گرمی حاصل کرنے کے لیے ایسا نہ کرے' جبکہ اُس کے جسم سے کچھ نہ نکلا ہو۔ اُس کے بعد اُنہوں نے یہ کہا: اگر وہ صبح صادق ہونے کے بعد ایسا کرتا ہے تو پھر یہ ٹھیک نہیں ہو گا۔

7437 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ بَاشَرَهَا فِي النَّهَارِ جَزْلَتَهَا الْعُلْيَا قَالَ: لَا يَفْعَلْ، قُلْتُ: يُبَاشِرُهَا بِالنَّهَارِ بَيْنَهُمَا ثَوْبٌ قَالَ: اَمَّا شَيْءٌ يَتَعَمَّدُهُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا

7437- ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مرد عورت کے ساتھ دن کے وقت اُس کے بالائی حصہ کے ساتھ مباشرت کرتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا: وہ ایسا نہ کرے! میں نے کہا: اگر وہ دن میں عورت کے ساتھ مباشرت کرتا ہے اور ان دونوں کے درمیان کپڑا موجود ہوتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو وہ کسی چیز کے حوالے سے جان بوجھ کر ایسا کرنا چاہتا ہے۔

7438 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: كَانَ يَنْهَى عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

7438- نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ روزہ دار شخص کو مباشرت کرنے سے منع کرتے تھے۔

7439 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنَ امْرَاَتِهِ صَائِمًا؟ قَالَتْ: كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْجِمَاعَ

7439- مسروق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: مرد کے لیے روزہ کی حالت میں عورت سے کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: صحبت کرنے کے علاوہ سب کچھ (جائز ہے)۔

7440 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَسَنَ لَقِيَ اَبَا رَافِعٍ قَالَ: اِنِّي لَبَيْنَهُمَا قَالَ: فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ: الصَّائِمُ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ، قَالَ اَبُو رَافِعٍ: لَا يُقَبِّلُ، وَلَا يُبَاشِرُ

7440- عبدالکریم ابواُمیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو دیکھا کہ اُن کی ملاقات حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ راوی کہتے ہیں: میں ان دونوں حضرات کے درمیان موجود تھے' حسن بصری نے اُن سے دریافت کیا: روزہ دار بوسہ لے سکتا ہے اور مباشرت کر سکتا ہے؟ تو ابورافع نے جواب دیا: وہ نہ تو بوسہ لے گا اور نہ مباشرت کرے گا۔

7441 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا، فَتَذَاكَرْنَا الصَّائِمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّخَعِ: قَدْ صَامَ سَنَتَيْنِ، وَقَامَهُمَا، وَهُوَ مُعَضِّدٌ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آخُذَ قَوْسِي هٰذِهِ فَاَضْرِبَكَ بِهَا، فَقَدِمُوا اِلَى عَائِشَةَ فَقَالُوا لِعَلْقَمَةَ: يَا اَبَا شِبْلٍ فَقَالَ: مَا اَنَا بِالَّذِي اَرْفُثُ عِنْدَهَا

الْيَوْمَ، فَسَمِعَتْهُ، فَقَالَتْ: قَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، كَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاَرَبِهِ

7441- ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے' ہم اس بارے میں گفتگو کر رہے تھے کہ کیا روزہ دار شخص بوسہ لے سکتا ہے اور مباشرت کرسکتا ہے؟ تو نخع سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا جس نے مسلسل دو سال تک نفلی روزے رکھے تھے اور دو سال تک نوافل ادا کرتا رہا تھا' اُس نے بازو باندھا ہوا تھا' اُس نے یہ کہا کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں اپنی یہ کمان پکڑ کر اس کے ذریعہ تمہیں ماروں۔ پھر وہ لوگ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن لوگوں نے علقمہ سے کہا: اے ابوشبل! (تم سوال کرو) تو اُنہوں نے کہا: میں تو سیّدہ عائشہ کے سامنے آج کوئی معیوب بات نہیں کروں گا۔ پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ بات سنی تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ بھی لے لیتے تھے اور مباشرت بھی کر لیتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اوپر تم سب کے مقابلہ میں زیادہ قابو حاصل تھا۔

7442 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُبَاشِرُ امْرَاَتَهُ بِنِصْفِ النَّهَارِ، وَهُوَ صَائِمٌ

✻✻ عمرو بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نصف النہار کے وقت روزہ کی حالت میں اپنی اہلیہ کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

بَابُ الرَّفَثِ، وَاللَّمْسِ وَهُوَ صَائِمٌ

باب: روزہ کی حالت میں صحبت کرنا' یا چھونا

7443 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَاِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا، فَلَا يَجْهَلْ، وَلَا يَرْفُثْ، فَاِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّي صَائِمٌ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''روزہ ایک ڈھال ہے جب کسی شخص نے روزہ رکھا ہوا ہو تو وہ جہالت کا مظاہرہ نہ کرے اور فحش باتیں نہ کرے' اگر کوئی شخص اُس سے لڑنے کی کوشش کرے تو وہ یہ کہہ دے: کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''۔

7444 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي بَشِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ يَفْرُكُ قُبُلَهَا بِيَدِهِ، وَهُوَ صَائِمٌ

✻✻ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ روزہ کی حالت میں اپنا ہاتھ بیوی کی شرمگاہ پر پھیر لیتے تھے۔

7445 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَبَضَ عَلَى قُبُلِهَا مُفْضِيًا

قَالَ: لَا يَفْعَلُ، فَإِنْ فَعَلَ فَلَا يُبْدِلُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آدمی عورت کی شرمگاہ پر ہاتھ پھیر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ ایسا نہیں کرے گا' اگر وہ ایسا کر لیتا ہے تو اُسے اُس دن کی جگہ ایک اور دن روزہ نہیں رکھنا پڑے گا۔

7446 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَجُسُّ، وَيَمَسَّنَّ مَا تَحْتَ الثَّوْبِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَمَا فَوْقَ الثَّوْبِ؟ قَالَ: مَا اُحِبُّ ذٰلِكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آدمی کپڑے کے نیچے سے عورت کی (شرمگاہ کو) چھو سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کپڑے کے اوپر سے؟ اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔

7447 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَشَفَ وَفَتَّشَ، وَجَلَسَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، ثُمَّ نَزَعَ فَلَمْ يَاْتِ مِنْهُ الْمَاءُ الدَّافِقُ قَالَ: لَمْ يَبْطُلْ صَوْمُهُ، وَلٰكِنْ يُبْدِلُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَلَا يُفْطِرُهُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آدمی کپڑا ہٹا لیتا ہے اور عورت کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ جاتا ہے' پھر وہ (صحبت کیے بغیر) الگ ہو جاتا ہے اور اُسے انزال بھی نہیں ہوتا' تو عطاء نے کہا: اُس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن وہ اُس دن کی جگہ ایک دن روزہ رکھے گا اور وہ اُس روزہ کے بقیہ حصہ کو ختم نہیں کرے گا (یعنی باقی روزہ مکمل کرے گا)۔

7448 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاَرَادَ اَنْ يَقْضِيَ حَاجَتَهُ دُوْنَ فَرْجِهَا، ثُمَّ نَزَعَ، وَلَمْ يَاْتِ مِنْهُ الْمَاءُ الدَّافِقُ قَالَ: لَمْ يَبْطُلْ صَوْمُهُ، وَلٰكِنْ يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَلَا يُفْطِرُهُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص عورت کی شرمگاہ کے علاوہ اپنی حاجت پوری کرنا چاہتا ہے' پھر وہ عورت سے الگ ہو جاتا ہے اور اُسے انزال بھی نہیں ہوتا' تو عطاء نے کہا: اُس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن وہ اُس دن کی جگہ ایک دن قضاء کرے گا اور اُس دن کے روزہ کو مکمل کرے گا۔

7449 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: اِذَا جَاءَ الدَّافِقُ بِمُلَاعَبَتِهِ، فَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُوَاقِعِ

* * زہری فرماتے ہیں: جب عورت کے ساتھ خوش فعلی کرنے کے دوران انزال ہو جائے تو آدمی پر وہی چیز لازم ہو گی جو صحبت کرنے پر لازم ہوتی ہے۔

7450 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُقَبِّلُ نَهَارًا فِي رَمَضَانَ،

اَوْ يُبَاشِرُ، اَوْ يُعَالِجُ فَيُمْذِي قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَبِئْسَ مَا صَنَعَ، فَاِنْ خَرَجَ مِنْهُ الْمَاءُ الدَّافِقُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْغَشَيَانِ قَالَ: وَقَالَ قَتَادَةُ: اِنْ خَرَجَ مِنْهُ الدَّافِقُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَصُومَ يَوْمًا

✽✽ حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو رمضان کے مہینہ میں دن کے وقت بوسہ لیتا ہے' یا مباشرت کرتا ہے' یا خوش فعلیاں کرتا ہے اور اس دوران اُس کی مذی خارج ہو جاتی ہے' تو حسن بصری نے یہ کہا کہ ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہو گی لیکن جو اُس نے کیا ہے وہ بہت بُرا ہے' لیکن اگر اُس کی منی خارج ہو جاتی ہے تو یہ عورت کے ساتھ صحبت کرنے کے مترادف ہو گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اگر اُس شخص کی منی خارج ہو جاتی ہے تو اُس شخص پر صرف ایک دن روزہ رکھنا لازم ہو گا۔

7451 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا لَاعَبَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ، وَهُوَ صَائِمٌ حَتّٰى يَاْتِيَ مِنْهُ الدَّافِقُ فَعَلَيْهِ الزَّكَاةُ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ مَا حَرَّكَ ذَكَرَ الصَّائِمِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَخَرَجَ مَعَ تَحْرِيكِهِ مَذْيٌ؟ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ مَا لَمْ يَكُنْ مُبَاشَرَةٌ، اَوْ شَيْءٌ يُقَارِبُ ذٰلِكَ

✽✽ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے یہ فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ خوش فعلی کر رہا ہو اور اُس نے روزہ بھی رکھا ہوا ہو یہاں تک کہ اُس شخص کی منی خارج ہو جائے تو اُس پر تزکیہ لازم ہو گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ رمضان کے مہینہ میں روزہ دار شخص اپنی شرمگاہ کو حرکت دیتا ہے اور اُس کے حرکت دینے کے ساتھ ہی مذی خارج ہو جاتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اس صورت میں اُس پر روزہ رکھنا لازم نہیں ہو گا جبکہ اُس نے مباشرت نہ کی ہو' یا مباشرت کے قریب کا کوئی عمل نہ کیا ہو۔

7452 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: مَنْ تَاَمَّلَ خَلْقَ امْرَاَةٍ، وَهُوَ صَائِمٌ بَطَلَ صَوْمُهُ

✽✽ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص روزہ کی حالت میں عورت کی شکل وصورت میں غور و فکر کرے اُس کا روزہ خراب ہو جاتا ہے۔

7453 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، وَغَيْرِهِ قَالَ: قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ: اَلنَّظَرُ يَزْرَعُ فِي الْقَلْبِ الشَّهْوَةَ، وَكَفٰى بِهَا لِصَاحِبِهِ فِتْنَةً.

✽✽ مالک بن مغول اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فرماتے ہیں: دیکھنا' دل میں شہوت کو اُگاتا ہے اور آدمی کے لیے آزمائش ہونے میں یہی چیز کافی ہے۔

7454 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِيْ حَازِمٍ يَقُوْلُ: لَيْسَ لَكَ اَنْ تُدْمِنَ النَّظَرَ اِلَى الْمَرْاَةِ، وَعَلَيْهَا ثِيَابُهَا

٭٭ قیس بن ابوحازم فرماتے ہیں: تمہیں اس بات کا اختیار نہیں ہے کہ تم عورت کی طرف نظر بھر کے دیکھو خواہ اُس نے کپڑے بھی پہنے ہوئے ہوں۔

7455 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَدَعِ الْكَذِبَ، وَالْخَنَا، فَلَيْسَ حَاجَةٌ لِلّٰهِ فِيْ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ، وَشَرَابَهُ، يَعْنِي الصَّائِمَ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جھوٹ بولنا اور فحش گفتگو نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ کھانا اور پینا چھوڑ دے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی: جو شخص روزہ دار ہو۔

7456 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَبَلَغَكَ اَنَّهُ يُؤْمَرُ الْاِنْسَانُ اِذَا دُعِيَ اِلٰى طَعَامٍ اَنْ يَقُولَ: اِنِّي صَائِمٌ؟ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: "اِذَا كُنْتَ صَائِمًا فَلَا تَجْهَلْ، وَلَا تُسَابَّ، وَاِنْ جُهِلَ عَلَيْكَ، فَقُلْ: اِنِّي صَائِمٌ"

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا اس بارے میں آپ تک کوئی روایت پہنچی ہے کہ آدمی کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب اُسے کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ یہ کہہ دے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو عطاء نے جواب دیا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم روزہ کی حالت میں ہو تو تم جہالت کا مظاہرہ نہ کرو بُرا بھلا نہ کہو اگر تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کیا جائے تو تم یہ کہہ دو کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

بَابُ مَنْ يُبْطِلُ الصِّيَامَ، وَمَنْ يَاْكُلُ فِيْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا

باب: کون سی چیز روزہ کو توڑ دیتی ہے اور جو شخص رمضان کے مہینہ میں جان بوجھ کر کچھ کھالے؟

7457 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلَكْتُ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: وَاقَعْتُ اَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ: اَتَجِدُ رَقَبَةً قَالَ: لَا قَالَ: اَتَسْتَطِيعُ اَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ: لَا اَجِدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: "فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ، فِيهِ تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ - قَالَ: اذْهَبْ فَتَصَدَّقْ بِهٰذَا " قَالَ: اَعَلٰى اَفْقَرَ مِنِّي، فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ مِنِّي، فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ بِهِ اِلٰى اَهْلِكَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاِنَّمَا كَانَ هٰذَا رُخْصَةً لِلرَّجُلِ خَاصَّةً، وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيرِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاکت کا شکار ہوگیا ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہوا؟ اُس نے عرض کی: میں نے رمضان میں (روزہ کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو! اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس کی بھی گنجائش نہیں پاتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن آیا جس میں کھجوریں موجود تھیں' عرق' ماپنے کا ایک برتن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے صدقہ کردو۔ اُس نے عرض کی: کیا میں اپنے سے زیادہ غریب آدمی کو صدقہ کروں' اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! پورے شہر میں ہمارے گھر والوں سے زیادہ اور کوئی محتاج نہیں ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے' آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے اپنے گھر والوں کے پاس لے جاؤ۔

زہری بیان کرتے ہیں: یہ رخصت اُس آدمی کے لیے خاص تھی' اب اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو اُس کے لیے کفارہ دینا ضروری ہوگا۔

7458 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْآخِرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

7457- صحيح البخاري' كتاب الصوم' باب اذا جامع في رمضان' حديث:1847' صحيح مسلم' كتاب الصيام' باب تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان على الصائم' حديث:1935' صحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام' جماع ابواب الافعال اللواتي تفطر الصائم' باب ايجاب الكفارة على المجامع في الصوم في رمضان بالعتق اذا' حديث:1826' صحيح ابن حبان' كتاب الصوم' باب الكفارة' ذكر البيان بان قول السائل الذي وصفناه : وقعت على امراتي' حديث:3584' موطا مالك' كتاب الصيام' باب كفارة من افطر في رمضان' حديث:659' سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب في الذي يقع على امراته في شهر رمضان نهارا' حديث:1718' سنن ابي داؤد' كتاب الصوم' باب كفارة من اتى اهله في رمضان' حديث:2055' سنن ابن ماجه' كتاب الصيام' باب ما جاء في كفارة من افطر يوما من رمضان' حديث:1667' الجامع للترمذي' ابواب الجمعة' ابواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في كفارة الفطر في رمضان' حديث:688' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الايمان والنذور والكفارات' من يفطر يوما من رمضان' حديث:14124' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' سرد الصيام' ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر ابي هريرة فيه' حديث:3023' شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الصيام' باب الحكم في من جامع اهله في رمضان متعمدا' حديث:2053' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:1310' سنن الدارقطني' كتاب الصيام' باب القبلة للصائم' حديث:2020' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيام' باب كفارة من اتى اهله في نهار رمضان وهو صائم' حديث:7561' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما' حديث:6785' مسند الشافعي' ومن كتاب الصيام الكبير' حديث:445' مسند الحميدي' احاديث ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:974' المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' حديث:1810

وَسَلَّمَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اَصَبْتُ اَهْلِي فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَسْتَطِيعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ: لَا قَالَ: فَاهْدِ بَدَنَةً قَالَ: وَلَا اَجِدُ قَالَ: فَاتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِهٰذَا فَشَكَا اِلَيْهِ الْحَاجَةَ، فَقَالَ: "عَلَيْكَ، وَعَلٰى اَهْلِكَ، اَوْ قَالَ: عِشْرُونَ صَاعًا"

** سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ اُس نے عرض کی: میں نے رمضان میں (روزہ کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت ...لی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُس سے دریافت کیا: کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک اونٹ کی قربانی دے دو! اُس نے عرض کی: میں اس کی بھی گنجائش نہیں پاتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پیمانہ آیا جس میں پندرہ صاع (اناج) آتا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے صدقہ کر دو! اُس شخص نے اپنے ضرورت مند ہونے کی شکایت کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے تم اپنے اوپر اور اپنے اہل خانہ پر خرچ کر دو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) شاید روایت میں یہ الفاظ ہیں: اُس برتن میں بیس صاع اناج آتا تھا۔

7459 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ صَدْرَهُ، وَيَنْتِفُ شَعْرَهُ، وَيَقُولُ: هَلَكَ الْاَبْعَدُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: اَصَبْتُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاهْدِ قَالَ: تُرِيدُ الْجُزُورَ؟ قَالَ: مَا هُوَ اِلَّا هِيَ قَالَ: وَلَا اَجِدُهُ قَالَ: فَاجْلِسْ قَالَ: فَجَلَسَ فَجَاءَ رَجُلٌ بِمِكْتَلٍ فِيهِ عِشْرُونَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، فَقَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ: تَصَدَّقْ بِهَا، فَشَكَا اِلَيْهِ الْحَاجَةَ، فَقَالَ: عَلَيْكَ، وَعَلٰى اَهْلِكَ

** سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اپنے سینے پر مار رہا تھا اور اپنے بال نوچ رہا تھا' اُس نے کہا: میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں! نبی اکرم ﷺ نے اُس سے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اُس نے عرض کی: میں نے رمضان کے مہینہ میں (روزہ کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ) صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قربانی کر لو! اُس نے دریافت کیا: کیا آپ اونٹ مراد لے رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد یہی ہے۔ اُس نے عرض کی: میرے پاس اس کی بھی گنجائش نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! وہ شخص بیٹھ گیا' پھر ایک شخص ایک پیمانہ لے کر آیا جس میں بیس صاع یا شاید پندرہ صاع کھجوریں موجود تھیں' نبی اکرم ﷺ نے اُس دیہاتی سے فرمایا: تم انہیں صدقہ کر دو! اُس شخص نے اپنے ضرورت مند ہونے کے بارے میں عرض کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے تم اپنے اوپر اور اپنے اہل خانہ پر خرچ کرو۔

7460 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: جَاءَ

رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي وَاقَعْتُ امْرَاَتِي فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

* * سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں نے رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔

اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

7461 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يَصُومَ يَوْمًا مَكَانَهُ حِينَ اَمَرَهُ بِالْكَفَّارَةِ

* * محمد بن کعب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اُس دن کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لے ایسا اُس وقت ہوا تھا جب آپ نے اُسے کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔

7462 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: تَصَدَّقْ، وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ

* * نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص سے فرمایا تھا: تم صدقہ کرو اور اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لینا۔

7463 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَقَبَةٌ ثُمَّ بَدَنَةٌ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

* * حسن بصری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غلام آزاد کر دو یا پھر اونٹ کی قربانی کرو۔ اس کے بعد راوی نے زہری کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

7464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الَّذِي يُصِيبُ اَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ يَاْكُلُ، وَيَشْرَبُ اِنْ شَاءَ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: جو شخص رمضان کے مہینہ میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' وہ اگر چاہے تو (دن کے بقیہ حصہ میں) کچھ کھا اور پی سکتا ہے۔

7465 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِنْ اَصَابَ امْرَاَتَهُ فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ اَكَلَ، وَشَرِبَ، فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، كَكَفَّارَةِ الْغَشَيَانِ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' پھر وہ کچھ کھا لیتا ہے اور پی لیتا ہے تو اس کا کفارہ ایک ہی ہوگا' جو صحبت کرنے کا کفارہ ہوگا۔

7466 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، فِي الَّذِي يَقَعُ

عَلٰى اَهْلِهٖ فِىْ رَمَضَانَ؟ قَالَ: قَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ: لَا اَجِدُ قَالَ: فَتَصَدَّقْ بِشَىْءٍ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: فَاقْضِ يَوْمًا مَكَانَهٗ

✽✽ ایوب نے ایک شخص کے حوالے سے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے۔ سعید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص سے فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو! اُس نے عرض کی: میرے پاس اس کی گنجائش نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کوئی چیز صدقہ کر دو۔ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تم اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لینا۔

7467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ، فَقَدْ بَطَلَ الصَّوْمُ

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: جب شرمگاہیں مل جائیں تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

7468 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِى الَّذِى يَاْكُلُ فِىْ رَمَضَانَ عَامِدًا قَالَ: مِثْلُ الْمُوَاقِعِ

✽✽ زہری نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے جو رمضان میں جان بوجھ کر کچھ کھا لیتا ہے' زہری فرماتے ہیں: ایسا شخص صحبت کرنے والے کی مانند شمار ہوگا (یعنی اُسے بھی کفارہ دینا ہوگا اور قضاء کرنی ہوگی)۔

7469 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ فِىْ رَجُلٍ اَكَلَ فِىْ رَمَضَانَ عَامِدًا قَالَ: عَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ قَالَ: قُلْتُ: يَوْمَيْنِ قَالَ: صِيَامُ شَهْرٍ قَالَ: فَعَدَدْتُ اَيَّامًا، فَقَالَ: صِيَامُ شَهْرٍ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو رمضان کے مہینہ میں جان بوجھ کر کچھ کھا لیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: ایسے شخص پر ایک ماہ کے روزے رکھنا لازم ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ دو دن کھا لیتا ہے تو؟ اُنہوں نے جواب دیا: پھر بھی ایک ماہ کے روزے لازم ہوں گے' یہاں تک کہ میں نے متعدد دنوں کا ذکر کیا تو اُنہوں نے یہی جواب دیا کہ اُس پر ایک ماہ کے روزے لازم ہوں گے۔

7470 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: يَقْضِى يَوْمًا وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایسا شخص ایک دن کی قضاء کرے گا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا۔

7471 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَجِيلَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِىَّ عَنْ رَجُلٍ اَفْطَرَ يَوْمًا فِىْ رَمَضَانَ؟ قَالَ: مَا يَقُوْلُ فِيهِ الْمَغَالِيقُ قَالَ: ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِىُّ: يَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهٗ، وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ وَقَالَهٗ اَبُوْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ

✽✽ ابن عیینہ نے بجیلہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو رمضان میں ایک دن روزہ نہیں رکھتا' تو اُنہوں نے کہا: اس کے بارے میں ماہرین کیا کہتے ہیں؟ پھر امام شعبی نے یہ فرمایا کہ وہ اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لے گا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا۔ امام ابوحنیفہ نے بھی حماد

کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

7472 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَا: مَا نَعْلَمُ اِلَّا اَنْ يَقْضِيَ يَوْمًا

✽✽ سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق ایسا شخص ایک دن کی قضا کرے گا۔

7473 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ، سَمِعَ اِبْرَاهِيمَ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَقَالَ رَبِيعَةُ بْنُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: يَصُومُ اثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا

✽✽ ایک اور سند کے مطابق ابراہیم نخعی سے یہی قول منقول ہے۔ ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں: ایسا شخص بارہ دن روزے رکھے گا۔

بَابُ حُرْمَةِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی حرمت

7474 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فَصَامَ ثَلَاثَةَ آلَافِ يَوْمٍ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر ایک شخص رمضان کا ایک روزہ نہ رکھے تو وہ اُس کی جگہ تین ہزار روزے رکھے۔

7475 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ، مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ مِنَ اللّٰهِ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، وَاِنْ صَامَهُ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی رخصت کے بغیر رمضان کا ایک روزہ نہیں رکھتا تو پورا سال روزہ رکھنا اُس کے برابر شمار نہیں ہوسکتا' خواہ وہ اتنے روزے رکھ بھی لے''۔

7476 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ مِنَ اللّٰهِ لَقِيَ اللّٰهَ بِهِ، وَاِنْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی رخصت کے بغیر رمضان کا ایک روزہ نہیں رکھتا' وہ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی صورتِ حال کے ساتھ حاضر ہوگا تو خواہ اُس نے پورا سال روزے رکھے ہوئے ہوں' پھر بھی اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اُس کی مغفرت کردے گا اور اگر چاہے تو اُسے عذاب دے گا۔

بَابُ الْحُقْنَةِ فِيْ رَمَضَانَ، وَالرَّجُلِ يُصِيبُ اَهْلَهُ

باب: رمضان میں حقنہ کرنا یا آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا

7477 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، كَرِهَ اَنْ يَسْتَدْخِلَ الْاِنْسَانُ شَيْئًا فِيْ رَمَضَانَ بِالنَّهَارِ، فَاِنْ فَعَلَ فَلْيُبْدِلْ يَوْمًا، وَلَا يُفْطِرْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

* * عطاء فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ آدمی رمضان کے مہینہ میں دن کے وقت کوئی چیز اپنے جسم کے اندر داخل کرے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو وہ اُس کی جگہ ایک دن روزہ رکھے گا اور وہ اُس دن کے روزہ کو بھی توڑے گا نہیں۔

7478 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يُفْطِرُ الَّذِي يَحْتَقِنُ بِالْخَمْرِ، وَلَا يُضْرَبُ الْحَدَّ

* * سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُس شخص کا روزہ ٹوٹ جائے گا جو شراب کو حقنہ کرتا ہے البتہ اُس شخص پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔

7479 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ، وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا اُحْصِي

* * عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو روزہ کے دوران کئی مرتبہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

7480 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ اَصَابَ اِنْسَانٌ اَهْلَهُ فِيْ قَضَاءِ رَمَضَانَ اَبْدَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ، قُلْتُ: فَبَاشَرَهَا؟ قَالَ: وَيُبْدِلُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، وَلَا يُفْطِرُ

* * عطاء فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص رمضان کی قضاء ادا کرنے کے دوران (روزہ کی حالت میں) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو وہ اُس ایک دن کی جگہ روزہ رکھے گا اُس پر مزید کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ شخص اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت کر لیتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھے گا لیکن اُس کا وہ روزہ ٹوٹے گا نہیں۔

7481 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُرَخِّصُ لِاِنْسَانٍ ظَمِءَ فِيْ قَضَاءِ رَمَضَانَ اَنْ يُفْطِرَ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَمَرْتُ اِنْسَانًا، فَسَاَلَهُ اَيَنْزِلُ قَضَاءُ رَمَضَانَ بِمَنْزِلَةِ التَّطَوُّعِ؟ قَالَ: نَعَمْ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا کہ اُنہوں نے ایک شخص کو رخصت دی کہ جو رمضان کی قضاء کے دوران پیاس کا شکار ہو گیا تھا' کہ وہ روزہ توڑ دے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے بھی ایک شخص کو یہ ہدایت کی' پھر ابن جریج نے عطاء سے اس بارے میں دریافت کیا کہ کیا رمضان کی قضاء نفلی روزہ کے حکم میں ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ الرَّجُلِ يُدْعَى اِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ

باب: جس شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور اُس نے روزہ رکھا ہوا ہو؟

7482 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةُ، قَالَا: "اِذَا دُعِيَ اِنْسَانٌ اِلٰى طَعَامٍ، وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ: اِنِّي صَائِمٌ"

✽✽ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور اُس نے (نفلی) روزہ رکھا ہوا ہو تو اُسے کہہ دینا چاہیے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

7483 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: "اِذَا عُرِضَ عَلٰى اَحَدِكُمْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلْيَقُلْ: اِنِّي صَائِمٌ"

✽✽ قیس بن ابوحازم' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو کھانے یا پینے کی پیشکش کی جائے اور اُس نے روزہ رکھا ہوا ہو' تو اُسے بتا دینا چاہیے کہ اُس نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

بَابُ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا مسواک کرنا

7484 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ، وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا اُحْصِي

✽✽ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ روزہ کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

7485 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَهِيكٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ: مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَدْاَبَ لِلسِّوَاكِ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ صَائِمٌ وَلٰكِنْ بِعُودٍ قَدْ ذُوِيَ - يَعْنِي يَابِسًا -

✽✽ زیاد بن حدیر اسدی بیان کرتے ہیں: میں نے کسی بھی شخص کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے زیادہ بہتر طور پر روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ وہ ایسی لکڑی کے ذریعہ مسواک کرتے تھے جو خشک ہو چکی ہوتی تھی۔

7486 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: لَقَدْ اَدْمَيْتُ فَمِي الْيَوْمَ صَائِمًا بِالسِّوَاكِ مَرَّتَيْنِ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے کہ میں نے روزہ کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دو مرتبہ اپنے منہ میں سے خون نکال لیا۔

7487 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَتَسَوَّكُ الصَّائِمُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ لَهُ:

أَيَـزْدَرِدُ رِيقَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: فَفَعَلَ فَأَفْطَرَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ يُنْهَى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِ ازْدَرَدَهُ، وَهُوَ يُقَالُ لَهُ: إِنَّهُ يُنْهَى عَنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: قَدْ أَفْطَرَ إِذَا غَيْرَ مَرَّةٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا روزہ دار شخص مسواک کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُن سے دریافت کیا گیا: کیا وہ اپنے لعاب کو نگل لے گا؟ میں نے ان سے دریافت کیا: اگر وہ ایسا کر لیتا ہے' تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن اس سے منع کیا جاتا ہے' میں نے ان سے دریافت کیا اگر وہ اسے نگل لیتا ہے جبکہ اس کو یہ بتا بھی دیا گیا تھا کہ اس سے منع کیا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اگر وہ زیادہ مرتبہ ایسا کرتا ہے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

7488 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَسْتَاكُ، وَهُوَ صَائِمٌ إِذَا رَاحَ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے جانے لگتے تھے اور اُنہوں نے روزہ رکھا ہوا ہوتا تھا تو وہ مسواک کرتے تھے۔

7489 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْ، سَمِعَ مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ يَكْرَهُ السِّوَاكَ لِلصَّائِمِ آخِرَ النَّهَارِ فَسَأَلْتُ الْحَسَنَ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ آخِرَ النَّهَارِ إِنَّمَا هُوَ طَهُورٌ فَلْيَسْتَكْ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ

✽✽ میمون بن مہران کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے دن کے آخری حصہ میں روزہ دار کے لیے مسواک کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ میں نے حسن بصری سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: دن کے آخری حصہ میں بھی مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ طہارت حاصل کرنے کا طریقہ ہے' آدمی دن کے ابتدائی یا آخری حصہ میں مسواک کرسکتا ہے۔

7490 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ السِّوَاكِ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ السِّوَاكُ يَابِسًا لَا يَأْتِي مِنْهُ مَاءٌ، قُلْتُ: مَا الَّذِي يُقَالُ مَاءُ السِّوَاكِ؟ قَالَ: الرِّيقُ الَّذِي يَكُونُ عَلَيْهِ يَأْتِي مِنْ قِبَلِ الرَّأْسِ، وَالْفَمِ، قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ السِّوَاكُ يَابِسًا لَا عُصَارَةَ لَهُ قَالَ: نَعَمْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کون سی مسواک سے منع کیا جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو مسواک خشک ہو تو آدمی اُس میں پانی نہیں ملائے گا۔ میں نے دریافت کیا: وہ کیا چیز ہے جسے مسواک کا پانی کہا جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ تھوک جو سر کی طرف سے آتا ہے اور منہ کی طرف سے آتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر مسواک خشک ہو اور اُس میں کوئی تری نہ ہو۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: ٹھیک ہے۔

7491 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامٌ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَنُّ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ وَهُوَ صَائِمٌ

✽✽ عروہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ روزہ کی حالت میں تر مسواک کے ذریعہ دانت صاف کرتے تھے۔

7492 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَغَيْرِهِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ بَأْسًا لِلصَّائِمِ، وَهُوَ الَّذِي يَأْخُذُ بِهِ الثَّوْرِيُّ

✽✽ مجاہد کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ روزہ دار شخص کے لیے تر مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے سفیان ثوری نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

7493 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلٍ قَالَ: لَا تَسَوَّكْ بِسِوَاكٍ رَطْبٍ، وَأَنْتَ صَائِمٌ، فَإِنَّهُ يَدْخُلُ فِي حَلْقِكَ مِنْ طَعْمِهِ

✽✽ عمرو بن شرحبیل فرماتے ہیں: تم روزہ کی حالت میں تر مسواک نہ کرو کیونکہ اس کا ذائقہ تمہارے حلق میں داخل ہو جائے گا۔

7494 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ كَانَ يَكْرَهُ جَرِيدَ الرَّطْبِ يَتَسَوَّكُ بِهِ الصَّائِمُ مِنْ أَجْلِ طَعْمِهِ

✽✽ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ روزہ دار شخص کے تر شاخ کے ذریعہ مسواک کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے اُس کے ذائقہ کی وجہ سے۔

7495 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ السِّوَاكَ لِلصَّائِمِ آخِرَ النَّهَارِ

✽✽ مجاہد کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ روزہ دار شخص کے لیے دن کے آخری حصہ میں مسواک کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

7496 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالسِّوَاكِ أَوَّلَ النَّهَارِ، وَآخِرَهُ لِلصَّائِمِ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: روزہ دار کے لیے دن کے ابتدائی یا آخری حصہ میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

7497 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالسِّوَاكِ الْأَخْضَرِ لِلصَّائِمِ قَالَ: لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنِيهِ

✽✽ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: روزہ دار شخص کے لیے سرسبز (شاخ کی) مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق مسلمہ نامی راوی نے یہ روایت بیان کی ہے۔

بَابُ الْعِلْكِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا (کوئی چیز) چبانا

7498 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَمْضُغُ الصَّائِمُ عِلْكًا؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: اِنَّهُ يَنْفُثُ رِيقَ الْعِلْكِ، وَلَا يَزْدَرِدُهُ، وَلَا يَمُصُّهُ قَالَ: "فَاِنْ لَمْ يَزْدَرِدْ رِيقَهُ فَاِنَّهُ مَرْوَاةٌ لَهُ، فَاِنِ ازْدَرَدَ رِيقَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: اِنَّهُ يُنْهَى عَنْ ذٰلِكَ فَقَدْ اَفْطَرَ

❁❁ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا روزہ دار شخص کوئی چیز چبا سکتا ہے؟' اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: اگر وہ چبا کر بننے والے جھاگ کو نگلتا نہیں ہے اور اُسے چوستا نہیں ہے' تو عطاء نے جواب دیا: اگر وہ اُس کے لعاب کو نگلتا نہیں ہے' تو پھر یہ اُس کے لیے کڑوا ہوگا۔ عطاء یہ فرماتے ہیں: اگر وہ اسے نگل لیتا ہے' جبکہ اس کو اِس سے منع بھی کیا گیا ہو' تو ایسے شخص کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

7499 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُسْاَلُ عَنِ الْعِلْكِ، فَقَالَ: اِنِّي لَاَكْرَهُهُ لِلصَّائِمِ، وَغَيْرِ الصَّائِمِ

❁❁ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو سنا' اُن سے (کسی چیز کو صرف) چبانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: میں روزہ دار شخص اور غیر روزہ دار شخص کے لیے اسے مکروہ قرار دیتا ہوں۔

7500 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، كَرِهَا الْعِلْكَ لِلصَّائِمِ

❁❁ ابراہیم نخعی اور امام شعبی نے روزہ دار شخص کے لیے (کوئی چیز صرف) چبانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بَابُ الْمَضْمَضَةِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا کلّی کرنا

7501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْمَضْمَضَةِ، لِلصَّائِمِ لِغَيْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: مَا اَكْرَهُهُ اِلَّا لِقَوْلِ اَبِي هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: خُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

❁❁ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے روزہ دار شخص کے نماز کے علاوہ کلّی کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: میں اسے مکروہ قرار نہیں دیتا' لیکن اس سے (رُکنے کی وجہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان ہے' میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''روزہ دار شخص کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مشک کی بُو سے زیادہ پاکیزہ ہے''۔

7502 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ يَزْدَرِدَ الصَّائِمُ رِيقَهُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر روزہ دار شخص اپنے لعاب کو نگل لیتا ہے۔

7503 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ تَمَضْمَضَ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ اَفْرَغَ الْمَاءَ، اَيَضُرُّهُ اَنْ يَزْدَرِدَهُ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ، وَمَاذَا بَقِيَ فِيْ فِيهِ؟

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آدمی روزہ کی حالت میں کلی کرتا ہے پھر وہ پانی باہر نکال دیتا ہے تو کیا اُسے کوئی نقصان ہوگا اگر وہ (اپنے لعاب کو) نگل لے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ چیز اُسے نقصان نہیں دے گی اُس کے منہ میں باقی کیا بچا ہوگا۔

7504 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً يَتَسَحَّرُ الصَّائِمُ، ثُمَّ يَجِدُ قَبْلَ الصَّلَاةِ فِيْ اَسْنَانِهِ شَيْئًا قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ، وَمَا ذَاكَ قَدْ مَضْمَضْتَ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ كَانَ يُنْهَى اَنْ يُمَضْمِضَ الصَّائِمُ عِنْدَ الْفِطْرِ فَيَمُجُّهَا فِي الْاَرْضِ قَبْلَ اَنْ يُسِيغَ شَيْئًا قَالَ: مَا اَكْرَهُ ذٰلِكَ اِلَّا لِقَوْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: روزہ دار شخص سحری کرتا ہے پھر وہ نماز سے پہلے اپنے دانتوں میں کچھ چیز پاتا ہے۔ عطاء نے جواب دیا: اس حوالے سے اُسے کوئی گناہ نہیں ہوگا اور کیوں ہو! جبکہ تم کلی کر چکے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: روزہ دار شخص کو افطار کے وقت کلی کرنے سے منع کیا گیا ہے کہ وہ کوئی چیز نگلنے سے پہلے زمین پر کلی کر دے۔ تو عطاء نے جواب دیا: میں اسے صرف اس لیے ناپسند کرتا ہوں کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

7505 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ بِعَرَفَةَ وَهُوَ صَائِمٌ يَمُجُّ الْمَاءَ، وَيَصُبُّ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَاءَ قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يُمَضْمِضُ، وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ يَمُجُّهُ، وَذٰلِكَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو عرفہ میں دیکھا اُنہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور وہ پانی سے کلیاں کر رہے تھے وہ اپنے اوپر بھی پانی ڈال رہے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری خود روزہ کی حالت میں کلیاں کرتے تھے اور وہ کلی باہر نکال دیتے تھے وہ گرمی کی شدت کی وجہ سے ایسا کیا کرتے تھے۔

7506 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ عُمَرَ قَالَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ صَائِمًا فَاَفْطَرَ، فَلَا يُمَضْمِضْ ثُمَّ يَمُجُّهُ، وَلٰكِنْ لِيَشْرَبْهُ، فَاِنَّ اَوَّلَهُ خَيْرُهُ، وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا

✵✵ سالم بن ابوالجعد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص نے روزہ

رکھا ہوا ہو اور افطاری کرنے لگے تو وہ کُلّی کر کے باہر پانی نہ پھینکے بلکہ اُسے پی لے کیونکہ اس کا ابتدائی حصہ بھلائی ہوتی ہے اور کوئی بھی شخص (کھانا کھانے کے بعد) رومال کے ذریعہ اپنے ہاتھ اُس وقت تک نہ پونچھے جب تک وہ اُنہیں خود چاٹ نہیں لیتا' یا کسی دوسرے سے چٹوا نہیں لیتا۔

7507 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، اَنَّ قَتَادَةَ: مَضْمَضَ مَرَّةً وَهُوَ صَائِمٌ عِنْدَ الْفِطْرِ، ثُمَّ مَجَّهَا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اَلَيْسَ يُكْرَهُ هٰذَا؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ نَسِيتُ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ ایک مرتبہ قتادہ نے روزہ کی حالت میں افطاری کے قریب کُلّی کی اور پھر اُس کا پانی باہر پھینک دیا' ایک شخص نے اُن سے کہا: کیا اس چیز کو مکروہ قرار نہیں دیا گیا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن میں بھول گیا تھا۔

7508 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَرْجِ كَانَ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ مِنَ الْمَاءِ وَهُوَ صَائِمٌ

✽✽ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ''عرج'' کے مقام پر موجود تھے' آپ اپنے سر پر پانی ڈال رہے تھے' آپ اُس وقت روزہ کی حالت میں تھے۔

7509 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ صَائِمًا فَلَمَّا اَتَى الْعَرْجَ شَقَّ عَلَيْهِ الصِّيَامُ، فَكَانَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى رَاْسِهِ، وَهُوَ صَائِمٌ

✽✽ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینہ میں روزہ کی حالت میں روانہ ہوئے' جب آپ ''عرج'' کے مقام پر پہنچے تو آپ کے لیے روزہ برقرار رکھنا دشوار ہو گیا' تو آپ نے اپنے سر پر پانی انڈیلنا شروع کیا' آپ اُس وقت روزہ کی حالت میں تھے۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تَمْضُغُ لِصَبِيِّهَا، وَهِيَ صَائِمَةٌ، وَتَذُوقُ الشَّيْءَ

باب: عورت کا اپنے بچہ کے لیے کوئی چیز چبا کر دینا جبکہ وہ عورت روزہ کی حالت میں ہو یا (روزہ دار عورت کا) کسی چیز کو چکھ لینا

7510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا، عَنِ الْمَرْاَةِ الصَّائِمَةِ، تَذُوقُ الْمَرَقَةَ فَلَمْ يَرَ عَلَيْهَا فِي ذٰلِكَ بَاْسًا قَالَ: وَاِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ: مَا شَيْءٌ اَبْلَغَ فِي ذٰلِكَ مِنَ الْمَاءِ يُمَضْمِضُ بِهِ الصَّائِمُ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسی روزہ دار عورت کے بارے میں دریافت کیا' جو شوربہ چکھ لیتی ہے' تو اُنہوں نے ایسی عورت کے بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔ اُنہوں نے یہ بتایا: علماء یہ فرماتے ہیں: سب سے زیادہ (حلق سے

نیچے) جانے کا امکان پانی کا ہوتا ہے اور روزہ دار شخص اُس کے ذریعہ کلّی کر سکتا ہے۔

7511 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا اَنْ تَمْضُغَ الْمَرْاَةُ الصَّائِمَةُ لِصَبِيِّهَا

✱✱ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ روزہ دار عورت اپنے بچہ کو کوئی چیز چبا کر دیدے۔

7512 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: رَاَيْتُهُ يَمْضُغُ لِلصَّبِيِّ طَعَامًا، وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ: يَمْضُغُهُ ثُمَّ يُخْرِجُهُ مِنْ فِيهِ يَضَعُهُ فِيْ فَمِ الصَّبِيِّ، قَالَ يُوْنُسُ: وَكُنْتُ اَدْخُلُ عَلَيْهِ، وَهُوَ صَائِمٌ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَيَتَمَضْمَضُ بِالْمَاءِ يَمُجُّهُ مِنَ الظُّهْرِ اِلَى الْعَصْرِ، وَذٰلِكَ فِيْ رَجَبٍ

✱✱ یونس نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے اُنہیں دیکھا کہ اُنہوں نے بچہ کو کوئی چیز چبا کر دی حالانکہ وہ اُس وقت روزہ کی حالت میں تھے' اُنہوں نے اُس چیز کو چبایا' پھر اُسے اپنے منہ سے باہر نکالا اور بچے کے منہ میں ڈال دیا۔

یونس بیان کرتے ہیں: بعض اوقات میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا تو اُنہوں نے روزہ رکھا ہوا ہوتا تھا اور گرمی شدید ہوتی تھی' تو وہ ظہر سے لے کر عصر کے درمیان تک کلّیاں کر کے (پانی باہر نکالا کرتے تھے)' یہ رجب کے مہینہ میں ہوتا تھا (یعنی اُنہوں نے نفلی روزہ رکھا ہوتا تھا)۔

بَابُ الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا سرمہ لگانا

7513 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ: كَرِهَ اَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالصَّبِرِ، وَلَا يَرَى بِالْاِثْمِدِ بَاْسًا

✱✱ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے روزہ دار شخص کے صبر (ایلوا) کو سرمہ کے طور پر لگانے کو مکروہ قرار دیا ہے' البتہ اُن کے نزدیک اثمد نامی سرمہ کو لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

7514 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الصَّبِرُ يَكْتَحِلُ بِهِ الصَّائِمُ؟ قَالَ: نَعَمْ اِنْ شَاءَ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: روزہ دار شخص صبر (ایلوا) کو سرمہ کے طور پر لگا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر وہ چاہے۔

7515 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، اَنَّهُ: سَاَلَ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الصَّبِرِ لِلصَّائِمِ قَالَ:

اَكْتَحِلُ بِهِ وَلَا تَسْتَعِطْهُ

✽✽ قعقاع بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے روزہ دار کے صبر (ایلوا) کو سرمہ کے طور پر لگانے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: تم اُسے سرمہ کے طور پر تو لگا سکتے ہو' لیکن ناک کے ذریعہ اندر نہیں لے جا سکتے۔

7516 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

✽✽ حسن بصری اور عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: روزہ دار شخص کے لیے سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

7517 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، اَنَّ اَبَاهُ، وَمَنْصُوْرَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ، وَابْنَ اَبِي لَيْلٰى، وَابْنَ شُبْرُمَةَ قَالُوْا: اِنِ اكْتَحَلَ الصَّائِمُ فَعَلَيْهِ اَنْ يَقْضِيَ يَوْمًا مَكَانَهُ قَالَ: وَكَانَ اَبُوْهُ يَكْرَهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ

✽✽ تیمی' منصور بن معتمر' ابن ابولیلیٰ اور ابن شبرمہ' یہ حضرات فرماتے ہیں: اگر روزہ دار شخص سرمہ لگا لے تو اُس پر اُس روزہ کی جگہ ایک دن کی قضاء لازم ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُن کے والد (یعنی تیمی) روزہ دار شخص کے سرمہ لگانے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

7518 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِنَّمَا الصِّيَامُ مِمَّا دَخَلَ، وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ، وَالْوُضُوْءُ مِمَّا خَرَجَ، وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ

✽✽ امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ روزہ دار شخص کے سرمہ لگانے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ سفیان ثوری نے وائل بن داؤد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''روزہ اُس چیز کی وجہ سے ٹوٹتا ہے جو (انسان کے جسم کے) اندر جاتی ہے' اُس چیز کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا' جو باہر نکلتی ہے اور وضو اُس چیز کی وجہ سے ٹوٹتا ہے' جو باہر نکلتی ہے' اُس چیز کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا جو اندر جاتی ہے''۔

بَابُ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا پچھنے لگوانا

7519 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُوْمُ

✽✽ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پچھنے لگانے والے اورلگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا''۔

7520 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ - كَانَ يَسْكُنُ بِالشَّامِ بِصَنْعَاءَ -، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَحْتَجِمُ فِىْ ثَمَانِ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ، وَاَنَا مَعَهُ، فَقَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُومُ

✵✵ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے' جو رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو پچھنے لگوارہا تھا' میں' اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پچھنے لگانے والے اورلگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا''۔

7521 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ مِثْلَهُ وَزَادَ هُوَ قَالَ: وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْفَتْحِ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ ''یہ فتح مکہ کے موقع کی بات ہے''۔

7522 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُومُ

✵✵ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''پچھنے لگانے والے اورلگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا''۔

7522- سنن ابی داؤد' كتاب الصوم' باب في الصائم يحتجم' حديث:2034' سنن ابن ماجه' كتاب الصيام' باب ما جاء في الحجامة للصائم' حديث:1677' سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب الحجامة تفطر الصائم' حديث:1731' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الصوم' واما حديث هشام الدستوائي' حديث:1496' صحيح ابن حبان' كتاب الصوم' باب حجامة الصائم' ذكر خبر قد يوهم غير المتبحر في صناعة الحديث ان خبر' حديث:3592' السنن الماثورة للشافعي' باب ما جاء في حجامة الصائم' حديث:334' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصيام' من كره ان يحتجم الصائم' حديث:9147' السنن الكبرٰى للنسائي' كتاب الصيام' سرد الصيام' ذكر الاختلاف على ابي قلابة عبد الله بن زيد الجرمي' حديث:3044' شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الصيام' باب الصائم يحتجم' حديث:2203' السنن الكبرٰى للبيهقي' كتاب الصيام' باب الحديث الذي روي في الافطار بالحجامة' حديث:7790' معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الصيام' الحجامة للصائم' حديث:2667' مسند احمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث شداد بن اوس' حديث:16808' مسند الشافعي' من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الاصل العتيق' حديث:807' مسند الطيالسي' وشداد بن اوس عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:1199' البحر الزخار مسند البزار' مسند شداد بن اوس عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:2931' المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' حديث:1692' المعجم الكبير للطبراني' باب الشين' ما اسند شداد' باب' حديث:6962

7523 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُومُ

* * حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا''۔

7524 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُومُ

* * حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

7525 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ، اَنَّ شَيْخًا مِنَ الْحَيِّ اَخْبَرَهُ، اَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُومُ

* * حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا''۔

7526 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمُسْتَحْجِمُ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

7527 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خِلَادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ ثَوْرٍ، - اَحْسَبُهُ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُومُ، وَلَوِ احْتَجَمْتُ مَا بَالَيْتُ - اَبُو هُرَيْرَةَ الْقَائِلُ -

* * شقیق بن ثور نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روزہ دار شخص کے پچھنے لگوانے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے' لیکن اگر میں پچھنے لگواؤں تو میں اس کی کوئی پروا نہیں کروں گا (یعنی میرے نزدیک اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا)۔ اس قول کے قائل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

7528 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا كَانُوا يَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضَّعْفِ

* * منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے لوگ روزہ دار شخص کے پچھنے لگوانے کو مکروہ نہیں سمجھتے تھے' صرف

کمزوری کی وجہ سے (اسے پسند نہیں کرتے تھے)۔

7529 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَأَلْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ؟ قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ غُشِيَ عَلَيْهِ

** عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو روزہ کی حالت میں پچھنے لگواتا ہے' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اُس پر بے ہوشی طاری ہو جائے (تو پھر وہ کیا کرے گا؟)

7530 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَحْجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روزہ کی حالت میں پچھنے نہیں لگوایا کرتے تھے۔

7531 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَحْتَجِمُ، وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدُ، فَكَانَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ احْتَجَمَ

** سالم بیان کرتے ہیں: پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روزہ کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے تھے' لیکن بعد میں انہوں نے اسے ترک کر دیا اور وہ سورج غروب ہونے کے بعد (یعنی افطاری کے بعد) پچھنے لگواتے تھے۔

7532 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ، وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدُ فَكَانَ يَصْنَعُ الْمَحَاجِمَ، فَاِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ اَمَرَهُ اَنْ يَشْرُطَ قَالَ: فَلَا اَدْرِي اَكَرِهَهُ اَمْ شَيْءٌ بَلَغَهُ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوا لیا کرتے تھے' بعد میں انہوں نے اسے ترک کر دیا' وہ پچھنے لگوانے کا سامان تیار کروا لیتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا تو پھر وہ پچھنے لگانے والے کو حکم دیتے تھے کہ وہ یہ کام کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ کیا انہوں نے ذاتی طور پر اس کام کو ناپسند کیا' یا اس حوالے سے اُن تک کوئی روایت پہنچی تھی۔

7533 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِيْ رَمَضَانَ يَعُدُّ الْحَجَّامَ، وَمَحَاجِمَهُ، وَحَاجَتَهُ حَتّٰى اِذَا اَفْطَرَ الصَّائِمُ اسْتَحْجَمَ بِاللَّيْلِ

** عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رمضان کے مہینہ میں پچھنے لگانے والے شخص' اُس کے آلات اور دیگر ضروریات کو تیار کروا کر رکھ لیتے تھے' یہاں تک کہ جب روزہ دار افطاری کر لیتا تھا' تو وہ رات کے وقت (یعنی سورج غروب ہونے کے بعد) پچھنے لگواتے تھے۔

7534 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنِ اسْتَحْجَمَ اِنْسَانٌ فِيْ رَمَضَانَ يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَدْ اَفْطَرَ، وَيُكَفِّرُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ:

اَرَاَیْتَ اَنَّ اِنْسَانًا حَجَمَ سَاقَهُ؟ قَالَ: - حَسْبُهُ - سَوَاءٌ قَدْ اَفْطَرَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان میں (روزہ کے دوران) پچھنے لگوالیتا ہے تو کیا وہ اُس کی جگہ ایک دن قضاء کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیونکہ اُس کا روزہ ختم ہوگیا ہے اور وہ کفارہ بھی ادا کرے گا اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی پنڈلی پر پچھنے لگوالیتا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: یہ بھی اُس کے لیے کافی ہوگا اُس کا روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ یہ برابر کی حیثیت رکھتا ہے۔

7535 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، وَالْمُوَاصَلَةِ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا اِبْقَاءً عَلَى اَصْحَابِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تُوَاصِلُ اِلَى السَّحَرِ قَالَ: اَنَا اُوَاصِلُ اِلَى السَّحَرِ، وَرَبِّي يُطْعِمُنِي، وَيَسْقِينِي

✽✽ عبدالرحمن بن ابولیلیٰ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے روزہ دار شخص کو پچھنے لگوانے سے اور (ہر شخص کو) مصنوعی بال لگوانے سے منع کیا ہے لیکن آپ نے اپنے اصحاب کی بہتری کے لیے اسے حرام قرار نہیں دیا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی تو سحری تک صومِ وصال رکھتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سحری تک صومِ وصال رکھتا ہوں لیکن میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور وہ مجھے پلا دیتا ہے۔

7536 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ

✽✽ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

7537 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ، اَنَّهُ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ هَلْ يَحْتَجِمُ الصَّائِمُ؟ قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ

✽✽ ایمن بن نابل بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے قاسم بن محمد سے سوال کیا: کیا روزہ دار شخص پچھنے لگوا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

7538 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُفْطِرُ مَنْ قَاءَ، وَلَا مَنِ احْتَجَمَ، وَلَا مَنِ احْتَلَمَ قَالَ: وَذَكَرَهُ مَعْمَرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ زید بن اسلم نے اپنے ایک استاد کے حوالے سے ایک اور شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص قے کرتا ہے یا جو پچھنے لگوالیتا ہے یا جسے احتلام ہو جاتا ہے اُس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: معمر نے یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

7539 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ایک نامعلوم صحابی کے حوالے سے منقول ہے۔

7540 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ، وَعَائِشَةَ كَانَا لَا يَرَيَانِ بِهِ بَاْسًا، وَكَانَا يَحْتَجِمَانِ وَهُمَا صَائِمَانِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' یہ دونوں روزہ کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے تھے۔

7541 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ بَيْنَ مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے روزہ کی حالت میں' احرام باندھے ہونے کے دوران' پچھنے لگوائے تھے' آپ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان (پچھنے لگوائے تھے)۔

7542 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فُرَاتٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَجِمُ وَهِيَ صَائِمَةٌ

✵✵ قیس نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ روزہ کی حالت میں پچھنے لگوا لیتی تھیں۔

7543 آثارِ صحابہ:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُرْمِيِّ، عَنْ دِينَارٍ قَالَ: حَجَمْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

✵✵ دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو پچھنے لگائے تھے' وہ اُس وقت روزہ کی حالت میں تھے۔

7544 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، وَجَابِرٌ، وَاِسْمَاعِيلُ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: احْتَجَمَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَهُوَ صَائِمٌ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

7545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنِ احْتَجَمَ نَاسِيًا، اَوْ جَاهِلًا، فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص بھول کر' یا لاعلمی کی وجہ سے پچھنے لگوا لیتا ہے' تو اُس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

7546 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ: كَانَ يَحْتَجِمُ

وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ

✳ ✳ ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ روزہ کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے تھے اور روزہ ختم شمار نہیں کرتے تھے۔

بَابُ الْقَيْءِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کا قے کر دینا

7547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اسْتَقَاءَ إِنْسَانٌ نَاسِيًا، أَوْ جَاهِلًا قَالَ: لَا يُبْدِلُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، وَيُتِمُّهُ قَالَ: وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنِ اسْتَقَاءَ إِنْسَانٌ عَامِدًا فِي رَمَضَانَ فَقَدْ أَفْطَرَ، وَإِنْ سَهَا فَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

✳ ✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص بھول کر' یا لاعلمی کی وجہ سے جان بوجھ کر قے کرتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا: وہ اُس کی جگہ کسی اور دن روزہ نہیں رکھے گا اور اُس روزہ کو مکمل کرلے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں (روزہ کے دوران) جان بوجھ کر قے کر دیتا ہے' تو اُس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر وہ بھول کر ایسا کرتا ہے' تو اُس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

7548 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: اسْتَقَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفْطَرَ، وَأُتِيَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ

✳ ✳ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کر دی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ختم کر دیا۔ آپ کے پاس پانی لایا گیا' تو آپ نے وضو کرلیا۔

7549 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اسْتَقَاءَ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَ: يَقْضِي ذٰلِكَ الْيَوْمَ، وَيُكَفِّرُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنْ كَانَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا

✳ ✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص رمضان میں قے کر دیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ اُس کی جگہ ایک دن کی قضاء کرے گا اور کفارہ ادا کرے گا جس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے' خواہ اُس شخص نے بھول کر (قے کی ہو) یا لاعلمی کی وجہ سے کی ہو۔

7550 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ حَفْصٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا: مَنِ اسْتَقَاءَ فَقَدْ أَفْطَرَ، وَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ، وَمَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ فَلَمْ يُفْطِرْ

✳ ✳ زہری اور حسن بصری یہ فرماتے ہیں: جو شخص جان بوجھ کر قے کرتا ہے اُس کا روزہ ختم ہو جاتا ہے اور اُس پر قضاء

لازم ہوتی ہے اور جس شخص کو منہ بھر کر قے آئے اُس کا روزہ ختم نہیں ہوتا۔

7551 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنِ اسْتَقَاءَ فَقَدْ اَفْطَرَ، وَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ، وَمَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ، فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ

* * نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص جان بوجھ کر قے کر دے اُس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اُس پر قضاء لازم ہوتی ہے لیکن جس شخص کو منہ بھر کر قے آجائے اُس پر قضاء لازم نہیں ہوتی۔

7552 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِنْ قِئْتَ اَوِ اسْتَقَأْتَ سَهْوًا لَمْ تُفْطِرْ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر تمہیں قے آجاتی ہے یا تم بھول کی وجہ سے جان بوجھ کر قے کر لیتے ہو تو تمہارا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

7553 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنْ تَقَيَّاَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ، وَاِنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ، فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

* * حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص جان بوجھ کر قے کرتا ہے اُس پر قضاء لازم ہوگی اور اگر کسی شخص کو قے آجاتی ہے تو اُس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

7554 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ مِثْلَهُ

* * اسی کی مانند روایت ابراہیم نخعی کے حوالے سے علقمہ سے منقول ہے۔

بَابُ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ

باب: حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا حکم

7555 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: تُفْطِرُ الْحَامِلُ الَّتِي فِي شَهْرِهَا، وَالْمُرْضِعُ الَّتِي تَخَافُ عَلٰى وَلَدِهَا تُفْطِرَانِ، وَتُطْعِمَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا، وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: اِنْ لَمْ تَسْتَطِيْعَا الصِّيَامَ فَلْتُطْعِمَا

* * سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: جو عورت اس (رمضان کے) مہینہ میں حاملہ ہو وہ روزہ نہیں رکھے گی اور جس دودھ پلانے والی عورت کو اپنے بچے کی طرف سے اندیشہ ہو وہ بھی روزہ نہیں رکھے گی یہ دونوں روزہ ترک کریں گی اور ان میں سے ہر ایک روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے گی اور ان پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: قاسم بن محمد یہ فرماتے ہیں: اگر یہ دونوں خواتین روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتی ہیں تو یہ دونوں (کفارے کے طور پر) کھانا کھلائیں گی۔

7556 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تُفْطِرُ الْحَامِلُ الَّتِي تَخَافُ عَلٰى وَلَدِهَا، وَتُفْطِرُ الْمُرْضِعُ الَّتِي تَخَافُ عَلٰى وَلَدِهَا، وَتُطْعِمُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا، وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حاملہ عورت جسے اپنے بچہ کے حوالے سے اندیشہ ہو وہ روزہ نہیں رکھے گی اور دودھ پلانے والی عورت جسے اپنے بچہ کے حوالے سے اندیشہ ہو وہ روزہ نہیں رکھے گی ان میں سے ہر ایک روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دے گی اور ان دونوں پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

7557 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تُفْطِرُ الْحَامِلُ، وَالْمُرْضِعُ فِي رَمَضَانَ إِذَا خَافَتَا عَلٰى أَوْلَادِهِمَا فِي الصَّيْفِ قَالَ: وَفِي الشِّتَاءِ إِذَا خَافَتَا عَلٰى أَوْلَادِهِمَا

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت رمضان کے مہینہ میں روزہ نہیں رکھیں گی جب انہیں سردی کے موسم میں یا گرمی کے موسم میں اپنی اولاد کے حوالے سے اندیشہ ہو (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

7558 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لُبَيْبَةَ قَالَ: أَرْسَلَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو ابْنُ عُثْمَانَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ أَسْأَلُهُ عَنِ امْرَأَةٍ أَتَى عَلَيْهَا رَمَضَانُ وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ: تُفْطِرُ وَتُطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا

✵✵ محمد بن عبد الرحمٰن بن لبیبہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا' تاکہ میں اُن سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کروں' جو رمضان کے مہینہ میں حمل کی حالت میں ہوتی ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ روزہ نہیں رکھے گی اور روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دے گی۔

7559 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مِثْلَهُ

✵✵ اسی کی مانند روایت یحییٰ بن سعید کے حوالے سے منقول ہے۔

7560 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ، أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ لَهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْنُ قَالَ: أَنَا صَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: ادْنُ فَإِنَّ الْمُسَافِرَ وُضِعَ عَنْهُ الصَّوْمُ، وَشَطْرُ الصَّلَاةِ، وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ

✵✵ ابوقلابہ نے بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص مدینہ منورہ آیا اور کسی کام کے سلسلہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم ﷺ اُس وقت کچھ کھا رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: تم آگے ہو جاؤ! اُس نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم آگے ہو جاؤ کیونکہ مسافر شخص کو روزہ اور نصف نماز معاف کر دیئے گئے ہیں اور حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو (روزہ معاف کر دیا گیا ہے)۔

7561 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الْحَامِلُ إِذَا خَشِيَتْ

عَلٰى نَفْسِهَا فِيْ رَمَضَانَ تُفْطِرُ، وَتُطْعِمُ، وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهَا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حاملہ عورت کو رمضان کے مہینہ میں اپنی ذات کے حوالے سے (بیماری زیادہ ہونے کا) اندیشہ ہو تو وہ روزہ نہیں رکھے گی اور کھانا کھلا دے گی اور اُس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

7562 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: تُفْطِرُ وَتُطْعِمُ نِصْفَ صَاعٍ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسی عورت روزہ نہیں رکھے گی اور کھانے کے لیے نصف صاع (اناج) دے گی۔

7563 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: يُفْطِرُ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ فِيْ رَمَضَانَ، وَتَقْضِيَانِ صِيَامًا، وَلَا طَعَامَ عَلَيْهِمَا

✽✽ عکرمہ فرماتے ہیں: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت رمضان کے مہینہ میں روزے نہیں رکھیں گی' یہ دونوں روزوں کی قضاء کریں گی' ان پر کھانا کھلانا لازم نہیں ہوگا۔

7564 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تُفْطِرُ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ فِيْ رَمَضَانَ، وَتَقْضِيَانِ صِيَامًا، وَلَا تُطْعِمَانِ

✽✽ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت رمضان میں روزہ نہیں رکھیں گی' یہ دونوں ایک دن کی قضاء کرلیں گی' یہ دونوں کھانا نہیں کھلائیں گی۔

7565 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَقْضِيَانِ صِيَامًا بِمَنْزِلَةِ الْمَرِيضِ يُفْطِرُ وَيَقْضِي وَالْمُرْضِعُ كَذٰلِكَ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: یہ دونوں روزہ کی قضاء کریں گی اور ان کا حکم بیمار شخص کی مانند ہوگا' جو روزہ نہیں رکھتا اور بعد میں قضاء کرلیتا ہے' دودھ پلانے والی عورت کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا۔

7566 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: جَائَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى عَلْقَمَةَ فَقَالَتْ: اِنِّي حُبْلٰى، وَاِنِّي اُطِيقُ الصِّيَامَ، وَاِنَّ زَوْجِي يَمْنَعُنِي، فَقَالَ لَهَا عَلْقَمَةُ: اَطِيعِي رَبَّكِ، وَاعْصِي زَوْجَكِ

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک خاتون علقمہ کے پاس آئی اور بولی: میں حاملہ ہوں' میں روزہ رکھنے کی طاقت بھی رکھتی ہوں' لیکن میرا شوہر مجھے اس سے منع کرتا ہے۔ تو علقمہ نے اُس عورت سے کہا: تم اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو اور اپنے شوہر کی نافرمانی کرو۔

7567 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ وَلِيدَةً لَهُ حُبْلٰى اَنْ تُفْطِرَ لَهُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ. وَقَالَ: اَنْتِ بِمَنْزِلَةِ الْكَبِيرِ لَا يُطِيقُ الصِّيَامَ، فَاَفْطِرِي، وَاَطْعِمِي عَنْ كُلِّ يَوْمٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اپنی حاملہ کنیزوں کو یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ

رمضان کے مہینہ میں روزے نہ رکھیں وہ یہ فرماتے تھے: تمہاری مثال عمر رسیدہ فرد کی طرح ہے جو روزہ نہیں رکھ سکتا' تو تم روزہ نہ رکھو اور ایک دن کے عوض میں گندم کا نصف صاع (صدقہ کردو)۔

بَابُ مَا يُفْطَرُ مِنْهُ مِنَ الْوَجَعِ

باب: کتنی تکلیف کی وجہ سے روزہ ترک کیا جائے گا؟

7568 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مِنْ اَيِّ وَجَعٍ يُفْطَرُ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَ: مِنْهُ كُلِّهِ، قُلْتُ يَصُومُ حَتّٰى اِذَا اَفْطَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کتنی تکلیف کی وجہ سے رمضان میں روزہ ترک کر دیا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا: ہر قسم کی تکلیف کی وجہ سے کیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: اگر آدمی روزہ ترک کر دیتا ہے تو کیا وہ بعد میں روزہ رکھے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

7569 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، هَلْ لِلْمَرْءِ رُخْصَةٌ فِي اَنْ يُكْرِهَ خَادِمَهُ عَلٰى اَنْ تُفْطِرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ لَهُ رَجُلٌ: هَلْ لِلرَّاعِي رُخْصَةٌ فِي الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ لَهُ بِرُخْصَةٍ قَالَ: اِنَّهُ لَا يَرَى الْمَالَ اِلَّا رُبْعًا اَوْ ثُلُثًا قَالَ: لَا يُفْطِرُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: کیا آدمی کو اس بارے میں رخصت ہے کہ وہ اپنے خادم کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں روزہ نہ رکھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! ایک شخص نے ان سے کہا: کیا بکریاں چرانے والے شخص کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے اس کے لیے رخصت کے بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔ انہوں نے یہ بات بھی بیان کی کہ وہ صرف ایک تہائی یا ایک چوتھائی مال کو سمجھتے تھے' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ روزہ ترک نہیں کرے گا۔

بَابُ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ

باب: عمر رسیدہ شخص (کا حکم)

7570 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: كَبُرَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَتّٰى كَانَ لَا يُطِيقُ الصِّيَامَ، فَكَانَ يُفْطِرُ وَيُطْعِمُ

٭٭ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی عمر زیادہ ہوگئی' یہاں تک کہ وہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے' تو وہ روزہ نہیں رکھتے تھے اور کھانا کھلا دیتے تھے۔

7571 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّهُمَا كَانَا "يَقْرَآنِ: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ) (البقرة: 184) يُكَلَّفُوْنَهُ، وَلَا يُطِيقُوْنَهُ، فَهُمُ الَّذِيْنَ لَا يُطِيقُوْنَ، وَيُفْطِرُوْنَ "،

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدًا يَقُوْلَانِ ذٰلِكَ

٭٭ طاؤس اور عکرمہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ یہ دونوں حضرات یہ آیت یوں تلاوت کرتے تھے:

''اور اُن لوگوں پر جو اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں''۔

وہ یہ کہتے تھے: یعنی اُنہیں اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں' تو یہ وہ لوگ ہیں جو طاقت نہیں رکھتے ہیں اور روزہ ترک کر دیتے ہیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے سعید بن جبیر اور مجاہد کو بھی اس کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

7572 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) (البقرة: 184): لَمْ يَنْسَخْهَا آيَةٌ اُخْرَى (فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: 185)

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے اُن پر ہدیہ دینا لازم ہوگا' جو مسکین کو کھانا کھلانا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دوسری آیت نے اسے منسوخ نہیں کیا ہے (وہ دوسری آیت یہ ہے:)

''تم میں سے جو شخص (رمضان کا مہینہ) پائے وہ اس کے روزے رکھے''۔

7573 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهَا لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ فَكَانَ يَقْرَؤُهَا يُطَوَّقُوْنَهُ هِيَ فِي الشَّيْخِ الَّذِي كُلِّفَ الصِّيَامَ، وَلَا يُطِيقُهُ، فَيُفْطِرُ، وَيُطْعِمُ

٭٭ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ آیت منسوخ نہیں ہے۔ وہ اس آیت کو یوں تلاوت کیا کرتے تھے:

''جنہیں اس کی طاقت نہیں دی گئی''۔

یہ آیت اُس بزرگ کے بارے میں ہے جسے روزہ رکھنے کا پابند کیا گیا لیکن وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ روزہ ترک کر دے گا اور کھانا کھلا دے گا۔

7574 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَؤُهَا: وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطَوَّقُوْنَهُ، وَيَقُوْلُ: هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الصِّيَامَ فَيُفْطِرُ، وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ

٭٭ مجاہد' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ اس آیت کو یوں تلاوت کیا کرتے تھے: وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطَوَّقُوْنَهُ وہ یہ کہتے تھے کہ یہ اُس عمر رسیدہ شخص کے بارے میں ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا' تو وہ

روزہ ترک کردے گا اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دے گا جو گندم کا نصف صاع ہوگا۔

7575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) (البقرة: 184) قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَؤُهَا: يُطَوَّقُونَهُ، قَالَ عَطَاءٌ: وَبَلَغَنِي اَنَّ الْكَبِيرَ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الصِّيَامَ يَفْتَدِي مِنْ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ بِمُدٍّ لِكُلِّ مِسْكِينٍ، الشَّيْخُ الْكَبِيرُ، وَالْمَرْاَةُ الْكَبِيرَةُ، فَاَمَّا مَنِ اسْتَطَاعَ صِيَامَهُ بِجُهْدٍ فَلْيَصُمْهُ، فَلَا عُذْرَ لَهُ فِي تَرْكِهِ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ تَرَكَ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ لِصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَتَصَدَّقْ حَتّٰى اَدْرَكَهُ شَهْرُ رَمَضَانَ آخَرُ؟ قَالَ: يَتَصَدَّقُ مَرَّةً اُخْرَى قَضَاءً لِلَّذِي كَانَ تَرَكَهُ، وَلِلَّذِي اَدْرَكَهُ بَعْدُ، لَا يَتَصَدَّقُ اُخْرَى بِمَا تَرَكَ، اِنَّمَا ذٰلِكَ عَلَى الَّذِي يَكُونُ عَلَيْهِ صِيَامٌ، ثُمَّ يُفَرِّطُ فِيهِ، اَنْ يَقْضِيَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ الْآخَرَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں اُن پر فدیہ لازم ہوگا جو مسکین کو کھانا کھلانا ہے''۔

عطاء نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس لفظ کو یوں تلاوت کرتے تھے: يُطَوَّقُونَهُ

عطاء بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب کوئی عمر رسیدہ شخص روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ رمضان کے ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو ایک مُد فدیہ کے طور پر دے گا۔ اس بارے میں عمر رسیدہ مرد اور عمر رسیدہ عورت (کا حکم برابر ہے)۔

جہاں تک ایسے شخص کا تعلق ہے جو مشقت کے ساتھ روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہے' وہ روزہ رکھے گا' روزہ ترک کرنے کے بارے میں ایسے شخص کو کوئی عذر حاصل نہیں ہوگا۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر عمر رسیدہ شخص جو رمضان کے مہینہ کے روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا' وہ اسے ترک کر دیتا ہے اور پھر صدقہ بھی نہیں کرتا یہاں تک کہ اگلے رمضان کا مہینہ آ جاتا ہے۔ تو عطاء نے جواب دیا: وہ ایک مرتبہ میں اُس چیز کا فدیہ دے گا جو اُس چیز کی قضاء تھی جو اُس نے پہلے ترک کیا تھا اور اب جو رمضان آیا ہے اُس کا فدیہ وہ بعد میں دیدے گا' اُس نے جو پہلے ترک کیا تھا وہ اُس کا دوسری مرتبہ فدیہ نہیں دے گا یہ اُن لوگوں پر لازم ہوتا ہے جن پر روزے لازم ہیں اور پھر وہ اُنہیں ترک کر دیتے ہیں' یعنی اُن کی قضاء نہیں کرتے' یہاں تک کہ وہ دوسرے لوگوں کی قضاء کر لیتے ہیں۔

7576 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقْرَاُ: وَيُطَوَّقُونَهُ

✵✵ ابوعمرو' جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں' اُنہوں نے یہ بات نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس آیت کو یوں تلاوت کرتی تھیں: وَيُطَوَّقُونَهُ

7577 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ: وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطَوَّقُونَهُ وَهُوَ الشَّيْخُ الْهِمُّ، وَالْمَرْاَةُ الْهِمَّةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ الصِّيَامَ، وَيُفْطِرَانِ، وَيُطْعِمَانِ لِكُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا "

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس آیت کو یوں تلاوت کرتے تھے: وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطَوَّقُونَهُ ' وہ یہ کہتے تھے: اس سے مراد ایسا عمر رسیدہ مرد اور عمر رسیدہ عورت ہیں' جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے' وہ روزہ نہیں رکھیں گے اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں گے' اُن دونوں میں سے ہر ایک کے بارے میں یہی حکم ہے۔

7578 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: نُسِخَ قَوْلُهُ، (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُونَهُ) (البقرة: 184) (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: 185)

٭٭ ابراہیم نخعی نے علقمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان منسوخ ہو گیا ہے:

''اور وہ لوگ جو اُس کی طاقت نہیں رکھتے''۔

یہ اس آیت کے ذریعہ منسوخ ہوا ہے:

''تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے وہ اس کے روزے رکھے''۔

7579 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كَانَ يَقْرَاُ (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُونَهُ) (البقرة: 184) قَالَ: هِيَ فِي الشَّيْخِ الْكَبِيرِ، وَالْعَجُوزِ اِذَا لَمْ يَسْتَطِيعَا الصِّيَامَ، فَعَلَيْهِمَا اَنْ يُطْعِمَا كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، فَاِنْ لَمْ يَجِدَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمَا

٭٭ عبدالملک بن ابوسلیمان نے سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس آیت کو یوں تلاوت کرتے تھے:

''اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں''۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں: یہ آیت عمر رسیدہ مرد اور بوڑھی عورت کے بارے میں ہے جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے' تو اُن دونوں پر لازم ہے کہ وہ ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں' اور اگر وہ اس کی گنجائش نہیں پاتے تو اُن پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

7580 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا مَكُّوكًا مِنْ بُرٍّ مَكُّوكًا مِنْ تَمْرٍ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایسا شخص روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا جو گندم کا ایک مکوک ہوگا' یا کھجور کا ایک مکوک (مخصوص پیمانہ) ہوگا۔

7581 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ طَاوُسًا، عَنْ أُمِّي وَكَانَ بِهَا عَطَاشٌ فَلَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَصُومَ رَمَضَانَ، فَقَالَ: تُطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا مُدَّ بُرٍّ قَالَ: قُلْتُ: بِأَيِّ مُدٍّ؟ قَالَ: مُدُّ أَرْضِكَ؟

** عکرمہ بن عمار بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس سے اپنی والدہ کے بارے میں دریافت کیا جنہیں پیاس بہت زیادہ لگتی ہے تو وہ روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتی ہیں۔ تو طاؤس نے کہا: وہ ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو گندم کا ایک مُد کھلا دیں گی۔ میں نے دریافت کیا: کون سے والا مُد؟ انہوں نے جواب دیا: جو تمہارے علاقہ میں رائج ہو وہ مُد۔

7582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا) (البقرة: 184)، قَالَا: أَطْعَمَ مِسْكِينًا آخَرَ، وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ

** عبدالکریم نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشادِ خداوندی ہے:)

"اور جو شخص نفلی طور پر کرلے تو یہ زیادہ بہتر ہے"۔

یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک اور مسکین کو بھی کھانا کھلا دے۔

ابن جریج نے بھی مجاہد کے حوالے سے یہی تفسیر نقل کی ہے۔

7583 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا (يُطِيقُونَهُ) (البقرة: 184) قَالَ: يُكَلَّفُونَهُ، وَقَالَهَا ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: فَيَفْتَدِي مِنْ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ بِمُدٍّ لِكُلِّ مِسْكِينٍ (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا) (البقرة: 184) مَنْ زَادَ عَلَى إِطْعَامِ مِسْكِينٍ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے: "اور وہ اُس کی طاقت نہیں رکھتے"۔ انہوں نے فرمایا: یہ مراد ہے کہ انہیں اس بات کا پابند کیا گیا ہے۔ ابن جریج نے بھی یہی بات بیان کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص رمضان کے ہر ایک دن کے عوض میں فدیہ کے طور پر ایک مسکین کو ایک مُد دیدے گا۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"جو شخص نفلی طور پر کرلے تو زیادہ بہتر ہے"۔

وہ فرماتے ہیں: تو جو ایک مسکین کو کھانا کھلانے سے زیادہ (فدیہ دے گا) تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔

7584 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ) (البقرة: 184) قَالَ: كَانَتْ فِي الشَّيْخِ الْكَبِيرِ، وَالْمَرْأَةِ الْكَبِيرَةِ لَا يُطِيقَانِ الصَّوْمَ، وَهُوَ شَدِيدٌ عَلَيْهِمَا فَرُخِّصَ لَهُمَا أَنْ يُفْطِرَا ثُمَّ نُسِخَ ذَلِكَ بَعْدُ فَقَالَ: (مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ)

** معمر نے قتادہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

"اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں"۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ بڑی عمر کے مرد اور بڑی عمر کی عورت کے بارے میں ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں اور

یہ روزہ رکھنا اُن کے لیے انتہائی مشکل ہو جاتا ہے تو اُن دونوں کو یہ رخصت دی گئی ہے کہ وہ روزہ ترک کر دیں' لیکن پھر اُس کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پاتا ہے وہ اس کا روزہ رکھے''۔

7585 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: هِيَ فِي الشَّيْخِ الْكَبِيرِ اِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ افْتَدَى مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ اِطْعَامَ مِسْكِينٍ مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ

❊❊ صفوان بن سلیم نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ اُس عمر رسیدہ شخص کے بارے میں ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا' وہ ہر ایک دن کے عوض میں فدیہ کے طور پر ایک مسکین کو گندم کا ایک مُد کھلا دے گا۔

بَابُ بِمَا يَبْدَأُ الْاِنْسَانُ عِنْدَ فِطْرِهِ

باب: آدمی افطاری میں کس چیز سے آغاز کرے گا؟

7586 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ بِتَمْرٍ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ بِمَاءٍ، فَاِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ

❊❊ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص افطاری کرے تو وہ کھجور کے ذریعہ افطاری کرے' اگر وہ نہیں ملتی تو پانی کے ذریعہ کر لے' کیونکہ پانی طہارت کے حصول کا باعث ہے''۔

7586- سنن ابی داؤد' کتاب الصوم' باب ما یفطر علیه' حدیث:2021' سنن ابن ماجه' کتاب الصیام' باب ما جاء علی ما یستحب الفطر' حدیث:1695' الجامع للترمذی' ابواب الجمعة' ابواب الصوم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب ما جاء ما یستحب علیه الافطار' حدیث:663' سنن الدارمی' کتاب الصلاة' باب ما یستحب الافطار علیه' حدیث:1703' المستدرك علی الصحیحین للحاکم' کتاب الصوم' واما حدیث شعبة' حدیث:1511' صحیح ابن حبان' کتاب الصوم' باب الافطار وتعجیله' ذکر الاستحباب للمرء ان یکون افطاره علی التمر او علی الماء' حدیث:3574' صحیح ابن خزیمة' کتاب الصیام' جماع ابواب وقت الافطار , وما یستحب ان یفطر علیه' باب الدلیل علی ان الامر بالفطر علی التمر اذا کان موجودا' حدیث:1924' مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الصیام' من کان یستحب ان یفطر علی تمر او ماء' حدیث:9637' السنن الکبری للنسائی' کتاب الصیام' سرد الصیام' ما یستحب للصائم ان یفطر علیه' حدیث:3213' السنن الکبری للبیهقی' کتاب الصیام' باب ما یفطر علیه' حدیث:7643' معرفة السنن والآثار للبیهقی' کتاب الصیام' تعجیل الفطر' حدیث:2636' مسند احمد بن حنبل' مسند المدنیین' حدیث سلمان بن عامر' حدیث:15930' مسند الطیالسی' وسلمان بن عامر' حدیث:1263' المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمه سهل' ابو عثمان النهدی' سلمان بن عامر الضبی رضی الله عنه کان ینزل البصرة وبها' حدیث:6066' مسند الحمیدی' حدیث سلمان بن عامر رضی الله عنه' حدیث:795

7587 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ تَعْجِيلِ الْفِطْرِ

باب: جلدی افطاری کر لینا

7588 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ: كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ فِي رَمَضَانَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَا

✵✵ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں: حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما رمضان کے مہینہ میں افطاری کرنے سے پہلے مغرب کی نماز ادا کر لیتے تھے۔

7589 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ إِذْ جَائَهُ رَكْبٌ مِنَ الشَّامِ فَطَفِقَ عُمَرُ يَسْتَخْبِرُ عَنْ حَالِهِمْ، فَقَالَ: هَلْ يُعَجِّلُ أَهْلُ الشَّامِ الْفِطْرَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لَنْ يَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا فَعَلُوا ذٰلِكَ، وَلَمْ يَنْتَظِرُوا النُّجُومَ انْتِظَارَ أَهْلِ الْعِرَاقِ

✵✵ سعید بن مسیّب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران شام سے کچھ سوار اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے حال احوال دریافت کرنا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اہلِ شام جلدی افطاری کر لیتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ لوگ جب تک ایسا کرتے رہیں گے اُس وقت تک بھلائی پر گامزن رہیں گے' جب تک وہ اہلِ عراق کی طرح ستاروں کے طلوع ہونے کا انتظار نہیں کرتے۔

7590 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ: أَنْ لَا تَكُونُوا مِنَ الْمُسَوِّفِينَ بِفِطْرِكُمْ، وَلَا الْمُنْتَظِرِينَ بِصَلَاتِكُمُ اشْتِبَاكَ النُّجُومِ

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مختلف علاقوں کے گورنروں کو خط میں لکھا کہ تم لوگ افطاری کرنے میں تاخیر کرنے والے نہ ہو جانا اور اپنی نماز (مغرب) کے لیے ستاروں کے چمکنے کا انتظار کرنے والے نہ ہو جانا۔

7591 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَ النَّاسِ إِفْطَارًا وَأَبْطَأَهُ سُحُورًا

✵✵ عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سب سے زیادہ جلدی افطاری کرتے تھے اور سب سے زیادہ تاخیر سے سحری کرتے تھے (یعنی پہلے وقت میں افطاری کر لیتے تھے اور آخری وقت میں سحری کرتے تھے)۔

7592 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

✵✵ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''لوگ اُس وقت تک بھلائی پر گامزن رہیں گے جب تک وہ افطاری جلدی کرتے رہیں گے''۔

7593 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، اَوْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِنْ كُنْتُ لَاٰتِي ابْنَ عُمَرَ بِالْقَدَحِ عِنْدَ فِطْرِهٖ فَاَسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ، وَمَا بِهٖ اِلَّا الْحَيَاءُ يَقُوْلُ: مِنْ سُرْعَةِ مَا يُفْطِرُ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس افطاری کے وقت پیالہ لے کر آیا' میں لوگوں سے اُسے چھپا رہا تھا' لیکن یہ شرمانے کی کوئی بات نہیں تھی' اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جلدی افطاری کر لیتے تھے۔

7594 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ بِشَيْءٍ وَهُوَ صَائِمٌ، فَقَالَ: الشَّمْسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ قَالَ: فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهٗ فَشَرِبَ، وَقَالَ: وَلَوْ تَرَاٰهَا اَحَدٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ لَرَاٰهَا، يَعْنِي الشَّمْسَ، ثُمَّ اَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ قَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ اَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں موجود تھے' نبی اکرم ﷺ نے حاضرین میں سے ایک صاحب کو حکم دیا کہ تم اُترو اور ہمارے لیے کوئی چیز تیار کر دو۔ نبی اکرم ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا' اُن صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! ابھی سورج باقی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُترو اور ہمارے لیے کچھ تیار کر لو۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ صاحب اُترے' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے مشروب تیار کیا' آپ نے اُسے پی لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنے اونٹ پر کھڑا ہو کر اُسے دیکھنے کی کوشش کرتا تو اُسے دیکھ لیتا' یعنی سورج کو دیکھ لیتا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے مشرق کی طرف اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اشارہ کر کے ارشاد فرمایا: جب رات کو دیکھو کہ اس طرف سے آ گئی ہے تو روزہ دار افطاری کر لے۔

7595 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ، وَاَدْبَرَ النَّهَارُ، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

✵✵ عاصم بن عمر روایت کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رات آ جائے اور دن رخصت ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار شخص افطاری کر لے''۔

7596 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ عِيَاضٍ، يُخْبِرُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ: يُؤْمَرُ اَنْ يُفْطِرَ الْاِنْسَانُ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ، وَلَوْ عَلٰى حَسْوَةٍ

✽✽ عبدالعزیز بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: اس بات کا حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی نمازِ مغرب ادا کرنے سے پہلے افطاری کر لے خواہ وہ پانی کا ایک گھونٹ بھرے۔

7597 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ: كُنْتُ اَشْهَدُ ابْنَ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ، فَكَانَ يُوضَعُ طَعَامُهُ، ثُمَّ يَاْمُرُ مُرَاقِبًا يُرَاقِبُ الشَّمْسَ، فَاِذَا قَالَ: وَجَبَتْ قَالَ: كُلُوا قَالَ: ثُمَّ كُنَّا نُفْطِرُ قَبْلَ الصَّلَاةِ

✽✽ ابورجاء بیان کرتے ہیں: میں رمضان کے مہینہ میں افطاری کے وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود ہوتا تھا' اُن کا کھانا رکھا جاتا تھا' پھر وہ ایک شخص کو ہدایت کرتے تھے جو سورج غروب ہونے کا جائزہ لیتا تھا' جب وہ یہ بات بیان کرتا تھا کہ سورج غروب ہوگیا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے: تم لوگ کھاؤ! راوی بیان کرتے ہیں: تو ہم نمازِ مغرب ادا کرنے سے پہلے افطاری کر لیتے تھے۔

بَابُ مَا يُقَالُ فِي السُّحُورِ

باب: سحری کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

7598 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، مَوْلٰى اَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَحَّرُوا فَاِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ سحری کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے''۔

7599 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي الْوَلِيدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ نَفَرًا، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: تَسَحَّرُوا وَلَوْ بِجَرْعٍ مِنْ مَاءٍ

✽✽ ابوولید عبداللہ بن حارث انصاری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ تم لوگ سحری کرو خواہ پانی کا ایک گھونٹ بھر لو۔

7600 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلُمَّ لِرَجُلٍ اِلَى الْغَدَاءِ الْهَنِيءِ الْمُبَارَكِ، يَعْنِي السُّحُورَ

✽✽ خالد بن معدان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی سیر کرنے والے اور برکت والے کھانے کی طرف آئے' یعنی سحری کی طرف آئے''۔

7601 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَحَّرُوا فَاِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ سحری کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے''۔

7602 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَوْلًى لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُقَالُ لَهُ اَبُو قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَرْقُ مَا بَيْنَ صَوْمِنَا، وَصَوْمِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ

** حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''ہمارے روزہ رکھنے اور اہلِ کتاب کے روزہ رکھنے (کے طریقہ) کے درمیان بنیادی فرق سحری کھانا ہے''۔

7603 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي اِسْمَاعِيلَ بْنِ شَرُوسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَعِينُوا بِرُقَادِ النَّهَارِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ، وَبِاَكْلَةِ السَّحَرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ

** طاؤس بیان کرتے ہیں: اُن تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دن کے وقت سو کے رات کے قیام کے لیے اور سحری کھا کر دن میں روزہ رکھنے کے لیے مدد حاصل کرو''۔

7604 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُغِيثٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الْعَوْنُ رُقَادُ النَّهَارِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ

** ولید بن عبداللہ بن ابومغیث بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دن کے وقت سو کر رات کے قیام کے لیے مدد حاصل کرنا بہترین مدد ہے''۔

بَابُ تَاْخِيرِ السُّحُورِ

باب: سحری تاخیر سے کرنا

7605 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَحِّرْنَا يَا اَنَسُ اِنِّي اُرِيدُ الصِّيَامَ، فَاَطْعِمْنِي شَيْئًا، فَجِئْتُهُ بِتَمْرٍ، وَاِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ بَعْدَ مَا اَذَّنَ بِلَالٌ، فَقَالَ: يَا اَنَسُ انْظُرْ اِنْسَانًا يَاْكُلُ مَعِي فَدَعَوْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي شَرِبْتُ شَرْبَةً مِنْ سَوِيقٍ،

وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ فَتَسَحَّرَ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّى النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، "وَكَانَ مَعْمَرٌ يُؤَخِّرُ السُّحُورَ، وَيُسْفِرُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْجَاهِلُ: مَا لَهُ صَوْمٌ"

* * حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اے انس! ہمارے لیے سحری تیار کرو کیونکہ میں روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو تم مجھے کچھ کھانے کے لیے دو''۔

تو میں کچھ کھجوریں لے کر اور ایک برتن میں پانی لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اذان دینے کے بعد کی بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! تم اس بات کا جائزہ لو کہ کوئی شخص مل جائے جو میرے ساتھ کھانا کھائے۔ تو میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلا لیا' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں تو ستو کا مشروب پی چکا ہوں اور میں روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ادا کیں' پھر آپ تشریف لے گئے' نماز کھڑی ہوگئی (یعنی باجماعت نماز کھڑی ہوگئی)۔

معمر کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ سحری تاخیر سے کیا کرتے تھے اور روشنی کرلیا کرتے تھے' یہاں تک کہ ناواقف یہ کہتا تھا: ان کا روزہ نہیں ہوگا۔

7606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَزِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ، اِلَى حُذَيْفَةَ، وَهُوَ فِي دَارِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ، فَاسْتَاْذَنَّا عَلَيْهِ، فَخَرَجَ اِلَيْنَا، فَاَتَى بِلَبَنٍ، فَقَالَ: اشْرَبَا، فَقُلْنَا اِنَّا نُرِيْدُ الصِّيَامَ قَالَ: وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ، فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَ زِرًّا فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ، وَالْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَسْجِدَ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَهُمْ يُغَلِّسُونَ

* * شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں اور زر بن حبیش' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ اُس وقت حارث بن ابو ربیعہ کے گھر میں موجود تھے' ہم نے اُن کے ہاں اندر آنے کی اجازت چاہی تو وہ ہمارے پاس تشریف لے آئے' پھر وہ دودھ لے کر آئے' اُنہوں نے فرمایا: تم پی لو! ہم نے کہا: ہمارا روزہ رکھنے کا ارادہ ہے' اُنہوں نے کہا: میرا بھی روزہ رکھنے کا ارادہ ہے۔ پھر اُنہوں نے دودھ پیا' پھر اُسے زر کی طرف بڑھایا تو اُنہوں نے بھی پی لیا' پھر اُنہوں نے میری طرف بڑھایا تو میں نے بھی پی لیا' حالانکہ مؤذن اُس وقت مسجد میں اذان دے رہا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم مسجد میں داخل ہوئے تو نماز کھڑی ہوچکی تھی حالانکہ لوگ اندھیرے میں ہی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

7607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيهِ هَمَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُنْتَشِرُ الْوَادِعِيُّ، اَنَّ عُمَيْرًا ذَابِيتَانَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَسَحَّرَ مَعَ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ بِالْكُوفَةِ فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ خَرَجَ وَاَنَا مَعَهُ، فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ قَالَ: قُلْتُ: كَمْ بَيْنَ مَنْزِلِهِ، وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: مَا بَيْنَ قَبْرِ زِيَادِ بْنِ فَيْرُوزَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ

٭٭ عمیر نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہوں نے رمضان کے مہینہ میں کوفہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کی' وہ نکلے تو میں بھی اُن کے ساتھ تھا' وہ مسجد میں آئے' پھر نماز کھڑی ہوئی۔ (راوی بیان کرتے ہیں) میں نے اُن سے (یعنی عمیر سے) دریافت کیا: اُن کے گھر اور مسجد میں کتنا فاصلہ تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جتنا زیاد بن فیروز کی قبر سے لے کر بڑی مسجد تک کا درمیانی فاصلہ ہے۔

7608 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ بِلَالٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَثَبَتَ كَمَا هُوَ يَاْكُلُ، ثُمَّ اَتَاهُ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ وَهُوَ حَالَهُ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ وَاللّٰهِ اَصْبَحْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ بِلَالًا، لَوْلَا بِلَالٌ لَرَجَوْنَا اَنْ يُرَخَّصَ لَنَا حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

٭٭ حکیم بن جابر بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سحری کر رہے تھے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کی سی حالت میں بیٹھے کھاتے رہے۔ پھر وہ دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: نماز! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں رہے' پھر وہ تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! نماز کا وقت ہوگیا ہے' اللہ کی قسم! صبح صادق ہوچکی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بلال پر رحم کرے! اگر بلال نہ ہوتا تو ہمیں یہ اُمید تھی کہ ہمارے لیے اتنی رخصت ہوجاتی کہ سورج نکلنے تک (سحری کھاسکتے)۔

7609 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: اَتَيْتُ عَلِيًّا وَهُوَ مُعَسْكِرٌ بِدَيْرِ اَبِىْ مُوسَى وَهُوَ يَتَسَحَّرُ، فَقَالَ: ادْنُ قَالَ: قُلْتُ: اِنِّى اُرِيْدُ الصِّيَامَ قَالَ: وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ: اَقِمِ الصَّلَاةَ

٭٭ حبان بن حارث بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس وقت وہ لشکر میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے خیمہ میں موجود اُن کے ساتھ سحری کھا رہے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بھی آگے آجاؤ! میں نے کہا: میرا تو روزہ رکھنے کا ارادہ ہے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا بھی روزہ رکھنے کا ارادہ ہے۔ جب وہ فارغ ہوئے تو اُنہوں نے مؤذن سے کہا: تم اقامت کہو!

7610 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، مَوْلَى الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ جُزْءًا مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ تَاْخِيرُ السُّحُورِ، وَتَبْكِيرُ الْفِطْرِ، وَاِشَارَةُ الرَّجُلِ بِاِصْبَعِهِ فِى الصَّلَاةِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء سحری تاخیر سے کھانا اور افطاری جلدی کرنا اور نماز کے دوران آدمی کا انگلی کے ذریعہ اشارہ کرنا ہے''۔

7611 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ فَمَنْ اَرَادَ الصِّيَامَ، فَلْيَاْكُلْ، وَلْيَشْرَبْ حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ: وَقَالَ الْقَاسِمُ: وَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَنْزِلَ هٰذَا، وَيَرْقِى هٰذَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

* * قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک بلال رات میں ہی اذان دے دیتا ہے (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اذان دے دیتے ہیں) تو جو شخص روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ اُس وقت تک کھاتا پیتا رہے جب تک ابن اُم مکتوم اذان نہیں دیتا''۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ قاسم نے یہ بات بیان کی ہے کہ ان دونوں حضرات کے درمیان اتنا فرق ہوتا تھا کہ ایک صاحب اُتر رہے ہوتے تھے اور دوسرے صاحب چڑھ رہے ہوتے تھے۔

7612 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

7613 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَمَنْ اَرَادَ الصِّيَامَ فَلَا يَمْنَعُهُ اَذَانُ بِلَالٍ، حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ: وَكَانَ اَعْمٰى فَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُقَالَ لَهُ: اَصْبَحْتَ

* * سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے تو (یہ اذان) جو شخص روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہو اُسے (سحری کھانے سے) نہ روکے جب تک ابن اُم مکتوم اذان نہیں دیتا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ صاحب نابینا تھے اور اُس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک اُنہیں یہ کہہ نہیں دیا جاتا تھا کہ صبح صادق ہو چکی ہے۔

7614 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا، وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک بلال رات میں ہی اذان دے دیتا ہے تو تم لوگ اُس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک ابن اُم مکتوم اذان نہیں دیتا''۔

7615 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ مِنْ اَخْلَاقِ

الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ: تَعْجِيلُ الْفِطْرِ، وَتَاخِيرُ السُّحُورِ، وَوَضْعُ الْيَدِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے کئی اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے کہ انبیاء کے اخلاق میں یہ بات شامل ہے کہ افطاری جلدی کی جائے' سحری تاخیر سے کی جائے اور نماز میں دایاں ہاتھ' بائیں ہاتھ پر رکھا جائے۔

7616 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، مَوْلَى آلِ عَلِيٍّ، "اَنَّ نَاسًا مِنْ ثَقِيفٍ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَهُمْ بِالْمَقْبَرَةِ، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ، فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِسُحُورِهِمْ بَعْدَ اَذَانِ بِلَالٍ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الْاَوَّلِ، وَاَسْفَرَ جِدًّا فَاَكَلُوا، وَاَكَلَ مَعَهُمْ بِلَالٌ، ثُمَّ صَامُوا جَمِيعًا، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ بِلَالٌ بِفِطْرِهِمْ حِينَ ظَنُّوا اَنَّهَا قَدْ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَهُمْ يَشُكُّونَ فَاَفْطَرُوا، وَاَفْطَرَ مَعَهُمْ

٭٭ یزید بن ابوزیاد' جو آلِ علی کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ثقیف قبیلہ کے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں قبرستان کے قریب رہائش کی جگہ دی' یہ رمضان کے مہینہ کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے پہلی فجر طلوع ہو جانے کے بعد اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اذان دینے کے بعد اُن کی سحری بھجوائی' اُس وقت تک روشنی ہو چکی تھی' ان لوگوں نے سحری کھالی اُن کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے سحری کھالی' پھر اُن سب لوگوں نے روزہ رکھا' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو افطاری کرنے کا پیغام اُس وقت بھجوایا' جب وہ لوگ یہ گمان کر رہے تھے کہ سورج غروب ہو چکا ہے' لیکن اُنہیں شک تھا تو اُن لوگوں نے افطاری کرلی اور اُن کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بھی افطاری کی۔

7617 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا قَتَادَةَ فِي حَاجَةٍ لِي، فَجَاءَهُ بَعْدَ مَا اَسْفَرَ جِدًّا يَقُولُ: بَعْدَ الْفَجْرِ الْاَوَّلِ فَقَدَّمَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحُورًا، فَقَالَ: اَيْ رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ اَصْبَحْتُ، فَقَالَ: تَسَحَّرُوا وَطَبَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيفُ الْبَابَ حَتّٰى لَا يَبِينَ لَهُ الْاِسْفَارُ فَلَمَّا فَرَغَ، خَرَجَ فَوَجَدَهُ قَدْ اَسْفَرَ جِدًّا يَقُولُ: بَعْدَ الْفَجْرِ الْاَوَّلِ

٭٭ عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو کسی کام سے بھیجا' تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اُس وقت حاضر ہوئے جب اچھی طرح روشنی ہو چکی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: یعنی صبح صادق ہو چکی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے سحری اُن کے سامنے رکھی' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! صبح صادق ہو چکی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سحری کرو! پھر نبی اکرم ﷺ نے دروازہ بند کر دیا' تا کہ روشنی اُن کے سامنے واضح نہ ہو' جب وہ اس سے فارغ ہوئے اور باہر آئے تو اُنہوں نے پایا کہ سفیدی ہو چکی ہے۔ راوی کہتے ہیں: یعنی صبح صادق ہو چکی تھی۔

7618 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، كَانَ يَقُولُ: اَجِيفُوا الْبَابَ لَا يُفْجُؤُنَا الصُّبْحُ

** ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے: دروازہ بند کردو' تا کہ صبح صادق اچانک نہ ہو جائے۔

7619 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَطَرٍ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ خَرَجْنَا فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

** عامر بن مطر شیبانی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کی' پھر ہم نکلے تو نماز کھڑی ہو چکی تھی۔

بَابُ الْمَرِيضِ فِي رَمَضَانَ وَقَضَائِهِ

باب: رمضان میں بیمار (کا حکم) اور اُس کا قضاء کرنا

7620 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ وَهُوَ مَرِيضٌ، ثُمَّ صَحَّ، فَلَمْ يَقْضِهِ حَتّٰى اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ صَامَ الَّذِی اَدْرَكَ، ثُمَّ صَامَ الْاَوَّلَ، وَاَطْعَمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ، - قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُ كُلَّهُمْ اِلَّا يَقُولُونَ هٰذَا فِي هٰذَا -

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص رمضان کو ایسی حالت میں پائے کہ وہ بیمار ہو' پھر بعد میں وہ تندرست ہو جائے' تو وہ اُس کی قضاء اُس وقت تک ادا نہیں کرے گا' جب تک وہ دوسرا رمضان نہیں پاتا' پھر وہ اُس رمضان کے روزے رکھے گا' جسے اُس نے پایا ہے' پھر وہ پہلے رمضان کے روزے رکھے گا اور پھر ہر ایک دن کے عوض میں گندم کا نصف صاع صدقہ کرے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق' تمام اہلِ علم نے اس طرح کی صورتِ حال کے بارے میں یہی حکم دیا ہے۔

7621 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عَطَاءٌ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: اِنَّ اِنْسَانًا مَرِضَ فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ صَحَّ، فَلَمْ يَقْضِهِ حَتّٰى اَدْرَكَهُ شَهْرُ رَمَضَانَ آخَرُ، فَلْيَصُمِ الَّذِي اَحْدَثَ ثُمَّ يَقْضِي الْآخَرَ، وَيُطْعِمُ مَعَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص رمضان کے مہینہ میں بیمار ہو جائے' پھر وہ تندرست ہو جائے تو وہ اُس کی قضاء اُس وقت تک نہیں کرے گا' جب تک وہ اگلا رمضان نہیں پا لیتا اور پھر وہ نئے آنے والے رمضان کے روزے رکھے گا' پھر پہلے والے رمضان کی قضاء کرے گا اور ساتھ ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

7622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: يُطْعِمُ مَكَانَ الشَّهْرِ الَّذِي مَضَى مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ صَحَّ، وَفَرَّطَ فِي قَضَائِهِ حَتّٰى اَدْرَكَهُ شَهْرُ رَمَضَانَ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ بَلَغَكَ يُطْعِمُ؟ قَالَ: مُدٌّ زَعَمُوا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ مہینہ جو پہلے گزر چکا ہے' اُس کی جگہ وہ کھانا کھلائے گا' کیونکہ اب وہ تندرست ہو چکا ہے اور وہ اپنی قضاء کو مؤخر کرے گا' جب تک وہ ایک اور رمضان کا مہینہ نہیں پالیتا۔ میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ تک اس بارے میں کیا روایت پہنچی ہے' کہ کیا وہ کتنا کھانا کھلائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ایک مُد' لوگ یہی بیان کرتے ہیں۔

7623 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ تَتَابَعَهُ رَمَضَانُ آخَرُ وَهُوَ مَرِيضٌ، لَمْ يَصِحَّ بَيْنَهُمَا قَضَى الْاٰخِرَ مِنْهُمَا بِصِيَامٍ، وَقَضَى الْاَوَّلَ مِنْهُمَا بِاِطْعَامِ مُدٍّ مِنْ حِنْطَةٍ، وَلَمْ يَصُمْ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اگلے رمضان کے مہینہ میں بھی بیمار رہا اور وہ ان دونوں کے درمیان تندرست نہ ہوا ہو' تو وہ بعد والے رمضان کی قضاء' روزے رکھ کے کرے گا اور پہلے والے رمضان کی قضاء میں گندم کا ایک مُد کھلا دے گا' وہ پہلے والے رمضان کی قضاء کے روزے نہیں رکھے گا۔

7624 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: "مَنْ مَرِضَ فِيْ رَمَضَانَ فَاَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ مَرِيضًا، فَلَمْ يَصُمْ هَذَا الْاٰخَرَ، ثُمَّ يَصُومُ الْاَوَّلَ، وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ الْاَوَّلِ مُدًّا قَالَ: وَبَلَغَنِيْ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

✽✽ یحییٰ بن سعید' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو بھی شخص رمضان کے مہینہ میں بیمار ہوا اور پھر وہ اگلا رمضان آنے تک بھی بیمار رہے تو وہ اس دوسرے رمضان کے روزے نہیں رکھے گا' پھر وہ پہلے رمضان کے روزے رکھے گا اور پھر پہلے رمضان کے ہر ایک دن کے عوض میں ایک مُد کھلا دے گا۔

(یہاں شاید اصل متن میں الفاظ درست نقل نہیں ہوئے ہیں' ہونا یوں چاہیے: اگر وہ دوسرے رمضان میں بھی بیمار ہی ہو تو وہ دوسرے رمضان کی قضاء کے روزے بعد میں رکھے گا' پہلے کی قضا نہیں کرے گا' بلکہ اس کی جگہ کھانا کھلا دے گا۔)

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

7625 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ تَتَابَعَهُ رَمَضَانَانِ، وَهُوَ مَرِيضٌ لَمْ يَصِحَّ بَيْنَهُمَا قَضَى هَذَا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا بِصِيَامٍ، وَقَضَى الْاَوَّلَ مِنْهُمَا بِطَعَامٍ، وَلَمْ يَصُمْ

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص مسلسل دو رمضان بیمار رہے' وہ ان دونوں کے درمیان تندرست نہ ہو' تو وہ ان میں سے بعد والے رمضان کی قضاء' روزے رکھ کے کرے گا اور پہلے والے رمضان کی جگہ کھانا کھلا دے گا' وہ اُس کے روزے نہیں رکھے گا۔

7626 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: يَقْضِيهِمَا جَمِيعًا بِصِيَامٍ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ ان دونوں کی قضاء کے روزے رکھے گا۔

7627 - اقوالِ تابعین: قَالَ مَعْمَرٍ، وَسَمِعْتُ حَمَّادًا، يَقُوْلُ مِثْلَ قَوْلِ طَاوُسٍ

٭٭ معمر نے حماد کو اُسی کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے' جو طاؤس کا قول ہے۔

7628 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: تَتَابَعَ عَلَيَّ رَمَضَانَانِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَاللّٰهِ اَكَانَ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لَا قَالَ: فَذَهَبَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: اِنَّ رَجُلًا تَتَابَعَ عَلَيْهِ رَمَضَانَانِ قَالَ: تَاللّٰهِ اَكَانَ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِحْدَى مِنْ سَبْعٍ يَصُومُ شَهْرَيْنِ، وَيُطْعِمُ سِتِّيْنَ مِسْكِينًا

٭٭ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک شخص آیا اور بولا: میں مسلسل دو رمضان تک (بیمار رہا ہوں)۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیا ایسا ہی ہوا ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص چلا گیا' پھر دوسرا شخص آیا' اُس نے عرض کی: ایک شخص جو مسلسل دو رمضان تک بیمار رہتا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم! ایسا ہی ہوا تھا؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سات میں سے ایک ہوگا (یہاں اصل متن میں لفظ درست نقل نہیں ہوئے' دو میں سے ایک' ہونا چاہیے)' یا تو دو مہینے کے روزے رکھے گا' یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا۔

7629 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتَ بْنَ الْحَجَّاجِ يَقُوْلُ: خَرَجْنَا فِي سَرِيَّةٍ فِي اَرْضِ الرُّومِ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي اَرْضِ الرُّومِ وَمَعَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ قَالَ: فَخَطَبَنَا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُمَرَ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَقُوْلُ: مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ، وَاَطْعَمَ مِسْكِينًا، وَجَمَعَ فِي فِدْيَةٍ فَاِنَّهُمَا يَعْدِلَانِ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ

٭٭ ثابت بن حجاج بیان کرتے ہیں: ہم روم کی سرزمین پر ایک جنگ میں حصہ لینے کے لیے روانہ ہوئے' ابھی ہم روم کی سرزمین پر موجود تھے' ہمارے ساتھ عوف بن مالک اشجعی بھی موجود تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ہمیں خطبہ دیا تو میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص رمضان کے علاوہ کسی دن میں ایک دن کا روزہ رکھے اور ایک مسکین کو کھانا کھلا دے' تو وہ فدیہ میں جمع ہو جائے گا اور یہ دونوں چیزیں رمضان کے ایک دن کے روزہ کے برابر ہو جائیں گی''۔

7630 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ فِي الرَّجُلِ الْمَرِيضِ فِي رَمَضَانَ فَلَا يَزَالُ مَرِيضًا حَتّٰى يَمُوتَ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَاِنْ صَحَّ فَلَمْ يَصُمْ حَتّٰى مَاتَ اُطْعِمَ عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں جو رمضان میں بیمار ہوتا ہے اور مسلسل بیمار رہتا ہے یہاں تک کہ انتقال کر جاتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی'

(لیکن) اگر وہ تندرست ہوگیا اور اُس نے روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہوگیا تو اُس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں گندم کا نصف صاع صدقہ کردیا جائے گا۔

7631 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✽✽ ابراہیم نخعی کے حوالے سے بھی اسی کی مانند منقول ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

7632 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِيْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَزَلْ مَرِيضًا حَتّٰى يَمُوتَ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، فَاِنْ صَحَّ فَلَمْ يَقْضِهِ حَتّٰى مَاتَ اُطْعِمَ عَنْهُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مَكُّوكٌ مِنْ بُرٍّ، وَمَكُّوكٌ مِنْ تَمْرٍ

✽✽ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان میں بیمار ہوجائے اور وہ مسلسل بیمار رہے یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہوجائے تو اُس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' لیکن اگر وہ تندرست ہوجائے اور ان روزوں کی قضاء بھی نہ کرے یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہوجائے تو اُس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں گندم کا ایک مکوک' یا کھجور کا ایک مکوک (مخصوص پیمانہ) صدقہ کردیا جائے گا۔

7633 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِيْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَصِحَّ حَتّٰى مَاتَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ غُلِبَ عَلٰى اَمْرِهٖ وَقَضَائِهٖ

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان میں بیمار ہوجائے اور وہ تندرست نہ ہو یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہو جائے تو ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں آئے گی کیونکہ وہ اپنے معاملہ اور اپنی قضاء کے حوالے سے مغلوب ہوگیا ہے۔

7634 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِيْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَزَلْ مَرِيضًا حَتّٰى يَمُوتَ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَاِنْ صَحَّ، فَلَمْ يَقْضِهِ اَطْعَمَ عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا مُدًّا مِنْ بُرٍّ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان میں بیمار ہوجائے اور وہ مسلسل بیمار رہے یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہوجائے' تو ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' اگر وہ شخص بعد میں تندرست ہوگیا اور اُس نے ان روزوں کی قضاء نہیں کی (اور پھر اُس کا انتقال ہوگیا) تو اُس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو گندم کا ایک مُد صدقہ کردیا جائے گا۔

7635 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَرِضَ فِيْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَزَلْ مَرِيضًا حَتّٰى مَاتَ لَمْ يُطْعَمْ عَنْهُ، وَاِنْ صَحَّ فَلَمْ يَقْضِهِ حَتّٰى مَاتَ اُطْعِمَ عَنْهُ

✽✽ عبادہ بن نسی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رمضان میں بیمار ہوجائے اور مسلسل بیمار رہے' یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہوجائے تو اُس کی طرف سے کھانا نہیں کھلایا جائے گا' لیکن اگر وہ شخص تندرست ہوگیا ہو اور اُس نے پھر بھی قضاء نہ کی ہو' یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہو

جائے' تو اُس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے گا (یعنی صدقہ کیا جائے گا)''۔

7636 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِيْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَزَلْ مَرِيضًا حَتّٰى يَمُوتَ اُطْعِمَ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينٌ مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان میں بیمار ہو جائے اور وہ مسلسل بیمار رہے' یہاں تک کہ انتقال کر جائے تو اُس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو گندم کا ایک مُد کھلایا جائے گا۔

7637 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُطْعَمُ عَنْهُ

** قتادہ فرماتے ہیں: اُس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے گا۔

7638 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: ذَكَرْتُ لِابْنِ سِيرِينَ قَوْلَ طَاوُسٍ فَمَا اَعْجَبَهُ

** تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے قول کا تذکرہ ابن سیرین سے کیا' تو اُنہیں یہ قول پسند نہیں آیا۔

7639 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَرِضَ فِيْ رَمَضَانَ، ثُمَّ صَحَّ فَلَمْ يَقْضِهِ، حَتّٰى مَرَّ بِهِ رَمَضَانُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَهُوَ صَحِيحٌ؟ قَالَ: يُطْعِمُ مَرَّةً وَاحِدَةً ثَلَاثِينَ مِسْكِينًا ثَلَاثِينَ مُدًّا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص رمضان میں بیمار ہو جاتا ہے' پھر وہ تندرست ہو جاتا ہے لیکن وہ روزوں کی قضاء نہیں کر پاتا یہاں تک کہ اُس پر تین رمضان گزر جاتے ہیں اور وہ شخص تندرست ہوتا ہے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ ایک ہی مرتبہ تیس مسکینوں کو تیس مُد (اناج) صدقہ کر دے گا۔

7640 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَرَجُلٌ مَرِضَ رَمَضَانَ كُلَّهُ فَلَمْ يَزَلْ مَرِيضًا حَتّٰى مَرَّ بِهِ رَمَضَانُ آخَرُ قَالَ: يُطْعِمُ مَرَّةً وَاحِدَةً قَطُّ، قُلْتُ لَهُ: فَرَجُلٌ مَرِضَ رَمَضَانَ كُلَّهُ، فَلَمْ يَزَلْ مَرِيضًا حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْاٰخَرُ مَرِيضًا قَالَ: يَقْضِي الْاَوَّلَ قَطُّ، وَلَا يُطْعِمُ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص پورا رمضان بیمار رہتا ہے' اُس کے بعد وہ مسلسل بیمار رہتا ہے یہاں تک کہ اگلا رمضان بھی اُس پر گزر جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ صرف ایک مرتبہ کھانا کھلائے گا۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک شخص پورا رمضان بیمار رہتا ہے' اُس کے بعد وہ مسلسل بیمار رہتا ہے یہاں تک کہ اگلا رمضان بھی اُسے بیمار ہونے کے عالم میں آتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ صرف پہلے والے رمضان کی قضاء کرے گا اور وہ کھانا نہیں کھلائے گا۔

7641 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ مَرِضَ رَمَضَانَ حَتّٰى اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ مَرِيضًا، فَمَرِضَهُ كُلَّهُ، ثُمَّ صَحَّ، فَلَمْ يَقْضِهِمَا حَتّٰى اَدْرَكَهُ الثَّالِثُ قَالَ: كَمْ يُطْعِمُ؟ قَالَ: سِتِّينَ

مِسْكِينًا سِتِّينَ مُدًّا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص رمضان میں بیمار رہتا ہے یہاں تک کہ اُسے دوسرا رمضان بھی بیماری کے عالم میں آ جاتا ہے اور وہ اس پورا عرصہ بیمار رہتا ہے پھر وہ تندرست ہو جاتا ہے اور ان دونوں کی قضاء نہیں کر پاتا' یہاں تک کہ تیسرا رمضان آ جاتا ہے' تو وہ کتنا کھانا کھلائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ مُد صدقہ کرے گا۔

7642 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَرَجُلٌ مَرِضَ رَمَضَانَ كُلَّهُ، ثُمَّ صَحَّ، فَلَمْ يَقْضِهِ حَتَّى مَاتَ قَالَ: يُطْعَمُ عَنْهُ ثَلَاثُونَ مِسْكِينًا ثَلَاثِينَ مُدًّا قُلْتُ: فَرَجُلٌ مَرِضَ رَمَضَانَ كُلَّهُ، ثُمَّ صَحَّ فَلَمْ يَقْضِهِ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ فَمَاتَ فِيهِ، أَوْ بَعْدَهُ قَالَ: يُطْعَمُ عَنْهُ سِتُّونَ مِسْكِينًا سِتِّينَ مُدًّا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص پورا رمضان بیمار رہتا ہے پھر وہ تندرست ہو جاتا ہے' وہ اُس کی قضاء نہیں کر پاتا یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہو جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس کی طرف سے تیس مسکینوں کو تیس مُد صدقہ کیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: ایک شخص پورا رمضان بیمار رہتا ہے پھر وہ تندرست ہو جاتا ہے' وہ اُس کی قضاء نہیں کر پاتا یہاں تک کہ دوسرا رمضان آ جاتا ہے' پھر اُس رمضان میں یا اُس کے بعد اُس کا انتقال ہو جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس شخص کی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ مُد صدقہ کیے جائیں گے۔

7643 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ مَرِضَ رَمَضَانَ كُلَّهُ، ثُمَّ صَحَّ، فَلَمْ يَقْضِهِ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ، فَمَاتَ فِيهِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ: يُطْعَمُ عَنْهُ مَكَانَ الْأَوَّلِ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينَانِ كَمَا صَنَعَ

✽✽ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو رمضان میں پورا مہینہ بیمار رہتا ہے' پھر وہ تندرست ہو جاتا ہے' پھر وہ اُس کی قضاء نہیں کر پاتا' یہاں تک کہ اگلا رمضان آ جاتا ہے' پھر اُس رمضان یا اُس کے بعد اُس کا انتقال ہو جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: پہلے رمضان کی جگہ اُس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں دو مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے گا' جس طرح کہ اُس نے کیا ہے۔

7644 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ، وَعَلَيْهِ صِيَامُ رَمَضَانَ آخَرَ أُطْعِمَ عَنْهُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ

✽✽ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: جب کوئی شخص فوت ہو جائے اور اُس پر رمضان کے مہینہ کے روزے لازم ہوں' تو اُس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں گندم کا نصف صاع صدقہ کیا جائے گا۔

7645 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ، وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ قَالَ:

صُومِي مَكَانَهَا

✽✽ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے' اُن پر ایک مہینہ کے روزے لازم تھے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُن کی جگہ روزے رکھ لو۔

7646 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ صِيَامُ رَمَضَانَ قَضَى عَنْهُ بَعْضُ اَوْلِيَائِهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ حَمَّادٌ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص بیمار ہو جائے اور اُس پر رمضان کے روزوں کی قضاء لازم ہو' تو اُس کے اولیاء میں سے کوئی شخص اُس کی طرف سے قضاء روزے رکھ لے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حماد نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

7647 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّ امْرَاَةً مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ سَنَةٍ، وَتَرَكَتْ زَوْجَهَا، وَبَنِيهَا ثَلَاثَةً قَالَ: طَاوُسٌ: صُومُوا عَنْهَا سَنَةً كُلُّكُمْ

✽✽ طاؤس بیان کرتے ہیں: ایک خاتون کا انتقال ہو جاتا ہے' اُس پر ایک سال کے روزے لازم تھے' وہ اپنے شوہر کو چھوڑتی ہے اور تین بچوں کو چھوڑتی ہے' تو طاؤس فرماتے ہیں: تم لوگ اُس عورت کی طرف سے پورا سال روزے رکھ لو۔

7648 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرُ صِيَامٍ فَلَمْ يَقْضِهِ قَالَ: يَصُومُ عَنْهُ بَعْضُ اَوْلِيَائِهِ

✽✽ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُس پر نذر کے روزے لازم تھے' جنہیں اُس نے ادا نہیں کیا تھا' تو زہری فرماتے ہیں: اُس کے اولیاء میں سے کوئی ایک اُس کی طرف سے وہ روزے رکھ لے گا۔

7649 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَا: يُطْعَمُ عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينٌ

✽✽ قتادہ اور عطاء فرماتے ہیں: اُس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں' ایک مسکین کو صدقہ کر دیا جائے گا۔

7650 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَجُلٍ مَاتَ، وَعَلَيْهِ رَمَضَانُ، وَعَلَيْهِ نَذْرُ صِيَامِ شَهْرٍ آخَرَ قَالَ: يُطْعَمُ عَنْهُ سِتُّونَ مِسْكِينًا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا انتقال ہو جاتا ہے اور اُس پر رمضان کے روزے لازم تھے اور اُس پر کسی دوسرے مہینہ کے نذر کے روزے بھی لازم تھے' تو وہ یہ فرماتے ہیں: اُس شخص کی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیا جائے گا۔

7651 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ بَلَغَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: يُطْعَمُ عَنْهُ مَكَانَ رَمَضَانَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينٌ، وَيَصُومُ عَنْهُ بَعْضُ اَوْلِيَائِهِ النَّذْرَ

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَذَكَرَهُ عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایسے شخص کی طرف سے رمضان کے روزوں کی جگہ ہرایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے گا اور نذر کے روزوں کے حوالے سے اُس کے اولیاء میں سے کوئی ایک اُس کی طرف سے روزے رکھ لے گا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ تَدَارُكِ شَهْرِ رَمَضَانَ عَلَى الْمُسَافِرِ

باب: جب رمضان کا مہینہ کسی مسافر پر آ جائے

(یعنی جو شخص رمضان کے مہینہ میں سفر کی حالت میں رہے)

7652 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الشَّهْرَيْنِ يَتَدَارَكَانِ عَلَى الْمُسَافِرِ قَالَ: كَالْمَرِيضِ سَوَاءٌ، قُلْتُ: رَجُلٌ اَفْطَرَ مِنْ رَمَضَانَ اَيَّامًا فِي سَفَرٍ، ثُمَّ مَاتَ فِي سَفَرِهِ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُقِيمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَلَا يُطْعَمُ عَنْهُ

✻✻ ابن جریج' عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جب مسلسل دو (مرتبہ رمضان کا) مہینہ کسی مسافر کو (سفر کے دوران) آئے' تو اُنہوں نے فرمایا: ایسا شخص بیمار کی مانند ہوگا' ان دونوں کا حکم برابر ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اگر کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں کچھ دن سفر کے دوران روزے نہیں رکھتا' پھر اُسی سفر کے دوران مقیم ہونے سے پہلے اُس کا انتقال ہو جاتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی اور اُس کی طرف سے کھانا نہیں کھلایا جائے گا۔

7653 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَرَجُلٌ اَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فِي سَفَرٍ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ مُسَافِرًا حَتّٰى اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ مُسَافِرًا مَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَقْضِيَ الْاَوَّلَ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يُطْعِمَ، قُلْتُ: فَرَجُلٌ اَفْطَرَ رَمَضَانَ فِي سَفَرٍ، ثُمَّ اَقَامَ، وَلَمْ يَقْضِهِ حَتّٰى اَلْفَاهُ رَمَضَانُ الْمُقْبِلُ مُسَافِرًا اَيُفْطِرُ اِنْ شَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ يُطْعِمُ ثَلَاثِينَ مِسْكِينًا ثَلَاثِينَ مُدًّا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص سفر کے دوران رمضان میں روزے نہیں رکھتا' پھر اُس کے بعد وہ مسلسل سفر پر رہتا ہے' یہاں تک کہ اگلا رمضان بھی اُسے مسافر ہونے کے عالم میں ہی آ جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: ایسے شخص پر صرف یہ بات لازم ہوگی کہ وہ پہلے رمضان کی قضاء کرے گا' ایسے شخص پر کھانا کھلانا لازم نہیں ہوگا۔ میں نے

دریافت کیا: ایک ایسا شخص' جو رمضان میں سفر کے دوران روزے نہیں رکھتا' پھر وہ مقیم ہو جاتا ہے' وہ اُن روزوں کی قضاء نہیں کرتا' یہاں تک کہ اگلا رمضان بھی اُسے مسافر ہونے کے عالم میں ملتا ہے' تو اگر وہ چاہے تو کیا اس میں روزے ترک کر دے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر وہ تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے گا' جو تیس مُد ہو گا۔

7654 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِي الرَّجُلِ يُفْطِرُ اَيَّامًا فِيْ سَفَرٍ، ثُمَّ يَمُوتُ فِيْ سَفَرِهِ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَهُوَ يَدْخُلُ فِيْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَالنَّخَعِيِّ، وَالْحَسَنِ، وَعَطَاءٍ، وَالزُّهْرِيِّ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو سفر کے دوران کچھ دن روزے نہیں رکھتا اور پھر اُسی سفر کے دوران اُس کا انتقال ہو جاتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہو گی۔

اُنہوں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' ابراہیم نخعی' حسن بصری' عطاء اور زہری کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

7655 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ يُفْطِرُ اَيَّامًا فِيْ سَفَرٍ، ثُمَّ يَمُوتُ قَبْلَ اَنْ يُقِيمَ قَالَ: يُطْعَمُ عَنْهُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينٌ

٭٭ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو سفر کے دوران کچھ دن روزے نہیں رکھتا' پھر مقیم ہونے سے پہلے اُس کا انتقال ہو جاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اُس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں' ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے گا۔

بَابُ قَضَاءِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی قضاء کرنا

7656 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ فِيْ قَضَاءِ رَمَضَانَ: صُمْهُ كَمَا اَفْطَرْتَهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رمضان کی قضاء کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: تم یہ روزے اُسی طرح رکھو گے' جس طرح تم نے یہ چھوڑے تھے۔

7657 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صُمْهُ كَمَا اَفْطَرْتَهُ قَالَ: وَقَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: "نَزَلَتْ (فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ) (البقرة: 184) مُتَتَابِعَاتٍ، فَسَقَطَتْ مُتَتَابِعَاتٍ"

٭٭ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: تم یہ روزے اسی طرح رکھو گے' جس طرح تم نے یہ چھوڑے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عروہ نے یہ بات نقل کی ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی:

''تو اُن کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی' جو لگا تار ہوں''۔

تو اس میں سے لفظ ''لگا تار'' ساقط ہو گیا۔

7658 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: يَقْضِيهِ تِبَاعًا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی لگا تار اُن کی قضاء کرے گا۔

7659 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: تِبَاعًا

✽✽ ابراہیم نخعی اور امام شعبی فرماتے ہیں: لگا تار (قضاء کی جائے گی)۔

7660 آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: تِبَاعًا

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لگا تار (قضاء کی جائے گی)۔

7661 اقوالِ تابعین:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: تِبَاعًا

✽✽ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: لگا تار (قضاء کی جائے گی)۔

7662 اقوالِ تابعین:- قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: صُمْهُ كَيْفَ شِئْتَ، وَاَحْصِ الْعَدَدَ

✽✽ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: تم جیسے چاہو یہ روزے رکھ لو لیکن گنتی کا حساب رکھنا۔

7663 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ: كَانَ يَسْتَحِبُّهُ تِبَاعًا

✽✽ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ یہ روزے لگا تار رکھے جائیں۔

7664 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَا فِي رَمَضَانَ: فَرِّقْهُ اِذَا اَحْصَيْتَهُ

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم رمضان کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جب تم ان کا شمار کر لو گے' تو انہیں الگ' الگ (بھی رکھ سکتے ہو)۔

7665 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صُمْ كَيْفَ شِئْتَ قَالَ اللّٰهُ: (فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ) (البقرة: 184)

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم جیسے چاہو روزے رکھ لو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: ''تو ان کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی''۔

7666 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: اِنَّ

شَاءَ فَرَّقَ

** عبید بن عمیر فرماتے ہیں: اگر آدمی چاہے تو انہیں الگ الگ رکھ سکتا ہے۔

7667 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: صُمْ كَيْفَ شِئْتَ اِذَا اَحْصَيْتَ صِيَامَهُ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تم جیسے چاہو روزے رکھ لو جبکہ تم اُن کی گنتی کا حساب رکھو۔

7668 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ: اَحْصِ الْعِدَّةَ، وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ

** ابن محیریز فرماتے ہیں: تم گنتی کا شمار کرو پھر تم جیسے چاہو روزے رکھ لو۔

7669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبدالرحمٰن بن محیریز کے حوالے سے منقول ہے۔

7670 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَفَرِّقْ اِنَّمَا هِيَ عِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ

** مجاہد فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو الگ الگ رکھ لو کیونکہ یہ تعداد دوسرے دنوں میں (پوری کرنا لازم ہے)۔

7671 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ سُئِلَ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ: اَمَعًا اَمْ شَتَّى؟ فَقَالَ: اَيَّ ذٰلِكَ شَاءَ؛ قَالَ اللّٰهُ: (شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ) (النساء: 92) وَلَوْ شَاءَ قَالَ: فَمَنْ قَضَى رَمَضَانَ فَمَعًا، وَلٰكِنْ لَمْ يَقُلْ فِيْهِ شَيْئًا، وَلَمْ يُحَرِّمْهُ صَالِحُ النَّاسِ، فَهُمْ تَبَعٌ لِلْحَلَالِ

** ابن جریج نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: عکرمہ سے رمضان کی قضاء کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ وہ ایک ساتھ کی جائے گی؟ یا الگ الگ کی جا سکتی ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: آدمی جیسے چاہے ویسے کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''دو ماہ کے روزے جو لگاتار ہوں گے''۔

اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ فرما دیتا کہ جس شخص نے رمضان کی قضا کرنی ہے وہ ایک ساتھ کرے لیکن اُس نے اس بارے میں کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی ہے اور نیک لوگوں میں سے بھی کسی نے اسے حرام قرار نہیں دیا ہے تو حلال قرار دینے میں ان کی پیروی کی جائے گی۔

7672 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، عَنْ اُمِّهِ اَنَّهَا سَاَلَتْ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ

قَضَاءِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يُفَرِّقَهُ إِنَّمَا هِيَ عِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

✽✽ سفیان ثوری نے قریش کے ایک فرد کے حوالے سے اُس کی والدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رمضان کی قضاء کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر آدمی انہیں الگ' الگ رکھتا ہے جبکہ دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کر لے۔

7673 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صُمْ كَيْفَ شِئْتَ، وَأَحْصِ الْعِدَّةَ، وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم جیسے چاہو روزے رکھو لیکن گنتی شمار کر لینا۔

یہی روایت ابن جریج نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

7674 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَيَّامِ رَمَضَانَ، فَأَصْبَحَ يَوْمًا، وَلَيْسَ فِي نَفْسِهِ الصِّيَامُ، ثُمَّ بَدَا لَهُ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ أَيَجْعَلُهُ مِنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ، وَلَمْ يَفْرِضْهُ قَبْلَ الْفَجْرِ؟ قَالَ: فَلْيَصُمْهُ، وَلْيَجْعَلْهُ مِنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کسی شخص کے ذمہ رمضان کے کچھ روزے ہوں اور ایک دن وہ صبح کرتا ہے اور اُس کے ذہن میں روزہ رکھنے کا خیال نہیں ہوتا' صبح ہونے کے بعد اُسے یہ مناسب لگتا ہے کہ وہ روزہ رکھ لے' تو کیا وہ اُسے رمضان کی قضاء کا روزہ قرار دے سکتا ہے' جبکہ اُس نے صبح صادق ہونے سے پہلے اس روزے کی نیت نہیں کی تھی۔ تو عطاء نے جواب دیا: آدمی وہ روزہ رکھ سکتا ہے اور اگر وہ چاہے تو اُسے رمضان کی قضاء کا روزہ بنا سکتا ہے۔

7675 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فَجَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عِنْدَ الْعَصْرِ، أَوْ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ آكُلِ الْيَوْمَ شَيْئًا، أَفَأَصُومُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّ عَلَيَّ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ، أَفَأَجْعَلُهُ مَكَانَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✽✽ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: میں سعید بن مسیب کے پاس موجود تھا' عصر کے وقت' یا عصر کے بعد ایک دیہاتی اُن کے پاس آیا اور بولا: آج میں نے سارا دن کچھ نہیں کھایا' تو کیا میں روزہ رکھ لوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے کہا: میرے ذمہ رمضان کے ایک دن کا روزہ بھی ہے' تو کیا میں اُس کی جگہ آج روزہ رکھ لوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی قضاء میں تاخیر کرنا

7676 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ: قَدْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الشَّيْءُ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ لَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَصُومَهُ حَتّٰى يَأْتِيَ شَعْبَانُ قَالَ: فَظَنَنْتُ اَنَّ ذٰلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى يَقُوْلُهُ

✱✱ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے ذمہ رمضان کے کچھ روزے ہوتے تھے پھر میں وہ روزے نہیں رکھ پاتی تھی یہاں تک کہ شعبان آ جاتا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں خاص قرب حاصل تھا۔ یہ بات یحییٰ بن سعید نامی راوی نے بیان کی ہے۔

7677 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الْاَيَّامُ مِنْ رَمَضَانَ، فَمَا اَقْضِيهَا اِلَّا فِي شَعْبَانَ

✱✱ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات میرے ذمہ رمضان کے کچھ روزے ہوتے تھے اور میں اُن کی قضاء صرف شعبان میں کر پاتی تھی۔

7678 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ يَقُوْلُ: يَسْتَنْظِرُهُ مَا لَمْ يُدْرِكْهُ رَمَضَانُ آخَرُ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: آدمی دوسرا رمضان آنے سے پہلے اُن کو ادا کرنے کی کوشش

7676- صحيح البخاري' كتاب الصوم' باب : متى يقضي قضاء رمضان' حديث:1861' صحيح مسلم' كتاب الصيام' باب قضاء رمضان في شعبان' حديث:1998' صحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام' جماع ابواب الصوم في السفر' باب ذكر الدليل على ان الحائض يجب عليها قضاء الصوم في' حديث:1904' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الصيام' باب بيان النهي عن صوم آخر النصف من شعبان' حديث:2187' موطا مالك' كتاب الصيام' باب جامع قضاء الصيام' حديث:682' سنن ابي داؤد' كتاب الصوم' باب تاخير قضاء رمضان' حديث:2060' سنن ابن ماجه' كتاب الصيام' باب ما جاء في قضاء رمضان' حديث:1665' الجامع للترمذي' ابواب الجمعة' ابواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في تاخير قضاء رمضان' حديث:748' السنن الصغرى' الصيام' وضع الصيام عن الحائض' حديث: 2292' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصيام' ما قالوا في قضاء رمضان وتاخيره' حديث:9568' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' الحث على السحور' وضع الصيام عن الحائض' حديث:2587' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيام' باب المفطر من شهر رمضان يؤخر القضاء ما بينه وبين رمضان' حديث:7720' معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الصيام' قضاء رمضان ما بينه وبين رمضان آخر' حديث:2656' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:24401' مسند الشافعي' من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الاصل العتيق' حديث:768' مسند الطيالسي' احاديث النساء' علقمة بن قيس عن عائشة' عبد الله البهي عن عائشة' حديث:1599' مسند ابن الجعد' شريك عن الاعمش' حديث:1720' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة رضي' حديث:949' مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عائشة' حديث:4734' المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' من اسمه علي' حديث:4290' المعجم الصغير للطبراني' من اسمه علي' حديث:568

کرے گا۔

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب: شبِ قدر کا بیان

7679 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَاصِمٌ، اَنَّهُمَا سَمِعَا عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: دَعَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَاَجْمَعُوا اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُلْتُ لِعُمَرَ: اِنِّي لَاَعْلَمُ، اَوْ اِنِّي لَاَظُنُّ اَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ؟، قَالَ عُمَرُ: وَاَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ؟ فَقُلْتُ: "سَابِعَةٌ تَمْضِي، اَوْ سَابِعَةٌ تَبْقَى مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، فَقَالَ عُمَرُ: وَمِنْ اَيْنَ عَلِمْتَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ، وَسَبْعَ اَرَضِينَ، وَسَبْعَةَ اَيَّامٍ، وَاِنَّ الدَّهْرَ يَدُوْرُ فِيْ سَبْعٍ، وَخَلَقَ اللّٰهُ الْاِنْسَانَ مِنْ سَبْعٍ، وَيَاْكُلُ مِنْ سَبْعٍ، وَيَسْجُدُ عَلٰى سَبْعٍ، وَالطَّوَافُ بِالْبَيْتِ سَبْعٌ، وَرَمْيُ الْجِمَارِ سَبْعٌ، لِاَشْيَاءَ ذَكَرَهَا، فَقَالَ عُمَرُ: لَقَدْ فَطِنْتَ لِاَمْرٍ مَا فَطِنَّا لَهُ، وَكَانَ قَتَادَةُ يَزِيْدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ: يَاْكُلُ مِنْ سَبْعٍ قَالَ: "هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ: (اَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا، وَعِنَبًا) الْاٰيَةُ

❋❋ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو بلوایا اور اُن سے شبِ قدر کے بارے میں دریافت کیا تو اُن سب حضرات نے اس بات پر اتفاق کیا کہ یہ آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے یہ پتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مجھے یہ اندازہ ہے کہ وہ کون سی رات ہوتی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کون سی رات ہوتی ہے؟ میں نے جواب دیا: گزرے ہوئے عشرہ کی ساتویں رات یا باقی رہ جانے والے عشرہ کی ساتویں رات۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہیں اس بات کا پتا کیسے چلا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پیدا کیے ہیں، سات زمینیں پیدا کی ہیں، سات دن پیدا کیے ہیں، زمانہ سات میں گھومتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سات چیزوں سے تخلیق کی ہے اور آدمی سات چیزوں سے کھاتا ہے اور سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے، بیت اللہ کے طواف میں سات چکر ہوتے ہیں، جمرات کو سات کنکریاں ماری جاتی ہیں، اُس کے علاوہ اُنہوں نے کچھ اور چیزیں بھی ذکر کیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا بھی وہی اندازہ ہے جو ہمارا اس کے بارے میں اندازہ تھا۔

قتادہ نے یہ بات مزید نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ آدمی سات چیزیں کھاتا ہے، اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''ہم نے اُس میں اناج اور انگور پیدا کیے ہیں''۔

7680 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي رَاَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كَاَنَّهَا لَيْلَةُ كَذَا، وَكَذَا، فَقَالَ: اَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَتْ عَلَى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، فَالْتَمِسُوهَا فِي تِسْعٍ فِي وَتْرٍ

** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں نے شب قدر کو (خواب میں) دیکھا' وہ فلاں فلاں رات محسوس ہوئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ آخری عشرہ کے بارے میں تم سب کے خوابوں میں اتفاق پایا جاتا ہے تو تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

7681 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ فِي التِّسْعِ الْغَوَابِرِ فِي وَتْرٍ

** سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''شب قدر کو آخری عشرہ کی نو راتوں میں تلاش کرو' تم باقی رہ جانے والی طاق راتوں میں تلاش کرو''۔

7682 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، اَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ شِهَابٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ

** عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جبکہ سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی۔

7683 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاُوَلَ مِنْ رَمَضَانَ، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ اَمَامَكَ، فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ اَمَامَكَ، فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِي وَتْرٍ، يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا تو آپ کو بتایا گیا کہ جس چیز کی آپ تلاش میں ہیں وہ آگے ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا تو آپ کو بتایا گیا کہ جو چیز آپ طلب کر رہے ہیں وہ آگے ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد شب قدر تھی۔

7684 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي هَارُونَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: اعْتَكَفَ، وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ

ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا' آپ کے ساتھ ہم نے بھی اعتکاف کیا۔

7685 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَاَتَيْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ - وَكَانَ لِي صَدِيقًا -، فَقُلْتُ: اَلا تَخْرُجُ بِنَا اِلَى النَّخْلِ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: فَخَرَجَ، وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: اَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ قَالَ: فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَاُنْسِيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِي وَتْرٍ، وَرَاَيْتُ اَنِّي اَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَمَنِ اعْتَكَفَ مَعِي، فَلْيَرْجِعْ اِلَى مُعْتَكَفِهِ قَالَ: فَرَجَعْنَا، وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ فَجَائَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَاَيْتُ عَلَى اَرْنَبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْصَرَفَ اَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ، وَاَرْنَبَتِهِ، يَعْنِي لَيْلَةَ اِحْدَى وَعِشْرِينَ

* * ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: ہم قریش کے کچھ افراد شبِ قدر کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے' میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ میرے دوست تھے' میں نے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ بعض تک نہیں چلیں گے؟ اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! پھر وہ باہر نکلے' اُنہوں نے چادر اوڑھی ہوئی تھی' میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شبِ قدر کے بارے میں کوئی چیز ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رمضان کے مہینہ کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا پھر بیسویں صبح ہم لوگ وہاں سے اُٹھنے کے لیے تیار ہونے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کو دیکھا تھا پھر وہ مجھے بھلا دی گئی' اب تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو' میں نے یہ دیکھا کہ میں اُس رات میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں' تو جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہوا ہے وہ اپنی اعتکاف کی جگہ واپس چلا جائے۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم اپنے اعتکاف کی جگہ واپس آ گئے اور اُس وقت آسمان پر بادل کا کوئی نشان نہیں تھا لیکن پھر بادل آیا اور ہم پر بارش شروع ہو گئی یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی' وہ کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی جب نماز کھڑی ہو گئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے آپ کے ناک پر اور پیشانی پر مٹی کا نشان دیکھا' یعنی یہ اکیسویں رات کی صبح کی بات ہے۔

7686 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَنْضَحُ عَلَى اَهْلِهِ الْمَاءَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

* * عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تئیسویں رات میں اپنے اہلِ خانہ پر پانی چھڑک کر اُنہیں بیدار رکھا کرتے تھے۔

7687 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ سَيْفٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ

يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَسَكَتَ سَاعَةً، فَقَالَ: لَقَدْ قُلْتُ لَكُمْ مَا قُلْتُ آنِفًا، وَاَنَا اَعْلَمُهَا، وَاِنِّيْ لَاَعْلَمُهَا، ثُمَّ اُنْسِيتُهَا، اَرَاَيْتُمْ يَوْمًا كُنَّا مَكَانَ كَذَا، وَكَذَا، اَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ؟ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَقَالُوْا: سِرْنَا فَفَعَلْنَا حَتّٰى اسْتَقَامَ مَلَأُ الْقَوْمِ عَلٰى اَنَّهَا لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

✻✻ سعید بن میّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے کچھ اصحاب کے درمیان موجود تھے' آپ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو شب قدر کے بارے میں نہ بتاؤں! لوگوں نے کہا: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ کچھ دیر خاموش رہے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ابھی تھوڑے دیر پہلے جب میں نے تمہارے ساتھ بات چیت کی تھی تو اُس وقت مجھے اس کا علم تھا اور پھر اس کا علم ہونے کے بعد مجھے یہ بھلا دی گئی' تم لوگوں کے خیال میں جب ہم فلاں جگہ کے اوپر موجود تھے تو وہ کون سی رات تھی؟ نبی اکرم ﷺ نے ایک غزوہ کے بارے میں یہ بات دریافت کی۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم لوگوں نے اندازے لگانے شروع کیے یہاں تک کہ زیادہ تر لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ وہ تیسویں رات تھی۔

7688 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْتُ فِي النَّوْمِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كَاَنَّهَا لَيْلَةٌ سَابِعَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِيْ لَيْلَةٍ سَابِعَةٍ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا مِنْكُمْ، فَلْيَتَحَرَّهَا فِيْ لَيْلَةٍ سَابِعَةٍ، قَالَ: مَعْمَرٌ: فَكَانَ اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ فِيْ لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ، وَيَمَسُّ طِيبًا

✻✻ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے خواب میں شب قدر دیکھی گویا وہ ساتویں رات ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ ساتویں رات کے بارے میں تمہارے خوابوں میں اتفاق پایا جاتا ہے' تو تم میں سے جو شخص اُسے تلاش کرنا چاہتا ہو تو وہ ساتویں رات میں اسے تلاش کرے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایوب تیسویں رات کو غسل کرتے تھے اور خوشبو لگا کر (اہتمام سے عبادت کیا کرتے تھے)۔

7689 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ بَعْضِهِمْ، اَنَّ الْجُهَنِيَّ، اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ صَاحِبُ بَادِيَةٍ، وَمَاشِيَةٍ فَاَوْصِنِيْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، اَقُوْمُ فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْ لَيْلَتَيْنِ؟ قَالَ: بَلْ لَيْلَةٌ فَدَعَاهُ فَسَارَّهُ لَا يَدْرِيْ اَحَدٌ مَا اَمَرَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوا اللَّيْلَةَ الَّتِيْ يَقُوْمُ فِيهَا الْجُهَنِيُّ فَكَانَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ نَزَلَ بِاَهْلِهٖ، وَقَامَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ

✻✻ ایوب نے دیگر راویوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جہینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ویرانوں میں اپنے جانوروں کے ساتھ رہتا ہوں تو آپ مجھے شب قدر کے بارے میں ہدایت کر دیجئے تاکہ میں اُس میں نوافل ادا کیا کروں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا دو راتوں کے بارے

میں کر دوں؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! ایک رات کے بارے میں کریں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے اپنے پاس بلوایا اور سرگوشی میں اُس سے کوئی بات چیت کی' کسی کو پتا نہیں چلا کہ نبی اکرم ﷺ نے اُسے کیا ہدایت کی ہے' تو لوگوں نے کہا: تم اُس رات کا جائزہ لو جس رات میں جہینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والا یہ شخص نوافل ادا کرے گا۔ تو اُس شخص نے تیئسویں رات میں اپنے اہلِ خانہ کے پاس پڑاؤ کیا اور اُس رات نوافل ادا کرتا رہا۔

7690 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، أَنَّ الْجُهَنِيَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي ذُو ثِقْلَةٍ وَضَيْعَةٍ - وَكَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ - فَأْمُرْنِي بِلَيْلَةٍ قَالَ: أَوْ لَيْلَتَيْنِ قَالَ: بَلْ لَيْلَةٌ فَدَعَاهُ فَسَارَّهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَأَمَرَهُ بِلَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، فَكَانَ يُمْسِي تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِي الْمَسْجِدِ، وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ حَتَّى يُصْبِحَ، وَلَا يَشْهَدُ شَيْئًا مِنْ رَمَضَانَ قَبْلَهَا، وَلَا بَعْدَهَا، وَلَا يَوْمَ الْفِطْرِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ادریس جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جانوروں اور کھیتی باڑی کرنے والا شخص ہوں' آپ مجھے کسی رات کے بارے میں ہدایت کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا دو راتوں کے بارے میں کہہ دوں؟ اُنہوں نے عرض کی: ایک رات کے بارے میں بتائیے! تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں بلایا اور دو یا شاید تین مرتبہ اُنہیں سرگوشی میں کوئی ہدایت کی' تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں تیئسویں رات کے بارے میں حکم دیا تھا' وہ اُس رات شام کے وقت مسجد میں آ جاتے تھے اور صبح صادق ہونے تک مسجد سے باہر نہیں نکلتے تھے حالانکہ وہ اس رات سے پہلے یا اس کے بعد رمضان میں (اپنے ویرانے اور بیابان سے مدینہ منورہ شہر میں) کبھی بھی مسجد میں نہیں آیا کرتے تھے یہاں تک کہ عید الفطر کے دن بھی نہیں آتے تھے۔

7691 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ شَاسِعُ الدَّارِ فَأْمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُ فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

✽✽ ابونضر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسا شخص ہے جس کا گھر دور ہے تو آپ مجھے کسی رات کے بارے میں ہدایت کیجئے جس میں' میں (یہاں مسجد نبوی میں) آ جایا کروں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم تیئسویں رات میں آ جایا کرو۔

7692 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِلَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

✽✽ عیسیٰ بن عبداللہ بن انیس اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں تیئسویں رات کے بارے میں ہدایت کی تھی۔

7693 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّهُ: كَانَ يَرَاهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ

وَعِشْرِينَ فَحَدَّثَهُ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ اَنَّهُ قَالَ: لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، وَاَنَّهُ قَدْ جَرَّبَ ذٰلِكَ بِاَشْيَاءَ، وَبِالنُّجُومِ فَلَمْ يَلْتَفِتْ مَكْحُولٌ اِلٰى ذٰلِكَ

* * محمد بن راشد نے مکحول کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ تیئیسویں رات کو شبِ قدر سمجھتے تھے' تو حسن بن حُر نے عبدہ بن ابولبابہ کے حوالے سے اُنہیں یہ بات بتائی کہ یہ ستائیسویں رات ہوتی ہے' اُنہوں نے اس رات میں کچھ چیزوں کا تجربہ کیا ہے اور ستاروں کا بھی حساب لگایا ہے' لیکن مکحول نے اُن کی اس روایت کی طرف توجہ نہیں دی۔

7694 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْزِلَ الْمَدِينَةَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ

* * عطیہ بن عبداللہ بن انیس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں رمضان کی تیئیسویں رات میں مدینہ منورہ (مسجد نبوی میں عبادت کرنے کے لیے) آ جایا کروں۔

7695 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُوقِظُنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ، وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ

* * اسود بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں رمضان کی تیئیسویں رات میں بیدار رکھا کرتی تھیں (تاکہ ہم عبادت کریں)۔

7696 - آثارِ صحابہ: قَالَ: وَاَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَتَحَرَّى لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةَ تِسْعَ عَشْرَةَ، وَاِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

* * امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اُنیسویں' اکیسویں اور تیئیسویں رات میں شبِ قدر کو تلاش کرتے تھے۔

7697 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ صَبَاحَةَ بَدْرٍ، اَوْ اِحْدَى وَعِشْرِينَ، اَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

* * اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: تم سترہویں رات میں شبِ قدر کو تلاش کرو جس سے اگلے دن غزوۂ بدر ہوا تھا اور اکیسویں رات میں اور تیئیسویں رات میں تلاش کرو۔

7698 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: نَظَرْتُ الشَّمْسَ عِشْرِينَ سَنَةً فَرَاَيْتُهَا تَطْلُعُ صَبِيحَةَ اَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ

* * معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے بیس سال تک سورج کا جائزہ لیا ہے تو میں نے یہ دیکھا ہے کہ وہ رمضان کی چوبیسویں صبح (یعنی تیئیسویں رات کے بعد) جب طلوع ہوتا ہے تو اُس میں شعاع نہیں ہوتی (یعنی اُس کی تپش تیز نہیں ہوتی)۔

7699 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ يَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ وَتْرٍ

٭٭ ابوقلابہ فرماتے ہیں: شبِ قدر آخری عشرہ میں طاق راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔

7700 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قُلْتُ: اَبَا الْمُنْذِرِ يَعْنِيْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، اَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَاِنَّ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ يَقُوْلُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ، وَلٰكِنَّهُ عَمّٰى عَلَى النَّاسِ كِيْ لَا يَتَّكِلُوا، وَالَّذِيْ اَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا لَفِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَاِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ قَالَ: قُلْتُ اَبَا الْمُنْذِرِ بِمَا عَلِمْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: بِالْاٰيَةِ الَّذِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ رَاَيْنَا وَحَفِظْنَا، فَوَاللّٰهِ اِنَّهَا لَهِيَ مَا يَسْتَثْنِيْ قَالَ: - قُلْتُ لِزِرٍّ - وَمَا الْاٰيَةُ؟ قَالَ: اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ غَدَاتَئِذٍ كَاَنَّهَا طِسْتٌ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ

٭٭ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اے ابومنذر! (یعنی حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا) آپ مجھے شبِ قدر کے بارے میں بتایئے کیونکہ حضرت ابن اُم عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تو یہ فرماتے ہیں: جو شخص سال بھر نوافل ادا کرتا رہے وہی اس رات تک پہنچ سکتا ہے۔ تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے! وہ یہ بات جانتے ہیں کہ یہ رمضان میں ہوتی ہے لیکن اُنہوں نے لوگوں کو اس سے اس لیے لاعلم رکھا تاکہ لوگ اسی پر تقیہ نہ کرلیں' اُس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد پر کتاب نازل کی! یہ رات رمضان کے مہینہ میں ہوتی ہے اور یہ ستائیسویں رات ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا کہ اے ابومنذر! آپ کو اس بات کا کیسے پتا چلا؟ اُنہوں نے کہا: اُس نشانی کی وجہ سے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا' ہم نے اُسے دیکھا بھی اور یاد بھی رکھا' اللہ کی قسم! اُنہوں نے اپنی قسم میں کوئی استثنیٰ نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے زر بن حبیش سے دریافت کیا: وہ نشانی کیا تھی؟ اُنہوں نے کہا: یہ کہ اس سے اگلے دن جب سورج طلوع ہوتا ہے وہ ایک طشت کی مانند ہوتا ہے جس میں شعاع نہیں ہوتی۔

7791 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شُرَيْكٍ قَالَ: رَاَيْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ وَقَامَ الْحَجَّاجُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَكَاَنَّهُ قَالَ: اِنَّ قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَجَعَلَ زِرٌّ يُرِيْدُ اَنْ يَثِبَ عَلَيْهِ، وَيَحْبِسُهُ النَّاسُ، قَالَ زِرٌّ: هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ، فَمَنْ اَدْرَكَهَا فَلْيَغْتَسِلْ، وَلْيُفْطِرْ عَلٰى لَبَنٍ، وَلْيَكُنْ فِطْرُهُ بِالسَّحَرِ

٭٭ عبداللہ بن شریک بیان کرتے ہیں: میں نے زر بن حبیش کو دیکھا کہ حجاج منبر پر کھڑا ہوا شبِ قدر کا ذکر کر رہا تھا اور گویا یہ کہہ رہا تھا: کچھ لوگ شبِ قدر کا ذکر کرتے ہیں' تو زر نے آگے بڑھ کر اُس پر حملہ کرنا چاہا' لوگوں نے اُسے روک لیا' زر نے کہا: یہ ستائیسویں رات ہوتی ہے جو شخص اس رات کو پالے وہ غسل کرے اور دودھ کے ذریعہ افطاری کرے' بلکہ اُس کی افطاری سحری کے ساتھ ہونی چاہیے۔

7702 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ أَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ
يَقُولُ سُفْيَانُ: "شَدَّ الْمِئْزَرَ: لَا يَقْرَبُ النِّسَاءَ"

✵✵ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب رمضان کا آخری عشرہ آ جاتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہلِ خانہ کو بیدار کرتے تھے اور تہبند (یعنی کمر ہمت) باندھ لیتے تھے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: یہاں تہبند کو باندھنے سے مراد یہ ہے: آپ اپنی ازواج کے قریب نہیں جاتے تھے (یعنی اُن سے وظیفۂ زوجیت ادا نہیں کرتے تھے)۔

7703 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہلِ خانہ کو (عبادت کے لیے) بیدار رکھا کرتے تھے۔

7704 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ أَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ

✵✵ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب رمضان کا آخری عشرہ آ جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہلِ خانہ کو بیدار رکھا کرتے تھے' آپ رات بھر عبادت کرتے تھے اور کمر ہمت باندھ لیتے تھے۔

7705 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، أَنَّهُ: كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي كُلِّ ثَلَاثٍ، فَإِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ خَتَمَ فِي لَيْلَتَيْنِ، وَاغْتَسَلَ كُلَّ لَيْلَةٍ

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں ہر تین دن میں ایک مرتبہ قرآنِ پاک ختم کرتے تھے اور جب آخری عشرہ آ جاتا تھا تو وہ ہر دو دن میں ایک مرتبہ پورا قرآن پڑھ لیتے تھے اور ہر رات میں غسل کرتے تھے۔

7706 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا مِنَ الشَّهْرِ شَيْئًا حَتَّى بَقِيَتْ سَبْعٌ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ نَحْوٌ مِنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا اللَّيْلَةَ الرَّابِعَةَ، وَقَامَ بِنَا اللَّيْلَةَ الَّتِي تَلِيهَا حَتَّى ذَهَبَ نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ، فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَتْ لَهُ بَقِيَّةُ لَيْلَتِهِ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا السَّادِسَةَ، وَقَامَ بِنَا السَّابِعَةَ، وَبَعَثَ إِلَى أَهْلِهِ، وَاجْتَمَعَ النَّاسُ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُورُ

✵✵ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینہ میں روزے رکھے' آپ نے پورا مہینہ ہمیں کوئی نوافل نہیں پڑھائے یہاں تک کہ جب سات راتیں باقی رہ گئیں تو آپ نے ہمیں نوافل پڑھائے یہاں تک کہ ایک تہائی رات رخصت ہوگئی' پھر آپ نے چوتھی رات میں ہمیں کوئی نوافل نہیں پڑھائے' پھر آپ نے اُس کے بعد والی رات میں ہمیں نوافل پڑھائے یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ اس رات کے باقی رہ جانے والے حصہ میں بھی ہمیں نوافل پڑھاتے (تو بڑی مہربانی ہوتی)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص امام کے ساتھ نوافل ادا کرے اور پھر فارغ ہو کر چلا جائے تو باقی رہ جانے والی رات میں اُس کے لیے ثواب کی اُمید رکھی جاتی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چھٹی رات میں کوئی نوافل نہیں پڑھائے' پھر آپ نے ساتویں رات میں ہمیں نوافل پڑھائے' آپ نے اپنے اہلِ خانہ کو بھی بلوالیا' اور لوگ بھی اکٹھے ہو گئے تو آپ نے ہمیں اتنی طویل نماز پڑھائی کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ہماری ''فلاح'' نہ رہ جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: ''فلاح'' سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سحری!

7707 - آثارِ صحابہ: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُحَنَّسَ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ: زَعَمُوا اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَدْ رُفِعَتْ قَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: فَهِیَ فِیْ كُلِّ رَمَضَانَ اَسْتَقْبِلُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ**

✵✵ عبداللہ بن یحنس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ شبِ قدر اُٹھالی گئی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جو یہ کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا یہ ہر اُس رمضان میں ہوتی ہے' جو میں پاتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

7708 - حدیث نبوی: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِیِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِیْ كُلِّ رَمَضَانَ يَاْتِیْ قَالَ: وَحَدَّثَنِیْ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَقِيْلَ لَهُ: كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، ثُمَّ رُفِعَتْ حِيْنَ قُبِضُوْا، اَوْ هِیَ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ؟ قَالَ: بَلْ هِیَ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ، بَلْ هِیَ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ**

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر آنے والے رمضان میں شبِ قدر ہوتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت یزید بن عبداللہ بن ہاد نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شبِ قدر کے بارے میں دریافت کیا گیا' آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یہ انبیاء کے ساتھ ہوتی تھی' پھر جب اُن کا انتقال ہو جاتا تھا' تو اسے اُٹھالیا جاتا تھا' تو کیا اب یہ ہر سال میں ہوگی (یا اسے اُٹھالیا جائے گا)؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ ہر سال میں ہوگی' بلکہ یہ ہر سال میں ہوگی۔

7709 - حدیث نبوی: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، اَنَّ شَيْخًا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، سَاَلَ اَبَا ذَرٍّ بِمِنًى، فَقَالَ: رُفِعَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ اَمْ هِیَ فِیْ كُلِّ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُفِعَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ: بَلْ هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اہلِ مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ نے منٰی میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا' اُس نے کہا: شبِ قدر کو اُٹھالیا گیا ہے؟ یا یہ ہر رمضان میں ہوتی ہے؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' میں نے عرض کی: شبِ قدر کو اُٹھالیا گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔

بَابُ قَضَاءِ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ

باب: (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں رمضان کی قضاء کرنا

7710 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، كُرِهَ اَنْ يُقْضٰى رَمَضَانُ فِي الْعَشْرِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُهُ

✲✲ زہری بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں رمضان کی قضاء کی جائے۔ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو یہی بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

7711 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ اَنَّهُ: كَرِهَ قَضَاءَ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ

✲✲ ہشام بن حسان کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں رمضان کی قضاء کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

7712 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا يُقْضٰى رَمَضَانُ فِيْ ذِي الْحِجَّةِ

✲✲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ذوالحج میں رمضان کی قضاء نہیں کی جائے گی۔

7713 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ، وَسَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَلَيْهِ اَيَّامٌ مِنْ رَمَضَانَ اَيَتَطَوَّعُ فِي الْعَشْرِ؟ قَالَا: يَبْدَاُ بِالْفَرِيْضَةِ

✲✲ حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جس کے ذمہ رمضان کے کچھ روزے لازم ہوتے ہیں' تو کیا وہ (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں نفلی روزے رکھ سکتا ہے؟ اُن دونوں نے جواب دیا: وہ پہلے فرض روزے رکھے گا۔

7714 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُقْضٰى رَمَضَانُ فِي الْعَشْرِ

✲✲ اسود بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں

رمضان کی قضاء کرلی جائے۔

7715 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ قَالَ: اِنَّ عَلَيَّ اَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ، اَفَاَصُومُ الْعَشْرَ تَطَوُّعًا؟ قَالَ: لَا، وَلِمَ؟ ابْدَاْ بِحَقِّ اللّٰهِ، ثُمَّ تَطَوَّعْ بَعْدَمَا شِئْتَ

✽✽ عثمان بن موہب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: میرے ذمہ رمضان کے کچھ روزے ہیں' تو کیا میں (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں نفلی روزے رکھ سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تم کیوں ایسے کروگے' تم پہلے اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرو' پھر تم جتنے چاہو نوافل ادا کرو۔

7716 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَنْ عَطَاءٍ، كُرِهَ اَنْ يَتَطَوَّعَ الرَّجُلُ بِصِيَامٍ فِي الْعَشْرِ، وَعَلَيْهِ صِيَامٌ وَاجِبٌ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ صُمِ الْعَشْرَ، وَاجْعَلْهَا قَضَاءً

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ آدمی (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں نفلی روزے رکھے جبکہ اُس کے ذمہ فرض روزے ہوں۔ عطاء فرماتے ہیں: بلکہ تم ذوالحج کے عشرہ کے روزے رکھو اور اُنہیں قضاء بنالو۔

7717 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ، عَنْ عَجُوزٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَا بَلْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ الْحَقَّ

✽✽ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جی نہیں! بلکہ تم حق کو ادا کروگے (یعنی جو روزے لازم ہیں' پہلے اُنہیں رکھوگے)۔

7718 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: مَنْ كَانَ عَلَيْهِ صِيَامُ رَمَضَانَ، فَتَطَوَّعَ بِصِيَامٍ، فَلْيَجْعَلْ مَا تَطَوَّعَ بِهِ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ

✽✽ مجاہد بیان کرتے ہیں: جس شخص کے ذمہ رمضان کے روزے ہوں اور پھر وہ نفلی روزہ رکھنا چاہے' تو اُسے چاہیے کہ وہ اُن نفلی روزوں کو رمضان کی قضاء بنالے۔

بَابُ قِيَامِ رَمَضَانَ

باب: رمضان میں نوافل ادا کرنا

7719 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَمَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَاْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ، وَيَقُولُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا، وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اہتمام سے حکم دیئے بغیر اُنہیں رمضان کے مہینہ میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ آپ یہ فرماتے تھے: جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے رمضان میں

نوافل ادا کرے گا' اُس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔ پھر نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا' تو معاملہ اسی طرح رہا' پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں یہ معاملہ اسی طرح رہا۔

7720 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

✵✵ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے' رمضان میں نوافل ادا کرتا ہے' اُس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

7721 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِالنَّاسِ ثَلَاثَ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ

✵✵ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے رمضان کی باقی رہ جانے والی تین راتوں میں لوگوں کو نوافل پڑھائے تھے۔

7722 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو اُمَيَّةَ الثَّقَفِيُّ، عَنْ عَرْفَجَةَ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَاْمُرُ النَّاسَ بِالْقِيَامِ فِي رَمَضَانَ، فَيَجْعَلُ لِلرِّجَالِ اِمَامًا، وَلِلنِّسَاءِ اِمَامًا قَالَ: فَاَمَرَنِي فَاَمَمْتُ النِّسَاءَ

✵✵ عرفجہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو رمضان میں نوافل ادا کرنے کا حکم دیتے تھے' وہ مردوں کے لیے الگ امام مقرر کرتے تھے اور عورتوں کے لیے الگ امام مقرر کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے ہدایت کی' تو میں نے خواتین کی امامت کی تھی۔

7723 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ - وَكَانَ يَعْمَلُ لِعُمَرَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ عَلٰى بَيْتِ الْمَالِ - قَالَ: فَخَرَجَ عُمَرُ لَيْلَةً، وَمَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ، وَالنَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ النَّفَرُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اِنِّي لَاَظُنُّ اَنْ لَوْ جَمَعْنَا هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِءٍ وَاحِدٍ كَانَ اَفْضَلَ فَعَزَمَ اَنْ يَجْمَعَهُمْ عَلٰى قَارِءٍ وَاحِدٍ، فَاَمَرَ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَاَمَّهُمْ فَخَرَجَ لَيْلَةً، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ، فَقَالَ: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ، وَالَّتِي تَنَامُونَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَقُومُونَ، يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ، وَكَانُوا يَقُومُونَ فِي اَوَّلِ اللَّيْلِ

✵✵ عروہ بن زبیر نے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کا یہ بیان نقل کیا ہے' جو حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں' بیت المال کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے' اُن کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے' یہ رمضان کے مہینہ کی بات ہے' لوگ مختلف حصوں میں تقسیم تھے' کوئی شخص اکیلا نماز ادا کر رہا تھا' کوئی شخص نماز ادا کر رہا تھا اور کچھ لوگ اُس کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میرا یہ خیال ہے کہ اگر ہم ان سب کو کسی ایک قاری کی اقتداء میں اکٹھا کر دیں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔ پھر انہوں نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایک قاری کی اقتداء میں نماز ادا کریں۔ پھر حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو اُنہوں نے اُن لوگوں کی امامت کرنا شروع کر دی۔ ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو لوگ اپنے قاری کی اقتداء میں (اجتماعی طور پر) نماز ادا کر رہے تھے‘ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بہترین نیا طریقہ ہے اور جو لوگ اسے ادا کیے بغیر سو گئے ہیں‘ وہ اُن سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں‘ جو قیام کرتے ہیں‘ اُن کی مراد رات کے آخری حصہ کے نوافل تھے‘ کیونکہ وہ لوگ رات کے ابتدائی حصہ میں نوافل ادا کر کے (سو جاتے تھے)۔

7724 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: " كَانَ اُبَىٌّ يَقُومُ لِلنَّاسِ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ فِىْ رَمَضَانَ، فَاِذَا كَانَ النِّصْفُ جَهَرَ بِالْقُنُوتِ بَعْدَ الرَّكْعَةِ، فَاِذَا تَمَّتْ عِشْرُونَ لَيْلَةً انْصَرَفَ اِلٰى اَهْلِهٖ، وَقَامَ لِلنَّاسِ اَبُوْ حَلِيمَةَ مُعَاذٌ الْقَارِئُ وَجَهَرَ بِالْقُنُوتِ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ حَتّٰى كَانُوا مِمَّا يَسْمَعُونَهٗ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ قَحَطَ الْمَطَرُ، فَيَقُوْلُوْنَ: آمِينَ، فَيَقُوْلُ: مَا اَسْرَعَ مَا تَقُوْلُوْنَ آمِينَ، دَعُونِىْ حَتّٰى اَدْعُوَ "

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی رضی اللہ عنہ‘ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے‘ جب نصف ہو جاتا‘ تو وہ رکوع کے بعد لوگوں کو بلند آواز میں دعائے قنوت پڑھاتے تھے‘ راوی بیان کرتے ہیں: جب بیس راتیں مکمل ہو گئیں‘ تو وہ اپنے اہلِ خانہ کی طرف واپس گئے‘ ابوحلیمہ معاذ قاری لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے‘ اُنہوں نے آخری دس دنوں میں بلند آواز میں دعائے قنوت پڑھی‘ یہاں تک کہ لوگوں نے اُنہیں جو دعائیں مانگتے ہوئے سنا‘ اُس میں یہ الفاظ بھی تھے:

"اے اللہ! بارش کا قحط ہے‘ تو لوگوں نے آمین کہا تو اُنہوں نے کہا: تم لوگ کتنی جلدی آمین کہتے ہو‘ تم مجھے دعا تو پوری کر لینے دیا کرو"۔

7725 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِى الثَّالِثَةِ، وِتْرًا مِثْلَ الْمَغْرِبِ

✽✽ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر ادا کرتے تھے اور صرف تیسری رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے‘ وہ مغرب کی نماز کی طرح وتر ادا کرتے تھے۔

7726 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: لَمْ تَكُنْ تُرْفَعُ الْاَيْدِى فِى الْوِتْرِ فِىْ رَمَضَانَ

✽✽ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: رمضان میں وتر میں رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔

7727 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى اَنَّ يَزِيدَ بْنَ خُصَيْفَةَ، اَخْبَرَهُمْ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ، وَتَمِيمٍ الدَّارِىِّ فَكَانَ اُبَىٌّ يُوتِرُ

بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ"

✻✻ سائب بن یزید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت اُبی بن کعب اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں لوگوں کو جمع کر دیا تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر پڑھایا کرتے تھے۔

7728 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: عُمَرُ اَوَّلُ مَنْ قَنَتَ فِي رَمَضَانَ فِي النِّصْفِ الْاٰخِرِ مِنْ رَمَضَانَ بَيْنَ الرَّكْعَةِ، وَالسَّجْدَةِ

✻✻ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رمضان کے آخری نصف حصہ میں رکوع اور سجدہ کے درمیان دعائے قنوت پڑھی تھی۔

7729 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ الْاٰخِرِ مِنْ رَمَضَانَ بَعْدَ الرُّكُوعِ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ اِبْرَاهِيمَ يَقُوْلُ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان کے آخری نصف حصہ میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پورا سال دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

7730 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، "اَنَّ عُمَرَ: جَمَعَ النَّاسَ فِي رَمَضَانَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَعَلٰى تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَلٰى اِحْدٰى وَعِشْرِينَ رَكْعَةً يَقْرَءُوْنَ بِالْمِئِينَ وَيَنْصَرِفُونَ عِنْدَ فُرُوعِ الْفَجْرِ"

✻✻ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو رمضان کے مہینہ میں حضرت اُبی بن کعب اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں جمع کر لیا' یہ حضرات اکیس رکعات ادا کیا کرتے تھے اور اس میں دوسو آیات کی تلاوت کرتے تھے اور یہ اُس وقت نماز ختم کرتے تھے' جب صبح صادق کا وقت قریب آ چکا ہوتا تھا۔

7731 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانُوا يَقْرَءُوْنَ بِتِسْعٍ وَثَلَاثِينَ، اَوْ اِحْدٰى وَاَرْبَعِينَ قَالَ: وَكَانَ النَّاسُ بِمَكَّةَ زَمَنَ عُمَرَ، وَغَيْرِهٖ يَصُومُونَ وَيَطُوفُونَ حَتّٰى جَمَعَهُمُ الْقَسْرِيُّ

✻✻ حسن بصری بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اُنتالیس یا اکتالیس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور دیگر لوگوں کے زمانہ میں' مکہ میں لوگ اور دیگر علاقوں میں لوگ روزہ رکھتے تھے اور طواف کرتے تھے' یہاں تک کہ قسری نے اُنہیں جمع کیا۔

7732 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ: اَمَرَ عُمَرُ بِثَلَاثَةِ قُرَّاءٍ يَقْرَءُ

وْنَ فِـيْ رَمَضَانَ، فَاَمَرَ اَسْرَعَهُمْ اَنْ يَقْرَاَ بِثَلَاثِيْنَ آيَةً، وَاَمَرَ اَوْسَطَهُمْ اَنْ يَقْرَاَ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ، وَاَمَرَ اَدْنَاهُمْ اَنْ يَقْرَاَ بِعِشْرِيْنَ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ الْقُرَّاءُ يَجْتَمِعُوْنَ فِيْ ثَلَاثٍ فِيْ رَمَضَانَ

** ابوعثمان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین قاریوں کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ رمضان میں (نمازِ تراویح میں) قرآن کی تلاوت کریں' تو جو اُن میں زیادہ تیزی سے پڑھتے تھے تو اُنہیں یہ ہدایت کی تھی' وہ تیس آیات کی تلاوت کریں' جو درمیانی رفتار سے پڑھتے تھے' اُنہیں پچیس آیات کی تلاوت کرنے کا حکم دیا اور جو ہلکی رفتار سے پڑھتے تھے اُنہیں بیس آیات کی تلاوت کا حکم دیا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: قاری صاحبان' رمضان میں تین میں اکٹھے ہوتے تھے۔

7733 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كُنَّا نَنْصَرِفُ مِنَ الْقِيَامِ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ، وَقَدْ دَنَا فُرُوْعُ الْفَجْرِ، وَكَانَ الْقِيَامُ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ ثَلَاثَةً وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً

** سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہم نمازِ تراویح پڑھ کر فارغ ہوتے تھے' تو صبح صادق کا وقت قریب ہو چکا ہوتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں نمازِ تراویح میں تئیس رکعات ادا کی جاتی تھیں۔

7734 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَا اَدْرَكْتُ النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ: فَكَانَ الْقُرَّاءُ يَقُوْمُوْنَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، فَاِذَا قَامَ بِهَا الْقُرَّاءُ فِيْ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَاَى النَّاسُ اَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ عَنْهُمْ

** عبدالرحمٰن بن ہرمز بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کو اس حالت میں پایا ہے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں کافروں پر لعنت کیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: قاری صاحبان آٹھ رکعات میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کر لیتے تھے' اگر کوئی قاری بارہ رکعت میں اس کی تلاوت کرتا تھا' تو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ اُس نے اُنہیں مختصر نماز پڑھائی ہے۔

7735 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ الْقِيَامَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ يَقُوْمُ النَّفَرُ، وَالرَّجُلُ كَذٰلِكَ هَاهُنَا، وَالنَّفَرُ وَرَاءَ الرَّجُلِ فَكَانَ عُمَرُ اَوَّلَ مَنْ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: جَمَعَهُمْ عُمَرُ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ

** عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں رمضان کے مہینہ میں نوافل یوں ادا کیے جاتے تھے کہ کچھ لوگ اکٹھے نماز ادا کر لیتے تھے' کوئی شخص تنہا نماز ادا کر لیتا تھا' کچھ لوگ ایک آدمی کے پیچھے نماز ادا کر لیتے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے لوگوں کو ایک قاری کی اقتداء میں اکٹھا کیا۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے اکٹھا کیا۔

7736 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، اَنَّ عُمَرَ لَمْ يَجْمَعْ اَهْلَ مَكَّةَ عَلٰى قَارِءٍ وَاحِدٍ مِنْ اَجْلِ الطَّوَافِ، تَرَكَ مَنْ شَاءَ طَافَ

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ مکہ کو ایک قاری کے پیچھے اس لیے اکٹھا نہیں کیا کیونکہ وہاں طواف کیا جاتا ہے' تو جو شخص طواف کرنا چاہتا تھا' اُسے اُنہوں نے ترک کر دیا۔

7737 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ بَعْضَ اُمَرَائِهِمْ - مُعَاوِيَةَ اَوْ غَيْرَهُ - اَرَادَ جَمْعَ اَهْلِ مَكَّةَ عَلٰى قَارِءٍ وَاحِدٍ فَقَالَ: منكره كرنبس: لَا تَفْعَلْ دَعِ النَّاسَ مَنْ شَاءَ طَافَ، وَمَنْ شَاءَ صَلّٰى بِصَلَاةِ الْقَارِءِ فَفَعَلَ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: کسی حکمران نے' شاید حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یا شاید کسی اور نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اہلِ مکہ کو ایک قاری کے پیچھے جمع کرے' تو مکرہ کرنبس نے یہ کہا: آپ ایسا نہ کریں' آپ لوگوں کو رہنے دیں' جو چاہے طواف کر لے' جو شخص قاری کے پیچھے نماز ادا کرنا چاہے' وہ ایسا کر لے۔

7738 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ قَامَ بِاَهْلِ مَكَّةَ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ زَيْدُ بْنُ قُنْفُذِ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، وَكَانَ مَنْ شَاءَ قَامَ مَعَهُ، وَمَنْ شَاءَ قَامَ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ شَاءَ طَافَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں سب سے پہلے اہلِ مکہ کو زید بن قنفذ بن زید بن جدعان نے نمازِ تراویح پڑھائی تھی' جو شخص چاہتا تھا وہ اُن کی اقتداء میں نماز ادا کر لیتا تھا' جو شخص چاہتا تھا' وہ تنہا نماز ادا کر لیتا تھا اور جو شخص چاہتا تھا' وہ طواف کرتا رہتا تھا۔

7739 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ رَمَضَانَ، فَيُصَلُّوْنَ الْعِشَاءَ حِيْنَ يَذْهَبُ رُبُعُ اللَّيْلِ، وَيَنْصَرِفُوْنَ، وَعَلَيْهِمْ رُبُعٌ آخَرُ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ رمضان میں نوافل ادا کیا کرتے تھے' وہ عشاء کی نماز اُس وقت ادا کرتے تھے' جب ایک تہائی رات گزر چکی ہوتی تھی' پھر جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے' تو ایک چوتھائی رات باقی رہ گئی ہوتی تھی۔

7740 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: دَعَانِيْ عُمَرُ اَتَسَحَّرُ عِنْدَهُ، وَاَتَغَذّٰى فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَسَمِعَ عُمَرُ هَيْعَةَ النَّاسِ حِيْنَ خَرَجُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟، فَقُلْتُ: النَّاسُ حِيْنَ خَرَجُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ اللَّيْلِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا ذَهَبَ

٭٭ طاؤس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا' تا کہ میں اُن کے ہاں سحری کروں اور اُن کے ہاں سحری کا کھانا کھاؤں' اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی آواز سنی جو مسجد کی طرف جانے کے لیے نکل رہے تھے' تو اُنہوں نے دریافت کیا: یہ کس قسم کی آواز ہے؟ میں نے کہا: لوگوں مسجد کی

طرف جانے کے لیے نکلتے ہوئے (یہ آوازیں نکال رہے ہیں)۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رات کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے جتنا حصہ گزر چکا ہے۔

7741 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي بِنَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَيَنْصَرِفُ بِلَيْلٍ

❋❋ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمیں رمضان کے مہینہ میں نوافل پڑھایا کرتے تھے تو وہ رات میں ہی (یعنی صبح صادق سے پہلے ہی) نماز ختم کر دیتے تھے۔

7742 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَ: اَتَقْرَاُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَفَتُنْصِتُ كَاَنَّكَ حِمَارٌ؟ صَلِّ فِي بَيْتِكَ

❋❋ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں رمضان میں امام کے پیچھے (تراویح کی) نماز ادا کرتا ہوں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم قرآن کی تلاوت کرتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: کیا تم گدھے کی طرح خاموش رہتے ہو' تم اپنے گھر میں نماز ادا کیا کرو۔

7743 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ لَا يَقُوْمُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي رَمَضَانَ

❋❋ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ رمضان میں امام کے پیچھے (تراویح کی) نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

7744 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَوْ لَمْ تَكُنْ مَعِي اِلَّا سُوْرَتَانِ لَرَدَّدْتُهُمَا اَحَبُّ اِلَيَّ

❋❋ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: اگر مجھے صرف دو سورتیں آتی ہوں' تو اُنہیں بار بار پڑھنا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہوگا۔

7745 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوا لَا يَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ، وَحْدَهُ فِي مُؤَخِّرَةِ الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ، وَالْإِمَامُ يُصَلِّي

❋❋ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں مسجد کے پیچھے والے حصہ میں تنہا نماز ادا کرے' جبکہ امام اُس وقت (لوگوں کو تراویح کی نماز) پڑھا رہا ہو۔

7746 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْمَسْجِدِ، وَمَعَهُ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى الثَّانِيَةَ فَاجْتَمَعَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ اَكْثَرُ مِنَ الْاُوْلَى، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ اَوِ الرَّابِعَةُ امْتَلَاَ الْمَسْجِدُ حَتّٰى غَصَّ بِاَهْلِهِ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ، فَجَعَلَ

النَّاسُ يُنَادُونَهُ الصَّلَاةُ، فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا زَالَ النَّاسُ يَنْتَظِرُونَكَ الْبَارِحَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ اَمْرُهُمْ، وَلٰكِنِّي خَشِيتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِمْ

✲✲ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینہ میں مسجد میں رات کے وقت نماز ادا کی' آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رات نماز ادا کی' تو اُس رات پہلی رات کی بہ نسبت زیادہ لوگ اکٹھے ہو گئے' جب تیسری یا شاید چوتھی رات آئی' تو مسجد مکمل طور پر بھر چکی تھی' لیکن آپ لوگوں کے پاس تشریف نہیں لے کر گئے' لوگوں نے آپ کو بلند آواز میں پکارا بھی کہ نماز! اگلے دن صبح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات لوگ مسلسل آپ کا انتظار کرتے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا معاملہ مجھ سے مخفی نہیں تھا' لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ تم پر لازم نہ ہو جائے۔

7747 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَبَاتَ رِجَالٌ فَصَلُّوا مَعَهُ بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ تَحَدَّثُوا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ حَتّٰى كَادَ الْمَسْجِدُ يَعْجِزُ بِاَهْلِهِ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ حَتّٰى سَمِعْتُ نَاسًا يَقُولُونَ: الصَّلَاةُ، فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا صَلَّى الْفَجْرَ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمُ اللَّيْلَةَ، وَلٰكِنِّي خَشِيتُ اَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهُ

✲✲ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نصف رات کے وقت تشریف لے گئے' آپ نے مسجد میں نماز ادا کی' کچھ لوگوں نے آپ کی اقتداء میں وہ نماز ادا کی' اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور آپ نے مسجد میں نماز ادا کی تھی' تو (اگلے دن یا چند دن بعد) اتنے لوگ اکٹھے ہو گئے کہ مسجد مکمل

7746- صحیح البخاری' کتاب الجمعة' ابواب تقصیر الصلاة' باب تحریض النبی صلی الله علیه وسلم علی صلاة اللیل والنوافل' حدیث: 1090' صحیح مسلم' کتاب صلاة المسافرین وقصرها' باب الترغیب فی قیام رمضان' حدیث: 1310' مستخرج ابی عوانة' مبتدا کتاب الصیام' باب الترغیب فی قیام اللیل والصلاة فی شهر رمضان وثوابه' حدیث: 2444' صحیح ابن حبان' کتاب الایمان' باب التکلیف' ذکر البیان بان الفرض الذی جعله الله جل وعلا نفلا جائز' حدیث: 141' موطا مالك' کتاب الصلاة فی رمضان' باب الترغیب فی الصلاة فی رمضان' حدیث. 249' سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' باب تفریع ابواب شهر رمضان' باب فی قیام شهر رمضان' حدیث: 1179' السنن الصغرٰی' کتاب قیام اللیل وتطوع النهار' باب قیام شهر رمضان' حدیث: 1593' السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب قیام اللیل وتطوع النهار' قیام شهر رمضان' حدیث: 1274' السنن الکبرٰی للبیهقی' کتاب الصلاة' جماع ابواب صلاة التطوع' باب قیام شهر رمضان' حدیث: 4272' معرفة السنن والآثار للبیهقی' کتاب الصلاة' قیام رمضان' حدیث: 1443' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها' حدیث: 24822' مسند اسحاق بن راهویه' ما یروی عن عروة بن الزبیر' حدیث: 719

طور پر بھر گئی' تو نبی اکرم ﷺ تشریف نہیں لے کر گئے' یہاں تک کہ میں نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: نماز! لیکن نبی اکرم ﷺ پھر بھی تشریف نہیں لے گئے' (اگلی صبح) جب آپ نے فجر کی نماز ادا کر لی اور سلام پھیر لیا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے شہادت کے کلمات پڑھے اور پھر یہ ارشاد فرمایا: امابعد! گزشتہ رات تمہارا معاملہ مجھ سے پوشیدہ نہیں تھا' لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ تم پر فرض ہو جائے گی اور تم اسے ادا نہیں کر پاؤ گے۔

7748 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَلَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ الْجُهَنِيِّ، - وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا دَخَلَ اَوَّلَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَقُوْلُ: " اجْلِسُوا، ثُمَّ مَشَّا بِخُطْبَةٍ خَفِيفَةٍ يَقُوْلُ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ كُتِبَ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ قِيَامُهُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَقُومَ فَلْيَقُمْ، فَاِنَّهَا نَوَافِلُ الْخَيْرِ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ. فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَنَمْ عَلٰى فِرَاشِهِ، وَلْيَتَّقِيَنَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقُوْلَ: اَصُومُ اِنْ صَامَ فُلَانٌ، وَاَقُومُ اِنْ قَامَ فُلَانٌ، مَنْ صَامَ مِنْكُمْ اَوْ قَامَ، فَلْيَجْعَلْ ذٰلِكَ لِلّٰهِ، وَلْيَعْلَمْ اَحَدُكُمْ اَنَّهُ فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ صَلَاةً، اَقِلُّوا اللَّغْوَ فِيْ بُيُوتِ اللّٰهِ "، مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَلَا لَا يَتَقَدَّمَنَّ الشَّهْرَ مِنْكُمْ اَحَدٌ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، اَلَا، وَلَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، - اَوْ يَصُومُوا حَتّٰى يَرَوْهُ - اِلَّا اَنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ، فَاِنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تَعُدُّوا عَلٰى ثَلَاثِينَ، ثُمَّ لَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوُا اللَّيْلَ يَغْسِقُ عَلَى الضِّرَابِ

❋❋ عبداللہ بن عکیم جہنی' جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانۂ اقدس پایا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رمضان کے مہینہ میں رات کے آغاز میں مغرب کی نماز ادا کر لیتے تھے اور پھر یہ فرماتے تھے: تم لوگ بیٹھ جاؤ! پھر وہ مختصر خطبہ دیتے تھے اور یہ فرماتے تھے: امابعد! اس مہینہ کے روزے تم پر فرض قرار دیئے گئے ہیں لیکن اس کا قیام تم پر فرض قرار نہیں دیا گیا' تو جو شخص تم میں سے قیام کرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ قیام کرے' کیونکہ یہ نوافل وہ بھلائی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جو شخص اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ اپنے بستر پر سو جائے اور کوئی بھی شخص یہ کہنے سے بچے کہ اگر فلاں شخص روزہ رکھے گا' تو میں روزہ رکھوں گا' اگر فلاں شخص نوافل ادا کرے گا' تو میں ادا کروں گا' تم میں سے جو شخص بھی روزہ رکھتا ہے' یا نوافل ادا کرتا ہے' تو وہ یہ عمل' اللہ تعالیٰ کے لیے کرتا ہے اور ہر شخص یہ بات جان لے کہ وہ جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے' وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' تم لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں (یعنی مسجد میں) لغو حرکتیں کم کرو (یعنی لغو حرکت کرنے سے بچو)' یہ بات اُنہوں نے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر اُنہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اس مہینہ کے شروع ہونے سے ایک دن پہلے روزے رکھنا شروع نہ کر دے۔ یہ بات بھی اُنہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ خبردار! تم لوگ اُس وقت تک روزے رکھنا شروع نہ کرو' جب تک تم اُسے (یعنی پہلی کے چاند کو) نہیں دیکھ لیتے' البتہ اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں (تو حکم مختلف ہوگا) اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو تیس کی گنتی پوری کر لو' پھر تم عید الفطر اُس وقت تک نہ کرو' جب تک تم رات کو دیکھ نہیں لیتے کہ وہ چھوٹے پہاڑوں پر پھیل گئی ہے۔

7749 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَؤُمُّنَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَكَانَ يَقْرَأُ بِالْقِرَائَتَيْنِ جَمِيعًا، يَقْرَأُ لَيْلَةً بِقِرَائَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَكَانَ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ، فَإِذَا كَانَ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ صَلَّى سِتَّ تَرْوِيحَاتٍ

✽✽ اسماعیل بن عبدالملک بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر رمضان کے مہینہ میں ہماری امامت کیا کرتے تھے تو وہ دونوں طرح کی تلاوت کر کے ہمیں سنایا کرتے تھے ایک رات میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق تلاوت کرتے تھے تو وہ اُس میں پانچ ترویحہ پڑھاتے تھے اور جب آخری عشرہ آجاتا تھا تو وہ چھ ترویحہ ادا کرتے تھے۔

7750 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يُصَلِّي بَيْنَ التَّرْوِيحَتَيْنِ فِي رَمَضَانَ، فَكَبَّرَ الْإِمَامُ قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ صَلَاتَهُ، بِصَلَاةِ الْإِمَامِ، وَلَا يَرْكَعُ

7750- حسن بصری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں دو ترویحوں کے درمیان نماز ادا کرتا ہے اور پھر اُس کے رکوع میں جانے سے پہلے امام تکبیر کہہ دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ شخص رکوع میں نہ جائے اور امام کی نماز کی اقتداء میں اپنی اُس نماز کو شامل کرلے۔

بَابُ الْوِصَالِ

باب: صومِ وصال رکھنا

7751 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوَاصِلُ سَحَرًا إِلَى سَحَرٍ

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک سحری سے دوسری سحری تک صومِ وصال رکھا کرتے تھے۔

7752 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوَاصِلُ مِنْ سَحَرٍ إِلَى سَحَرٍ

7752- محمد بن علی نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ ایک سحری سے دوسری سحری تک صومِ وصال رکھا کرتے تھے۔

7753 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَمِثْلِكُمْ، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي، وَيَسْقِينِي قَالَ: فَلَمْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ وَلَيْلَتَيْنِ، ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صومِ وصال نہ رکھو۔ لوگوں نے

عرض کی: یارسول اللہ! آپ صومِ وصال رکھتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں میں ایسی حالت میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ پھر بھی صومِ وصال رکھنے سے باز نہیں آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودن اور دوراتوں تک صومِ وصال رکھے پھر لوگوں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر پہلی کا چاند ذرابعد میں ہوتا تو میں تمہیں مزید (صومِ وصال رکھواتا) گویا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کوسزا دینی تھی۔

7754 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ، اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: فَاِنِّیْ فِیْ ذَاكُمْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّیْ اَظَلُّ يُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ، وَيَسْقِينِیْ، فَاكْلُفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا لَكُمْ بِهٖ طَاقَةٌ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم لوگ صومِ وصال نہ رکھو! تم لوگ صومِ وصال نہ رکھو! لوگوں نے عرض کی: آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس بارے میں تمہاری مانند نہیں ہوں، میں ایسی حالت میں وقت گزارتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور مجھے پلا دیتا ہے، تم اُتنے عمل کا خود کو پابند کرو جس کی تمہیں طاقت ہو۔

7755 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو النَّدْبِیِّ - هُوَ نُبَيْحٌ الْعَنَزِیُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِیَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ، اِنِّیْ اَبِيتُ اُطْعَمُ، وَاُسْقٰى

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم لوگ صومِ وصال نہ رکھو! لوگوں نے عرض کی: آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں، میں ایسی حالت میں رات بسر کرتا ہوں کہ مجھے کھلا دیا جاتا ہے اور پلا دیا جاتا ہے۔

7756 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ: وَمَا يُدْرِيكُمْ لَعَلَّ رَبِّیْ يُطْعِمُنِیْ، وَيَسْقِينِیْ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ نَحْوَ ذٰلِكَ قَالَ: وَكَانَ طَاوُسٌ يَقُوْلُ: نُهِیَ عَنِ الْوِصَالِ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صومِ وصال سے رکھنے سے منع کیا تو لوگوں نے عرض کی: آپ بھی صومِ وصال رکھتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا پتا! میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو اس کی مانند روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے اور طاؤس یہ فرماتے ہیں: صومِ وصال رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

7757 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَلِیٍّ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا مُوَاصَلَةَ

✽✽ نزال بن سبرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صومِ وصال نہیں رکھا جائے گا۔

7758 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُحَمَّدٍ ابْنَيْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا مُوَاصَلَةَ فِي الصِّيَامِ

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادے عبدالرحمٰن اور محمد نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: روزوں میں صومِ وصال نہیں ہوگا۔

بَابُ السَّفَرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کے مہینہ میں سفر کرنا

7759 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ: مَنْ سَافَرَ فِيْ رَمَضَانَ، وَقَدْ كَانَ صَامَ اَوَّلَهُ مُقِيمًا فَلْيَصُمْ آخِرَهُ، اَلَا تَسْمَعُ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: 185)

✽✽ عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: جو شخص رمضان کے مہینہ میں سفر کرتا ہے اور وہ رمضان کے ابتدائی حصہ میں مقیم ہونے کے عالم میں روزے رکھ چکا ہوتو وہ اس کے آخری حصہ میں بھی روزہ رکھے' کیا تم نے یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پالیتا ہوں وہ اس کے روزہ رکھے''۔

7760 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اَهَلَّ الرَّجُلَ رَمَضَانُ فِيْ اَهْلِهِ، وَصَامَ مِنْهُ اَيَّامًا ثُمَّ سَافَرَ، فَاِنْ شَاءَ صَامَ، وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

✽✽ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں اپنے گھر میں ٹھہرا ہوا ہوتا ہے اور کچھ دن روزے رکھ لیتا ہے پھر اگر وہ سفر پر روانہ ہوتا ہے تو اگر وہ چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو روزہ نہ رکھے۔

ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے بھی یہی قول نقل کیا ہے۔

7761 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: لَا اَرَى الصَّوْمَ عَلَيْهِ اِلَّا وَاجِبًا، قَالَ اللّٰهُ: (فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: 185)

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایسے شخص پر روزے کو واجب سمجھتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے وہ اس کے روزے رکھے''۔

7762 - حدیث نبوی: عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى بَلَغَ الْكُدَيْدَ، ثُمَّ اَفْطَرَ فَكَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْاَمْرَيْنِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں ہمارے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے جب آپ قدید کے مقام پر پہنچے تو آپ نے روزہ ختم کردیا' تو (سفر کے دوران) روزہ نہ رکھنا آخری معاملہ ہے۔

7763 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ رَجُلًا صَامَ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ اَنْ يَقْضِيَهُ

وَاَخْبَرَنِيهِ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ عُمَرَ

✽✽ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کو جس نے سفر کے دوران رمضان میں روزے رکھے تھے' اُسے قضاء کرنے کا حکم دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

7764 آثارِ صحابہ:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ اُمَّ ذَرٍّ، دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا، وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: اَتُسَافِرِينَ فِيْ رَمَضَانَ؟ مَا اُحِبُّ اَنْ اُسَافِرَ فِيْ رَمَضَانَ، وَلَوْ اَدْرَكَنِي، وَاَنَا مُسَافِرَةٌ لَاَقَمْتُ

✽✽ ایوب بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُم ذر' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اُنہیں سلام کرنے کے لیے حاضر ہوئیں' یہ رمضان کے مہینہ کی بات ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم رمضان میں سفر کرنے لگی ہوں؟ مجھے تو یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں رمضان میں سفر کروں' اگر مجھے رمضان آجائے اور میں اُس وقت سفر کررہی ہوں تو میں مقیم ہوجاؤں گی۔

7765 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: تُفْطِرُ اِذَا قَصَرْتَ، وَتَصُومُ اِذَا اَوْفَيْتَ الصَّلَاةَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سفر میں روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جب تم قصر نماز ادا کرتے ہو تو تم روزہ نہیں رکھو گے اور جب تم پوری نماز ادا کرتے ہو تو تم روزہ رکھو گے۔

7766 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: اِذَا اَصْبَحَ الرَّجُلُ صَائِمًا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ خَرَجَ مُسَافِرًا نَهَارًا، فَلَا يُفْطِرُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ اِلَّا اَنْ يَخَافَ الْعَطَشَ عَلٰى نَفْسِهِ، فَاِنْ تَخَوَّفَهُ اَفْطَرَ، وَالْقَضَاءُ عَلَيْهِ، فَاِنْ شَاءَ بَعْدُ اَفْطَرَ، وَاِنْ شَاءَ صَامَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا خَرَجَ نَهَارًا فِيْ رَمَضَانَ اَفْطَرَ اِنْ شَاءَ حِينَ يَخْرُجُ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں روزے کی حالت میں صبح کرے اور پھر وہ دن کے وقت سفر پر روانہ ہو جائے تو وہ اُس دن کا روزہ ترک نہیں کرے گا' البتہ اگر اُسے اپنی ذات کے حوالے سے پیاس کا اندیشہ ہو تو حکم مختلف ہے' اگر اُسے یہ اندیشہ ہو تو وہ روزہ ختم کر دے گا اور اُس پر قضاء لازم ہو گی' بعد میں اگر وہ چاہے تو روزہ نہ رکھے اور اگر چاہے تو روزہ رکھ لے۔

معمر بیان کرتے ہیں: امام شعبی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان میں دن کے وقت سفر پر روانہ ہو تو جب وہ نکل کھڑا ہوتا ہے تو اگر وہ چاہے تو روزہ ختم کر دے۔

بَابُ اِفْطَارِ التَّطَوُّعِ وَصَوْمِهِ اِذَا لَمْ يُبَيِّتْهُ

باب: نفلی روزہ کو ختم کر دینا' یا جب آدمی نے صبح صادق سے پہلے اس کی نیت نہ کی ہو تو نفلی روزہ رکھ لینا

7767 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ لَا يَرَى بِهِ بَاْسًا اَنْ يُفْطِرَ اِنْسَانٌ التَّطَوُّعَ، وَيَضْرِبُ لِذٰلِكَ اَمْثَالًا، رَجُلٌ طَافَ سَبْعًا فَقَطَعَ وَلَمْ يُوَفِّهِ فَلَهُ مَا احْتَسَبَ، اَوْ صَلَّى رَكْعَةً وَلَمْ يُصَلِّ اُخْرَى قَبْلَهَا فَلَهُ مَا احْتَسَبَ، اَوْ يَذْهَبُ بِمَالٍ يَتَصَدَّقُ بِهِ، وَيَتَصَدَّقُ بِبَعْضِهِ، وَاَمْسَكَ بَعْضَهُ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی نفلی روزہ ختم کر دے' وہ اس کی مختلف مثالیں بیان کیا کرتے تھے' ایک شخص سات مرتبہ طواف کرنا چاہتا ہے' لیکن وہ درمیان میں اسے منقطع کر دیتا ہے' اسے پورا نہیں کرتا' تو اُس نے جو عمل کیا ہے' اس کا ثواب اُسے مل جائے گا' یا ایک شخص ایک رکعت ادا کرتا ہے اور دوسری رکعت اس سے نہیں ملاتا' اُسے اُس کا ثواب ملے گا جو اُس نے کام کیا ہے' یا ایک شخص اپنا مال لے کر صدقہ کرنے کے لیے جاتا ہے اور اُس کا کچھ حصہ صدقہ کرتا ہے اور کچھ حصہ روک لیتا ہے (تو اُسے اِس بات کا حق حاصل ہے)۔

7768 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: الصَّوْمُ كَالصَّدَقَةِ، اَرَدْتَّ اَنْ تَصُوْمَ فَبَدَا لَكَ، وَاَرَدْتَّ اَنْ تَصَدَّقَ فَبَدَا لَكَ .

٭٭ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: روزہ رکھنا صدقہ کرنے کی مانند ہے' اگر تم روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتے ہو اور تمہیں یہ مناسب لگتا ہے (تو تم رکھ لو) اور اگر تم صدقہ کرنے کا ارادہ کرتے ہو' تو اگر تمہیں مناسب لگتا ہے (تو تم صدقہ کر لو' یا نہ کرو)۔

7769 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِاِفْطَارِ التَّطَوُّعِ بَاْسًا

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نفلی روزہ توڑ دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

7770 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا تَطَوُّعًا اِنْ شَاءَ صَامَ، وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص نفلی روزہ رکھنے کے عالم میں صبح کرتا ہے اگر وہ چاہے تو وہ روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو روزہ توڑ دے اُس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

7771 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ لَا يَرَى بِاِفْطَارِ التَّطَوُّعِ بَاْسًا

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نفلی روزے کو توڑنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

7772 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ لِاَصْحَابِهِ يَوْمًا: مَا تَرَوْنَ عَلَيَّ؛ فَاِنِّي اَصْبَحْتُ الْيَوْمَ صَائِمًا، فَرَاَيْتُ جَارِيَةً لِي فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: صُمْتَ تَطَوُّعًا، فَاَتَيْتَ حَلَالًا لَا اَرَى عَلَيْكَ شَيْئًا

✽✽ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے ساتھیوں سے فرمایا: میرے بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے میں نے آج صبح کے وقت روزہ رکھنے کی نیت کی ہوئی تھی پھر میں نے اپنی کنیز کو دیکھا پھر میں نے اُس کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرلیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے نفلی روزہ رکھا تھا اور آپ نے حلال کام کیا ہے تو میرے نزدیک تو آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

7773 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَوَّلَ النَّهَارِ فَوَجَدْتُهُ صَائِمًا، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ آخِرَ النَّهَارِ فَوَجَدْتُهُ مُفْطِرًا، فَقُلْتُ: مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ: رَاَيْتُ جَارِيَةً لِي فَاَعْجَبَتْنِي، فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا، اَمَا اِنِّي اَزِيدُكَ اُخْرَى اِنَّهَا قَدْ اَصَابَتْ فَاحِشَةً فَحَصَّنَّ

✽✽ سعید بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: میں دن کے ابتدائی حصہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اُنہیں روزے کے عالم میں پایا جب میں دن کے آخری حصہ میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اُنہیں اس عالم میں پایا کہ اُنہوں نے روزہ توڑ دیا ہوا تھا میں نے دریافت کیا: آپ کا کیا معاملہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے اپنی کنیز کو دیکھا تو وہ مجھے اچھی لگی میں نے اُس کے ساتھ صحبت کرلی لیکن میں ایک دوسری بات تمہیں بتا دیتا ہوں کہ کیونکہ اُس لڑکی نے جنسی عمل کیا ہے اس لیے ہم اُسے "محصنہ" قرار دیں گے۔

7774 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، وَعَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، وَقَالَهُ قَتَادَةُ: اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ، كَانَ اِذَا اَصْبَحَ سَاَلَ اَهْلَهُ الْغَدَاءَ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ قَالَ: اِنَّا صَائِمُونَ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✽✽ ایک سند کے مطابق سیّدہ اُمِ درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جبکہ ایک سند کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے

حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ صبح کے وقت اپنی اہلیہ سے ناشتہ کے بارے میں دریافت کرتے' اگر ناشتہ نہیں ہوتا تھا' تو وہ یہ کہہ دیتے تھے: ہم روزہ رکھ لیتے ہیں۔

7775 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَالَا: إِلَّا فَرْضَ الصِّيَامُ

٭٭ سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کرتی ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے روزہ کو لازم قرار دے دیا (یعنی روزے کی نیت کر لی)۔

7776 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي أَهْلَهُ حَتَّى يَنْتَصِفَ النَّهَارُ، وَيَسْأَلُهُمْ فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ غَدَاءٍ؟ فَنَجِدُهُ أَوْ لَا نَجِدُهُ، فَيَقُولُ: لَا غَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَيَصُومُهُ، وَقَدْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا وَزَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ يُصْبِحُ مُفْطِرًا حَتَّى الضُّحَى، وَبَعْدَهُ فَيَمُرُّ وَلَعَلَّهُ، وَجَدَ غَدَاءً أَوْ لَمْ يَجِدْ "

٭٭ سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتی ہیں: وہ نصف النہار کے وقت اپنی اہلیہ کے پاس آتے اور اُن سے دریافت کرتے: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے؟ تو بعض اوقات ہمیں کچھ مل جاتا تھا' بعض اوقات نہیں ملتا تھا' تو وہ یہ فرماتے تھے: اس دن کے علاوہ نہیں! پھر وہ اُس دن کا روزہ رکھ لیتے تھے اور بعض اوقات وہ صبح کے وقت روزہ توڑ دیتے تھے۔

عطاء نے یہ بات بیان کی ہے: وہ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ چاشت کے وقت وہ روزہ توڑ دیا کرتے تھے' یا اُس کے بعد روزہ توڑ دیا کرتے تھے' یعنی وہ بعد میں گزرتے تھے تو اُس وقت اُنہیں کھانے کے لیے کچھ مل جاتا تھا' یا نہیں ملتا تھا۔

7777 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ يَأْتِي أَهْلَهُ فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ غَدَاءٍ؟، فَإِنْ قَالُوا: لَا، صَامَ يَوْمَهُ ذَلِكَ قَالَ قَتَادَةُ: فَكَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کے پاس آتے تھے اور فرماتے تھے: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے؟ اگر گھر والے بتاتے تھے کہ نہیں ہے' تو وہ اُس دن کا روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

7778 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: الصَّائِمُ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْغَدَاءُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: روزہ دار شخص کو اختیار ہوتا ہے' جب تک اُس کا ناشتہ سامنے نہیں آتا۔

7779 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، أَحْسَبُهُ عَنِ الْحَارِثِ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: هُوَ

بِالْخِيَارِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ مَا لَمْ يَطْعَمِ الطَّعَامَ، أَوْ يَكُونُ قَدْ فَرَضَهُ مِنَ اللَّيْلِ

✵✵ حارث بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کو نصف النہار تک اختیار رہتا ہے' جب تک اُس نے کچھ نہ کھایا ہو' خواہ اُس نے صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اس کی نیت کر لی ہو۔

7780 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: مَنْ بَدَا لَهُ الصِّيَامُ بَعْدَ مَا تَزُولُ الشَّمْسُ، فَلْيَصُمْ

✵✵ سعد بن عبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سورج ڈھلنے کے بعد جس شخص کو روزہ رکھنا مناسب لگے' وہ روزہ رکھ لے۔

7781 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِهْرَانَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَاَبَا طَلْحَةَ كَانَا يُصْبِحَانِ مُفْطِرَيْنِ، فَيَقُوْلَانِ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ فَيَجِدَانِهِ، اَوْ لَا يَجِدَانِهِ فَيُتِمَّانِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہما صبح کے وقت روزہ نہیں رکھے ہوئے ہوتے تھے اور وہ دریافت کرتے تھے: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے؟ تو بعض اوقات اُنہیں کچھ مل جاتا تھا' بعض اوقات نہیں ملتا تھا' تو وہ اُس دن کا روزہ مکمل کر لیتے تھے۔

7782 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، فَقَالَ: اَصْبَحْتُ، وَلَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ، فَقَالَ: اَنْتَ بِالْخِيَارِ بَيْنَكَ، وَبَيْنَ نِصْفِ النَّهَارِ، فَاِنِ انْتَصَفَ النَّهَارُ فَلَيْسَ لَكَ اَنْ تُفْطِرَ

✵✵ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: صبح کے وقت میرا روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نصف النہار ہونے تک تمہیں اس بارے میں اختیار ہے' اگر نصف النہار ہو گیا' تو پھر تمہیں اختیار نہیں رہے گا کہ تم روزہ توڑ دو۔

7783 - اقوالِ تابعین: عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: " كُنْتُ اَصُومُ يَوْمًا، وَاُفْطِرُ يَوْمًا، فَكُنْتُ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَوْمُ فِطْرِي، فَسِرْنَا فَلَمْ نَنْزِلْ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ نِصْفِ النَّهَارِ، اَوْ حِينَ الصَّلَاةِ قَالَ: قُلْتُ: لَاَصُومَنَّ هٰذَا الْيَوْمَ، فَصُمْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ: اَصَبْتَ

✵✵ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: ایک دن میں روزہ رکھ لیتا ہوں اور ایک دن روزہ ترک کر دیتا ہوں' بعض اوقات میں سفر میں ہوتا ہوں' تو وہ میرا روزہ نہ رکھنے کا دن ہوتا ہے' ہم روانہ ہوتے ہیں اور پڑاؤ نہیں کرتے یہاں تک کہ نصف النہار کے بعد پڑاؤ کرتے ہیں' یا اُس وقت کرتے ہیں جب نماز کا وقت ہو چکا ہوتا ہے' تو میں یہ کہتا ہوں کہ آج کے دن تو میں روزہ ضرور رکھ لوں گا' تو میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

میں نے اس بات کا تذکرہ سعید بن مسیّب سے کیا تو اُنہوں نے کہا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔

7784 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اَنْتَ بِالْخِيَارِ اِلَى نِصْفِ النَّهَارِ

✽✽ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نصف النہار تک تمہیں اختیار ہوتا ہے۔

7785 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالصِّيَامِ لَمْ يُفْطِرْ، وَاِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالْاِفْطَارِ لَمْ يَصُمْ قَالَ: مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيهِ اَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

✽✽ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تھے تو وہ اُسے ترک نہیں کرتے تھے اور جب روزہ نہ رکھنے کا ارادہ کرتے تھے تو روزہ رکھتے نہیں تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

7786 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: قَالَ: لَا صَوْمَ لِمَنْ لَمْ يُزْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ

✽✽ سالم نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُس شخص کا روزہ نہیں ہوتا جو صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کی نیت نہیں کرتا۔

7787 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

7788 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ بِالصِّيَامِ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ اَصْبَحَ صَائِمًا، فَاِنَّ لَهُ اَجْرَ اللَّيْلِ وَاَجْرَ النَّهَارِ، فَاِنْ اَفْطَرَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب آدمی صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کا ارادہ کرلے اور پھر وہ روزہ رکھ لے تو اُسے رات کا بھی اجر ملے گا اور دن کا بھی اجر ملے گا اور اگر وہ روزہ توڑ دیتا ہے تو اُس پر قضاء لازم ہوگی۔

7789 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَاِبْرَاهِيمَ، قَالَا: اِنْ بَيَّتَ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ اَفْطَرَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ قَالَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: لَا يُفْطِرُ اِلَّا عَنْ عُذْرٍ

✽✽ حسن بصری اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کا ارادہ کر لیتا ہے اور پھر روزہ توڑ دیتا ہے تو اُس پر قضاء لازم ہوگی۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسا شخص کسی عذر کی وجہ سے ہی روزہ توڑ سکتا ہے۔

7790 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَصْبَحَتْ عَائِشَةُ، وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ، فَاُهْدِيَ لَهُمَا طَعَامٌ فَاَعْجَبَهُمَا فَاَفْطَرَتَا، فَلَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا بَادَرَهَا حَفْصَةُ، وَكَانَتْ

بِنْتَ اَبِيهَا فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمَا اَنْ تَصُومَا يَوْمًا مَكَانَهُ

❊❊ زہری بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ اور سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہما نے روزہ رکھا ہوا تھا' پھر اُنہیں کھانے کے لیے کوئی چیز تحفہ کے طور پر پیش کی گئی' وہ اُنہیں اچھی لگی تو اُنہوں نے روزہ توڑ دیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن دونوں خواتین کے پاس تشریف لائے تو (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) حفصہ نے پہل کی' آخر وہ اپنے والد کی صاحبزادی تھیں (یعنی دینی احکام کو جاننے کے بارے میں جلدی کرتی تھیں) اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں خواتین کو حکم دیا کہ وہ اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لیں۔

7791 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ: اَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَفْطَرَ فِي تَطَوُّعٍ فَلْيَقْضِهِ؟ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا، وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي فِي خِلَافَةِ سُلَيْمَانَ اِنْسَانٌ، عَنْ بَعْضِ مَنْ كَانَ يَسْاَلُ عَائِشَةَ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شہاب سے دریافت کیا: کیا عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے آپ کو یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نفلی روزہ توڑ دے' وہ اُس کی قضاء کرے''۔

تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے عروہ کے حوالے سے اس بارے میں کوئی حدیث نہیں سنی ہے' لیکن سلیمان کے عہد خلافت میں ایک شخص نے مجھے کسی اور شخص کے حوالے سے یہ بات بیان کی تھی کہ اُس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا' اُس کے بعد راوی نے معمر کی زہری سے نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

7792 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ

7792- صحيح مسلم' كتاب الصيام' باب جواز صوم النافلة بنية من النهار قبل الزوال' حديث:2022' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الصيام' باب بيان اباحة افطار الصائم من صيام التطوع' حديث:2276' صحيح ابن حبان' كتاب الصوم' باب صوم التطوع' ذكر الاباحة للمرء ان ينشىء الصوم التطوع بالنهار' حديث:3688' سنن ابي داؤد' كتاب الصوم' باب في الرخصة في ذلك' حديث:2112' سنن ابن ماجه' كتاب الصيام' باب ما جاء في فرض الصوم من الليل' حديث:1697' السنن الصغرى' الصيام' النية في الصيام والاختلاف على طلحة بن يحيى بن طلحة في' حديث:2299' السنن الماثورة للشافعي' باب ما جاء في الاذان' حديث:282' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' الحث على السحور' النية في الصيام وذكر الاختلاف على طلحة بن يحيى بن طلحة' حديث:2591' شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الصيام' باب الرجل ينوي الصيام بعدما يطلع الفجر' حديث:2040' سنن الدارقطني' كتاب الصيام' باب' حديث:1957' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:23693' مسند الطيالسي' احاديث النساء' علقمة بن قيس عن عائشة' الافراد عن عائشة' حديث:1642' مسند الحميدي' احاديث عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى' حديث:185' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن عائشة بنت طلحة بن عبيد الله عن عائشة' حديث:902' مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عائشة' حديث:4444' المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث:7503' الشمائل المحمدية للترمذي' باب ما جاء في صفة ادام رسول الله صلى الله عليه' حديث:178

عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: إِذًا أَصُومُ الْيَوْمَ قَالَتْ: ثُمَّ دَخَلَ مَرَّةً أُخْرَى، فَقُلْتُ: قَدْ أُهْدِيَ لَنَا حُبَيْشٌ أَوْ حَيْسٌ، شَكَّ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، فَقَالَ: إِذًا أُفْطِرُ الْيَوْمَ، وَقَدْ كُنْتُ فَرَضْتُ الصِّيَامَ

* عائشہ بنت طلحہ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر آج میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری مرتبہ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کی: ہمیں حبیش (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حیس تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے' یہ شک امام عبدالرزاق کو ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر آج میں روزہ ترک کر دیتا ہوں' حالانکہ میں نے پہلے روزے کی نیت کر لی ہوئی تھی۔

7793 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَرَّبْتُ لَهُ حَيْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ، وَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أُرِيْدُ الصِّيَامَ الْيَوْمَ، وَلٰكِنْ أَصُومُ الْيَوْمَ مَكَانَهُ

* سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے پاس تشریف لائے' میں نے آپ کی خدمت میں حیس پیش کیا تو آپ نے اُسے کھالیا اور پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے تو یہ ارادہ کیا تھا کہ آج میں روزہ رکھ لوں گا' لیکن اب میں آج کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لوں گا۔

7794 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ: دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ تَطَوُّعٌ، فَمَنْ شَاءَ زَادَ، وَمَنْ شَاءَ نَقَصَ، إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَتَّخِذَهُ طَرِيقًا

* ابوظبیان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے' اُنہوں نے ایک رکعت کی' پھر اُنہوں نے نماز ختم کر دی' اُن سے اس بارے میں بات چیت کی گئی تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: یہ نفل چیز ہے جو شخص چاہے وہ زیادہ کر لے' جو شخص چاہے وہ کم کر لے' مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں (اسے یعنی مسجد کو) راستہ بنالوں۔

7795 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَطَاءً، فَقَالَ: أَكَانَ يُقَالُ: لِيُفْطِرِ الرَّجُلُ فِي غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ لِضَيْفِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے طلحہ سے سوال کیا' اُنہوں نے کہا: کیا یہ بات کہی جاتی ہے کہ آدمی کو رمضان کے علاوہ میں (یعنی نفلی روزہ) مہمان کی خاطر توڑ دینا چاہیے' اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ الرَّجُلُ يَأْتِي الْقِيَامَ وَلَمْ يُصَلِّ الْعِشَاءَ

باب: جو شخص نوافل (یعنی نمازِ تراویح) ادا کرنے والے لوگوں کے پاس آتا ہے اور اُس نے ابھی عشاء کی نماز ادا نہیں کی

7796 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ أَلْفَاكَ الْقَارِءُ تُصَلِّي الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فِي رَمَضَانَ، قَدْ كَبَّرَتْ قَبْلَهُ، فَاجْعَلْ صَلَاتَكَ الْعِشَاءَ صَلِّهَا بِصَلَاتِهِ إِنْ كَانَ يُتِمُّهَا وَإِلَّا فَخَالِفْهُ، وَلَا تُصَلِّ بِصَلَاتِهِ، فَقُلْتُ: كَبَّرَ قَبْلِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ قَالَ: فَكَبِّرْ، وَاجْعَلْهَا الْعِشَاءَ إِنْ كَانَ يُتِمُّهَا، وَإِلَّا فَاجْعَلْهَا سَبْحَةً، ثُمَّ صَلِّ الْعِشَاءَ بَعْدُ

❋❋ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر قاری تمہیں ایسے عالم میں پاتا ہے کہ تم رمضان میں عشاء کی نماز ادا کر رہے ہو اور تم نے قاری سے پہلے تکبیر کہہ دی ہو تو تم اپنی نماز کو عشاء کی نماز بنالو اور قاری کی اقتداء میں نماز ادا کرو اگر وہ اُسے مکمل ادا کرتا ہے ورنہ تم اُس کے برخلاف کرو اور تم اُس کی نماز کی اقتداء نہ کرو۔ میں نے کہا: اگر وہ مجھ سے پہلے تکبیر کہہ چکا ہو اور میں عشاء کی نماز ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو انہوں نے کہا: تم تکبیر کہو اور اسے عشاء کی نماز بنالو اگر وہ اسے مکمل ادا کرتا ہے ورنہ تم اسے نفل نماز بنالو اور پھر اُس کے بعد عشاء کی نماز ادا کرو۔

7797 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الْمَكْتُوبَةَ صَلَّى مَعَهُمْ، وَاعْتَدَّهَا مَعَهُمُ الْمَكْتُوبَةَ

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی رمضان کی تراویح کی نماز کے دوران آئے اور اُس نے ابھی فرض نماز ادا نہ کی ہو تو وہ اُن لوگوں کے ساتھ (نمازِ تراویح) ادا کرلے اور اس نماز کو اُن لوگوں کے ساتھ فرض نماز قرار دیدے۔

7798 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُصَلِّي وَحْدَهُ

❋❋ قتادہ فرماتے ہیں: ایسا شخص تنہا نماز ادا کرے گا۔

7799 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَهُ أَبُوهُ هَمَّامٌ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبًا يُصَلِّي وَحْدَهُ، وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْقَوْمِ يَدْخُلُونَ الْمَسْجِدَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَقَدْ صَلَّوُا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، وَهُمْ قِيَامٌ فِي التَّطَوُّعِ، هَلْ يُصَلُّونَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ يَؤُمُّهُمْ أَحَدُهُمْ؟ قَالَ: لَا، يُصَلُّونَ فُرَادَى

❋❋ امام عبدالرزاق اپنے والد ہمام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے وہب کو سنا کہ ایسا شخص تنہا نماز ادا کرے گا۔ میں نے اُن سے ایسے لوگوں کے بارے میں دریافت کیا' جو رمضان کے مہینہ میں مسجد میں داخل ہوتے ہیں' وہ عشاء کی نماز ادا کر چکے ہوتے ہیں اور وہ نفل نماز ادا کر رہے ہوتے ہیں (یعنی نمازِ تراویح ادا کر رہے ہوتے ہیں) تو کیا وہ مسجد میں امام کے پیچھے نماز ادا کر

سکتے ہیں؟ جبکہ اُن میں سے کوئی ایک اُن کی امامت کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ لوگ الگ الگ نماز ادا کریں گے۔

7800 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ اِبْرَاهِيمَ يَقُوْلُ: اِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةٍ، فَلَا تُدْخِلْ مَعَهَا غَيْرَهَا يَقُوْلُ: اِذَا كُنْتَ فِي مَكْتُوبَةٍ فَلَا تَجْعَلْهَا مَعَ فَرِيضَةٍ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

** سفیان ثوری نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم نماز ادا کر رہے ہو تو تم اُس کے ساتھ کسی دوسری نماز میں شامل نہ ہو وہ یہ فرماتے ہیں: جب تم فرض نماز ادا کر رہے ہو تو تم اُسے کسی دوسری فرض نماز کے ساتھ نہ ملاؤ۔

7801 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

** اسی کی مانند روایت ابن سیرین کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

7802 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ: جِئْتُ النَّاسَ، وَهُمْ فِي الْقِيَامِ، وَلَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ، فَصَلَّيْتُ لِنَفْسِي الْعِشَاءَ وَحْدِي، وَهُمْ يُصَلُّونَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ: اَصَبْتَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: وَمَا شَغَلَكَ عَنِ الصَّلَاةِ؟ فَاعْتَذَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: "مَا رَاَيْتُ النَّاسَ مُنْذُ اَرْبَعِينَ سَنَةً يَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُهُمْ مُنْصَرِفِينَ لَمْ تُفْتِنِي"

** عبدالرحمٰن بن حرملہ بیان کرتے ہیں: میں لوگوں کے پاس آیا' وہ نوافل ادا کر رہے تھے' میں نے ابھی عشاء کی نماز ادا نہیں کی تھی' میں نے اکیلے عشاء کی نماز ادا کر لی' وہ لوگ نماز ادا کرتے رہے' میں نے بعد میں اس بات کا تذکرہ سعید بن مسیّب سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔ پھر اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: تم نماز کے وقت کیوں نہیں پہنچے تھے؟ تو میں نے اُن کے سامنے عذر پیش کیا' اُنہوں نے فرمایا: میں نے چالیس سال سے لوگوں کو نہیں دیکھا۔

(مصنف یا راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے:) میں نے چالیس سالوں میں کبھی لوگوں کو (نماز پڑھ کر) واپس آتے ہوئے نہیں دیکھا' یعنی میری باجماعت نماز کبھی قضا نہیں ہوئی۔

بَابُ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن روزہ رکھنا

7803 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يُحْيِي لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، وَيَصُومُ يَوْمَهَا، وَاَتَاهُ سَلْمَانُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَهُمَا، فَنَامَ عِنْدَهُ، فَاَرَادَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَنْ يَقُومَ لَيْلَتَهُ، فَقَامَ اِلَيْهِ سَلْمَانُ، فَلَمْ يَدَعْهُ حَتّٰى نَامَ وَاَفْطَرَ قَالَ: فَجَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُوَيْمِرُ سَلْمَانُ اَعْلَمُ مِنْكَ لَا تَخُصَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِصَلَاةٍ، وَلَا يَوْمَهَا بِصِيَامٍ

** ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ شبِ جمعہ رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے اور جمعہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اُن کے ہاں آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اُن کے ہاں سو گئے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ رات کے وقت عبادت کرنے کے لیے اُٹھے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اُنہیں روک دیا اور سونے پر مجبور کر دیا' اگلے دن روزہ بھی نہیں رکھنے دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عویمر! (یہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا نام ہے) سلمان تم سے زیادہ علم رکھتا ہے' تم شبِ جمعہ کو (نفل) نمازوں کی ادائیگی کے لیے اور جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لیے مخصوص نہ کرو۔

7804 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: اَصُمْتِ اَمْسِ؟ قَالَتْ: لَا، فَقَالَ: اَتُرِيْدِينَ اَنْ تَصُومِي غَدًا؟ قَالَتْ: لَا فَاَمَرَهَا اَنْ تُفْطِرَ "

** سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اپنی ایک زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے' اُس خاتون نے روزہ رکھا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے گزشتہ کل روزہ رکھا تھا؟ اُس خاتون نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ اُس خاتون نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کو روزہ ختم کرنے کا حکم دیا۔

7805 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى عَنْ صِيَامِ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے' البتہ اگر اُس سے پہلے' یا اُس کے بعد (بھی ایک دن ساتھ ملا کر روزہ رکھا جائے' تو حکم مختلف ہوگا)۔

7806 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، اَحْسَبُهُ اَبُو الْاَوْبَرِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَرَبِّ هٰذِهِ الْكَعْبَةِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَصِلَهُ بِصِيَامٍ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کعبہ کے پروردگار کی قسم ہے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' البتہ اگر اس کے ساتھ ایک روزہ ملا لیا جائے' تو حکم مختلف ہوگا۔

7807 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ جَعْدَةَ، اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، اَنَّهُ: سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ مَا نَهَيْتُ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَلٰكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ، ثُمَّ يَقُولُ عَمْرٌو: اِذَا اُفْرِدَ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس گھر کے پروردگار کی قسم ہے! میں جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع نہیں کرتا' بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

اس کے بعد عمرو بن دینار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے: (یعنی) جب (جمعہ کے دن) منفرد طور پر روزہ رکھا جائے۔

7808 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقَالَ: اَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ

٭٭ محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں: انہوں نے بیت اللہ کا طواف کرنے کے دوران حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا اور دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس گھر کے پروردگار کی قسم!

7809 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيثَ

٭٭ ابراہیم بن یزید بیان کرتے ہیں: انہوں نے محمد بن عباد بن جعفر کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

7810 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا فِی اَصْلِهِ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے' البتہ (اس کے ساتھ ایک اور دن کو ملا لیا جائے تو اس) کا حکم مختلف ہے۔

7811 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا، فَنَزَلْنَا بِاَبِی ذَرٍّ فَصَنَعَ لَنَا طَعَامًا، وَكَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَفِينَا رَجُلٌ صَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ اَبُو ذَرٍّ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا طَعِمْتَ اِلَّا اَنْ تَكُونَ اسْتَاْنَفْتَ الشَّهْرَ، وَاَقْسَمْتُ عَلَيْهِ مَرَّةً اُخْرَى، اَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ: اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِيدٍ فَتَكُونُ مُفْطِرًا خَيْرٌ لَكَ

٭٭ قیس بن سکن بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے' ہم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے ہاں پڑاؤ کیا' انہوں نے ہمارے لیے کھانا تیار کیا' یہ جمعہ کے دن کی بات ہے' ہمارے درمیان ایک شخص نے روزہ رکھا ہوا تھا' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں یہ قسم دیتا ہوں کہ تم کھانا کھالو' البتہ اگر تم مہینے کے شروع سے روزہ رکھ رہے ہو (تو معاملہ مختلف ہوگا) اور میں تمہیں دوسری مرتبہ قسم دیتا ہوں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) دو مرتبہ قسم دیتا ہوں۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بتایا: جمعہ کا دن' عید کا دن ہے تو اس دن میں روزہ نہ رکھنا' تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

7812 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: لَا

تَتَعَمَّدْ صِيَامَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اہتمام کے ساتھ (صرف) جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو۔

7813 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ سَعْدٍ الْحَنَفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُتَطَوِّعًا مِنَ الشَّهْرِ أَيَّامًا يَصُومُهَا، فَلْيَكُنْ مِنْ صَوْمِهِ يَوْمُ الْخَمِيسِ، وَلَا يَتَعَمَّدْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ يَوْمُ عِيدٍ وَطَعَامٍ وَشَرَابٍ، فَيَجْتَمِعُ لَهُ يَوْمَانِ صَالِحَانِ، يَوْمُ صِيَامِهِ، وَيَوْمُ نُسُكِهِ مَعَ الْمُسْلِمِينَ

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے جو شخص مہینے کے کچھ دن نفلی روزے رکھنا چاہتا ہو تو اُسے جمعرات کے دن روزہ رکھ لینا چاہیے اُسے جمعہ کے دن اہتمام کے ساتھ روزہ نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ یہ عید کا دن ہے اور کھانے پینے کا دن ہے تو اُس شخص کے لیے دو اچھے دن اکٹھے ہو جائیں گے ایک اُس کے روزہ رکھنے کا دن اور ایک مسلمانوں کے ساتھ قربانی کا دن (یعنی کھانے پینے کا دن)۔

بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب: عرفہ کے دن روزہ رکھنا

7814 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَفْطَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، هَيَّأَتْ لَهُ أُمُّ الْفَضْلِ لَبَنًا فَشَرِبَ بِعَرَفَةَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' سیّدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں دودھ پیش کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ میں اُسے پی لیا۔

7815 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ قَالَ: شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ الْفَضْلِ: أَنَا أَعْلَمُ لَكُمْ ذَلِكَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَعْبٍ مِنْ لَبَنٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ

✽✽ سیّدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا کے غلام عمیر بیان کرتے ہیں: لوگوں کو عرفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں شک ہوا تو سیّدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں تمہارے سامنے واضح کروا دیتی ہوں! پھر سیّدہ اُم فضل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھجوایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پی لیا۔

7816 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّهُ: رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ مُفْطِرًا بِعَرَفَةَ يَأْكُلُ رُمَّانًا "

✽✽ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو عرفہ میں دیکھا کہ اُنہوں نے روزہ نہیں

رکھا ہوا تھا' وہ انار کھا رہے تھے۔

7817 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: دَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلَى الطَّعَامِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تَصُمْ، فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرِّبَ اِلَيْهِ حِلَابٌ فِيهِ لَبَنٌ يَوْمَ عَرَفَةَ فَشَرِبَ، فَلَا تَصُمْ فَاِنَّ النَّاسَ يَسْتَنُّونَ بِكُمْ

** عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرفہ کے دن کھانے کی طرف بلوایا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم روزہ نہ رکھو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرفہ کے دن دودھ کا برتن پیش کیا گیا تھا تو آپ نے اُسے پی لیا تھا' تم روزہ نہ رکھو کیونکہ لوگ تمہارے طریقہ پر عمل کرنا شروع کر دیں گے۔

7818 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: طَافَ عُمَرُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي مَنَازِلِ الْحَاجِّ حَتَّى اَدَّاهُ الْحَرُّ اِلَى خِبَاءِ قَوْمٍ فَسُقِيَ سَوِيقًا، فَشَرِبَ

** عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرفہ کے دن حاجیوں کی رہائشی جگہوں پر چکر لگاتے تھے یہاں تک کہ وہ گرمی کی شدت سے بچنے کے لیے ایک قوم کے خیمہ میں تشریف لائے' وہاں اُنہیں ستو پلائے گئے تو وہ اُنہوں نے پی لیے۔

7819 - آثارِ صحابہ: عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ سَمَّاهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ يَاْكُلُ يَوْمَ عَرَفَةَ قَالَ: ادْنُ قَالَ: قُلْتُ: اِنِّي صَائِمٌ قَالَ: ادْنُ قُلْتُ: اِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ قَالَ: وَتُخْبِرُ النَّاسَ اَنِّي اَمَرْتُكَ اَنْ تُفْطِرَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّي فَلَمْ يَاْمُرْنِي، وَلَمْ يَنْهَنِي

** زہری نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک غلام کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ کچھ کھا رہے تھے' اُنہوں نے فرمایا: تم آگے آ جاؤ! میں نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' اُنہوں نے فرمایا: تم آگے ہو جاؤ! میں نے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں ایسا کر لیتا ہوں (روزہ ختم کر لیتا ہوں) ۔تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم لوگوں کو یہ بتا دو کہ میں نے تمہیں یہ ہدایت کی ہے کہ تم روزہ ختم کر دو۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے! راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ خاموش رہے' اُنہوں نے نہ ہی مجھے ہدایت کی اور نہ ہی مجھے منع کیا۔

7820 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نُدْبَةَ، مَوْلَاةٍ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ عَرَفَةَ: لَا يُصْحَبُنَا اَحَدٌ يُرِيدُ الصِّيَامَ فَاِنَّهُ يَوْمُ تَكْبِيرٍ، وَاَكْلٍ وَشُرْبٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَنَهَانِي الثَّوْرِيُّ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ، وَيَوْمِ عَرَفَةَ

** عثمان بن حکیم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی کنیز ''ندبہ'' کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرفہ کے دن فرمایا: کوئی ایسا شخص ہمارے ساتھ نہ رہے جو روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہو کیونکہ یہ تکبیر کہنے اور کھانے پینے کا دن ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان ثوری نے مجھے ترویہ کے دن' اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا تھا۔

7821 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَنْ اَفْطَرَ يَوْمَ عَرَفَةَ لِيَتَقَوّٰى بِهٖ عَلَى الدُّعَاءِ كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ الصَّائِمِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جو شخص عرفہ کے دن اس لیے روزہ نہیں رکھتا تاکہ دعا مانگنے کے لیے قوت حاصل کرے تو اُس شخص کو روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے۔

7822 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، قُلْتُ: اَتَصُومُ يَوْمَ عَرَفَةَ؟ قَالَ: اَصُومُهٗ فِي الشِّتَاءِ، وَلَا اَصُومُهٗ فِي الصَّيْفِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: میں نے کہا: کیا آپ عرفہ کے دن روزہ رکھتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں سردیوں کے موسم میں اس دن روزہ رکھ لیتا ہوں اور گرمیوں میں اس دن روزہ نہیں رکھتا۔

7823 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عرفہ کے دن روزہ رکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

7824 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: عرفہ کے دن روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

7825 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهٗ: كَانَ لَا يَصُومُ يَوْمَ عَرَفَةَ اِذَا كَانَ مُسَافِرًا بِعَرَفَةَ، وَاِذَا كَانَ مُقِيمًا فِيْ اَهْلِهٖ صَامَهٗ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ جب وہ عرفہ میں مسافر ہوتے تھے تو وہ عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور جب وہ اپنے اہلِ خانہ میں مقیم ہوتے تھے تو اس دن روزہ رکھ لیتے تھے۔

7826 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ، فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهَا

٭٭ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس سے پہلے پورے سال کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے۔

7827 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ اِيَاسٍ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ: كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ سَنَةٍ مَاضِيَةٍ، وَسَنَةٍ مُسْتَاْخِرَةٍ

٭٭ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دو سال کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے ایک گزشتہ سال کا اور ایک آئندہ سال کا۔

7828 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ فِيْ

صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ: يُكَفِّرُ سَنَتَيْنِ

* * ابوخلیل نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: عرفہ کے دن کا روزہ دو سال کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے۔

7829 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَصُمْ يَوْمَ عَرَفَةَ، وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَاَنَا لَا اَصُومُهُ وَلَا آمُرُ بِهِ، وَلَا اَنْهَى عَنْهُ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا' آپ نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا' میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا' اُنہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا' میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا اُنہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا' میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا اُنہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا' تو میں بھی اس دن روزہ نہیں رکھوں گا لیکن میں اس کا حکم بھی نہیں دیتا اور اس سے منع بھی نہیں کرتا۔

7830 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى حَسَنًا، وَحُسَيْنًا يَوْمَ عَرَفَةَ، فَوَجَدَ اَحَدَهُمَا صَائِمًا، وَالْآخَرَ مُفْطِرًا قَالَ: لَقَدْ جِئْتُ اَسْاَلُكُمَا عَنْ اَمْرٍ اخْتَلَفْتُمَا فِيهِ، فَقَالَا: مَا اخْتَلَفْنَا، مَنْ صَامَ فَحَسَنٌ، وَمَنْ لَمْ يَصُمْ فَلَا بَاْسَ

* * امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرفہ کے دن حاضر ہوا' تو اُس نے ان دونوں میں سے ایک صاحب کو روزے کی حالت میں اور دوسرے کو روزے کے بغیر پایا' تو اُس نے عرض کی: میں اس لیے حاضر ہوا تھا کہ آپ دونوں صاحبان سے ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کروں' جس کے بارے میں آپ دونوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' تو ان دونوں صاحبان نے جواب دیا: ہمارے درمیان کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا' جو شخص روزہ رکھ لیتا ہے تو یہ اچھی بات ہے اور جو نہیں رکھتا' تو کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

باب: عاشوراء کے دن روزہ رکھنا

7831 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: كَفَّارَةُ السَّنَةِ

* * حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: یہ ایک سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے۔

7832 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ إِيَاسٍ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ؟ فَقَالَ: كَفَّارَةُ السَّنَةِ

٭٭ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے۔

7833 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهُ قَالَ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ

٭٭ ابوخلیل' حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' انہوں نے عاشوراء کے دن کے روزہ کے بارے میں یہ فرمایا ہے: یہ ایک سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے۔

7834 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ: اِيتِ قَوْمَكَ فَمُرْهُمْ فَلْيَصُوْمُوا هَذَا الْيَوْمَ، لِيَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ وَجَدْتُ بَعْضَهُمْ قَدْ تَغَدَّى؟ قَالَ: فَمُرْهُمْ فَلْيُتِمُّوا

قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ يَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هَذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ، وَلَمْ يُفْرَضْ عَلَيْنَا صِيَامُهُ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ، فَاِنِّي صَائِمٌ، فَصَامَ النَّاسُ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ نے اسلم قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے فرمایا: تم اپنی قوم کے پاس جاؤ اور انہیں یہ ہدایت کرو کہ وہ آج کے دن روزہ رکھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے

7834- حديث معاوية' صحيح البخاري' كتاب الصوم' باب صيام يوم عاشوراء' حديث:1914' صحيح مسلم' كتاب الصيام' باب صوم يوم عاشوراء' حديث:1974' صحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام' جماع ابواب صوم التطوع' باب الدليل على ان امر النبي صلى الله عليه وسلم بصيام' حديث:1941' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الصيام' باب ذكر الخبر المبين ان صوم يوم عاشوراء لم يكن في' حديث:2401' صحيح ابن حبان' كتاب الصوم' باب صوم التطوع' ذكر البيان ان الامر بصيام يوم عاشوراء امر ندب لا حتم' حديث:3686' موطا مالك' كتاب الصيام' باب صيام يوم عاشوراء' حديث: 665' السنن الصغرى' الصيام' صوم النبي صلى الله عليه وسلم بابي هو وامي' حديث:2343' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' الحث على السحور' صوم النبي صلى الله عليه وسلم بابي هو وامي' حديث:2638' شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الصيام' باب صوم يوم عاشوراء' حديث:2123' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيام' باب ما يستدل به على انه لم يكن واجبا قط' حديث:7905' معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الصيام' الاختلاف في صوم يوم عاشوراء' حديث:2710' مسند احمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث معاوية بن ابي سفيان' حديث:16570' مسند الشافعي' ومن كتاب اختلاف الحديث وترك المعاد منها' حديث:728' مسند الحميدي' احاديث معاوية بن ابي سفيان رضي الله عنه' حديث:583

دن کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔ اُس شخص نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے کہ اگر میں کسی ایسے شخص کو پاتا ہوں کہ جو ناشتہ کر چکا ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسے لوگوں کو یہ ہدایت کرو کہ وہ (بقیہ دن کا روزہ) مکمل کریں۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے حمید بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں خطبہ دینے کے دوران یہ فرماتے ہوئے سنا: اے اہلِ مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ عاشوراء کا دن ہے' اس کا روزہ ہم پر فرض قرار نہیں دیا گیا ہے' تم میں سے جو شخص یہ روزہ رکھنا چاہے تو وہ رکھ لے' میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔

7835 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مَعْبَدٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدِيدٍ، فَاَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَطَعِمْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لِيَوْمِ عَاشُوْرَاءَ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنِّي شَرِبْتُ مَاءً قَالَ: فَلَا تَطْعَمْ بَعْدُ حَتّٰى مَغْرِبَ الشَّمْسِ، وَاْمُرْ مَنْ وَرَائَكَ اَنْ يَصُوْمَ هٰذَا الْيَوْمَ

* * حضرت معبد قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قدید کے مقام پر موجود تھے' ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم ﷺ نے اُس سے دریافت کیا: کیا تم نے آج کچھ کھایا ہے؟ یہ عاشوراء کے دن کی بات ہے' اُس شخص نے عرض کی: جی نہیں! البتہ میں پانی پی چکا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب تم سورج غروب ہونے تک کچھ نہ کھانا اور تم اپنے پیچھے لوگوں کو بھی یہ ہدایت کر دو کہ وہ آج کے دن روزہ رکھیں۔

7836 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ آمَرَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ مِنْ عَلِيٍّ، وَاَبِي مُوْسٰى

* * اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جو عاشوراء کے دن کے روزے کے بارے میں حضرت علی اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے زیادہ حکم دیتا ہو۔

7837 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيْدَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ يَبْتَغِي فَضْلَهُ عَلٰى غَيْرِهٖ، اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ، يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، اَوْ شَهْرَ رَمَضَانَ

* * عبیداللہ بن ابو یزید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میرے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے کسی بھی دن کا' اہتمام کے ساتھ' اس طرح روزہ نہیں رکھا کہ آپ اُس دن کو دوسرے دن سے افضل سمجھتے ہوں' سوائے اس دن کے' یعنی عاشوراء کے دن کے' یا رمضان کے مہینے کے۔

7838 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ لَيْلَةَ عَاشُوْرَاءَ اَنْ تَسَحَّرْ،

وَاَصْبِحْ صَائِمًا قَالَ: فَاَصْبَحَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ صَائِمًا

✽✽ عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ کو عاشوراء کی رات پیغام بھجوایا کہ تم سحری کر لینا اور اگلے دن روزہ رکھنا۔

راوی کہتے ہیں: تو اگلے دن حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا۔

7839 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ فِیْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ: خَالِفُوا الْيَهُوْدَ وَصُوْمُوا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو عاشوراء کے دن کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ یہودیوں کے برخلاف کرو اور (محرم کی) نو اور دس تاریخ کو روزہ رکھو۔

7840 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَكَمِ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا اَصْبَحْتُ بَعْدَ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ ثُمَّ اَصْبِحُ صَائِمًا فَهُوَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ

قَالَ يُوْنُسُ: وَاَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَخِی الْحَكَمِ، عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِیْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهٖ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب (ذوالحج کی) انتیس تاریخ کے بعد اگلا دن ہو تو میں روزہ رکھوں گا' کیونکہ یہی عاشوراء کا دن ہے۔

یونس بیان کرتے ہیں: حکم کے بھتیجے نے اُن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ وہ دن ہے جس دن میں روزہ رکھنے کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔

7841 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ فُلَانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ الْعَاشِرُ

✽✽ مسعود بن فلاں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: عاشوراء کا دن دسواں دن ہے (یعنی محرم کا دسواں دن ہے)۔

7842 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، فَلَمَّا نَزَلَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهٗ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ

✽✽ عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے ہمیں عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا جاتا تھا' جب رمضان کے مہینہ میں روزہ رکھنے کا حکم نازل ہوگیا' تو جو شخص چاہتا تھا (وہ عاشوراء کے دن) روزہ رکھ لیتا تھا اور جو شخص چاہتا تھا' ترک کر دیتا تھا۔

7843 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟، قَالُوا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ نَجَّا اللّٰهُ فِيهِ مُوسَى، وَاَغْرَقَ فِيهِ آلَ فِرْعَوْنَ قَالَ: فَصَامَهُ شُكْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَنَا اَوْلٰى بِمُوسَى وَاَحَقُّ بِصِيَامِهِ مِنْكُمْ، فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ

✱✱ سعید بن جبیر کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ایک عظیم دن ہے' جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات عطا کی تھی اور اس دن میں آلِ فرعون کو ڈبو دیا تھا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکر کے طور پر اس دن روزہ رکھا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم تمہارے مقابلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں اور اس دن روزہ رکھنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا اور آپ نے یہ روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا۔

7844 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

✱✱ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے تھے اور یہ روزہ رکھنے کا حکم بھی دیتے تھے' جب رمضان کو فرض قرار دے دیا گیا' تو جو شخص چاہتا تھا وہ یہ روزہ رکھ لیتا تھا اور جو شخص چاہتا تھا' وہ ترک کر دیتا تھا۔

7845 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ يَصُومُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَهُ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ، قَبْلَ اَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيضَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ: مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

✱✱ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے اور زمانۂ جاہلیت میں قریش بھی یہ روزہ رکھا کرتے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اس دن روزہ رکھا اور یہ روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا' یہ رمضان فرض ہونے سے پہلے کی بات ہے' جب رمضان فرض ہو گیا' تو فرض روزہ' رمضان کا قرار پایا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص چاہتا وہ یہ (یعنی عاشوراء کے دن کا) روزہ رکھ لیتا تھا اور جو شخص چاہتا تھا' وہ اسے ترک کر دیتا تھا۔

7846 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ قَالَ: سَاَلْنَا قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ زَكَاةِ الْفِطْرِ؟ فَقَالَ: اَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا اُنْزِلَتِ الزَّكَاةُ لَمْ يَأْمُرْنَا، وَلَمْ يَنْهَنَا

✽✽ ابوعمار بیان کرتے ہیں: ہم نے قیس بن سعد سے صدقۂ فطر کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے ہمیں اس کا حکم دیا تھا' جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں' نہ تو ہمیں کوئی حکم دیا' اور نہ ہی ہمیں منع کیا۔

7847 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَمْ يَكُنِ ابْنُ عُمَرَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ اِذَا كَانَ مُسَافِرًا، فَاِذَا كَانَ مُقِيمًا صَامَهُ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مسافر ہوتے تھے' تو عاشوراء کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور جب مقیم ہوتے تھے' تو اس دن روزہ رکھ لیتے تھے۔

7848 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَقَالُوا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نُعَظِّمَهُ، فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ صِيَامُهُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: جب نبی اکرم ﷺ (ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ نے یہودیوں کو عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا' اُن لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ یہ ایک عظیم دن ہے' جس کی یہودی تعظیم کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم اس کی تعظیم کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا۔ پھر جب (رمضان کے) روزوں کا حکم نازل ہو گیا' تو جو شخص چاہتا تھا' وہ اس (عاشورہ کے) دن روزہ رکھ لیتا تھا اور جو شخص چاہتا تھا' وہ اسے ترک کر دیتا تھا۔

7849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: رَكِبَ نُوحٌ فِي السَّفِينَةِ فِي رَجَبٍ يَوْمَ عَشْرٍ بَقِينَ، وَنَزَلَ مِنَ السَّفِينَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت نوح علیہ السلام اپنی کشتی میں رجب کے مہینہ میں سوار ہوئے تھے' جب اس مہینہ کے دس دن باقی رہ گئے تھے اور وہ کشتی سے عاشوراء کے دن اترے تھے۔

7850 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَبِي يُوسُفَ، اَخَا بَنِي نَوْفَلٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: اِنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَوْمُ عِيدٍ، فَمَنْ صَامَهُ فَقَدْ كَانَ يُصَامُ، وَمَنْ تَرَكَهُ فَلَا حَرَجَ

✽✽ بنو نوفل سے تعلق رکھنے والے عمرو بن ابو یوسف نے یہ بات بیان کی ہے: اُنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: بے شک عاشوراء کا دن' عید کا دن ہے' جو شخص اس دن روزہ رکھتا ہے' تو اس دن روزہ رکھا جاتا تھا اور

جو شخص اسے ترک کر دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

7851 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَزْعُمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالُوْا: كَيْفَ بِمَنْ اَكَلَ؟ قَالَ: مَنْ اَكَلَ اَوْ لَمْ يَاْكُلْ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے عرض کی: جو شخص کچھ کھا چکا ہو اُس کا کیا بنے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کچھ کھا چکا ہو یا اُس نے کچھ نہیں کھایا (وہ اس دن روزہ رکھے گا)۔

7852 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: هُوَ يَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ عَلٰى آدَمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ

** عکرمہ بیان کرتے ہیں: وہ دن جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی وہ عاشوراء کا دن تھا۔

بَابُ صِيَامِ اَشْهُرِ الْحُرُمِ

باب: حرمت والے مہینوں میں روزے رکھنا

7853 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتَّخِذُوا شَهْرًا عِيدًا، وَلَا تَتَّخِذُوا يَوْمًا عِيدًا

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ کسی مہینہ کو عید نہ بنالینا اور کسی دن کو عید نہ بنالینا''۔

7854 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَنْهٰى عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ كُلِّهِ؛ لَاَنْ لَا يُتَّخَذَ عِيدًا

** ابن جریج' عطاء کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پورے رجب کے روزے رکھنے سے منع کرتے تھے' تاکہ اُسے عید نہ بنالیا جائے۔

7855 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ "يَنْهٰى عَنْ صِيَامِ الشَّهْرِ كَامِلًا، وَيَقُوْلُ: لِيَصُمْهُ اِلَّا اَيَّامًا، وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ اِفْرَادِ الْيَوْمِ كُلَّمَا مَرَّ بِهِ، وَعَنْ صِيَامِ الْاَيَّامِ الْمَعْلُوْمَةِ"، وَكَانَ يَقُوْلُ: لَا يَصُمْ صِيَامًا مَعْلُوْمًا

** عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کسی بھی مہینہ میں پورا مہینہ روزے رکھنے سے منع کرتے تھے۔ وہ یہ فرماتے تھے: آدمی کسی بھی مہینے میں روزے رکھے البتہ کچھ دن روزے نہ رکھے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما منفرد طور پر کسی ایک دن میں روزہ رکھنے سے منع کرتے تھے کہ جب بھی وہ دن آئے' آدمی روزہ رکھ لے اور وہ متعین دنوں کے روزے

رکھنے سے بھی منع کرتے تھے۔ وہ یہ فرماتے تھے: متعین دنوں کے روزے آدمی نہ رکھے۔

7856 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصُومُ اَشْهُرَ الْحُرُمِ

✱✱ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حرمت والے مہینوں میں روزے رکھا کرتے تھے۔

7857 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَكَادُ اَنْ يُفْطِرَ فِي اَشْهُرِ الْحُرُمِ، وَلَا غَيْرِهَا

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حرمت والے مہینوں اور دیگر مہینوں میں کم ہی روزے چھوڑتے تھے۔

7858 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ يَصُومُونَ رَجَبًا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَيْنَ هُمْ مِنْ شَعْبَانَ؟، قَالَ زَيْدٌ: وَكَانَ اَكْثَرُ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ رَمَضَانَ شَعْبَانَ

✱✱ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ لوگوں کا ذکر کیا گیا' جو رجب کے مہینہ میں روزے رکھتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شعبان میں کیوں نہیں رکھتے؟

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے بعد' سب سے زیادہ روزے شعبان میں رکھا کرتے تھے۔

7859 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي لَبِيدٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: " كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ اَفْطَرَ، وَمَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ مِنْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ رَمَضَانَ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ اِلَّا قَلِيلًا " قَالَ: وَسَاَلْتُهَا عَنْ صَلَاتِهِ؟ فَقَالَتْ: كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ، وَفِي غَيْرِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ

✱✱ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (نفلی) روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات (کسی مہینہ میں نفلی) روزے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ مسلسل روزے رکھتے رہیں گے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنا ترک کر دیتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ رمضان کا معاملہ مختلف ہے' کچھ دن چھوڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا تقریباً پورا مہینہ روزے رکھا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں اور رمضان کے علاوہ میں تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے جن میں فجر کی دو (سنتیں) بھی شامل ہوتی

تھیں۔

7860 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا رَكَعَ جَالِسًا قَالَ: وَسَأَلْتُهَا عَنْ صِيَامِهِ؟ فَقَالَتْ: "كَانَ إِذَا صَامَ، صَامَ حَتَّى نَقُولَ: صَامَ، صَامَ، صَامَ، وَإِذَا أَفْطَرَ، أَفْطَرَ حَتَّى نَقُولَ: أَفْطَرَ، أَفْطَرَ، أَفْطَرَ، وَمَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ"

** عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قیام کی حالت میں نماز ادا کرتے تھے' تو آپ قیام کی حالت میں ہی رکوع میں چلے جاتے تھے اور جب آپ بیٹھے ہوئے نماز ادا کرتے تھے تو آپ بیٹھے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (نفلی) روزوں کے بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفلی روزہ رکھا کرتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اب آپ مسلسل روزے رکھتے رہیں گے' پھر آپ نفلی روزے رکھنا ترک کر دیتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ نفلی روزے نہیں رکھیں گے' جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' اُس کے بعد میرے علم کے مطابق آپ نے کبھی بھی پورا مہینہ (نفلی) روزے نہیں رکھے۔

7861 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَصُومُ، وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ شَهْرًا قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ"

** ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفلی روزے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کریں گے' پھر آپ روزے ترک کر دیتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ کوئی (نفلی) روزہ نہیں رکھیں گے۔ میں نے رمضان کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کسی بھی مہینے میں' پورا مہینہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی اور مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابُ صِيَامِ الدَّهْرِ

باب: پورا سال روزے رکھنا

7862 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَلَمْ أُحَدَّثْ

اَنَّكَ تَـقُـوْلُ، اَوْ اَنْتَ الَّذِی تَقُوْلُ: لَاَقُومَنَّ اللَّیْلَ، وَلَاَصُومَنَّ النَّهَارَ؟ قَالَ: اَحْسَبُهُ قَالَ: نَعَمْ یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَـقُـمْ، وَنَمْ، وَاَفْطِرْ، وَصُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ، فَذٰلِكَ مِثْلُ صِیَامِ الدَّهْرِ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّی اُطِیقُ اَفْـضَـلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَصُمْ یَوْمًا وَاَفْطِرْ یَوْمَیْنِ، حَتّٰی قُلْتُ: اِنِّی اُطِیقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَصُمْ یَوْمًا، وَاَفْطِرْ یَـوْمًـا، وَهُـوَ اَعْدَلُ الصَّوْمِ، وَهُوَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ: قُلْتُ: اِنِّی اُطِیقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی' آپ نے دریافت کیا: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ تم یہ کہتے ہو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا تم نے یہ کہا ہے کہ میں رات بھر نفل پڑھتا رہوں گا اور دن میں روزہ رکھوں گا؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نفل بھی پڑھا کرو اور سو بھی جایا کرو' نفلی روزہ ترک بھی کر دیا کرو' ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو' یہ پورا سال روزہ رکھنے کے مترادف ہوگا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور دو دن نہ رکھا کرو۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھ لیا کرو اور ایک دن روزہ نہ رکھا کرو' یہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب طریقہ ہے اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے زیادہ نہیں!

7863 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، اَنَّ اَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَـمِـعَ عَبْـدَ الـلّٰـهِ بْنَ عَـمْـرٍو یَقُوْلُ: بَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَنِّی اَصُومُ فَاَسْرِدُ، وَاُصَلِّی اللَّیْلَ، فَاِمَّا اَرْسَلَ، وَاِمَّا لَقِیتُهُ، فَقَالَ: اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُومُ فَلَا تُفْطِرُ، وَتُصَلِّی، فَلَا تَفْعَلْ؛ فَاِنَّ لِعَیْنِكَ حَظًّا، وَلِنَفْسِكَ حَظًّا، فَـصُـمْ، وَاَفْـطِـرْ، وَصُمْ مِنْ عَشَرَةِ اَیَّامٍ یَوْمًا، وَلَكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ قَالَ: اِنِّی اَجِدُنِی اَقْوَی مِنْ ذٰلِكَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ: فَـصُـمْ صِیَامَ دَاوُدَ قَالَ: وَكَیْفَ كَانَ یَصُومُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كَانَ یَصُومُ یَوْمًا، وَیُفْطِرُ یَوْمًا، وَلَا یَفِرُّ اِذَا لَاقَی قَـالَ عَـطَـاءٌ: فَلَا اَدْرِی كَیْفَ ذَكَـرَ صِیَامَ الْاَبَدِ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ، لَا

7862- صحیح البخاری' کتاب الصوم' باب حق الجسم فی الصوم' حدیث:1889' صحیح مسلم' کتاب الصیام' باب النهی عن صوم الدهر لمن تضرر به او فوت به' حدیث:2036' صحیح ابن خزیمة' کتاب الصیام' جماع ابواب صوم التطوع' باب الاخبار بان صوم یوم' حدیث:1958' مستخرج ابی عوانة' مبتدا کتاب الصیام' باب ذکر الاخبار الدالة علی حظر صوم الدهر وابطال فضیلته' حدیث:2350' صحیح ابن حبان' کتاب البر والاحسان' باب ما جاء فی الطاعات وثوابها' ذکر الامر للمرء باتیان الطاعات علی الرفق من غیر ترک حظ' حدیث:353' المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب معرفة الصحابة رضی الله عنهم' ذکر ام نبیه بنت الحجاج ام عبد الله بن عمرو رضی' حدیث:6964' سنن ابی داؤد' کتاب الصوم' باب فی صوم الدهر تطوعا' حدیث:2085' السنن الصغری' الصیام' صوم یوم وافطار یوم وذکر اختلاف الفاظ الناقلین فی ذلک لخبر' حدیث:2362' السنن الکبری للنسائی' کتاب الصیام' سرد الصیام' صوم یوم وافطار یوم' حدیث:2658

صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پتا چلی کہ میں مسلسل نفلی روزہ رکھتا ہوں اور رات بھر نوافل ادا کرتا رہتا ہوں' تو شاید آپ نے پیغام بھیج کر مجھے بلوایا' یا آپ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ تم مسلسل نفلی روزے رکھتے ہو' کوئی روزہ ترک نہیں کرتے اور مسلسل نوافل ادا کرتے رہتے ہو' تم ایسا نہ کرو کیونکہ تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری جان کا بھی حصہ ہے' تم نفلی روزہ رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو' تم ہر دس دن میں ایک دن روزہ رکھ لیا کرو' تمہیں باقی نو کا اجر مل جائے گا۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اپنے اندر اس سے زیادہ کی طاقت پاتا ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقہ کے مطابق روزے رکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کیسے روزے رکھا کرتے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور جب وہ دشمن کا سامنا کرتے تھے' تو راہِ فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

عطاء نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ ہمیشہ روزے رکھنے کے بارے میں اُنہوں نے کیا ذکر کیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا' اُس نے درحقیقت روزہ نہیں رکھا' جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا' اُس نے درحقیقت روزہ نہیں رکھا۔

7864 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَا: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ، اَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَصُومُ نِصْفَ الدَّهْرِ، وَاَحَبُّ الصَّلَاةِ اِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَقُومُ ثُلُثَهُ، ثُمَّ يَنَامُ سُدُسَهُ، وَكَانَ لَا يَفِرُّ اِذَا لَاقَى

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ رکھنے کا سب سے پسندیدہ طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے' وہ نصف سال روزے رکھا کرتے تھے (یعنی ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے) اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے' وہ نصف رات تک سوئے رہتے تھے' پھر ایک تہائی رات تک نوافل ادا کرتے تھے' پھر چھٹے حصہ میں سو جاتے تھے اور جب وہ دشمن کا سامنا کرتے تھے' تو راہِ فرار اختیار نہیں کرتے تھے''۔

7865 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ: كَيْفَ صِيَامُكَ؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، وَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ يَكْرَهُهُ عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَسَكَتَ حَتّٰى ذَهَبَ غَضَبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ عُمَرُ: كَيْفَ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي صِيَامِ الدَّهْرِ؟ قَالَ: لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ، اَوْ قَالَ: مَا صَامَ، وَمَا اَفْطَرَ قَالَ: فَمَا تَقُولُ فِي صِيَامِ يَوْمَيْنِ، وَفِطْرِ يَوْمٍ؟ قَالَ: وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَصِيَامُ يَوْمٍ، وَفِطْرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: وَدِدْتُ اَنْ اُطِيقَ ذٰلِكَ

قَالَ: فَصِيَامُ يَوْمٍ، وَفِطْرُ يَوْمٍ؟ قَالَ: ذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ قَالَ: فَمَا تَقُوْلُ فِي صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ؟ قَالَ: ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ قَالَ: فَصِيَامُ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ؟ قَالَ: ذٰلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ قَالَ: فَصِيَامُ عَاشُورَاءَ؟ قَالَ: كَفَّارَةُ سَنَةٍ قَالَ: فَصِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ قَالَ: كَفَّارَةُ سَنَةٍ، وَمَا قَبْلَهَا

✵✵ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے دریافت کیا: آپ روزہ کیسے رکھتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے منہ پھیرلیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جاتا' جو آپ کو ناپسند ہوتی تھی' تو اس بات کا پتا آپ کے چہرہ سے چل جاتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ کم ہوا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ سال بھر روزہ رکھنے کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے شخص نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ ہی ترک کیا (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ دو دن روزہ رکھنے اور ایک دن روزہ نہ رکھنے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن روزہ نہ رکھنے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اس کی طاقت رکھوں۔ اُنہوں نے عرض کی: ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ نہ رکھنا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سال بھر روزے رکھنے کے مترادف ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک ایسا دن ہے' جس میں میری پیدائش ہوئی اور اس دن میں مجھ پر قرآن نازل ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: عرفہ کے دن روزہ رکھنا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک سال (کے گناہوں) اور اُس سے پہلے (کے ایک سال کے گناہوں) کا کفارہ ہوتا ہے۔

7866 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضَيَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ جَهَنَّمَ هٰكَذَا، وَعَقَدَ عَشْرًا

✵✵ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص پورا سال (نفلی) روزے رکھے' اللہ تعالیٰ اُس پر جہنم کو اس طرح تنگ کر دے گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے دس کا ہندسہ بنا کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

7867 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ؟ قَالَ: وَدِدْتُ اَنَّهُ لَا يَطْعَمُ الدَّهْرَ شَيْئًا قَالَ: فَثُلُثَيْهِ؟ قَالَ: اَكْثَرُ قَالَ: فَنِصْفَهُ؟ قَالَ: اَكْثَرُ قَالَ: فَثُلُثَهُ؟ قَالَ: لَمْ يَنْزِلْ، اَفَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ، وَحَرَ الصَّدْرِ، صِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

✽✽ عمرو بن شرحبیل نے نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیارائے ہے جوساراسال نفلی روزے رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ وہ کبھی کچھ نہ کھائے۔راوی بیان کرتے ہیں: اگر دوتہائی حصے میں روزے رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ زیادہ ہے! اُس نے عرض کی: اگر نصف حصے میں رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھی زیادہ ہے! اُس نے عرض کی: اگر ایک تہائی حصہ میں رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس نے پڑاؤنہیں کیا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیامیں تمہیں اُس چیز کے بارے میں بتاؤں جس سے دل کواطمینان ہوجائے! وہ ہرمہینہ میں تین دن روزے رکھنا ہے۔

7868 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ سَعِیدٍ الْجُرَیْرِیِّ، عَنْ اَبِی السَّلِیلِ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ: اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا الَّذِی اَتَیْتُكَ عَامَ الْاَوَّلِ قَالَ: كَاَنَّكَ كُنْتَ اَجْسَمَ مِمَّا اَجِدُ اَوْ اَحْسَنَ جِسْمًا مِمَّا اَرَى قَالَ: مَا طَعِمْتُ مُنْذُ فَارَقْتُكَ اِلَّا لَیْلًا، فَقَالَ: مَنْ اَمَرَكَ تُعَذِّبُ نَفْسَكَ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: اِنِّی اَقْوَى قَالَ: فَصُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ، وَیَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ: اِنِّی اَقْوَى قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ الشَّهْرِ وَثَلَاثَةَ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ: اِنِّی اَقْوَى قَالَ: فَصُمْ مِنَ الْحُرُمِ، وَاَفْطِرْ

✽✽ ابوسلیل نے ایک شخص کے حوالے سے اُس کے والد کے حوالے سے اُس کے چچاکے حوالے سے یہ بات بیان کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: میں وہی ہوں جوایک سال پہلے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: کیاوجہ ہے کہ اب کے مقابلہ میں اُس وقت تمہاری صحت زیادہ بہترتھی (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کوشک ہے) اُن صاحب نے عرض کی: جب سے میں آپ کی خدمت سے رخصت ہوا ہوں اُس کے بعد میں نے بہت کم کھانا کھایا ہے صرف رات کے وقت کھانا کھاتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں یہ ہدایت کس نے کی ہے کہ تم اپنے آپ کوتکلیف کاشکارکرو؟ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشادفرمائی اُن صاحب نے عرض کی: میں اپنے اندر یہ قوت پاتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم صبر والے مہینہ میں روزے رکھواور ہرمہینہ میں ایک دن روزہ رکھ لیا کرو۔ اُس نے عرض کی: میں زیادہ قوت پاتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک مہینہ (یعنی رمضان کے مہینہ) کے روزے رکھا کرواور ہرمہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ اُس نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی قوت پاتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھرتم حرمت والے مہینوں میں روزے رکھ لیا کرواور ترک بھی کردیا کرو۔

7868- سنن ابی داؤد' کتاب الصوم' باب فی صوم اشهر الحرم' حدیث:2086' سنن ابن ماجه' کتاب الصیام' باب صیام اشهر الحرم' حدیث:1737' السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الصیام' سرد الصیام' صوم یوم من الشهر' حدیث:2701' السنن الکبرٰی للبیهقی' کتاب الصیام' باب فضل الصوم فی الاشهر الحرم' حدیث:7915' مسند احمد بن حنبل' اول مسند البصریین' حدیث رجل من باهلة' حدیث:19853' مسند عبد بن حمید' رجل من باهلة' حدیث:402' المعجم الکبیر للطبرانی' باب الیاء' من اسمه یعیش' من یکنی ابا مجیبة ابو مجیبة الباهلی' حدیث: 18722

7869 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: صَامَ اَبِیْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً اَوْ ثَلَاثِیْنَ سَنَةً مَا اَفْطَرَ اِلَّا یَوْمَ فِطْرٍ، اَوْ یَوْمَ نَحْرٍ وَلَقَدْ قُبِضَ وَاِنَّهٗ لَصَائِمٌ

✽✽ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے چالیس سال تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تیس سال تک اس طرح نفلی روزے رکھے کہ وہ صرف عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ نہیں رکھا کرتے تھے اور جس دن اُن کا انتقال ہوا' اُس دن بھی اُنہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

7870 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَیْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَقَلَّ مَا یَصُوْمُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ بَدْرِیًّا، مِنْ اَجْلِ الْغَزْوِ، فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُهٗ مُفْطِرًا اِلَّا یَوْمَ اَضْحٰی، اَوْ یَوْمَ فِطْرٍ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں بہت کم نفلی روزے رکھا کرتے تھے کیونکہ وہ جنگوں میں حصہ لیا کرتے تھے' لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے اُنہیں صرف عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن ہی روزہ ترک کرتے ہوئے دیکھا۔

7871 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاُتِیَ بِطَعَامٍ لَهٗ، فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: مَا لَهٗ؟ قَالُوْا: اِنَّهٗ صَائِمٌ قَالَ: وَمَا صَوْمُهٗ؟ قَالَ: الدَّهْرَ قَالَ: فَجَعَلَ یَقْرَعُ رَاْسَهٗ بِقَنَاةٍ مَعَهٗ، وَیَقُوْلُ: كُلْ یَا دَهْرُ، كُلْ یَا دَهْرُ

✽✽ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' اُن کا کھانا لایا گیا تو حاضرین میں سے ایک صاحب پیچھے ہٹ گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اسے کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس نے روزہ رکھا ہوا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کون سا روزہ؟ اُن صاحب نے عرض کی: میں مسلسل نفلی روزے رکھتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ میں موجود ٹہنی کو اُس کے سر پر مارتے ہوئے فرمایا: اے ہمیشہ والے! تم کھاؤ! اے ہمیشہ والے! تم کھاؤ!

بَابُ صِیَامِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ

باب: تین دن روزے رکھنا

7872 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ: صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ، وَصَوْمُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ یُذْهِبُوْنَ بَلَابِلَ الصَّدْرِ، قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: یُذْهِبْنَ وَغَرَ الصَّدْرِ، قِیْلَ: وَمَا وَغَرُ الصَّدْرِ؟ قَالَ: غِشُّهٗ

✽✽ حارث بیان کرتے ہیں: صبر کے مہینہ (رمضان) کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' سینے کی پریشانی

کو رخصت کر دیتے ہیں۔

مجاہد نے یہ لفظ نقل کیے ہیں: سینے کے "وغر" کو رخصت کر دیتے ہیں۔ اُن سے دریافت کیا گیا: سینے کے "وغر" سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس کا کھوٹ۔

7873 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: اَرَاهُ رَفَعَهُ اِنَّهُ اَمَرَ بِصَوْمِ الْبِيضِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَاَرْبَعَةَ عَشَرَ وَخَمْسَةَ عَشَرَ

❊❊ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے:

"چمکدار دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے یعنی تیرہ تاریخ، چودہ تاریخ اور پندرہ تاریخ"۔

7874 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَوْتَكِيَّةِ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ؟ اِذْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَرْنَبِ، فَقَالَ اَبُو ذَرٍّ: اَنَا، اَتَى اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ، فَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُهَا تُدْمِي، فَقَالَ: كُلُوا مِنْهَا وَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يَاْكُلْ هُوَ، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: اِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: وَمَا صَوْمُكَ؟ فَذَكَرَ شَيْئًا، فَقَالَ: اَيْنَ اَنْتَ عَنِ الْغُرِّ الْبِيضِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَاَرْبَعَةَ عَشَرَ، وَخَمْسَةَ عَشَرَ

❊❊ ابن حوتکیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے دریافت کیا: قاحہ کے دن کون ہمارے ساتھ موجود تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خرگوش کا گوشت پیش کیا گیا؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تھا! ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خرگوش لے کر آیا اُس نے عرض کی: میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس میں سے خون نکل رہا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے کھالو۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر کی کہ اُس دیہاتی نے بھی اسے نہیں کھایا۔ اُس دیہاتی نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سا روزہ؟ اُس نے کوئی بات ذکر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چمکدار دنوں میں روزے کیوں نہیں رکھتے؟ تیرہ تاریخ کو چودہ تاریخ کو اور پندرہ تاریخ کو۔

7875 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: " ثَلَاثٌ اِنَّمَا اَوْصَانِي بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ اَنَامَ عَلَى وِتْرٍ، وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى "، قَالَ قَتَادَةُ: ثُمَّ تَرَكَ الْحَسَنُ بَعْدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَجَعَلَ مَكَانَهَا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلقین کی ہے: ایک یہ کہ میں وتر ادا کر کے سوؤں ایک یہ کہ ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھوں اور چاشت کی دو رکعات ادا کروں۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد حسن بصری اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے چاشت کی دو رکعت کا ذکر نہیں کرتے تھے بلکہ

اُس کی جگہ جمعہ کے دن غسل کرنے کا ذکر کرتے تھے۔

7876 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عَطَاءٌ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: "ثَلَاثٌ لَا اَدَعُهُنَّ حَتّٰى اَلْقَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ اَبِيتَ كُلَّ لَيْلَةٍ عَلٰى وِتْرٍ، وَصَلَاةِ الضُّحَى، وَاَنْ اَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ"

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں میں ترک نہیں کروں گا' یہاں تک کہ میں حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملوں' رات کے وقت وتر ادا کر کے سونا' چاشت کی نماز ادا کرنا اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا۔

7877 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ: جَائَنَا اَعْرَابِيٌّ وَنَحْنُ بِالْمَرْبَدِ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ قَارِءٌ يَقْرَاُ هٰذِهِ الرُّقْعَةَ؟ قُلْنَا: كُلُّنَا نَقْرَاُ قَالَ: فَاقْرَءُوهَا لِی قَالَ: هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ لِی مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِی زُهَيْرِ بْنِ اُقَيْشٍ، حَيٍّ مِنْ عُكْلٍ اِنَّكُمْ اِنْ شَهِدْتُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَاَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ، وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ، وَاَخْرَجْتُمُ الْخُمُسَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَسَهْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفِيَّهُ؛ فَاِنَّكُمْ آمِنُونَ بِاَمَانِ اللّٰهِ قَالَ: قُلْنَا: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَكُمْ هٰذَا الْكِتَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ اَتَرَوْنِی اَكْذِبُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَغَضِبَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الْكِتَابِ، فَاَخَذَهُ

قَالَ: فَاتَّبَعْنَاهُ، فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اِنَّ مِمَّا يُذْهِبُ كَثِيرًا مِنْ وَحَرِ الصَّدْرِ صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ، وَصَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: صَفِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمٌ يُقَالُ لَهُ الصَّفِيُّ، كَانَ يَاْخُذُهُ، وَيَضْرِبُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ مَعَ الْمُسْلِمِينَ

✻✻ ابوالاعلیٰ بن عبداللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی ہمارے پاس آیا' ہم اُس وقت مربد میں موجود تھے' اُس نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان کوئی پڑھا لکھا شخص ہے جو اس تحریر کو پڑھ دے؟ ہم نے کہا: ہم سب پڑھ سکتے ہیں۔ اُس نے کہا: پھر تم لوگ یہ مجھے پڑھ کر سناؤ! اُس نے بتایا کہ یہ وہ تحریر ہے' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے' جو اللہ کے رسول ہیں' میرے لیے لکھوائی تھی' یہ بنو زہیر بن اقیش کے بارے میں تھی' جو عکل قبیلہ کا ایک حصہ ہے' (اُس میں یہ تحریر تھا:)

''اگر تم لوگ اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرتے ہو اور زکوٰۃ دیتے ہو اور مالِ غنیمت میں سے خمس ادا کرتے ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخصوص حصہ ادا کرتے ہو تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امان کی وجہ سے امن میں رہو گے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے (اس دیہاتی سے) دریافت کیا: کیا اللہ کے رسول نے یہ تحریر تمہارے لیے لکھوائی تھی؟ اُس دیہاتی نے جواب دیا: جی ہاں! کیا تم میرے بارے میں یہ سمجھتے ہو کہ میں اللہ کے رسول کی طرف جھوٹی بات منسوب کروں گا؟ وہ

غصہ میں آ گیا' اُس نے اپنا ہاتھ اُس تحریر پر مار کر اُسے پکڑ لیا۔

راوی کہتے ہیں: ہم لوگ اُس کے پیچھے گئے' ہم نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ ہمیں اُس چیز کے بارے میں بتایئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔تو اس نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سینے کی اُلجھن کو جو چیز زیادہ ختم کرتی ہے' وہ صبر والے مہینہ کے روزے رکھنا اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا ہے''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص حصہ سے مراد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسا حصہ ہوتا تھا' جسے صفی (مخصوص حصہ) کہا جاتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُسے وصول کیا کرتے تھے' ویسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے ساتھ بھی حصہ لیا کرتے تھے۔

7878 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ قُعْنَبٍ قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى الرَّبَذَةِ، أَطْلُبُ أَبَا ذَرٍّ، فَلَمْ أَجِدْهُ، فَسَلَّمْتُ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَقُلْتُ: أَيْنَ أَبُو ذَرٍّ؟ قَالَتْ: ذَهَبَ يَمْتَهِنُ قَالَ: فَقَعَدْتُ فَإِذَا أَبُو ذَرٍّ قَدْ جَاءَ يَقُودُ جَمَلَيْنِ، قَدْ قَطَرَ أَحَدَهُمَا إِلَى ذَنَبِ الْآخَرِ فِي عُنُقِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قِرْبَةٌ، فَأَنَاخَ الْجَمَلَيْنِ، وَحَمَلَ الْقِرْبَتَيْنِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَكَلَّمَ امْرَأَتَهُ فِي شَيْءٍ، فَكَأَنَّهَا رَدَّتْ إِلَيْهِ فَعَادَ وَعَادَتْ، فَقَالَ: مَا تَزِدْنَ عَلَى مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ، فَإِنْ أَقَمْتَهَا انْكَسَرَتْ وَفِيهَا بُلْغَةٌ وَأَوَدٌ، ثُمَّ جَاءَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا مِثْلُ الْقَطَاةِ، فَقَالَ: كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، ثُمَّ رَجَعَ فَأَكَلَ مَعَهُ، فَقَالَ نُعَيْمٌ: إِنَّا لِلّٰهِ يَا أَبَا ذَرٍّ مَنْ كَذَّبَنِي مِنَ النَّاسِ، أَمَّا أَنْتَ فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنْ تُكَذِّبَنِي قَالَ: وَمَا كَذَّبْتُكَ، بَلْ قُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، ثُمَّ أَكَلْتُ، وَالْآنَ أَقُولُ لَكَ: إِنِّي صَائِمٌ، إِنِّي صُمْتُ مِنْ هَذَا الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَوَجَبَ لِي صَوْمُهُ، وَحَلَّ لِي فِطْرُهُ

** نعیم بن قعنب بیان کرتے ہیں: میں ربذہ کی طرف گیا' میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی تلاش میں تھا' میں اُنہیں نہیں پا سکا' میں نے اُن کی اہلیہ کو سلام کیا' میں نے کہا: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ گھر کے کام کاج کے سلسلے میں گئے ہیں۔تو میں بیٹھ گیا' پھر اسی دوران حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ دو اونٹوں کو ہانک کر لے آئے' اُنہوں نے ایک کو دوسرے کی دُم کے ساتھ باندھا ہوا تھا' اُن میں سے ہر ایک کی گردن میں ایک مشکیزہ تھا' اُنہوں نے دونوں اونٹوں کو بٹھایا اور دونوں مشکیزے اُٹھا لیے۔میں نے اُنہیں سلام کیا' اُنہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ کسی چیز کے بارے میں بات چیت کی' اُن کی اہلیہ نے اُنہیں کوئی جواب دیا' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اُس بات پر اصرار کیا' اُس اہلیہ نے پھر اپنی بات دُہرائی تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم عورتیں بالکل ویسی ہی ہو' جیسی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

'''عورت کی مثال پسلی کی مانند ہے' اگر تم اُسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے' تو وہ ٹوٹ جائے گی اس کے ٹیڑھے پن سمیت اس کے ساتھ گزارہ کرو''۔

پھر وہ ایک پیالہ لے کر آئے جس میں کھانے کی تھوڑی سی چیز تھی' اُنہوں نے فرمایا: تم کھاؤ کیونکہ میں نے روزہ رکھا ہوا

ہے۔ پھر وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے' پھر وہ واپس آئے' پھر انہوں نے اُن کے ساتھ کھانا کھایا' تو نعیم بن قعنب نے کہا: اے حضرت ابوذر! اللہ جانتا ہے کہ میرے ساتھ جو بندہ بھی جھوٹ بولے کوئی پروا نہیں ہے' لیکن آپ کے بارے میں مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ جھوٹ بولیں گے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تمہارے ساتھ جھوٹ نہیں بولا' میں نے یہ کہا تھا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' پھر میں نے کھانا بھی کھالیا' میں اب بھی تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' میں ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتا ہوں تو میرے لیے روزہ رکھنا لازم بھی ہے اور روزہ ترک کرنا بھی میرے لیے جائز ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ الصَّائِمُ

باب: روزہ دار شخص کے لیے کون سے (دن روزہ رکھنا) مکروہ ہے؟

7879 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّهُ: سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ، يَعْنِي الْفِطْرَ وَالْاَضْحَى قَالَ: وَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ، فَيَوْمٌ تَاْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ"

✽✽ ابوعبید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے' یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن۔ اُنہوں نے فرمایا: جہاں تک اُن میں سے ایک دن کا تعلق ہے تو یہ وہ دن ہے جس میں تم روزے رکھنے کے بعد عید الفطر کرتے ہو اور ایک وہ دن ہے جس میں تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔

7888 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ: يُنْهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ، وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ، وَعَنْ لُبْسَتَيْنِ، فَاَمَّا الْيَوْمَانِ فَيَوْمُ الْفِطْرِ وَيَوْمُ الْاَضْحَى، وَاَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَةُ، وَالْمُنَابَذَةُ، فَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَلْمَسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِغَيْرِ تَاَمُّلٍ، وَاَمَّا الْمُنَابَذَةُ، فَاَنْ يَنْبُذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَهُ اِلَى الْاٰخَرِ، وَلَمْ يَنْظُرْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اِلَى ثَوْبِ صَاحِبِهِ، وَاَمَّا اللُّبْسَتَانِ فَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُفْضِيًا، وَاَمَّا اللُّبْسَةُ الْاُخْرَى، فَاَنْ يُلْقِيَ دَاخِلَةَ اِزَارِهِ، وَخَارِجَتَهُ عَلَى اَحَدِ عَاتِقَيْهِ، وَيُبْرِزُ شِقَّهُ، قَالَ عَمْرٌو: اِنَّهُمْ يَرَوْنَ اَنَّهُ اِذَا احْتَبَى فِي ثَوْبٍ فَخَمَّرَ فَرْجَهُ فَلَا بَاْسَ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو دنوں کے روزوں سے' دو طرح کی بیع سے اور دو طرح کے لباس سے منع کیا گیا ہے' جہاں تک دو دنوں کا تعلق ہے تو وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا دن ہے' جہاں تک دو قسم کے سودوں کا تعلق ہے تو وہ بیع ملامسہ اور بیع منابذہ ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) ملامسہ یہ ہے کہ فریقین میں سے ہر ایک دوسرے فریق کے کپڑے کو ہاتھ سے چھو لے جو غور و فکر کیے بغیر ہو اور منابذہ سے مراد یہ ہے کہ دونوں فریقوں میں سے ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکے اور اُن میں سے کوئی بھی دوسرے کے کپڑے کی طرف نہ دیکھے' جہاں تک دو قسم کے لباس کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو اس طرح احتباء

کے طور پر لپیٹے (کہ اُس کی شرمگاہ بے پردہ ہو جائے) اور دوسری قسم کا لباس یہ ہے کہ آدمی اپنے تہبند کے ایک حصہ کو کندھے پر رکھے اور دوسرے حصہ کو ظاہر کر دے۔

عمرو بیان کرتے ہیں: علماء یہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک کپڑے کو اس طرح احتباء کے طور پر لپیٹے کہ اپنی شرمگاہ کو ڈھانپ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

7881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو: اَرَاَيْتَ اِنْ جَمَعَ بَيْنَ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ؟ قَالَ: مَا رَاَيْتُهُمْ اِلَّا يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ لَوْ فَعَلَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو سے دریافت کیا: کیا آپ یہ رائے رکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کپڑے کے دونوں کنارے اکٹھے کر کے دائیں پہلو پر رکھ لے تو انہوں نے جواب دیا: میں نے تو لوگوں کو دیکھا ہے کہ ایسا کرنے کو وہ مکروہ سمجھتے ہیں۔

7882 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ قَالَ: " نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسَتَيْنِ، وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ، فَاَمَّا اللُّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ يَشْتَمِلُ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، يَضَعُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ، وَالْاُخْرٰى اَنْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ يُفْضِيْ بِفَرْجِهِ اِلَى السَّمَاءِ، وَاَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُنَابَذَةُ، وَالْمُلَامَسَةُ، فَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَقُوْلَ: اِذَا نَبَذْتُ هٰذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ، وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهِ، وَلَا يَنْشُرُهُ وَلَا يُقَلِّبُهُ اِذَا مَسَّهُ، وَجَبَ الْبَيْعُ "

٭٭ عطاء بن یزید لیثی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو طرح کے لباس سے اور دو قسم کی بیع سے منع کیا ہے' جہاں تک دو طرح کے لباس کا تعلق ہے تو اُس میں سے ایک اشتمال صماء ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو اشتمال کے طور پر لپیٹ لے کہ کپڑے کے دونوں کناروں کو کندھے پر ڈال لے اور دوسری قسم کا لباس یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو اس طرح احتباء کے طور پر لپیٹے کہ اس کے جسم پر اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہ ہو اور اُس کی شرمگاہ بے پردہ ہو' جہاں تک دو قسم کی بیع کا تعلق ہے تو وہ منابذہ اور ملامسہ ہیں' منابذہ یہ ہے کہ آدمی یہ کہے کہ جب میں اس کپڑے کو پھینکوں گا تو سودا لازم ہو جائے گا اور ملامسہ یہ ہے کہ آدمی کپڑے کو ہاتھ کے ذریعہ چھوئے' اُسے کھولے نہیں' اُلٹے پلٹے نہیں' جیسے ہی وہ اُسے چھو لے' تو سودا لازم ہو جائے۔

7883 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: نُهِيَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَلُبْسَتَيْنِ، وَالصَّلَاةِ فِيْ سَاعَتَيْنِ، وَعَنْ اَكْلَتَيْنِ، وَصَوْمِ يَوْمَيْنِ، فَاَمَّا الْبَيْعَتَانِ وَاللُّبْسَتَانِ فَكَمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَمَّا الصَّلَاةُ فِيْ سَاعَتَيْنِ فَبَعْدَ الْعَصْرِ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ، وَاَمَّا صَوْمُ يَوْمَيْنِ فَيَوْمُ الْفِطْرِ، وَيَوْمُ الْاَضْحٰى، وَاَمَّا الْاَكْلَتَانِ، فَقَرْنٌ بَيْنَ تَمْرَتَيْنِ، وَالْاُخْرٰى اَنْ يَاْكُلَ وَهُوَ قَائِمٌ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: دو قسم کی بیع اور دو قسم کے لباس سے منع کیا گیا ہے اور دو اوقات میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے' دو قسم کے کھانوں سے منع کیا گیا ہے اور دو دن کے روزوں سے منع کیا گیا ہے' جہاں تک دو قسم کی بیع اور دو قسم کے لباس کا تعلق ہے تو وہ یہ ہیں' جن کا ذکر زہری نے اپنی روایت میں کیا ہے' جہاں تک دو اوقات میں نماز ادا کرنے کا تعلق ہے تو یہ عصر کے بعد اور

صبح کے بعد کی بات ہے' جہاں تک دودنوں کے روزوں کا تعلق ہے' تو وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا ہے' جہاں تک دو قسم کے کھانوں کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ آدمی دو کھجوریں ایک ساتھ کھالے اور دوسرا یہ ہے کہ آدمی کھڑا ہو کر کچھ کھائے (ان سے منع کیا گیا ہے)۔

7884 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، اَنَّهُ: سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ، وَالْمُنَابَذَةِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ سے منع کیا ہے' اُس کے بعد راوی نے معمر کی زہری کے حوالے سے نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

7885 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي عَبَّادٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ سِتَّةِ اَيَّامٍ قَبْلَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَيَوْمِ الْاَضْحَى، وَيَوْمِ الْفِطْرِ، وَثَلَاثَةِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ قسم کے روزوں سے منع کیا گیا ہے' رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنا' عید الفطر کے دن' عید الاضحیٰ کے دن اور ایام تشریق کے تین دن۔

بَابُ صِيَامِ الْمَرْاَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا

باب: عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا

7886 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ: سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ

7886- صحيح البخاري' كتاب النكاح' باب صوم المراة باذن زوجها تطوعاً' حديث:4899' صحيح مسلم' كتاب الزكاة' باب ما انفق العبد من مال مولاه' حديث:1766' صحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام' جماع ابواب صوم التطوع' باب النهي عن صوم المراة تطوعا بغير اذن زوجها اذا كان' حديث:2014' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الصيام' باب بيان حظر صوم المراة تطوعا الا باذن زوجها اذا كان' حديث:2363' صحيح ابن حبان' كتاب الصوم' باب الصوم المنهي عنه' ذكر الزجر عن ان تصوم المراة الا باذن زوجها ان كان' حديث:3631' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب البر والصلة' واما حديث عبد الله بن عمرو' حديث:7396' سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب النهي عن صوم المراة تطوعا الا باذن زوجها' حديث:1721' سنن ابي داؤد' كتاب الصوم' باب المراة تصوم بغير اذن زوجها' حديث:2115' سنن ابن ماجه' كتاب الصيام' باب في المراة تصوم بغير اذن زوجها' حديث:1757' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' سرد الصيام' صوم المراة بغير اذن زوجها' حديث:2857' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيام' باب المراة لا تصوم تطوعاً وبعلها شاهد الا باذنه' حديث:7981' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:7182' مسند الحميدي' احاديث ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:979' مسند ابي يعلى الموصلي' الاعرج' حديث:6141

اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَصُومَنَّ امْرَاَةٌ تَطَوُّعًا، وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، وَلَا تَاْذَنُ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، مَا اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ، فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی عورت اپنے شوہر کی (گھر میں) موجودگی کی صورت میں اُس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ ہرگز نہ رکھے اور اپنے شوہر کی گھر میں موجودگی میں اُس کی اجازت کے بغیر (کسی کو گھر میں) آنے کی اجازت نہ دے' عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اُس کی کمائی میں سے جو کچھ خرچ کرتی ہے' اُس کا نصف اجر اُس کے شوہر کو ملے گا''۔

7887 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تَصُومَ الْمَرْاَةُ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھے۔

7888 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى، لِعَطَاءٍ: كَانَ يُقَالُ: لِتُفْطِرِ الْمَرْاَةُ لِزَوْجِهَا، وَالرَّجُلُ لِضَيْفِهٖ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاِنْ كَانَتْ تُصَلِّي فَلْتَنْصَرِفْ اِلَيْهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے کہا: یہ بات کہی جاتی ہے کہ عورت کو اپنے شوہر کی خاطر روزہ توڑ دینا چاہیے اور آدمی کو اپنے مہمان کی خاطر توڑ دینا چاہیے۔ تو عطاء نے کہا: جی ہاں! اگر عورت (نفل) نماز ادا کر رہی ہو' تو وہ نماز چھوڑ کر شوہر کی طرف چلی جائے۔

7889 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا رَجُلٌ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا تَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تَصُومَ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھے۔

7890 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى امْرَاَةً اَنْ تَصُومَ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون کو شوہر کی اجازت کے بغیر' رمضان کے علاوہ کسی دن کا روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ

باب: روزہ رکھنے کی فضیلت

7891 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ اِلَّا الصِّيَامَ، فَاِنَّ الصِّيَامَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ، وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کا ہر عمل اُس کے لیے ہوتا ہے' البتہ روزہ کا معاملہ مختلف ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) بے شک روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزاء دوں گا' روزہ دار شخص کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مُشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے''۔

7892 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفِ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ مِنْ جَرَّايَ فَالصِّيَامُ لِيْ، وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس ذات کی قسم ہے جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے! روزہ دار شخص کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مُشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) وہ اپنی خواہش' اپنے کھانے اور پینے کو میری خاطر ترک کر دیتا ہے' روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزاء دوں گا''۔

7893 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا ابْنُ آدَمَ تُضَاعَفُ عَشْرًا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ غَيْرَ الصِّيَامِ هُوَ لِيْ، وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ مِنْ اَجْلِيْ، وَيَدَعُ طَعَامَهُ مِنْ اَجْلِيْ

فَرْحَتَانِ لِلصَّائِمِ، فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ، وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقٰى رَبَّهُ

وَخُلُوْفُ فَمِهٖ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ، وَالصِّيَامُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) انسان جو بھی عمل کرتا ہے اُس کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے' البتہ روزے کا معاملہ مختلف ہے' وہ میرے لیے ہے اور میں اُس کی جزاء دوں گا' انسان میری خاطر اپنی خواہش کو ترک کر دیتا ہے اور میری خاطر کھانے کو ترک کر دیتا ہے' روزہ دار شخص کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہے' ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت ہوتی ہے اور ایک خوشی اُس وقت نصیب ہوگی' جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور روزہ دار شخص کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مُشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزاء دوں گا''۔

7894 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ:

الصِّیَامُ جُنَّةُ الرَّجُلِ، كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ فِی الْبَاسِ، وَسَیِّدُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَسَیِّدُ الشُّهُورِ شَهْرُ رَمَضَانَ، وَاعْتَبِرُوا النَّاسَ بِالْاَخْدَانِ، فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یُخَادِنُ اِلَّا مَنْ رَضِیَ نَحْوَهُ اَوْ حَالَهُ

* * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روزہ آدمی کی ڈھال ہے جس طرح جنگ میں کسی شخص کی (بچاؤ کے لیے) ڈھال ہوتی ہے تمام دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے اور تمام مہینوں کا سردار رمضان کا مہینہ ہے تم اس حوالے سے لوگوں کی دوستی کی مثال پیش کر سکتے ہو کہ آدمی دوستی صرف اسی کے ساتھ کرتا ہے جس سے راضی ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کی حالت سے راضی ہو۔

7895 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیرِینَ، عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ قَالَ: الصَّائِمُ فِی عِبَادَةٍ مَا لَمْ یَغْتَبْ اَحَدًا، وَاِنْ كَانَ نَائِمًا عَلٰی فِرَاشِهٖ فَكَانَتْ حَفْصَةُ تَقُولُ: یَا حَبَّذَا عِبَادَةٌ، وَاَنَا نَائِمَةٌ عَلٰی فِرَاشِی

قَالَ هِشَامٌ: وَقَالَتْ حَفْصَةُ: الصِّیَامُ جُنَّةٌ مَا لَمْ یَخْرِقْهَا صَاحِبُهَا، وَخَرْقُهَا الْغِیبَةُ

* * ابوالعالیہ فرماتے ہیں: روزہ دار شخص مسلسل عبادت کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ کسی کی غیبت نہیں کرتا خواہ وہ اپنے بستر پر سو ہی رہا ہو۔

حفصہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: یہ کتنی اچھی عبادت ہے کہ میں اپنے بستر پر سو رہی ہوتی ہوں (اور عبادت شمار ہو رہی ہوتی ہے)۔

ہشام بیان کرتے ہیں: حفصہ نامی راوی خاتون نے یہ بات بیان کی ہے: روزہ ڈھال ہے جب تک روزہ دار شخص اسے پھاڑتا نہیں ہے اور اسے پھاڑنے (سے مراد) غیبت کرنا ہے۔

7896 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ، اَنَّ كَعْبًا قَالَ: الصَّائِمُ فِی عِبَادَةٍ مَا لَمْ یَغْتَبْ

* * ابن سیرین بیان کرتے ہیں: کعب فرماتے ہیں: روزہ دار شخص عبادت کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ کسی کی غیبت نہیں کرتا۔

7897 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ لَقِیطٍ، عَنْ اَبِی بُرْدَةَ، عَنْ اَبِی مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ: غَزَا النَّاسُ بَرًّا، وَبَحْرًا، فَكُنْتُ فِیمَنْ غَزَا الْبَحْرَ، فَبَیْنَا نَحْنُ نَسِیرُ فِی الْبَحْرِ سَمِعْنَا صَوْتًا یَقُولُ: یَا اَهْلَ السَّفِینَةِ قِفُوا اُخْبِرْكُمْ، فَنَظَرْنَا یَمِینًا وَشِمَالًا، فَلَمْ نَرَ شَیْئًا اِلَّا لُجَّةَ الْبَحْرِ، ثُمَّ نَادَی الثَّانِیَةَ حَتّٰی نَادَی سَبْعَ مَرَّاتٍ یَقُولُ كَذٰلِكَ، قَالَ اَبُو مُوسَی: فَلَمَّا كَانَتِ السَّابِعَةُ قُمْتُ، فَقُلْتُ: مَا تُخْبِرُنَا؟ قَالَ: اُخْبِرُكُمْ بِقَضَاءٍ قَضَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی نَفْسِهٖ، اَنَّ مَنْ اَعْطَشَ نَفْسَهُ لِلّٰهِ فِی یَوْمٍ حَارٍّ یَرْوِیهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ اَبُو بُرْدَةَ: فَكَانَ اَبُو مُوسَی: لَا یَمُرُّ عَلَیْهِ یَوْمٌ حَارٌّ اِلَّا صَامَهُ، فَجَعَلَ یَتَلَوَّی فِیهِ مِنَ الْعَطَشِ

٭٭ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ خشکی اور سمندر کی جنگ میں حصہ لیتے ہیں' میں اُن لوگوں میں شامل ہوں جنہوں نے سمندری جنگ میں حصہ لیا ہے' ایک مرتبہ ہم سمندر میں سفر کر رہے تھے' اسی دوران ہم نے کسی شخص کے یہ کہنے کی آواز سنی: اے کشتی والو! تم لوگ ٹھہر جاؤ! میں تمہیں بتاتا ہوں۔ ہم نے دائیں بائیں دیکھا لیکن ہمیں سمندر کے علاوہ اور کوئی نظر نہیں آیا۔ پھر اُس شخص نے دوسری مرتبہ بلند آواز میں پکارا' یہاں تک کہ اُس نے سات مرتبہ اسی طرح پکارا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ساتویں مرتبہ میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا: تم ہمیں کیا بتانا چاہتے ہو؟ اُس نے کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے اُس فیصلہ کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں جو اُس نے اپنی ذات کے حوالے سے کیا ہے کہ جو شخص ایک گرم دن میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے آپ کو پیاسا رکھے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے سیراب کرے گا۔

ابوبردہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہر گرم دن میں روزہ رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ پیاس کی شدت کی وجہ سے اپنی زبان کو حرکت دیا کرتے تھے۔

7898 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ، فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ حِينَ يَاْتِي رَبَّهُ، وَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روزہ دار شخص کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں' ایک خوشی افطاری کے وقت حاصل ہوتی ہے اور ایک خوشی اُس وقت حاصل ہوگی جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' روزہ دار شخص کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مُشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

7899 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجْتُ فِيهِمْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَرْزُقَنِي الشَّهَادَةَ قَالَ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْهُمْ، وَغَنِّمْهُمْ قَالَ: فَسَلِمْنَا، وَغَنِمْنَا قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ جَيْشًا فَخَرَجْتُ فِيهِمْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَرْزُقَنِيَ الشَّهَادَةَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْهُمْ، وَغَنِّمْهُمْ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتَيْتُكَ اَسْاَلُكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنْ تَدْعُوَ لِي بِالشَّهَادَةِ، فَقُلْتَ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْهُمْ، وَغَنِّمْهُمْ فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاْمُرْنِي بِعَمَلٍ قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ، وَلَا عِدْلَ قَالَ اَبُو اُمَامَةَ: فَرَزَقَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ خَيْرًا وَذَكَرَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ

٭٭ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی' میں بھی اُن لوگوں کے ساتھ روانہ ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے شہادت نصیب کرے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ان لوگوں کو سلامت رکھنا اور انہیں غنیمت عطا کرنا۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم سلامت رہے اور ہمیں غنیمت بھی حاصل ہوئی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی' میں بھی اُن لوگوں کے ساتھ جانے لگا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ

مجھے شہادت عطا کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ان لوگوں کو سلامت رکھنا اور انہیں غنیمت عطا کرنا۔ پھر تیسری مرتبہ اسی طرح کی صورتِ حال ہوئی تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں تین مرتبہ آپ کی خدمت میں یہ درخواست لے کر حاضر ہوا کہ آپ میرے لیے شہادت کی دعا کیجئے' تو آپ نے یہی ارشاد فرمایا کہ اے اللہ! تو ان لوگوں کو سلامت رکھنا اور انہیں غنیمت عطا کرنا' تو ہم سلامت بھی رہے اور ہم نے غنیمت بھی حاصل کی' یا رسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں ہدایت کیجئے (جس پر میں باقاعدگی سے عمل کروں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر روزہ رکھنا لازم ہے کیونکہ اس کی مانند اور اس کے برابر اور کوئی چیز نہیں ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے انہیں بہت سی بھلائی عطا کی۔

یہ روایت معمر نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

7900 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: خَرَجَتْ أُمُّ أَيْمَنَ مُهَاجِرَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَائِمَةٌ لَيْسَ مَعَهَا زَادٌ وَلَا حَمُولَةٌ، وَلَا سِقَاءٌ فِي شِدَّةِ حَرِّ تِهَامَةَ، وَقَدْ كَادَتْ تَمُوتُ مِنَ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ حَتَّى إِذَا كَانَ الْحِينُ الَّذِي فِيهِ يُفْطِرُ الصَّائِمُ سَمِعَتْ حَفِيفًا عَلَى رَأْسِهَا، فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا، فَإِذَا دَلْوٌ مُعَلَّقٌ بِرِشَاءٍ أَبْيَضَ قَالَتْ: فَأَخَذْتُهُ بِيَدَيَّ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى رُوِيتُ، فَمَا عَطِشْتُ بَعْدُ قَالَ: فَكَانَتْ تَصُومُ، وَتَطُوفُ لِكَيْ تَعْطَشَ فِي صَوْمِهَا، فَمَا قَدَرَتْ عَلَى أَنْ تَعْطَشَ حَتَّى مَاتَتْ

❋❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی طرف ہجرت کرنے کے لیے نکلیں' انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' اُن کے ساتھ کوئی زادِ راہ' کوئی سامان اور کوئی مشکیزہ نہیں تھا اور یہ تہامہ کی شدید گرمی کا موسم تھا' قریب تھا کہ بھوک اور پیاس کی شدت کی وجہ سے اُن کا انتقال ہو جاتا' اُنہوں نے افطاری کے وقت ایک پست آواز اپنے سرہانے سنی' اُنہوں نے سر اُٹھا کر دیکھا تو ایک ڈول لٹکا ہوا تھا جو سفید رسی میں تھا۔ سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے ہاتھ سے اُسے پکڑا اور اُس میں سے پانی پیا' یہاں تک کہ میں سیراب ہوگئی' اُس کے بعد مجھے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوئی۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ خاتون روزہ رکھ کر طواف کیا کرتی تھیں' تا کہ روزہ کے دوران اُنہیں پیاس محسوس ہو' لیکن اُن کے انتقال تک اُنہیں کبھی پیاس محسوس نہیں ہوئی۔

7901 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: " ثَلَاثٌ مِنْ أَخْلَاقِ النُّبُوَّةِ، وَهِيَ نَافِعَةٌ، أَوْ قَالَ: صَالِحَةٌ، مِنَ الْبَلْغَمِ، الصِّيَامُ، وَالسِّوَاكُ، وَالصَّلَاةُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، يَعْنِي قِرَائَةَ الْقُرْآنِ "

❋❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: تین چیزیں نبوت کے اخلاق کا حصہ ہیں اور یہ فائدہ مند چیزیں ہیں۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اچھی چیزیں ہیں: روزہ رکھنا' مسواک کرنا اور رات کے آخری حصہ میں نماز ادا کرنا' یعنی اُس میں قرآن کی تلاوت کرنا۔

7902 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: "

مَا رَايَتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ صَائِمًا قَطُّ غَيْرَ يَوْمَيْنِ اِلَّا رَمَضَانَ قَالَتْ: لَا اَدْرِی مَا كَانَ شَانُ ذٰلِكَ الْيَوْمَيْنِ "

✵✵ ابوعبیدہ اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں) میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کبھی بھی دو دن سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ رمضان کا معاملہ مختلف تھا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اُن دو دنوں کا معاملہ کیا تھا (یعنی وہ یہ دو دن روزے کیوں رکھا کرتے تھے)۔

7903 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُقِلُّ الصِّيَامَ، فَقُلْنَا لَهُ: اِنَّكَ تُقِلُّ الصِّيَامَ قَالَ: اِنِّی اِذَا صُمْتُ ضَعُفْتُ عَنِ الصَّلَاةِ، وَالصَّلَاةُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الصِّيَامِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نفلی روزے کم رکھا کرتے تھے۔ ہم نے ان سے کہا: آپ نفلی روزے کم رکھتے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: اگر میں روزہ رکھ لوں گا تو نماز کی ادائیگی کے حوالے سے کمزور ہو جاؤں گا' تو نماز ادا کرنا میرے نزدیک روزہ رکھنے سے زیادہ محبوب ہے۔

7904 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ فَاُتِیَ بِشَرَابٍ، فَقَالَ: نَاوِلْهُ الْقَوْمَ فَقَالُوْا: نَحْنُ صِيَامٌ، فَقَالَ: لٰكِنِّی لَسْتُ صَائِمًا فَشَرِبَ ثُمَّ قَرَاَ: (يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْاَبْصَارُ) (النور: 37)

✵✵ علقمہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' ایک مشروب لایا گیا' اُنہوں نے فرمایا: یہ لوگوں کو پیش کرو! لوگوں نے عرض کی: ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن میں نے تو روزہ نہیں رکھا ہوا۔ پھر اُنہوں نے اُس مشروب کو پی لیا اور پھر یہ آیت تلاوت کی:

(يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْاَبْصَارُ) (النور: 37)

''وہ لوگ اُس دن سے ڈرتے ہیں جس دن میں دل اور آنکھیں (دہشت کی وجہ سے) اُلٹ پلٹ ہو جائیں گی''۔

بَابُ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

باب: جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری کروائے

7905 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا، اَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَجْرِهِ شَیْءٌ

✵✵ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری کروائے' اُسے کچھ کھلائے اور پلائے تو اُس شخص کو اُس روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے اور

اُس روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے''۔

7906 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ، كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری کروائے' اُسے کچھ کھلائے اور پلائے تو اُسے اُس روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے۔

7907 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عِنْدَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ زَيْتًا، ثُمَّ قَالَ: اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ، وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ، وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں زیتون کا تیل کھایا تو ارشاد فرمایا: تمہارے ہاں روزہ دار لوگوں نے افطاری کی ہے اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا ہے اور تم لوگوں پر فرشتے (رحمت لے کر) نازل ہوئے ہیں۔

7908 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، دَعَتْهُ امْرَاَةٌ لِيُفْطِرَ عِنْدَهَا فَفَعَلَ، وَقَالَ: اِنِّي اُخْبِرُكِ اَنَّهُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ يُفْطِرُ عِنْدَ اَهْلِ بَيْتٍ اِلَّا كَانَ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِهِ، فَقَالَتْ: وَدِدْتُ اَنَّكَ تَتَحَيَّنُ، اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ لِتُفْطِرَ عِنْدِي قَالَ: اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ اَجْعَلَهُ لِاَهْلِ بَيْتِي

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک خاتون نے اُن کی دعوت کی تاکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اُن کے ہاں افطاری کریں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا اور پھر ارشاد فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جو بھی شخص کسی گھرانے میں افطاری کرتا ہے' تو اُن گھر والوں کو اُس شخص کی مانند اجر ملتا ہے۔ تو اُس خاتون نے عرض کی: میری یہ خواہش ہے کہ آپ اس وقت تشریف لے آیا کریں اور میرے ہاں افطاری کیا کریں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے گھر میں یہ کام کیا کروں (تاکہ میرے گھر والوں کو بھی یہ اجر ملے)۔

بَابُ الْاَكْلِ عِنْدَ الصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کی موجودگی میں کچھ کھانا

7909 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: الصَّائِمُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ الطَّعَامُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب روزہ دار شخص کے پاس کچھ کھایا جائے تو فرشتے اُس روزہ دار کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

7910 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ ذَرٍّ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ

حَلِيلِ النَّخعِيِّ قَالَ: اِذَا اُكِلَ عِنْدَ الصَّائِمِ سَبَّحَتْ مَفَاصِلُهُ

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ الْاَسَدِيُّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا اُكِلَ عِنْدَ الصَّائِمِ سَبَّحَتِ الْمَلَائِكَةُ

** یزید نخعی فرماتے ہیں: جب روزہ دار شخص کے پاس کچھ کھایا جائے تو اُس روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں۔

مجاہد فرماتے ہیں: جب روزہ دار شخص کے پاس کچھ کھایا جائے تو فرشتے تسبیح پڑھتے ہیں۔

7911 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنِ امْرَاَةٍ يُقَالُ لَهَا لَيْلَى، عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ قَالَتْ: اَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا فَكَانَ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ صَائِمًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَكَلْتَ عِنْدَ الصَّائِمِ سَبَّحَتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ

** حبیب بن ابوثابت' لیلیٰ نامی ایک خاتون کے حوالے سے سیّدہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' ہم نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا' حاضرین میں سے کچھ صاحبان نے روزہ رکھا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب روزہ دار کی موجودگی میں کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے اُس روزہ دار کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

بَابُ الدُّهْنِ لِلصَّائِمِ
باب: روزہ دار شخص کا تیل لگانا

7912 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: يُسْتَحَبُّ لِلصَّائِمِ اَنْ يَدَّهِنَ حَتّٰى تَذْهَبَ عَنْهُ غُبْرَةُ الصَّائِمِ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: روزہ دار شخص کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ تیل لگائے' تاکہ روزہ دار ہونے کا غبار اُس سے ختم ہو جائے۔

7913 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَقُولُ: "اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلْيُدْهِنْ لِحْيَتَهُ، وَلْيَمْسَحْ شَفَتَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ اِلَى النَّاسِ، فَيَقُولُوا: لَيْسَ بِصَائِمٍ، وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيُدْنِ عَلَيْهِ سِتْرَ بَابِهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْسِمُ الثَّنَاءَ كَمَا يَقْسِمُ الرِّزْقَ، وَاِذَا اَعْطٰى اَحَدُكُمْ فَلْيُعْطِ بِيَمِينِهِ، وَلْيُخْفِ مِنْ شِمَالِهِ"

** ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی شخص نے روزہ رکھا ہوا ہو تو اُسے اپنی داڑھی پر تیل لگا کر اور اپنے ہونٹوں پر ہاتھ پھیر کر لوگوں کے پاس جانا چاہیے تاکہ لوگ یہ کہیں کہ اس نے روزہ نہیں رکھا ہوا' اور جب کوئی شخص نماز ادا کرنے لگے تو اُسے اپنے اوپر اپنے دروازہ کا پردہ ڈال لینا چاہیے' کیونکہ اللہ تعالیٰ ثنا بھی تقسیم کرتا

ہے جس طرح رزق تقسیم کرتا ہے اور جب کوئی شخص کچھ دے تو اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعہ یوں دے کہ وہ چیز اُس کے بائیں ہاتھ سے بھی پوشیدہ رہے۔

بَابُ صِيَامِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ

باب: پیر کے دن روزہ رکھنا

7914 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تُفْتَحُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ كُلَّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ اِلَّا الْمُشَاحِنَيْنِ تَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: ذَرُوهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا"

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر پیر اور جمعرات کے دن آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر ایسے بندہ کی مغفرت کر دیتا ہے جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو سوائے دو ناراض افراد کے فرشتے کہتے ہیں: ان دونوں کو رہنے دو جب تک یہ دونوں صلح نہیں کرتے''۔

7915 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَبِىْ سَبْرَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صُومُوا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ؛ فَاِنَّهُمَا يَوْمَانِ تُرْفَعُ فِيهِمَا الْاَعْمَالُ، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِهٖ اِلَّا لِصَاحِبِ اِحْنَةٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ: ذَرُوهُ حَتّٰى يَتُوبَ"

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھو کیونکہ یہ دو ایسے دن ہیں جن میں اعمال اوپر لے جائے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر ایسے شخص کی مغفرت کر دیتا ہے جو کسی کو اُس کا شریک قرار نہ دیتا ہو البتہ ناراضگی والے شخص کا حکم مختلف ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اسے رہنے دو! جب تک یہ توبہ نہیں کرتا''۔

7916 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِى الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، اَنَّ مُجَاهِدًا كَانَ يَصُوْمُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ، وَيَقُوْلُ: يَوْمَانِ تُرْفَعُ فِيهِمَا الْاَعْمَالُ؛ فَاُحِبُّ اَنْ يُرْفَعَ عَمَلِىْ وَاَنَا صَائِمٌ

✻✻ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: مجاہد پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے وہ یہ فرماتے تھے: ان دونوں میں اعمال اوپر لے جائے جاتے ہیں تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرا عمل اوپر جائے تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو۔

7917 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ قَالَ: وَاَخْبَرَنِىْ شَيْخٌ مِنْ غِفَارٍ اَنَّهُ، سَمِعَ سَعِيدًا الْمَقْبُرِىَّ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتْرُكُ صَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ وَقَالَ: اِنَّهُمَا يَوْمَانِ

تُعْرَضُ فِيهِمَا الْاَعْمَالُ فَاُحِبُّ اَنْ يُعْرَضَ لِيْ فِيهِمَا عَمَلٌ صَالِحٌ

** امام عبدالرزاق نے اہلِ مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے' اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ غفار قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن کا روزہ ترک نہیں کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے ہیں: یہ دو ایسے دن ہیں جن میں اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ ان دونوں میں میری طرف سے کوئی نیک عمل پیش کیا جائے۔

بَابُ صَوْمِ السِّتَّةِ الَّتِي بَعْدَ رَمَضَانَ

باب: رمضان کے بعد (شوال میں) چھ روزے رکھنا

7918 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ، اَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَاَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كُتِبَ لَهُ صِيَامُ السَّنَةِ يَقُولُ: لِكُلِّ يَوْمٍ عَشَرَةُ اَيَّامٍ وَبِهِ نَاْخُذُ

** حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کے مہینہ میں روزے رکھتا ہے پھر اُس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھ لیتا ہے تو اُسے سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ آپ یہ فرماتے ہیں: ہر ایک دن کے عوض میں دس دن کا ثواب ملتا ہے۔ (امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

7919 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

7920 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، وَاَتْبَعَهُ بِسِتَّةِ اَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ كُتِبَ لَهُ صِيَامُ سَنَةٍ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اُس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لے تو اُسے سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

7921 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدٌ، اَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ، مِنْ بَنِي الْخَزْرَجِ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَاَتْبَعَهُ سِتَّةَ اَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ، فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ قَالَ: قُلْتُ لِكُلِّ يَوْمٍ عَشَرَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

** حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کے مہینہ کے روزے رکھے اور پھر اُس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھ لے تو یہ پورا سال روزے رکھنے کے مترادف ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ہر ایک دن کے عوض میں دس کا ثواب ملے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

7922 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَاَلْتُ مَعْمَرًا عَنْ صِيَامِ السِّتِّ الَّتِي بَعْدَ يَوْمِ الْفِطْرِ، وَقَالُوا لَهُ: تُصَامُ بَعْدَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ، فَقَالَ: مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِيَ اَيَّامُ عِيدٍ وَاَكْلٍ وَشُرْبٍ، وَلٰكِنْ تُصَامُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَبْلَ اَيَّامِ الْغُرِّ، اَوْ ثَلَاثَةَ اَيَّامِ الْغُرِّ اَوْ بَعْدَهَا، وَاَيَّامُ الْغُرِّ ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَاَرْبَعَةَ عَشَرَ، وَخَمْسَةَ عَشَرَ، وَسَاَلْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ: عَمَّنْ يَصُومُ يَوْمَ الثَّانِي؟ فَكَرِهَ ذٰلِكَ، وَاَبَاهُ اِبَاءً شَدِيدًا

** امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے عیدالفطر کے بعد کے چھ روزے رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے اُن سے دریافت کیا: کیا یہ عیدالفطر کے ایک دن بعد رکھے جائیں گے؟ اُنہوں نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! یہ عید کے دن ہیں اور کھانے پینے کے دن ہیں بلکہ یہ تین روزے روشن دنوں سے پہلے رکھے جائیں گے یا اُن کے بعد رکھے جائیں گے اور روشن دن یہ ہیں: تیرہ چودہ اور پندرہ۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو عید کے دوسرے دن روزہ رکھ لیتا ہے؟ تو اُنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور اس کا شدت سے انکار کیا۔

بَابُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

باب: شعبان کے نصف حصہ کا بیان (یعنی شب برأت کا تذکرہ)

7923 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ اللّٰهَ يَطَّلِعُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى الْعِبَادِ، فَيَغْفِرُ لِاَهْلِ الْاَرْضِ اِلَّا رَجُلًا مُشْرِكًا اَوْ مُشَاحِنًا، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

** کثیر بن مرہ بیان کرتے ہیں: شب برأت میں اللہ تعالیٰ بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور تمام اہلِ زمین کی مغفرت کر دیتا ہوں سوائے اُس شخص کے جو مشرک ہو یا (یا اپنے کسی بھائی سے) ناراض ہو۔

7924 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ

** کثیر بن مرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے جو ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

7925 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: تُنْسَخُ فِي النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ الْاٰجَالُ، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْرُجُ مُسَافِرًا، وَقَدْ نُسِخَ مِنَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ، وَيَتَزَوَّجُ

وَقَدْ نُسِخَ مِنَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ

✻✻ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: شبِ براَت میں لوگوں کی موت کا حکم منتقل کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک شخص سفر پر روانہ ہوتا ہے اور اُس کا نام زندوں سے مُردوں کی طرف منتقل ہو چکا ہوتا ہے اور ایک شخص شادی کرتا ہے جبکہ اُس کا نام زندوں سے مرحومین کی طرف منتقل ہو چکا ہوتا ہے۔

7926 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَمْشِي فِي الْاَسْوَاقِ، وَاِنَّ اسْمَهُ لَفِي الْمَوْتَى

✻✻ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بعض اوقات کوئی شخص بازار میں چل پھر رہا ہوتا ہے حالانکہ اُس کا نام مرنے والوں میں منتقل ہو چکا ہوتا ہے۔

7927 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْبَيْلَمَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: " خَمْسُ لَيَالٍ لَا تُرَدُّ فِيهِنَّ الدُّعَاءَ: لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، وَاَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ، وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَلَيْلَتِي الْعِيدَيْنِ "

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا مسترد نہیں ہوتی: شبِ جمعہ، رجب کی پہلی رات، نصف شعبان کی رات (یعنی شبِ براَت) اور دونوں عیدوں سے پہلے کی راتیں۔

7928 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ: اِنَّ زِيَادًا الْمِنْقَرِيَّ، وَكَانَ قَاصًّا يَقُوْلُ: اِنَّ اَجْرَ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِثْلُ اَجْرِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ: لَوْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَفِي يَدِي عَصًا لَضَرَبْتُهُ بِهَا

✻✻ ایوب بیان کرتے ہیں: ابن ابوملیکہ سے دریافت کیا گیا: زیاد منقری جو ایک واعظ ہے وہ کہتا ہے کہ شبِ براَت کا اجر بھی شبِ قدر کی مانند ہوتا ہے۔ تو ابن ابوملیکہ نے کہا: اگر میں نے اُسے یہ بات کہتے ہوئے سنا ہوتا اور میرے ہاتھ میں لاٹھی ہوتی تو میں وہ اُسے مار دیتا۔

بَابُ خِضَابِ النِّسَاءِ

باب: خواتین کا خضاب (یعنی مہندی) لگانا

7929 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيرٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي امْرَاَةٌ اَنَّهَا: سَمِعَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اِذَا اخْتَضَبْتُنَّ، فَاِيَّاكُنَّ النَّقْشَ، وَالتَّطْرِيفَ وَلْتَخْضِبْ اِحْدَاكُنَّ يَدَيْهَا اِلَى هٰذَا، وَاَشَارَ اِلَى مَوْضِعِ السِّوَارِ

✻✻ ابوالاعلیٰ بن عبداللہ بن شخیر نے یہ بات بیان کی ہے: مجھے ایک عورت نے یہ بات بتائی کہ اُس نے حضرت عمر بن

خطاب رضی اللہ عنہ کو خطبہ کے دوران یہ فرماتے ہوئے سنا: اے خواتین کے گروہ! جب تم خضاب (یعنی مہندی) لگاؤ تو نقش و نگار اور بیل بوٹے بنانے سے بچو' کوئی بھی عورت اپنے ہاتھوں پر یہاں تک مہندی لگائے۔ اُنہوں نے کنگن کی جگہ کی طرف اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔

7930 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَغَيْرِهِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْخِضَابِ لِلنِّسَاءِ، فَقَالَ: اَمَّا نِسَاؤُنَا فَيَخْتَضِبْنَ اِذَا صَلَّيْنَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يُطْلِقْنَ عَنْ اَيْدِيهِنَّ لِلصُّبْحِ، ثُمَّ يُعِدْنَ عَلَيْهَا اِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ فَاَحْسَنَّ الْخِضَابَ وَلَا يَمْنَعُهُنَّ الصَّلَاةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَذٰلِكَ اَنِّي سَاَلْتُ مَعْمَرًا كَيْفَ تُخَضِّبُ لِحْيَتَكَ؟ فَحَدَّثَنِي بِهٰذَا

** ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خواتین کے خضاب (یعنی مہندی) لگانے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: جہاں تک ہماری خواتین کا تعلق ہے تو وہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد مہندی لگاتی ہیں پھر وہ اپنے ہاتھوں کو صبح تک یوں ہی رہنے دیتی ہیں' پھر وہ (فجر کی نماز کے بعد) دوبارہ ان پر مہندی لگاتی ہیں اور ظہر کی نماز تک یونہی رہنے دیتی ہیں تو یوں مہندی بھی اچھی لگتی ہیں اور نماز میں بھی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے یہ سوال کیا تھا کہ آپ اپنی داڑھی پر مہندی کیسے لگاتے ہیں؟ تو اُس کے جواب میں اُنہوں نے مجھے یہ روایت بیان کی۔

7931 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: جَائَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُبَايِعُهُ، فَقَالَ: مَا لَكِ لَا تَخْتَضِبِينَ؟ اَلَكِ زَوْجٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَاخْتَضِبِي، فَاِنَّ الْمَرْاَةَ تَخْتَضِبُ لِاَمْرَيْنِ اِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ، فَلْتَخْتَضِبْ لِزَوْجِهَا، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَا زَوْجٌ، فَلْتَخْتَضِبْ لِخِطْبَتِهَا، ثُمَّ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْمُذَكَّرَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَالْمُؤَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ

** عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ تم نے مہندی نہیں لگائی ہوئی ہے! کیا تم شادی شدہ ہو؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم مہندی لگایا کرو کیونکہ عورت دو وجوہ کی وجہ سے مہندی لگاتی ہیں' اگر اُس کا شوہر موجود ہو (یعنی وہ شادی شدہ ہو) تو وہ اپنے شوہر کے لیے مہندی لگائے گی اور اگر اُس کا شوہر موجود نہ ہو (یعنی وہ شادی شدہ نہ ہو) تو وہ اس لیے مہندی لگائے گی تا کہ اُسے نکاح کا پیغام دیا جائے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین اور عورتوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والے مردوں پر لعنت کی۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تُصَلِّي وَلَيْسَ فِي رَقَبَتِهَا قِلَادَةٌ وَتَطَيُّبِ الرِّجَالِ

باب: عورت کا ایسی حالت میں نماز ادا کرنا کہ اُس کے گلے میں کوئی ہار نہ ہو اور مردوں کی سی خوشبو لگانا

7932 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْاَةُ

وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهَا قِلَادَةٌ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس بات کومکروہ قرار دیتے ہیں کہ جب عورت نماز ادا کرے تو اُس کی گردن میں کوئی ہار نہ ہو۔

7933 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَطَيَّبَ لِلّٰهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَرِيحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَمَنْ تَطَيَّبَ لِغَيْرِ اللّٰهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَرِيحُهُ اَنْتَنُ مِنَ الْجِيفَةِ

✵✵ اسحاق بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے خوشبو لگائے گا جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوگا اور جو شخص اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے (یعنی کسی اور کو متوجہ کرنے کے لیے) خوشبو لگائے گا تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُس کی بُو مردار کی بد بو سے زیادہ بد بودار ہوگی''۔

7934 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا كَانُوا يَعْرِفُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِرِيحِ الطِّيبِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: لوگ نبی اکرم ﷺ کی خوشبو کی وجہ سے ہی آپ کو پہچان لیتے تھے۔

7935 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: اَخْبَرَتْنِي سَرِيَّةُ بِنْتُ ذَكْوَانَ قَالَتْ: كُنَّا نَاْتِي عُمَرَ بِالْغَالِيَةِ، وَالذَّرِيرَةِ فِيْ ذٰلِكَ الْمِسْكِ، فَيَبْدَاُ فَيُخَضِّبُ لِحْيَتَهُ بِالْخَلُوقِ، وَيُضَمِّخُ لِحْيَتَهُ بِالْغَالِيَةِ، وَيَتَذَرَّرُ، وَيَسْتَجْمِرُ

✵✵ سریہ بنت ذکوان بیان کرتی ہیں: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس غالیہ اور ذریرہ لے کر آیا کرتی تھیں' یہ مختلف قسم کی خوشبوئیں ہیں تو وہ پہلے اپنی داڑھی پر خلوق لگاتے تھے' پھر اُس کے بعد اپنی داڑھی پر غالیہ لگاتے تھے' وہ اسے چھڑکا کرتے تھے اور اس کی دھونی لیا کرتے تھے۔

7936 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: قَدِمَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَضَمَّخَهُ اَهْلُهُ بِالصُّفْرَةِ قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ، وَبِيْ اَثَرُ الصُّفْرَةِ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ

7936- سنن ابی داؤد' کتاب الترجل' باب فی الخلوق للرجال' حدیث:3663' مصنف ابن ابی شیبة' کتاب النکاح' ما قالوا فی الخلوق للرجال' حدیث:13665' السنن الکبرٰی للبیهقی' کتاب الطهارة' جماع ابواب الغسل من الجنابة' باب الجنب یرید الاکل' حدیث:924' مسند احمد بن حنبل' اول مسند الکوفیین' حدیث عمار بن یاسر' حدیث:18526' مسند الطیالسی' عمار بن یاسر' حدیث:674' البحر الزخار مسند البزار' ومما روی یحیی بن یعمر' حدیث:1248' مسند ابی یعلی الموصلی' مسند عمار بن یاسر' حدیث:1598

عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ، وَبِي أَثَرُهُ حَتَّى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ ذَهَبْتُ الثَّالِثَةَ، فَاَخَذْتُ نَشَفًا فَدَلَّكْتُ بِهَا جِلْدِي حَتَّى ظَنَنْتُ اَنِّي قَدْ اَنْقَيْتُ جِلْدِي، ثُمَّ اَتَيْتُ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اجْلِسْ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ جِنَازَةَ كَافِرٍ بِخَيْرٍ، وَلَا جُنُبًا حَتّٰى يَغْتَسِلَ، اَوْ يَتَوَضَّاَ، وُضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ، وَلَا مُضَمَّخًا بِصُفْرَةٍ

✻✻ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آئے' اُن کی اہلیہ نے اُنہیں زرد رنگ لگا دیا' وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ کو سلام کیا' آپ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو! تم جاؤ اور دھولو۔ وہ کہتے ہیں: میں گیا' میں نے دھولیا' جب میں واپس آیا تو مجھ پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا' میں نے عرض کی: السلام علیک! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیک السلام! تم جاؤ اور دھولو! وہ کہتے ہیں: میں گیا اور میں نے دھولیا' پھر میں واپس آیا تو پھر بھی میرے پاس اُن کا نشان موجود تھے یہاں تک کہ میں نے چند مرتبہ ایسا کیا' پھر جب میں تیسری مرتبہ آیا تو میں نے (جلد کو اچھی طرح مل کر صاف کرنے والا) نوک دار سیاہ پتھر لیا اور اُس کے ذریعہ اپنی جلد کو مَل کر صاف کیا یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ میں نے اب اپنی جلد کو صاف کرلیا ہے' پھر میں آیا تو میں نے عرض کی: السلام علیکم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیک السلام! تم بیٹھ جاؤ۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: فرشتے کسی کافر کے جنازہ کے ساتھ' کسی جنبی کے پاس جب تک وہ غسل نہیں کرتا یا وضو نہیں کرتا اور زرد رنگ کی خوشبو لگانے والے کے پاس کوئی بھلائی لے کر نہیں آتے ہیں۔

7937 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ: اَبْصَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا مُتَخَلِّقٌ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ امْرَاَةٌ؟، فَقُلْتُ: لَا قَالَ: فَانْطَلِقْ فَاغْسِلْهُ، ثُمَّ لَا تَعُدْ، ثَلَاثًا قَالَ: فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ، ثُمَّ لَا اَعُودُ

✻✻ حضرت یعلیٰ بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا' میں نے خلوق نام کی خوشبو لگائی ہوئی تھی' آپ نے دریافت کیا: کیا تمہاری بیوی ہے؟ (یعنی تم شادی شدہ ہو؟) میں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے دھولو اور دوبارہ نہ لگانا۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُسے دھویا' پھر اُسے دھویا' پھر میں نے دوبارہ یہ نہیں لگائی۔

7938 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَجَائَهُ رَجُلٌ وَبِهِ رَدْعُ خَلُوقٍ، فَبَايَعَهُ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ طِيبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ، وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَخَيْرُ طِيبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ، وَخَفِيَ رِيحُهُ

✻✻ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے بیعت لے رہے تھے آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا' جس پر تھوڑی سی خلوق خوشبو لگی ہوئی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کے کناروں کے ذریعہ اُس سے بیعت لی اور

ارشاد فرمایا: مردوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ظاہر ہوتی ہے اور اُس کی رنگت ظاہر نہ ہوتی ہے اور عورتوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی رنگت ظاہر ہوتی ہو اور بُو ظاہر نہ ہوتی ہو۔

7939 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنْ لَيْثٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُبِّبَ اِلَيَّ الطِّيبُ، وَالنِّسَاءُ، وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ

✵✵ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد اور لیث کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے نزدیک خوشبو اور عورتوں کو محبوب قرار دے دیا گیا ہے اور نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھ دی گئی ہے''۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ اَنْ يُصْنَعَ فِي الْمَصَاحِفِ

باب: قرآن مجید میں کیا کرنا مکروہ قرار دیا گیا ہے؟

7940 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُشَكَّلَ الْمُصْحَفُ، اَوْ يُزَادَ فِيهِ شَيْءٌ

✵✵ ابن سیرین اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ قرآن مجید پر کوئی شکل بنائی جائے یا اُس کے متن میں کسی لفظ کا اضافہ کیا جائے۔

7941 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ فِي الْمُصْحَفِ النَّقْطَ، وَالتَّعْشِيرَ، قَالَ سُفْيَانُ: اَرَاهُ نَقْطَ الْعَرَبِيَّةِ

✵✵ ابراہیم نخعی مصحف کے بارے میں اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ اُس میں نقطے لگائے جائیں یا اُس کے تعشیر (یعنی دس آیات کے بعد کا مخصوص نشان) لگائے جائیں۔ سفیان کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اس سے مراد عربی کے نقاط ہیں۔

7942 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ: اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَكْرَهُ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ

✵✵ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مصحف میں تعشیر لگانے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

7943 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ اَنْ يُجْعَلَ فِي الْمُصْحَفِ الطِّيبُ، وَالتَّعْشِيرُ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ مصحف میں خوشبو یا تعشیر لگایا جائے۔

7944 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: جَرِّدُوا الْقُرْآنَ يَقُولُ: لَا تُلْبِسُوا بِهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ

✵✵ ابوزعراء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنے قرآن کو (اضافی چیزوں کے) بغیر

رہنے دو۔ان کا مطلب یہ ہے: تم اُس میں ایسی چیز شامل نہ ہو جو اُس کا حصہ نہ ہو۔

7945 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَلِيًّا: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ تُتَّخَذَ الْمَصَاحِفُ صِغَارًا

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ مصاحف کو صغار بنا لیا جائے (یعنی کسی چھوٹی چیز پر قرآن مجید کی آیات تحریر کی جائیں)۔

7946 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: اَعْظِمُوا الْقُرْآنَ يَعْنِي الْمَصَاحِفَ، وَلَا تَتَّخِذُوهَا صِغَارًا

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ تم لوگ قرآن یعنی مصاحف کا احترام کرو اور اُنہیں صغار نہ بناؤ۔

7947 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ؛ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَتَى يُخَيَّلُ اِلَيْهِ؟ قَالَ: فَجَائَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ مَنْكُوسًا؟ قَالَ: ذٰلِكَ مَنْكُوسُ الْقَلْبِ قَالَ: وَاُتِيَ بِمُصْحَفٍ قَدْ زُيِّنَ، وَذُهِّبَ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُيِّنَ بِهِ الْمُصْحَفُ تِلَاوَتُهُ بِالْحَقِّ

✽✽ ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: لوگو! قرآن کا علم حاصل کرو کیونکہ کوئی بھی شخص یہ بات نہیں جانتا کہ کب اُس کی طرف خیال آ جائے۔ راوی کہتے ہیں: ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو قرآن کو اُلٹ پڑھتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اُس شخص کا دل اُلٹ ہو چکا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ ایک ایسا مصحف لے کر آیا جسے آراستہ کیا گیا تھا اور اُس پر سونا لگایا گیا تھا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کو جس چیز کے ساتھ آراستہ کیا جاتا ہے اُس میں سب سے بہتر چیز یہ ہے کہ اسے صحیح طور پر تلاوت کیا جائے۔

7948 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَيْفٍ اَبُو رَجَاءٍ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الْمُصْحَفِ اَيُنْقَطُ بِالْعَرَبِيَّةِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ اَمَا بَلَغَكَ كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ؟ كَتَبَ: تَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ، وَاَحْسِنُوا عِبَارَةَ الرُّؤْيَا، وَتَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ قَالَ: وَسَاَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ، فَقَالَ: اَخْشَى اَنْ يُزَادَ فِي الْحُرُوفِ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِينَ عَنْهُ، فَقَالَا: لَا بَاْسَ بِهِ

✽✽ محمد بن سیف ابورجاء بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے مصحف کے بارے میں دریافت کیا کہ اُس پر عربی کے نقطے لگائے جائیں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کیا تم تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکتوب کے بارے میں روایت نہیں پہنچی ہے! اُنہوں نے خط میں یہ لکھا تھا کہ دین کے احکام کی سمجھ بوجھ حاصل کرو اور تعبیر کا علم اچھی طرح سے حاصل کرو اور عربی زبان سیکھ لو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابن سیرین سے یہ دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں اس طرح حروف میں اضافہ نہ ہو جائے۔

منصور نے یہ روایت نقل کی ہے: میں نے حسن بصری اور ابن سیرین سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُن دونوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے!

7949 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ حُذَيْفَةَ، اَنَّ حُذَيْفَةَ قَالَ: لَاَجْتَهِدَنَّ اللَّيْلَةَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ: فَاَخَذَتْهُ رِقَّةٌ، فَلَمْ يَقْدِرْ عَلٰى شَیْءٍ قَالَ: فَسَمِعَ قَائِلًا يَقُوْلُ: " قُلِ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا، لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ، وَاِلَيْكَ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتُهُ، وَسِرُّهُ، اَهْلٌ اَنْ تُحْمَدَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْلَفْتُ مِنْ ذُنُوبِی، وَاعْصِمْنِی فِيمَا بَقِیَ مِنْ عُمُرِی، وَارْزُقْنِی اَعْمَالًا زَاكِيَةً تَرْضَى بِهَا عَنِّی "

✷✷ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ یہ کہا کہ آج رات میں ضرور اہتمام کے ساتھ دعا کروں گا۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُن پر رقت طاری ہوئی تو وہ اہتمام کے ساتھ دعا نہیں کر سکے تو اُنہوں نے کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی پوری حمد تیرے لیے مخصوص ہے' ہر قسم کی بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے' ہر قسم کا معاملہ تیری طرف لوٹایا جائے گا خواہ وہ اعلانیہ ہو یا پوشیدہ ہو' تُو اس بات کا اہل ہے کہ تیری حمد بیان کی جائے' بے شک تُو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' اے اللہ! میں پہلے جو گناہ کر چکا ہوں اُن کی تُو مغفرت کر دے اور باقی رہنے والی زندگی میں مجھے گناہوں سے محفوظ رکھنا اور مجھے ایسے اعمال نصیب کرنا جو پاکیزہ ہوں اور جن کی وجہ سے تُو مجھ سے راضی ہو جائے"۔

7950 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: تَزَوَّجَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةَ، فَقُتِلَ عَنْهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَتُوُفِّیَ عَنْهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بَعْدَ فَاطِمَةَ

✷✷ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے سیّدہ اسماء بنت عمیس خثعمیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی' اُن کے شوہر شہید ہو گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کے ساتھ شادی کر لی' پھر وہ بھی انتقال کر گئے تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے اُن کے ساتھ شادی کی تھی۔

7951 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَا: اِذَا اَنْكَحَ الْعَبْدَ سَيِّدُهُ، فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا

✷✷ سعید بن مسیّب اور عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: جب آقا اپنے غلام کا نکاح کروا دے تو اب آقا کو یہ حاصل نہیں ہو گا کہ اُن میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالے۔

7952 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِی الْوِتْرِ، ثُمَّ يُرْسِلُهُمَا بَعْدُ

✷✷ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کی نماز میں رفع یدین کیا کرتے تھے اور پھر بعد میں ہاتھ کھلے چھوڑ دیتے تھے۔

كِتَابُ الْعَقِيقَةِ

کتاب: عقیقہ کے بارے میں روایات

بَابُ الْعَقِيقَةِ

باب: عقیقہ کا بیان

7953 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ حَبِيبَةَ ابْنَةِ مَيْسَرَةَ بْنِ اَبِي خَيْثَمٍ، عَنْ اُمِّ بَنِي كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ، فَقَالَ: عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ، وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَتْ: قُلْتُ: وَمَا الْمُكَافَاَةُ؟ قَالَ: الْمِثْلَانِ، وَاَنَّ الضَّاْنَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْمَعْزِ، ذُكْرَانُهَا اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اِنَاثِهَا رَاْيًا مِنْهُ

** اُم بنو کرز کعبیہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: لڑکے کی طرف سے دو برابر کی بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے گی۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے دریافت کیا: لفظ ''مکافات'' سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ دونوں ایک دوسرے کی مثل ہوں' ویسے بکرے کے مقابلہ میں دنبہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اور مئونث (جانور) کے مقابلہ میں مذکر میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

7954 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيدَ، اَنَّ سِبَاعَ بْنَ ثَابِتٍ، يَزْعُمُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ سِبَاعٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ كُرْزٍ، اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ: نَعَمْ عَلَى الْغُلَامِ ثِنْتَانِ، وَعَلَى الْجَارِيَةِ الْاُنْثَى وَاحِدَةٌ، وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَمْ اِنَاثًا

** سیّدہ اُم کرز بیان کرتی ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے گی' تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا' خواہ وہ بکری ہو یا بکرا ہو۔

7955 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيدَ، عَنْ بَعْضٍ،

اَهْلِهِ اَنَّهُ: سَمِعَ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ: اَلَا عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ، وَلَا يَضُرُّكُمْ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثَى تَاْثِرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَقُوْلُ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ

✽✽ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یادرکھنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے گی' تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا خواہ وہ بکرا ہو یا بکری ہو' یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کی تھی' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

7956 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ مَاهَكَ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا، وَابْنُ مُلَيْكَةَ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، وَوَلَدَتْ لِلْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ غُلَامًا، فَقُلْتُ: هَلَّا عَقَقْتِ جَزُوْرًا عَلٰى ابْنِكِ، فَقَالَتْ: مَعَاذَ اللّٰهِ كَانَتْ عَمَّتِىْ عَائِشَةُ، تَقُوْلُ: عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ

✽✽ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: میں اور ابن ملیکہ' حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے منذر بن زبیر کے بیٹے کو جنم دیا تھا' میں نے کہا: آپ نے اپنے بیٹے کی پیدائش پر اونٹ کیوں قربان نہیں کیا؟ تو اُس خاتون نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! میں نے اپنی پھوپھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری (عقیقہ میں قربان) کی جائے گی۔

7957 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ: عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ

✽✽ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں قربان کی جائیں گی۔

7958 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ، فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا، وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى

✽✽ حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لڑکے کا عقیقہ کیا جائے گا' تم اُس کی طرف سے خون بہاؤ اور اُس سے گندگی دور کردو''۔

7959 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

7960 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَفْسِهٖ بَعْدَ مَا بُعِثَ بِالنُّبُوَّةِ

** حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کے بعد (یعنی اعلانِ نبوت کے بعد) اپنی ذات کا عقیقہ کیا تھا۔

7961 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ؟ فَقَالَ: لَا اُحِبُّ الْعُقُوقَ، كَاَنَّهُ كَرِهَ الِاسْمَ قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، نَسْاَلُكَ عَنْ اَحَدِنَا يُوْلَدُ لَهُ، فَقَالَ: مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَنْسُكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَفْعَلْ، عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ، وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ

** عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں عقوق (نافرمانی) کو پسند نہیں کرتا' گویا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کو ناپسند کیا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ سے اس بارے میں دریافت کررہے ہیں کہ جب کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو (تو اُسے کیا کرنا چاہیے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص پسند کرے تو وہ اپنے بچہ کی طرف سے قربانی کرلے' لڑکے کی طرف سے دو بکریاں قربان کی جائیں گی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے گی۔

7962 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَقَّ عَنِ حَسَنٍ، وَحُسَيْنٍ كَبْشَيْنِ

** عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما (میں سے ہر ایک) کی طرف سے دو دُنبے قربان کیے تھے۔

7963 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ حَدِيثًا، رُفِعَ اِلَى عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَسَنٍ شَاتَيْنِ، وَعَنْ حُسَيْنٍ شَاتَيْنِ ذَبَحَهُمَا يَوْمَ السَّابِعِ قَالَ: وَمَشَقَهُمَا وَاَمَرَ اَنْ يُمَاطَ عَنْ رُءُوسِهِمَا الْاَذَى قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اذْبَحُوا عَلَى اسْمِهِ، وَقُولُوا: بِاسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ لَكَ وَاِلَيْكَ، هَذِهِ عَقِيقَةُ فُلَانٍ " قَالَ: وَكَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُخَضِّبُونَ قُطْنَةً بِدَمِ الْعَقِيقَةِ، فَاِذَا حَلَقُوا الصَّبِيَّ وَضَعُوهَا عَلَى رَاْسِهِ، فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اَنْ يَجْعَلُوا مَكَانَ الدَّمِ خَلُوقًا، يَعْنِي مَشَقَهُمَا: وُضِعَ عَلَى رَاْسِهِمَا طِينُ مَشْقٍ مِثْلُ الْخَلُوقِ "

** سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے دو بکریاں قربان کی تھیں اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے دو بکریاں قربان کی تھیں' آپ نے اُن کی پیدائش کے ساتویں دن یہ قربانی کی تھی' آپ نے اُن دونوں پر مشق (نامی خوشبو) لگوائی تھی' اور یہ ہدایت کی تھی کہ ان کے سر سے گندگی دور کردی جائے (یعنی سر کے بال مونڈ

7963- صحیح ابن حبان' کتاب الاطعمة' باب العقيقة' ذکر اليوم الذی يعق فيه عن الصبی' حديث:5387' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الذبائح' حديث:7654' مشكل الآثار للطحاوی' باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:880' مسند ابی يعلى الموصلی' مسند عائشة' حديث:4403

دیئے جائیں)۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا نام لے کر قربانی کرو اور تم لوگ یہ کہو: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے اللہ! یہ تیرے لیے ہے اور تیری طرف جارہی ہے یہ فلاں کا عقیقہ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں لوگ عقیقہ کے جانور کے خون میں روئی کو ڈبوتے تھے اور جب بچہ کا سر مونڈتے تھے تو وہ روئی اُس کے سر پر رکھ دیتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اُس خون کی جگہ خلوق (یعنی خوشبو) بچہ کے سر پر لگائیں تو ان دونوں حضرات کے سر پر خلوق کی مانند مشق کی مٹی لگائی گئی۔

7964 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَسْاَلُهُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهِ عَقِيقَةً اِلَّا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ قَالَ: فَكَانَ يَقُوْلُ: عَلَى الْغُلَامِ شَاةٌ، وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اہلِ خانہ میں سے جو بھی عقیقہ کی درخواست کرتا وہ اُسے عطا کر دیا کرتے تھے اور وہ یہ فرمایا کرتے تھے: لڑکے کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے گی اور لڑکی کی طرف سے بھی ایک بکری قربان کی جائے گی۔

7965 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ اَبِى النَّضْرِ، عَنْ مَكْحُولٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَوْلُودُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ قَالَ: وَبَلَغَنِى عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُهُ

* * مکحول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نومولود بچہ اپنے عقیقہ کے عوض میں رہن ہوتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بھی یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ وہ بھی یہ فرمایا کرتے تھے۔

7966 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ، كَانَ يَرْوِيهِ، وَاِذَا ضُحِّيَ عَنْهُ اَجْزَاَ ذٰلِكَ عَنْهُ مِنَ الْعَقِيقَةِ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: بچہ اپنے عقیقہ کے عوض میں رہن ہوتا ہے۔ وہ یہ روایت نقل کرتے تھے اور جب اُس کی طرف سے قربانی کردی جائے گی تو اُس کی طرف سے عقیقہ ہو جائے گا۔

7967 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ لَمْ يُعَقَّ عَنْهُ اَجْزَاَتْهُ اُضْحِيَتُهُ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: "تُطْبَخُ بِمَاءٍ، وَمِلْحٍ اَعْضَاءً، اَوْ قَالَ: آرَابًا، وَيُهْدَى فِي الْجِيرَانِ، وَالصَّدِيقِ، وَلَا يُتَصَدَّقُ مِنْهَا بِشَيْءٍ"

* * قتادہ فرماتے ہیں: جس شخص کا عقیقہ نہ ہوا ہو اُس کی طرف سے قربانی بھی ہو جاتی ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں: اُس (جانور) کے اعضاء کو پانی اور نمک میں پکایا جائے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کے اعضاء کو اور پھر آدمی اپنے

پڑوسیوں اور دوستوں کو وہ گوشت تحفے کے طور پر بھیجے گا' اس گوشت کو صدقہ نہیں کیا جائے گا۔

7968 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُعَقُّ عَنِ الْغُلَامِ شَاةٌ، وَلَا يُعَقُّ عَنِ الْجَارِيَةِ لَيْسَتْ عَلَيْهَا عَقِيقَةٌ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: لڑکے کی طرف سے ایک بکری قربانی کی جائے گی' لڑکی کی طرف سے بکری قربان نہیں کی جائے گی کیونکہ بچی کا عقیقہ لازم نہیں ہے۔

بَابُ الْعَقِّ يَوْمَ سَابِعِهِ وَالْحَلْقِ وَالتَّسْمِيَةِ وَالذَّبْحِ وَالدَّمِ

باب: (بچہ کی پیدائش کے) ساتویں دن عقیقہ کرنا' اُس کا سر مونڈنا' اُس کا نام رکھنا اُس کی طرف سے قربانی کرنا اور خون بہانا (سنت ہے)

7969 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: يُعَقُّ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ، فَإِنْ أَخْطَأَهُمْ، فَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُؤَخِّرُوهُ إِلَى السَّابِعِ الْآخَرِ قَالَ: وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِالْعَقِّ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ قَالَ: يَأْكُلُ أَهْلُ الْعَقِيقَةِ، وَيُهْدُونَهَا، قُلْتُ لَهُ: أَسُنَّةٌ؟ قَالَ: قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ، زَعَمُوا، قُلْتُ: أَتَصَدَّقُ؟ قَالَ: لَا، إِنْ شِئْتَ كُلْ وَأَهْدِ، قِيلَ: أَمَذْبُوحَتَانِ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا قَائِمَتَانِ

* * ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن اُس کی طرف سے عقیقہ کیا جائے گا' اگر لوگ اُسے نہیں کر پاتے تو یہ چیز میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کہ وہ اگلے سات دن تک اسے مؤخر کر دیں' تاہم میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اہتمام کے ساتھ پیدائش کے ساتویں دن ہی عقیقہ کرتے ہیں' اُنہوں نے بتایا کہ عقیقہ کے کھانے میں شریک ہونے والے لوگ اُس کا گوشت کھائیں گے اور وہ گوشت تحفہ کے طور پر بھی دیا جائے گا۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا یہ سنت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں اُسے صدقہ کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اگر تم چاہو تو تم خود کھاؤ' یا پھر اُسے تحفہ کے طور پر کسی کو دے دو۔ اُن سے دریافت کیا گیا: کیا یہ دونوں ذبح شدہ ہوں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ دونوں کھڑے ہوئے ہوں گے۔

7970 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: يُبْدَأُ بِالذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَجَدْتُ كِتَابًا أَيْضًا عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُبْدَأُ بِالْحَلْقِ قَبْلَ الذَّبْحِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: (بچہ کا) سر مونڈنے سے پہلے (عقیقہ کے جانور کو) ذبح کیا جائے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کے حوالے سے ایک تحریر میں یہ بات پائی ہے کہ (عقیقہ کے جانور کو) ذبح کرنے سے پہلے (بچہ کا) سر مونڈ لیا جائے گا۔

7971 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُسَمَّى، ثُمَّ يُعَقُّ يَوْمَ سَابِعِهِ، ثُمَّ يُحْلَقُ، وَكَانَ

يَقُوْلُ: يُطْلَى رَأْسُهُ بِالدَّمِ

❋❋ قتادہ بیان کرتے ہیں: (بچہ کی پیدائش کے) ساتویں دن اُس کا نام رکھا جائے گا پھر اُس کا عقیقہ کیا جائے گا' پھر اُس کا سر مونڈ دیا جائے گا۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ بچہ کے سر پر خون لگایا جائے گا۔

7972 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُعَقُّ عَنْهُ، وَيُسَمَّى يَوْمَ سَابِعِهِ، فَاِنْ لَمْ يُعَقَّ اَجْزَاَتْ عَنْهُ الْاُضْحِيَةُ

❋❋ حسن بصری بیان کرتے ہیں: (بچے کی پیدائش کے) ساتویں دن اُس کا عقیقہ کیا جائے گا اور اُس کا نام رکھا جائے گا' اگر اُس کا عقیقہ نہیں کیا جاتا تو اُس کی طرف سے قربانی کر لینا بھی کفایت کر جائے گا۔

7973 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُوْلُ: كَانَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوْلَدُ لَهَا وَلَدٌ اِلَّا اَمَرَتْ بِهٖ، فَحُلِقَ ثُمَّ تَصَدَّقَتْ بِوَزْنِ شَعْرِهٖ، وَرِقًا قَالَتْ: وَكَانَ اَبِيْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

❋❋ امام محمد باقر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جتنے بھی بچوں کی پیدائش ہوئی' تو اُن بچوں کے بارے میں اُن کی ہدایت کے تحت اُن بچوں کا سر مونڈ دیا گیا اور اُن کے بالوں کے وزن جتنی چاندی صدقہ کی گئی۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے والد ایسا کرتے تھے (یا ایسا کرنے کا حکم دیتے تھے)۔

7974 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ اِذَا وَلَدَتْ حَلَقَتْ شَعْرَهُ، ثُمَّ تَصَدَّقَتْ بِوَزْنِهٖ، وَرِقًا

❋❋ عمرو بن دینار نے امام باقر کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جب بچہ کی پیدائش ہوتی تو وہ اُس کا سر مونڈ کر اُس کے بالوں کے وزن جتنی چاندی صدقہ کرتی تھیں۔

7975 اقوالِ تابعین:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: لِيُتْرَكِ الْغُلَامُ اِلٰى يَوْمِ سَابِعِهٖ، ثُمَّ يُحْلَقُ

❋❋ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حسن بن محمد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن اُس کا سر مونڈا جائے گا۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلصَّبِيِّ اَنْ يُعَلَّمَ اِذَا تَكَلَّمَ

باب: جب بچہ بولنا شروع کرے' تو اُسے کس بات کی تعلیم دینا مستحب ہے؟

7976 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُعَلِّمُ الْغُلَامَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ اِذَا اَفْصَحَ سَبْعَ مَرَّاتٍ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا، وَلَمْ

يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ) (الإسراء: 111) اِلٰى آخِرِ السُّورَةِ"

✲✲ ابن عیینہ نے عبدالکریم ابواُمیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والے بچوں کو (جب وہ بولنے کے قابل ہوتے تھے) سات مرتبہ ان کلمات کی تعلیم دیتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس کی اولاد نہیں ہے اور اُس کی بادشاہی میں اُس کا کوئی شریک نہیں ہے''۔ یہ سورت کے آخر تک ہے۔

7977 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: " كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ اَوَّلَ مَا يُفْصِحُ اَنْ يُعَلِّمُوهُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَيَكُونُ ذٰلِكَ اَوَّلَ مَا يَتَكَلَّمُ بِهِ "

✲✲ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ جب بچہ بولنا شروع کرے تو سات مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی تعلیم دیں' تاکہ یہ اُس کا سب سے پہلا کلام بن جائے۔

بَابُ مَوْتِهِ قَبْلَ سَابِعِهِ وَمَتَى يُسَمَّى وَمَا يُصْنَعُ بِهِ

باب: اگر بچہ کی پیدائش کے بعد سات دن سے پہلے اُس کا انتقال ہو جائے تو اُس کا نام کب رکھا جائے گا اور اُس کے ساتھ کیا' کیا جائے گا؟

7978 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُ قَالَ: اِنْ مَاتَ قَبْلَ سَابِعِهِ فَلَا عَقِيقَةَ عَلَيْهِ

✲✲ حسن بصری فرماتے ہیں: اگر بچے کا سات دن سے پہلے انتقال ہو جائے تو اُس کا عقیقہ نہیں ہوگا۔

7979 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى حُسَيْنًا يَوْمَ سَابِعِهِ، وَاَنَّهُ اشْتَقَّ مِنْ حَسَنٍ اسْمَ حُسَيْنٍ، وَذُكِرَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا الْحَمْلُ

✲✲ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پیدائش کے ساتویں دن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا نام رکھا تھا' آپ نے اُن کا نام حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے نام سے مشتق کیا تھا' یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ ان دونوں صاحبزادگان کے درمیان اور کوئی حمل نہیں تھا۔

7980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✲✲ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

7981 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ جَائَتْ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَسَمَّاهُ حَسَنًا فَلَمَّا، وَلَدَتْ حُسَيْنًا جَائَتْ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا، تَعْنِي حُسَيْنًا فَشَقَّ لَهُ مِنَ اسْمِهِ فَسَمَّاهُ حُسَيْنًا"

✽✽ عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کوجنم دیا تو وہ انہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا نام حسن رکھا' جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کوجنم دیا تو وہ انہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اس سے زیادہ خوبصورت ہے! سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مراد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا نام اُن کے اسم سے مشتق کر کے اُن کا نام حسین رکھا۔

7982 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا صَنَعَتْ لِي أُمِّي يَوْمَ خُتِنْتُ إِلَّا عَصِيدَةً بِتَمْرٍ

✽✽ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جس دن میرے ختنے ہوئے تھے' میری والدہ نے (دعوت میں) کھجوروں کا مشروب بنایا تھا۔

7983 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ، فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✽✽ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات میرے ہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی ہے' میں نے اُس کا نام اپنے جدامجد کے نام پر "ابراہیم" رکھا ہے۔

7984 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

7985 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: كَانَ إِذَا وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ أَخَذَهُ كَمَا هُوَ فِي خِرْقَتِهِ، فَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنَى، وَأَقَامَ فِي الْيُسْرَى، وَسَمَّاهُ مَكَانَهُ

✽✽ عمر بن عبدالعزیز کے ہاں جب بچہ کی پیدائش ہوتی تھی' تو وہ اُسے اُس کپڑے میں لیتے تھے اور اُس کے دائیں کان میں اذان دیتے تھے اور بائیں کان میں اقامت کہتے تھے اور وہ اُسی جگہ اُس کا نام رکھ دیتے تھے۔

7986 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِالصَّلَاةِ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ

✽✽ عبیداللہ بن ابورافع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو جنم دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے کان میں نماز کی اذان کی طرح اذان دی۔

7987 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ حَسَنًا، وَحُسَيْنًا، فَيَقُولُ: اُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَوِّذُوا بِهَا اَبْنَائَكُمْ، فَاِنَّ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا ابْنَيْهِ اِسْمَاعِيلَ وَاِسْحَاقَ

٭٭ امام محمد باقر اپنے والد (امام زین العابدین) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو یہ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے:

''میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں' ہر شیطان سے' ہر ہوائی چیز سے اور ہر حسد والی نظر سے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ اپنے بچوں کو ان کلمات کے ذریعہ دم کیا کرو' کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں صاحبزادوں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو یہ کلمات پڑھ کر دم کیا کرتے تھے''۔

7988 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ الْفَرَعَةِ

باب: فرعہ کا بیان

7989 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَذْبَحُونَ فِي الْفَرَعَةِ مِنْ كُلِّ خَمْسِينَ وَاحِدَةً، فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: اِنْ شِئْتُمْ فَافْعَلُوا، وَلَمْ يُوجِبْ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: زمانۂ جاہلیت کے لوگ فرعہ میں ہر جمعرات کے دن ایک قربانی کیا کرتے تھے' جب اسلام آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو ایسا کرلو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لازم قرار نہیں دیا۔

7990 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُفْرِعُونَ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: اِنْ شِئْتُمْ

فَافْرَعُوا، وَاَنْ تَدَعُوهُ حَتّٰى يَبْلُغَ، وَتَحْمِلُوا عَلَيْهِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذْبَحُوهُ فَيَخْتَلِطَ لَحْمُهُ بِشَعْرِهٖ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقَالَ لَهُ اِنْسَانٌ: فَكَيْفَ بِالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ؟ فَقَالَ: كَانَ اَحَبَّ اِلٰى اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنْ تُغَذَّيَا حَتّٰى تَبْلُغَا، فَتُطْعَمَا الْمَسَاكِيْنَ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں لوگ فرعہ (مخصوص قسم کی قربانی) کیا کرتے تھے' جب اسلام آیا تو نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو فرعہ کرلو اور اگر چاہو تو (فرعہ میں قربان کیے جانے والے اونٹنی کے بچہ کو) چھوڑ دے' یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے تو تم اللہ کی راہ میں (جہاد یا حج کے لیے) اُس پر سامان لاد لینا' یہ اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ تم اُسے (پیدائش کے فوراً بعد) قربان کر دو اور اُس کا گوشت اور اُس کے بال ابھی گھلے ملے ہوئے ہوں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: گائے اور بکری کا کیا ہوگا؟ تو اُن دونوں نے جواب دیا: ابوعبدالرحمٰن کو یہ بات زیادہ پسند تھی کہ اُن دونوں کو پالا پوسا جائے' یہاں تک کہ جب وہ بڑے ہو جائیں تو اُن کی قربانی کر کے اُن کا گوشت غریبوں کو کھلا دیا جائے۔

7991 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، وَاِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ، فَقَالَ: افْرَعُوا اِنْ شِئْتُمْ، وَاَنْ تَدَعَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ فَيُحْمَلَ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، اَوْ تَصِلَ بِهٖ قَرَابَةً خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذْبَحَهُ فَيَخْتَلِطَ لَحْمُهُ بِشَعْرِهٖ

* * طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے فرعہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو فرعہ (اونٹ کے نئے پیدا ہونے والے بچہ کی قربانی) کرلو اور اگر چاہو' تو اُس بچہ کو رہنے دو یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے' تو اللہ کی راہ میں اُس پر سامان لادا جائے' یا اُس کے ذریعہ تم کسی رشتہ دار کے ساتھ اچھا سلوک کرو (یعنی اپنے کسی رشتہ دار کو وہ دیدو) یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم اُسے قربان کر دو اور اُس کا گوشت اُس کے بالوں کے ساتھ ملا ہوا ہو۔

7992 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ ابْنَ اَبِىْ عَمَّارٍ، اَخْبَرَهُ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ فِى الْفَرَعَةِ: هِىَ حَقٌّ، وَلَا تَذْبَحْهَا، وَهِىَ غَرَاةٌ مِنَ الْغَرَاءِ تُلْصَقُ فِىْ يَدِكَ، وَلٰكِنْ اَمْكِنْهَا مِنَ اللَّبَنِ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ مِنْ خِيَارِ الْمَالِ، فَاذْبَحْهَا، قَالَ عَمْرٌو: رَجُلٌ اَعْلَمَنِىْ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرعہ کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ حق ہے لیکن تم اس کو قربان نہ کرو' یہ گوند کی طرح ہوتا ہے جو تمہارے ہاتھ میں چپک جاتی ہے' تم اُسے دودھ پینے دو' یہاں تک کہ جب یہ بہترین مال شمار ہو' تو اُس وقت تم اُس کی قربانی کر دو۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مجھے بیان کی ہے۔

7993 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ قَالَ: سُئِلَ اَبُو

هُرَيْرَةَ، عَنِ الْفَرَعَةِ؟ فَقَالَ: حَقٌّ، وَلَيْسَ اَنْ تَذْبَحَهَا غَرَاةً مِنَ الْغَرَاءِ، وَلٰكِنْ تُمَكِّنُهَا مِنَ اللَّبَنِ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ اَنْفَسَ مَالِكَ ذَبَحْتَهَا، اَوْ حَمَلْتَ عَلَيْهَا

✻✻ ابن ابوعمار بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرعہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ حق ہے لیکن تم اسے چپکنے کی حالت میں ذبح نہ کرو' بلکہ تم اسے دودھ پینے دو یہاں تک کہ جب یہ تمہارے بہترین مال میں شمار ہو' تو تم اسے قربان کردو یا اس پر سامان لادلو (یعنی اللہ کی راہ میں دیدو)۔

7994 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعَةِ فَقَالَ: افْرَعُوا اِنْ شِئْتُمْ

✻✻ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرعہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو فرعہ (کی قربانی کرلو)۔

7995 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعَةِ فَقَالَ: الْفَرَعَةُ حَقٌّ، وَاَنْ تَتْرُكَهُ حَتّٰى يَكُونَ شغرفيا ابْنَ مَخَاضٍ، اَوِ ابْنَ لَبُونٍ فَتَحْمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، اَوْ تُعْطِيَهُ اَرْمَلَةً خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذْبَحَهُ يَلْصَقُ لَحْمُهُ بِوَبَرِهِ، وَتَكْفَاُ اِنَائَكَ، وَتُولِهُ نَاقَتَكَ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرعہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: فرعہ حق ہے' لیکن اگر تم اُس بچہ کو چھوڑ دو' یہاں تک کہ وہ بڑا ہو کر ابن مخاض یا ابن لبون بن جائے اور تم اللہ کی راہ میں اُس پر سامان لاد دو' یا تم اُسے کسی بیوہ عورت کو دیدو' تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم اُسے قربان کردو' جبکہ اُس کا گوشت اُس کی لید کے ساتھ ملا ہوا ہو' تم اپنے برتن کو اوندھا کردو گے اور اپنی اونٹنی کو پریشان کردو گے۔

7996 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ اَوْ عَمِّهِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ فَقَالَ: "حَقٌّ، وَاَنْ تَتْرُكَهُ حَتّٰى يَكُونَ ابْنَ مَخَاضٍ، اَوِ ابْنَ لَبُونٍ زُخْرُبًّا خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَكْفَاَ اِنَائَكَ، وَتُولِهَ نَاقَتَكَ وَتَذْبَحَهُ، فَيَخْتَلِطَ، اَوْ قَالَ: يَلْصَقَ شَعْرُهُ بِلَحْمِهِ"

✻✻ زید بن اسلم نے بنوضمرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے اُس شخص کے والد' یا اُس کے چچا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرعہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: یہ حق ہے' لیکن اگر تم اُس بچہ کو چھوڑ دو' یہاں تک کہ وہ ابن مخاض یا ابن لبون بن جائے' تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم اپنے برتن کو اوندھا کردو اور اپنی اونٹنی کو پریشانی کا شکار کردو اور اُسے قربان کردو' جبکہ اس کے بال اُس کے گوشت کے ساتھ ملے ہوئے ہوں۔

7997 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ

يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَرَعَةِ مِنْ كُلِّ خَمْسِينَ بِوَاحِدَةٍ

❊❊ حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرعہ کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ ہر پچاس میں سے ایک کو قربان کیا جائے۔

7998 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ، وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ، كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(اسلام میں) فرعہ اور عتیرہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے''

(راوی بیان کرتے ہیں) عتیرہ اونٹنی کے ہاں پیدا ہونے والے پہلے بچہ کو کہتے ہیں' جب وہ بچہ پیدا ہوتا تھا' تو لوگ اُسے قربان کر دیا کرتے تھے۔

بَابُ الْعَتِيرَةِ

باب: عتیرہ کا بیان

7999 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَتِيرَةِ قَالَ: كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً فِیْ رَجَبٍ فِی الْجَاهِلِيَّةِ نُسَمِّيهَا الْعَتِيرَةَ، اَفَنَذْبَحُهَا الْيَوْمَ؟ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْبَحُوا لِلّٰهِ فِیْ اَیِّ شَهْرٍ كَانَ، وَبَرُّوا اللّٰهَ، وَاَطْعِمُوا، قَالَ اَيُّوبُ: " فَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَذْبَحُ الْعَتِيرَةَ فِیْ شَهْرِ رَجَبٍ، وَقَالَ غَيْرُهُ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ: وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرْوِی فِيهَا شَيْئًا "

❊❊ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عتیرہ کے بارے میں دریافت کیا' اُس نے عرض کی: ہم زمانۂ جاہلیت میں رجب کے مہینہ میں ایک بکری قربان کرتے تھے' جس کو ہم عتیرہ کا نام دیتے تھے' کیا اب ہم اُس کی قربانی کر سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ کے لیے قربانی کرو' خواہ کوئی بھی مہینہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے لیے نیکی کرو اور تم (قربانی کا گوشت لوگوں کو) کھلا دو۔

ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین رجب کے مہینہ میں عتیرہ کو ذبح کرتے تھے' دیگر اہلِ مکہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ابن سیرین نے اس بارے میں کوئی روایت بھی نقل کی ہے۔

8000 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَذْبَحُونَ عَنْ كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِیْ رَجَبٍ شَاةً يُسَمُّونَهَا الْعَتِيرَةَ، فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَاَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا فِيهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فَقَالُوا: شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَنُسَمِّيهِ الْعَتِيرَةَ.

وَكُنَّا نَذْبَحُهَا عَنْ اَهْلِ كُلِّ بَيْتٍ فِيْ رَجَبٍ، اَفَنَفْعَلُهُ فِي الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَسَمُّوهَا الرَّجَبِيَّةَ

✱✱ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت کے لوگ رجب کے مہینہ میں ہر گھرانے کی طرف سے ایک بکری قربان کرتے تھے' جسے وہ عتیرہ کا نام دیتے تھے' جب اسلام آیا تو نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں سے اس بارے میں دریافت کیا' اُن لوگوں میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے' اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! زمانۂ جاہلیت میں ہم یہ کام کیا کرتے تھے اور ہم اسے عتیرہ کا نام دیتے تھے' ہم رجب میں ہر گھرانے کی طرف سے اسے قربان کرتے تھے' کیا ہم اسلام میں بھی ایسا کر سکتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اور تم اسے ''رجبی'' کا نام دو۔

8001 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مِخْنَفٍ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ يَقُوْلُ: هَلْ تَعْرِفُونَهَا؟ قَالَ: فَلَا اَدْرِي مَا رَجَعُوا عَلَيْهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى اَهْلِ كُلِّ بَيْتٍ اَنْ يَذْبَحُوا شَاةً فِيْ كُلِّ رَجَبٍ، وَفِيْ كُلِّ اَضْحَى شَاةً

✱✱ حبیب بن مخنف عنبری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عرفہ کے دن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ فرمارہے تھے: کیا تم لوگ اس سے واقف ہو؟ راوی بیان کرتے ہیں: مجھے پتا نہیں چلا کہ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو کیا جواب دیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر گھرانے پر یہ بات لازم ہوتی تھی کہ وہ ہر رجب کے مہینہ میں ایک بکری قربان کریں اور ہر عیدالاضحیٰ پر ایک بکری کو قربان کریں۔

8002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ: سَمِعْتُ رَجُلًا فِيْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُوْلُ: وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ لَقَدْ ذَبَحْتُ الْعَتِيرَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْاِسْلَامِ، فَسَاَلَنِيْ اَيْنَ سَمِعْتَ هَذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: فِيْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ قَالَ: "مَا رَاَيْتُ اَرْضًا اَجْدَرَ اَنْ يُسْمَعَ فِيهَا عِلْمٌ لَمْ يُسْمَعْ مِنْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ، اَوْ قَالَ: الْكُوفَةِ"

✱✱ صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد سے دریافت کیا: میں نے مسجد کوفہ میں ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ اس مسجد کے پروردگار کی قسم ہے! میں نے زمانۂ جاہلیت میں اور زمانۂ اسلام میں عتیرہ نام کی قربانی کی ہے۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: تم نے یہ بات کہاں سنی تھی؟ میں نے کہا: کوفہ کی مسجد میں۔ تو مجاہد نے کہا: میں نے ایسی کوئی سرزمین نہیں دیکھی' جو علم کے حصول کے لیے کوفہ کی مسجد (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کوفہ سے زیادہ موزوں ہو۔

کِتَابُ الِاعْتِکَافِ

کتاب: اعتکاف کے بارے میں روایات

بَابُ الْجِوَارِ وَالِاعْتِکَافِ

باب: جوار اور اعتکاف (کے احکام)

8003 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الْجِوَارَ وَالِاعْتِکَافَ، اَمُخْتَلِفَانِ هُمَا اَمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ؟ قَالَ: بَلْ هُمَا مُخْتَلِفَانِ کَانَتْ بُيُوتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا اعْتَکَفَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَرَجَ مِنْ بُيُوتِهٖ اِلٰى بَطْنِ الْمَسْجِدِ فَاعْتَکَفَ فِيهِ "، قُلْتُ لَهٗ: فَاِنْ قَالَ اِنْسَانٌ: عَلَيَّ اعْتِکَافُ اَيَّامٍ فَفِيْ جَوْفِهٖ لَا بُدَّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاِنْ قَالَ: عَلَيَّ جِوَارُ اَيَّامٍ، فَبِبَابِهٖ اَوْ فِيْ جَوْفِهٖ اِنْ شَاءَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جوار اور اعتکاف کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ کیا یہ دونوں مختلف چیزیں ہیں' یا ایک ہی چیز ہیں؟ عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ یہ دونوں مختلف ہیں' نبی اکرم ﷺ کے گھر مسجد (کے ساتھ) تھے' جب نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینہ میں اعتکاف کرتے تھے' تو اپنے گھر سے باہر نکل کر مسجد میں آ جاتے تھے اور اُس میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ مجھ پر کچھ دن کا اعتکاف لازم ہے تو کیا اُس کے لیے مسجد کے اندر آنا ضروری ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور اگر وہ شخص یہ کہتا ہے کہ مجھ پر کچھ دن کا جوار لازم ہے' تو اُس کی مرضی ہے وہ چاہے تو مسجد کے دروازہ پر رہے (یعنی وہ دروازہ جو اُس کے گھر اور مسجد کے درمیان ہے) اور اگر چاہے' تو مسجد کے اندر آ جائے۔

8004 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: الْجِوَارُ وَالِاعْتِکَافُ وَاحِدٌ

✵✵ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: جوار اور اعتکاف ایک ہی چیز ہیں۔

8005 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْحَرَمُ كُلُّهٗ مَسْجِدٌ يَعْتَکِفُ فِيْ اَيِّهٖ شَاءَ، وَاِنْ شَاءَ فِيْ مَنْزِلِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَا يُصَلِّي اِلَّا فِيْ جَمَاعَةٍ

** مجاہد فرماتے ہیں: حرم سارے کا سارا مسجد ہے' آدمی اُس میں جہاں چاہے اعتکاف کرسکتا ہے اور اگر وہ چاہے تو اپنے گھر میں اعتکاف کر لے' البتہ وہ نماز با جماعت ادا کرے گا۔

8006 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُخْبِرُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: اِنِّي لَاَمْكُثُ فِي الْمَسْجِدِ السَّاعَةَ، وَمَا اَمْكُثُ اِلَّا لِاَعْتَكِفَ قَالَ: وَحَسِبْتُ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى اَخْبَرَنِيهِ

** حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں کچھ دیر ٹھہرتا ہوں اور میں صرف اس لیے ٹھہرتا ہوں کہ میں اعتکاف (کی نیت) کرلوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ صفوان بن یعلیٰ نے مجھے یہ روایت سنائی تھی۔

8007 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: هُوَ اعْتِكَافٌ مَا مَكَثَ فِيهِ، وَاِنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتِسَابَ الْخَيْرِ فَهُوَ مُعْتَكِفٌ وَاِلَّا فَلَا

** ابن جریج' عطاء کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: آدمی جب تک اُس میں ٹھہرے گا یہ اعتکاف شمار ہوگا اور اگر کوئی شخص مسجد میں بھلائی کے حصول کی نیت سے بیٹھتا ہے' تو وہ معتکف شمار ہوگا' ورنہ شمار نہیں ہوگا۔

بَابُ لَا جِوَارَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ

باب: جوار صرف اُس مسجد میں کیا جا سکتا ہے' جہاں با جماعت نماز ہوتی ہو

8008 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَحْسَبُهُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

** سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: اعتکاف صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں کیا جا سکتا ہے۔

8009 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: لَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ

** ابوعبدالرحمٰن سُلمی' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اعتکاف صرف جماعت والی مسجد میں ہوسکتا ہے۔

8010 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ

** ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اعتکاف صرف جماعت والی مسجد میں ہوسکتا ہے۔

8011 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ كَانَا يُرَخِّصَانِ فِي الِاعْتِكَافِ فِيْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ الَّتِي تُقَامُ فِيهَا الصَّلَاةُ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ کا' اور ایک دوسرے شخص نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ یہ دونوں حضرات قبائل کی مسجد میں اعتکاف کرنے کی رخصت دیتے تھے' جہاں نماز قائم ہوتی ہو۔

8012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا بِالاِعْتِكَافِ فِيْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ مَسَاجِدِ الْقَبَائِلِ، قَالَ مَنْصُوْرٌ: وَكَانَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَعْتَكِفُ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهِ

٭٭ منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ ان مساجد' یعنی قبائل کی مساجد میں اعتکاف کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

منصور بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کرتے تھے۔

8013 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ اَبُو الْاَحْوَصِ يَعْتَكِفُ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهِ

٭٭ عمرو بن عامر بیان کرتے ہیں: ابواحوص اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کرتے تھے۔

8014 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: جَاءَ حُذَيْفَةُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَلَا اُعْجِبُكَ مِنْ نَاسٍ عُكُوفٍ بَيْنَ دَارِكَ، وَدَارِ الْاَشْعَرِيِّ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَلَعَلَّهُمْ اَصَابُوا، وَاَخْطَاْتَ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: "مَا اُبَالِيْ اَفِيهِ اَعْتَكِفُ، اَوْ فِيْ بُيُوتِكُمْ هَذِهِ، اِنَّمَا الاِعْتِكَافُ فِيْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ، وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصَى" وَكَانَ الَّذِيْنَ اعْتَكَفُوا فَعَابَ عَلَيْهِمْ حُذَيْفَةُ فِيْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ الْاَكْبَرِ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا آپ کو اُن لوگوں پر حیرانگی نہیں ہوتی' جو آپ کے گھر اور اشعری کے گھر کے درمیان اعتکاف کیے ہوئے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ اُنہوں نے جو کیا ہے وہ ٹھیک ہو اور آپ غلطی پر ہوں۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بات کی پروا نہیں کروں گا کہ میں یہاں اعتکاف کروں' یا آپ لوگوں کے ان گھروں میں کروں' کیونکہ اعتکاف ان تین مساجد میں ہوتا ہے: مسجد حرام' مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جن لوگوں پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے تنقید کی تھی یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے کوفہ کی بڑی مسجد میں اعتکاف کیا ہوا تھا۔

8015 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْاَزْمَعِ قَالَ: اعْتَكَفَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ خَيْمَةٍ لَهُ فَحَصَبَهُ النَّاسُ قَالَ: فَاَرْسَلَنِي الرَّجُلُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَجَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ فَطَرَدَ النَّاسَ، وَحَسَّنَ ذٰلِكَ

٭٭ شداد بن ازمع بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مسجد میں اپنے خیمہ میں اعتکاف کیا تو لوگوں نے اُسے کنکریاں

ماریں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے' اُنہوں نے لوگوں کو ایک طرف کیا اور اُس شخص کے عمل کی تحسین کی۔

8016 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِیْ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ: قَالَ حُذَيْفَةُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: قَوْمٌ عُكُوفٌ بَيْنَ دَارِكَ وَدَارِ اَبِیْ مُوْسَى لَا تَنْهَاهُمْ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: فَلَعَلَّهُمْ اَصَابُوا، وَاَخْطَاْتَ، وَحَفِظُوا، وَنَسِيتَ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: "لَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِیْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ: مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، وَمَسْجِدِ مَكَّةَ، وَمَسْجِدِ اِيلِيَاءَ"

✵✵ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: کچھ لوگ آپ کے گھر اور ابوموسیٰ اشعری کے گھر کے درمیان اعتکاف کیے ہوئے ہیں' آپ اُنہیں منع کیوں نہیں کرتے؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: ہوسکتا ہے کہ اُن لوگوں نے ٹھیک کیا ہو اور آپ غلطی پر ہوں' اُن لوگوں کو بات یاد ہو اور آپ بھول گئے ہوں۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اعتکاف صرف ان تین مساجد میں کیا جاسکتا ہے: مسجد نبوی' مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ میں۔

8017 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِیْ مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: اعتکاف صرف جامع مسجد میں کیا جاسکتا ہے۔

8018 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا جِوَارَ اِلَّا فِیْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ، ثُمَّ قَالَ: لَا جِوَارَ اِلَّا فِیْ مَسْجِدِ مَكَّةَ، وَمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا اَرَاهُ اَنْ يُجَاوِرَ فِیْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ، وَالْبَصْرَةِ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: جوار صرف جامع مسجد میں کیا جاسکتا ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی: جوار صرف مکہ کی مسجد میں' یا مدینہ کی مسجد میں کیا جاسکتا ہے۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میری یہ رائے ہے کہ آدمی کوفہ کی مسجد میں اور بصرہ کی مسجد میں بھی جوار کرسکتا ہے۔

8019 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اِنْسَانًا مِنْ اَهْلِ هٰذِهِ الْمِيَاهِ نَذَرَ جِوَارًا سَمَّيْتُ لَهُ الظَّهْرَانَ، وَعُسْفَانَ فِیْ مَسْجِدِهِمْ؟ قَالَ: يَقْضِيهِ اِذَا جَعَلَهُ عَلَيْهِ فِیْ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ، قُلْتُ: نَذَرَ جِوَارًا فِیْ مَسْجِدِ مِنًى؟ قَالَ: فَلْيُجَاوِرْ فِيهِ، فَاِنَّ لَهُ شَاْنًا، قُلْتُ: اَيَجْعَلُ بِنَائَهُ، ثُمَّ بِمِنًى فِی الدَّارِ؟ قَالَ: لَا مِنْ اَجْلِ عَتَبِ الْبَابِ قُلْتُ: فَفِیْ مَسْجِدِنَا اِذًا مِثْلُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَتَبُ لِلدَّارِ، وَلَيْسَ كَهَيْئَةِ مَسْجِدِنَا هٰذَا، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: لَا جِوَارَ اِلَّا فِیْ مَسْجِدِ مَكَّةَ، وَمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ: وَاِنَّ اَهْلَ الْبَصْرَةِ لَيُجَاوِرُونَ فِیْ مَسْجِدِهِمْ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَهُمْ لَيُجَاوِرُ مَسْجِدَهُ فِیْ بَيْتِهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ان پانیوں کے آس پاس لوگوں میں سے کوئی شخص جوار کی نیت مانتا ہے تو میں اُسے ظہران یا عسفان کی مسجد میں اعتکاف کرنے کا کہہ سکتا ہوں؟

اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ اپنے ذمہ اس مسجد میں اعتکاف لازم کرتا ہے تو وہ اسے ادا کر لے گا۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ شخص منٰی کی مسجد میں جوار کی نذر مانتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ اُس مسجد میں جوار کرے گا کیونکہ اُس کی مخصوص حیثیت ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ منٰی میں اُس جگہ پر کوئی عمارت تعمیر کرے گا' اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ دروازے کی چوکھٹ موجود ہے۔ میں نے دریافت کیا: پھر اس صورت میں ہماری مسجد بھی اُس کی مانند ہو جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ وہ گھر کی چوکھٹ ہے' ہماری مسجد کی مثال اُس کی مانند نہیں ہے۔ اُس کے بعد اُنہوں نے بتایا کہ جوار صرف مکہ کی مسجد میں یا مدینہ کی مسجد میں کیا جاسکتا ہے' اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ اہلِ بصرہ اپنے علاقہ کی مسجد میں جوار کرتے ہیں یہاں تک کہ اُن میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں اپنی نماز کی مخصوص جگہ پر بھی جوار کر لیتا ہے۔

8020 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَسْجِدُ اِيلِيَاءَ؟ قَالَ: لَا يُجَاوِرُ اِلَّا فِيْ مَسْجِدِ مَكَّةَ، وَمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مسجد اقصیٰ کا کیا حکم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ صرف مکہ کی مسجد میں اور مدینہ کی مسجد میں کیا جاسکتا ہے۔

8021 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ: اعْتَكَفَتْ عَائِشَةُ بَيْنَ حِرَاءَ، وَثَبِيرٍ فَكُنَّا نَاْتِيهَا هُنَاكَ، وَعَبْدٌ لَهَا يَؤُمُّهَا

❊❊ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حراء اور ثبیر (نامی پہاڑوں) کی (غاروں میں) اعتکاف کیا تھا' ہم وہاں اُن کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے' اُن کا ایک غلام اُن کی امامت کیا کرتا تھا۔

8022 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ عَائِشَةَ نَذَرَتْ جِوَارًا فِيْ جَوْفِ ثَبِيرٍ مِمَّا يَلِيْ مِنًى، قُلْتُ: فَقَدْ جَاوَرَتْ؟ قَالَ: اَجَلْ، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ نَهَاهَا اَنْ تُجَاوِرَ خَشْيَةَ اَنْ يُتَّخَذَ سُنَّةً، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: حَاجَةٌ كَانَتْ فِيْ نَفْسِي

❊❊ عطاء بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ منٰی کے قریب موجود ثبیر نامی پہاڑ میں جوار کریں گی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: تو اُنہوں نے یہ کیا تھا؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے اُنہیں ایسا کرنے سے منع کیا تھا' اُنہیں یہ اندیشہ تھا کہ کہیں اس طریقہ کو اختیار نہ کر لیا جائے۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: حاجت میرے من میں ہے۔

8023 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ امْرَاَةٍ اعْتَكَفَتْ فِيْ مَسْجِدِ بَيْتِهَا، اَتَمُرُّ فِيْ ظُلَّتِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، هُوَ طَرِيقٌ قَالَ: قُلْتُ: اعْتَكَفَتْ فِيْ ظُلَّتِهَا، اَتَمُرُّ فِيْ بَيْتِهَا؟ قَالَ: لَا

❊❊ مغیرہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کر لیتی ہے تو کیا وہ اُس کے سائے میں سے گزر سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ راستہ ہے۔ میں نے دریافت

کیا: کیا وہ اُس کے سائے میں اعتکاف کر لیتی ہے تو کیا وہ گھر کے اندر سے گزر سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

8024 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ يَعْتَكِفَ الرَّجُلُ فِيْ مَسْجِدِ بَيْتِهِ

✼✼ امام شعبی بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر آدمی اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کر لے۔

بَابٌ: اَيَقْضِي جِوَارُ مَسْجِدٍ فِيْ غَيْرِهِ؟

باب: کیا کسی مسجد کے جوار کو کسی دوسری مسجد میں ادا کیا جا سکتا ہے؟

8025 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ فِيْ مَسْجِدِ اِيلِيَاءَ، فَاعْتَكَفَ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، اَجْزَاَ عَنْهُ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَاعْتَكَفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَجْزَاَ عَنْهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ، فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَعْتَكِفَ فِيهِ، وَاَنْ يَعْتَكِفَ فِيْ مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ

✼✼ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ مسجد ایلیاء میں (یعنی مسجد اقصیٰ میں) اعتکاف کرے گا اور پھر وہ مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی مسجد میں اعتکاف کر لے تو یہ اُس کی طرف سے کفایت کر جائے گا اور جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں اعتکاف کرے گا اور پھر وہ مسجد حرام میں اعتکاف کر لے تو یہ بھی اُس کے لیے کفایت کر جائے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر اعتکاف کرے گا تو اُس شخص کے لیے اُس جگہ اعتکاف کرنا مناسب نہیں ہے بلکہ وہ جامع مسجد میں اعتکاف کرے۔

8026 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اِنْسَانًا نَذَرَ جِوَارًا فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، اَيَقْضِي عَنْهُ مَسْجِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَيَاْبَى عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ذٰلِكَ

✼✼ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص بیت المقدس میں جوار کی نذر مانتا ہے تو کیا مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں اُسے ادا کیا جا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار اس بات کو تسلیم نہیں کرتے۔

8027 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَذَرَ جِوَارًا فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَقْضِي عَنْهُ اَنْ يُجَاوِرَ فِيْ مَسْجِدِ مَكَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَيَاْبَى ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

✼✼ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص نے مسجد نبوی میں جوار کی نذر مانی تو اگر وہ مسجد حرام میں یہ جوار کر لیتا ہے تو کیا اُس کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (راوی کہتے ہیں:) عمرو

بن دینار یہ بات نہیں مانتے۔

8028 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: " زُعِمَ اَنَّ الْخَيْرَ مِنَ الْمَسَاجِدِ اَحَبُّ اِلَيْهِ اَنْ يُجَاوِرَ فِيهِ الْإِنْسَانُ، وَإِنْ كَانَ نَذَرَ جِوَارًا بِغَيْرِهِ، يَعْنِي اَنَّ الْخَيْرَ مِنَ الْمَسَاجِدِ مَا جَاءَ فِيهِ الْفَضْلُ: مَسْجِدُ مَكَّةَ، وَمَسْجِدُ الْمَدِينَةِ، وَمَسْجِدُ اِيلِيَاءَ "

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ مساجد میں بہترین مسجد کے بارے میں یہ بات پسندیدہ ہے کہ آدمی اُس میں جوار کرے اگرچہ اُس نے دوسری جگہ جوار کی نذر مانی ہو یعنی کسی بہترین مسجد میں وہ جوار کرسکتا ہے جس کی فضیلت کے بارے میں حدیث منقول ہے اور اس سے مراد مسجد حرام مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ ہیں۔

8029 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ نَذَرَ جِوَارًا فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ، اَيَقْضِي عَنْهُ اَنْ يُجَاوِرَ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَنَذَرَ جِوَارًا فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَقْضِي عَنْهُ اَنْ يُجَاوِرَ فِي مَسْجِدِ اِلْيَا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَنَذَرَ جِوَارًا عَلَى رُءُوسِ هَذِهِ الْجِبَالِ جِبَالِ مَكَّةَ، اَيَقْضِي عَنْهُ اَنْ يُجَاوِرَ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: نَعَمْ، الْمَسْجِدُ خَيْرٌ وَاَطْهَرُ، قُلْتُ: وَكَذَلِكَ فِي كُلِّ اَرْضٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ اَخْبَرَنِي عِنْدَ ذَلِكَ خَبَرَ عَائِشَةَ حِينَ نَذَرَتْ اَنْ تُجَاوِرَ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد حرام میں جوار کی نذر مان لیتا ہے تو اگر وہ مسجد نبوی میں جوار کرلے تو کیا اُس کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اگر وہ مسجد نبوی میں جوار کی نذر مانتا ہے تو اگر وہ مسجد اقصیٰ میں اسے ادا کرلے تو کیا اُس کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اگر وہ پہاڑوں کی چوٹی پر جوار کی نذر مانتا ہے جو پہاڑ مکہ کے ہیں تو کیا اگر وہ مسجد میں جوار کرلے تو کیا اُس کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! مسجد زیادہ بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے۔ میں نے دریافت کیا: تمام زمین کا حکم اسی طرح ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر اس موقع پر اُنہوں نے مجھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ روایت سنائی کہ اُنہوں نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ ثبیر پہاڑ پر جوار کریں گی۔

بَابٌ: هَلْ يُقْضَى الِاعْتِكَافُ؟

باب: کیا اعتکاف کی قضاء کی جائے گی؟

8030 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ سَاَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، اعْتِكَافُ يَوْمٍ فَاَمَرَهُ بِهِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے تو حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس نذر کے بارے میں دریافت کیا جو اُنہوں نے زمانۂ جاہلیت میں مانی تھی جو ایک دن کے اعتکاف کے بارے میں تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں (اُس نذر کو پورا کرنے) کا حکم دیا۔

8031 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

8030- صحيح البخاري' كتاب الاعتكاف' باب الاعتكاف ليلا' حديث:1942' صحيح مسلم' كتاب الايمان' باب نذر الكافر وما يفعل فيه اذا اسلم' حديث:3213' صحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام' جماع ابواب الاعتكاف' باب الامر بوفاء نذر الاعتكاف ينذره المرء في الشرك' حديث:2070' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الوصايا' مبتدا ابواب في النذور' باب الخبر الموجب على الناذر ان يعتكف في المسجد الحرام ان' حديث:4736' صحيح ابن حبان' كتاب النذور' ذكر الاباحة للمرء الوفاء بنذر تقدم منه في الجاهلية' حديث:4443' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الصوم' واما حديث شعبة' حديث:1542' سنن الدارمي' ومن كتاب النذور والايمان' باب الوفاء بالنذر' حديث:2295' سنن ابي داؤد' كتاب الصوم' باب المعتكف يعود المريض' حديث:2129' سنن ابن ماجه' كتاب الصيام' باب في اعتكاف يوم او ليلة' حديث:1768' السنن الصغرى' كتاب الايمان والنذور' اذا نذر ثم اسلم قبل ان يفي' حديث:3781 مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الايمان والنذور والكفارات' في رجل نذر وهو مشرك' حديث:13986' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' كتاب الاعتكاف' الاعتكاف بغير صوم' حديث:3242' شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الايمان والنذور' باب: الرجل ينذر وهو مشرك نذرا ثم يسلم' حديث:3100' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:3501' سنن الدارقطني' كتاب الصيام' باب الاعتكاف' حديث:2063' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيام' باب المعتكف يصوم' حديث:8058' مسند احمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين' اول مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:256' مسند عبد الله بن المبارك' الكفارات والنذور' حديث:179' مسند الشافعي' ومن كتاب الصوم والصلاة والعيدين والاستسقاء وغيرها' حديث:355' مسند الطيالسي' الافراد عن عمر' حديث:68' مسند عبد بن حميد' مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:41' البحر الزخار مسند البزار' عبيد الله بن عمر' حديث:153' مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:238

8031- صحيح البخاري' كتاب الاعتكاف' باب اعتكاف النساء' حديث:1943' صحيح مسلم' كتاب الاعتكاف' باب متى يدخل من اراد الاعتكاف في معتكفه' حديث:2081' صحيح ابن خزيمة' كتاب الصيام' جماع ابواب الاعتكاف' باب وقت الاعتكاف في العشر الاواخر من شهر رمضان' حديث:2058' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الصيام' باب بيان الساعة والوقت التي كان يعتكف النبي صلى الله عليه' حديث:2466' صحيح ابن حبان' كتاب الصوم' باب الاعتكاف وليلة القدر' ذكر جواز اعتكاف المراة مع زوجها في مساجد الجماعات' حديث:3727' موطا مالك' كتاب الاعتكاف' باب قضاء الاعتكاف' حديث:692' سنن ابي داؤد' كتاب الصوم' باب الاعتكاف' حديث:2121' سنن ابن ماجه' كتاب الصيام' باب ما جاء فيمن يبتدء الاعتكاف' حديث:1767' السنن الصغرى' كتاب المساجد' ضرب الخباء في المساجد' حديث:706' السنن الكبرى للنسائي' كتاب المساجد' ضرب الخباء في المسجد' حديث:774' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:4098' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيام' باب تاكيد الاعتكاف في العشر الاواخر من شهر رمضان وجوازه في' حديث:8049' (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَتْ: فَاسْتَاْذَنْتُهُ، فَاَذِنَ لِي، وَاسْتَاْذَنَتْهُ حَفْصَةُ فَاَذِنَ لَهَا، فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ زَيْنَبُ قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ، وَاَمَرَ بِبِنَاءٍ يُبْنٰى، فَضُرِبَ قَالَتْ: فَلَمَّا صَلَّى الْفَجْرَ اِذَا هُوَ بِاَرْبَعَةِ اَبْنِيَةٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: عَائِشَةُ، وَحَفْصَةُ، وَزَيْنَبُ قَالَ: اَلْبِرَّ تَقُوْلُوْنَ يُرِدْنَ بِهٰذَا؟ فَرَفَعَ بِنَائَهُ قَالَتْ: فَلَمْ يَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ

✵✵ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کریں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (آپ کے ساتھ اعتکاف کرنے کی) اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی' پھر سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بھی اجازت دے دی' سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں پتا چل گیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اعتکاف کی جگہ پر تشریف لانے کا ارادہ کیا اور آپ اپنے اعتکاف کی جگہ پر گئے تو آپ نے ایک خیمہ لگانے کا حکم دیا' اُسے لگا دیا گیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کر لی تو وہاں چار خیمے موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کس کے ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ سیّدہ عائشہ' سیّدہ حفصہ اور سیّدہ زینب رضی اللہ عنہن کے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اُن خواتین نے اس کے ذریعے بھلائی کا ارادہ کیا ہے؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن خیموں کو اتارنے کا حکم دیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف نہیں کیا بلکہ آپ نے شوال کے عشرہ میں اعتکاف کیا۔

8032 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِي اُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَذْكُرُ اَنَّ اُمَّهٗ مَاتَتْ، وَقَدْ كَانَ عَلَيْهَا اعْتِكَافٌ قَالَ: فَبَادَرْتُ اِخْوَتِي اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهٗ، فَقَالَ: اعْتَكِفْ عَنْهَا، وَصُمْ

✵✵ عبیداللہ بن عبداللہ ذکر کرتے ہیں: اُن کی والدہ کا انتقال ہوگیا' اُس خاتون کے ذمہ اعتکاف لازم تھا' میری بہنوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا' میں نے بھی اُن سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس خاتون کی طرف سے اعتکاف کرلو اور روزہ رکھ لو۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الصيام' اعتكاف المراة' حديث:2768' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:24019' مسند الحميدي' احاديث عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى' حديث:191' مسند اسحاق بن راهويه' زيادات' عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها' حديث:1025' مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عائشة' حديث:4388

بَابٌ: لَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصِيَامٍ

باب: روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا

8033 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَا: لَا جِوَارَ اِلَّا بِصِيَامٍ

** عطاء نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کا یہ قول نقل کیا ہے: روزہ کے بغیر جوار درست نہیں ہوتا۔

8034 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ اَبَا فَاخِتَةَ، مَوْلٰى جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: يَصُومُ الْمُجَاوِرُ، يَعْنِي الْمُعْتَكِفَ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجاور شخص روزہ رکھے گا' اُن کی مراد معتکف شخص ہے۔

8035 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي فَاخِتَةَ الْعَوْفِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَصُومُ الْمُجَاوِرُ، يَعْنِي الْمُعْتَكِفَ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجاور روزہ رکھے گا' یعنی معتکف روزہ رکھے گا۔

8036 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنِ اعْتَكَفَ فَعَلَيْهِ الصَّوْمُ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اعتکاف کرتا ہے اُس پر روزہ لازم ہوتا ہے۔

8037 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَنِ اعْتَكَفَ فَعَلَيْهِ الصَّوْمُ

** عطاء نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص اعتکاف کرتا ہے اُس پر روزہ لازم ہوتا ہے۔

8038 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ قَالَ مَعْمَرٌ. وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُوجِبُهُ عَلَيْهِ نَوَاهُ، اَوْ لَمْ يَنْوِهِ

** زہری بیان کرتے ہیں: روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری اسے آدمی پر لازم قرار دیتے تھے' خواہ آدمی نے اس کی نیت کی ہو' یا اس کی نیت نہ کی ہو۔

8039 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سُنَّةُ مَنِ اعْتَكَفَ اَنْ يَصُومَ

** ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جو شخص اعتکاف کرتا ہے اُس کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ روزہ رکھے۔

8040 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: نَذَرَتِ امْرَاَةٌ اَنْ تَعْتَكِفَ،

شَهْرًا عَلٰى عَهْدِ زِيَادٍ، وَكَانَ يَمْنَعُ الِاعْتِكَافَ مِنْ اَجَلِ الْخَوَارِجِ فَكُلِّمَ لَهَا، فَاَبٰى اَنْ يَاْذَنَ لَهَا، فَسَاَلُوا شُرَيْحًا، فَقَالَ: تَصُومُ، وَتُفْطِرُ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا نُسُكَانِ بِنُسُكٍ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: زیاد کے عہد حکومت میں ایک خاتون نے ایک ماہ کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی' وہ خارجیوں کے خوف سے اعتکاف کرنے سے روکتا تھا' زیاد سے اُس خاتون کے بارے میں بات چیت کی گئی تو اُس نے اُس خاتون کو اجازت دینے سے انکار کر دیا۔لوگوں نے قاضی شریح سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ عورت روزہ رکھے گی اور ہر ایک دن کے (اعتکاف کے عوض میں) ایک مسکین کو کھانا کھلا دے گی' یوں ایک قربانی کے بدلے میں دو قربانیاں ہو جائیں گی۔

8041 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔

بَابٌ: لِلْمُعْتَكِفِ شَرْطُهُ

باب: اعتکاف کرنے والے کا شرط عائد کرنا

8042 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لِلْمُعْتَكِفِ مَا اشْتَرَطَ عِنْدَ اعْتِكَافِهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: معتکف شخص کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اعتکاف کرتے وقت جو چاہے شرط عائد کر دے۔

8043 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَهُ شَرْطُهُ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: معتکف نے جو شرط عائد کی ہوگی' اُس کا اُسے حق حاصل ہوگا۔

8044 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مِقْسَمٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ، وَابْنُ مَسْعُودٍ فِي الْمُجَاوِرِ: لَهُ نِيَّتُهُ

✵✵ مقسم جو حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما معتکف شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ اُسے اُس کی نیت کے مطابق (حق حاصل ہوگا)۔

8045 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ نَذَرَ رَجُلٌ جِوَارًا فِي نَفْسِهِ، اَيَنْوِي فِي نَفْسِهِ حِينَ يَنْذُرُ اَنَّهُ لَا يَصُومُ، وَاَنَّهُ يَبِيعُ، وَيَبْتَاعُ، وَيَاْتِي الْاَسْوَاقَ، وَيَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ، وَاَنَّهُ اِذَا كَانَ مَطَرٌ فَاِنَّهُ يَسْتَكِنُّ فِي الْبَيْتِ، وَيَاْتِي الْخَلَاءَ فِي بَيْتِهِ، وَاَنَّهُ يُجَاوِرُ جِوَارًا مُتَقَطِّعًا؟ قَالَ: ذٰلِكَ عَلٰى نِيَّتِهِ مَا كَانَتْ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص جوار کی نذر مانتا ہے تو کیا وہ اپنے دل میں نذر مانتے وقت یہ نیت کرسکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے؟ یا وہ (اُس جوار کے دوران) خرید وفروخت کرلے؟ یا بازار آ جائے' یا بیمار کی عیادت کے لیے چلا جائے' یا جنازہ کے ساتھ چلا جائے' یا جب بارش ہوتو وہ اپنے گھر میں چلا جائے؟ یا وہ قضائے حاجت کے لیے اپنے گھر جائے؟ یا وہ جوار کو ٹکڑوں میں کرے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس کی جو بھی نیت ہوگی اُس کے مطابق (اُسے حق حاصل ہوگا)۔

8046 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يَشْتَرِطُ الْمُعْتَكِفُ الْجُمُعَةَ، وَالْجِنَازَةَ، وَالْمَرِيضَ، وَاِنْ نَهَزَتْهُ حَاجَةٌ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص جمعہ' جنازہ' بیمار کی شرط عائد کرے گا (اور یہ بھی کہے گا:) کہ اگر اُسے کوئی ضرورت پیش آ گئی تو وہ اعتکاف سے اُٹھ کر چلا جائے گا۔

8047 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنِ اشْتَرَطَ اَنْ يَعْتَكِفَ النَّهَارَ، وَاَنْ يَاْتِيَ الْبَيْتَ بِاللَّيْلِ، فَذٰلِكَ لَهُ

** عطاء فرماتے ہیں: اگر وہ یہ شرط عائد کرتا ہے کہ دن میں اعتکاف کرے گا اور رات میں گھر آ جائے گا تو اُسے اس بات کا حق حاصل ہوگا۔

8048 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا بِاعْتِكَافٍ

** ابومجلز بیان کرتے ہیں: یہ چیز اعتکاف نہیں ہوتی۔

بَابُ سُنَّةِ الِاعْتِكَافِ

باب: اعتکاف کا سنت طریقہ

8049 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنِ اعْتَكَفَ فَلَا يَرْفُثُ فِي الْحَدِيثِ، وَلَا يُسَابُّ، وَيَشْهَدُ الْجُمُعَةَ، وَالْجِنَازَةَ، وَلْيُوْصِ اَهْلَهُ اِذَا كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ، وَهُوَ قَائِمٌ، وَلَا يَجْلِسْ عِنْدَهُمْ، وَبِهٖ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اعتکاف کرتا ہے وہ بات چیت کرتے ہوئے بدزبانی نہیں کرے گا' بُرا بھلا نہیں کہے گا' جمعہ میں' جنازہ میں شریک ہوگا' اپنے اہل خانہ کو ضرورت کے وقت کسی چیز کی ہدایت کردے گا جبکہ وہ (اپنے گھر کے دروازہ پر) کھڑا ہو' وہ وہاں بیٹھے نہیں۔

امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

8050 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: الْمُعْتَكِفُ يَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيَتْبَعُ الْجِنَازَةَ، وَيُجِيبُ أَمِيرًا إِنْ دَعَاهُ

✲✲ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص بیمار کی عیادت کر سکتا ہے' جنازہ کے ساتھ جا سکتا ہے اور اگر حاکمِ وقت بلائے تو اُس سے ملنے جا سکتا ہے۔

8051 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ إِلَّا لِحَاجَةٍ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهَا، مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، وَلَا يَتْبَعُ جِنَازَةً، وَلَا يَعُودُ مَرِيضًا، وَلَا يُجِيبُ دَعْوَةً، وَلَا يَمَسُّ امْرَأَةً، وَلَا يُبَاشِرُهَا

✲✲ زہری بیان کرتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص کسی انتہائی ضرورت کے پیشِ نظر اعتکاف کی جگہ سے باہر جا سکتا ہے' جیسے پاخانہ یا پیشاب کرنا ہے' وہ جنازہ کے ساتھ نہیں جائے گا' بیمار کی عیادت کے لیے نہیں جائے گا' کسی دعوت میں نہیں جائے گا' عورت کو نہیں چھوئے گا' اُس کے ساتھ مباشرت نہیں کرے گا۔

8052 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

✲✲ ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

8053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْمُعْتَكِفُ لَا يَتْبَعُ جِنَازَةً، وَلَا يَعُودُ مَرِيضًا

✲✲ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: معتکف شخص جنازہ کے ساتھ نہیں جائے گا اور بیمار کی عیادت کرنے کے لیے نہیں جائے گا۔

8054 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: الْمُعْتَكِفُ لَا يُجِيبُ دَعْوَةً، وَلَا يَعُودُ مَرِيضًا، وَلَا يَتْبَعُ جِنَازَةً، وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصِيَامٍ، وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ

✲✲ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: معتکف کوئی دعوت قبول نہیں کرے گا' کسی بیمار کی عیادت کے لیے نہیں جائے گا' جنازہ کے ساتھ نہیں جائے گا' اعتکاف روزہ کے بغیر نہیں ہوتا اور اعتکاف صرف جامع مسجد میں کیا جا سکتا ہے۔

8055 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ: كَانَتْ عَائِشَةُ فِي اعْتِكَافِهَا إِذَا خَرَجَتْ إِلَى بَيْتِهَا لِحَاجَتِهَا تَمُرُّ بِالْمَرِيضِ، فَتَسْأَلُ عَنْهُ، وَهِيَ مُجْتَازَةٌ لَا تَقِفُ عَلَيْهِ

✲✲ عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اعتکاف کیے ہوئے ہوتی تھیں تو جب وہ اعتکاف کی جگہ سے کسی ضرورت کے لیے (یا قضائے حاجت کے لیے) نکلتی تھیں تو مریض کے پاس سے گزرتی تھیں تو اُس کا حال احوال دریافت کر لیتی تھیں' لیکن وہ گزرتے ہوئے ایسا کرتی تھیں' مریض کے پاس ٹھہرتی نہیں تھیں۔

8056 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ تَمُرُّ بِالْمَرِيضِ مِنْ أَهْلِهَا، وَهِيَ مُجْتَازَةٌ فَلَا تَعَرَّضُ لَهُ

✱✱ عمرہ نامی خاتون نے سیّدہ عائشہ ﷞ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اپنے اہلِ خانہ میں سے کسی مریض کے پاس سے گزرتی تھیں تو گزرتے ہوئے (اُس کا حال احوال پوچھ لیتی تھیں) اُس کے پاس ٹھہرتی نہیں تھیں۔

8057 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: اَلْمُعْتَكِفُ يَدْخُلُ الْبَيْتَ فَيُسَلِّمُ، وَلَا يَقْعُدُ، وَيَعُوْدُ الْمَرِيْضَ

✱✱ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: معتکف شخص گھر میں داخل ہو کر سلام کرے گا' لیکن بیٹھے گا نہیں' وہ بیمار کی عیادت کرسکتا ہے۔

8058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، كَانَ يُرَخِّصُ لِلْمُعْتَكِفِ اَنْ يَعُوْدَ الْمَرِيْضَ، وَلَا يَجْلِسُ، وَكَانَ يُرَخِّصُ لَهُ اَنْ يُشَيِّعَ الْجِنَازَةَ

✱✱ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے معتکف کو یہ رخصت دی ہے کہ وہ بیمار کی عیادت کرلے' البتہ وہ بیٹھے گا نہیں۔ اُنہوں نے معتکف کو یہ رخصت بھی دی ہے کہ وہ جنازہ کے ساتھ چلا جائے۔

8059 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا اِذَا خَرَجَ الْمُعْتَكِفُ لِحَاجَةٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ اَنْ يَقِفَ عَلَيْهِ فَيُسَائِلَهُ

✱✱ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اگر معتکف شخص قضائے حاجت کے لیے (مسجد سے) نکلتا ہے اور پھر اُس کی ملاقات کسی شخص سے ہوتی ہے تو اُس کا حال احوال دریافت کرنے کے لیے اُس کے پاس ٹھہر جائے اور حال احوال دریافت کرے۔

8060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَاتَ وَلَدُهُ اَوْ ذُو قَرَابَتِهِ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَفَنَدَعُهُ لِيَتْبَعَ جِنَازَتَهُ، وَيَقْطَعَ جِوَارَهُ؟، فَقُلْتُ: اِنَّهُ لَيُصَلِّي عَلٰى جَنَائِزِ النَّاسِ قَالَ: اِنْ كَانَ جِوَارُهُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ فَنَعَمْ، وَاِنْ كَانَ جِوَارُهُ فِيْ جَوْفِهِ فَلَا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر معتکف کا کوئی بچہ یا قریبی رشتہ دار فوت ہو جاتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: سبحان اللہ! کیا ہم اُسے چھوڑ دیں گے کہ وہ جنازہ کے ساتھ چلا جائے اور اپنے اعتکاف کو منقطع کر دے! میں نے کہا: وہ لوگوں کے جنازے بھی تو پڑھ سکتا ہے۔ عطاء نے کہا: اگر اُس کا اعتکاف مسجد کے دروازہ کے بارے میں ہے تو پھر ایسا ہو سکتا ہے' لیکن اگر اُس کا اعتکاف مسجد کے اندر ہو تو پھر ایسا نہیں ہو سکتا۔

8061 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ، وَلَدُهُ مَرِيْضًا اَوْ ذُو قَرَابَتِهِ؟ قَالَ: فَلَا يَعُوْدُهُ اِلَّا اَنْ يَقْطَعَ جِوَارَهُ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ جَائَهُ الَّذِي اشْتَكَى مِنْ اَهْلِهِ فَجَائَهُ فِيْ مُجَاوَرِهِ اَيَسْاَلُهُ عَنْ شَكْوَاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَمَا بَاْسُ ذٰلِكَ؟، قُلْتُ: اَفَيُرْسِلُ لَهُ رَسُوْلًا يَسْاَلُ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ الَّذِي اشْتَكَى بِفُسْطَاطٍ بِاَعْلَى الْوَادِي اَيَعُوْدُ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُس کا بچہ یا کوئی اور قریبی عزیز بیمار ہو جاتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: وہ اُس کی عیادت نہیں کرے گا' اگر کرے گا تو اُس کا جوار منقطع ہو جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُس کے اہلِ خانہ میں سے بیمار شخص اُس کے پاس آ سکتا ہے اور اُس کے جوار کی جگہ میں اُس سے ملتا ہے تو کیا اُس سے اُس کی بیماری کے بارے میں دریافت کرے گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس میں کیا حرج ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ کسی پیغام رساں کو بھیج سکتا ہے کہ اُس بیمار کے بارے میں دریافت کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو شخص بیمار ہے اگر وہ وادی کے بالائی حصہ میں کسی خیمہ میں موجود ہو تو کیا معتکف اُس کی عیادت کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

8062 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَمَّنْ يَرْضَى بِهٖ اَنَّ عَائِشَةَ فِي اعْتِكَافِهَا كَانَتْ تَدْخُلُ بَيْتَهَا فِي حَاجَتِهَا فَتَمُرُّ بِالْمَرِيضِ، فَتَسْاَلُ عَنْهُ، وَهِيَ مَارَّةٌ لَا تُعَرِّجُ عَلَيْهِ

✵✵ اسماعیل بن اُمیہ نے اپنے ایک قابلِ اعتماد راوی کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اعتکاف کے دوران قضائے حاجت کے لیے اپنے گھر میں داخل ہوتی تھیں' اس دوران اگر وہ کسی بیمار کے پاس سے گزرتی تھیں تو اُس کی مزاج پرسی کر لیتی تھیں' لیکن وہ گزرتے ہوئے ایسا کرتی تھیں اُس کے لیے رُکتی نہیں تھیں۔

8063 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَا يَعُودُ الْمُعْتَكِفُ مَرِيضًا، وَلَا يُجِيبُ دَعْوَةً، وَلَا يَتْبَعُ جِنَازَةً

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: معتکف شخص کسی بیمار شخص کی عیادت نہیں کرے گا' کسی دعوت میں نہیں جائے گا اور جنازہ کے ساتھ نہیں جائے گا۔

8064 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَبِيتَ اللَّيْلَ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: لَا اِذَا كَانَ لَهٗ فُسْطَاطٌ بِبَابِ الْمَسْجِدِ، فَلَا يَضُرُّهٗ فِي اَيِّهِمَا بَاتَ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَبِيتَ فِي الْمَسْجِدِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا معتکف پر یہ بات لازم ہے کہ وہ رات مسجد میں گزارے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب مسجد کے دروازہ پر اُس کا خیمہ موجود ہو تو پھر اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا کہ وہ جہاں مرضی رات بسر کرے' البتہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ مسجد میں رات گزارے۔

بَابُ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اعْتِكَافِهِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف کی جگہ سے نکلنا

8065 - حدیثِ نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ حُيَيٍّ قَالَتْ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ، ثُمَّ قُمْتُ، فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي، وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي حُجْرَةِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَمَرَّ بِرَجُلَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، قَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: " اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَاِنِّي خَشِيتُ اَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا، اَوْ قَالَ: شَرًّا "

✽✽ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیے ہوئے تھے میں رات کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں آپ کے ساتھ بات چیت کرتی رہی پھر میں اُٹھی تو آپ بھی میرے ساتھ رخصت کرنے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا گھر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس تھا۔ انصار سے تعلق رکھنے والے دو افراد (مسجد کے پاس سے) گزرے جب اُن دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تیزی سے چلنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جاؤ! یہ صفیہ بنت حیی ہے (جو میری بیوی ہے)۔ اُن دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! سبحان اللہ! (کیا ہم آپ کے بارے میں منفی سوچ رکھیں گے)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان انسان کے خون کی رگوں میں گردش کرتا ہے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں کوئی چیز نہ ڈال دے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) بُرائی نہ ڈال دے۔

8066 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُوَرِّقِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُعَلّٰى، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ، فَاجْتَمَعَ نِسَاؤُهُ اِلَيْهِ، ثُمَّ تَفَرَّقْنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ ابْنَةِ حُيَيٍّ: اَقْلِبُكِ اِلٰى بَيْتِكِ، فَذَهَبَ مَعَهَا حَتّٰى اَدْخَلَهَا بَيْتَهَا، وَهُوَ مُعْتَكِفٌ

✽✽ ابن معلی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف کیے ہوئے تھے آپ کی ازواج آپ سے ملنے کے لیے آئیں پھر وہ وہاں سے اُٹھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بنت حیی سے کہا: میں تمہیں تمہارے گھر تک پہنچا آتا ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ تشریف لے گئے یہاں تک کہ اُنہیں اُن کے گھر پہنچا دیا حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت اعتکاف کیے ہوئے تھے۔

8067 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اِنَّكِ لَنْ تَخْفَيْ عَلَيْنَا، وَكَانَتْ طَوِيلَةً، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَاْكُلُ عِرْقًا، فَمَا وَضَعَهُ حَتّٰى اُوحِيَ اِلَيْهِ: اَنْ قَدْ رُخِّصَتْ اَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَوَائِجِكُنَّ لَيْلًا

✽✽ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا باہر نکلیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دیکھا تو بولے: آپ ہم سے پوشیدہ نہیں رہیں گی! وہ خاتون طویل القامت تھیں اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا آپ اُس وقت ایک گوشت والی ہڈی کھا رہے تھے ابھی آپ نے اُسے رکھا نہیں تھا کہ آپ کی طرف یہ وحی نازل ہوئی کہ خواتین کو اس بات کی رخصت دی گئی ہے کہ وہ رات کے وقت قضائے حاجت کے لیے گھروں سے باہر

نکل سکتی ہیں۔

بَابُ الْمُعْتَكِفِ وَابْتِيَاعِهِ وَطَلَبِ الدُّنْيَا

باب: اعتکاف کرنے والے شخص کا خرید و فروخت کرنا یا کوئی دنیاوی کام کرنا

8068 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يَبِيعُ الْمُعْتَكِفُ، وَلَا يَبْتَاعُ

* * زہری بیان کرتے ہیں: معتکف شخص کوئی چیز فروخت نہیں کرے گا اور خریدے گا نہیں۔

8069 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَبِيعُ الْمُعْتَكِفُ، وَلَا يَبْتَاعُ، وَلَا يَخْرُجُ إِلَى سُلْطَانٍ فَيُخَاصِمُ إِلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَنْوِيَ ذَلِكَ

* * عطاء فرماتے ہیں: معتکف شخص کوئی چیز فروخت نہیں کرے گا' کوئی چیز خریدے گا نہیں اور حاکم وقت کے پاس کسی مقدمہ کے سلسلہ میں نہیں جائے' البتہ اگر وہ اس کی نیت کرلے گا تو حکم مختلف ہوگا۔

8070 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يُخَاصِمَ الْمُعْتَكِفُ إِلَى أَمِيرٍ فِي الْمَسْجِدِ، أَوْ يَتَجَازَى غَرِيمًا، أَوْ يُوصِيَ أَهْلَهُ فِي صَنِيعِهِمْ وَصَلَاحِ مَعِيشَتِهِمْ، وَيَكْتُبَ كِتَابًا فِي حَاجَتِهِ، وَقَالَهُ مَعْمَرٌ

* * عطاء فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر معتکف شخص مسجد میں ہی حاکم وقت کے سامنے کوئی مقدمہ پیش کر دیتا ہے' یا کسی مقروض سے قرض کا تقاضا کر دیتا ہے' یا اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو اُن کے گھر کے معاملات' یا اور کسی دنیاوی معاملہ میں کوئی ہدایت دے دیتا ہے' یا اپنے کسی کام کے سلسلہ میں کوئی تحریر لکھ دیتا ہے۔

یہ بات معمر نے بات بیان کی ہے۔

8071 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: "لَا يُلَاحِي الْمُعْتَكِفُ يَقُولُ: لَا يُشَاحِنُ"

* * سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں: معتکف شخص چیخ و پکار نہیں کرے گا' یعنی وہ لڑائی جھگڑا نہیں کرے گا۔

8072 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْمُعْتَكِفُ لَا يَبِيعُ وَلَا يَبْتَاعُ

* * مجاہد فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص نہ تو کوئی چیز فروخت کرے گا اور نہ ہی کوئی چیز خریدے گا۔

8073 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: لَا يَبِيعُ الْمُجَاوِرُ وَلَا يَبْتَاعُ

* * عمرو بن دینار فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص نہ تو کوئی چیز خریدے گا اور نہ ہی کوئی چیز فروخت کرے گا۔

8074 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَعْطَى

عَلِيٌّ جَعْدَةَ بْنَ هُبَيْرَةَ سِتَّ مِائَةِ دِرْهَمٍ، اَعَانَهُ بِهَا فِيْ ثَمَنِ خَادِمٍ، فَلَقِيَهُ فَقَالَ: هَلِ ابْتَعْتَ الْخَادِمَ؟ فَقَالَ: اِنِّي مُعْتَكِفٌ، فَقَالَ: وَمَا عَلَيْكَ لَوْ خَرَجْتَ اِلَى السُّوقِ فَابْتَعْتَهَا؟

✵✵ عمار بن عبداللہ بن یسار اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جعدہ بن ہبیرہ کو چھ سو درہم دیئے' وہ ایک خادم کی قیمت کے سلسلہ میں ان دراہم کے ذریعہ اُن کی مدد کرنا چاہ رہے تھے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اُن سے ملاقات ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے خادم خرید لیا ہے؟ جعدہ نے عرض کی: میں نے اعتکاف کیا ہوا ہے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر کیا حرج ہونا تھا اگر تم بازار جا کر اُسے خرید لیتے۔

8075 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَيَنْبَغِي لَهُ اَنْ يُخَاصِمَ اِلَى اَمِيْرٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اِنْ دُعِيَ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: اِنِّي مُجَاوِرٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا معتکف شخص کے لیے یہ مناسب ہے کہ وہ امیر کے سامنے مقدمہ پیش کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اگر اُس شخص کو بلایا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ یہ کہہ دے گا کہ میں نے اعتکاف کیا ہوا ہے۔

8076 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَاْتِي الْمُجَاوِرُ الْمَجَالِسَ فِي الْمَسَاجِدِ؟ وَيَتَحَدَّثُ مَعَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ جِوَارُهُ فِيْ جَوْفِ الْمَسْجِدِ، اَيَخْرُجُ اِنْ شَاءَ فَيَجْلِسُ فِيْ اَبْوَابِهِ؟ قَالَ: لَا يَخْرُجُ اِلَّا لِحَاجَةٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا معتکف شخص مسجد میں کسی محفل میں شریک ہو سکتا ہے اور لوگوں کے ساتھ بات چیت کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُس کا اعتکاف مسجد کے اندر ہو تو کیا اگر وہ چاہے تو باہر نکل کر مسجد کے دروازہ پر بیٹھ سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ صرف قضائے حاجت کے لیے باہر نکلے گا۔

8077 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَذْهَبُ فِي الْاَرْضِ اِلَّا اَنْ يَشْهَدَ صَلَاةً، اَوْ يَذْهَبَ لِغَائِطٍ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ زمین میں (کہیں بھی نہیں) جائے گا' البتہ وہ نماز میں شریک ہوگا' یا قضائے حاجت کے لیے جائے گا۔

8078 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاَتَاهُ غَرِيمٌ لَهُ فِيْ مُجَاوَرِهِ، فَتَجَازَاهُ حَقَّهُ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ، قُلْتُ: فَاَتَى مُجَاوَرُهُ، اَيَبْتَاعُ فِيهِ، وَيَبِيْعُ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ.

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر آدمی کے اعتکاف کے دوران اُس کا کوئی مقروض اُس کے پاس آتا ہے تو کیا وہ اُس سے اپنے حق کا تقاضا کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے

دریافت کیا: اگر اُس کے دوران کوئی شخص آتا ہے تو کیا وہ اعتکاف کے دوران کوئی چیز خرید سکتا ہے یا فروخت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ وُقُوعِهٖ عَلٰى امْرَاَتِهٖ

باب: معتکف کا اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا

8079 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلٰى امْرَاَتِهٖ، وَهُوَ مُعْتَكِفٌ قَالَ: لَمْ يَبْلُغْنَا فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ، وَلٰكِنَّا نَرٰى اَنْ يَعْتِقَ رَقَبَةً مِثْلَ كَفَّارَةِ الَّذِي يَقَعُ عَلٰى اَهْلِهٖ فِي رَمَضَانَ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اعتکاف کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے' تو زہری نے جواب دیا: اس بارے میں ہم تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے' تاہم اس بات کے قائل ہیں کہ ایسا شخص ایک غلام آزاد کرے گا اور یہ اُس شخص کے کفارہ کی مانند ہوگا جو رمضان میں (روزہ کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے۔

8080 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ، قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلٰى امْرَاَتِهٖ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ؟ فَقَالَ: يَعْتِقُ رَقَبَةً، وَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَيَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اعتکاف کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے۔ تو حسن بصری فرماتے ہیں: وہ غلام آزاد کرے گا' اگر وہ اس کی گنجائش نہیں پاتا تو دو ماہ کے لگاتار روزے رکھے گا' اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا۔

8081 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا وَقَعَ الْمُعْتَكِفُ عَلٰى امْرَاَتِهٖ اسْتَاْنَفَ اعْتِكَافَهُ

✵✵ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر معتکف شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلے تو وہ نئے سرے سے اعتکاف کرے گا۔

8082 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَاْتِي الْمُعْتَكِفُ اَهْلَهُ بِاللَّيْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ يَقُولُ: لَا يُصِيبُ اَهْلَهُ، وَلَا يُقَبِّلُ، وَلَا يُبَاشِرُ، وَلَا يَمَسُّ، وَلَا يَجِسُّ، لِيَعْتَزِلْهَا مَا اسْتَطَاعَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَيْضًا

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: معتکف شخص اپنی بیوی کے پاس رات یا دن میں نہیں جائے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا' اُس کا بوسہ نہیں لے گا' اُس کے ساتھ مباشرت نہیں کرے گا' اُسے چھوئے گا نہیں' اُس کے جسم پر

ہاتھ نہیں پھیرے گا' جہاں تک ہو سکے وہ بیوی سے الگ رہنے کی کوشش کرے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

8083 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَقْطَعُ جِوَارَهُ إِلَّا الْإِيقَاعُ نَفْسُهُ كَهَيْئَةِ الصِّيَامِ، وَالْحَجِّ

✸✸ عطاء فرماتے ہیں: وہ شخص صحبت کر کے اپنے اعتکاف کو نہیں توڑے گا جس طرح روزہ اور حج ہوتا ہے۔

8084 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي امْرَأَةٍ نَذَرَتْ أَنْ تَعْتَكِفَ خَمْسِينَ يَوْمًا، ثُمَّ رَدَّهَا زَوْجُهَا قَالَ: تَقْضِي مَا بَقِيَ عَلَيْهَا

✸✸ اسماعیل بن ابو خالد نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے جو ایسی عورت کے بارے میں ہے کہ جو نذر مانتی ہے کہ وہ پچاس دن تک اعتکاف کرے گی' پھر اُس کا شوہر اُسے واپس لے جاتا ہے تو امام شعبی فرماتے ہیں: وہ باقی رہ جانے والے دنوں کی قضاء کرے گی۔

بَابٌ: هَلْ يُخَاصِمُ الْمُجَاوِرُ؟

باب: کیا معتکف شخص مقدمہ میں حصہ لے سکتا ہے؟

8085 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: خَصْمٌ أَتَاهُ فِي مُجَاوَرِهِ قَالَ: لِيَدْرَأْ عَنْ نَفْسِهِ، وَيُجَادِلُهُ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آدمی کے اعتکاف کے دوران اُس کا مقابل فریق اُس کے پاس آتا ہے' تو عطاء نے کہا: وہ جہاں تک ہو سکے گا اُسے دور کرنے کی کوشش کرے گا اور اُس کے ساتھ بات چیت کر لے گا۔

8086 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ أُتِيَ هَذَا الْمُجَاوِرُ فِي فُسْطَاطِهِ بَهْوٌ بِسِلْعَةٍ يَبِيعُهَا أَوْ يَبْتَاعُهَا، أَيَفْعَلُ؟ قَالَ: نَعَمْ يَبِيعُ فِي مُجَاوَرِهِ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ معتکف آدمی اپنے خیمہ میں موجود ہوتا ہے' اگر اُس کے پاس کوئی سامان آتا ہے جسے اُس نے خریدنا ہوتا ہے یا فروخت کرنا ہوتا ہے' تو کیا وہ ایسا کر لے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ اپنے جوار کے دوران اسے فروخت کر سکتا ہے۔

8087 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ السُّوقَ يَنْظُرُ قَطُّ قَالَ: أَكْرَهُ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ الذِّكْرُ وَالْعِبَادَةُ، قُلْتُ: يَكْتُبُ فِي مُجَاوَرِهِ إِلَى أَمِيرٍ يَطْلُبُ الدُّنْيَا أَوْ إِلَى غُلَامٍ لَهُ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ وہ کبھی بازار جا

کر جائزہ لے سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اس بات کو مکروہ قرار دوں گا کیونکہ اعتکاف کا مقصد ذکر اور عبادت ہوتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ اپنے جوار کے دوران حاکمِ وقت کی طرف خط لکھ سکتا ہے جس میں کسی دنیاوی فائدہ کو طلب کیا گیا ہو یا اپنے غلام کو کوئی خط لکھ سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8000 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يُخَاصِمَ الْمُعْتَكِفُ الْأَمِيرَ فِي الْمَسْجِدِ، أَوْ يَتَجَازَى غَرِيمًا فِي الْمَسْجِدِ

✻✻ ابن جریج فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر معتکف شخص مسجد میں امیر کے سامنے کسی مقدمہ کے سلسلہ میں پیش ہوتا ہے یا مسجد میں اپنے مقروض سے قرض کا تقاضا کرتا ہے۔

بَابُ مُرُورِهِ تَحْتَ السَّقْفِ

باب: معتکف کا چھت کے نیچے سے گزرنا

8080 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَكَانَ يُقَالُ: لَا يَدْخُلُ بَيْتًا، وَلَا يَمُرُّ تَحْتَ سَقْفٍ تَحْتِ عَتَبٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا یہ بات کہی جاتی ہے کہ معتکف شخص گھر میں داخل نہیں ہوگا اور ایسی چھت کے نیچے سے نہیں گزرے گا جس کے نیچے چوکھٹ ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

0090 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمُجَاوِرُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ يَجْلِسُ تَحْتَ ظُلَّةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَهُوَ تَحْتَ سَقْفٍ قَالَ: إِنَّ الْمَسْجِدَ لَيْسَ كَشَيْءٍ قَالَ إِنْسَانٌ: فَإِنْ ذَهَبَ الْخَلَاءَ؟ قَالَ: فِي الْجِبَالِ وَفِي الصُّعُدَاتِ، قُلْتُ: مُجَاوِرٌ فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ أَيَجْعَلُ فُسْطَاطَهُ بِبَابِهِ لِحَاجَتِهِ إِنْ شَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ ذَهَبَ الْخَلَاءَ أَيَمُرُّ تَحْتَ سَقْفٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَفَيَمُرُّ تَحْتَ قَبْوٍ مَقْبُوٍّ، أَوْ حِجَارَةٍ، وَلَيْسَ فِيهِ عَتَبٌ، وَلَا خَشَبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: "مَا الْقَبْوُ؟ قَالَ: الطَّاقَةُ"

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مسجد کے دروازہ پر جوار کرنے والا شخص سائے کے نیچے بیٹھ سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر وہ چھت کے نیچے ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: مسجد کسی اور چیز کی طرح نہیں ہے۔ ایک شخص نے کہا: اگر وہ قضائے حاجت کے لیے چلا جائے؟ تو اُنہوں نے کہا: وہ پہاڑوں میں یا بلندیوں پر چلا جائے۔ میں نے دریافت کیا: مسجد کے اندر اعتکاف کرنے والا شخص قضائے حاجت کے لیے اگر چاہے تو دروازہ پر خیمہ لگا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ قضائے حاجت کے لیے جاتا ہے تو کسی چھت کے نیچے سے گزر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا وہ کسی ملی ہوئی عمارت

کے نیچے سے گزر سکتا ہے یا پتھر کے نیچے سے گزر سکتا ہے جس میں کوئی چوکھٹ نہ ہو یا لکڑی نہ ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!
کتاب کے ناقل کہتے ہیں: میں نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: لفظ قبو کا کیا مطلب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: طاق۔

8091 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ فِی الْقَبْوِ الْمَقْبُوِّ قَالَ: وَاَیُّ عَتَبٍ اَشَدُّ مِنَ الْقَبْوِ الْمَقْبُوِّ؟ قُلْتُ: فَحَجَرٌ مُجَيَّرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، ذٰلِكَ عَتَبٌ لَا يَمُرُّ تَحْتَهُ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَفَاَضْرِبُ خَيْمَةً بِبَابِ الْمَسْجِدِ اُجَاوِرُ فِيهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَاِنَّهُ عَتَبٌ قَالَ: لَا بَاْسَ، قُلْتُ: اَفَاَضْرِبُهَا خَشَبَةً مِنْ عِيدَانٍ، ثُمَّ يَجْعَلُ عَلَيْهَا غِشَاثَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ لِيَمُرَّ تَحْتَهَا اِنْ شَاءَ قَالَ: وَذٰلِكَ لَيْسَ فِیْ بُنْيَانٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھے طاق کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ طاق سے زیادہ مضبوط چوکھٹ اور کون سی ہوتی ہے؟ میں نے دریافت کیا: تو لگائے ہوئے پتھر کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ چوکھٹ شمار ہوتا ہے' آدمی اُس کے نیچے سے نہیں گزر سکتا ہے۔ میں نے عطاء سے دریافت کیا: مسجد کے دروازے پر خیمہ اگر میں لگا لیتا ہوں اور اُس میں جوار کرتا ہوں؟ تو اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! میں نے کہا: وہ بھی تو چوکھٹ ہوتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر میں عیدان کی لکڑی لگا لیتا ہوں اور پھر اُس پر کپڑا ڈال لیتا ہوں؟ تو اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! پھر اگر آدمی چاہے تو اُس کے نیچے سے گزر سکتا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: یہ چیز عمارت شمار نہیں ہوتی ہے۔

بَابٌ: يُفَرِّقُونَ بَيْنَ جِوَارِ الْقَرَوِيِّ، وَالْبَدَوِيِّ

باب: علماء نے قروی (شہری) اور بدوی (دیہاتی) کے جوار میں فرق کیا ہے

8092 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: فَرَّقَ لِیْ عَطَاءٌ بَيْنَ جِوَارِ الْقَرَوِيِّ، وَالْبَدَوِيِّ قَالَ: اَمَّا الْقَرَوِيُّ اِذَا نَذَرَ الْجِوَارَ يَهْجُرُ بَيْتَهُ، وَيَهْجُرُ الزَّوْجَ، وَصَامَ وَالْبَدَوِيُّ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، فَاِذَا نَذَرَ الْجِوَارَ كَانَتْ مَكَّةُ حِينَئِذٍ كُلُّهَا فَيُجَاوِرُ فِیْ اَیِّ نَوَاحِی مَكَّةَ شَاءَ، وَفِیْ اَیِّ بُيُوتِهَا شَاءَ، وَلَمْ يَصُمْ، وَاَصَابَ النِّسَاءَ اِنْ شَاءَ، وَيَبِيعُ، وَيَبْتَاعُ، وَيَنْتَابُ الْمَجَالِسَ، وَيَدْخُلُ الْبُيُوتَ، وَيَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيَتْبَعُ الْجِنَازَةَ اِلَّا اَنْ يَنْوِيَ فِیْ نَفْسِهِ اَنْ يَكُونَ جِوَارُهُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ، وَيَعْتَزِلَ مَا يُنْهَى عَنْهُ فِی الْمُجَاوَرَةِ، وَجَعَلَ اَهْلَ عَرَفَةَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، وَتَلَا (ذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ اَهْلُهُ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (البقرة: 196) قَالَ: وَسَمِعْنَا ذٰلِكَ يُقَالُ: قُلْتُ: فَيَخْرُجُ اِلَى اَهْلٍ لِحَاجَةٍ فِیْ اَمْرٍ اسْتَوَى عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَلَمْ يَحُجَّ، وَلَمْ يَعْتَمِرْ، وَلَمْ يَخْتَلِفَانِ، قَالَ: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ خَيْرٌ مِمَّا هُوَ فِيهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے میرے سامنے قروی اور بدوی کے اعتکاف میں فرق کیا ہے' جہاں تک کروی

کا تعلق ہے تو اگر وہ جوار کی نذر مانتا ہے تو وہ اپنے گھر سے لاتعلق ہو جائے گا' اپنی بیوی سے لاتعلق ہو جائے گا اور روزہ رکھے گا' وہ بدوی جو اہلِ مکہ میں سے نہیں ہے اگر وہ جوار کی نذر مانتا ہے تو ان تمام دنوں میں وہ مکہ میں جہاں چاہے جوار کر سکتا ہے اور جس گھر میں چاہے جوار کر سکتا ہے' وہ روزہ نہیں رکھے گا' اگر وہ چاہے تو بیوی کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے' کوئی چیز فروخت کر سکتا ہے یا خرید سکتا ہے' محافل میں شریک ہو سکتا ہے' گھروں کے اندر جا سکتا ہے' بیمار کی عیادت کر سکتا ہے' جنازہ کے ساتھ جا سکتا ہے' البتہ اگر وہ یہ نیت کرتا ہے کہ اُس کا جوار مسجد کے دروازہ پر ہوگا تو وہ اُن تمام چیزوں سے الگ رہے گا' مجاورت میں جن سے منع کیا گیا ہے۔ عطاء نے اہلِ عرفہ کو بھی اہلِ مکہ میں شمار کیا ہے۔ اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''یہ حکم اُس شخص کے لیے ہے جس کے اہلِ خانہ مسجد حرام میں موجود نہ ہوں''۔

اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ ہم نے یہ بات سنی ہے کہ یہ بات کہی جاتی ہے (کہ اہلِ عرفہ بھی اہلِ مکہ میں شمار ہوں گے)۔

میں نے دریافت کیا: اگر وہ اپنے گھر میں کسی کام کے سلسلہ میں جاتا ہے تو وہاں ٹھہر جائے گا؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں' میں نے دریافت کیا: پھر نہ تو اُس نے حج کیا' نہ عمرہ کیا اور نہ کوئی اختلاط کیا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: حج اور عمرہ اُس سے زیادہ بہتر ہے جس میں وہ ہے۔

8093 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّهُ قَالَ فِي الْبَدَوِيِّ: اِذَا نَذَرَ جِوَارًا لَمْ يَنْوِهِ بِبَابِ الْمَسْجِدِ فَاِنَّهُ يُجَاوِرُ بِاَيِّ الْقَرْيَةِ شَاءَ

✵✵ عمرو بن دینار نے بدوی کے بارے میں یہ کہا ہے کہ جب وہ جوار کی نذر مانے اور وہ مسجد کے دروازہ کی نیت نہ کرے' تو پھر وہ بستی میں جہاں چاہے جوار کر سکتا ہے۔

8094 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: يُجَاوِرُ مَنْ لَيْسَ مِنْ اَهْلِهَا حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا، وَيُجَاوِرُ اَهْلُهَا بِبَابِ الْمَسْجِدِ اِنْ كَانَ نَوَى الِاعْتِكَافَ بِبَابِهِ، وَيُكْرَهُ الرُّقَادُ فِي الْمَسْجِدِ

✵✵ ابن طاؤس بیان کرتے ہیں: ایسا شخص اپنے گھر کے علاوہ اور کہیں بھی جوار کر لے گا جہاں وہ چاہے گا اور وہ مسجد کے دروازہ پر بھی جوار کر سکتا ہے' اگر اُس نے دروازہ پر اعتکاف کی نیت کی تھی' البتہ مسجد میں سونے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

8095 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْحَرَمُ كُلُّهُ مَسْجِدٌ يَعْتَكِفُ فِي اَيِّهِ شَاءَ، وَاِنْ شَاءَ فِي مَنْزِلِهِ اِلَّا اَنَّهُ لَا يُصَلِّي اِلَّا فِي جَمَاعَةٍ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: حرم سارے کا سارا مسجد ہے' آدمی اُس میں جہاں چاہے اعتکاف کر سکتا ہے' اگر وہ چاہے تو اپنی رہائشی جگہ پر اعتکاف کر لے' ویسے اُسے نماز باجماعت ادا کرنا ہوگی۔

8096 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ اِنْسَانٍ نَذَرَ جِوَارًا سَنَةً قَالَ: فَلْيَحُجَّ، وَلْيُبْدِلْ مَا غَابَ فِي الْحَجِّ، وَلَا يَاْتَنِفْ سَنَةً مُسْتَقْبَلَةً

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ایک سال کے جوار کی نذر مانتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ شخص حج کرلے اور حج میں جو غیر موجود رہا اُس کا بدل دیدے وہ اگلے سال نئے سرے سے جوار نہیں کرے گا۔

بَابُ جِوَارِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کا جوار کرنا

8097 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ، وَهِيَ مُعْتَكِفَةٌ خَرَجَتْ إِلَى بَيْتِهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ قَضَتْ ذَلِكَ

* * زہری بیان کرتے ہیں: جب عورت کو اعتکاف کے دوران حیض آ جائے تو وہ نکل کر اپنے گھر چلی جائے گی جب وہ پاک ہوگی تو اُس کی قضاء کرلے گی۔

8098 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا حَاضَتْ، وَهِيَ مُعْتَكِفَةٌ رَجَعَتْ إِلَى بَيْتِهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْتَرْجِعْ إِلَى جِوَارِهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: جب عورت کو اعتکاف کے دوران حیض آ جائے تو وہ اپنے گھر واپس چلی جائے گی جب وہ پاک ہوگی تو اپنے جوار کی طرف واپس آ جائے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

8099 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَلَا يَمَسُّهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ جِوَارِهَا

* * ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: (اعتکاف کرنے والی عورت) کا شوہر اُسے چھو نہیں سکے گا (یعنی اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرسکے گا) جب تک وہ عورت اپنے جوار سے فارغ نہیں ہوتی۔

8100 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: طَهُرَتْ بَعْضَ النَّهَارِ قَالَ: فَلْتَذْهَبْ يَوْمَئِذٍ، وَلَا تَعْتَدَّ بِذَلِكَ الْيَوْمِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عورت اگر دن کے کچھ حصہ میں پاک ہو جاتی ہے تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ اُسی دن چلی جائے گی اور اُس دن کو شمار نہیں کرے گی۔

8101 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا اعْتَكَفَتِ الْمَرْاَةُ فَحَاضَتْ، فَلْتَضْرِبْ فُسْطَاطًا فِي دَارِهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ قَضَتْ تِلْكَ الْأَيَّامَ قَالَ فُضَيْلٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: تَضَعُ سِتْرًا فِي دَارِهَا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب عورت اعتکاف کرے اور اُسے حیض آ جائے تو وہ اپنے گھر میں خیمہ لگالے گی' جب وہ پاک ہوگی تو اُن دنوں کی قضاء کرلے گی۔

منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ اپنے گھر میں پردہ لگالے گی۔

8102 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِذَا طَهُرَتْ، وَهِيَ فِي بَيْتِهَا اَيَمَسُّهَا زَوْجُهَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ يَقْطَعَ ذٰلِكَ جِوَارَهَا، قُلْتُ: وَلَا يُقَبِّلُهَا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فِي حَيْضَتِهَا يُقَبِّلُهَا زَوْجُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَيُبَاشِرُ جَزْلَتَهَا الْعُلْيَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ عَطَاءٌ: وَيَنَالُ مِنْهَا مَا يَنَالُ الرَّجُلُ مِنَ امْرَاَتِهِ حَائِضًا فِي غَيْرِ جِوَارٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جب عورت پاک ہو جائے اور وہ اپنے گھر میں موجود ہو تو کیا اُس دن میں اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر وہ اُس عورت کے جوار کو توڑنا چاہے (تو ایسا کرلے گا)۔ میں نے دریافت کیا: وہ شوہر اُس کا بوسہ بھی نہیں لے سکتا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اُس عورت کے حیض کے دوران اُس کا شوہر اُس کا بوسہ لے سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا اُس کا شوہر اُس کے جسم کے بالائی حصہ کے ساتھ مباشرت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔ عطاء بیان کرتے ہیں: ایسی عورت کا شوہر اُس کے ساتھ وہ تمام کام کرسکتا ہے' جو کسی بھی حیض والی عورت کا شوہر اُس کے ساتھ کرسکتا ہے' جو (حیض والی عورت) جوار میں نہ ہو۔

8103 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاشْتَكَتْ شَكْوَى يَمْنَعُهَا الصِّيَامَ قَالَ: تَرْجِعُ اِلَى بَيْتِهَا اِنْ شَائَتْ حَتّٰى تَصِحَّ، قُلْتُ: اَفَيَمَسُّهَا زَوْجُهَا فِي وَجَعِهَا؟ قَالَ: لَهَا اللّٰهُ اِذًا اِلَّا اَنْ تَقْطَعَ جِوَارَهَا، قُلْتُ: وَلَا قُبْلَةً، وَلَا شَيْئًا؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عورت بیمار ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ روزہ رکھنے کے قابل نہیں رہتی' تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر وہ چاہے تو اپنے گھر واپس چلی جائے جب تک تندرست نہیں ہو جاتی۔ میں نے دریافت کیا: کیا اُس کی بیماری کے دوران اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں' البتہ یہ ہوگا کہ وہ عورت اپنے اعتکاف کو ختم کردے گی۔ میں نے دریافت کیا: بوسہ بھی نہیں لے سکتا اور کچھ بھی نہیں کرسکتا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

بَابُ نِكَاحِ الْمُجَاوِرِ وَطِيبِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ

باب: جوار کرنے والے شخص کا نکاح کرنا اور مرد اور عورت کا خوشبو لگانا

8104 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ تُنْكَحَ الْمُجَاوِرَةُ فِي

جِوَارِهَا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسُئِلَ عَطَاءٌ أَتَتَطَيَّبُ الْمُعْتَكِفَةُ، وَتَتَزَيَّنُ؟ فَقَالَ: لَا، أَتُرِيدُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا؟ لَا تَطَيَّبُ، قُلْتُ: فَفَعَلَتْ، أَيَقْطَعُ ذَلِكَ جِوَارَهَا؟ قَالَ: لَا، وَلِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ، وَهِيَ فِي عِبَادَةٍ، وَتَخَشُّعٍ؟ إِنَّمَا طِيبُ الْمَرْأَةِ، وَزِينَتُهَا لِزَوْجِهَا

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جوار میں بیٹھی ہوئی عورت کے' جوار کے دوران اُس سے نکاح کر لیا جائے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے سوال کیا گیا: کیا اعتکاف کرنے والی عورت خوشبو لگا سکتی ہے اور آراستہ ہو سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیا وہ یہ چاہتی ہے کہ اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر لے' وہ خوشبو نہیں لگائے گی۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ ایسا کر لیتی ہے تو کیا اُس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ ایسا کیوں کرے گی جبکہ وہ عبادت کر رہی ہے اور خشوع و خضوع اختیار کیے ہوئے ہے' عورت کا خوشبو لگانا اور زیب و زینت اختیار کرنا اُس کے شوہر کے لیے ہوتا ہے۔

8105 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ كُرِهَ أَنْ يَتَطَيَّبَ الْمُعْتَكِفُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: معتکف شخص کے لیے خوشبو لگانے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

8106 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالطِّيبِ لِلْمُعْتَكِفِ

٭٭ امام مالک فرماتے ہیں: معتکف شخص کے خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ: طِيبُ الْمَرْأَةِ ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا

باب: عورت کا خوشبو لگا کر اپنے گھر سے نکلنا

8107 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِهِ مُتَطَيِّبَةً، فَوَجَدَ رِيحَهَا، فَعَلَاهَا بِالدِّرَّةِ، ثُمَّ قَالَ: تَخْرُجْنَ مُتَطَيِّبَاتٍ، فَيَجِدُ الرِّجَالُ رِيحَكُنَّ، وَإِنَّمَا قُلُوبُ الرِّجَالِ عِنْدَ أُنُوفِهِمْ، اخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ

٭٭ یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اُس کی خوشبو محسوس ہوئی تو اُنہوں نے اپنا دُرّہ بلند کیا' پھر اُنہوں نے فرمایا: تم خواتین خوشبو لگا کر نکلتی ہو' تاکہ مردوں کو تمہاری خوشبو محسوس ہو! مردوں کے دل اُن کی ناک کے قریب ہوتے ہیں' تم خوشبو لگائے بغیر نکلا کرو۔

8108 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: " كَانَ يُنْهَى أَنْ تَطَيَّبَ الْمَرْأَةُ، وَتَزَيَّنَ ثُمَّ تَخْرُجُ قُلْتُ: وَالنَّاكِحُ؟ قَالَ: وَالنَّاكِحُ، ثُمَّ قَالَ: (وَلَا تَبَرَّجْنَ) (الأحزاب: 33)، قَالَ لَهُ آخَرُ: وَتَبَرُّجُ ذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ تَخْرُجُ كَذَلِكَ، فَيُسْأَلُ عَنْهَا مَنْ هِيَ؟

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اس بات سے منع کیا جاتا تھا کہ عورت خوشبو لگا کر آراستہ ہو کر باہر نکلے۔ میں نے دریافت کیا: شادی شدہ بھی؟ انہوں نے جواب دیا: شادی شدہ بھی۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور تم زینت کو ظاہر نہ کرو''۔

اُن سے دوسرے شخص نے دریافت کیا: کیا یہ چیز زینت کو ظاہر کرنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کوئی خاتون اس طرح نکلتی تھی تو دریافت کیا جاتا تھا: کہ یہ عورت کون ہے؟

8109 حدیث نبوی:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدٍ، مَوْلَى اَبِیْ رُهْمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَقْبَلَتْهُ امْرَاَةٌ يَفُوحُ طِيبُهَا لِذَيْلِهَا اِعْصَارٌ، فَقَالَ لَهَا: يَا اَمَةَ الْجَبَّارِ اَنّٰى جِئْتِ؟ قَالَتْ: مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ: اَلَهُ تَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَارْجِعِي؛ فَاِنِّي سَمِعْتُ حَبِيبِیْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ امْرَاَةٍ تَطَيَّبَتْ لِهٰذَا الْمَسْجِدِ، اَوْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰى تَغْتَسِلَ كَغُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ اُن کا سامنا ایک خاتون سے ہوا' جس کی خوشبو پھیل رہی تھی اور اُس کے پر خوشبو چھڑکی ہوئی تھی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون سے دریافت کیا: اے اللہ کی کنیز! تم کہاں سے آئی ہو اُس نے جواب دیا: مسجد سے! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے مسجد میں جانے کے لیے خوشبو لگائی تھی؟ اُس نے کہا: جی ہاں! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم واپس چلی جاؤ! میں نے اپنے محبوب حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی نماز قبول نہیں کرتا جو مسجد (میں جانے) کے لیے خوشبو لگاتی ہے' جب تک وہ عورت اُسے یوں نہیں دھو لیتی' جس طرح غسلِ جنابت کیا جاتا ہے''۔

8110 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

8111 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، اَنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ مُتَزَيِّنَةً اَذِنَ لَهَا زَوْجُهَا، فَاُخْبِرَ بِهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَطَلَبَهَا فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَامَ خَطِيبًا، فَقَالَ: هٰذِهِ الْخَارِجَةُ، وَهٰذَا لَمُرْسِلُهَا لَوْ قَدَرْتُ عَلَيْهِمَا لَشَتَّرْتُ بِهِمَا، ثُمَّ قَالَ: تَخْرُجُ الْمَرْاَةُ اِلٰى اَبِيهَا يَكِيدُ بِنَفْسِهِ وَاِلٰى اَخِيهَا يَكِيدُ بِنَفْسِهِ، فَاِذَا خَرَجَتْ فَلْتَلْبَسْ مَعَاوِزَهَا، فَاِذَا رَجَعَتْ فَلْتَاْخُذْ زِينَتَهَا فِیْ بَيْتِهَا، وَلْتَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: يَعْنِیْ شَتَّرْتُ سَمَّعْتُ بِهِمَا وَالْمَعَاوِزُ خَلِقُ الثِّيَابِ

٭٭ لیث بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک عورت آراستہ ہو کر باہر نکلی' اُس عورت کے شوہر نے اُسے اجازت دی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس عورت کے بارے میں پتا چلا تو انہوں نے اُس عورت کو بلوایا' لیکن وہ اُسے نہیں بلوا سکے (یعنی وہ عورت نہیں آئی) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور بولے: یہ نکلنے والی عورت اور یہ اُسے بھیجنا والا مرد اگر میں ان

دونوں پر قابو پالوں تو میں ان دونوں کو سزا دوں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت اپنے باپ کی طرف جانے کے لیے نکلتی ہے جو قریب المرگ ہو اور اپنے بھائی کی طرف جانے کے لیے نکلتی ہے جو قریب المرگ ہو اور جب وہ عورت نکلے تو وہ اپنے پرانے پہن لے اور جب وہ واپس آ جائے تو اپنے گھر میں اپنی زیب وزینت کی چیزیں اختیار کرے اور اپنے شوہر کے لیے آراستہ ہو۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: لفظ شترت کا مطلب ہے: میں اُن دونوں کو رسوا کروں گا' اور لفظ معاوز کا مطلب پرانے کپڑے ہیں۔

8112 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ: اِذَا اَرَادَتْ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَشْهَدَ الْعِشَاءَ، فَلَا تَمَسَّ طِيبًا

❊❊ بسر بن سعید روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سے فرمایا: جب کوئی خاتون عشاء کی نماز میں شریک ہونے (ہونے کے لیے گھر سے نکلنے) کا ارادہ کرے' تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

8113 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ اُمِّهِ، اَنَّهَا اَرْسَلَتْ اِلٰى حَفْصَةَ، وَهِيَ اُخْتُهَا، تَسْاَلُهَا عَنِ الطِّيبِ، وَاَرَادَتْ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الطِّيبُ لِلْفِرَاشِ

❊❊ عبید بن یزید بن سراقہ اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے اپنی بہن سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا اور اُن سے خوشبو لگانے کے بارے میں دریافت کیا کہ جب عورت باہر نکلنے لگتی ہے (تو وہ خوشبو لگائے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: خوشبو بچھونے کے لیے ہوتی ہے (یعنی شوہر کے قریب جانے پر لگائی جاتی ہے)۔

8114 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: لَاَنْ اُزَاحِمَ جَمَلًا قَدْ هُنِءَ قَطِرَانًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُزَاحِمَ امْرَاَةً مُتَعَطِّرَةً، وَلَاَنْ يُمْلَاَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يُمْلَاَ شِعْرًا

❊❊ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کسی ایسے اونٹ کی مزاحمت کروں جس پر تارکول کا لیپ کیا گیا ہو' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایسی عورت کا سامنا کروں' جس نے عطر لگایا ہوا ہو' اور آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے' یہ اُس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔

8115 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ مِثْلَهُ

❊❊ اس کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

8116 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: اسْتَاْذَنَتْ اِبْرَاهِيمَ امْرَاَتُهُ اَنْ تَاْتِيَ بَعْضَ اَهْلِهَا، فَاَذِنَ لَهَا، فَلَمَّا خَرَجَتْ، وَجَدَ مِنْهَا رِيحًا طَيِّبَةً، فَقَالَ: ارْجِعِي اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا تَطَيَّبَتْ، ثُمَّ

خَرَجَتْ فَاِنَّمَا هُوَ نَارٌ، وَشَنَارٌ

٭٭ اعمش بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی کی اہلیہ نے اُن سے اجازت مانگی کہ وہ اپنے کسی رشتہ دار کے ہاں جائیں' تو ابراہیم نخعی نے اُنہیں اجازت دے دی' جب وہ خاتون باہر نکلنے لگی تو ابراہیم نخعی کو اُس سے عمدہ خوشبو محسوس ہوئی' تو اُنہوں نے فرمایا: تم واپس جاؤ! کیونکہ جب عورت خوشبو لگا کر باہر نکلتی ہے' تو وہ آگ ہوتی ہے اور عار کا باعث ہوتی ہے۔

8117 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: طَافَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي صُفُوفِ النِّسَاءِ فَوَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً مِنْ رَاْسِ امْرَاَةٍ، فَقَالَ: لَوْ اَعْلَمُ اَيَّتُكُنَّ هِيَ لَفَعَلْتُ، وَلَفَعَلْتُ، لِتَطَّيَّبْ اِحْدَاكُنَّ لِزَوْجِهَا، فَاِذَا خَرَجَتْ لَبِسَتْ اَطْمَارَ وَلِيدَتِهَا قَالَ: فَبَلَغَنِي اَنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِي كَانَتْ تَطَيَّبَتْ بَالَتْ فِي ثِيَابِهَا مِنَ الْفَرَقِ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خواتین کی صفوں کے درمیان چکر لگایا' تو اُنہیں ایک خاتون کے سر سے عمدہ خوشبو محسوس ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے یہ پتا چل جائے کہ تم میں سے کس نے یہ لگائی ہوئی ہے تو میں یہ کروں گا اور یہ کروں گا' عورت کو خوشبو اپنے شوہر کے لیے لگانی چاہیے' جب وہ باہر نکلے تو وہ اپنی کنیز کے کپڑے پہن لے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جو عورت خوشبو لگایا کرتی ہے وہ خوف کی وجہ سے اپنے کپڑوں میں پیشاب کرتی ہے۔

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

کتاب: مناسک کے بارے میں روایات

بَابُ فَضْلِ اَيَّامِ الْعَشْرِ وَالتَّعْرِيفِ فِي الْاَمْصَارِ

باب: (ذوالحج کے پہلے) دس دنوں کی فضیلت' اور مختلف شہروں میں عرفہ کا دن منانا

8118 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَمَلٍ اَفْضَلُ مِنْ عَمَلٍ فِي الْعَشْرِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، قِيْلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَمْ تَبْلُغْ قَتْلًا

قَالَ مَعْمَرٌ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُجَاهِدٍ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَمَلٍ اَفْضَلُ مِنْ عَمَلٍ فِي الْعَشْرِ، فَقِيْلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، مَا لَمْ يَخْرُجْ رَجُلٌ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَا يَرْجِعُ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ

** عمر بن ذر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ذوالحج کے پہلے عشرہ میں کیے جانے والے عمل کے مقابلہ میں' کوئی بھی عمل زیادہ فضیلت نہیں رکھتا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں' جبکہ آدمی شہید نہ ہوا ہو''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ مجاہد سے کیا' تو انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کوئی بھی عمل (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں عمل کرنے سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں! ماسوائے اس صورت کے' کہ آدمی اپنی جان اور مال کے ساتھ نکلے اور پھر کوئی چیز لے کر واپس نہ آئے''۔

8119 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: "مَا مِنْ

عَمَلٍ فِیْ اَیَّامِ السَّنَةِ اَفْضَلُ مِنْهُ فِی الْعَشْرِ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ قَالَ: وَهِیَ الْعَشْرُ الَّذِی اَتَمَّهَا اللّٰهُ لِمُوْسَی "

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: سال کے تمام دنوں میں کیا جانے والا کوئی بھی عمل (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں کیے جانے والے عمل سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا۔ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی کہ یہ وہ عشرہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے مکمل کیا تھا۔

8120 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِی الضُّحَی قَالَ: سُئِلَ مَسْرُوْقٌ عَنِ (الْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ) (الفجر: 2) قَالَ: هِیَ اَفْضَلُ اَیَّامِ السَّنَةِ

✵✵ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: مسروق سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''فجر کی قسم ہے اور دس راتوں کی قسم ہے''۔

تو مسروق نے کہا: یہ سال کے سب سے زیادہ فضیلت والے دن ہیں۔

8121 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِیْنِ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ فِیْهِنَّ الْعَمَلُ، اَوْ اَفْضَلُ فِیْهِنَّ الْعَمَلُ مِنْ اَیَّامِ الْعَشْرِ، قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ، وَمَالِهِ، فَلَا یَرْجِعُ مِنْ ذٰلِكَ بِشَیْءٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کوئی بھی دن ایسے نہیں ہیں' جن میں عمل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں عمل کرنے سے زیادہ محبوب ہو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) زیادہ فضیلت والا ہو۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! جہاد بھی نہیں؟

8121- صحیح البخاری' کتاب الجمعة' ابواب العیدین' باب فضل العمل فی ایام التشریق' حدیث:940' صحیح ابن خزیمة' کتاب المناسك' جماع ابواب ذکر افعال اختلف الناس فی اباحته للمحرم' باب فضل العمل فی عشر ذی الحجة' حدیث:2673' مستخرج ابی عوانة' مبتدا کتاب الصیام' باب بیان الترغیب فی صوم شعبان' حدیث:2421' سنن الدارمی' کتاب الصلاة' باب فی فضل العمل فی العشر' حدیث:1772' سنن ابی داؤد' کتاب الصوم' باب فی صوم العشر' حدیث:2095' سنن ابن ماجه' کتاب الصیام' باب صیام العشر' حدیث:1723' مصنف ابن ابی شیبة' کتاب فضل الجهاد' ما ذکر فی فضل الجهاد والحث علیه' حدیث:19144' مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه' حدیث:2501' السنن الکبرٰی للبیهقی' کتاب الصیام' باب العمل الصالح فی العشر من ذی الحجة' حدیث:7880' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد اللّٰه بن العباس بن عبد المطلب' حدیث:1915' مسند الطیالسی' احادیث النساء' وما اسند عبد اللّٰه بن العباس بن عبد المطلب' وسعید بن جبیر' حدیث:2742' المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' باب المیم من اسمه : محمد' حدیث:6816' المعجم الصغیر للطبرانی' من اسمه محمد' حدیث:890' المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمه عبد اللّٰه' وما اسند عبد اللّٰه بن عباس رضی اللّٰه عنهما' سعید بن جبیر' حدیث:12069

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاد بھی نہیں! ماسوائے اُس شخص کے جو اپنی جان اور مال کو لے کر نکلے اور کچھ بھی لے کر واپس نہ آئے''۔

8122 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ عَدِيُّ بْنُ اَرْطَاةَ لِلْحَسَنِ: اَلَا تَخْرُجُ بِالنَّاسِ فَتُعَرِّفَ بِهِمْ، وَذٰلِكَ بِالْبَصْرَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ الْحَسَنُ: اِنَّمَا الْمُعَرَّفُ بِعَرَفَةَ قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: اَوَّلُ مَنْ عَرَّفَ بِاَرْضِنَا ابْنُ عَبَّاسٍ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: عدی بن ارطاۃ نے حسن بصری سے کہا: عرفہ کا دن منانے کے لیے آپ لوگوں کو لے کر نکلتے کیوں نہیں ہیں؟ وہ اُس وقت بصرہ میں تھے راوی کہتے ہیں: تو حسن بصری نے کہا: عرفہ کا اہتمام عرفہ میں ہوتا ہے۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: ہماری سرزمین پر سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرفہ کا دن منانے کا اہتمام کیا تھا۔

8123 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْحَسَنِ وَهُوَ يُصَلِّي فَذَاكَرْتُ ابْنَهُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ، فَانْفَتَلَ اِلَيْنَا، فَقَالَ: مَاذَا تَذَاكَرَانِ؟ قَالَ: قُلْتُ: (طسم) (الشعراء: 1)، (وَحم) قَالَ: فَوَاتِحُ يُفْتَحُ بِهَا الْقُرْآنُ قَالَ: قُلْتُ: اِنَّ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَذَا، وَكَذَا قَالَ: فَمَا اِلَّا اَنْ ذَكَرَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ مِنَ الْاِسْلَامِ بِمَنْزِلٍ، اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ مِنَ الْقُرْآنِ بِمَنْزِلٍ، كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: " ذَاكُمْ فَتَى الْكُهُوْلِ اِنَّ لَهُ لِسَانًا سَؤُوْلًا، وَقَلْبًا عَقُوْلًا، كَانَ يَقُوْمُ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا، اَحْسَبُهُ قَالَ: عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، فَيَقْرَاُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَسُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ يُفَسِّرُهَا آيَةً، آيَةً، وَكَانَ مَثَجَّةً بَحْرًا غَرْبًا "

✵✵ ابوبکر ہذلی بیان کرتے ہیں: میں حسن بصری کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے میں نے اُن کے صاحبزادے کے ساتھ قرآن کے کسی حصہ کے بارے میں گفتگو شروع کی جب وہ نماز پڑھ کر ہماری طرف آئے تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم لوگ کس بات کا تذکرہ کر رہے تھے؟ تو میں نے کہا: طسم اور حم کا۔ اُنہوں نے جواب دیا: یہ آغاز کے الفاظ ہیں جن کے ذریعہ قرآن کا آغاز ہوتا ہے۔ میں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام تو یہ یہ بات کہتے ہیں۔ تو اُنہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا اسلام میں ایک مقام ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قرآن کے حوالے سے ایک مقام ہے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے: یہ نوجوان عمر رسیدہ افراد سے بڑھ کر ہے اس کے پاس ایسی زبان ہے جو سوال کرتی ہے اور ایسا دل ہے جو سمجھ رکھتا ہے اور یہ ہمارے اس منبر پر کھڑا ہو سکتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی: عرفہ کی شام اُنہوں نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کی اور پھر اُس کی ایک ایک آیت کی تفسیر بیان کرنا شروع کی وہ ایک پرنالہ تھے سمندر تھے ڈول تھے (یعنی علم کے ماہر تھے)۔

8124 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اَوَّلُ مَنْ عَرَّفَ

بِاَرْضِنَا ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يَتَّعِدُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ الْبَقَرَةَ آيَةً آيَةً، وَكَانَ مَثَجًّا عَالِمًا

✵✵ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہماری سرزمین پر سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرفہ کا دن منانا شروع کیا' وہ عرفہ کی شام کھڑے ہوتے تھے اور سورۂ بقرہ کی ایک' ایک آیت کی تلاوت کیا کرتے تھے' وہ بڑے زبردست عالم تھے۔

8125 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كُرَيْزٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَفْضَلُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَاَفْضَلُ مَا قُلْتُهُ اَنَا، وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ"

قَالَ مَالِكٌ: وَاَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي عَبْلَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كُرَيْزٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَوْمٌ اِبْلِيسُ فِيهِ اَدْحَرُ، وَلَا اَدْحَقُ، وَلَا هُوَ اَغْيَظُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، مِمَّا يَرَى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ، وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنِ الْاُمُورِ الْعِظَامِ اِلَّا مَا رَاَى يَوْمَ بَدْرٍ، قِيلَ: وَمَا رَاَى يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: اِنَّهُ قَدْ رَاَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ

✵✵ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والی دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور سب سے افضل کلمہ جو میں نے پڑھا اور مجھ سے پہلے انبیاء نے پڑھا' وہ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ پڑھنا ہے''۔

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی دن ایسا نہیں ہے جس میں شیطان عرفہ کے دن سے زیادہ پراگندہ حال' پریشان اور غضبناک ہوتا ہے' کیونکہ وہ اس دن رحمت نازل ہوتے ہوئے دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے' بڑے بڑے اُمور سے درگزر کرنے کو دیکھتا ہے' البتہ اُس چیز کا معاملہ مختلف ہے' جو اُس نے غزوۂ بدر کے دن دیکھی تھی۔ عرض کی گئی: غزوۂ بدر کے دن اُس نے کیا دیکھا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اُس نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تھا کہ وہ فرشتوں کی صف بندی کر رہے تھے''۔

8126 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: صِيَامُ يَوْمٍ مِنَ الْعَشْرِ يَعْدِلُ شَهْرَيْنِ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: (ذوالحج کے پہلے) عشرہ کا ایک دن کا روزہ دو مہینوں کے روزوں کے برابر ہے۔

8127 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (ذوالحج کے پہلے) عشرہ میں کبھی روزہ

رکھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

8128 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يَرَى النَّاسَ يُعَرِّفُونَ فِي الْمَسْجِدِ بِالْكُوفَةِ فَلَا يُعَرِّفُ مَعَهُمْ

** مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد میں لوگوں کو عرفہ کا دن اتے ہوئے دیکھتے تھے، لیکن وہ خود اُن کے ساتھ یہ دن نہیں منایا کرتے تھے۔

بَابُ الضَّحَايَا

باب: قربانی کا بیان

8129 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِالْمَدِينَةِ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ

** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں دوسینگوں والے (کچھ) سیاہ بالوں والے سفید دُنبوں کی قربانی کی تھی۔

8130 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ

** سیّدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودُنبوں کی قربانی کی تھی۔

8131 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: مَرَّ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي فُطَيْمَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ أَعْيَنَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَشْبَهَ هَذَا بِالْكَبْشِ الَّذِي ضَحَّى إِبْرَاهِيمُ فَاشْتَرَى مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ كَبْشًا أَقْرَنَ أَعْيَنَ، فَأَهْدَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحَّى بِهِ

** محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان بیان کرتے ہیں: نعمان بن ابوفطیمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے اُن کے ساتھ ایک دُنبہ تھا جو سینگوں اور بڑی آنکھوں والا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اُس دُنبے کے ساتھ کتنی مشابہت رکھتا ہے جس کی قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی! تو حضرت معاذ بن عفراء نے سینگوں اور سیاہ آنکھوں والا دُنبہ خرید لیا اور اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی قربانی کی۔

8132 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَعْيَنَ أَقْرَنَ فَحِيلٍ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں اور بڑی آنکھوں والے موٹے تازے

دُنبے کی قربانی کی تھی۔

8133 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ بِالْمُصَلَّى، اَوْ قَالَ: نَحَرَ

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (قربانی کا جانور) عیدگاہ میں ذبح کیا تھا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نحر کیا تھا۔

8134 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَوَاجِبَةٌ الضَّحِيَّةُ عَلَى النَّاسِ؟ قَالَ: لَا، وَقَدْ ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا لوگوں پر قربانی کرنا واجب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن نبی اکرم ﷺ نے قربانی کی ہے۔

8135 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ: ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنْ تَرَكْتَهُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ

❊❊ سعید بن مسیّب کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے ایک شخص سے یہ کہا: نبی اکرم ﷺ نے قربانی کی تھی' اگر تم اسے ترک کر دیتے ہو' تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

8136 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ لَا يُضَحِّي عَنْ حَبَلٍ، وَلٰكِنْ كَانَ يُضَحِّي عَنْ وَلَدِهِ الصِّغَارِ وَالْكِبَارِ وَيَعُقُّ عَنْ وَلَدِهِ كُلِّهِمْ

❊❊ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ حمل (یعنی ماں کے پیٹ میں موجود بچے) کی طرف سے قربانی نہیں کرتے تھے' البتہ وہ اپنے تمام چھوٹے اور بڑے بچوں کی طرف سے قربانی کرتے تھے اور وہ اپنے تمام بچوں کا عقیقہ کرتے تھے۔

8137 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ حَنَشٍ، اَنَّ عَلِيًّا ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: "لَيْسَ الْاَضَاحِي بِشَيْءٍ، اَوْ قَالَ: لَيْسَ بِوَاجِبٍ، مَنْ شَاءَ ضَحَّى، وَمَنْ شَاءَ لَمْ يُضَحِّ"

❊❊ حنش نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو دُنبوں کی قربانی کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قربانی کوئی (لازم) چیز نہیں ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) واجب نہیں ہے' جو شخص چاہے وہ قربانی کر لے اور جو شخص چاہے وہ قربانی نہ کرے۔

8138 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهِ

يَسْأَلُهُ بِالْمَدِينَةِ ضَحِيَّةً إِلَّا ضَحَّى عَنْهُ، وَكَانَ لَا يُضَحِّي عَنْهُمْ بِمِنًى

✵✵ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُن کے اہلِ خانہ میں سے مدینہ منورہ میں جو بھی اُن سے قربانی کی درخواست کرتا تھا' تو وہ اُس کی طرف سے قربانی کر دیتے تھے' لیکن وہ منٰی میں اُن لوگوں کی طرف سے قربانی نہیں کرتے تھے۔

8139 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، وَمُطَرِّفٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِي سُرَيْحَةَ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ وَمَا يُضَحِّيَانِ

✵✵ امام شعبی نے ابوسریحہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے' ان دونوں حضرات نے قربانی نہیں کی۔

8140 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ: اَنُضَحِّي عَنِ الْغَائِبِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: کیا ہم غیر موجود شخص کی طرف سے قربانی کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8141 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَحُجُّ فَلَا يُضَحِّي

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حج کرتے تھے' لیکن قربانی نہیں کرتے تھے۔

8142 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: رُخِّصَ لِلْحَاجِّ وَالْمُسَافِرِ فِي اَنْ لَا يُضَحِّيَ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حاجیوں اور مسافر شخص کو یہ رخصت دی گئی ہے کہ وہ قربانی نہ کریں۔

8143 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَحُجُّونَ، وَمَعَهُمُ الْاَوْرَاقُ فَلَا يُضَحُّونَ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ حج کرتے تھے اُن کے ساتھ چاندی (یعنی دراہم) ہوتی تھی' تو وہ لوگ قربانی نہیں کرتے تھے۔

8144 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا اِذَا شَهِدُوا ضَحُّوا وَاِذَا سَافَرُوا لَمْ يُضَحُّوا

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب وہ لوگ (اپنے شہر میں) مقیم ہوں گے تو قربانی کریں گے اور جب سفر کر رہے ہوں گے' تو قربانی نہیں کریں گے۔

8145 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: اَرْسَلَ اِلَيْنَا سَعْدُ بْنُ

مَالِكٍ، وَنَحْنُ بِمِنًى إِنَّا لَمْ نَذْبَحْ، وَلَمْ نُضَحِّ فَأَطْعِمُونَا

✵✵ کلیب بن وائل اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں پیغام بھیجا (اور ہمیں بلوایا) ہم اُس وقت منیٰ میں موجود تھے ہم نے جانور ذبح بھی نہیں کیا تھا اور ہم نے قربانی بھی نہیں کی تھی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ہمیں کھانا کھلایا۔

8146 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَشْتَرِي لَهُ لَحْمًا بِدِرْهَمَيْنِ، وَقَالَ: قُلْ هٰذِهِ ضَحِيَّةُ ابْنِ عَبَّاسٍ

✵✵ ابومعشر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک غلام کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بھیجا تاکہ میں دو درہم کے عوض میں اُن کے لیے گوشت خرید لوں' اُنہوں نے کہا: تم یہ کہہ دینا کہ یہ ابن عباس کی قربانی ہے۔

8147 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: قَالَ عَلْقَمَةُ: لَاَنْ لَا اُضَحِّيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَرَاهُ حَتْمًا عَلَيَّ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: علقمہ فرماتے ہیں کہ میں قربانی نہ کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسے خود پر لازم سمجھوں۔

8148 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدَعَ الْاُضْحِيَةَ، وَاِنِّي لَمِنْ اَيْسَرِكُمْ بِهَا مَخَافَةَ اَنْ يُحْسَبَ اَنَّهَا حَتْمٌ وَاجِبٌ.

✵✵ عقبہ بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں قربانی ترک کر دیتا ہوں' حالانکہ میں تم سب کے مقابلہ میں زیادہ آسانی سے قربانی کر سکتا تھا' لیکن اس اندیشہ کے تحت یہ ارادہ کیا کہ کہیں یہ گمان نہ کیا جائے کہ یہ لازم اور واجب ہے۔

8149 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ: اِنِّي لَاَدَعُ الْاَضْحَى، وَاِنِّي لَمُوْسِرٌ مَخَافَةَ اَنْ يَرَى جِيْرَانِيْ اَنَّهُ حَتْمٌ عَلَيَّ

✵✵ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں قربانی ترک کر دوں' جبکہ میں خوشحال ہوؤں' اس اندیشہ کے تحت کہ میرے پڑوسی یہ سمجھیں گے کہ یہ مجھ پر لازم ہے۔

8150 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ سَرِيحَةَ اَبِي سَرِيحَةَ، شَكَّ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: حَمَلَنِيْ اَهْلِيْ عَلَى الْجَفَاءِ بَعْدَمَا عَلِمْتُ مِنَ السُّنَّةِ، كَانَ اَهْلُ الْبَيْتِ يُضَحُّوْنَ بِالشَّاةِ، وَالشَّاتَيْنِ فَالْاٰنَ يُبَخِّلُنَا جِيْرَانُنَا

✵✵ امام شعبی نے سریحہ ابوسریحہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب میں نے سنت کا علم حاصل کر لیا' تو میرے اہلِ خانہ نے مجھے جفاء پر مجبور کیا۔ وہ ایک ایسے گھرانے کے لوگ تھے' جو ایک یا دو بکریاں قربان کیا کرتے تھے' لیکن اب وہ ہمارے پڑوسی ہمارے

ساتھ بخل سے کام لیتے ہیں۔

8151 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُضَحِّيَ الرَّجُلُ بِالشَّاةِ عَنْ اَهْلِهِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنے اہلِ خانہ کی طرف سے ایک بکری قربان کرلے۔

8152 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَذْبَحُ الشَّاةَ يَقُوْلُ اَهْلُهُ: وَعَنَّا، فَيَقُوْلُ: وَعَنْكُمْ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بکری ذبح کیا کرتے تھے اُن کے اہلِ خانہ کہتے ہیں: ہماری طرف سے بھی کرلیں! تو وہ کہتے تھے: تمہاری طرف سے بھی ہے۔

8153 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِي جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَسَمَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا فَصَارَ لِيْ مِنْهَا جَذَعٌ، فَضَحَّيْتُ بِهِ عَنْ اَهْلِ بَيْتِي، ثُمَّ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ اَجْزَاَ عَنْكُمْ

٭٭ حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان بکریاں تقسیم کیں، مجھے اُن میں سے ایک چھ ماہ کا بچہ ملا؛ میں نے اپنے اہلِ خانہ کی طرف سے اُسے قربان کرلیا' پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ تمہاری طرف سے درست ہوا ہے۔

8154 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ اِلَّا بِذَاكَ حَتّٰى خَالَطْنَا اَهْلَ الْعِرَاقِ يَقُوْلُ: كَانَ اَهْلُ الْبَيْتِ يُضَحُّوْنَ بِالشَّاةِ فَضَحُّوا هُمْ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ شَاةً

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ہم صرف یہی بات سمجھتے تھے یہاں تک کہ ہمارا میل جول اہلِ عراق کے ساتھ ہوا تو وہ یہ فرماتے ہیں کہ پہلے ایک گھرانے کے لوگ ایک بکری قربان کیا کرتے تھے' لیکن اب ہر ایک فرد کی طرف سے ایک بکری قربان کرتے ہیں۔

8155 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَجَجْتُ ثَلَاثَ حِجَجٍ، مَا اَهْرَقْتُ فِيهَا دَمًا قَالَ: وَلَاَنْ اَدَعَهُ وَاَنَا مُوْسِرٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُضَحِّيَ وَاَنَا مُعْسِرٌ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے تین حج کیے ہیں' میں نے اُن میں کوئی خون نہیں بہایا۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں خوشحالی کے عالم میں اسے ترک کردوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں تنگی کے عالم میں قربانی کروں۔

8156 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ

بِلَالًا يَقُولُ: مَا أُبَالِي لَوْ ضَحَّيْتُ بِدِيكٍ، وَلَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا عَلَى يَتِيمٍ أَوْ مُغْبَرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُضَحِّيَ بِهَا قَالَ: فَلَا أَدْرِي أَسُوَيْدٌ قَالَهُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ أَوْ هُوَ مِنْ قَوْلِ بِلَالٍ

✵✵ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں اس بات کی کوئی پروانہیں کرتا کہ اگر میں کوئی مرغ قربان کر دوں اور میں اس کی قیمت کسی یتیم یا مسافر شخص پر خرچ کر دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس کی قربانی کرلوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ بات سوید نے اپنی طرف سے کہی تھی' یا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے قول کا حصہ ہے؟

8157 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: لَأَنْ أُضَحِّيَ بِجَذَعٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُضَحِّيَ بِهَرِمٍ؛ اللَّهُ أَحَقُّ بِالْغِنَى وَالْكَرَمِ، وَأَحَبُّهُنَّ إِلَيَّ أَنْ أُضَحِّيَ بِهِ أَحَبُّهُنَّ إِلَيَّ أَنْ أَقْتَنِيَهُ

✵✵ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں چھ ماہ کے بچہ کو قربان کر دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی بوڑھے جانور کو قربان کروں' اللہ تعالیٰ خوشحالی اور کرم کا زیادہ حقدار ہے اور میرے نزدیک اُن میں زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ میں اُن کی قربانی کرلوں اور میرے نزدیک اُن میں زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ میں اُس پر اکتفاء کروں۔

8158 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا يُهْدِي أَحَدُكُمْ لِلَّهِ مَا يَسْتَحِي أَنْ يُهْدِيَ لِكَرِيمِهِ؛ اللَّهُ أَكْرَمُ الْكُرَمَاءِ، وَأَحَقُّ مَنِ اخْتِيرَ لَهُ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی ایسی چیز تحفہ کے طور پر نہ دے' کوئی ایسی چیز جس کے بارے میں اُسے شرم آتی ہو کہ وہ کسی دوست کو تحفہ کے طور پر دے' کیونکہ اللہ تعالیٰ سب عزت والوں سے زیادہ معزز ہے اور اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اُس کے لیے بہترین چیز اختیار کی جائے۔

8159 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مِخْنَفٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ يَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَهَا؟ قَالَ: فَلَا أَدْرِي مَا رَجَعُوا عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ أَنْ يَذْبَحُوا شَاةً فِي كُلِّ رَجَبٍ، وَفِي كُلِّ أَضْحَى شَاةً

✵✵ حبیب بن مخنف اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عرفہ کے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ یہ فرما رہے تھے: کیا تم لوگ اسے پہچانتے ہو؟ راوی کہتے ہیں: مجھے اندازہ نہیں ہوا کہ لوگوں نے آپ کو کیا جواب دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گھر والوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ رجب کے مہینہ میں ایک بکری قربان کریں اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر ایک بکری قربان کریں۔

8160 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

قَالَ: كَانَتْ تَذْبَحُ عَنْ نَفْسِهَا شَاةً بِمِنًى، وَلَا تَذْبَحُ عَنَّا

٭٭ عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ منیٰ میں اپنی طرف سے ایک بکری قربان کرتی تھیں' وہ ہماری طرف سے قربانی نہیں کرتی تھیں۔

8161 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ اُضْحِيَتَهُ فَمَرِضَتْ عِنْدَهُ، اَوْ عَرَضَ لَهَا مَرَضٌ فَهِيَ جَائِزَةٌ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے قربانی کے جانور کو خرید لے اور وہ اُس کے پاس بیمار ہو جائے' یا اُسے کوئی بیماری لاحق ہو جائے' تو وہ (قربانی) جائز ہوگی۔

بَابُ فَضْلِ الضَّحَايَا وَالْهَدْيِ، وَهَلْ يَذْبَحُ الْمُحْرِمُ

باب: قربانی کرنے اور ہدی کی فضیلت' کیا احرام والا شخص ذبح کر سکتا ہے؟

8162 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: مَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ مِنْ نَفَقَةٍ اَعْظَمَ اَجْرًا مِنْ دَمٍ يُهْرَاقُ فِي هَذَا الْيَوْمِ، يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ، اِلَّا رَحِمٌ يَصِلُهَا

٭٭ طاؤس بیان کرتے ہیں: آدمی اپنے خرچ میں سے جو چیز خرچ کرتا ہے' اجر کے اعتبار سے اُن میں سب سے زیادہ عظیم وہ خون ہے' جو اس دن میں بہایا جاتا ہے' یعنی قربانی کے دن بہایا جاتا ہے' البتہ وہ صلہ رحمی میں جو خرچ کرتا ہے (اُس کا معاملہ مختلف ہے)۔

8163 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ: مَا سَلَكَتِ الْوَرِقُ فِي شَيْءٍ بِقَدْرِهَا اَفْضَلَ مِنْ ثَمَنِ بَدَنَةٍ

٭٭ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: چاندی کو کسی بھی چیز میں استعمال نہیں کیا جاتا' جو قربانی کے اونٹ کی قیمت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہو۔

8164 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ اَبِي ضَمْرَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ بِاِبِلٍ لِي، فَقُلْتُ: لَوْ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ قَالَ: فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ حُجُّوا وَاَهْدُوا، فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْهَدْيَ قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلَى اِبِلِي، فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ مُعْتَنِقٌ مِنْهَا بَعِيرًا قَالَ: وَجَاءَ عُمَرُ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: هَذِهِ اِبِلُ رَجُلٍ مُهَاجِرٍ

٭٭ اسود بن ہلال بیان کرتے ہیں: میں اپنا اونٹ لے کر مدینہ منورہ آیا' میں نے سوچا اگر میں مسجد میں جاؤں (تو یہ مناسب ہوگا)۔ راوی کہتے ہیں: میں مسجد میں گیا تو وہاں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے' وہ یہ فرما رہے تھے: اے اہلِ مدینہ! تم لوگ حج کرو اور قربانی کے جانور ساتھ لے کر جاؤ' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہدی کو پسند کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں اپنے

اونٹ کے پاس واپس آیا' ہر شخص اونٹ کا جائزہ لے رہا تھا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اُس اونٹ کو دیکھا تو بولے: یہ کسی مہاجر (باہر سے آنے والے) شخص کا اونٹ ہے۔

8165 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ سَلْمَى، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: دَمٌ بَيْضَاءَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ دَمِ سَوْدَاوَيْنِ

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سفید خون اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو سیاہ خونوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

8166 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: لَاَنْ اُضَحِّيَ بِشَاةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ

❊❊ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: میں ایک بکری کی قربانی کروں' یہ میرے نزدیک' اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک سو درہم صدقہ کردوں۔

8167 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ الشَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ضَحُّوا، وَطَيِّبُوا بِهَا اَنْفُسَكُمْ؛ فَاِنَّهُ لَيْسَ مِنْ مُسْلِمٍ يُوَجِّهُ ضَحِيَّتَهُ اِلَى الْقِبْلَةِ اِلَّا كَانَ دَمُهَا، وَفَرْثُهَا، وَصُوْفُهَا حَسَنَاتٍ مُحْضَرَاتٍ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَكَانَ يَقُوْلُ: اَنْفِقُوا قَلِيلًا تُؤْجَرُوا كَثِيرًا اِنَّ الدَّمَ وَاِنْ وَقَعَ فِي التُّرَابِ فَهُوَ فِي حِرْزِ اللّٰهِ حَتّٰى يُوَفِّيَهُ صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❊❊ عطاء بن ابورباح' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم قربانی کرو اور اپنی خوشی سے کرو' کیونکہ جو بھی مسلمان اپنی قربانی کا رُخ قبلہ کی طرف کرتا ہے' تو اُس جانور کا خون' اُس کی لید' اُس کی اُون یہ سب چیزیں' نیکیاں بن کر قیامت کے دن' اُس شخص کے میزان (کے پلڑے) میں موجود ہوں گے"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے تھے: "تم تھوڑا خرچ کرو تمہیں زیادہ اجر ملے گا' خون اگرچہ مٹی میں گرتا ہے' لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے (قربان) کرنے والے کو پورا اجر وثواب عطا کرے گا"۔

8168 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَائِشَةَ اَوْ لِفَاطِمَةَ: اشْهَدِي نَسِيكَتَكِ؛ فَاِنَّهُ يُغْفَرُ لَكِ عِنْدَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهَا

❊❊ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یا شاید سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم اپنی قربانی کے جانور کے قریب موجود رہنا' کیونکہ جب اُس کے خون کا پہلا قطرہ گرے گا تو اُس وقت تمہاری مغفرت ہو جائے گی۔

8169 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ بَنَاتِهِ اَنْ يَذْبَحْنَ، نَسَائِكَهُنَّ بِاَيْدِيهِنَّ

✻✻ ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اپنی صاحبزادیوں کو یہ ہدایت کیا کرتے تھے کہ وہ اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کریں۔

8170 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الْمُحْرِمُ يَدَعُ إِنْ شَاءَ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: احرام والا شخص اگر چاہے تو اسے (یعنی قربانی کو) ترک کرسکتا ہے۔

8171 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يُحَدِّثُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، اَمَرَهُ اَنْ يَذْبَحَ جَزُوْرًا، وَهُوَ مُحْرِمٌ

✻✻ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اونٹ کو ذبح کریں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (یا عکرمہ نے) اُس وقت احرام باندھا ہوا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ الصَّيْدِ وَقَتْلِهِ

باب: شکار کا تذکرہ اور اُسے ماردینا

8172 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهٖ: (لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ اَيْدِيكُمْ) (المائدة: 94) قَالَ: اَخْذُكُمْ اِيَّاهُنَّ مِنْ بَيْضِهِنَّ، وَفِرَاخِهِنَّ (وَرِمَاحُكُمْ) (المائدة: 94) مَا رَمَيْتَ اَوْ طَعَنْتَ

✻✻ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو شکار کے حوالے سے ضرور آزمائے گا' جس تک تمہارے ہاتھ پہنچتے ہیں''۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: یعنی تمہارا اُن کے انڈوں اور بچوں کو پکڑنا ''اور تمہارے نیزے'' مجاہد کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ جسے تم تیر مارو یا جسے تم نیزہ چبھودو۔

8173 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهٖ: (وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا) (المائدة: 95) يَقْتُلُهُ نَاسِيًا لِاِحْرَامِهٖ يُحْكَمُ عَلَيْهِ

✻✻ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''تم میں سے جو کوئی اُسے جان بوجھ کر ماردے''۔

مجاہد کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اپنے احرام کو بھول کر اُسے ماردے' اُس پر یہ حکم لاگو ہوگا۔

8174 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، وَابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا اَصَابَهُ مُتَعَمِّدًا لِحُرْمِهٖ مُتَعَمِّدًا لِقَتْلِهٖ لَمْ يُحْكَمْ عَلَيْهِ، وَاِذَا اَصَابَهُ مُتَعَمِّدًا لَهُ نَاسِيًا لِحُرْمِهٖ حُكِمَ عَلَيْهِ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص جان بوجھ کر شکار کو قتل کر دے تو اُس پر یہ حکم لاگو نہیں ہوگا' جبکہ اُسے اپنا احرام یاد بھی ہو لیکن جب کوئی شخص اپنے احرام کو بھول کر جان بوجھ کر اُس جانور کو مار دے تو ایسے شخص پر یہ حکم جاری ہوگا۔

8175 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُحْكَمُ عَلَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً فِي الْعَمْدِ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: يُحْكَمُ عَلَيْهِ فِي الْعَمْدِ، وَالْخَطَاِ، وَالنِّسْيَانِ، وَكُلَّمَا اَصَابَ، قَالَ عَطَاءٌ: (عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ) (المائدة: 95) قَالَ: فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ اَصَابَ فِي الْاِسْلَامِ لَمْ يَدَعْهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَنْتَقِمَ مِنْهُ، وَمَعَ ذٰلِكَ الْكَفَّارَةُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

✵✵ ابن ابو نجیح نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جان بوجھ کر کرنے پر ایک مرتبہ اُس پر یہ حکم جاری ہوگا' پھر اُنہوں نے اس سے رجوع کر لیا اور بولے: اُس پر یہ حکم جان بوجھ کر کرنے' غلطی سے کرنے اور بھول کر کرنے کی صورت میں لاگو ہوگا' یہ سب درست ہیں۔ عطاء بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اللہ تعالیٰ نے اُس چیز سے درگزر کر لیا ہے' جو پہلی گزر چکی ہے''۔

عطاء فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ زمانہ جاہلیت میں ہو چکا ہے' لیکن جو شخص اسلام کے بعد ایسا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُسے ترک نہیں کرے گا' بلکہ اُس سے انتقام لے گا اور اس کے ساتھ کفارہ بھی ہوگا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے یہ بات عطاء کے حوالے سے نقل کی ہے۔

8176 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُحْكَمُ عَلَى الَّذِي اَصَابَ الصَّيْدَ كُلَّمَا عَادَ قَالَ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يُحْكَمُ عَلَيْهِ اِلَّا فِي الْمَرَّةِ الْاُولٰى

✵✵ عبدالکریم جزری نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ حکم اُس شخص پر جاری ہوگا جو شکار کر لیتا ہے' جب بھی وہ دوبارہ ہوگا (تو اُس پر دوبارہ حکم جاری ہوگا)۔ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایسے شخص پر صرف پہلی مرتبہ میں یہ حکم جاری ہوگا۔

8177 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: يُحْكَمُ عَلَيْهِ فِي الْخَطَاِ، وَالْعَمْدِ

✵✵ یونس بن عبید نے حکم کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلطی سے کرنے پر' یا جان بوجھ کر کرنے پر ایسے شخص پر یہ حکم جاری ہوگا۔

8178 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُحْكَمُ عَلَيْهِ فِي الْعَمْدِ، وَهُوَ فِي الْخَطَاِ سُنَّةٌ، قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَهُوَ قَوْلُ النَّاسِ، وَبِهِ نَاْخُذُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: جان بوجھ کر کرنے پر اُس شخص پر یہ حکم جاری ہوگا اور غلطی سے کرنے میں یہ سنت ہے۔ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: لوگوں کا یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

8179 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: " كَانُوا يَقُولُونَ لِلرَّجُلِ اِذَا اَصَابَ صَيْدًا فِي الْحَرَمِ مُتَعَمِّدًا: هَلْ اَصَبْتَ قَبْلَ هٰذَا؟ فَاِنْ قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يُحْكَمْ عَلَيْهِ،

وَقَالُوْا: اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ، وَإِنْ قَالَ: لَا، حَكَمُوا عَلَيْهِ "، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ کسی شخص سے یہ کہتے تھے جب وہ حرم کی حدود میں جان بوجھ کر کوئی شکار کرتا تھا' کہ کیا تم نے اس سے پہلے یہ کام کیا ہے؟ اگر وہ جواب دیتا کہ جی ہاں! تو وہ اُس پر حکم جاری نہیں کرتے تھے اور یہ کہتے تھے: تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو! اگر وہ جواب دیتا کہ جی نہیں! تو وہ لوگ اُس پر حکم جاری کرتے تھے۔

8180 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ دَاوُدُ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: كَانَ يُحْكَمُ عَلَيْهِ اَفَيَخْلَعُ

٭٭ امام شعبی نے قاضی شریح کے حوالے سے اُسی قول کی مانند نقل کیا ہے جو ابراہیم نخعی کا قول ہے۔ داؤد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو اُنہوں نے فرمایا: ایسے شخص پر حکم جاری کیا جائے تو کیا وہ الگ ہو جائے گا۔

8181 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يُحْكَمُ عَلَيْهِ فِي الْعَمْدِ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ فِي الْخَطَإِ شَيْءٌ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا قَالَ اللّٰهُ اِلَّا: (وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا) (المائدة: 95)

٭٭ طاؤس فرماتے ہیں: جان بوجھ کر کرنے پر ایسے شخص پر حکم جاری ہوگا اور غلطی سے کرنے پر ایسے شخص پر کوئی حکم جاری نہیں ہوگا۔ وہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے صرف یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جو شخص جان بوجھ کر اُسے مار دے''۔

8182 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا يُحْكَمُ عَلٰى صَاحِبِ الْعَمْدِ اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً، وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جان بوجھ کر کرنے والے شخص پر صرف ایک مرتبہ یہ حکم جاری ہوگا' جو شخص دوبارہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے سزا دے گا۔

8183 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، اَنَّ عُمَرَ قَضٰى فِي الْخَطَاِ

٭٭ حکم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غلطی سے کرنے پر بھی فیصلہ دیا تھا۔

8184 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُحْرِمِ يُصِيبُ الصَّيْدَ، فَيُحْكَمُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَعُودُ: قَالَ: لَا يُحْكَمُ عَلَيْهِ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَفَا عَنْهُ، وَاِنْ شَاءَ اَخَذَهُ قَالَ: وَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ) (المائدة: 95)، قَالَ هِشَامٌ: وَقَالَ الْحَسَنُ: يُحْكَمُ عَلَيْهِ كُلَّمَا اَصَابَ فِي الْخَطَاِ، وَالْعَمْدِ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے احرام والے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے' جو شکار کر لیتا ہے اور اُس پر حکم جاری ہو جاتا ہے' پھر وہ دوبارہ کر لیتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اب اُس پر حکم جاری نہیں ہوگا' اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اُس سے درگزر کرے گا اور اگر چاہے گا تو اُس کی گرفت کرے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر

اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو شخص دوبارہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس سے انتقام لے گا''۔

ہشام بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: ایسا شخص جب بھی غلطی سے یا جان بوجھ کر شکار کرے گا' اُس پر حکم جاری ہو گا۔

8185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اَصَابَ رَجُلٌ صَيْدًا مُتَعَمِّدًا فِي الْحَرَمِ مَرَّتَيْنِ، فَجَائَتْ نَارٌ فَاَصَابَتْهُ فَاَحْرَقَتْهُ، قَالَ مَعْمَرٌ وَبَلَغَنِي اَنَّ رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَخَذَ ظَبْيًا فِي الْحَرَمِ، فَاَمْسَكَهُ بِعُنُقِهِ حَتّٰى بَالَ الظَّبْيُ قَالَ: فَجَائَتْ حَيَّةٌ، فَالْتَوَتْ فِي عُنُقِ الرَّجُلِ، فَلَمْ يَزَلْ تَخْنُقُهُ حَتّٰى بَالَ، ثُمَّ خَلَّتْ عَنْهُ "

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حرم کی حدود میں جان بوجھ کر دو مرتبہ شکار کیا تو آگ آئی اور اُسے لاحق ہوئی اور اُسے جلا دیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک شخص نے زمانۂ جاہلیت میں حرم کی حدود میں ایک ہرن پکڑا اور اُسے اُس کی گردن سے پکڑ کے رکھا' یہاں تک کہ اُس ہرن کا پیشاب نکل گیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر ایک سانپ آیا اور وہ اُس شخص کی گردن میں لپٹ گیا اور اُسے اس زور سے دبایا کہ اُس شخص کا بھی پیشاب نکل گیا' تو اُس شخص کو پھر اُس سانپ نے چھوڑا۔

8186 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: رُخِّصَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ مَرَّةً فِي الْحَرَمِ، فَاِنْ عَادَ لَمْ يَتْرُكْهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَنْتَقِمَ مِنْهُ فِي الْعَمْدِ

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حرم کی حدود میں شکار کو ایک مرتبہ مارنے کی رخصت دی گئی ہے' اگر کوئی شخص دوبارہ ایسا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ جان بوجھ کر کرنے پر اُس سے انتقام لیتا ہے۔

8187 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي جَابِرٌ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُحْكَمَ عَلَيْهِ كُلَّمَا اَصَابَ

٭٭ حکم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ خط لکھا تھا کہ آدمی جب بھی اس کا مرتکب ہو تو اُس پر حکم جاری کیا جائے۔

8188 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُعَاقِبُ فِيهِ الْاِمَامُ؟ قَالَ: لَا ذَنْبَ اَذْنَبُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ اَصْحَابِهِ وَلٰكِنْ لِيَفْتَدِيَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا امام اس بارے میں سزا دے سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: کوئی بھی گناہ اس سے زیادہ بڑا نہیں ہے جو آدمی اور اُس کے پروردگار کے درمیان ہو۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں کہ اُن کے اصحاب نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ ایسا شخص فدیہ دے گا (یا امام اُس سے فدیہ لے گا)۔

8189 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسُئِلَ الثَّوْرِيُّ، وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ الْعَهْدِ، يُصِيبُ الصَّيْدَ؟ قَالَ:

يَصُومُ، فَقِيلَ لَهُ: فَإِنْ اَعْطَاهُ مَوْلَاهُ مَا يَذْبَحُ؟ قَالَ: الصَّوْمُ اَحَبُّ اِلَيَّ ثُمَّ قَالَ: اَخْبَرَنِي لَيْثٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمَمْلُوكِ اِلَّا الصِّيَامُ

✲✲ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان ثوری سے سوال کیا گیا' میں یہ بات سن رہا تھا' اُن سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا گیا جو شکار کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ روزہ رکھے گا۔ اُن سے دریافت کیا گیا: اگر اُس کا آقا اُسے قربانی کرنے کے لیے کوئی جانور دے دیتا ہے (تو کیا حکم ہوگا؟) انہوں نے جواب دیا: اُس کے لیے روزہ رکھنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ پھر انہوں نے بتایا کہ لیث نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ غلام پر صرف روزہ رکھنا لازم ہوتا ہے (دوسرا کوئی فدیہ یا کفارہ لازم نہیں ہوگا)۔

8190 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا فُضَيْلٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمَمْلُوكِ اِلَّا الصَّلَاةُ، وَالصِّيَامُ

✲✲ مجاہد فرماتے ہیں: غلام پر صرف نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا لازم ہوتا ہے (اور کوئی فدیہ یا کفارہ لازم نہیں ہوتا)۔

بَابٌ: بِاَيِّ الْكَفَّارَاتِ شَاءَ كَفَّرَ

باب: آدمی جو بھی چاہے' وہ کفارہ ادا کر دے گا

8191 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، وَعَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالُوا: الرَّجُلُ مُخَيَّرٌ فِي الصِّيَامِ، وَالصَّدَقَةِ، وَالنُّسُكِ فِي جَزَاءِ الصَّيْدِ

✲✲ زہری' قتادہ اور مجاہد یہ فرماتے ہیں کہ شکار کی جزاء میں روزہ رکھنے' صدقہ کرنے یا قربانی کرنے کے درمیان آدمی کو اختیار ہوگا۔

8192 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ اَوْ، اَوْ، فَهُوَ مُخَيَّرٌ، وَكُلُّ شَيْءٍ (فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا) (النور: 28)، فَهُوَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ" قَالَ سُفْيَانُ: وَيَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَقْضِيَ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِي وَجْهِهِ ذٰلِكَ، وَلَا يُؤَخِّرُهُ.

✲✲ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: قرآن میں ہر وہ چیز جس کا ذکر لفظ ''او'' کے ساتھ ہو تو اس میں آدمی کو اختیار ہوگا اور ہر وہ چیز جس میں یہ الفاظ ہوں: ''اگر تم نہیں پاتے'' تو اس میں درجہ بدرجہ چیزوں کا لحاظ ہوگا۔

سفیان کہتے ہیں: ایسے آدمی کے لیے مناسب یہ ہے کہ اس صورت میں آدمی پر جو چیز لازم ہوتی ہے وہ اُسے ادا کرے اور اُسے مؤخر نہ کرے۔

8193 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ) (المائدة: 95) قَالَ: يَحْكُمُ عَلَيْهِ هَدْيًا، فَإِنْ وَجَدَ هَدْيًا،

وَإِلَّا قُوِّمَ الْهَدْيُ طَعَامًا، ثُمَّ قُوِّمَ الطَّعَامُ صِيَامًا، مَكَانُ كُلِّ طَعَامِ مِسْكِينٍ صَوْمُ يَوْمٍ قَالَ مُجَاهِدٌ: مَكَانُ كُلِّ مُدَّيْنِ صِيَامُ يَوْمٍ

✱✱ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''تو اُس نے جس جانور کو مارا ہے اُس کی جگہ اُس کی مانند جانور ہوگا جس کے بارے میں تم میں سے دو عادل لوگ فیصلہ دیں گے''۔

مجاہد فرماتے ہیں: ایسے شخص کے خلاف قربانی کا جانور دینے کا فیصلہ ہوگا' اگر اُس کے پاس یہ دینے کی گنجائش ہو' ورنہ اُس جانور کی قیمت جتنا اناج دینا لازم ہوگا اور پھر اُس اناج کی قیمت کے مطابق روزے لازم ہوں گے' ایک مسکین کے کھانے کی جگہ ایک روزہ لازم ہوگا۔ مجاہد کہتے ہیں: ہر دو مُد کی جگہ ایک دن کا روزہ لازم ہوگا۔

8194 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ اَصَابَ صَيْدًا، فَلَمْ يَجِدْ جَزَائَهُ قَالَ: يُقَوَّمُ دَرَاهِمَ، ثُمَّ تُقَوَّمُ الدَّرَاهِمُ طَعَامًا؛ ثُمَّ يَصُومُ لِكُلِّ صَاعٍ يَوْمَيْنِ، قَالَ: وَقَالَ عَطَاءٌ: لِكُلِّ صَاعٍ اَرْبَعَةُ اَيَّامٍ

✱✱ حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو شکار کر لیتا ہے لیکن اُس کی جزاء کو نہیں پاتا' تو حسن بصری فرماتے ہیں: اُس شکار کی درہموں کے حوالے سے قیمت لگائی جائے گی' پھر اُن درہموں کے حساب سے اناج کا حساب لگایا جائے گا اور پھر وہ ہر ایک صاع کے عوض میں دو دن کے روزے رکھے گا۔ عطاء فرماتے ہیں: ہر ایک صاع کے عوض میں چار دن کے روزے رکھے گا۔

8195 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَصَابَ الْمُحْرِمُ الصَّيْدَ يُحْكَمُ عَلَيْهِ مَا يَعْدِلُهُ مِنَ النَّعَمِ، فَقِيلَ لَهُ: ابْتَعْهُ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ ذٰلِكَ طَعَامًا، فَاِنْ كَانَ لَا يَجِدُ نُظِرَ الطَّعَامُ كَمْ يَكُونُ؟ فَصَامَ مَكَانَ كُلِّ نِصْفِ صَاعٍ يَوْمًا قَالَ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اِنْ وَجَدَ بَعْضَ الطَّعَامِ، وَلَمْ يَجِدْ كُلَّهُ صَامَ، وَاِنْ اَصَابَ دَابَّةً لَمْ يَكُنْ ثَمَنُهَا نِصْفَ صَاعٍ صَامَ مَكَانَهَا يَوْمًا، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: اِنْ كَانَ مُوْسِرًا فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ صَامَ، وَاِنْ شَاءَ ذَبَحَ، وَاِنْ شَاءَ اَطْعَمَ وَقَالَ: (اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا) (المائدة: 95) قَالَ: عَدْلُ الطَّعَامِ الصِّيَامُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مُدٌّ

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب مُحرم شکار کر لیتا ہے تو اُس کے خلاف برابر کے جانور کا فیصلہ دیا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا: تم اسے خریدو! اگر وہ اس کی گنجائش نہیں پاتا تو اُس جانور کی قیمت کے مطابق اناج کا اندازہ لگایا جائے گا' اگر وہ اس کی بھی گنجائش نہیں پاتا تو پھر اناج کا جائزہ لیا جائے گا کہ وہ کتنا ہے' تو ہر ایک نصف صاع کے عوض میں وہ آدمی ایک دن کا روزہ رکھے گا۔

مجاہد فرماتے ہیں: اگر اُس کے پاس کچھ اناج ہے اور مکمل اناج نہیں ہے تو وہ روزہ رکھے گا' اور اگر اُس نے کسی ایسے جانور کو مارا ہو جس کی قیمت نصف صاع نہ ہو تو وہ اُس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھے گا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر وہ شخص خوشحال ہو تو اُسے اختیار ہوگا' اگر وہ

چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو ذبح کر لے اور اگر چاہے تو کھانا کھلا دے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ''یا اس کے برابر روزے ہوں گے'' تو عطاء فرماتے ہیں: کھانے کے برابر روزہ یوں ہوگا کہ ایک مُد کی جگہ ایک دن کا روزہ ہوگا۔

8196 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا (أَوْ عَدْلُ) (المائدة: 95) ذٰلِكَ صِيَامًا قَالَ: اِنْ اَصَابَ شَاةً، قُوِّمَتِ الشَّاةُ طَعَامًا، ثُمَّ جُعِلَ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مُدٌّ يَصُومُهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ''یا برابر'' سے مراد روزے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: اگر کسی شخص نے بکری کا شکار کیا ہو تو اُس بکری کی قیمت کے مطابق اناج کا حساب لگایا جائے گا اور پھر ہر ایک مُد کے عوض میں ایک دن کا روزہ مقرر ہوگا۔

8197 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَدْنٰى مَا يَكُوْنُ مِنَ الصَّيْدِ شَاةٌ

✵✵ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: شکار (کی جزاء میں) کم از کم بکری کو (ذبح کیا جائے گا)۔

8198 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الطَّعَامُ لِيُعْلَمَ بِهِ الصِّيَامُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (جزاء میں) کھانے کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ روزوں کا اندازہ لگایا جا سکے۔

8199 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِيْ جَزَاءِ الصَّيْدِ اِذَا لَمْ يَجِدْهُ الْمُحْرِمُ قَالَ: يَصُوْمُ ثَلَاثَةً فِيْمَا بَيْنَهُ، وَبَيْنَ عَشَرَةِ اَيَّامٍ

✵✵ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: شکار کی جزاء میں جب مُحرم شخص کو کچھ نہیں ملتا تو وہ تین سے لے کر دس دن تک کے روزے رکھے گا۔

8200 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: نِصْفُ صَاعٍ لِكُلِّ يَوْمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مِثْلَهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نصف صاع کی جگہ ایک دن روزہ رکھا جائے گا۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ النَّعَامَةِ يَقْتُلُهَا الْمُحْرِمُ

باب: مُحرم شخص کا شتر مرغ کو مار دینا

8201 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي النَّعَامَةِ

بَدَنَةٌ وَفِيْ حِمَارِ الْوَحْشِ بَقَرَةٌ، وَفِيْ بَقَرَةِ الْوَحْشِ بَقَرَةٌ، وَفِي الْقَادِرِ الْعَظِيمِ مِنَ الْاَرْوَى بَقَرَةٌ، وَفِيمَا دُوْنَ الْاَرْوَى شَاةٌ، وَفِي الْوَبَرِ شَاةٌ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: شتر مرغ میں اونٹ کی قربانی لازم ہوگی' زیبرے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی' نیل گائے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی' بڑے پہاڑی بکرے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی' چھوٹے میں بکری کی قربانی لازم ہوگی اور وبر (بلی کی طرح کا ایک جانور) میں بکری کی قربانی لازم ہوگی۔

8202 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَمَّا مَا قَدْ حُكِمَ فِيهِ، وَمَضَتِ السُّنَّةُ، فَفِي النَّعَامَةِ جَزُوْرٌ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جو فیصلہ دیا گیا ہے اور جس بارے میں طریقہ آج جاری ہے' وہ یہ ہے کہ شتر مرغ میں اونٹ کی قربانی لازم ہوگی۔

8203 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَعَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالُوْا: فِي النَّعَامَةِ قَتَلَهَا الْمُحْرِمُ بَدَنَةٌ مِنَ الْاِبِلِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب' حضرت علی بن ابوطالب' حضرت عثمان غنی اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم یہ فرماتے ہیں: شتر مرغ کو اگر احرام والا شخص قتل کر دیتا ہے تو اُس میں اونٹ کی قربانی لازم ہوگی۔

8204 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ عَنْ فِدَاءِ الصَّيْدِ؟ قَالَ: الْحُكُومَةُ يَحْكُمُ عَلَيْهِ حِينَئِذٍ ذَوَا عَدْلٍ، اِنَّكَ اِنْ نَظَرْتَ فِيمَا قَدْ حُكِمَ فِيهِ، كُسِرَ ذٰلِكَ الْغَلاءُ، وَالرُّخْصُ، وَلَكِنْ يُحْكَمُ عَلَيْهِ حِينَ يُصِيبُهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ اَيْضًا

٭٭ زہری کے بارے میں معمر نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے شکار کے فدیہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: دو عادل لوگ اس بارے میں فیصلہ دیں گے' تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم اُس چیز کو دیکھو جس کے بارے میں فیصلہ دیا گیا ہے' تو اس بارے میں چیز کا مہنگا یا سستا ہونا پیشِ نظر رکھا جائے گا اور اس بارے میں وہ فیصلہ اُس وقت کیا جائے گا' جب آدمی نے وہ شکار کیا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

8205 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُحَرَّرِ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: كَتَبَ اَبُو الْمَلِيحِ بْنُ اُسَامَةَ اِلَى اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَسْاَلُهُ عَنِ النَّعَامَةِ، يُصِيبُهَا الْمُحْرِمُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اَنَّ فِيهَا بَدَنَةً

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: ابوملیح بن اسامہ نے ابوعبیدہ بن عبداللہ کو خط لکھ کر اُن سے شتر مرغ کے بارے میں دریافت

کیا جسے کوئی مُحرم شخص مار دیتا ہے' تو ابوعبیدہ نے اُنہیں خط میں لکھا کہ اس میں ایک اونٹ کی قربانی لازم ہوگی۔

بَابٌ: حِمَارُ الْوَحْشِ وَالْبَقَرَةِ وَالْاَرْوَى

باب: زیبرے' گائے اور پہاڑی بکرے کا حکم

6206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ بَقَرَةٌ وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

❋❋ مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے کہ زیبرے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی۔ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے بھی یہی بات نقل کی ہے۔

8207 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي الْبَقَرَةِ الْوَحْشِ بَقَرَةٌ

❋❋ مجاہد فرماتے ہیں: نیل گائے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی۔

8206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: فِي بَقَرَةِ الْوَحْشِ بَقَرَةٌ وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

❋❋ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نیل گائے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی۔ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

8209 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، اَوْ غَيْرِهِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: فِي الْبَقَرَةِ الْوَحْشِ بَقَرَةٌ

❋❋ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نیل گائے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی۔

8210 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي الْقَادِرِ الْعَظِيمِ مِنَ الْاَرْوَى بَقَرَةٌ، وَفِيمَا دُوْنَ ذٰلِكَ مِنَ الْاَرْوَى كَبْشٌ

❋❋ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: بڑے پہاڑی بکرے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی اور اس سے کم پہاڑی بکرے میں دُنبے کی قربانی لازم ہوگی۔

8211 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الْاَرْوَى بَقَرَةٌ

❋❋ عطاء فرماتے ہیں: پہاڑی بکرے میں گائے کی قربانی لازم ہوگی۔

8212 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: فِي الشَّاةِ مِنَ الظِّبَاءِ شَاةٌ، وَاَدْنَى مَا يَكُونُ فِي الصَّيْدِ شَاةٌ

✽✽ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک ہرن میں بکری کی قربانی لازم ہوگی اور شکار میں کم از کم بکری کی قربانی لازم ہوگی۔

8213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ: كَتَبَ اَبُوْ مَلِيحِ بْنُ اُسَامَةَ اِلٰى اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَسْاَلُهُ عَنْ حِمَارِ الْوَحْشِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ فِيهِ بَدَنَةً، اَوْ قَالَ: بَقَرَةً

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: ابوملیح بن اسامہ نے ابوعبیدہ بن عبداللہ کو خط لکھ کر اُن سے ایسے زیبرے کے بارے میں دریافت کیا جسے کوئی مُحرم شخص مار دیتا ہے؟ تو اُنہوں نے جوابی خط میں لکھا کہ اس میں اونٹ کی قربانی لازم ہوگی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) گائے کی قربانی لازم ہوگی۔

بَابُ الْغَزَالِ وَالْيَرْبُوعِ

باب: ہرن اور یربوع (جنگلی چوہا) کا حکم

8214 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَمَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَكَمَ فِی الْغَزَالِ شَاةً

✽✽ جابر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہرن (کے شکار میں) ایک بکری کی ادائیگی کا حکم دیا تھا۔

8215 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِی الْغَزَالِ شَاةٌ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: ہرن (کے شکار میں) ایک بکری لازم ہوگی۔

8216 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَكَمَ فِی الْيَرْبُوعِ جَفْرَةً، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِیُّ: حُكُومَةٌ

✽✽ جابر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یربوع کے شکار میں بکری کے چار ماہ کے بچے کا حکم دیا تھا۔ معمر بیان کرتے ہیں: زہری فرماتے ہیں کہ یہ فیصلہ کے طور پر ہے۔

8217 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِیِّ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ فِیْ رَجُلٍ طَرَحَ عَلٰى يَرْبُوعٍ جَوَالِقًا فَقَتَلَهُ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، حَكَمَ فِيهِ جَفْرًا، اَوْ قَالَ: جَفْرَةً

✽✽ ابوعبیدہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جس نے ایک یربوع پر اونی کپڑا ڈال کر اُسے مار دیا تھا اور وہ شخص اُس وقت احرام باندھے ہوئے تھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس کے بارے میں چار ماہ کے بکری کے بچے کا فیصلہ دیا تھا۔

8218 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِیْ كُلِّ ذَاتِ

ضَرْسٍ شَاةٌ، وَفِي الْيَرْبُوعِ شَاةٌ

❊❊ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر دانت والے جانور میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اور یربوع میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8219 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ: فِي الْيَرْبُوعِ سَخْلَةٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَسَاَلْتُ عَطَاءً، فَقَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِيهِ بِشَيْءٍ

❊❊ ابوشداد بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد کو یربوع کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

بَابُ الضَّبِّ وَالضَّبُعِ

باب: گوہ اور بجّو کا بیان

8220 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا، فَاِذَا نَحْنُ بِحَيَّاتٍ كَاَنَّهُنَّ قُدُورٌ تَغْلِي، فَقَتَلْنَاهَا قَالَ: وَاَوْطَاَ رَجُلٌ مِنَّا بَعِيرَهُ ضَبًّا فَدَقَّ صُلْبَهُ، فَسَاَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْحَيَّاتِ؟ فَقَالَ: قَتَلْتَ عَدُوًّا وَسَاَلْنَاهُ عَنِ الضَّبِّ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ، وَاِلَى رَجُلٍ، فَقَالَ: اَتَرَوْا اِلَى جَدْيًا قَدْ بَلَغَ الْمَاءَ، وَالشَّجَرَ يُجْزِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَاَمَرَهُ بِهِ "

❊❊ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے تو ہمارے راستہ میں یوں سانپ آ گئے جس طرح ہنڈیا اُبل رہی ہوتی ہے' ہم نے اُنہیں مار دیا' ہم میں سے ایک شخص کے اونٹ نے ایک گوہ پر پاؤں دے دیا اور اُس کی کمر کو توڑ دیا۔ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اُن سانپوں کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے دشمن کو مارا ہے۔ ہم نے اُن سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور اُس شخص کی طرف متوجہ ہوئے' اُنہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ ایک سال سے کم عمر بکری کا بچہ جو پانی اور درخت تک جا سکتا ہو' وہ اُس کی جزاء بن جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دیا۔

8221 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا، فَاَوْطَاَ رَجُلٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ اَرْبَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ضَبًّا فَاَتَيْنَا نَسْاَلُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَسَاَلَهُ اَرْبَدُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: احْكُمْ فِيهِ، فَقَالَ: اَنْتَ خَيْرٌ مِنِّي، وَاَعْلَمُ قَالَ: اِنَّمَا اَمَرْتُكَ اَنْ تَحْكُمَ قَالَ: قُلْتُ: فِيهِ جَدْيٌ قَدْ جَمَعَ الْمَاءَ وَالشَّجَرَ، قَالَ: فَفِيهِ ذٰلِكَ قَالَ: وَاَصَبْنَا حَيَّاتٍ بِالرَّمْلِ، وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ، فَسَاَلْنَا عَنْهُنَّ عُمَرَ، فَقَالَ: هُنَّ عَدُوٌّ، اقْتُلُوهُنَّ حَيْثُ، وَجَدْتُمُوهُنَّ

٭٭ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے ہم میں سے ایک شخص جس کا نام اربد بن عبداللہ تھا' اُس نے ایک گوہ پر پاؤں دے دیا' ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اُن سے دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوا' اربد نے اُن سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: تم اس مسئلہ کے بارے میں فتویٰ دو! اُنہوں نے عرض کی: آپ مجھ سے زیادہ بہتر ہیں اور زیادہ علم رکھتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں یہ ہدایت کر رہا ہوں کہ تم فیصلہ دو۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے کہا: اس بارے میں میری یہ رائے ہے کہ اس نے پانی اور درخت کو جمع کر دیا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں یہی لازم ہوگا۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم نے احرام کی حالت میں ریت میں کچھ سانپ اپنے پاؤں کے نیچے دے دیئے تھے' ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ دشمن تھے' یہ جہاں کہیں بھی ملیں تم انہیں مار دو۔

8222 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: فِي الضَّبِّ حُفْنَةٌ مِنْ طَعَامٍ لِاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْكُلْهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " حُفْنَةٌ: يَعْنِي: مِلْءَ كَفٍّ "

٭٭ مجاہد' گوہ کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ اس میں حفنہ اناج دیا جائے گا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں کھایا تھا۔ امام عبدالرزاق کہتے ہیں: یہاں لفظ حفنہ سے مراد ''مٹھی بھر'' ہے۔

8223 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ عَلِيًّا جَعَلَ الضَّبُعَ صَيْدًا وَحَكَمَ فِيهَا كَبْشًا

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بجو کو شکار قرار دیا ہے اور اس میں دُنبے کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔

8224 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَمَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ عُمَرَ حَكَمَ فِي الضَّبُعِ كَبْشًا، وَفِي الْغَزَالِ شَاةً، وَفِي الْاَرْنَبِ عَنَاقًا، وَفِي الْيَرْبُوعِ جَفْرَةً

٭٭ جابر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بجو میں دُنبے کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اور ہرن میں بکری کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اور خرگوش میں ایک سال سے کم عمر بکری کا حکم دیا ہے اور یربوع میں چار ماہ کے بکری کے بچے کا حکم دیا ہے۔

8225 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: فِي الضَّبُعِ كَبْشٌ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بجو میں دُنبہ لازم ہو گا۔

8226 - حدیث نبوی: قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ فِي الضَّبُعِ: اَنْزَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَيْدًا، وَقَضَى فِيهَا كَبْشًا نَجْدِيًّا

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: بجو کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار قرار دیا ہے اور اس کے بارے میں نجدی دُنبے کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے۔

بَابُ الثَّعْلَبِ وَالْاَرْنَبِ

باب: لومڑی اور خرگوش کا حکم

8227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَوْ كَانَ مَعِي حُكْمٌ حَكَمْتُ فِي الثَّعْلَبِ جَدْيًا، قَالَ مَعْمَرٌ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، فَقَالَ: مَا كُنَّا نَعُدُّهُ اِلَّا سَبُعًا، فَارَاهُ قَدْ جَعَلَهُ صَيْدًا

** قاضی شریح بیان کرتے ہیں: اگر میرے پاس فیصلہ دینے کا اختیار ہوتو میں لومڑی میں ایک سال سے کم عمر بکری کی ادائیگی کا حکم دوں گا۔ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ ابن ابونجیح سے کیا تو وہ بولے: ہم تو اسے درندہ شمار کرتے ہیں' اُن کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ اُنہوں نے اسے شکار شمار کیا تھا۔

8228 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الثَّعْلَبِ شَاةٌ

** ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: لومڑی میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8229 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الثَّعْلَبِ حَمَلٌ

** حجاج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: لومڑی میں حمل کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا سَمِعْنَا اَنَّ الثَّعْلَبَ يُفْدَى

** عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات نہیں سنی ہے کہ لومڑی کا فدیہ دیا جائے گا۔

8231 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ حُمَيْدٍ اَبِي قُدَامَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اَنَّهُ حَكَمَ فِي الْاَرْنَبِ جَدْيًا، اَوْ عَنَاقًا

** نعمان بن حمید' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے خرگوش (کے شکار کے بدلہ میں) چھ ماہ کے بکری کے بچے کا فیصلہ دیا تھا۔

8232 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَمَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ عُمَرَ حَكَمَ فِي الْاَرْنَبِ عَنَاقًا

** حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خرگوش میں ایک سال سے کم عمر بکری کا فیصلہ دیا تھا۔

8233 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ اَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمِقْدَامِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبَشِيٍّ اَنَّهُ حَكَمَ هُوَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْاَرْنَبِ جَذَعًا، اَوْ فَطِيمَةً

** عمرو بن حبشی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خرگوش میں جذع (چھ ماہ سے ایک سال تک کا بکری کا بچہ) یا بکری کا وہ بچہ جس کا دودھ چھڑا لیا گیا ہو' کا فیصلہ دیا تھا۔

8234 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِی الْوَبَرِ شَاةٌ

✵✵ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8235 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِی الْاَرْنَبِ شَاةٌ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: خرگوش میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ الْوَبَرِ وَالظَّبْیِ

باب: وبر (بلی جیسا ایک جانور) اور ظبی (ہرن) کا حکم

8236 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِی الْوَبَرِ شَاةٌ

✵✵ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ وبر میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8237 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ فِی الْوَبَرِ: اِنْ كَانَ یُؤْكَلُ شَاةٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے وبر کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اگر اُسے کھایا جاتا ہو تو پھر اس میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8238 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِیْلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ ظَبْیًا، وَهُوَ مُحْرِمٌ فَاَتَی عَلِیًّا فَسَاَلَهُ فَقَالَ: اَهْدِ كَبْشًا مِنَ الْغَنَمِ

✵✵ سماک بن حرب نے عکرمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے ہرن کا شکار کیا' وہ شخص حالتِ احرام میں تھا' وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک بکری کی قربانی کرو۔

8239 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ قَبِیْصَةُ بْنُ جَابِرٍ الْاَسَدِیُّ قَالَ: كُنْتُ مُحْرِمًا، فَرَاَیْتُ ظَبْیًا فَرَمَیْتُهُ، فَاَصَبْتُ خُشَشَائَهُ یَعْنِیْ اَصْلَ قَرْنِهِ، فَرَكِبَ رَدْعَهُ، فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ، فَاَتَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَسْاَلُهُ فَوَجَدْتُ لَمَّا جِئْتُهُ رَجُلًا اَبْیَضَ رَقِیْقَ الْوَجْهِ، وَاِذَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: فَسَاَلْتُ عُمَرَ فَالْتَفَتَ اِلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ: تَرٰی شَاةً تَكْفِیْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَذْبَحَ شَاةً ". فَقُمْنَا مِنْ عِنْدِهِ، فَقَالَ صَاحِبٌ لِیْ: اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَمْ یُحْسِنْ اَنْ یُفْتِیَكَ حَتّٰی سَاَلَ الرَّجُلَ فَسَمِعَ عُمَرُ كَلَامَهُ، فَعَلَاهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ ضَرْبًا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیَّ عُمَرُ لِیَضْرِبَنِیْ، فَقُلْتُ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَمْ اَقُلْ شَیْئًا اِنَّمَا هُوَ قَالَهُ قَالَ: فَتَرَكَنِیْ، ثُمَّ قَالَ: اَرَدْتَّ اَنْ تَقْتُلَ الْحَرَامَ وَتَتَعَدَّی الْفُتْیَا قَالَ: " اِنَّ فِی الْاِنْسَانِ عَشَرَةَ اَخْلَاقٍ، تِسْعَةٌ حَسَنَةٌ، وَوَاحِدَةٌ سَیِّئَةٌ، فَیُفْسِدُهَا ذٰلِكَ السَّیِّءُ، وَقَالَ: اِیَّاكَ، وَعَثْرَةَ الشَّبَابِ "

✵✵ قبیصہ بن جابر اسدی بیان کرتے ہیں: میں احرام کی حالت میں تھا' میں نے ایک ہرن کو دیکھا' میں نے اُسے تیر

مارا تو وہ اُس کے سینگ کی جڑ پر لگا' وہ گر گیا اور اس نے اپنی گردن پیٹ کے ساتھ ملا دی' میرے ذہن میں اس حوالے سے کچھ اُلجھن ہوئی' میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تاکہ اُن سے اس بارے میں دریافت کروں' جب میں اُن کے پاس آیا تو میں نے اُن کے پاس ایک سفید رنگ کے پتلے چہرے والے بزرگ کو پایا' وہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے' میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا' وہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: کیا آپ کے خیال میں اس کے لیے بکری کافی ہوگی؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ایک بکری قربان کر دوں۔

میں اُن کے پاس سے اُٹھا تو میرے ساتھی نے کہا: امیر المؤمنین نے تمہیں صحیح فتویٰ نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی یہ بات سن لی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے مارنے کے لیے دُرّہ بلند کیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے تاکہ میری پٹائی کریں تو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں نے کچھ نہیں کہا' اس شخص نے یہ کہا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے چھوڑ دیا' پھر بولے: تم یہ چاہتے ہو کہ تم حرام طور پر کسی کو قتل کر دو اور پھر تم فتویٰ دینے میں زیادتی بھی کرو۔ اُنہوں نے یہ فرمایا: انسان میں دس اخلاق ہوتے ہیں' نو اچھے ہوتے ہیں اور ایک بُرا ہوتا ہے' اور پھر ایک بُرا اخلاق آدمی کو خراب کر دیتا ہے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: تم جوانی کی لغزشوں سے بچو۔

8240 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا، فَاِنَّا لَنَسِيرُ اِذْ كَثُرَ مِرَاءُ الْقَوْمِ اَيُّهُمَا اَسْرَعُ سَعْيًا الظَّبْيُ اَمِ الْفَرَسُ؟ اِذْ سَنَحَ لَنَا ظَبْيٌ، وَالسُّنُوحُ هٰكَذَا، وَاَشَارَ مِنْ قِبَلِ الْيَسَارِ اِلَى الْيَمِينِ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ مِنَّا فَمَا اَخْطَاَ خُشَشَاتَهُ، فَرَكِبَ رَدْعَهُ، فَسَقَطَ فِي يَدِهِ حَتّٰى قَدِمَا عَلٰى عُمَرَ فَاَتَيْنَاهُ، وَهُوَ بِمِنًى، فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَنَا وَهُوَ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: كَيْفَ اَصَبْتَهُ اَخَطَاً اَمْ عَمْدًا؟، قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ مِسْعَرٌ: لَقَدْ تَعَمَّدْتُ رَمْيَهُ، وَمَا تَعَمَّدْتُ قَتْلَهُ قَالَ: وَحَفِظْتُ اَنَّهُ قَالَ: فَاخْتَلَطَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: مَا اَصَبْتُهُ خَطَاً، وَلَا عَمْدًا، فَقَالَ مِسْعَرٌ: فَقَالَ لَهُ: لَقَدْ شَارَكْتَ الْعَمْدَ وَالْخَطَاَ قَالَ: فَاجْتَنَحَ اِلٰى رَجُلٍ، وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ وَجْهَهُ قَلْبٌ فَسَاوَرَهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: خُذْ شَاةً فَاَهْرِقْ دَمَهَا، وَتَصَدَّقْ بِلَحْمِهَا، وَاسْقِ اِهَابَهَا سِقَاءً قَالَ: فَقُمْنَا مِنْ عِنْدِهِ ، فَقُلْتُ: اَيُّهَا الْمُسْتَفْتِي ابْنَ الْخَطَّابِ اِنَّ فُتْيَاهُ لَنْ يُغْنِيَ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، فَانْحَرْ نَاقَتَكَ، وَعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا عَلِمَ عُمَرُ حَتّٰى سَاَلَ الرَّجُلَ اِلٰى جَنْبِهِ، فَانْطَلَقَ ذُو الْعَيْنَيْنِ فَنَمَّاهَا اِلٰى عُمَرَ فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرْتُ اِلَّا وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلٰى صَاحِبِيْ بِالدِّرَّةِ، صُفُوقًا، ثُمَّ قَالَ: قَاتَلَكَ اللّٰهُ اَتَعَدَّى الْفُتْيَا، وَتَقْتُلُ الْحَرَامَ؟ قَالَ: ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَيَّ فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا اُحِلُّ لَكَ شَيْئًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ قَالَ: فَاَخَذَ بِمَجَامِعِ ثِيَابِي فَقَالَ: اِنِّي اَرَاكَ اِنْسَانًا فَصِيحَ اللِّسَانِ فَسِيحَ الصَّدْرِ، وَقَدْ يَكُونُ فِي الرَّجُلِ عَشَرَةُ اَخْلَاقٍ، تِسْعَةٌ صَالِحَةٌ، وَوَاحِدَةٌ سَيِّئَةٌ فَيُفْسِدُ التِّسْعَةَ الصَّالِحَةَ الْخُلُقُ السَّيِّءُ، اتَّقِ عَثَرَاتِ الشَّبَابِ اَوْ قَالَ: غَرَّاتِ الشَّبَابِ

✻✻ قبیصہ بن جابر اسدی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے جب ہم روانہ ہوئے تو لوگوں کے درمیان یہ بحث ہوگئی کہ کون سا جانور تیزی سے دوڑتا ہے: ہرن یا گھوڑا؟ اسی دوران ہمارے سامنے ایک ہرن آ گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: لفظ سنوح کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بائیں طرف سے دائیں طرف آنا۔ ہم میں سے ایک شخص نے اُسے تیر مارا' وہ اُس کے سینگ کی جڑ میں لگا تو وہ وہیں گر گیا' پھر یہ دونوں حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس وقت منیٰ میں موجود تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں اُن کے پاس بیٹھ گیا' میں بھی بیٹھ گیا اور وہ شخص بھی بیٹھ گیا' اُس شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری صورتِ حال کے بارے میں بتایا تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم نے اُسے کیسے شکار کیا ہے' غلطی سے کیا ہے یا جان بوجھ کر کیا ہے؟ یہاں مسعر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے جان بوجھ کر اُسے تیر مارا تھا لیکن میں نے اُسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات یاد ہے کہ وہ شخص اختلاط کا شکار ہو گیا۔ اُس نے کہا: میں نے نہ تو اسے غلطی سے کیا ہے اور نہ ہی جان بوجھ کر کیا ہے۔ یہاں مسعر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تم نے اس میں جان بوجھ کر کرنے اور غلطی سے کرنے کو ملا دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ ایک صاحب کی طرف جھکے' اللہ کی قسم! جن کا چہرہ چاندی کی مانند تھا' انہوں نے ان کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات کی پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: ایک بکری لے کر اُس کی قربانی کرلو اور اُس کے گوشت کو صدقہ کردو اور اُس کی کھال کو مشکیزے کے لیے استعمال کرو۔

راوی کہتے ہیں: ہم اُن کے پاس سے اُٹھے تو میں نے کہا: اے ابن خطاب سے مسئلہ دریافت کرنے والے! اُن کے فتویٰ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے حوالے سے تمہیں بے نیاز نہیں کیا' تمہیں اپنی اونٹنی کو قربان کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم کرنی چاہیے۔ اللہ کی قسم! میری بات کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتا نہیں چلا' یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنے پہلو میں موجود ایک شخص سے دریافت کیا' دھنسی ہوئی آنکھوں والے ایک شخص نے حکمران سے میری شکایت (یا چغلی کر دی)' اللہ کی قسم! مجھے پتا بھی نہیں چلا کہ وہ دُرّہ لے کر تیزی سے چلتے ہوئے میرے ساتھی کی طرف آئے' پھر اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برباد کرے! کیا تم فتویٰ دینے میں زیادتی کرتے ہو اور حرام طور پر کسی چیز کو قتل کرتے ہو؟ پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کے لیے کوئی ایسی چیز حلال قرار نہیں دوں گا جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر حرام قرار دی ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو اُنہوں نے میرے کپڑے کو پکڑ لیا اور بولے: تمہارے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ تم ایک فصیح شخص ہو اور تمہارا سینہ کشادہ ہے' آدمی میں دس اخلاق ہوتے ہیں' نو اچھے ہوتے ہیں اور ایک بُرا ہوتا ہے' لیکن ایک بُرا اخلاق آدمی کے نو اچھے اخلاق کو خراب کر دیتا ہے' تم جوانی کی لغزشوں سے بچو۔ (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

8241 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ مُحْرِمَيْنِ اسْتَبَقَا اِلَى عَقَبَةِ الْبَطِينِ، فَاَصَابَ اَحَدُهُمَا ظَبْيًا فَقَتَلَهُ، فَاَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اذْبَحْ شَاةً عَفْرَاءَ

✻✻ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: دو مُحرم شخص بطین کی گھاٹی کی طرف تیزی سے لپکے' اُن میں سے ایک نے ہرن کو مار دیا' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خاکستری مائل بکری ذبح کرو۔

بَابُ الْهِرِّ وَالْجَرَادِ

باب: بلی اور ٹڈی دل کا حکم

8242 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ مَيْمُونَةَ، اَوْ اُمَّ الْفَضْلِ، شَكَّ اَبُو بَكْرٍ، اَغْلَقَتْ بَابَ مَنْزِلِهَا عَلٰى هِرَّةٍ بِمَكَّةَ، وَوَلَدَيْنِ لَهَا، وَخَرَجَتْ اِلٰى مِنًى، وَعَرَفَةَ فَوَجَدَتْهُنَّ قَدْ مِتْنَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتِقَ عَنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ رَقَبَةً

✻✻ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا یا شاید سیّدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا (اس بارے میں شک امام عبدالرزاق کو ہے ان دونوں میں سے کسی ایک خاتون نے) مکہ میں اپنے گھر کا دروازہ بند کیا تو گھر کے اندر بلی اور اُس کے دو بچے رہ گئے وہ خاتون منی چلی گئیں، پھر عرفہ چلی گئیں، جب وہ واپس آئیں تو وہ بلی اور بچے مر چکے تھے۔ اُنہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اُن میں سے ہر ایک کی طرف سے ایک غلام آزاد کریں۔

8243 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ صَيْدِ الْجَرَادِ فِي الْحَرَمِ فَنَهَى عَنْهُ فَاِمَّا قُلْتُ، وَاِمَّا قَالَ الرَّجُلُ مِنَ الْقَوْمِ: فَاِنَّ قَوْمَكَ يَاْخُذُونَهُ، وَهُمْ مُحْتَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: لَا يَعْلَمُونَ.

✻✻ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حرم کی حدود میں ٹڈی دل کے شکار کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو اُنہوں نے اس سے منع کیا۔ تو میں نے کہا یا حاضرین میں سے کسی شخص نے کہا: آپ کی قوم تو اُنہیں ایسے عالم میں پکڑ لیتے ہیں کہ وہ مسجد میں احتباء کے طور پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُن لوگوں کو علم نہیں ہے۔

8244 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ جَرَادَةٍ قَتَلَهَا، وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ: فِيهَا قَبْضَةٌ مِنْ قَمْحٍ، وَلَتَاْخُذَنَّ بِقَبْضَةٍ جَرَادَاتٍ

✻✻ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا ایک شخص نے اُن سے ٹڈی دل کے بارے میں دریافت کیا، جسے اُس نے مار دیا تھا اور وہ شخص اُس وقت حالتِ احرام میں تھا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس میں مٹھی بھر گندم کی ادائیگی لازم ہوگی، کیونکہ تم نے مٹھی بھر ٹڈی دل پکڑے ہوں گے۔

8245 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَتَلْتُ جَرَادًا لَا اَدْرِي مَا عَدَدُهُ وَاَنَا مُحْرِمٌ قَالَ: فَخُذْ تَمْرًا، لَا تَدْرِي كَمْ عَدَدُهُ فَتَصَدَّقْ

✻✻ علاء بن مسیّب ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے دریافت کیا کہ میں نے ٹڈی دل کو مار

دیا' میں نہیں جانتا کہ اُن کی تعداد کتنی تھی' میں اُس وقت احرام کی حالت میں تھا۔ تو سعید نے کہا: تم کھجوریں پکڑو جن کا تمہیں اندازہ نہ ہو کہ اُن کی تعداد کتنی ہے اور اُنہیں صدقہ کر دو۔

8246 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ يَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ، فَقَالَ: تَمْرَةٌ خَيْرٌ مِنْ جَرَادَةٍ

٭٭ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ٹڈی دل کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے مُحرم شخص مار دیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: کھجوریں' ٹڈی دل سے زیادہ بہتر ہوتی ہیں۔

8247 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّ كَعْبًا سَاَلَ فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، بَيْنَا نَحْنُ نُوقِدُ جَرَادَةً قَذَفْتُهَا فِي النَّارِ وَاَنَا مُحْرِمٌ، فَتَصَدَّقْتُ بِدِرْهَمٍ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّكُمْ يَا اَهْلَ حِمْصَ كَثِيرَةٌ اَوْرَاقُكُمْ، تَمْرَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ جَرَادِكُمْ

٭٭ ابراہیم نخعی نے اسود کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: کعب نے سوال کیا' اُنہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ایک مرتبہ میں ٹڈی دل کو اُٹھا رہا تھا' اسی دوران میں نے اُنہیں آگ میں پھینک دیا' میں اُس وقت احرام کی حالت میں تھا تو میں نے ایک درہم صدقہ کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حمص کے رہنے والو! تم لوگوں کے پاس چاندی بہت زیادہ ہے' تمہارے اس ٹڈی دل کے مقابلہ میں کھجوریں میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہیں۔

8248 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، فِي الْجَرَادَةِ قَبْضَةٌ اَوْ لُقْمَةٌ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ٹڈی دل میں ایک مٹھی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک لقمہ دیا جائے گا۔

8249 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِمَكَّةَ يَخْرُجُ فَيَرَى فِي اَيْدِي الصِّبْيَانِ الْجَرَادَ فَيَقْتُلُهُ مِنْ اَيْدِيهِمْ، وَكَانَ يَرَاهُ صَيْدًا

٭٭ ولید بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو مکہ میں دیکھا کہ وہ نکلے' اُنہوں نے بچوں کے ہاتھوں میں ٹڈی دل دیکھا' تو اسے اُن کے ہاتھوں میں ہی مارنا شروع کر دیا' وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ شکار ہے۔

8250 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَدْنَى مَا يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ الْجَرَادُ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَهَا جَزَاءٌ، وَفِيهَا تَمْرَةٌ

٭٭ عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مُحرم شخص اگر ٹڈی دل کا شکار کر لیتا ہے' تو اس میں جزاء کوئی نہیں ہوگی' اس میں کھجوروں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8251 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ حَكَمَ فِي الْجَرَادِ بِتَمْرَةٍ

✼✼ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ٹڈی دل میں کھجوروں (کی ادائیگی) کا فیصلہ دیا تھا۔

بَابُ الْقُمَّلِ

باب: جُوں کا حکم

8252 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ: فِي الْقَمْلَةِ يَقْتُلُهَا الْمُحْرِمُ لَهَا جَزَاءٌ؟ قَالَ: لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ

✼✼ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اگر احرام والا شخص کسی جُوں کو مار دیتا ہے تو کیا اُس کا فدیہ ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس بارے میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

8253 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَيْسَ لَهَا جَزَاءٌ

✼✼ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: ان کا کوئی فدیہ نہیں ہوگا۔

8254 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الْقَمْلَةِ وَالنَّمْلَةِ، وَاَشْبَاهِهَا مِنَ الدَّوَابِّ اِذَا قَتَلَهَا الْمُحْرِمُ قَبْضَةٌ مِنْ طَعَامٍ

✼✼ قتادہ نے جُوں، چیونٹی اور اس جیسے دیگر جانوروں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جب کوئی مُحرم شخص انہیں مار دے تو اس میں مٹھی بھر اناج دینا ہوگا۔

8255 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ قَتَلَهَا الْمُحْرِمُ فَفِيهَا قَبْضَةٌ مِنْ طَعَامٍ

✼✼ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر مُحرم شخص اسے مار دیتا ہے تو اس میں مٹھی بھر اناج دینا ہوگا۔

8256 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْقَمْلَةِ قَبْضَةٌ، اَوْ لُقْمَةٌ، فَاِنْ قَتَلْتَهَا وَاَنْتَ لَا تَشْعُرُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ، قُلْتُ فَالْجَرَادُ مِثْلُهَا؟ قَالَ: مِثْلُهَا

✼✼ عطاء جُوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس میں مٹھی بھر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) لقمہ دینا ہوگا اور اگر تم نے اسے ایسی حالت میں مارا کہ تمہیں اس کا پتا نہیں چلا تو تم پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ میں نے دریافت کیا: ٹڈی دل بھی اس کی مانند ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ بھی اس کی مانند ہے۔

8257 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَقْتُلُ الْقَمْلَةَ، وَاَنْتَ بِمَكَّةَ وَاَنْتَ حَلَالٌ، وَتَاْخُذُهَا وَاَنْتَ حَرَامٌ، فَتُلْقِيهَا اِنْ رَاَيْتَهَا عَلَى ثَوْبِكَ اَوْ جِلْدِكَ، وَلَا تَقْتُلُهَا، وَاِنْ تَتَفَلَّى فَلَا، وَلَا تَقْتُلْهَا عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ، وَاَنْتَ مُحْرِمٌ

✼✼ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر تم مکہ میں احرام کی حالت کے بغیر جُوں کو مار دیتے ہو یا تم حالتِ احرام میں اسے پکڑ کر

اسے ایک طرف ڈال دیتے ہو جبکہ تم اسے اپنے کپڑے پر یا اپنے جسم پر دیکھو اور اسے مارتے نہیں ہو (تو تم ایسا کر سکتے ہو) لیکن اگر تم مارنا چاہو تو وہ نہیں! تم اس کے علاوہ اسے نہیں مار سکتے جبکہ تم حالتِ احرام میں ہو۔

8258 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَيَّ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: مَا تَقُوْلُ فِيْ مُحْرِمٍ قَتَلَ قَمْلَةً؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَنْحَرُ بَدَنَةً قَالَ: فَضَحِكْتُ، فَنَظَرَ اِلَيَّ، وَقَالَ: لَا تَلُمْنِي، لَعَمْرُ اللّٰهِ يَسْاَلُنِيْ عَنِ الْقَمْلَةِ، وَاَحَدُهُمْ يَثِبُ عَلٰى اَخِيهِ بِالسَّيْفِ

✽✽ ابن بیلمانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' اُنہوں نے میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی' اسی دوران ایک شخص آیا اور بولا: احرام والے ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو جوں کو مار دیتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (طنزیہ طور پر) فرمایا: وہ اونٹ قربان کرے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو میں ہنس پڑا' اُنہوں نے میری طرف دیکھا اور بولے: تم مجھے ملامت نہ کرو! اللہ کی قسم! اس شخص نے مجھ سے جوں مارنے کا مسئلہ دریافت کیا ہے' حالانکہ اس جیسے لوگ اپنے بھائی پر تلوار کے ذریعہ حملہ کر دیتے ہیں (اور اُس کی پروا نہیں کرتے)۔

8259 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْهَوَامَّ كُلَّهَا اِلَّا الْقَمْلَةَ، فَاِنَّهَا مِنْهُ

✽✽ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: احرام والا شخص ہر طرح کے حشرات الارض کو مار سکتا ہے' صرف جوں کو نہیں مار سکتا' کیونکہ وہ اُس کے وجود کا حصہ ہے۔

8260 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْقَمْلَةِ يَقْتُلُهَا الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ: كُلُّ شَيْءٍ اَطْعَمْتَهُ عَنْهَا فَهُوَ خَيْرٌ مِنْهَا

✽✽ حماد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے جوں کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا احرام والا شخص اُسے مار سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: تم اس کے (فدیہ کے طور پر) جو بھی چیز کھلا دو گے وہ اس سے زیادہ بہتر ہو گی۔

8261 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى ابْنِ عُمَرَ، فَسَاَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ قَتَلَ قَمْلَةً؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَسْاَلُنِي اَهْلُ الْعِرَاقِ عَنِ الْقَمْلَةِ، وَهُمْ قَتَلُوا حُسَيْنَ بْنَ فَاطِمَةَ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اُن سے احرام والے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو جوں کو مار دیتا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اہلِ عراق مجھ سے جوں کے بارے میں مسئلہ دریافت کرتے ہیں حالانکہ ان لوگوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تھا۔

8262 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، سُئِلَ عَنِ الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ الْقَمْلَةَ؟ فَقَالَ: اَيَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، وَهُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْقَمْلَةِ؟ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: اِنَّهَا قَتَلَتْ قَمْلَةً وَهِيَ مُحْرِمَةٌ، فَمَا كَفَّارَتُهَا؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا نَعْلَمُ الْقَمْلَةَ مِنَ الصَّيْدِ فَاَعَادَتْ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ،

فَاَعَادَتْ عَلَيْهِ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: شَاةٌ خَيْرٌ مِنْ قَمْلَةٍ، وَنَظَرَ اِلَيَّ لِكَيْ اَشْهَدَ مَعَهُ، فَقُلْتُ: اَجَلْ شَاةٌ خَيْرٌ مِنْ قَمْلَةٍ

* * ابومجلز بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احرام والے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو جُوں کو مار دیتا ہے۔تو اُنہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو قتل کر دیتا ہے اور پھر جُوں کے بارے میں مسئلہ دریافت کرنے آ جاتا ہے۔ پھر ایک خاتون اُن کے پاس آئی اور بولی: اُس نے احرام کی حالت میں ایک جُوں کو مار دیا تھا تو اُس کا کفارہ کیا ہوگا؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمارے علم کے مطابق جُوں شکار شمار نہیں ہوتی۔ اُس عورت نے اپنا سوال دُہرایا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا جواب دُہرا دیا' اُس عورت نے تیسری مرتبہ سوال دُہرایا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک بکری ایک جُوں سے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ پھر اُنہوں نے میری طرف دیکھا تاکہ میں اُن کے حق میں گواہی دوں' تو میں نے کہا: جی ہاں! بکری' جُوں سے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔

8263 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ، يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَسْاَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اَلْقَيْتُ قَمْلَةً بِمَكَّةَ، وَاَنَا مُحْرِمٌ وَلَمْ اَذْكُرْ، ثُمَّ ابْتَغَيْتُهَا فَلَمْ اَجِدْهَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تِلْكَ الضَّالَّةُ لَا تُبْتَغَى

* * میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کرتے ہوئے سنا' اُس نے کہا: میں نے مکہ میں ایک جُوں کو نیچے پھینک دیا' جبکہ میں احرام باندھے ہوئے تھا' مجھے یہ بات یاد نہیں تھی' پھر میں نے اُسے تلاش کیا تو وہ مجھے نہیں ملی۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ ایک ایسی گمشدہ چیز ہے جسے تلاش نہیں کیا جاتا۔

بَابٌ: اَلْحَمَامُ وَغَيْرُهُ مِنَ الطَّيْرِ يَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ

باب: کبوتر اور اس جیسے دیگر پرندوں کا حکم' جنہیں کوئی احرام والا شخص مار دیتا ہے

8264 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُمَيْدٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اِنَّ ابْنِي قَتَلَ حَمَامَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ابْتَغِ شَاةً فَتَصَدَّقْ بِهَا

* * عطاء بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عثمان بن حمید' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میرے بیٹے نے مکہ میں ایک کبوتری کو مار دیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم بکری لے کر اُسے صدقہ کر دو۔

8265 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء کے حوالے سے منقول ہے۔

8266 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ حَكَمَا فِي حَمَامِ مَكَّةَ شَاةً

* * عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے مکہ کے کبوتر کے بارے میں بکری کی

ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

8267 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَمَامَةٍ، فَطَارَتْ فَوَقَعَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ، فَاَخَذَتْهَا حَيَّةٌ فَقَتَلَتْهَا، فَجَعَلَ عُمَرُ فِيهَا شَاةً

✲✲ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک کبوتری کے پاس سے ہوا' وہ اُڑی اور مروہ پر گر گئی' اُسے ایک سانپ نے پکڑا اور اُسے مار دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں بکری کی ادائیگی کا حکم دیا۔

8268 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ حَمَامًا كَانَ عَلَى الْبَيْتِ فَخَرَا عَلَى يَدِ عُمَرَ، فَاَشَارَ عُمَرُ بِيَدِهِ، فَطَارَ فَوَقَعَ فِيْ بَعْضِ دُورِ مَكَّةَ فَجَائَتْهُ حَيَّةٌ فَاَكَلَتْهُ فَجَعَلَ عُمَرُ جَزَائَهُ شَاةً

✲✲ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایک کبوتر جو خانۂ کعبہ پہ رہتا تھا' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر آیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کیا تو وہ اُڑ گیا اور مکہ کے کسی گھر میں جا کر گر گیا' ایک سانپ آیا اور اُس نے اُسے کھا لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی جگہ ایک بکری مقرر کی۔

8269 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِيْ حَمَامِ الْحَرَمِ شَاةٌ، وَفِيْ حَمَامِ الْحِلِّ دِرْهَمٌ

✲✲ قتادہ فرماتے ہیں: حرم کے کبوتروں میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اور حرم کے علاوہ کے کبوتروں میں (احرام کی حالت میں اُنہیں مارنے پر) ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8270 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي الْحَمَامَةِ شَاةٌ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کبوتری میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8271 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَا: فِي الْحَمَامِ ثَمَنُهُ

✲✲ زہری اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کبوتر میں اُس کی قیمت لازم ہوگی۔

8272 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: مَنْ اَصَابَ حَمَامَةً مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ فَعَلَيْهِ شَاةٌ

✲✲ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جو شخص مکہ کے کسی کبوتر کو مار دے اُس پر بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8273 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بِشْرِ بْنُ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، وَعَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، اَنَّ رَجُلًا اَغْلَقَ بَابَهُ عَلَى حَمَامَةٍ، وَفَرْخَيْنِ لَهَا، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى مِنًى، وَعَرَفَاتٍ فَرَجَعَ، وَقَدْ مِتْنَ قَالَ: فَاَتَى ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَجَعَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثًا مِنَ الْغَنَمِ، وَحَكَّمَ مَعَهُ رَجُلًا

٭٭ عطاء بن ابی رباح اور یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دروازہ بند کیا' گھر کے اندر ایک کبوتری اور اُس کے دو بچے رہ گئے' وہ شخص منیٰ اور عرفات چلا گیا' جب وہ واپس آیا تو وہ تینوں (یعنی کبوتری اور اُس کے دونوں بچے) مر چکے تھے' وہ شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اُن کے سامنے یہ مسئلہ ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس پر تین بکریوں کی ادائیگی لازم قرار دی اور اپنے ساتھ ایک اور شخص کو بھی ثالث بنوایا۔

8274 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: فِي فَرْخِ الْحَمَامِ سَخْلَةٌ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: کبوتر کے بچہ میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8275 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي الْحَمَامِ الشَّامِيِّ ثَمَنُهُ، لَا زِيَادَةَ عَلَيْكَ فِيهِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: شامی کبوتر میں اس کی قیمت لازم ہوگی' تم پر اس سے زیادہ کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

8276 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، اَنَّهُ سَاَلَ سَالِمًا، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ حَجَلَةٍ ذَبَحَهَا وَهُوَ بِمَكَّةَ نَاسِيًا، قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اَحَجَلَةٌ فِي بَطْنِ الرَّجُلِ خَيْرٌ اَمْ ثُلُثَا الْمُدِّ؟ قَالَ: بَلْ ثُلُثَا الْمُدِّ قَالَ: هِيَ خَيْرٌ اَمْ نِصْفُ الْمُدِّ؟ قَالَ: نِصْفُ الْمُدِّ قَالَ: هِيَ خَيْرٌ اَمْ ثُلُثُ الْمُدِّ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: اَتُجْزِءُ عَنِّي شَاةٌ؟ قَالَا: اَوَ تَعْلَمُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَا: فَاذْهَبْ

٭٭ صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سالم اور قاسم بن محمد سے ایسی کبوتری کے بارے میں دریافت کیا جسے وہ مکہ میں بھول کر ذبح کر دیتے ہیں' تو اُن میں سے ایک صاحب نے دوسرے سے کہا: آدمی کے پیٹ میں کبوتری موجود ہو' یہ زیادہ بہتر ہے یا دو تہائی مُد زیادہ بہتر ہیں؟ تو دوسرے صاحب نے جواب دیا: دو تہائی مُد زیادہ بہتر ہیں۔ اُنہوں نے دریافت کیا: یہ زیادہ بہتر ہے یا نصف مُد زیادہ بہتر ہے؟ اُنہوں نے کہا: نصف مُد زیادہ بہتر ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا: یہ زیادہ بہتر ہے یا ایک تہائی مُد زیادہ بہتر ہے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن دونوں سے دریافت کیا: کیا میری طرف سے ایک بکری کافی ہوگی؟ اُن دونوں نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات جانتے ہو؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! تو اُن دونوں نے کہا: تم چلے جاؤ!

8277 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: قَطَاةٌ، مَكَانَ حَجَلَةٍ، وَلَمْ يَقُلْ حَجَلَةٌ

٭٭ صدقہ بن یسار کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے' تاہم اس میں اُنہوں نے کبوتری کی جگہ قطاۃ (نامی پرندے) کا ذکر کیا ہے۔ اُنہوں نے کبوتری کا ذکر نہیں کیا۔

8278 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ حَجَلَةٍ، ذَبَحْتُهَا، وَاَنَا مُحِلٌّ بِمَكَّةَ فَلَمْ يَرَ عَلَيَّ بَاْسًا قَالَ: "كَيْفَ تَشْتَرِيهَا؟ قَالَ: عِشْرِينَ بِدِرْهَمٍ قَالَ: فَاَنَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَنْ يَبِيعُهَا اَرْبَعِينَ بِدِرْهَمٍ"

٭٭ صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے ایسی کبوتری کے بارے میں دریافت کیا جسے میں ذبح کر دیتا ہوں اور میں مکہ میں احرام کی حالت کے بغیر ہوتا ہوں۔ تو اُنہوں نے مجھ پر کوئی حرج نہیں سمجھا۔ اُنہوں نے دریافت کیا: تم نے کتنے کے عوض میں اُسے خریدا تھا؟ میں نے جواب دیا: بیس درہم کے عوض میں! تو اُنہوں نے فرمایا: میں تمہاری راہنمائی ایسے شخص کی طرف کرتا ہوں جو اسے چالیس درہم کے عوض میں فروخت کرے گا۔

8279 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءً يَقُوْلُ: فِيْ بُغَاثِ الطَّيْرِ مُدٌّ، مُدٌّ، يَعْنِي الرَّخَمَةَ، وَاَشْبَاهَهَا

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: پرندوں میں سے کمزور پرندوں میں ایک ایک مد کی ادائیگی لازم ہوگی اُن کی مراد گدھ اور اس جیسے پرندے تھے۔

8280 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: اِنَّ الْهُدْهُدَ دُوْنَ الْحَمَامَةِ، وَفَوْقَ الْعُصْفُورِ فِيهِ دِرْهَمٌ، وَاَمَّا الْكَعْتُ فَعُصْفُورٌ، وَاَمَّا الْوُطْوَاطُ فَوْقَ الْعُصْفُورِ، وَدُوْنَ الْهُدْهُدِ، فَفِيهِ ثُلُثَا دِرْهَمٍ، فَمَا كَانَ شَيْءٌ مِنَ الطَّيْرِ لَا يَبْلُغُ اَنْ يَكُونَ حَمَامَةً، وَفَوْقَ الْعُصْفُورِ فَفِيهِ دِرْهَمٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: ہُد ہُد پرندہ کبوتری سے چھوٹا ہوتا ہے اور چڑیا سے بڑا ہوتا ہے اس میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوتی ہے کعت (نامی پرندہ) چڑیا شمار ہوتا ہے وطواط (نامی پرندہ) چڑیا سے بڑا شمار ہوتا ہے اور ہُد ہُد سے کم شمار ہوتا ہے اس میں دو تہائی درہم کی ادائیگی لازم ہوگی جو بھی پرندہ کبوتری جتنا نہ ہو اور چڑیا سے بڑا ہو تو اُس میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8281 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي الْوَحَظِيِّ اَوْ شِبْهِهٖ، وَالدُّبْسِيِّ، وَالْقَطَاةِ، وَالْحُبَارَى، وَالْقَمَارِيِّ، وَالْحَجَلِ شَاةٌ شَاةٌ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: اَمَّا ابْنُ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ قَالَ: "فِيْ كُلِّ طَيْرٍ حَمَامَةٍ فَصَاعِدًا شَاةٌ شَاةٌ، قَمَرِيٍّ اَوْ دُبْسِيٍّ، وَالْحَجَلَةِ، وَالْقَطَاةِ، وَالْحُبَارَى، يَعْنِي الْعُصْفُورَ وَالْكَرَوَانَ، وَالْكُرْكِيَّ، وَابْنَ الْمَاءِ وَاَشْبَاهَ هَذَا مِنَ الطَّيْرِ شَاةٌ، قُلْتُ: اَسَمِعْتَهُ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا فِي الْحَمَامَةِ"

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وحظی (نامی پرندہ) یا اس جیسے دیگر پرندوں دبسی قطاۃ حباری قماری حجل (نامی پرندوں) میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ کبوتری کے علاوہ ہر پرندہ میں ایک ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی جیسے قمری دبسی حجلہ قطاۃ حباری یعنی چڑیا کروان کرکی ابن الماء (نامی پرندوں) اور ان جیسے دیگر پرندوں میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے یہ بات اُن کی زبانی سنی ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں! میں

نے صرف کبوتری کے بارے میں سنا ہے۔

8282 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، اَنَّ اَبَا الْخَلِيلِ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اَصَبْتُ سِمَّانَةً وَاَنَا حَرَامٌ؟ فَقَضَى عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ شَاةً

٭٭ ابوخلیل بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں نے حالتِ احرام میں سمانہ (نامی پرندے) کو مار دیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس میں ایک بکری کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

8283 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: عَطَاءٌ: فِي الْعُصْفُورِ نِصْفُ دِرْهَمٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے چڑیا کے بارے میں نصف درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے۔

8284 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ انْطَلَقَ حَاجًّا فَاَغْلَقَ الْبَابَ عَلَى حَمَامٍ، فَوَجَدَهُنَّ قَدْ مِتْنَ، فَقَضَى فِي كُلِّ حَمَامَةٍ شَاةً

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حج کرنے کے لیے تشریف لے کر گئے' وہ دروازہ بند کر کے چلے گئے (اندر کچھ کبوتر رہ گئے) بعد میں لوگوں نے اُسے پایا کہ وہ مر چکا ہے' تو اُنہوں نے ہر ایک کبوتری کے عوض میں ایک بکری کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

8285 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ مُحْرِمٍ اَصَابَ حَمَامَةً مِنْ حَمَامِ الْحَرَمِ، فَقَالَ: يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ قَالَ: شَاةٌ ثُمَّ يَحْكُمُ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ دِرْهَمٌ

٭٭ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے ایسے احرام والے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو حرم کے کبوتروں میں سے کسی کبوتر کو مار دیتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے دو عادل آدمی اُس کے بارے میں فیصلہ دیں گے (کہ اُس کی قیمت کیا بنتی ہے؟)۔ اُنہوں نے فرمایا: اس میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' پھر اُنہوں نے ہر ایک انڈے میں ایک درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

بَابُ بَيْضِ الْحَمَامِ

باب: کبوتر کے انڈے (کو ضائع کرنے) کا حکم

8286 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: فِي بَيْضَةٍ مِنْ بَيْضِ حَمَامِ مَكَّةَ نِصْفُ دِرْهَمٍ، فَاِنْ كُسِرَتْ، وَفِيهَا فَرْخٌ فَفِيهَا دِرْهَمٌ

٭٭ عطاء نے مکہ کے کبوتروں کے انڈے میں نصف درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے' اگر وہ ٹوٹ جائے اور اُس میں بچہ بھی موجود ہو' تو اس میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8287 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَنْ بَيْضِ الْحَمَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ: يُحْكَمُ عَلَيْهِ حِينَ يُصِيبُهُ ثَمَنَهُ

✽✽ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے کبوتر کے انڈے کے بارے میں دریافت کیا' جسے کوئی احرام والا شخص نقصان پہنچاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس پر وہ ادائیگی لازم ہوگی' جو اُس نقصان پہنچانے کے وقت اُس انڈے کی قیمت تھی۔

8288 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي بَيْضَةٍ مِنْ بَيْضِ حَمَامِ الْحِلِّ مُدٌّ

✽✽ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حرم کی حدود کے باہر کے کبوتر کے انڈے میں ایک مُد کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8289 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ شَيْبَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ هُرْمُزَ قَالَ: وَطِئْتُ عَلٰى عُشٍّ مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ، وَاَنَا بِمَكَّةَ فِيهِ فَرُّوخٌ قَدْ رِيشَ، وَبَيْضَةٌ، فَقَتَلْتُ الْفَرْخَ، وَكَسَرْتُ الْبَيْضَةَ، فَسَاَلْتُ عَطَاءً، فَقَالَ: عَنْ مَيِّتٍ شَاةٌ وَلٰكِنْ اِيتِ تِلْكَ الْحَلْقَةَ، فَاِنَّ فِيهَا شَيْخًا، وَهُوَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، فَسَلْهُ فَاِنْ اَخْبَرَكَ بِشَيْءٍ فَارْجِعْ اِلَيَّ فَاَخْبِرْنِي، فَسَاَلْتُ عُبَيْدًا، فَقَالَ: اَمَّا الْفَرْخُ الَّذِي قَدْ رِيشَ فَفِيهِ شَاةٌ، وَاَمَّا الْبَيْضَةُ فَفِيهَا نِصْفُ دِرْهَمٍ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا اَصْنَعُ؟ قَالَ: اذْبَحِ الشَّاةَ، وَاشْتَرِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ طَعَامًا فَاطْحَنْهُ، وَانْظُرْ مَنْ يَلِيكَ مِنَ الْفُقَرَاءِ فَاَطْعِمْهُمْ، فَاِنْ كُنْتُمْ غُرَبَاءَ، اَوْ بِكُمْ حَاجَةٌ فَاَمْسِكُوا مِنْهُ، فَمَرَرْتُ بِعَطَاءٍ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: هٰكَذَا اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ

✽✽ ابوشیبان بیان کرتے ہیں: بصرہ کے ایک بزرگ' جنہیں ابن ہرمز کہا جاتا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے مکہ میں کبوتروں کے ایک گھونسلے پر پاؤں دے دیا' میں اُس وقت مکہ میں موجود تھا' اُس گھونسلے میں کبوتر کا بچہ بھی تھا اور انڈہ بھی تھا' میں نے بچہ کو قتل کر دیا اور انڈے کو توڑ دیا (یعنی میرے پاؤں دینے سے وہ بچہ مر گیا اور انڈہ ٹوٹ گیا) میں نے عطاء سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: بچہ کی طرف سے بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' لیکن تم اُس حلقہ میں جاؤ وہاں ایک بزرگ موجود ہیں' وہ عبید بن عمیر ہیں' تم اُن سے سوال کرو' وہ تمہیں جو جواب دیں گے' وہ میرے پاس واپس آ کر مجھے بتانا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عبید سے سوال کیا تو اُنہوں نے کہا: اُس بچہ میں بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' اور انڈے میں نصف درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: پھر میں کیا کروں؟ اُنہوں نے کہا: تم بکری کو قربان کر دو اور نصف درہم کے عوض میں اناج (یعنی گندم) خرید لو' اُسے پیسو اور پھر تم دیکھو کہ تمہارے قریب غریب لوگ کون سے ہیں' اُنہیں وہ کھانا کھلا دو' اگر تم خود مسافر ہو یا تمہیں حاجت لاحق ہے تو وہ کھانا اپنے پاس رکھ لو۔ پھر میں عطاء کے پاس سے گزرا اور اُنہیں اس بارے میں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

8290 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ قَالَ: فِى بَيْضَتَيْنِ دِرْهَمٌ

✵✵ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو انڈوں میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ بَيْضِ النَّعَامِ

باب: شترمرغ کے انڈہ کا حکم

8291 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ، فَقَالَ: الْحُكُومَةُ يُحْكَمُ عَلَيْهِ حِينَ يُصِيبُهُ بِثَمَنِهِ

✵✵ معمر زہری کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ میں نے اُن سے شترمرغ کے انڈہ کے بارے میں دریافت کیا جسے احرام والا شخص نقصان پہنچا سکتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اس بارے میں ثالث فیصلہ دے گا کہ جب اُس نے نقصان پہنچایا تھا' تو اس کی قیمت کتنی تھی؟

8292 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَوْطَاَ اُدْحِيَّ نَعَامَةٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ - يَعْنِي عُشَّهَا - فَكَسَرَ بَيْضَةً، فَسَاَلَ عَلِيًّا، فَقَالَ: عَلَيْكَ جَنِينُ نَاقَةٍ، اَوْ قَالَ: ضِرَابُ نَاقَةٍ، فَخَرَجَ الْاَنْصَارِيُّ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ سَمِعْتُ مَا قَالَ عَلِيٌّ، وَلَكِنْ هَلُمَّ اِلَى الرُّخْصَةِ، صِيَامٍ اَوْ اِطْعَامِ مِسْكِينٍ

✵✵ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے احرام کی حالت میں شترمرغ کے گھونسلے پر پاؤں دے دیا اور انڈہ توڑ دیا' اُس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر اونٹنی کے پیٹ میں موجود بچہ کی ادائیگی لازم ہے (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ وہ انصاری نکلا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی نے جو کہا ہے' وہ میں نے سنا ہے' لیکن تم رخصت کی طرف آؤ' تم روزہ رکھ لو یا مسکین کو کھانا کھلا دو۔

8293 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَتَبَ اَبُوْ مُلَيْحِ بْنُ اُسَامَةَ اِلَى اَبِى عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَسْاَلُهُ عَنْ بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ؟ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُوْلُ: فِيهِ صِيَامُ يَوْمٍ اَوْ اِطْعَامُ مِسْكِينٍ

قَالَ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِى مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُ قَالَ: فِيهِ صِيَامُ يَوْمٍ اَوْ اِطْعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ: وَسَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ، يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مِثْلَهُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ابوملیح بن اسامہ نے ابوعبیدہ بن عبداللہ کو خط لکھا اور اُن سے شترمرغ کے انڈہ کے بارے

میں دریافت کیا' جسے احرام والا شخص نقصان پہنچا دیتا ہے۔تو ابوعبیدہ نے اُنہیں خط میں لکھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اس میں ایک دن کا روزہ' یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا لازم ہوگا۔

قتادہ نے عبداللہ بن حصین کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: اس میں ایک دن کا روزہ' یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا لازم ہوگا۔

عبداللہ بن محرر بیان کرتے ہیں: میں نے معاویہ بن قرہ کو ایک انصاری کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

8294 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ ثَمَنُهُ

✵✵ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: شترمرغ کے انڈہ کو اگر احرام والا شخص نقصان پہنچا دے' تو اس انڈے کی قیمت لازم ہوگی۔

8295 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: فِيهِ ثَمَنُهُ

✵✵ ابراہیم نخعی اور امام شعبی فرماتے ہیں: اس صورت میں اُس انڈے کی قیمت لازم ہوگی۔

8296 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَكَمَ فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ قِيمَتَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " فَحَدَّثْتُ بِهِ اَبَا سُفْيَانَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ سَاَلَ الْاَعْمَشَ، عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَ بِهِ عَنْ عُمَرَ، فَجَعَلَ الثَّوْرِيُّ يُرَدِّدُهُ عَلَيْهِ، فَاَبَى الْاَعْمَشُ اِلَّا اَنْ يُثْبِتَهُ عَنْ عُمَرَ "

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: شترمرغ کے انڈے کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اُس کی قیمت لازم ہوگی' وہ انڈہ جسے احرام والے شخص نے نقصان پہنچایا تھا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوسفیان کو سنائی تو اُنہوں نے کہا: میں نے سفیان ثوری کو سنا' اُنہوں نے اعمش سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو اعمش نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بیان کی' سفیان ثوری اپنی بات اُن کے سامنے بار بار ذکر کرتے رہے لیکن اعمش نے اُن کی بات تسلیم نہیں کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس روایت کو مستند طور پر نقل کیا۔

8297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ، يُحَدِّثُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ، وَاَشْبَاهِهِ قِيمَتُهُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: احرام والا شخص جب شترمرغ کے انڈے کو نقصان پہنچا دے یا اس جیسی کسی چیز کو نقصان

پہنچائے تو اس کی قیمت لازم ہوگی۔

8298 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اُمَیَّةَ الثَّقَفِیُّ، اَنَّ نَافِعًا، مَوْلٰی ابْنِ عُمَرَ، اَخْبَرَهٗ عَنْ اَسْلَمَ، مَوْلٰی عُمَرَ، اَنَّ رَجُلًا، سَاَلَ عُمَرَ عَنْ بَیْضِ النَّعَامِ یُصِیبُهُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: اَرَاَیْتَ عَلِیًّا فَاسْاَلْهُ؛ فَاِنَّا قَدْ اُمِرْنَا اَنْ نُشَاوِرَهٗ

✲✲ نافع نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شترمرغ کے ایسے انڈے کے بارے میں دریافت کیا جسے احرام والا شخص نقصان پہنچا دیتا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم علی کے پاس جاؤ اور اُن سے اس بارے میں دریافت کرو کیونکہ ہمیں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ ہم اُن سے مشورہ لیا کریں۔

8299 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَیْمٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ قَالَ: قَضٰی فِیْ حَرَامٍ اَشَارَ اِلٰی حَلَالٍ بِبَیْضِ نَعَامٍ، فَقَضٰی فِیهِ بِصِیَامِ یَوْمٍ اَوْ اِطْعَامِ مِسْكِینٍ

✲✲ خالد نے ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے حالتِ احرام والے ایسے شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے جو کسی احرام کے بغیر شخص کو شترمرغ کے انڈہ کی طرف اشارہ کر دیتا ہے' تو ابن سیرین نے اس بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ احرام والا وہ شخص ایک دن کا روزہ رکھے گا' یا ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

8300 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَضٰی عَلِیٌّ فِیْ بَیْضِ النَّعَامِ یُصِیبُهُ الْمُحْرِمُ، تُرْسِلُ الْفَحْلَ عَلٰی اِبِلِكَ، فَاِذَا تَبَیَّنَ لِقَاحُهَا سُمِّیَتْ عَدَدَ مَا اَصَبْتَ مِنَ الْبَیْضِ، فَقُلْتُ: هٰذَا هَدْیٌ، ثُمَّ لَیْسَ عَلَیْكَ ضَمَانُ مَا فَسَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "فَعَجِبَ مُعَاوِیَةُ مِنْ قَضَاءِ عَلِیٍّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَهَلْ یَعْجَبُ مُعَاوِیَةُ مِنْ عَجَبٍ، مَا هُوَ اِلَّا مَا بِیعَ بِهِ الْبَیْضُ فِی السُّوقِ، یُتَصَدَّقُ بِهِ"

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شترمرغ کے انڈہ کو احرام والے شخص کے نقصان پہنچانے کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ تم اپنے نر اونٹ کو جفتی کے لیے بھیجو گے' جب وہ اونٹنی حاملہ ہو جائے گی' تو جتنے انڈوں کو تم نے نقصان پہنچایا تھا اُتنی تعداد میں تم (پیدا ہونے والے بچوں) کا نام لے کر یہ کہو گے کہ یہ قربانی کے جانور ہیں' پھر اُن میں سے جو فاسد ہو جاتا ہے' اُس کا تاوان تم پر لازم نہیں ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس فیصلہ پر بڑی حیرانگی ہوئی' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ حیرانگی اس وجہ سے ہوئی کہ شترمرغ کے انڈے بازار میں عام فروخت ہوتے ہیں' (انہیں خرید کر) اُنہیں صدقہ کر دیا جائے۔

8301 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: فَاِنْ لَمْ یَكُنْ لَكَ اِبِلٌ فَفِیْ كُلِّ بَیْضَةٍ دِرْهَمَانِ قَالَ عَطَاءٌ: فَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ، فَاِنَّ فِیهِ كَمَا قَالَ عَلِیٌّ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس اونٹ نہ ہوں تو ہر ایک انڈے میں دو درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔ عطاء فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اُس پر وہی چیز لازم ہوگی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔

8302 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ بِثَمَنِهِ

* * حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں جسے کوئی احرام والا شخص نقصان پہنچا دیتا ہے اُس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ اُس کی قیمت ادا کرنا لازم ہوگا۔

8303 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ قِيمَتُهُ

* * ابوعبیدہ بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جو احرام والے شخص کے شتر مرغ کے انڈہ کو نقصان پہنچانے کے بارے میں ہے کہ اُس انڈے کی قیمت لازم ہوگی۔

بَابُ الصَّيْدِ يَدْخُلُ الْحَرَمَ

باب: جب کوئی شکار حرم کی حدود میں داخل ہو جائے؟

8304 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُلُّ مَا صِدْتَ وَاَنْتَ حِلٌّ، وَمَا صِيدَ، وَاَنْتَ مُحْرِمٌ فَلَا تَاْكُلْهُ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر وہ چیز جسے تم نے (حرم کی حدود میں) حالتِ احرام کے بغیر شکار کیا ہو یا جسے تم نے حالتِ احرام میں شکار کیا ہو تم اُسے نہ کھاؤ۔

8305 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ عَطَاءً اَخْبَرَهُ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَنْهَى عَنْ اَكْلِ الصَّيْدِ اِذَا اُدْخِلَ الْحَرَمَ حَيًّا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَاَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُسْاَلُ عَنْهُ فَقَالَ: لَوْ ذُبِحَ فِي الْحِلِّ كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایسے شکار کو کھانے سے منع کیا ہے جو زندہ حرم کی حدود میں داخل ہو گیا ہو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوزبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو سنا جن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر اسے حرم کی حدود سے باہر ذبح کیا جاتا تو یہ چیز میرے نزدیک زیادہ محبوب تھی۔

8306 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ

مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِلَحْمِ الصَّيْدِ اَنْ يُؤْكَلَ فِي الْحَرَمِ قَالَ: وَلَا يُذْبَحُ الصَّيْدُ فِي الْحَرَمِ، وَلٰكِنْ لَوْ ذُبِحَ فِي الْحِلِّ، ثُمَّ اُدْخِلَ الْحَرَمَ مَذْبُوحًا لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ

✱✱ مجاہد فرماتے ہیں: حرم کی حدود میں شکار کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے وہ یہ فرماتے ہیں: شکار کو حرم کی حدود میں ذبح نہیں کیا جائے گا اگر اُسے حرم کی حدود سے باہر ذبح کیا گیا ہو اور پھر ذبح شدہ حالت میں حرم میں لایا گیا ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8307 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ يَدْخُلَ الصَّيْدُ الْحَرَمَ، ثُمَّ يُذْبَحَ

✱✱ مجاہد فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ شکار کو حرم کی حدود میں آنے کے بعد ذبح کیا جائے۔

8308 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا اُدْخِلَ الْحَرَمَ الصَّيْدُ حَيًّا، فَلَا بَأْسَ بِاَكْلِهِ، فَقِيلَ لِعَمْرٍو: اِنَّ عَطَاءً قَدْ نَزَلَ عَنْ قَوْلِهِ هٰذَا فَقَالَ: عَهْدِي بِهِ يَاْكُلُهُ فَكَانَ عَمْرٌو لَا يَرَى بِاَكْلِهِ بَأْسًا "

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: جب شکار زندہ حرم کی حدود میں داخل ہو جائے تو اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عمرو سے دریافت کیا گیا: عطاء نے تو اس قول سے رجوع کر لیا تھا اور زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ وہ اسے کھایا کرتے تھے لیکن عمرو بن دینار اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

8309 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَرِهَهُ

✱✱ عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

8310 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ، اَهْدَى لِابْنِ عُمَرَ ظِبَاءً مَذْبُوحَةً، وَهُوَ بِمَكَّةَ، فَلَمْ يَقْبَلْهَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عامر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک ذبح شدہ ہرن تحفہ کے طور پر دیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُس وقت مکہ میں موجود تھے تو اُنہوں نے اسے قبول نہیں کیا۔

8311 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَكَرِهَ اَنْ يَاْكُلَهَا"

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے جس میں یہ الفاظ زائد ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے کھانے کو مکروہ سمجھا۔

8312 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ عَامِرٍ، اَهْدَى لِابْنِ عُمَرَ ظِبَاءً اَحْيَاءً

فَرَدَّهَا، وَقَالَ: اَفَلَا ذَبَحهَا قَبلَ اَنْ تَدْخُلَ الْحَرَمَ، فَلَمَّا دَخَلَتْ مَأْمَنَهَا الْحَرَمَ لَا اَرَبَ لِيْ فِيْ هَدِيَّتِهِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

** عطاء بیان کرتے ہیں: ابن عامر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کچھ زندہ ہرن تحفے کے طور پر دیئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں واپس کر دیا اور بولے: اُس نے انہیں حرم کی حدود میں داخل ہونے سے پہلے ذبح کیوں نہیں تھا؟ جب یہ امن کی جگہ حرم میں داخل ہو گئے' تو اب میں اس تحفہ میں کوئی دلچسپی نہیں لوں گا۔

8313 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء کے حوالے سے منقول ہے۔

8314 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَأْكُلَ مِنْ لَحْمِ الصَّيْدِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

** سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما احرام والے شخص کے لیے یہ بات مکروہ قرار دیتے تھے کہ وہ کسی بھی حالت میں شکار کا گوشت کھائے۔

8315 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

** نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

8316 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ اَنْ يَأْكُلَ الصَّيْدَ، وَاِنْ اُدْخِلَ ذٰلِكَ مَكَّةَ مَذْبُوحًا

** صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ وہ شکار کا گوشت (احرام کی حالت میں) کھائیں' اگرچہ اُس شکار کو ذبح کرنے کے بعد مکہ میں لایا گیا ہو۔

8317 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى دَاجِنَةَ الطَّيْرِ، وَالظِّبَاءَ بِمَنْزِلَةِ الصَّيْدِ

** عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پالتو (یا گھر میں رہنے والے) پرندے اور ہرن کو شکار شمار کرتے تھے۔

8318 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: رَاَيْتُ الصَّيْدَ يُبَاعُ بِمَكَّةَ حَيًّا فِيْ اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

** صالح بن کیسان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی حکومت میں مکہ میں شکار کو زندہ فروخت ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

8319 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَرِهَ ابْنُ عُمَرَ اَنْ يَبْتَاعَ الْمُحْرِمُ

الصَّيْدَ فِي الْحِلِّ ثُمَّ يَذْبَحُهُ فِي الْحَرَمِ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کومکروہ قرار دیتے تھے کہ احرام والا شخص حرم کی حدود سے باہر کسی شکار کو خریدے اور پھر حرم کی حدود میں اُسے ذبح کرے۔

8320 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَاْكُلَ الصَّيْدَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

✽✽ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ احرام والے شخص کے لیے یہ بات مکروہ قرار دیتے تھے کہ وہ کسی بھی حالت میں شکار کا گوشت کھائے۔

8321 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا اُدْخِلَ الصَّيْدُ الْحَرَمَ فَلَا يُذْبَحُ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب شکار حرم کی حدود میں داخل ہو جائے تو پھر اُسے ذبح نہ کیا جائے۔

بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ الْمُحْرِمُ مِنْ اَكْلِ الصَّيْدِ

باب: احرام والے شخص کو شکار کھانے سے منع کیا گیا ہے

8322 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ

8322- صحيح البخاري' كتاب الحج' ابواب المحصر وجزاء الصيد' باب : اذا اهدى للمحرم حمارا وحشيا حيا لم يقبل' حديث:1739' صحيح مسلم' كتاب الحج' باب تحريم الصيد للمحرم' حديث:2134' صحيح ابن خزيمة' كتاب المناسك' باب كراهية قبول المحرم الصيد اذا اهدى له في احرامه' حديث:2459' صحيح ابن حبان' كتاب الايمان' ذكر خبر اوهم من لم يحكم صناعة الحديث' حديث:136' موطا مالك' كتاب الحج' باب ما لا يحل للمحرم اكله من الصيد' حديث:783' سنن الدارمي' من كتاب المناسك' باب في اكل لحم الصيد للمحرم اذا لم يصد هو' حديث:1822' سنن ابن ماجه' كتاب المناسك' باب ما ينهى عنه المحرم' حديث:3088' السنن الصغرى' كتاب مناسك الحج' ما لا يجوز للمحرم اكله من الصيد' حديث:2782' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الحج' ما كره اكله للمحرم' حديث:17512' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم' ذكر الصعب بن جثامة بن قيس' حديث:828' السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناسك' اشعار الهدى' ما لا يجوز للمحرم اكله من الصيد' حديث:3673' السنن الكبرى للبيهقي' جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب جزاء الصيد' باب : المحرم لا يقبل ما يهدى له من الصيد حيا' حديث:9327' مسند احمد بن حنبل' مسند المدنيين' حديث الصعب بن جثامة' حديث:16125' مسند الطيالسي' الصعب بن جثامة' حديث:1310' مسند الحميدي' احاديث الصعب بن جثامة رضي الله عنه' حديث:759' مسند الروياني' حديث الصعب بن جثامة' حديث:978' المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' حديث:2285' المعجم الكبير للطبراني' باب الصاد' صفوان بن المعطل السلمي' باب' حديث:7259

عَبَّاسٍ، عَنِ الصِّعْبِ بْنِ جُثَّامَةَ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِالْاَبْوَاءِ فَاَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارَ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَاَى الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِي قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ، وَلٰكِنَّا حُرُمٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے' میں اُس وقت ابواء کے مقام پر موجود تھا' میں نے آپ کی خدمت میں زیبرے کا گوشت پیش کیا تو آپ نے وہ مجھے واپس کر دیا' جب آپ نے میرے چہرے پر ناپسندیدگی کا نشان دیکھا تو ارشاد فرمایا: ہم نے یہ تمہیں واپس نہیں کرنا تھا' لیکن ہم (اِس وقت) احرام کی حالت میں ہیں۔

8323 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ، فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ اَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمٍ، اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَامًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ اُهْدِيَ لَهُ عُضْوٌ مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: اِنَّا لَا نَاْكُلُهُ اِنَّا حُرُمٌ

٭٭ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں یاد کرواتے ہوئے دریافت کیا: آپ نے گوشت کے بارے میں مجھے کیا بتایا تھا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالتِ احرام میں تحفہ کے طور پر دیا گیا تھا' تو اُنہوں نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کے گوشت کا ایک عضو پیش کیا گیا' تو آپ نے وہ واپس کر دیا اور ارشاد فرمایا: ہم اسے نہیں کھائیں گے' ہم حالتِ احرام میں ہیں۔

8324 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشِيقَةُ ظَبْيٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَلَمْ يَاْكُلْهُ،

٭٭ حسن بن محمد بن علی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہرن کا گوشت تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا' آپ اُس وقت احرام باندھے ہوئے تھے تو آپ نے اُسے نہیں کھایا۔

8325 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

8326 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ؟ فَقَالَتْ: يَا ابْنَ اُخْتِي اِنَّمَا هِيَ اَيَّامٌ قَرَائِبُ فَرَاَيْتُ فَمَا حَكَّ عَنْ يَقِينِهِ فَدَعْهُ

٭٭ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احرام والے شخص کے لیے شکار کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ عبادت کے دن ہیں' تو جس چیز کے بارے میں تمہیں اُلجھن پیدا ہو' تو اُسے تم ترک کر دو۔

8327 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ

نَوْفَلٍ، يُحَدِّثُ، اَنَّ عَلِيًّا كَرِهَ لَحْمَ الصَّيْدِ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا) (المائدة: 96)

✵✵ عبداللہ بن حارث بن نوفل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ شکار کے گوشت کو مکروہ سمجھتے تھے' جبکہ وہ احرام باندھے ہوئے ہوں۔ اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تمہارے لیے سمندر کے شکار اور اُس کے کھانے کو حلال قرار دیا گیا ہے' جو تمہارے لیے زادِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے اور مسافر کے لیے بھی اسے (حلال قرار دیا گیا ہے) اور تم پر خشکی کا شکار حرام قرار دیا گیا ہے' جب تک تم حالتِ احرام میں ہو''۔

8328 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ مَاهِكٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ يُخْبِرُ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ نَهَاهُمْ عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الصَّيْدِ، وَهُمْ حُرُمٌ

✵✵ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے عبداللہ بن عامر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اُن لوگوں کو حالتِ احرام میں شکار کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا۔

8329 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ لَحْمَ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُ ابْنَ طَاوُسٍ اِلَّا اَخْبَرَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ احرام والے شخص کے لیے شکار کا گوشت کھانے کو مکروہ قرار دیتے تھے' میرے علم کے مطابق طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

8330 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: هِيَ مُبْهَمَةٌ فِيْ قَوْلِهٖ (وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا) (المائدة: 96)

✵✵ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ حکم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں مبہم ہے:

''اور تمہارے لیے خشکی کے شکار کو حرام قرار دیا گیا ہے' جب تک تم حالتِ احرام میں ہو''۔

8331 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى، اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا، سُئِلَ عَنْ قَوْمٍ مُحْرِمِيْنَ مَرُّوْا بِقَوْمٍ اَحِلَّةٍ قَدْ اَخَذُوْا ضَبُعًا، فَاَكَلُوْا مِنْهَا مَعَهُمْ، فَقَالَ طَاوُسٌ: يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَقَالَ الَّذِيْ يَسْاَلُهٗ عَنْهُمْ: مَاذَا يَذْبَحُوْنَ شَاةً شَاةً؟ فَقَالَ طَاوُسٌ: نَعَمْ اِنْ تَطَوَّعُوْا، وَاِلَّا فَشَاةٌ تُجْزِءُ عَنْهُمْ كُلَّ يَوْمٍ

✵✵ طاؤس کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے احرام والے کچھ لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو احرام کے بغیر کچھ لوگوں کے پاس سے گزرتے ہیں' اُن لوگوں نے بجّو کو پکڑا ہوا تھا' وہ اُن لوگوں کے ساتھ اُس کو کھا لیتے ہیں۔ تو طاؤس نے کہا: سبحان اللہ! جس شخص نے اُن سے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا تھا' کیا وہ سب ایک ایک بکری ذبح کریں

گے؟ تو طاؤس نے کہا: جی ہاں! اگر وہ نفلی طور پر کچھ کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ہر ایک دن کے عوض میں اُن کی طرف سے ایک بکری کافی ہوگی۔

8332 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا أَصَابَ الْمُحْرِمُ صَيْدًا فَعَلَيْهِ فِدْيَةٌ، فَإِذَا أَكَلَهُ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِثْلِ مَا أَكَلَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب احرام والا شخص کسی جانور کو شکار کر لیتا ہے تو اُس پر فدیہ لازم ہوگا اور اگر وہ اُسے کھالیتا ہے تو جتنا اُس نے کھایا ہے اُتنا ہی صدقہ کرنا اُس پر لازم ہوگا۔

8333 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يُخْتَلَفُ فِيهِ، وَلَا يَأْكُلُهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْكُلَهُ، وَبِهِ أَخَذَ سُفْيَانُ قَالَ: " وَالَّذِينَ يُرَخِّصُونَ فِيهِ يَقُولُونَ: هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمَكِّيِّ لَا يَصْطَادُهُ فِي الْحَرَمِ، فَإِذَا جِيءَ بِهِ مِنَ الْحِلِّ أَكَلَ "

✵✵ اسماعیل نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: اس بارے میں اختلاف کیا گیا ہے کہ آدمی اُسے نہ کھائے‘ یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ آدمی اُسے کھالے۔ سفیان ثوری نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے‘ وہ یہ فرماتے ہیں: جن لوگوں نے اس کے بارے میں رخصت دی ہے‘ وہ یہ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص مکہ میں رہنے والے شخص کی مانند ہوگا‘ وہ حرم کی حدود میں اسے شکار نہیں کر سکتا‘ لیکن حرم کی حدود کے باہر سے اسے لایا جائے‘ تو وہ اسے کھا سکتا ہے۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يُضْطَرُّ إِلَى لَحْمِ الْمَيْتَةِ أَوِ الصَّيْدِ

باب: احرام والا شخص جب مردار یا شکار کا گوشت کھانے پر مجبور ہو جائے

8334 - اقوالِ تابعین: قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُثَنَّى، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا اضْطُرَّ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ، فَإِنَّهُ يَصْطَادُ وَلَا جَزَاءَ عَلَيْهِ، وَإِذَا وَجَدَ الْمَيْتَةَ، فَإِنَّهُ يَبْدَأُ بِالْمَيْتَةِ، وَيَدَعُ الصَّيْدَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب احرام والا شخص شکار کھانے پر مجبور ہو جائے تو وہ شکار کر کے کھالے گا‘ اُس پر کوئی جزاء لازم نہیں ہوگی اور جب اُسے مردار مل جائے تو وہ مردار کھالے گا اور شکار کو ترک کر دے گا۔

8335 - اقوالِ تابعین: قَالَ: سُئِلَ الثَّوْرِيُّ، وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ الْمُحْرِمِ يُضْطَرُّ فَيَجِدُ الْمَيْتَةَ، وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ، وَلَحْمَ الصَّيْدِ أَيَّهُ يَأْكُلُ؟ فَقَالَ: يَأْكُلُ الْخِنْزِيرَ، وَالْمَيْتَةَ

✵✵ سفیان ثوری سے سوال کیا گیا‘ میں یہ بات سن رہا تھا‘ اُن سے ایسے احرام والے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا‘ جو اضطراری حالت کا شکار ہو جاتا ہے‘ اُسے مردار ملتا ہے‘ یا خنزیر کا گوشت ملتا ہے‘ یا شکار کا گوشت ملتا ہے تو وہ ان میں سے کسے کھائے گا؟ تو سفیان ثوری نے کہا: وہ خنزیر یا مردار کو کھالے گا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمُحْرِمِ فِي أَكْلِ الصَّيْدِ

باب: احرام والے شخص کے لیے شکار کو کھانے کی رخصت

8336 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: أَخْبَرَنِي شَيْخٌ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهُدَيْرِ، أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَأْكُلُ الْمُحْرِمُ لَحْمَ الصَّيْدِ إِذَا ذُبِحَ فِي الْحِلِّ؟ قَالَ: نَعَمْ

✻✻ ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا احرام والا شخص شکار کا گوشت کھا سکتا ہے؟ جبکہ اُسے حرم کی حدود سے باہر ذبح کیا گیا ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں!

8337 - حدیث نبوی: قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ، وَلَمْ أُحْرِمْ قَالَ: فَرَأَيْتُ حِمَارَ وَحْشٍ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ، فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَحْرَمْتُ، وَأَنِّي إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالْأَكْلِ، وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِينَ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ

✻✻ عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حدیبیہ کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوا' میرے سب ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا' میں نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا' میں نے ایک زیبرا دیکھا' میں نے اُس پر حملہ کر کے اُسے شکار کرلیا' پھر میں نے اُس کا معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا اور میں نے یہ بات بھی ذکر کی کہ میں نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا اور یہ کہ میں نے آپ کے لیے شکار کیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو اسے کھانے کی ہدایت کی لیکن آپ نے خود اسے نہیں کھایا' جب میں نے آپ کو یہ بتایا کہ یہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شکار کیا ہے۔

8338 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْحَرَمِ مِنَّا الْمُحْرِمُ، وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ، وَرَأَيْتُ نَاسًا يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا قَالَ: قُلْتُ: إِلَى أَيِّ شَيْءٍ تَنْظُرُونَ فَسَكَتُوا عَنِّي فَنَظَرْتُ، فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي، وَأَخَذْتُ الرُّمْحَ وَالسَّوْطَ، ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّي السَّوْطُ حَيْثُ رَكِبْتُ، فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُونِيهِ فَقَالُوا: لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ قَالَ: فَتَنَاوَلْتُهُ وَأَخَذْتُهُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنْ خَلْفِ أَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهُ، أَوْ قَالَ: عَقَرْتُهُ قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا يَصْلُحُ أَكْلُهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: يَصْلُحُ أَكْلُهُ قَالَ: وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ: فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَمَامَنَا، فَقَالَ: كُلُوهُ فَإِنَّهُ حَلَالٌ

✻✻ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوا' یہاں تک کہ جب ہم حرم کی حدود میں داخل ہوئے' تو ہم میں سے کچھ لوگوں نے احرام باندھا ہوا تھا اور کچھ لوگوں نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا' میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا

کہ وہ کسی چیز کی طرف غور سے دیکھ رہے ہیں' میں نے دریافت کیا: تم لوگ کیا چیز دیکھ رہے ہو؟ تو اُن نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا' جب میں نے خود اُس چیز کی طرف دیکھا' تو وہ ایک زیبرا تھا' میں نے اپنے گھوڑے پر زین رکھی' اپنا نیزہ اور کوڑا پکڑا' پھر میں سوار ہوا تو میرا کوڑا نیچے گر گیا' میں نے اُن لوگوں سے کہا: تم یہ مجھے پکڑا دو! تو اُنہوں نے کہا: ہم کسی بھی چیز کے حوالے سے تمہاری مدد نہیں کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو میں خود اُترا اور میں نے اُسے پکڑ لیا پھر میں نے ایک ٹیلے کے پیچھے سے اُس پر حملہ کر کے اُسے زخمی کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: بعض حضرات نے یہ کہا ہے: اسے کھانا درست نہیں ہے' جبکہ بعض حضرات نے کہا کہ اسے کھانا درست ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ ہم سے آگے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے کھالو' کیونکہ یہ حلال ہے۔

8339 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ، عَنِ الْبَهْزِيِّ قَالَ: لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِفَاحِ الرَّوْحَاءِ اَوْ قَرِيبًا مِنَ الرَّوْحَاءِ، فَإِذَا هُوَ بِحِمَارِ وَحْشٍ عَقِيرٌ لِلنَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هَذَا قَدْ اَصَابَهُ رَجُلٌ فَيُوشِكُ اَنْ يَاْتِيَهُ فَجَاءَهُ الْبَهْزِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اصْطَدْتُ هَذَا الْحِمَارَ فَشَاْنُكُمْ بِهِ فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُقَسِّمَهُ فِي الرِّفَاقِ، وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِاُثَايَةِ الْعَرَجِ اِذَا نَحْنُ بِظَبْيٍ حَاقِفٍ فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يَقِفَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُجَاوِزَهُ النَّاسُ

* * بہزی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ روحاء کے مقام پر موجود تھے' یا اُس کے قریب کہیں موجود تھے تو وہاں ایک زیبرا ملا جو زخمی تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے جس شخص نے زخمی کیا ہے' وہ شخص اس کے پاس آ جائے گا' اسی دوران بہزی وہاں آ گئے' اُنہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اسے میں نے شکار کیا تھا' اب یہ آپ کی نذر ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھیوں میں اسے تقسیم کر دیں' ہم لوگوں نے اُس وقت احرام باندھا ہوا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم "اثایہ عرج" کے مقام پر آئے تو وہاں ایک ہرن موجود تھا' جو سر ڈالے بیٹھا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اس کے پاس ٹھہر جائیں' جب تک لوگ اس کے پاس سے آگے نہیں گزر جاتے۔

8340 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ لِسَفَرِ الْجَارِ خَرَجَ عُمَرُ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا، فَقَالَ: انْطَلِقُوا بِنَا نَمُرُّ عَلَى الْجَارِ فَنَنْظُرَ اِلَى السُّفُنِ، وَنَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِي يُسَيِّرُهَا قَالَ الضَّمْرِيُّ: فَاَفْرَدَنِي الْمَسِيرُ مَعَهُ فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ، فَاَوَانَا اللَّيْلُ اِلَى خَيْمَةِ اَعْرَابِيٍّ قَالَ: فَإِذَا قِدْرٌ يَغُطُّ - يَعْنِي يَغْلِي - فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ قَالُوا: لَا، اِلَّا لَحْمَ ظَبْيٍ اَصَبْنَاهُ بِالْاَمْسِ قَالَ: فَقَرَّبُوهُ فَاَكَلَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

❋❋ ابن ابونجیح نے اپنے والد کے حوالے سے بنوضمرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب میں ایک سفر سے واپس آیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کرنے کے لیے' یا عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہونے لگے تھے' اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ ہمارے ساتھ چلو' ہمارا گزر ''جار'' (سمندر کے کنارے موجود ایک شہر) سے ہوگا' تو ہم کشتیوں کا جائزہ لے لیں گے اور ہم لوگ اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہمارے لیے میسر کیا ہے۔ ضمری بیان کرتے ہیں: تو میں اُن کے ساتھ سات آدمیوں سمیت روانہ ہوا' رات کے وقت ہم ایک دیہاتی کے خیمہ میں پہنچے تو وہاں ہنڈیا میں گوشت پک رہا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے؟ لوگوں نے بتایا: جی نہیں! صرف ایک ہرن کا گوشت ہے جسے ہم نے گزشتہ شام پکڑا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُن لوگوں نے اُن کے سامنے وہ پیش کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احرام کی حالت میں ہونے کے باوجود اُسے کھالیا۔

8341 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلَ كَعْبٌ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أُتِيَ بِهِ؟ قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: حِمَارُ وَحْشٍ أَصَابَهُ رَجُلٌ حَلَالٌ، وَهُمْ مُحْرِمُونَ قَالَ: فَأَكَلْنَا مِنْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ تَرَكْتَهُ لَرَأَيْتُ أَنَّكَ لَا تَفْقَهُ شَيْئًا

❋❋ ابراہیم نخعی نے اسود کا یہ بیان نقل کیا ہے: کعب نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شکار کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا' جو اُن کے پاس لایا گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے میرے استاد نے یہ بات بیان کی تھی کہ وہ کسی زیبرے کا گوشت تھا' جسے حالتِ احرام کے بغیر شخص نے شکار کیا تھا' باقی سب لوگ حالتِ احرام میں تھے۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم نے اُسے کھا لیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اُسے نہ کھاتے' تو میری یہ رائے ہوتی کہ تم ایک ایسے شخص ہو جسے کسی بات کی سمجھ بوجھ نہیں ہے۔

8342 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَبَاهُ قَالَ: سَأَلَنِي قَوْمٌ مُحْرِمُونَ عَنْ قَوْمٍ مُحِلِّينَ أَهْدَوْا لَهُمْ صَيْدًا فَأَمَرْتُهُمْ بِأَكْلِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ عُمَرَ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: كَيْفَ أَفْتَيْتَهُمْ؟ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: لَوْ أَفْتَيْتَهُمْ بِغَيْرِهِ لَأَوْجَعْتُكَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، يُخْبِرُ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَ ابْنَ عُمَرَ بِهَذَا الْخَبَرِ، فَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ لِابْنِ عُمَرَ: فَمَا تَقُولُ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَقُولُ فِيهِ وَعُمَرُ خَيْرٌ مِنِّي، وَأَبُو هُرَيْرَةَ خَيْرٌ مِنِّي قَالَ عَمْرٌو: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَكْلَهُ

❋❋ سالم بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنے والد (یعنی سالم کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: کچھ لوگوں نے جو احرام باندھے ہوئے تھے' اُنہوں نے مجھ سے ایسے لوگوں کے بارے میں دریافت کیا' جنہوں نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا' اُن دوسرے لوگوں نے اُنہیں شکار کا گوشت تحفہ کے طور پر دیا تھا' تو میں نے اُن لوگوں کو اُس گوشت کو کھانے کی ہدایت کردی۔ پھر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اُنہیں کیا مسئلہ بتایا ہے؟ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جواب بتایا تو وہ بولے: اگر تم اس کے علاوہ

اُنہیں کوئی اور جواب دیتے' تو میں تمہاری پٹائی کرتا۔

طلق بن حبیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات سنائی' تو ابومجلز نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اس بارے میں کیا رائے کہتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بارے میں کیا کہوں؟ جبکہ حضرت عمر مجھ سے بہتر ہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی مجھ سے بہتر ہیں۔

عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسے کھانے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

8343 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ قَزَعَةَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ: أَيَأْكُلُ لَحْمَ الصَّيْدِ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ: فَأَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ بِقَوْلِ عُمَرَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ: عُمَرُ خَيْرٌ مِنِّي، وَأَبُو هُرَيْرَةَ خَيْرٌ مِنِّي، قَالَ عَمْرٌو: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُهُ، قَالَ عَمْرٌو: صَحِبَ ابْنَ عُمَرَ رَجُلٌ فَأَكَلَ مِنْ لَحْمِ الصَّيْدِ، وَهُوَ مُحْرِمٌ فَكَأَنَّهُ غَاظَهُ فَلَمَّا جِيءَ بِطَعَامِ ابْنِ عُمَرَ أَخَذَ الرَّجُلُ يَأْكُلُهُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ كَانَ لَكَ فِي ذَلِكَ مَا يُغْنِيكَ عَنْ هَذَا

✽✽ قزعہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا وہ حالتِ احرام میں شکار کا گوشت کھا سکتا ہے؟ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کے قول کے بارے میں بتایا اور یہ کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر ہیں۔

عمرو بن دینار نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود ایسی حالت میں اُس کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا' اُس نے شکار کا گوشت کھا لیا' حالانکہ وہ احرام کی حالت میں تھا' تو انہوں نے اس پر گویا ناراضگی کا اظہار کیا' جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا کھانا آیا' تو اُس شخص نے اُسے بھی کھانا شروع کر دیا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے لیے اِس (کھانے) میں وہ چیز ہے' جو تمہیں اُس (شکار) سے بے نیاز کر دے۔

8344 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ اسْتَفْتَاهُ فِي لَحْمِ صَيْدٍ أَصَابَهُ، وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِ قَالَ: فَلَقِيتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَسْأَلَةِ الرَّجُلِ، فَقَالَ لَهُ: مَا أَفْتَيْتَهُ؟، قُلْتُ: بِأَكْلِهِ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوْ أَفْتَيْتَهُ بِغَيْرِ ذَلِكَ لَضَرَبْتُكَ بِالدِّرَّةِ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہلِ شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اُن سے اپنے کیے ہوئے شکار کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا' وہ شخص اُس وقت حالتِ احرام میں تھا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُسے وہ کھانے کا حکم دیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی' میں نے اُن سے اُس شخص کے سوال کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے اُسے کیا جواب دیا؟ میں نے کہا: میں نے اُسے کھانے کا کہہ دیا' حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں عمر کی جان ہے! اگر تم اس کے علاوہ اُسے کوئی اور جواب دیتے' تو میں تمہیں دُرّہ مارتا۔

8345 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ: اعْتَمَرَ مَعَ عُثْمَانَ فِي رَكْبٍ، فَلَمَّا كَانُوا بِالرَّوْحَاءِ قُدِّمَ اِلَيْهِمْ لَحْمُ طَيْرٍ، قَالَ عُثْمَانُ: كُلُوا، وَكَرِهَ اَنْ يَاْكُلَ مِنْهُ. فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: اَنَاْكُلُ مِمَّا نَسْتَ مِنْهُ آكِلًا؟ قَالَ: "اِنِّي لَسْتُ فِي ذٰلِكُمْ مِثْلَكُمْ اِنَّمَا صِيدَتْ لِي، وَاُمِيتَتْ بِاسْمِي، اَوْ قَالَ: مِنْ اَجْلِي"

✽✽ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ سواروں کے ہمراہ عمرہ کیا' جب یہ لوگ روحاء کے مقام پر پہنچے تو ان کے سامنے پرندہ کا گوشت پیش کیا گیا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ اسے کھالو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خود اسے کھانے کو مکروہ سمجھا' تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس میں سے آپ نہیں کھائیں گے اُسے ہم بھی نہیں کھائیں گے' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کے بارے میں تمہاری مانند نہیں ہوں' کیونکہ اسے میرے لیے شکار کیا گیا ہے اور اسے میرے نام پر مارا گیا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میری وجہ سے مارا گیا ہے۔

8346 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُثْمَانَ كَرِهَ اَكْلَ يَعَاقِيبَ اصْطِيدَتْ لَهُمْ، وَهُمْ مُحْرِمُونَ قَالَ: اِنَّمَا اصْطِيدَتْ لِي، وَاُمِيتَتْ بِاسْمِي

✽✽ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چکور کو کھانے کو مکروہ سمجھا' جنہیں اُن کے لیے شکار کیا گیا تھا' وہ سب لوگ اُس وقت حالتِ احرام میں تھے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے میرے لیے شکار کیا گیا ہے اور اسے میرے نام پر مارا گیا ہے۔

8347 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ يَقُولُ: كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ بَيْنَ مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةِ، وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَاصْطِيدَتْ لَهُ، فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَاْكُلُوا، وَلَمْ يَاْكُلْ هُوَ قَالَ: اصْطِيدَتْ اَوْ اُمِيتَتْ بِاسْمِي قَالَ: فَقَامَ عَلِيٌّ، فَقِيلَ لِعُثْمَانَ: اِنَّهُ كَرِهَ اَكْلَهَا، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: (حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا) (المائدة: **96**)، فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: فِي فِيكَ التُّرَابُ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: بَلْ فِي فِيكَ التُّرَابُ

✽✽ عبداللہ بن حارث بن نوفل بیان کرتے ہیں: میں مکہ اور مدینہ کے درمیان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' ہم لوگوں نے احرام باندھا ہوا تھا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے شکار کیا گیا' تو اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ لوگ اسے کھالیں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسے نہیں کھایا' اُنہوں نے فرمایا: اسے میرے نام پر شکار کیا گیا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ

الفاظ ہیں:) میرے نام پر مارا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ بات کہی گئی کہ اُنہوں نے اسے کھانے کو مکروہ سمجھا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بھیج کر بلوایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تمہارے لیے خشکی کے شکار کو حرام قرار دیا گیا ہے' جب تک تم حالتِ احرام میں ہو''۔

اس پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تمہارے منہ میں خاک! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: بلکہ تمہارے منہ میں خاک!

8348 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ: لَقَدْ كُنَّا نَتَزَوَّدُ صَفَائِفَ الْوَحْشِ، وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ حالتِ احرام میں جنگلی جانوروں کا خشک کیا ہوا گوشت زادِ سفر کے طور پر رکھا کرتے تھے۔

8349 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ، وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اِلَّا مَا اصْطَدْتُمْ اَوِ اصْطِيدَ لَكُمْ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال ہے' جبکہ تم حالتِ احرام میں ہو' بشرطیکہ تم نے اُسے شکار نہ کیا ہو' یا اُسے تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو''۔

8350 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ، اَقْبَلَ مِنَ الشَّامِ فِي رَكْبٍ مُحْرِمِينَ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ، وَجَدُوا لَحْمَ صَيْدٍ، فَاَفْتَاهُمْ كَعْبٌ بِاَكْلِهِ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى عُمَرَ ذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: مَنْ اَفْتَاكُمْ بِهٰذَا؟ فَقَالُوا: كَعْبٌ قَالَ: فَاِنِّي قَدْ اَمَّرْتُهُ عَلَيْكُمْ حَتّٰى تَرْجِعُوا، ثُمَّ لَمَّا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ طَرِيقِ مَكَّةَ مَرَّتْ رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ، فَاَمَرَهُمْ كَعْبٌ اَنْ يَاْخُذُوا، فَيَاْكُلُوا فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى عُمَرَ ذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى اَنْ تُفْتِيَهُمْ بِهٰذَا؟ قَالَ: هُوَ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ قَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنْ هُوَ اِلَّا نَثْرَةُ حُوتٍ يُنْثِرُهُ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ

٭٭ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: کعب احبار احرام والے کچھ سواروں کے ہمراہ شام کی طرف سے آئے' راستہ میں کسی جگہ اُن لوگوں کو شکار کا گوشت ملا' تو کعب نے اُنہیں وہ گوشت کھانے کا فتویٰ دے دیا۔ جب یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم لوگوں کو یہ فتویٰ کس نے دیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: کعب نے! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کے واپس جانے تک میں اُسے تمہارا امیر مقرر کرتا ہوں۔

پھر اُس کے بعد مکہ کے راستہ میں کسی جگہ اُن کا گزر ٹڈی دل کے پاس سے ہوا تو کعب نے اُن لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اسے پکڑ کر کھالیں' جب یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو اُن کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے یہ فتویٰ انہیں کیوں دیا؟ تو کعب نے عرض کی: یہ سمندر کا شکار ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتا چلا؟ کعب نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اُس ذات کی قسم ہے جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! یہ مچھلی کی چھینک سے پیدا ہوتا ہے اور مچھلی سال میں دومرتبہ وہ چھینک لیتی ہے (جس سے یہ پیدا ہوتا ہے)۔

بَابُ حَلَالٍ اَعَانَ حَرَامًا عَلٰى صَيْدٍ

باب: احرام کے بغیر ایسے شخص کا حکم جو کسی شکار کے بارے میں کسی احرام والے شخص کی مدد کرتا ہے

8351 - اقوالِ تابعین: قَالَ: سُئِلَ الثَّوْرِيُّ عَنْ رَجُلٍ اَشَارَ اِلٰى صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ، اَوْ هُوَ فِي الْحَرَمِ فَاَصَابَهُ آخَرُ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ قَالَ: عَلَيْهِمَا كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي سَالِمٌ الْاَفْطَسُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَوَاءٌ النَّاجِشُ، وَالَّذِي يُهَيِّجُهُ، وَالْاٰمِرُ، وَالدَّالُّ، وَالْمُشِيرُ، وَالْقَاتِلُ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمَا كَفَّارَةٌ كَفَّارَةٌ

٭٭ سفیان ثوری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو احرام کی حالت میں کسی شکار کی طرف اشارہ کر دیتا ہے' یا وہ شخص حرم کی حدود میں ہوتا ہے (اور شکار کی طرف اشارہ کر دیتا ہے) اور دوسرا شخص اُسے شکار کر لیتا ہے۔ تو سفیان ثوری نے بتایا: ابن جریج اور ابن ابولیلیٰ نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ان دونوں لوگوں پر ایک کفارہ لازم ہوگا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اس بارے میں شکار کو اس کی جگہ سے دوسری جگہ کی طرف بھگانے والا' اسے گھیرنے والا' اُس کا حکم دینے والا' اُس کی طرف راہنمائی کرنے والا' اُس کی طرف اشارہ کرنے والا اور اُسے مار دینے والا برابر کی حیثیت رکھتے ہیں' ان میں سے ہر ایک شخص پر ایک' ایک کفارہ لازم ہوگا۔

8352 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قَوْمٍ اشْتَرَكُوا فِي صَيْدٍ، وَهُمْ مُحْرِمُونَ قَالَ: عَلَيْهِمْ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے لوگوں کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی شکار کو کرنے میں اکٹھے ہوتے ہیں اور وہ سب احرام باندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو زہری نے فرمایا: اُن سب پر ایک کفارہ لازم ہوگا۔

8353 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ كَفَّارَةٌ، كَمَا لَوْ قَتَلُوا رَجُلًا كَانَ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ رَقَبَةٌ قَالَ: ... وَالثَّوْرِيُّ، وَاَخْبَرَنِي اَشْعَثُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ.

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: اُن میں سے ہرایک شخص پر ایک کفارہ لازم ہوگا' جس طرح وہ کسی ایک شخص کو قتل کر دیتے' تو اُن میں سے ہرایک شخص پر غلام آزاد کرنا لازم ہوتا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی کے حوالے سے منقول ہے' جو حسن بصری کے قول کے مطابق ہے۔

8354 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهُ

✵✵ ایک اور سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔

8355 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ رُوَيْمَانَ - رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ -، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الطَّائِفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمِقْدَامِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَبَشِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَائَتِ امْرَاَةٌ، وَقَالَتْ: اَشَرْتُ اِلٰى اَرْنَبٍ فَرَمَاهَا الْكَرِيُّ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ) (المائدة: 95) قَالَ: فَقُلْتُ لِلْمَرْاَةِ: قُوْلِيْ: احْكُمْ اَنْتَ، فَقَالَتْ لَهُ، فَقَالَ: لَا بُدَّ مِنْ آخَرَ مَعِيْ فَقُلْتُ لَهَا: قُوْلِيْ لَهُ اخْتَرْ مَنْ شِئْتَ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيَّ وَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ حَبَشِيٍّ قَالَ: اَفْتِنَا فِيْ دَابَّةٍ تَرْعَى الشَّجَرَ، وَتَشْرَبُ الْمَاءَ فِيْ كِرْشٍ لَمْ تُثْغِرْ قَالَ: فَقُلْتُ: "تِلْكَ عِنْدَنَا الْفَطِيْمَةُ، وَالتَّوَّالَةُ، وَالْجَذَعَةُ، فَقَالَ لَهَا: اخْتَارِيْ مِنْ هٰؤُلَاءِ اِنْ شِئْتِ قَالَتْ: اِنِّيْ اَجِدُ مِنْ ذٰلِكَ اَكْثَرَ قَالَ: فَاَمْلِقِيْ مَا شِئْتِ

✵✵ عمرو بن حبشی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک خاتون آئی اور بولی: میں نے ایک خرگوش کی طرف اشارہ کیا اور پھر مزدور (یا کرائے پر جانور دینے والے) نے اُسے تیر مار دیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم میں سے دو عادل لوگ اس کے بارے میں فیصلہ دیں گے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اُس عورت سے کہا: تم یہ کہو کہ آپ اس بارے میں فیصلہ دیں۔ اُس خاتون نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی بات کہی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے ساتھ ایک اور شخص بھی ہونا چاہیے۔ میں نے اُس خاتون سے کہا کہ تم کہو: آپ جسے چاہیں' اختیار کر لیں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھا اور دریافت کیا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: عمرو بن حبشی! اُنہوں نے فرمایا: تم ہمیں ایسے جانور کے بارے میں بتاؤ جو خود چل کے جا کر درخت سے پتے کھالیتا ہے اور پانی پی لیتا ہے' اور اس کے دودھ کے دانت بھی نہیں ٹوٹے ہوں؟ میں نے کہا: ہمارے ہاں تو یہ دودھ چھڑایا ہوا' ماں کے ساتھ چلنے والا چھ ماہ کا بچہ ہوتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ان میں سے جسے چاہو اختیار کر لو' تو اُس خاتون نے عرض کی: میرے پاس اس سے زیادہ کی گنجائش ہے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم جتنا چاہو (اللہ کی راہ میں) خرچ کر دو۔

8356 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: سَاَلْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ

اَشَارَ اِلٰى صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ: عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَدْلٌ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَاِنَّ حَمَّادًا قَالَ: فَاِنَّ كَفَّارَةً وَاحِدَةً تُجْزِيهِمَا قَالَ: تَاللّٰهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: لَئِنْ كَانَ قَالَهُ لَقَدْ جُنَّ قَالَ: فَاَتَيْتُ الْحَارِثَ الْعُكْلِيَّ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهِمَا، وَكَانَ اَحَبَّ الْقَوْمِ اِلَيَّ اَنْ يُوَافِقَنِي، فَقَالَ لِي: الْقَوْلُ قَوْلُ عَامِرٍ اَلَا تَرٰى اَنَّهُ اِذَا قَتَلَ نَفَرٌ رَجُلًا كَانَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَفَّارَةٌ قَالَ: قُلْتُ: هٰذَا الْقَوْلُ قَوْلُ حَمَّادٍ اَلَا تَرٰى اَنَّهَا تَكُونُ عَلَيْهِمْ دِيَةٌ وَاحِدَةٌ

** ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: میں نے عامر شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو احرام باندھے ہوئے ہوتا ہے اور کسی شکار کی طرف اشارہ کر دیتا ہے' اور (دوسرا شخص) اُسے مار دیتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: ان دونوں میں سے ہر ایک شخص پر عدل کے مطابق (کفارہ کی ادائیگی) لازم ہوگی۔ میں نے اُن سے کہا: حماد تو یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ ایک ہی کفارہ ان دونوں کے لیے کافی ہوگا! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: اگر حماد نے یہ کہا ہے' تو پھر اُنہیں جنون لاحق ہو گیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں حارث عکلی کے پاس آیا اور میں نے ان دونوں صاحبان کی رائے کے بارے میں اُنہیں بتایا' وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت تھے جو میری موافقت کرتے' تو اُنہوں نے مجھ سے کہا: اس بارے میں عامر شعبی کا قول درست ہے' کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اگر کچھ لوگ کسی ایک شخص کو قتل کر دیتے ہیں' تو اُن میں سے ہر ایک پر کفارہ لازم ہوگا' میں نے کہا: اس بارے میں حماد کا قول درست ہے' کیا آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ اُن سب پر ایک ہی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

8357 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَمَّارٍ، مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ اَنَّهُ كَانَ فِي قَوْمٍ اَصَابُوا ضَبُعًا، وَهُمْ مُحْرِمُونَ قَالَ: فَاَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ، فَسَاَلْنَاهُ، فَقَالَ: عَلَيْكُمْ كَبْشٌ وَاحِدٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا: كَبْشٌ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنَّهُ لَمُعَزَّزٌ بِكُمْ، كَبْشٌ وَاحِدٌ عَلَيْكُمْ

** عمار' جو بنو ہاشم کے غلام ہیں' اُنہوں نے یہ بات ذکر کی ہے: کچھ لوگوں نے احرام کی حالت میں بجو کو مار دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور اُن سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم پر ایک دُنبہ کی قربانی لازم ہے۔ ہم میں سے ایک شخص نے کہا: کیا ہر شخص پر ایک دُنبہ کی قربانی لازم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تمہیں تنگی کا شکار کرے گا' تم سب پر ایک دُنبہ کی قربانی لازم ہے۔

بَابُ اَيْنَ يُقْضَى فِدَاءُ الصَّيْدِ

باب: شکار کا فدیہ کہاں ادا کیا جائے گا؟

8358 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَاَلْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، وَنَحْنُ بِوَادِي الْاَزْرَقِ عَنْ اَشْيَاءَ نَجِدُهَا فِي الْقُرْآنِ لَيْسَ لَهَا مِثْلٌ يَقْتُلُهَا

الْمُحْرِمُ قَالَ: انْظُرْ قِيمَتَهُ فَابْعَثْ بِهِ إِلَى الْكَعْبَةِ

✽✽ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے مروان بن حکم سے سوال کیا' ہم اُس وقت وادیٔ ازرق میں موجود تھے' میں نے کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت کیا' جن کا ذکر ہم قرآن میں پاتے ہیں اور اُن کی کوئی مثال موجود نہیں ہے اور پھر احرام والا شخص اُن میں سے کسی کو مار دیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس کی قیمت کا جائزہ لو اور وہ قیمت خانۂ کعبہ کی طرف بھجوا دو۔

بَابُ الصَّيْدِ وَذَبْحِهِ وَالتَّرَبُّصِ بِهِ

باب: شکار کرنا' اُسے ذبح کرنا اور اُس کا انتظار کرنا

8359 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِيَّاكَ وَالصَّيْدَ مَا كُنْتَ حَرَامًا لَا تَتْبَعْهُ، وَلَا تُهْدِهِ، فَإِنْ كَانَ لَكَ بِهِ حَاجَةٌ لِحَجِّكَ، فَاذْبَحْهُ قَبْلَ أَنْ تُحْرِمَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (یہاں متن میں شاید کچھ الفاظ نقل نہیں ہوئے' کیونکہ اگلے الفاظ عطاء کا جواب محسوس ہوتے ہیں) آپ شکار کرنے سے بچیں جب تک آپ احرام کی حالت میں ہیں' نہ آپ اسے خریدیں نہ تحفہ کے طور پر دیں' اگر اپنے حج کے لیے آپ کو اس کی ضرورت پیش آتی ہے تو آپ حرم کی حدود میں داخل ہونے سے پہلے اسے ذبح کر دیں۔

8360 - اقوالِ تابعین: قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَمَرَنِي إِنْسَانٌ بِصَيْدٍ فَذَبَحْتُهُ، فَضَحِكَ، وَقَالَ: حَسْبُكَ قَدْ غَرِمْتَهُ، قُلْتُ: ابْتَعْتُ صَيْدًا، وَأَنَا حَرَامٌ فَلَمْ أَذْبَحْهُ حَتَّى حَالَمْتُ، فَلَمَّا حَالَمْتُ ذَبَحْتُهُ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: ابْتَعْتُ صَيْدًا، وَأَنَا حَلَالٌ فَلَمْ أَذْبَحْهُ حَتَّى أَحْرَمْتُ؟ فَقَالَ: غَرِمْتَهُ قَالَ: وَإِنِ ابْتَعْتَهُ حَرَامًا، فَذَبَحْتَهُ حَرَامًا غَرِمْتَهُ أَيْضًا، قُلْتُ: ابْتَعْتُ صَيْدًا، وَأَنَا حَرَامٌ فَأَمْسَكْتُهُ عِنْدِي فَمَاتَ؟ قَالَ: إِذًا تَغْرَمُهُ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: ابْتَعْتُهُ، وَأَنَا حَرَامٌ فَأَهْدَيْتُهُ لِقَوْمٍ حَلَالٍ فَذَبَحُوهُ فِي حَرَمِي؟ قَالَ: تَغْرَمُهُ قَالَ: قُلْتُ. فَلَمْ يَذْبَحُوهُ حَتَّى حَلَلْتُ قَالَ: غُرْمُهُ عَلَيْكَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص نے مجھے شکار کے بارے میں حکم دیا تو میں نے اُسے ذبح کر دیا۔ عطاء ہنس پڑے اور بولے: تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ تم اس کا تاوان دو۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں شکار کو خرید سکتا ہوں؟ جبکہ میں احرام کی حالت میں ہوں اور اُسے ذبح اُس وقت تک نہیں کروں گا' جب تک میں احرام ختم نہیں کرتا' جب میں احرام ختم کر لوں گا' تو اُسے ذبح کر دوں گا۔ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں شکار خریدتا ہوں' اور میں احرام کی حالت کے بغیر ہوں' اگر میں اُسے اُس وقت ذبح کروں' جب میں احرام باندھ لوں؟ اُنہوں نے فرمایا: ایسی صورت میں تم اُس کا تاوان ادا کرو گے۔ اُنہوں نے کہا: اگر تم اُسے احرام باندھنے کے بعد خریدتے ہو اور احرام کی

حالت میں ہی اُسے ذبح کرتے ہو تو پھر بھی تم اُس کا تاوان ادا کرو گے۔ میں نے کہا: اگر میں شکار خرید تا ہوں' میں نے اُس وقت احرام باندھا ہوا ہوتا ہے' وہ شکار میرے پاس رہتا ہے' یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہو جاتا ہے۔ تو عطاء نے کہا: اس صورت میں بھی تم اُس کا تاوان ادا کرو گے۔ میں نے عطاء سے کہا: اگر میں اُسے خرید تا ہوں اور میں نے احرام باندھا ہوا ہوتا ہے' پھر میں اُسے ایسے لوگوں کو تحفے کے طور پر دے دیتا ہوں' جو احرام کی حالت میں نہیں ہیں' پھر وہ میرے احرام کے دوران ہی اُس جانور کو ذبح کر لیتے ہیں۔ تو عطاء نے کہا: تم اُس کا تاوان ادا کرو گے۔ میں نے کہا: اگر وہ اُسے ذبح نہیں کرتے ہیں' یہاں تک کہ میں احرام کھول دیتا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اُس کا تاوان تمہارے ذمہ لازم ہوگا۔

8361 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَاَلْتُ الثَّوْرِيَّ عَنِ الْمُحْرِمِ يَذْبَحُ صَيْدًا هَلْ يَحِلُّ اَكْلُهُ لِغَيْرِهِ؟ فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ لَيْثٌ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ قَالَ: لَا يَحِلُّ اَكْلُهُ لِاَحَدٍ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّهُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَكْلِهِ قَالَ الثَّوْرِيُّ، وَقَوْلُ الْحَكَمِ اَحَبُّ اِلَيَّ

** امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری سے احرام والے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو شکار کو ذبح کرتا ہے' تو کیا اُس شکار کو کھانا اُس کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے جائز ہوگا؟ تو اُنہوں نے لیث کے حوالے سے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی کہ وہ فرماتے ہیں: اُس کو کھانا کسی بھی شخص کے لیے حلال نہیں ہوگا۔

سفیان ثوری نے اپنی سند کے ساتھ حکم بن عتیبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: حکم کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

8362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ ذَبَحَهُ ثُمَّ اَكَلَهُ فَكَفَّارَتَانِ

** ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر (احرام والا شخص) اُسے ذبح کرنے کے بعد پھر اُسے کھا بھی لیتا ہے تو دو کفارے لازم ہوں گے۔

8363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّهُ، سَاَلَ الْقَاسِمَ، وَسَالِمًا عَنْهُ، فَقَالَا: لَا يَحِلُّ اَكْلُهُ لِاَحَدٍ

** ربیعہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے قاسم اور سالم سے اس کے بارے میں سوال کیا: تو ان دونوں حضرات نے یہ جواب دیا: اس کو کھانا کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے۔

8364 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا تَرَبَّصْتَ بِالصَّيْدِ بَعْدَ مَا تَخَلَّصْتَهُ مِنْ مَخَالِيبِ الْبَازِيِّ، اَوِ الْكَلْبِ فَمَاتَ، فَلَا تَاْكُلْهُ

** عطاء فرماتے ہیں: جب تم کسی شکار کو باز کے پنجوں یا کتے کے ہاتھوں سے چھوٹنے کے بعد تم منتظر ہوتے ہو اور اسی دوران وہ شکار مر جاتا ہے تو تم اس کو نہ کھاؤ۔

8365 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ رَمَى الْحَرَامُ صَيْدًا، فَلَا يَدْرِي مَا

فَعَلَ الصَّيْدُ فَلْيَغْرَمْهُ

❋❋ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر احرام والا شخص شکار کو تیر مارتا ہے اور اُسے یہ پتا نہیں چلتا کہ شکار کا کیا بنا؟ تو وہ اس کا تاوان ادا کرے گا۔

8366 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: رَمَيْتُ صَيْدًا فَاَصَبْتُ مَقْتَلَهُ، فَوَجَدْتُ بِهِ رَمَقًا وَفَاتَتْنِي ذَكَاتُهُ قَالَ: فَلَا تَاْكُلْهُ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ اَخَذَ رَجُلٌ صَيْدًا، ثُمَّ اَرْسَلَهُ فَلَمْ يَدْرِ مَا فَعَلَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ

❋❋ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے کہا: میں شکار کو تیر مارتا ہوں اور اُس کے قتل ہونے کی جگہ پر وہ تیر لگ جاتا ہے پھر میں اُس میں زندگی کے آثار پاتا ہوں لیکن اُسے ذبح نہیں کر پاتا' تو عطاء نے کہا: تم اُسے نہیں کھاؤ گے۔ عطاء سے یہ بات بھی منقول ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص شکار کو پکڑ لیتا ہے اور پھر اُسے چھوڑ دیتا ہے اور اُسے پتا نہیں چلتا کہ شکار کا کیا بنا؟ تو اُسے کوئی چیز صدقہ کر دینی چاہیے۔

8367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا تَرْمِ صَيْدًا، وَاَنْتَ فِي الْحِلِّ، وَهُوَ فِي الْحَرَمِ، فَاِنْ فَعَلْتَ غَرِمْتَ، وَلَا تَاْكُلْ صَيْدًا رَمَيْتَهُ فَاَصَبْتَهُ، وَقَدْ دَخَلَ فِي الْحَرَمِ قَبْلَ اَنْ تَاْخُذَهُ

❋❋ ابن ابونجیح نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ تم شکار کو تیر نہ مارو' جبکہ تم حرم کی حدود سے باہر ہو اور شکار حرم کی حدود کے اندر ہو' اگر تم ایسا کر لیتے ہو تو تم فدیہ ادا کرو گے اور تم ایسے شکار کو بھی نہ کھاؤ جسے تم نے تیر مارا تھا اور وہ اُسے لگ گیا تھا اور پھر وہ تمہارے پکڑنے سے پہلے حرم کی حدود میں داخل ہو گیا۔

8368 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اِنْ رَمَيْتَ صَيْدًا فِي الْحِلِّ فَدَخَلَ فِي الْحَرَمِ فَمَاتَ فِيهِ فَلَا تَاْكُلْهُ، وَلَا غُرْمَ عَلَيْكَ فِيهِ

❋❋ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اگر تم نے حرم کی حدود کے باہر کسی شکار کو تیر مارا' پھر وہ حرم کی حدود میں داخل ہو گیا اور حرم کی حدود کے اندر مر گیا تو تم اُسے نہ کھاؤ لیکن ایسے شکار کے بارے میں تم پر تاوان لازم نہیں ہو گا۔

8369 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: وَاِذَا رَمَيْتَ صَيْدًا فِي الْحِلِّ فَاَصَبْتَهُ، ثُمَّ قَعَدَا حَتّٰى دَخَلَ الْحَرَمَ فَتَلِفَ فِيهِ فَلَا تَاْكُلْهُ، وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ قَالَ: وَيَقُولُونَ فِي الْكَلْبِ يُرْسَلُ فِي الْحِلِّ فَتَعَدّٰى حَتّٰى يُصِيبَ فِي الْحَرَمِ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَلَا، اِلَّا عَنْ عَطَاءٍ

❋❋ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب تم حرم کی حدود سے باہر کسی شکار کو تیر مارتے ہو اور وہ اُسے لگ جاتا ہے' پھر وہ بیٹھ جاتا ہے پھر وہ حرم کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے اور اُس میں مر جاتا ہے تو تم اُسے نہ کھاؤ لیکن تم پر کوئی چیز لازم نہیں ہو گی۔

اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ علماء نے ایسے کتے کے بارے میں یہ فرمایا ہے جسے حرم کی حدود کے باہر سے چھوڑا جاتا ہے اور پھر وہ شکار تک حرم کی حدود کے اندر پہنچتا ہے تو ایسی صورت میں آدمی پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ سفیان کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہ بات عطاء کے حوالے سے ہی منقول ہے۔

8370 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ كُرِهَ اَنْ يُرْسِلَ الرَّجُلُ كِلَابَهُ وَهُوَ فِي الْحَرَمِ عَلٰى صَيْدٍ فِي الْحِلِّ، فَاِنْ فَعَلَ فَقُتِلْنَ فَعَلَيْهِ غُرْمُهُ وَافِيًا، قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنْ سَرَّحْتَ كِلَابَكَ فِي الْحِلِّ فَقُتِلْنَ فِي الْحَرَمِ فَلَا غُرْمَ عَلَيْكَ، وَلَا تَاْكُلْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: فَاَخَذْتُهُ فِي الْحِلِّ ثُمَّ دَخَلْتُ فِي الْحَرَمِ فَاَدْرَكْتُهُ حَيًّا؟ قَالَ: دَعْهُ لَيْسَ لَكَ قَالَ: قَتَلْتُهُ فِي الْحَرَمِ؟ قَالَ: لَيْسَ لَكَ لَا تَاْكُلْهُ اَيْضًا

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ آدمی جب حرم کی حدود میں موجود ہو تو وہ حرم کی حدود سے باہر موجود کسی شکار پر اپنے کتے کو چھوڑے اگر وہ ایسا کرتا ہے اور شکار مارا جاتا ہے تو اُس شخص پر پورے تاوان کی ادائیگی لازم ہوگی۔ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم حرم کی حدود سے باہر اپنے کتے کو چھوڑتے ہو اور شکار حرم کی حدود کے اندر مارا جاتا ہے تو تم پر تاوان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' لیکن تم اُس شکار کو بھی نہیں کھاؤ گے۔ میں نے اُن سے کہا: اگر وہ حرم کی حدود سے باہر اُسے پکڑ لیتا ہے اور پھر حرم کی حدود میں داخل ہوتا ہے اور وہ شکار اُس وقت زندہ ہوتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُسے چھوڑ دو' تمہیں اُسے کھانے کا حق نہیں ہے۔ ابن جریج نے دریافت کیا: اگر میں حرم کی حدود کے اندر اُسے مار دیتا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: پھر بھی تمہیں یہ حق نہیں ہے' تم اُسے نہ کھاؤ۔

8371 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا اَصَبْتَ صَيْدًا - يَعْنِيْ اِذَا رَمَيْتَهُ - فِي الْحِلِّ فَمَاتَ فِي الْحَرَمِ فَكَفِّرْ وَاِذَا اَصَبْتَ فِي الْحَرَمِ فَدَخَلَ فِي الْحِلِّ فَمَاتَ فَكَفِّرْ

٭٭ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تم حرم کی حدود سے باہر کسی شکار کو تیر مارتے ہو اور وہ حرم کی حدود کے اندر مرتا ہے تو تم کفارہ ادا کرو گے اور جب تم حرم کی حدود کے اندر تیر مارتے ہو اور وہ حرم کی حدود سے باہر جا کر مرتا ہے' تو پھر بھی تم کفارہ ادا کرو گے۔

8372 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يَرْمِيْ فِي الْحِلِّ اَوْ يُرْسِلُ كَلْبَهُ اَوْ طَائِرَهُ وَالصَّيْدُ فِي الْحَرَمِ، فَقَالَ: لَا

٭٭ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو سنا اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو حرم کی حدود کے باہر سے تیر مارتا ہے' یا اپنے کتے کو' یا پرندے کو چھوڑتا ہے جبکہ شکار اُس وقت حرم کی حدود کے اندر ہوتا ہے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے (یا اُسے کھانا درست نہیں ہے)۔

بَابُ مَا يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ وَمَا يُكْرَهُ قَتْلُهُ

باب: کسے حرم کی حدود میں مارا جاسکتا ہے اور کسے مارنا مکروہ ہے؟

8373 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كُلُّ مَا لَا يُؤْكَلُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ وَأَنْتَ مُحْرِمٌ، فَلَا غُرْمَ عَلَيْكَ فِيهِ إِنَّهُ يُنْهَى عَنْ قَتْلِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَدُوًّا، أَوْ يُؤْذِيكَ

❋❋ ابن جریج فرماتے ہیں: ہر وہ جانور جسے کھایا نہیں جاتا' اگر تم احرام کی حالت میں اُسے مار دیتے ہو تو اس کے بارے میں تم پر تاوان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' البتہ اُسے مارنے سے منع کیا گیا ہے' تاہم جو جانور دشمن ہو' یا تمہیں اذیت پہنچاتا ہو اُس کا حکم مختلف ہے (یعنی اُسے مارا جاسکتا ہے)۔

8374 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ خَمْسِ فَوَاسِقَ فِي الْحَرَمِ وَالْحِلِّ: الْحِدَأَةِ، وَالْغُرَابِ، وَالْفَأْرَةِ، وَالْكَلْبِ الْعَقُورِ " قَالَ: وَأَمَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَخْبَرَنَاهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ: وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ

❋❋ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم میں اور حرم سے باہر پانچ فاسق جانوروں کو مارنے کا حکم دیا ہے: چیل' کوا' چوہا' پاگل کتا۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے اور یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد سے منقول ہے۔

8375 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

8375- صحيح البخاري' كتاب بدء الخلق' باب : خمس من الدواب فواسق' حديث:3152' صحيح مسلم' كتاب الحج' باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم' حديث:2148' صحيح البخاري' كتاب بدء الخلق'' حديث:3152' مستخرج ابي عوانة' كتاب الحج' باب بيان الاباحة للمحرم قتل الحداة والغراب والفارة والكلب العقور والحية' حديث:2942' صحيح ابن حبان' كتاب الحج' باب' ذكر الاباحة للمحرم قتل الضرارات من الدواب' حديث:4025' موطا مالك' كتاب الحج' باب ما يقتل المحرم من الدواب' حديث:786' سنن الدارمي' من كتاب المناسك' باب ما يقتل المحرم في احرامه' حديث:1811' سنن ابي داؤد' كتاب المناسك' باب ما يقتل المحرم من الدواب' حديث:1585' سنن ابن ماجه' كتاب المناسك' باب ما يقتل المحرم' حديث:3086' السنن الصغرى' كتاب مناسك الحج' ما يقتل المحرم من الدواب قتل الكلب العقور' حديث:2792' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الحج ما يقتل المحرم' حديث:17855' السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناسك' اشعار الهدي' ما يقتل المحرم من الدواب' حديث:3683' السنن الكبرى للبيهقي' جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب جزاء الطير' باب ما للمحرم قتله من دواب البر في الحل والحرم' حديث:9430' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' حديث:4405' مسند الطيالسي' احاديث النساء' وما اسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رحمه الله عن' وما روى عبد الله بن دينار عن ابن عمر' حديث:1987' مسند الحميدي' احاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:598

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْتَلُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْحِلِّ، وَالْحَرَمِ الْغُرَابِ، وَالْعَقْرَبِ، وَالْفَارَةِ، وَالْحِدَاةِ، وَالْكَلْبِ الْعَقُورِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ جانوروں کو حرم کی حدود سے باہر یا حرم کی حدود کے اندر مار دیا جائے گا: کوا' بچھو' چوہا' چیل' پاگل کتا''۔

8376 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: مَا اَحَلَّ بِكَ مِنَ السِّبَاعِ فَاَحِلَّ بِهِ،

✽✽ امام شعبی فرماتے ہیں: جو درندہ تم پر حملہ کرے تم بھی اسے مار سکتے ہو۔

8377 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

8377- یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

8378 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سِيلَانَ اَنَّهُ سَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ؟ فَقَالَ: هُوَ الْاَسَدُ

8378- زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن سیلان نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے باؤلے کتے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اس سے مراد شیر ہے۔

8379 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سِيلَانَ، اَنَّهُ سَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ؟ فَقَالَ: هُوَ الْاَسَدُ

8379- عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عبداللہ بن سیلان نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے باؤلے کتے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اس سے مراد شیر ہے۔

8380 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: اَمَرَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ نَقْتُلَ الْحَيَّةَ، وَالْعَقْرَبَ، وَالزُّنْبُورَ، وَهُوَ شَبَهُ النَّحْلَةِ، وَهُوَ الدَّبْرُ وَالْفَارَةُ - شَكَّ سُفْيَانُ - وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ،

8380- سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ جب ہم احرام کی حالت میں ہوں تو ہم سانپ' بچھو' زنبور (بھڑ) اور چوہے کو مار سکتے ہیں (یہاں روایت کے الفاظ میں شک سفیان نامی راوی کو ہے)۔

8381 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: اَمَرَنَا عُمَرُ ذَكَرَ نَحْوَهُ

8381- سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حکم دیا' اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

8382 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ عَنْ قَتْلِ الْحَيَّةِ؟ قَالَ: هِيَ عَدُوٌّ فَاقْتُلْهَا حَيْثُ، وَجَدْتَّهَا يَعْنِي فِي الْحَرَمِ وَغَيْرِهِ

✻✻ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سانپ کو مارنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ دشمن ہے، تم اُسے جہاں پاؤ اُسے مار دو، اُن کی مراد یہ تھی کہ خواہ وہ حرم کی حدود کے اندر ہو یا اُس سے باہر ہو۔

8383 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَرْمِي غُرَابًا عَلٰى ظَهْرِ بَعِيرِهِ، وَهُوَ مُحْرِمٌ

✻✻ ابوعمار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ احرام کی حالت میں تھے اور اپنے اونٹ کی پشت پر موجود تھے اور اُنہوں نے ایک کوّے کو تیر مارا۔

8384 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي يَحْيَى، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسٌ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ: الْعَقْرَبُ، وَالْحَيَّةُ، وَالْغُرَابُ، وَالْكَلْبُ، وَالذِّئْبُ

✻✻ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ (جانوروں) کو احرام والا شخص مار سکتا ہے: بچھو، سانپ، کوّا، کتا اور بھیڑیا''۔

8385 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي نُعَيْمٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسٌ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ: الْعَقْرَبُ، وَالْحَيَّةُ، وَالْغُرَابُ، وَالْكَلْبُ، وَالذِّئْبُ "

✻✻ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ (جانوروں) کو احرام والا شخص مار سکتا ہے: بچھو، سانپ، کوّا، کتا، بھیڑیا''۔

8386 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ يَزِيدَ: يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِي

✻✻ ہشیم نے یزید کا یہ قول نقل کیا ہے: احرام والا شخص حملہ آور درندے کو مار سکتا ہے۔

8387 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الذِّئْبَ اِذَا كَابَرَهُ، وَيَقْتُلُ مِنَ السِّبَاعِ مَا كَابَرَهُ

✻✻ ہشام نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: احرام والا شخص بھیڑیے کو مار سکتا ہے، جب وہ اُس کے مدمقابل آ جائے اور کسی بھی درندے کو مار سکتا ہے، جب وہ اُس کے مدمقابل آ جائے۔

8388 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ: يُقْتَلُ الذِّئْبُ فِي

الْحَرَمِ

** زہری نے قبیصہ بن ذؤیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: بھیڑیے کو حرم کی حدود کے اندر مار دیا جائے گا۔

8389 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَاصِمُ بْنُ اَبِى النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) (المرسلات: 1) فَاَخَذْتُهَا مِنْ فِيهِ، وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا فَمَا اَدْرِى اَيِّهَا تُخْتَمُ (فَبِاَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ) اَوْ (وَاِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ) (المرسلات: 48) قَالَ: وَاَفْلَتَتْ حَيَّةٌ فِيْ جُحْرٍ، فَقَالَ: وُقِيتُمْ شَرَّهَا، وَوُقِيَتْ شَرَّكُمْ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: "فَاَمَّا ابْنُ جُرَيْجٍ فَقَالَ: كَانَ ذٰلِكَ بِمِنًى"

** زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ مرسلات نازل ہوئی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر اُسے سیکھ لیا' ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے پڑھے ہوئے زیادہ دیر نہیں گزری تھی اور مجھے اندازہ نہیں ہو پایا تھا کہ یہ سورت (فَبِاَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ) پر ختم ہوگی یا (وَاِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ) (المرسلات: 48) پر ختم ہوگی' اسی دوران ایک بل میں سے ایک سانپ نکلا (اور پھر واپس بل میں گھس گیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے شر سے تمہیں بچا لیا گیا ہے اور تمہارے نقصان سے اسے بچا لیا گیا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت منیٰ میں موجود تھے۔

8390 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ: اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ، وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا

** عامر بن سعد نے اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا ہے' آپ نے اسے چھوٹے فاسق کا نام دیا ہے۔

8391 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمَّاهُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ، وَزَغًا رَفَعَ اللّٰهُ لَهُ تِسْعَ دَرَجَاتٍ، وَحَطَّ عَنْهُ تِسْعَ خَطِيئَاتٍ قَالَ الْقَاسِمُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَنْ قَتَلَ وَزَغًا، ثُمَّ اَقْبَلَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ عَدْلُ رَقَبَةٍ

** قاسم بن محمد نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی چھپکلی کو مار دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے نو درجات بلند کرتا ہے اور اُس کے نو گناہ ختم کر دیتا ہے''۔

قاسم بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ فرماتی ہیں: جو شخص چھپکلی کو مار دیتا ہے اور پھر آ کر دو رکعت ادا کرتا ہے تو اُسے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

8392 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتِ الضُّفْدَعُ تُطْفِئُ النَّارَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَكَانَ الْوَزَغُ يَنْفُخُ فِيهِ، فَنَهَى عَنْ قَتْلِ هٰذَا، وَاَمَرَ

بِقَتْلِ هَذَا

✽✽ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''مینڈک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو بجھانے کی کوشش کررہا تھا جبکہ چھپکلی اُس میں پھونک مارکر (اُسے بھڑکانے کی کوشش کررہی تھی) اس لیے اِس (مینڈک) کوقتل کرنے سے منع کیا گیا ہے اوراُس (چھپکلی) کو مارنے کاحکم دیا گیا ہے''۔

8393 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ الشَّامِيُّ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اٰمِنُوا الضُّفْدَعَ؛ فَاِنَّ صَوْتَهُ الَّذِي تَسْمَعُونَ تَسْبِيحٌ، وَتَقْدِيسٌ، وَتَكْبِيرٌ، اِنَّ الْبَهَائِمَ اسْتَاْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ اَنْ تُطْفِءَ النَّارَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ، فَاَذِنَ لِلضَّفَادِعِ فَتَرَاكَبَتْ عَلَيْهِ، فَاَبْدَلَهَا اللّٰهُ بِحَرِّ النَّارِ الْمَاءَ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم لوگ مینڈک کوامان دو' کیونکہ اُس کی وہ آواز جسے تم سنتے ہواُس میں تسبیح ہوتی ہے' تقدیس ہوتی ہے' تکبیر ہوتی ہے' تمام جانوروں نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی تھی کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو بجھانے کی کوشش کریں' تو پروردگار نے مینڈک کواجازت دی تھی' وہ اس میں کودگیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آگ کی گرمی کی جگہ اُسے پانی میں رکھا''۔

8394 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ، وَزَغًا كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعَ خَطِيئَاتٍ

✽✽ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص کسی چھپکلی کو مارتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے سات گناہ معاف کرتا ہے''۔

8395 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اُمِّ شَرِيكٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ

✽✽ سعید بن مسیب نے سیّدہ اُم شریک رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں چھپکلی کو مارنے کاحکم دیا تھا۔

8395- صحیح البخاری' کتاب بدء الخلق' باب : خیر مال المسلم غنم یتبع بها شعف الجبال' حدیث:3146' صحیح مسلم' کتاب السلام' باب استحباب قتل الوزغ' حدیث:4248' سنن الدارمی' من کتاب الاضاحی' باب فی قتل الوزغ' حدیث:1980' سنن ابن ماجه' کتاب الصید' باب قتل الوزغ' حدیث:3226' السنن الصغری' کتاب مناسك الحج' قتل الوزغ' حدیث:2850' السنن الکبری للنسائی' کتاب المناسك' اشعار الهدی' قتل الوزغ' حدیث:3740' مسند الحمیدی' حدیث ام شریك رضی الله عنها' حدیث:345' مسند اسحاق بن راهویه' ما یروی عن ام عمارة' حدیث:1979

8396 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً، فَلَهُ بِهِ صَدَقَةٌ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص چھپکلی کو مارتا ہے تو اس وجہ سے اُسے صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

8397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ يَرْوِيهِ قَالَ: مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً كَانَ لَهُ قِيرَاطُ اَجْرٍ

* * قتادہ روایت کرتے ہیں: جو شخص چھپکلی کو مارتا ہے اُسے ایک قیراط اجر ملتا ہے۔

8398 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اقْتُلُوا الْوَزَغَ، فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم لوگ چھپکلی کو مار دو کیونکہ وہ شیطان ہوتا ہے۔

8399 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: الْفَارَةُ مَمْسُوخَةٌ بِآيَةِ اَنَّهُ يُقَرَّبُ اِلَيْهَا لَبَنُ اللِّقَاحِ، فَلَا تَذُوقُهُ وَيُقَرَّبُ لَهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهُ، فَقَالَ لَهُ هَمَّامٌ: اَشَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَفَنَزَلَتْ عَلَيَّ التَّوْرَاةُ؟

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چوہوں کی شکل مسخ کر دی گئی' اس کی نشانی یہ ہے کہ اگر اُن کے سامنے اونٹنی کا دودھ رکھا جائے تو وہ اُسے نہیں چکھتے ہیں اور اگر اُن کے سامنے بکری کا دودھ رکھا جائے تو وہ اُسے پی لیتے ہیں۔

ہمام نامی راوی نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اور کیا مجھ پر تورات نازل ہوئی تھی۔

8400 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ لِعَائِشَةَ رُمْحٌ تَقْتُلُ بِهِ الْاَوْزَاغَ

* * قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک نیزہ تھا' جس کے ذریعہ وہ چھپکلیاں مارا کرتی تھیں۔

بَابُ هَلْ يُقَرِّدُ الْمُحْرِمُ بَعِيرَهُ؟

باب: کیا احرام والا شخص اپنے اونٹ کی جوئیں مار سکتا ہے؟

8401 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَنْزِعَ الْحَلَمَةَ وَالْقُرَادَ عَنْ بَعِيرِهِ.

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما احرام والے شخص کے لیے یہ بات مکروہ قرار دیتے تھے کہ وہ اپنے اونٹ کی جوئیں مارے۔

8402 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

8403 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ قُرَادًا اَوْ حُطْبَانًا وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِتَمْرَةٍ اَوْ تَمْرَتَيْنِ

* * ابن حرملہ بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو احرام کی حالت میں (اپنے جانور کی) جوئیں مار دیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ ایک یا دو کھجوریں صدقہ کرے گا۔

8404 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ نَافِعٍ، وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، اَنَّهُمَا سَمِعَا عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كُنْتُ جَزَّارًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - وَقَدْ اَحْرَمْتُ -: قُمْ فَقَرِّدْ هٰذَا الْبَعِيرَ، فَقُلْتُ: اِنِّي مُحْرِمٌ فَلَمَّا اَتَى السُّقْيَا قَالَ: قُمْ فَانْحَرْ هٰذِهِ الْجَزُورَ فَنَحَرْتُهَا قَالَ: - وَهْبٌ فِي حَدِيثِهِ - "لَا، اُمَّ لَكَ - وَقَالَ هِشَامٌ: لَا، اُمَّ لِلْاٰخَرِ - كَمْ - وَيْلَكَ - تُرَاكَ قَتَلْتَ مِنْ قُرَادٍ وَحَلَمَةٍ"

* * عکرمہ بیان کرتے ہیں: میں ایک قصاب تھا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے تو احرام باندھ لیا ہے' تم اُٹھو اور اس اونٹ کی جوئیں نکال دو۔ میں نے کہا: میں نے بھی احرام باندھا ہوا ہے' جب وہ سقیا کے مقام پر پہنچے تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُٹھو اور اس اونٹ کو قربان کردو' میں نے اُسے قربان کر دیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہاری ماں نہ رہے! (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تمہارا ستیاناس ہو! تم یہ سمجھتے تھے (کہ اونٹ کی) جوئیں مارنے پر تم پر (وبال ہو گا اور اب اونٹ کو تم نے قربان کر دیا ہے)۔

8405 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: ذُكِرَ التَّقْرِيدُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَرِهْتُهُ، فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ اَمَرَنِي فَنَحَرْتُ جَزُورًا، فَقَالَ: لَا اُمَّ لَكَ كَمْ تَرَى فِيهَا مِنْ قُرَادَةٍ، وَحَلَمَةٍ، وَحَمْنَانَةٍ

* * عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے اونٹ کی جوئیں نکالنے کا ذکر ہوا' میں نے اسے مکروہ قرار دیا' راستہ میں کسی جگہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے ہدایت کی تو میں نے اونٹ کو ذبح کر دیا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہاری ماں نہ رہے! جوؤں کے بارے میں تم کتنے پریشان تھے۔

8406 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كُنْتُ جَزَّارًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - وَقَدْ اَحْرَمْتُ - قُمْ فَقَرِّدْ هٰذَا الْبَعِيرَ، فَقُلْتُ: اِنِّي مُحْرِمٌ فَلَمَّا اَتَى السُّقْيَا قَالَ: قُمْ فَانْحَرْ هٰذِهِ الْجَزُورَ، فَنَحَرْتُهَا، فَقَالَ: لَا اُمَّ لَكَ، كَمْ تَرَاكَ قَتَلْتَ فِيهَا مِنْ قُرَادٍ، وَمِنْ حَلَمَةٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: "وَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: وَحَمْنَانَةٍ، وَهُوَ الْقُرَادُ الصَّغِيرُ"

* * عکرمہ بیان کرتے ہیں: میں قصاب تھا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اُٹھو اور اس اونٹ کی جوئیں

نکال دو! میں اُس وقت احرام باندھ چکا تھا' اس لیے میں نے عرض کی: میں احرام باندھ چکا ہوں۔ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سقیا کے مقام پر پہنچے تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُٹھو اور اس اونٹ کو قربان کر دو! میں نے اُسے قربان کر دیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہاری ماں نہ رہے! تم جوؤں کو مارنے پر خود پر کتنا (گناہ) سمجھتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں ''حمنانہ'' کا بھی ذکر ہے اور یہ چھوٹی جوؤں کو کہتے ہیں۔

8407 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الَّذِي يَكُونُ فِي بَعِيرِ الْمُحْرِمِ، فَيُرِيدُ اَنْ يُدَاوِيَهُ، وَيُلْقِيَ عَنْهُ الدُّودَ فَكَاَنَّهُ كَرِهَهُ، فَسَاَلْتُ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: قَرِّدْ بَعِيرَكَ وَدَاوِهِ

٭٭ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے اس بارے میں دریافت کیا کہ احرام والے شخص کے اونٹ کے (جسم میں جوئیں پڑ جاتی ہیں) اور وہ اُس اونٹ کو ٹھیک کرنے کے لیے اُن کیڑوں کو اُس میں سے نکالتا ہے' تو سعید نے اسے مکروہ قرار دیا' میں نے عکرمہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اپنے اونٹ کی جوئیں نکالو اور اُسے دواء دو (یا اُس کا علاج کرو)۔

8408 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عِيسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: الْمُحْرِمُ يُقَرِّدُ بَعِيرَهُ، وَنُحَنِّيهِ بِالْقَطِرَانِ

٭٭ ابوشعثاء فرماتے ہیں: احرام والا شخص اپنے اونٹ کی جوئیں نکالے گا' ہم قطران (کولتار کی مانند ایک چیز جسے کچھ درختوں سے گوند حاصل کر کے بنایا جاتا ہے) اس کے ذریعہ اُنہیں لیپ کرتے تھے۔

8409 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَرِّدُ بَعِيرَهُ بِالسُّقْيَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي طِينٍ،

٭٭ ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ سقیا کے مقام پر احرام کی حالت میں موجود تھے اور اپنے اونٹ کی جوئیں نکال کر مٹی میں پھینک رہے تھے۔

8410 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ رَبِيعَةَ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: فِي طِينٍ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اُس میں لفظ ''مٹی میں'' منقول نہیں ہے۔

بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ قَتْلِهِ مِنَ الدَّوَابِّ

باب: کون سے جانوروں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے؟

8411 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَزَلَ نَبِيٌّ

مِنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ، وَكَانَ جِهَازُهُ تَحْتَهَا فَقَرَصَتْهُ نَمْلَةٌ، فَاَمَرَ بِجِهَازِهِ فَرُفِعَ، ثُمَّ اَمَرَ بِالشَّجَرَةِ، فَاُحْرِقَتْ، فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةٌ وَاحِدَةٌ، يَعْنِي الَّتِي قَرَصَتْهُ،

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نبی علیہ السلام نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا' اُن کا ساز وسامان اُس درخت کے نیچے موجود تھا' ایک چیونٹی نے اُنہیں کاٹ لیا' اُن کے حکم کے تحت اُن کا سامان اُٹھایا گیا' پھر اُن کے حکم کے تحت اُس درخت کو جلا دیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف یہ وحی کی کہ تم نے صرف ایک چیونٹی کو کیوں نہیں مارا' یعنی صرف اُس چیونٹی کو کیوں نہیں مارا' جس نے اُنہیں ڈسا تھا۔

8412 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

8413 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا، فَمَا دُونَهُ بِغَيْرِ حَقٍّ عَجَّ اِلَى اللّٰهِ اَوْ قَالَ: رَحَّ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ: يَا رَبِّ قَتَلَنِي فُلَانٌ بِغَيْرِ مَنْفَعَةٍ

✻✻ قتادہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے چڑیا اور اُس سے چھوٹے کسی پرندہ کو ناحق طور پر مارا تو وہ (پرندہ) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! فلاں شخص نے مجھے کسی فائدہ کے بغیر مار دیا تھا۔

8414 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ صُهَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْسَانًا يَقْتُلُ عُصْفُورًا بِغَيْرِ حَقِّهِ اِلَّا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَنْهُ قَالُوا: وَمَا حَقُّهُ؟ قَالُوا: يَذْبَحُهُ فَيَاْكُلُهُ، وَلَا يَقْطَعُ رَاْسَهُ فَيَرْمِي بِهِ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص ناحق طور پر چڑیا کو مار دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس شخص سے اس بارے میں حساب لے گا۔ لوگوں نے عرض کی: اُس کا حق کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ اُسے ذبح کر کے اُسے کھائے اور اُس کا سر کاٹ کر اُسے پھینک نہ دے''۔

8415 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةِ، وَالنَّحْلَةِ، وَالْهُدْهُدِ، وَالصُّرَدِ"

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مارنے سے منع کیا ہے: چیونٹی' شہد

کی مکھی ہُدہُد صرد (مخصوص قسم کا پرندہ)۔

8416 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِی سُفْيَانَ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: إِذَا اَذَتْكَ النَّمْلَةُ فَاقْتُلْهَا قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: اِنَّا لَنُغْرِقُهَا بِالْمَاءِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَاَخْبَرَنِیْ خَالِدُ بْنُ اَبِی خَالِدَةَ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ يَقْتُلُ الذَّرَّ يَكُوْنُ عَلٰی بِسَاطِهٖ "

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب چیونٹی تمہیں تکلیف دے تو تم اُسے ماردو۔

ایک اور سند کے ساتھ عطاء کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے

جبکہ ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: طاؤس فرماتے ہیں کہ ہم اُن چیونٹیوں کو پانی میں ڈبو دیں گے۔

خالد بن ابوخالد نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے ابوالعالیہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی بچھونی پر موجود چیونٹیوں کو ماردیا تھا۔

8417 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَيْرٍ، اَوْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذِّبَّانُ فِی النَّارِ اِلَّا النَّحْلَ، وَكَانَ يَنْهٰی عَنْ قَتْلِهِنَّ، وَعَنْ اِحْرَاقِ الطَّعَامِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمام مکھیاں جہنم میں ہوں گی' صرف شہد کی مکھی کا معاملہ مختلف ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مارنے سے منع کرتے تھے اور کھانے کو جلانے سے منع کرتے تھے۔

8418 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ اَبِی نُعْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا تَقْتُلُوا الضُّفْدَعَ؛ فَاِنَّ صَوْتَهَا الَّذِی تَسْمَعُوْنَ تَسْبِيْحٌ، وَتَقْدِيْسٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم لوگ مینڈک کو نہ مارو' کیونکہ اُس کی جو آواز تم سنتے ہو' وہ تسبیح اور تقدیس پر مشتمل ہوتی ہے۔

8419 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَنْهٰی الْمُحْرِمَ اَنْ يَقْتُلَ الرَّخَمَةَ اَوِ الْقُمَّلَ فِی الْحَرَمِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ احرام والے شخص کو حرم کی حدود میں رخمہ (نامی پرندہ' شاید اس سے مراد گدھ ہو) یا جوئیں مارنے سے منع کرتے تھے۔

بَابُ هَلْ يَحْكُمُ الَّذِي يُصِيبُ الصَّيْدَ عَلٰى نَفْسِهِ؟ وَكَيْفَ يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَصْنَعَ؟

باب: جوشخص شکار کرلیتا ہے کیاوہ اپنی ذات کے حوالے سے خود فیصلہ کرسکتا ہے (کہ اُس کا فدیہ کیا ہوگا)؟ اور ایسی صورت میں اُسے کیا کرنا چاہیے؟

8420 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ، يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ اَرْبَدُ اَصَابَ ضَبًّا فَاَتَى عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اُحْكُمْ فِيهِ فَحَكَمَ فَصَدَّقَهُ عُمَرُ

٭٭ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک صاحب جن کا نام اربد تھا' اُنہوں نے ایک گوہ کو شکار کرلیا' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تم اس کے بارے میں خود فیصلہ کرو۔ اُنہوں نے جو فیصلہ دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی تصدیق کی۔

8421 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ، اَنَّهُ شَهِدَ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ صَفْوَانَ، وَجَائَهُمَا رَجُلٌ اَصَابَ صَيْدًا، فَقَالَ: احْكُمَا عَلَيَّ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ، لِابْنِ صَفْوَانَ: اِمَّا اَنْ تَقُولَ، وَاُصَدِّقُكَ، وَاِمَّا اَنْ اَقُولَ، وَتُصَدِّقُنِي، فَقَالَ ابْنُ صَفْوَانَ: قُلْ، وَاُصَدِّقُكَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فِيهِ كَذَا، وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ ابْنُ صَفْوَانَ

٭٭ لاحق بن حمید بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن صفوان کے پاس موجود تھے' ان دونوں کے پاس ایک صاحب آئے جنہوں نے شکار کیا تھا' اُن صاحب نے کہا: آپ دونوں حضرات میرے بارے میں فیصلہ دیں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ابن صفوان سے کہا: یا تو تم جواب دے دو اور میں تمہاری تصدیق کردوں گا' یا میں جواب دے دیتا ہوں اور تم میری تصدیق کردینا۔ تو ابن صفوان نے کہا: آپ جواب دے دیں' میں آپ کی تصدیق کردوں گا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس بارے میں یہ' یہ لازم ہوگا۔ تو ابن صفوان نے اُن کی بات کی تصدیق کی۔

بَابُ صَيْدِ الْاَنْهَارِ

باب: دریا کے شکار کا حکم

8422 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنْ فَلَاةِ الْمِيَاهِ لَيْسَتْ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ؟ قَالَ: لَا وَتَلَا عَلَيَّ: (هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ) (الفرقان: 53) قَالَ: وَسَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ ابْنِ الْمَاءِ اَصَيْدُ بِرٍّ هُوَ اَمْ صَيْدُ بَحْرٍ؟ وَعَنْ اَشْبَاهِهِ قَالَ: حَيْثُ يَكُونُ اَكْثَرُ فَهُوَ صَيْدُهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کہ بے آب وگیاہ جگہ پر جو پانی موجود ہوتے ہیں' کیا وہ سمندر کا شکار شمار نہیں ہوں گے؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں! پھر اُنہوں نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''یہ میٹھا اور شیریں ہے اور وہ کھاری اور کڑوا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ابن الماء (نامی جانور) کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا یہ خشکی کا شکار ہے' یا سمندر کا شکار ہے؟ اور اس جیسے دیگر جانوروں کا کیا حکم ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ جس جگہ زیادہ ہوں گے' وہاں کا شکار شمار ہوں گے۔

8423 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الَّذِي يَعِيشُ فِي الْبَحْرِ، وَالْبَرِّ فَاَصَابَهُ مُحْرِمٌ، فَعَلَيْهِ جَزَاؤُهُ

❊❊ عطاء فرماتے ہیں: جو جانور سمندر کے اندر اور خشکی کے اندر زندہ رہتا ہے اور پھر احرام والا شخص اُس کا شکار کر لیتا ہے' تو اُس پر اُس کی جزاء لازم ہوگی۔

بَابُ الْمِثْلِ بِالْحَيَوَانِ

باب: جانور کا مثلہ کرنا

8424 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَصْبِرَ الرُّوحَ

❊❊ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کسی ذی روح (جانور) کو باندھ کر مارا جائے۔

8425 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ قَتْلُ الْبَهَائِمِ، وَقَتْلُ الرُّهْبَانِ

❊❊ زہری فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ جانوروں کو مار دیا جائے' یا راہبوں کو مار دیا جائے۔

8426 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: " نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ يَقُولُ: عَنْ اَكْلِهَا "

❊❊ عکرمہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ سے منع کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: یعنی اُسے کھانے سے منع کیا ہے۔

8427 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَّخَذَ الرُّوحُ غَرَضًا

❊❊ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کسی ذی روح (جانور) کو نشانہ بنایا جائے (یعنی اُس پر نشانہ بازی کی مشق کی جائے)۔

8428 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ

عُمَرَ اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ قَدْ اَعَدُّوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُمَثِّلُ بِالْبَهَائِمِ

✽✽ سعید بن جبیر‘ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا‘ جنہوں نے ایک مرغی کو باندھا ہوا تھا اور اُس پر تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے رسول نے اُن لوگوں پر لعنت کی ہے‘ جو جانوروں کا مثلہ کرتے ہیں۔

8429 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهِيمَةُ، وَنَهَى عَنْ اَكْلِهَا يُتَّخَذُ غَرَضًا يُعْبَثُ بِهَا

✽✽ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ جانوروں کو باندھ کر (اُن پر نشانہ بازی کی مشق کی جائے)۔ آپ نے اُنہیں کھانے سے بھی منع کیا ہے‘ جنہیں نشانہ بازی کے لیے رکھا گیا ہو اور فضول میں یہ کام کیا گیا ہو۔

بَابُ مَا يُقْتَلُ وَلَيْسَ بِعَدُوٍّ

باب: کسی ایسے جانور کو قتل کرنا‘ جو حملہ آور نہیں ہوتا

8439 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي اَحْتَكُّ وَاَنَا مُحْرِمٌ، فَقَتَلْتُ ذَرَّاتٍ؟ فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِقَبَضَاتٍ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو سنا‘ اُن سے ایک شخص نے دریافت کیا‘ اُس نے کہا: میں احرام باندھے ہوئے ہوتا ہے‘ مجھے خارش ہوتی ہے تو میں کچھ چیونٹیوں کو مار دیتا ہوں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم کچھ مٹھیاں (اناج) صدقہ کر دو۔

8431 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ اُمَّ حُبَيْنٍ فَحَكَمَ عُثْمَانُ عَلَيْهِ فِيهَا بِحَمَلٍ وَهُوَ الْفَصِيلُ "

✽✽ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے چھپکلی کو مار دیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس پر بکری کے چھ ماہ کے بچے کی ادائیگی کو لازم قرار دیا (راوی کہتے ہیں:) یہاں حمل سے مراد فصیل ہے۔

8432 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْقِرْدِ يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ؟ فَقَالَ: يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ

✽✽ اشعث نے عطاء کے حوالے سے بندروں کے بارے میں نقل کیا ہے‘ جن کو حرم کی حدود میں مار دیا جاتا ہے‘ تو اُنہوں نے فرمایا ہے: اس کے بارے میں تم میں سے دو عادل لوگ فیصلہ دیں گے۔

8433 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا غُرْمَ فِيهِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اس میں کسی تاوان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

8434 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ لَيْثٍ، اَنَّهُ رَاَى مُجَاهِدًا، وَهُوَ بِعَرَفَةَ لَسَعَتْهُ نَمْلَةٌ فِيْ صَدْرِهِ فَحَدَبَهَا حَتّٰى قَطَعَ رَاْسَهَا فِيْ صَدْرِهِ

٭٭ لیث بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے مجاہد کو دیکھا وہ عرفہ میں موجود تھے ایک چیونٹی نے اُن کے سینہ پر کاٹ لیا' اُنہوں نے اُنہیں مسل کر اُس کے سر کو اپنے سینہ پر ہی کاٹ دیا۔

8435 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَغَيْرُهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْبَقِّ وَاَنَا مُحْرِمٌ؟ فَقَالَ: اقْتُلْهُ، فَاِنَّهُ عَدُوٌّ، قَالَ سُفْيَانُ: " وَالْبَقُّ: الْبَعُوضُ "

٭٭ عبیداللہ بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے مچھر کے بارے میں دریافت کیا جبکہ میں احرام کی حالت میں ہوتا ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُسے مار سکتے ہو کیونکہ وہ دشمن ہے۔ سفیان کہتے ہیں: لفظ بق سے مراد مچھر ہے۔

8436 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْعَبَّاسِ الْعَامِرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: مَا اُبَالِي، وَلَوْ قَتَلْتُ مِنْهَا كَذَا، وَكَذَا

8436- سعید بن جبیر فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروانہیں کرتا خواہ میں اتنے اور اتنے (مچھر) ماردوں۔

بَابُ الْاِخْصَاءِ

باب: (کسی جانور کو) خصی کرنا

8437 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ اَخْصَى جَمَلًا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک اونٹ کو خصی کردیا تھا۔

8438 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اَخْصَى بَغْلًا لَهُ

٭٭ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے اپنے خچر کو خصی کردیا تھا۔

8439 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَشِيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِهِ بَاْسًا

٭٭ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

8440 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: " اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْاِخْصَاءَ، وَيَقُوْلُ: فِيْهِ نَمَاءُ الْخَلْقِ "

** نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ (جانور کو) خصی کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے وہ یہ فرماتے تھے: اس طرح مخلوق کی نشوونما ہوتی ہے (یعنی مخلوق کی بڑھوتری کا سلسلہ ختم ہو جائے گا)۔

8441 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ نَهَى عَنْ خِصَاءِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: وَهَلِ النَّمَاءُ اِلَّا فِي الذُّكُورِ؟

** سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بکروں کو خصی کرنے سے منع کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ جانوروں کی نسل میں اضافہ صرف مذکر جانوروں کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔

8442 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلَى سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَنْ لَا يُخْصَى فَرَسٌ

** ابراہیم بن مہاجر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ گھوڑے کو خصی نہ کیا جائے۔

8443 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ رَاَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَخْصِي الْخَيْلَ، ثُمَّ يَحْمِلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

** محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو گھوڑے کو خصی کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے پھر اُسے اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے دے دیا تھا۔

8444 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قَوْلِهِ: (فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ) (النساء: 119) قَالَ: مِنْ تَغْيِيرِ خَلْقِ اللّٰهِ الْخِصَاءُ

** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تو وہ ضرور اللہ کی تخلیق کو تبدیل کر دیں گے''۔

تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی تخلیق کو تبدیل کرنے میں خصی کرنا بھی شامل ہے۔

8445 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ، وَالْمُثَنَّى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِي بَزَّةَ قَالَ: اَمَرَنِي مُجَاهِدٌ اَنْ اَسْاَلَ عِكْرِمَةَ عَنْ قَوْلِهِ: (فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ) (النساء: 119) قَالَ: هُوَ الْخِصَاءُ قَالَ: فَاَخْبَرْتُ مُجَاهِدًا فَقَالَ: اَخْطَاَ، لَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ: دِينُ اللّٰهِ،

** قاسم بن بزہ بیان کرتے ہیں: مجاہد نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں عکرمہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کروں: ''تو وہ ضرور اللہ کی تخلیق کو تبدیل کر دیں گے'' تو اُنہوں نے فرمایا: اس سے مراد خصی کرنا ہے میں نے مجاہد کو یہ بات بتائی تو اُنہوں نے کہا: اُنہوں نے غلط کہا ہے اللہ کی تخلیق کو تبدیل کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ کے دین کو تبدیل کر دیں گے۔

8446 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْخِصَاءُ مِثْلَةٌ

✽✽ مجاہد فرماتے ہیں: خصی کرنا' مثلہ کرنا ہے۔

8447 - اقوالِ تابعین: قَالَ: سَأَلْتُ الْاَوْزَاعِيَّ عَنِ الْخِصَاءِ، فَقَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ خِصَاءَ كُلِّ شَيْءٍ لَهُ نَسْلٌ

✽✽ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام اوزاعی سے خصی کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: پہلے لوگ ہر قسم کے جانور کو خصی کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے کیونکہ اس سے نسل برقرار رہتی ہے۔

8448 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي شُبَيْلٌ، اَنَّهُ سَمِعَ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُولُ: الْخِصَاءُ مُثْلَةٌ. قَالَ: وَاَمَرْتُ ابْنَ النَّبَّاحِ فَسَاَلَ عَنْهُ الْحَسَنَ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ، يَعْنِي الْخِصَاءَ

✽✽ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: خصی کرنا مثلہ کرنا ہے۔ وہ یہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابن نباح کو ہدایت کی' اُنہوں نے حسن بصری سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یعنی خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْوَسْمِ

باب: (جانور پر گرم لوہے کے ذریعہ) داغ لگانا

8449 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: مَنْ وَسَمَ هٰذَا؟ فَقَالُوا: الْعَبَّاسُ فَقَالَ: اَتَسِمُ فِي الْوَجْهِ، وَاَنْتَ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَسِمُ اِلَّا فِي اَبْعَدِ شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ، فَكَانَ يَسِمُ فِي الْجَاعِرَتَيْنِ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک اونٹ کو دیکھا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اسے داغ کس نے لگایا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا آپ اللہ کے رسول کے چچا ہو کر (جانور کے) چہرہ پر داغ لگاتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تو اُس جگہ داغ لگاؤں گا' جو چہرہ سے سب سے زیادہ دور ہوگی۔ تو نبی اکرم ﷺ کی جانور کی سرین کے پاس داغ لگایا کرتے تھے۔

8450 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا

8450- صحيح مسلم' كتاب اللباس والزينة' باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه' حديث: 4047' صحيح ابن حبان' كتاب الحظر والاباحة' باب المثلة' ذكر لعن المصطفى صلى الله عليه وسلم من فعل هذين الفعلين' حديث: 5703' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب قسم الصدقات' باب ما جاء في موضع الوسم وفي صفة الوسم' حديث: 12388' مسند احمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه' حديث: 13903

✻✻ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا' تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرے' جس نے ایسا کیا ہے۔

8451 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِمَارٍ قَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهِ يُدَخِّنُ مِنْخَرَاهُ، فَقَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا لَا يَسِمْ اَحَدٌ الْوَجْهَ، وَلَا يَضْرِبَنَّ اَحَدٌ الْوَجْهَ

✻✻ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک گدھے کے پاس سے ہوا' جس کے چہرہ پر داغ لگایا گیا تھا اور اُس کے نتھنوں سے دھواں نکل رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس پر لعنت کرے' جس نے ایسا کیا ہے' کوئی بھی شخص چہرے پر داغ نہ لگائے اور کوئی بھی شخص چہرے پر ہرگز نہ مارے۔

8452 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْبَدِ وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا، قَالَ شُعْبَةُ: " اَكْثَرُ ظَنِّي اَنَّهُ قَالَ: الْاُذُنَ

✻✻ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اُس وقت بکریوں کو داغ لگا رہے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں: میرا غالب گمان یہ ہے کہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اُن کے کانوں پر داغ لگا رہے تھے''۔

بَابُ الصَّيْدِ يَغِيبُ مَقْتَلُهُ

باب: ایسے شکار کا حکم جو مقتل سے غائب ہو جائے

8453 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: كَتَبَ مَعِي اَهْلُ الْكُوفَةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَلَمَّا جِئْتُهُ كَفَانِي النَّاسُ مَسْاَلَتَهُ، فَجَائَهُ رَجُلٌ مَمْلُوكٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبَّاسٍ اَنَا اَرْمِي الصَّيْدَ فَاُصْمِي، وَاُنْمِي، فَقَالَ: مَا اَصْمَيْتَ فَكُلْ، وَمَا تَوَارَى عَنْكَ لَيْلَةً فَلَا تَاْكُلْ، وَاِنِّي لَا اَدْرِي اَنْتَ قَتَلْتَهُ اَمْ غَيْرُكَ قَالَ: فَاِنِّي رَجُلٌ مَمْلُوكٌ يَمُرُّ بِي الْمَارُّ فَيَسْتَسْقِيْنِي مِنَ اللَّبَنِ فَاَسْقِيهِ قَالَ: اِنْ خِفْتَ اَنْ يَمُوتَ مِنَ الْعَطَشِ، فَاسْقِهِ مَا يُبَلِّغُهُ غَيْرَكَ، ثُمَّ اسْتَاْذِنْ اَهْلَكَ مَا سَقَيْتَهُ قَالَ: ثُمَّ اِنِّي اَجِدُ الْبَحْرَ قَدْ جَفَلَ سَمَكًا قَالَ: فَلَا تَاْكُلْ مِنْهُ طَافِيًا

✻✻ عبداللہ بن ابو ہذیل نے یہ بات بیان کی ہے: اہلِ کوفہ نے میرے ہاتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف ایک خط لکھا (جس میں مسئلہ دریافت کیا گیا تھا) جب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو میری جگہ دوسرے لوگوں نے یہ مسئلہ دریافت کیا' ایک غلام اُن کے پاس آیا اور بولا: اے ابو عباس! میں نے شکار کو تیر مارا اور پھر وہ اسی وقت

مر گیا' یا میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جسے تم نے اسی وقت مار دیا ہو' اُسے تم کھا لو اور جو ایک رات تک تم سے پوشیدہ رہا ہو' اُسے تم نہ کھاؤ' کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ تم نے اُسے قتل کیا ہے' یا کسی اور نے اسے قتل کیا ہو گا۔ اُس شخص نے کہا: میں ایک غلام ہوں' ایک گزرنے والا میرے پاس سے گزرتا ہے اور مجھ سے پینے کے لیے دودھ مانگتا ہے' تو کیا میں (اپنے آقا کے جانور کا دودھ) اُسے پینے کے لیے دے دوں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ پیاس کی وجہ سے مر جائے گا' تو تم اُسے اتنا پینے کے لیے دو جس کے ذریعہ وہ تمہارے علاوہ کسی اور تک پہنچ سکے اور پھر تم نے جو اُسے پینے کے لیے دیا تھا اُس کے بارے میں اپنے مالک سے اجازت لے لینا۔ اُس نے کہا: میں سمندر کو پاتا ہوں کہ وہ ایک مچھلی کو باہر پھینک دیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس میں سے طافی (جو مر کر پانی پر تیرنے لگے) کو نہ کھانا۔

8454 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُ سَهْمَهُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ قَالَ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ لَاَمَرْتُكَ بِاَكْلِهِ، وَلٰكِنْ لَا اَدْرِي لَعَلَّهُ قَتَلَهُ بَرْدٌ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ

* * عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کسی شکار کو تیر مارتا ہے اور پھر وہ اگلے دن اپنا تیر اُس شکار میں لگا ہوا پاتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر مجھے اس بات کا علم ہو کہ تمہارے تیر نے اُسے مارا ہے تو میں تمہیں اُسے کھانے کی اجازت دے دوں گا لیکن مجھے نہیں پتا ہو سکتا ہے کہ وہ سردی کی وجہ سے مر گیا ہو' یا کسی اور وجہ سے مر گیا ہو۔

8455 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي اَرْمِي الصَّيْدَ فَاُصْمِي، وَاُنْمِي، فَقَالَ: مَا اَصْمَيْتَ فَكُلْ، وَمَا اَنْمَيْتَ فَلَا تَاْكُلْ

* * مقسم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: میں نے شکار کو تیر مارا تو وہ اسی وقت گر گیا' یا میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جسے تم نے اسی وقت گرا دیا ہو اسے تم کھا لو اور جسے تم نے اوجھل کر دیا ہو' اُسے تم نہ کھاؤ۔

8456 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَمَيْتُ صَيْدًا فَتَغَيَّبَ عَنِّي لَيْلَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هَوَامَّ اللَّيْلِ كَثِيرَةٌ وَبِهِ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

* * زیاد بن ابو مریم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک شکار کو تیر مارا' وہ ایک رات تک مجھ سے اوجھل رہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کو نکلنے والے (درندے اور جانور) بہت سے ہوتے ہیں۔

امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

8457 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِذَا، وَجَدْتَ سَهْمًا فِيْ صَيْدٍ، وَقَدْ مَاتَ فَلَا تَاْكُلْهُ، فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي مَنْ رَمَاهُ، وَلَا تَدْرِي اَسَمَّى اَمْ لَمْ يُسَمِّ

✽✽ عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب تم شکار میں تیر پاؤ اور وہ شکار مر چکا ہو تو تم اُسے نہ کھاؤ' کیونکہ تم یہ نہیں جانتے کہ اُسے تیر کس نے مارا تھا؟ اور تم یہ بھی نہیں جانتے کہ کیا (اُس تیر مارنے والے شخص نے) بسم اللہ پڑھی تھی' یا بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔

8458 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبَ عَنِّي لَيْلَةً؟ فَقَالَ: اِذَا وَجَدْتَ فِيهِ سَهْمَكَ، وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ اَثَرًا غَيْرَهُ فَكُلْهُ

✽✽ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں شکار کو تیر مارتا ہوں اور وہ ایک رات تک مجھ سے اوجھل رہتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اُس میں اپنا تیر پالیتے ہو اور تم اُس میں اور کوئی نشان نہیں پاتے تو تم اُسے کھالو۔

8459 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ صَيْدٍ رَمَيْتُهُ فَتَغَيَّبَ عَنِّي لَيْلَةً فَوَجَدْتُ فِيهِ سَهْمِي لَمْ اَجِدْ فِيهِ شَيْئًا غَيْرَهُ؟ فَقَالَ: اَمَا اَنَا فَكُنْتُ آكُلُهُ

✽✽ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ایسے شکار کے بارے میں دریافت کیا' جسے میں تیر مارتا ہوں اور وہ ایک رات تک مجھ سے اوجھل رہتا ہے' پھر میں اُس میں اپنا تیر پالیتا ہوں اور مجھے اُس میں اُس تیر کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ملتی۔ تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو ایسے شکار کو کھالوں گا۔

8460 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَمَيْتُ صَيْدًا فَسَقَطَ، فَلَمْ اَزَلْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ قَالَ: كُلْهُ قَالَ: فَاِنْ تَوَارَى عَنْكَ بِالْجِبَالِ، اَوْ بِالْهِضَابِ، فَغَابَ عَنْكَ مَصْرَعُهُ فَدَعْهُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میں ایک شکار کو تیر مارتا ہوں وہ گر جاتا ہے' میں مسلسل اُس پر نظر رکھتا ہوں یہاں تک کہ وہ مر جاتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: تم اُسے کھالو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ پہاڑ یا ٹیلے کے پیچھے تم سے اوجھل ہو جاتا ہے' تمہارے سامنے اُس کے گرنے کی جگہ نہیں رہتی تو تم اُسے ترک کردو۔

8461 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَبْيٍ قَدْ اَصَابَهُ بِالْاَمْسِ، وَهُوَ مَيِّتٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَرَفْتُ فِيهِ سَهْمِي، وَقَدْ رَمَيْتُهُ بِالْاَمْسِ، فَقَالَ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ اَكَلْتُهُ، وَلٰكِنْ لَا اَدْرِي هَوَامُّ اللَّيْلِ كَثِيرَةٌ، وَلَوْ اَعْلَمُ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ اَكَلْتُهُ

✽✽ حسن بن محمد بن علی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہرن لے کر حاضر ہوا' جسے اُس نے گزشتہ شام شکار کیا تھا اور وہ ہرن مردہ تھا' اُس نے عرض کی: میں نے اس میں اپنے تیر کو پہچان لیا ہے' میں نے اسے گزشتہ شام تیر مارا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے یہ پتا ہو کہ تمہارے تیر نے اسے مارا ہے تو میں اسے کھالوں گا'

لیکن مجھے نہیں معلوم، رات کو نکلنے والے جانور بہت سے ہیں اگر مجھے پتا ہو کہ تمہارے تیر نے اسے مارا ہے تو میں اسے کھالوں گا۔

بَابُ مَا اَعَانَ جَارِحَكَ اَوْ سَهْمَكَ، وَالطَّائِرِ يَقَعُ فِي الْمَاءِ

باب: جو تمہارے جارح (یعنی حملہ آور شکاری جانور) یا تمہارے تیر کی مدد کرے نیز پرندے کے پانی میں گر جانے کا حکم

8462 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِذَا رَمَى اَحَدُكُمْ طَائِرًا، وَهُوَ عَلٰى جَبَلٍ فَمَاتَ، فَلَا يَاْكُلْهُ؛ فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَكُونَ قَتَلَهُ تَرَدِّيهِ، اَوْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَمَاتَ، فَلَا يَاْكُلْهُ، فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَكُونَ قَتَلَهُ الْمَاءُ

* * مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی پرندے کو تیر مارے اور وہ پرندہ اُس وقت پہاڑ پر موجود ہو پھر وہ مر جائے تو آدمی اُسے نہ کھائے' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہو کہ وہ نیچے گرنے کی وجہ سے مر گیا ہوگا' یا وہ پرندہ پانی میں گر کر مر جائے تو آدمی اُسے نہ کھائے کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ پانی کی وجہ سے مرا ہوگا۔

8463 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا رَمَيْتَ صَيْدًا فَتَرَدَّى، اَوْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَمَاتَ فَلَا تَاْكُلْهُ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تم شکار کو تیر مارو اور وہ گر جائے' یا پانی میں گر جائے اور مر جائے تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

8464 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ شَرُوسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اِذَا رَمَيْتَ طَائِرًا فَوَقَعَ فِي الْمَاءَ قَبْلَ اَنْ تُذَكِّيَهُ فَلَا تَاْكُلْهُ

* * عکرمہ فرماتے ہیں: جب تم پرندہ کو تیر مارو اور وہ پانی میں گر جائے اور تم اُسے ذبح نہ کرسکو (وہ اس سے پہلے مر جائے) تو تم اسے نہ کھاؤ۔

8465 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ: اَنَّهُ اُتِيَ بِلَحْمِ طَيْرٍ رَمَاهُ رَجُلٌ فَذَبَحَهُ، ثُمَّ تَرَكَهُ فَطَارَ، فَوَقَعَ فِي الْمَاءِ، فَمَاتَ فَاَبَى اَنْ يَاْكُلَ مِنْهُ، وَقَالَ: اَعَانَ عَلٰى نَفْسِهِ

* * عیسیٰ بن ابوعزہ نے امام عامر شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن کے پاس ایک ایسے پرندہ کا گوشت لایا گیا جسے ایک شخص نے تیر مارا' پھر اُسے ذبح کیا' پھر اُسے چھوڑا تو پرندہ اُڑا اور پانی میں جا کر گر کر مر گیا' تو امام شعبی نے اُس کا گوشت کھانے سے انکار کر دیا' اُنہوں نے فرمایا: اس نے اپنی ذات کے حوالے سے اعانت کی ہے (یعنی وہ کسی اور وجہ سے مرا ہے)۔

8466 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا رَمَيْتَ صَيْدًا فَوَقَعَ فِي مَاءٍ، فَاِنْ كَانَ مِنْ صَيْدِ الْمَاءِ فَلَا بَاْسَ بِاَكْلِهِ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: جب تم پرندہ کو تیر مارو اور وہ پانی میں گر جائے تو اگر وہ پانی کا شکار ہو تو اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَمَيْتُ صَيْدًا، فَاَصَبْتُ مَقْتَلَهُ فَتَرَدَّى، اَوْ وَقَعَ فِي مَاءٍ، وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَمَاتَ قَالَ: لَا تَاْكُلْهُ

** ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے دریافت کیا: میں شکار کو تیر مارتا ہوں اور میں اُس جگہ پر تیر مار دیتا ہوں جس کی وجہ سے مارا جائے' پھر وہ پرندہ گرتا ہے' یا پانی میں گر جاتا ہے اور میں اُس کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہوں یہاں تک کہ وہ مر جاتا ہے' تو عطاء نے کہا: تم اُسے نہ کھاؤ۔

بَابُ الصَّيْدِ يُقْطَعُ بَعْضُهُ

باب: جب شکار کا کچھ حصہ کٹ جائے

8468 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِذَا ضَرَبْتَ الصَّيْدَ فَسَقَطَ مِنْهُ عُضْوٌ، ثُمَّ عَدَا حَيًّا فَلَا تَاْكُلْ ذٰلِكَ الْعُضْوَ، وَكُلْ سَائِرَهُ الَّذِي فِيهِ الرَّاْسُ، فَاِنْ مَاتَ حِيْنَ ضَرَبْتَهُ فَكُلْ كُلَّهُ مَا سَقَطَ مِنْهُ، وَمَا لَمْ يَسْقُطْ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَالَهُ عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ

** معمر نے ایک راوی کے حوالے سے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم شکار کو مارو جس کے نتیجہ میں اُس کا کوئی عضو کٹ جائے اور پھر بھی وہ شکار زندہ رہے تو تم اُس عضو کو نہ کھاؤ۔ اور اس حصے کو کھالو جس میں سر موجود ہوتا ہے۔ جب تم نے اسے ضرب لگائی تھی تو اگر وہ اسی وقت مر گیا تھا تو تم اس پورے شکار کو کھا سکتے ہو خواہ اس کا کچھ حصہ کٹ کے گرا ہو یا نہ گرا ہو۔

یہی روایت ابراہیم نخعی کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

8469 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ ضَرَبْتَهُ فَسَقَطَ مِنْهُ عُضْوٌ، ثُمَّ عَدَا فَلَا تَاْكُلِ الَّذِي سَقَطَ، وَكُلْ سَائِرَهُ

** قتادہ فرماتے ہیں: اگر تم اسے ضرب لگاؤ اور اس کا کوئی عضو کٹ کے گر جائے اور پھر وہ شکار آگے بڑھ جائے تو تم اس گرے ہوئے حصے کو نہ کھاؤ' باقی سارے شکار کو کھالو۔

8470 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ رَمَيْتَ طَائِرًا بِحَجَرٍ، فَقَطَعْتَ مِنْهُ عُضْوًا، وَاَدْرَكْتَهُ حَيًّا، فَاِنَّ الْعُضْوَ مِنْهُ مَيْتَةٌ، وَذَكِّ مَا بَقِيَ مِنْهُ وَكُلْهُ، وَاِنْ طَعَنْتَ بِرُمْحِكَ صَيْدًا فَقَتَلْتَهُ، اَوْ

ضَرَبْتَهُ بِسَيْفِكَ فَجَزَلْتَهُ فَكَانَتْ اِبَّاهَا فَكُلْهُ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم پرندے کو پتھر مارو اور اس کا کوئی عضو کٹ کے گر جائے اور پھر تم اس پرندے کو زندہ پاؤ تو وہ کٹا ہوا عضو مردار شمار ہوگا' تم باقی کے پرندے کو ذبح کر کے اسے کھالو اور اگر تم نے شکار کو اپنا نیزہ مارا ہو یا اپنی تلوار ماری ہو اور اسے مار دیا ہو اور اس طرح اس کا جسم کٹ جائے تو تم اسے کھالو۔

8471 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: اِنْ قَطَعَ الْفَخِذَيْنِ، فَاَبَانَهُمَا لَمْ يَأْكُلِ الْفَخِذَيْنِ، وَاَكَلَ مَا فِيهِ الرَّأْسُ، فَاِنْ كَانَ مَعَ الْفَخِذَيْنِ مَا يَكُونُ اَقَلَّ مِنْ نِصْفِ الْوَحْشِ لَمْ يَأْكُلْهُ، وَاَكَلَ مَا يَلِي الرَّأْسَ، فَاِنِ اسْتَوَى النِّصْفَانِ اَكَلَهُمَا جَمِيعًا، وَكُلْ مَا زَادَ مِنْ قِبَلِ الرَّأْسِ، وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ

٭٭ ثوری فرماتے ہیں: اگر وہ رانیں کاٹ دیتا ہے اور وہ الگ ہو جاتی ہیں تو وہ رانوں والا حصہ نہیں کھائے گا' بلکہ سر والا حصہ کھائے گا اور اگر رانوں کے ساتھ کٹنے والا حصہ جانور کے نصف وجود سے کم ہو تو آدمی اسے نہیں کھائے گا' بلکہ سر والے حصے کو کھائے گا اور اگر دونوں حصے برابر ہوں تو آدمی ان دونوں کو کھا سکتا ہے' ویسے سر والی طرف میں اگر زیادہ حصہ ہو تو تم اسے کھالو۔

امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ صَيْدِ الْحَرَمِ يَدْخُلُ الْحِلَّ وَالْاَهْلِ يَسْتَوْحِشُ

باب: جب حرم کا شکار حرم کی حدود سے باہر چلا جائے' یا کوئی پالتو جانور وحشی ہو جائے

8472 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ صَيْدِ الْحَرَمِ اِذَا وُجِدَ فِي الْحِلِّ؟ قَالَ: اِذَا وَجَدْتَهُ فِي الْحِلِّ فَاصْطَدْهُ وَكُلْهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے حرم کے ایسے شکار کے بارے میں دریافت کیا' جو حرم کی حدود سے باہر پایا جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: جب تم اُسے حرم کی حدود سے باہر پاؤ' تو تم اُسے شکار کر کے اُسے کھالو۔

8473 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ حِمَارُ وَحْشٍ، فَاَفْلَتَ فِي دَارِهِ فَلَمْ يَقْدِرُوا اَنْ يَاْخُذُوهُ، فَضَرَبَ عُنُقَهُ بِالسَّيْفِ وَسَمَّى، فَسَاَلَ عَنْ ذَلِكَ ابْنَ مَسْعُودٍ فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهِ

٭٭ زیاد بن ابومریم بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا ایک زیبرا تھا' وہ اُس کے گھر سے چلا گیا' وہ لوگ اُسے نہیں پکڑ سکے' یہاں تک کہ اُن میں سے کسی نے بسم اللہ پڑھ کر اُس پر تلوار مار کے (اُسے مار دیا) اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُنہیں اسے کھانے کا حکم دیا (یعنی اجازت دی)۔

8474 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، اَنَّ حِمَارًا لِآلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنَ الْوَحْشِ عَالَجُوهُ فَغَلَبَهُمْ، وَطَعَنَهُمْ فَقَتَلُوهُ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: اَسْرِعِ الزَّكَاةَ، وَلَمْ يَرَ بِهِ

بَاْسًا

٭٭ زیاد بن ابومریم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کا گدھا (زیبرا) سرکش ہو گیا' اُن لوگوں نے اُس پر قابو پانے کی کوشش کی لیکن قابو نہیں پا سکے تو اُسے نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے جلدی سے ذبح کر لو۔ اُنہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

8475 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ بْنُ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، وَالْحَارِثُ بْنُ سُوَيْدٍ، قَالَا: اَتَيْنَا دَارَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، فَاِذَا غِلْمَتُهُ قَدْ اَخَذُوا حِمَارَ وَحْشٍ فَضَرَبَهُ بَعْضُهُمْ بِسَيْفِهِ عَلٰى مِنْخَرِهِ، فَقَالَ: اَتَرَوْنَ عَبْدَ اللّٰهِ يَاْكُلُ مِنْهُ؟ قَالَ: فَقَعَدْنَا اِلَيْهِ لِنَنْظُرَ مَا يَصْنَعُ قَالَ: فَاَتَيْنَا بِقَصْعَةٍ مِنْهُ قَالَ: فَذَكَرْنَا لَهُ مَا رَاَيْنَا، فَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ صَيْدٌ

٭٭ اشعث بن ابوشعثاء اپنے والد اور حارث بن سوید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر آئے تو اُن کے لڑکوں نے ایک زیبرے کو پکڑا ہوا تھا اور اُن لڑکوں میں سے کسی ایک نے اُس زیبرے کے نتھنوں پر تلوار ماری۔ راوی کہتے ہیں: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کا گوشت کھا لیں گے؟ راوی کہتے ہیں: پھر ہم وہاں بیٹھ گئے تا کہ اس بات کا جائزہ لیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کیا کرتے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُس کا گوشت ایک پیالے میں آیا' ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے وہ چیز ذکر کی' جو ہم نے دیکھی تھی' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک شکار ہے۔

8476 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا نَدَّ الْبَعِيْرُ فَارْمِهِ بِسَهْمِكَ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ

٭٭ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے' وہ فرماتے ہیں: جب اونٹ سرکش ہو جائے تو تم اپنا تیر اُسے مارو (اور اُسے گرا لو یا مار دو) اور اللہ کا نام لے کر اُسے کھا لو۔

8477 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ: اِنَّ بَعِيْرًا لِيْ نَدَّ فَطَعَنْتُهُ بِالرُّمْحِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَهْدِ لِيْ عَجُزَهُ

٭٭ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میرا اونٹ سرکش ہو گیا' میں نے اُسے نیزہ کے ذریعہ مارا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُس کی پشت کا گوشت مجھے تحفہ کے طور پر دینا۔

8478 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا اَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الصَّيْدِ

٭٭ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی جانور تمہارے قابو میں نہ آ رہا ہو' تو وہ شکار کے حکم میں ہو گا۔

8479 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ: ضَرَبَ رَجُلٌ عُنُقَ بَعِيرٍ بِالسَّيْفِ فَأَبَانَهُ فَسَأَلَ عَنْهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: ذَكَاةٌ وَحِيَّةٌ

✵✵ عوف بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اونٹ کی گردن پر تلوار مار کر اُسے جدا کر دیا' اُس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیزی سے ہونے والا ذبح۔

8480 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ عِنْدَهُ ظَبْيٌ، فَخَشِيَ أَنْ يَنْفَلِتَ فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ؟ فَقَالَ: يَأْكُلُهُ

✵✵ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کے پاس ہرن ہوتا ہے اور اُسے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہ کہیں کھسک جائے گا' وہ اُسے تیر مارتا ہے۔ تو قتادہ نے کہا: وہ آدمی اُسے کھا سکتا ہے۔

8481 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَابَ الْقَوْمُ إِبِلًا، وَغَنَمًا فَعَجَّلُوا بِهَا فَأَغْلَوْا بِهَا فِي الْقُدُورِ، فَانْتَهَى إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهُمْ بِالْقُدُورِ فَكُفِئَتْ، فَعَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ قَالَ: وَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا قَالَ: ثُمَّ أَتَاهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ، أَوْ يُرْجَى أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلُوا لَيْسَ السِّنَّ، وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُهُ، أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ، قَالَ رِفَاعَةُ: ثُمَّ إِنَّ نَاضِحًا تَرَدَّى فِي بِئْرٍ بِالْمَدِينَةِ فَذُكِّيَ مِنْ قِبَلِ شَاكِلَتِهِ - يَعْنِي خَاصِرَتَهُ - فَأَخَذَ مِنْهُ عُمَرُ عُشَيْرًا بِدِرْهَمٍ

✵✵ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہامہ کے ذوالحلیفہ میں موجود تھے' لوگوں کو کچھ اونٹ اور بکریاں ملیں' لوگوں نے جلدی سے اُنہیں پکانا شروع کیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگوں کے پاس پہنچے تو آپ کے حکم کے تحت اُن ہنڈیاؤں کو اُلٹا دیا گیا۔ آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُن میں سے ایک اونٹ سرکش ہو گیا تو ایک شخص نے اُسے تیر مار کر اُسے روک دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اونٹ بھی کبھی وحشی جانوروں کی طرح سرکش ہو جاتے ہیں' تو ان میں سے جو تمہارے قابو میں نہ آ رہا ہو' اُس کے ساتھ

8481-صحيح البخاري' كتاب الشركة' باب قسمة الغنم' حديث:2376' صحيح مسلم' كتاب الاضاحي' باب جواز الذبح بكل ما انهر الدم' حديث:3732' صحيح ابن حبان' كتاب الحظر والاباحة' كتاب الذبائح' ذكر البيان بان اكل ما ذبح بغير الحديد' حديث:5970' سنن ابي داؤد' كتاب الضحايا' باب في الذبيحة بالمروة' حديث:2453' سنن ابن ماجه' كتاب الاضاحي' باب كم تجزء من الغنم' حديث:3135' السنن الصغرى' كتاب الصيد والذبائح' الانسية تستوحش' حديث:4246' السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناسك' اشعار الهدى' الاشتراك في الهدى' حديث:3997

یہی سلوک کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ عنقریب ہمارا دشمن سے سامنا ہوگا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ اُمید ہے کہ کل ہمارا دشمن سے سامنا ہوگا' ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں' تو کیا ہم کانے (نرکل) کے ذریعہ ذبح کرلے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز خون کو بہا دے اور جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو' اُسے کھالو بشرطیکہ وہ ''سن'' اور ''ظفر'' نہ ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں: ''سن'' سے مراد ہڈی ہے اور ''ظفر'' حبشہ کی مخصوص چھری ہے۔

رفاعہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمارا ایک اونٹ مدینہ منورہ کے کنویں میں گر گیا' تو اُسے اُس کی پشت کی طرف سے ذبح کیا گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس میں سے دسواں حصہ ایک درہم کے عوض میں حاصل کیا۔

8482 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ: فِي الْبَهِيْمَةِ تَسْتَوْحِشُ؟ قَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الصَّيْدِ، اَوْ هِيَ صَيْدٌ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی جانور سرکش ہو جائے' تو طاؤس فرماتے ہیں: وہ شکار کے حکم میں ہوگا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ شکار شمار ہوگا۔

بَابُ ذَبِيحَةِ الْعَبَثِ وَرَمْيِهِ وَمَا لَمْ يَقْدِرْ عَلٰى ذَبْحِهِ

باب: عبث کے ذبیحہ کا حکم' اُسے تیر مارنا اور جسے ذبح کرنے پر آدمی قادر نہ ہو سکے

8483 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ كَرِهَ اَكْلَ ذَبِيحَةِ الْعَبَثِ يَقُوْلُ: اِنْ طَعَنْتَهُ اَوْ ذَبَحْتَهُ بِالسَّيْفِ عَبَثًا فَلَا تَاْكُلْهُ

** معمر نے ایک شخص کے حوالے سے عکرمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے عبث کے ذبیحہ کو کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر تم نے عبث طور پر نیزہ مارا ہو' یا تلوار کے ذریعے اُسے ذبح کیا ہو' تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

8484 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا رَمَيْتَ كَبْشًا، اَوْ دِيكًا بِالنَّبْلِ فَقَتَلْتَهُ، فَلَا تَاْكُلْهُ؛ فَاِنَّمَا هُوَ مَيْتَةٌ. وَكُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْعَبَثِ، فَلَا تَاْكُلْهُ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تم دُنبے یا مرغ کو نیزہ مار کر اُسے قتل کر دو' تو تم اُسے نہ کھاؤ' کیونکہ وہ مردار ہے اور ہر وہ چیز جو عبث طور پر ماری گئی ہو' تم اُسے نہ کھاؤ۔

8485 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَوْ عَدَا فَحْلٌ عَلٰى رَجُلٍ فَقَتَلَهُ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: يَضْمَنُهُ، قَالَ عَطَاءٌ: وَلَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

** عطاء فرماتے ہیں: اگر کوئی اونٹ آدمی پر حملہ کر دے اور آدمی اُسے مار دے' تو لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ اُس کا ضامن

ہوگا۔عطاء کہتے ہیں: اُس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا۔

8486 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا ذَكَاةَ إِلَّا فِي الْمَنْحَرِ وَالْمَذْبَحِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا يُنْحَرُ إِلَّا فِي مَنْحَرِ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: لَا يُذَكَّى فِي خَاصِرَتِهِ، وَلَا فِي غَيْرِهَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: ذبح صرف نحر کرنے کی جگہ اور ذبح کرنے کی جگہ کیا جاسکتا ہے۔

سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: نحر صرف اُس جگہ کیا جاسکتا ہے' جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نحر کیا تھا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: پشت کی طرف سے کسی کو قربان نہیں کیا جاسکتا اور کسی اور جگہ سے قربان نہیں کیا جاسکتا۔

8487 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: حَيْثُمَا وَقَعَتْ سِلَاحُكَ مِنْ صَيْدٍ فَكُلْ، وَأَمَّا الْإِنْسِيُّ فَلَا حَتَّى يُذْبَحَ، أَوْ يُنْحَرَ

✽✽ بکیر بن عبداللہ بن اشج بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: شکار کے جسم پر جس بھی حصہ پر تمہارا ہتھیار لگ جائے' تم اُسے کھالو' لیکن اگر پالتو جانور ہوتو اُسے اس وقت نہیں کھایا جائے گا جب تک باقاعدہ نحر نہیں کیا جاتا۔

8488 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا وَقَعَ الْبَعِيرُ فِي الْبِئْرِ، فَاطْعَنْهُ مِنْ قِبَلِ خَاصِرَتِهِ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اونٹ کنویں میں گر جائے' تو تم پشت کی طرف اُسے نیزہ ماردو اور پھر اللہ کا نام لے کر اُسے کھالو۔

8489 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، أَنَّ قَالِحًا تَرَدَّى فِي بِئْرٍ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ: ذَكُّوهُ مِنْ قِبَلِ خَاصِرَتِهِ

✽✽ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: ایک اونٹ کنویں میں گر گیا' تو مسروق نے کہا: تم اس کی پشت کی طرف سے اسے ذبح کر لو۔

8490 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: ذَكِّهِ مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَى ذَلِكَ

✽✽ امام شعبی فرماتے ہیں: جہاں سے تمہارے لیے ممکن ہو' تم اُس طرف سے اُسے ذبح کرلو۔

بَابُ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ

باب: مجوسی کے کتے کے شکار کا حکم

8491 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي الْمُسْلِمِ يَسْتَعِيرُ كَلْبًا لِمَجُوسِيٍّ فَيُرْسِلَهُ عَلٰى صَيْدٍ؟ قَالَ: كَلْبُهُ مِثْلُ شَفْرَتِهِ يَقُولُ: لَا بَاْسَ بِهٖ، قَالَ قَتَادَةُ: وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ

✻✻ سعید بن میب مسلمان کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو کسی مجوسی کا کتا عاریت کے طور پر لیتا ہے اور پھر اُسے شکار پر چھوڑ دیتا ہے تو سعید بن میب فرماتے ہیں: اُس کے کتے کا حکم اُس کی چھری کی مانند ہوگا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

8492 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِذَا كَانَ الْمُسْلِمُ هُوَ الَّذِي يُرْسِلُ وَيُسَمِّي

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اُسے بھیجنے والا اور بسم اللہ پڑھنے والا شخص مسلمان ہو۔

8493 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَ مَجُوسِيٍّ، وَقَدْ عُلِّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ

✻✻ عطاء فرماتے ہیں: جب تم کسی مجوسی کے کتے کو بھیجو اور وہ تربیت یافتہ کتا ہو اور وہ شکار کو مار دے تو تم اُسے کھالو۔

8494 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْمَجُوسِيِّ اِلَّا الْحِيتَانُ، وَالْجَرَادُ

✻✻ مجاہد فرماتے ہیں: مجوسی کے شکار کو نہیں کھایا جائے گا البتہ مچھلی اور ٹڈی کو کھایا جا سکتا ہے (جسے کسی مجوسی نے شکار کیا ہو)۔

8495 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رُوَيْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَا تَاْكُلْ صَيْدَ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ، وَلَا مَا اَصَابَ سَهْمُهُ وَقَالَ عَطَاءٌ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا بَاْسَ بِخُبْزِهٖ"

✻✻ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم مجوسی کے کتے کے شکار کو نہ کھاؤ اور جسے اُس کے تیر نے مارا ہو (اُس جانور کا گوشت بھی نہ کھاؤ)۔

عطاء نے اس کی مانند بیان کیا ہے البتہ مجوسی کی پکائی ہوئی روٹی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8496 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِخُبْزِ الْمَجُوسِيِّ

✻✻ قتادہ فرماتے ہیں: مجوسی کی روٹی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ صَيْدِ الْجَارِحِ، وَهَلْ تُرْسَلُ كِلَابُ الصَّيْدِ عَلَى الْجِيَفِ

باب: شکاری جانوروں کا شکار کیا شکار کے کتے کو مردار پر بھیجا جاسکتا ہے؟

8497 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي قَوْلِهِ: (وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ) (المائدة: 4) مِنَ الْكِلَابِ وَغَيْرِهَا مِمَّا يُعَلَّمُ مِنَ الصُّقُورِ، وَالْبُزَاةِ، وَالْفُهُودِ، وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور جن شکاری جانوروں کو تم نے تربیت دی ہو''۔

طاؤس فرماتے ہیں: ان میں کتے اور دیگر جانور شامل ہیں جنہیں تربیت دی جاتی ہے' جیسے شکرا' باز' چیتا اور اس جیسے دیگر جانور ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

8498 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الصَّقْرِ، وَالْبَازِيِّ، وَالْفَهْدِ، وَمَا يَصْطَادُ بِهِ مِنَ السِّبَاعِ، فَقَالَ: هٰذِهِ كُلُّهَا جَوَارِحُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ حَمَّادٌ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّ الصَّقْرَ وَالْبَازِيَّ اِذَا اَكَلَا مِنْ صَيْدِهِمَا اُكِلَ مِنْهُ، وَاِذَا اَكَلَ الْكَلْبُ، وَالْفَهْدُ لَمْ يُؤْكَلْ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُهُ مِنْ مَعْمَرٍ غَيْرَ مَرَّةٍ حَدِيثَ لَيْثٍ

٭٭ لیث نے مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے شکرے' باز' چیتے اور شکار کرنے والے دیگر جانوروں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ سب شکاری جانور ہیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: حماد نے بھی یہ بات کہی ہے' البتہ وہ یہ کہتے ہیں: اگر شکرا یا باز شکار میں سے کچھ کھا لیتے ہیں' یا کتا یا چیتا شکار میں سے کچھ کھا لیتے ہیں تو اُس شکار کو نہیں کھایا جائے گا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: لیث کی نقل کردہ روایت میں نے معمر کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے۔

8499 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَعْنِي عَطَاءً يَقُولُ: لَوْ اَرْسَلْتَ كَلْبًا مُعَلَّمًا عَلٰى صَيْدٍ فَعَرَضَ الصَّيْدَ كَلْبٌ غَيْرُ مُعَلَّمٍ فَاجْتَمَعَا فِي قَتْلِهِ، فَلَا تَاْكُلْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم تربیت یافتہ کتے کو شکار پر بھیجتے ہو اور پھر ایک غیر تربیت یافتہ کتا بھی شکار پر حملہ آور ہوتا ہے اور وہ دونوں مل کر شکار کو مارتے ہیں تو تم اُس شکار کو نہ کھاؤ۔

8500 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ، وَبَازَكَ مُعَلَّمًا فَكُلْ، وَاِنْ قَتَلَا

✲✲ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب تم اپنے کتے اور شکاری باز کو بھیجو تو تم اُسے کھالو خواہ اُن دونوں نے (شکار کو) مار دیا ہو۔

8501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: شَأْنُ الْكَلْبِ، وَالْبَازِيِّ وَاحِدٌ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: کتے اور باز کا حکم ایک ہی ہے۔

8502 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضِي اَرْضُ صَيْدٍ قَالَ: اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ، وَسَمَّيْتَ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ كَلْبُكَ، وَاِنْ قَتَلَ، فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ مِنْهُ؛ فَاِنَّهُ اِنَّمَا اَمْسَكَهُ عَلٰى نَفْسِهِ، وَاِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ، فَخَالَطَتْهُ اَكْلُبٌ لَمْ يُسَمَّ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهَا، فَلَا تَاْكُلْ، لَا تَدْرِي اَيُّهَا قَتَلَهُ

قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنِّي لَيْلَةً قَالَ: اِذَا وَجَدْتَ فِيهِ سَهْمَكَ، وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ غَيْرَهُ فَكُلْهُ

✲✲ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا علاقہ شکار کا علاقہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو چھوڑتے ہوئے بسم اللہ پڑھ لو تو تمہارا کتا جو شکار تمہارے لیے روکے تم اُسے کھالو خواہ اُس نے شکار کو مار دیا ہو لیکن اگر اُس شکار میں سے اُس نے خود کچھ کھالیا ہو تو تم اُس میں سے نہ کھاؤ کیونکہ اُس نے وہ شکار اپنے لیے کیا ہوگا اور جب تم اپنے کتے کو چھوڑو اور اُس کے ساتھ کچھ دوسرے کتے بھی مل جائیں جن پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا گیا ہو تو تم اُسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اُن میں سے کس نے اسے مارا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں شکار کو تیر مارتا ہوں پھر وہ ایک رات تک میری نگاہوں سے اوجھل رہتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اُس میں اپنے تیر کو پاؤ اور تم اُس میں اُس کے علاوہ کچھ اور نہ پاؤ تو تم اُسے کھالو۔

8503 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اكْتُبْ لِي اَرْضَ كَذَا، وَكَذَا لَمْ يَكُنْ ظَهَرَ عَلَيْهَا حِينَئِذٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا تَسْمَعُونَ اِلٰى مَا يَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ اَبُو ثَعْلَبَةَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَظْهَرَنَّ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَكَتَبَ لَهُ بِهَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضَنَا اَرْضُ صَيْدٍ، فَاُرْسِلُ كَلْبِي الْمُكَلَّبَ، وَكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُكَلَّبٍ، فَقَالَ: اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ، وَسَمَّيْتَ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ كَلْبُكَ، وَاِنْ قَتَلَ، وَاِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُكَلَّبٍ، فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ، وَكُلْ مِمَّا رَدَّ عَلَيْكَ سَهْمُكَ، وَاِنْ قَتَلَ قَالَ: قُلْتُ: وَسَمِّ اللّٰهَ

قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضَنَا اَرْضُ اَهْلِ كِتَابٍ، وَاِنَّهُمْ يَاْكُلُونَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ، وَيَشْرَبُونَ الْخَمْرَ، فَكَيْفَ نَصْنَعُ بِآنِيَتِهِمْ، وَقُدُورِهِمْ قَالَ: اِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ، وَاطْبُخُوا فِيهَا، وَاشْرَبُوا

قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَحِلُّ لَنَا مِمَّا يَحْرُمُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، وَلَا كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

٭٭ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں فلاں جگہ میرے لیے لکھوا دیں' یہ وہ جگہ ہے جس پر ابھی کسی نے غلبہ حاصل نہیں کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ سن نہیں رہے کہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! یارسول اللہ! آپ اُس جگہ پر ضرور غالب آ جائیں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جگہ اُن کے نام لکھوا دی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہماری زمین شکار کی سرزمین ہے' میں اپنے تربیت یافتہ کتے کو اور ایسے کتے کو بھیجتا ہوں جو تربیت یافتہ نہیں ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو چھوڑتے ہوئے بسم اللہ پڑھ چکے ہو تو وہ تمہارے لیے جس شکار کو روکے تم اُسے کھالو خواہ اُس نے اُس شکار کو مار دیا ہو اور جب تم غیر تربیت یافتہ کتے کو چھوڑو تو اگر تمہیں اس شکار کو ذبح کرنے کا موقع مل جاتا ہے تو تم اُسے کھالو' تمہارا تیر تمہارے لیے جو چیز روکتا ہے اگر اُس کی وجہ سے شکار مر بھی جاتا ہے تو تم اُسے کھالو۔ (راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا:) اور اللہ کا نام لے لو!

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہماری سرزمین اہلِ کتاب کی سرزمین ہے' وہ لوگ خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں' شراب پیتے ہیں تو اُن کے برتنوں اور ہنڈیاؤں کے بارے میں ہم کیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں اُن کے علاوہ اور کچھ نہیں ملتا' تو تم پانی کے ذریعہ اُنہیں صاف کرلو اور پھر اُن میں ہنڈیا پکاؤ اور اُن میں پی لو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کچھ چیزیں تو ہمارے لیے حرام ہیں تو ہمارے لیے کیا کچھ حلال ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پالتو گدھوں کا گوشت نہ کھاؤ اور کسی بھی نوکیلے دانتوں والے درندے کا گوشت نہ کھاؤ۔

8504 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سُئِلَ الْحَسَنُ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ مَعَ كَلْبِهِ صَيْدًا، فَلَا يَجِدُ شَيْئًا يُذَكِّيهِ بِهِ فَيَتْرُكُهُ فِي يَدِهِ فَيَقْتُلُهُ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ

٭٭ عمرو بیان کرتے ہیں: حسن بصری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنے کتے کے ساتھ شکار کو پاتا ہے' وہ کوئی ایسی چیز نہیں پاتا' جس کے ذریعہ اُس شکار کو ذبح کرے' تو کیا وہ اُسے اُس کے ہاتھ میں رہنے دے گا تاکہ وہ اُسے مار دے؟ تو حسن بصری نے کہا: اُسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8505 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِنْ أَخَذَ كَلْبُكَ صَيْدًا فَانْتَزَعْتَهُ مِنْهُ، وَهُوَ حَيٌّ فَمَاتَ فِي يَدِكَ قَبْلَ أَنْ تُذَكِّيَهُ، فَلَا تَأْكُلْهُ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر تمہارا کتا شکار کو پکڑ لیتا ہے اور پھر جب تم شکار کو اُس کتے سے الگ کرتے ہو تو وہ شکار زندہ ہوتا ہے اور پھر تمہارے ذبح کرنے سے پہلے تمہارے ہاتھ میں مر جاتا ہے' تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

8506 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، يَسْأَلُ قَتَادَةَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ يُعَلِّمُ

صَقْرًا لَهُ فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُومُ حَوْلَهُ، رَأَى طَائِرًا فَانْقَضَّ حَوْلَهُ، وَسَمَّى الرَّجُلُ قَالَ: لَا تَأْكُلْهُ إِلَّا أَنْ تُدْرِكَ ذَكَاتَهُ؛ لِأَنَّهُ لَمْ يُرْسِلْهُ هُوَ

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو قتادہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا جو اپنے شکرے کو تربیت دیتا ہے' تو ابھی وہ شکرا ادھر اُدھر گھوم رہا ہوتا ہے کہ وہ ایک پرندہ کو دیکھ لیتا ہے اور وہ اس پر حملہ کر دیتا ہے' تو وہ شخص بسم اللہ پڑھ لیتا ہے' تو قتادہ نے فرمایا: تم اُسے نہ کھاؤ البتہ اگر تمہیں ذبح کرنے کا موقع مل جاتا ہے تو حکم مختلف ہے کیونکہ اسے اُس آدمی نے نہیں بھیجا تھا۔

8507 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُرْسَلَ كَلْبُ الصَّيْدِ عَلَى الْجِيَفِ

❊❊ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: علماء اس بات کا مکروہ قرار دیتے ہیں کہ شکاری کتے کو مردار پر بھیجا جائے۔

8508 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كُرِهَ صَيْدُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ؛ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِ

❊❊ قتادہ فرماتے ہیں: کالے سیاہ کتے کے شکار کو مکروہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اُسے مار دینے کا حکم دیا تھا۔

8509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، فِي رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمٍ فَقَتَلَ، وَنَسِيَ أَنْ يُسَمِّيَ قَالَ: يَأْكُلُهُ

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو تیر مار کر (شکار کو) قتل کر دیتا ہے لیکن وہ بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے' تو طاؤس فرماتے ہیں: وہ شخص اُسے کھالے گا۔

8510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، فِي رَجُلٍ خَرَجَ يُرِيدُ الصَّيْدَ، فَتَقَلَّدَ قَوْسَهُ وَغَمْرَتَهُ، وَسَمَّى فَرَأَى صَيْدًا مُعَجَّلًا فَرَمَاهُ، وَنَسِيَ أَنْ يُسَمِّيَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ، قَالَهُ مَعْمَرٌ، وَقَالَهُ الزُّهْرِيُّ، وَقَتَادَةُ

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص شکار کے لیے نکلتا ہے' وہ اپنی کمان اور ترکش کو گلے میں لٹکا لیتا ہے اور بسم اللہ پڑھ لیتا ہے' پھر وہ ایک جلدی کے شکار کو دیکھتا ہے اور اُسے تیر مارتا ہے اور بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے' تو طاؤس نے کہا: اُسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

معمر نے بھی یہی بات کہی ہے' زہری نے بھی یہی بات کہی ہے اور قتادہ نے بھی یہی بات کہی ہے۔

8511 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي كَلْبَيْنِ أَخَذَا صَيْدًا فَقَطَعَاهُ بَيْنَهُمَا، فَإِنْ لَمْ يَكُونَا أَكَلَا مِنْهُ أَكَلَ

٭٭ قتادہ نے دو ایسے کتوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: وہ دونوں شکار کر لیتے ہیں اور وہ آپس میں اُس شکار کو بانٹ لیتے ہیں' تو اگر تو اُن دونوں نے اُس شکار میں سے کچھ نہ کھایا ہو' تو آدمی اُسے کھا سکتا ہے۔

بَابُ الْجَارِحِ يَأْكُلُ

باب: جب شکاری (جانور) خود (شکار میں سے کچھ) کھالے

8512 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ فِي الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ يَأْكُلُ قَالَ: لَا تَأْكُلْ مِنْهُ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ مُعَلَّمًا لَا يَأْكُلُ مِنْهُ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تربیت یافتہ کتے کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اگر وہ خود شکار میں سے کھالیتا ہے' تو تم اُسے نہ کھاؤ کیونکہ اگر وہ تربیت یافتہ ہوتا تو خود اُس میں سے نہ کھاتا۔

8513 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا اَكَلَ الْكَلْبُ الْمُعَلَّمُ، فَلَا تَأْكُلْ مِنْهُ؛ فَإِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تربیت یافتہ کتا (شکار میں سے) کچھ کھالے' تو تم اُس میں سے نہ کھاؤ کیونکہ اُس نے وہ شکار اپنے لیے کیا ہے۔

8514 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا اَكَلَ الْكَلْبُ الْمُعَلَّمُ، فَلَا تَأْكُلْ، وَاَمَّا الصَّقْرُ وَالْبَازِيُّ فَإِنَّهُ إِذَا اَكَلَ اَكَلَ

٭٭ امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے' سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تربیت یافتہ کتا (شکار میں سے کچھ) کھالے' تو تم اُسے نہ کھاؤ' اگر شکرا یا باز کھالے' تو وہ جب کھالیتا ہے' تو کھالیتا ہے۔

8515 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ مِنْ دَمِ الصَّيْدِ، فَلَا تَأْكُلْهُ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: جب کتا شکار کا خون پی لے' تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

8516 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُلْ مَا اَكَلَ مِنْهُ كَلْبُكَ الْمُعَلَّمُ، وَإِنْ اَكَلَ،

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: تمہارے تربیت یافتہ کتے نے جس شکار میں سے کچھ کھایا ہو' تم اُسے کھالو خواہ اُس کتے نے بھی اُسے کھایا ہو۔

8517 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

8518 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ فِي الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ: يَأْكُلُ مِمَّا يُمْسِكُ قَالَ: كُلْ وَإِنْ أَكَلَ ثُلُثَيْهِ قَالَ: وَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: كُلْ وَإِنْ لَمْ يَبْقَ إِلَّا رَأْسُهُ

✲✲ سعید بن مسیب نے تربیت یافتہ کتے کے بارے میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جسے وہ روک لیتا ہے اُس میں سے آدمی کھالے اور اگر وہ اُس کا دوتہائی حصہ بھی کھالیتا ہے تو بھی تم اُس کا گوشت کھالو۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر وہ کتا' سر کے علاوہ (باقی پورا شکار کھالیتا ہے) تو بھی تم اُس (شکار) کا گوشت کھالو۔

8519 - آثارِ صحابہ: قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: يَصْطَادُ مِنَ الطَّيْرِ الْبِيزَانُ وَغَيْرُهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ، وَإِلَّا فَلَا تَطْعَمْهُ، وَأَمَّا الْكَلْبُ الْمُعَلَّمُ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ، وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✲✲ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: باز یا اس کے علاوہ کوئی شکاری پرندہ کسی پرندے کا شکار کرتا ہے تو اگر تو تمہیں اُسے ذبح کرنے کا موقع مل جاتا ہے تو تم اُسے کھالو ورنہ تم اُسے نہ کھاؤ اور تربیت یافتہ کتا اُس نے تمہارے لیے جو شکار روکا تھا' اگر وہ اُس میں سے خود کھالیتا ہے تو تم اُسے کھالو۔

8520 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✲✲ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

8521 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ مِنَ الصَّيْدِ فَلَا تَأْكُلْهُ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کتا شکار میں سے کھالے' تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

بَابُ الْحَجَرِ وَالْبُنْدُقَةِ

باب: پتھر یا بندقہ (کے ذریعہ شکار کرنے کا حکم)

8522 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كُلُّ وَحْشِيَّةٍ قَتَلْتَهَا بِحَجَرٍ، أَوْ بِبُنْدُقَةٍ، أَوْ بِخَشَبَةٍ، أَوْ ... فَكُلْهَا، وَإِذَا رَمَيْتَ، وَنَسِيتَ أَنْ تُسَمِّيَ فَسَمِّ، وَكُلْ

✲✲ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: ہر وحشی جانور جسے تم پتھر یا کنکری یا لکڑی کے ذریعہ مار دیتے ہو تو تم اُسے کھالو' لیکن جب تم تیر مارتے ہوئے بسم اللہ پڑھنی بھول جاتے ہو' تو تم بسم اللہ پڑھ کر اُسے کھالو۔

8523 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ:

كُلُّ وَحْشِيَّةٍ قَتَلْتَهَا بِحَجَرٍ، اَوْ بِبُنْدُقَةٍ فَكُلْ، فَاِنْ اَبَيْتَ اَنْ تَاْكُلَ فَاْتِنِيْ بِهٖ، قَالَ الرَّجُلُ: فَعَجِّلْتُ فَنَسِيتُ اَنْ اَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ قَالَ: اذْكُرْ وَكُلْ

٭٭ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: ہر وہ وحشی جانور جسے تم پتھر یا بندقہ کے ذریعہ مار دیتے ہو تو تم اُسے کھالو اور اگر تم اُسے کھانے پر تیار نہیں ہوتے' تو میرے پاس لے آؤ (میں اُسے کھالوں گا)۔ ایک صاحب نے کہا: میں جلدی میں اللہ کا نام لینا بھول جاتا ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُسے یاد کر کے اُسے کھالو۔

8524 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: اِذَا رَمَيْتَ بِالْحَجَرِ، اَوْ بِالْبُنْدُقَةِ، ثُمَّ ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَاَخْبَرَنِيْ اَخٌ لِابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: رَمَيْتُ طَائِرًا، اَوْ قَالَ: صَيْدًا بِبُنْدُقَةٍ، فَقَتَلْتُهُ، فَسَاَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَاَمَرَنِيْ بِاَكْلِهٖ

٭٭ سعید بن مسیّب نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم پتھر یا بندقہ مار کر (شکار کو مار دو) تو پھر تم اللہ کا نام لے کر اُسے کھالو۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ کے بھائی نے مجھے یہ بات بتائی: میں نے ایک پرندہ کو تیر مارا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک شکار کو بندقہ کے ذریعہ مارا تو وہ شکار مر گیا' میں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے مجھے اسے کھانے کی ہدایت کی۔

8525 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رَمَيْتُ صَيْدًا بِحَجَرٍ فَاَخَذَهَا ابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: يَا اَبَا نَافِعٍ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ ائْتِنِيْ بِشَيْءٍ اَذْبَحُهُ قَالَ: فَعَجِّلْتُ فَاَتَيْتُهُ بِالْقَدُومِ، فَجَعَلَ يَذْبَحُهُ بِحَدِّ الْقَدُومِ، فَمَاتَ فِيْ يَدِهٖ فَطَرَحَهُ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شکار کو پتھر کے ذریعہ مارا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے پکڑ لیا' اُنہوں نے کہا: اے ابونافع! اُنہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! تم میرے پاس کوئی چیز لے کر آؤ تاکہ میں اسے ذبح کر دوں۔ راوی کہتے ہیں: میں جلدی میں اُن کے پاس کلہاڑا لے آیا' تو اُنہوں نے کلہاڑے کی دھار کے ذریعہ اُسے ذبح کرنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ شکار اُن کے ہاتھ میں ہی مر گیا تو اُنہوں نے اُسے پھینک دیا۔

8526 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، وَمُجَاهِدًا كَرِهَا صَيْدَ الْجُلَاهِقِ اِلَّا اَنْ تُدْرِكَ ذَكَاتَهُ

٭٭ حسن بصری اور مجاہد نے بندقہ کے شکار کو مکروہ قرار دیا ہے' البتہ اگر اُس کو ذبح کرنے کا موقع مل جائے (تو حکم مختلف ہے)۔

8527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِنْ رَمَيْتَ صَيْدًا بِبُنْدُقَةٍ، وَاَدْرَكْتَ

ذَكَاتَهُ فَكُلْهُ، وَإِلَّا فَلَا تَأْكُلْهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اگر تم شکار کو بندقہ کے ذریعہ ماردو اور تمہیں اُسے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو تم اُسے کھالو ورنہ تم اُسے نہ کھاؤ۔

8528 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُقْتَلَ الصَّيْدُ بِالنَّبْلَةِ، ثُمَّ يَأْكُلُ

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ نیزہ کے ذریعہ شکار کو مارا جائے اور پھر اُسے کھایا جائے۔

8529 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِنْ رَمَيْتَ صَيْدًا فَمَاتَ فِي يَدِكَ فَكُلْهُ، فَإِنْ أَخَذْتَهُ وَأَرَدْتَ أَنْ تَسْتَبْقِيَهُ، فَمَاتَ فِي يَدِكَ فَلَا تَأْكُلْهُ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: اگر تم شکار کو تیر مارتے ہو اور وہ تمہارے ہاتھ میں مرجاتا ہے تو تم اُسے کھالو اور اگر تم اُسے پکڑ لیتے ہو اور تمہارا ارادہ یہ ہے کہ تم اُسے باقی رکھو گے اور پھر وہ تمہارے ہاتھ میں مرجاتا ہے تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

بَابُ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب: لاٹھی کے ذریعہ شکار کا حکم

8530 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: إِذَا خَزَقَ فَكُلْ

٭٭ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لاٹھی سے شکار کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جب وہ چیر دے (یا دھار کے ذریعے مار دے) تو تم کھالو۔

8531 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

8531- صحيح البخاري' كتاب الذبائح والصيد' باب التسمية على الصيد' حديث:5163' صحيح مسلم' كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان' باب الصيد بالكلاب المعلمة' حديث:3657' مستخرج ابى عوانة' مبتدا كتاب الجهاد' مبتدا كتاب الصيد' باب اباحة صيد الكلب المعلم اذا ذكر صاحبه عليه اسم الله' حديث:6089' سنن الدارمي' ومن كتاب الصيد' باب التسمية عند ارسال الكلب' حديث:1982' السنن الصغرى' كتاب الصيد والذبائح' النهي عن اكل ما لم يذكر اسم الله عليه' حديث:4213' مصنف ابن ابى شيبة' كتاب الصيد' في المعراض' حديث:19310' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيد' النهي عن اكل ما لم يذكر اسم الله عليه' حديث:4641' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيد والذبائح' باب المعلم ياكل من الصيد الذى قد قتل' حديث:17552' مسند احمد بن حنبل' اول مسند الكوفيين' حديث عدى بن حاتم الطائي' حديث:17923' مسند الحميدي' حديث عدى بن حاتم الطائي رضى الله عنه' حديث:882' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' من اسمه عدى' عامر الشعبي' حديث:14024

قَالَ: سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: لَا تَاْكُلْ مِنْهُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتَ

✽ ✽ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لاٹھی کے شکار کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم اُسے نہ کھاؤ' البتہ اگر تمہیں اُسے ذبح کرنے کا موقع مل جائے (تو حکم مختلف ہے)۔

8532 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ فِيْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ: اِذَا خَزَقَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ، وَاِنْ رَمَيْتَ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيْهِ حَدِيْدَةٌ فَسَقَطَ فَكُلْهُ

✽ ✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو لاٹھی کے شکار کے بارے میں ہے کہ جب وہ جب وہ چیر دے (یا دھار کے ذریعے مار دے) تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جب تم تیر اُسے مارو جس میں دھار نہ ہو اور وہ شکار گر جائے تو تم اُسے کھالو۔

8533 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: خَرَجَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ فِيْ مَشْهَدٍ لَهُمْ، فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ اَصْلَعَ اَعْسَرَ اَيْسَرَ قَدْ اَشْرَفَ فَوْقَ النَّاسِ بِذِرَاعٍ عَلَيْهِ اِزَارٌ غَلِيْظٌ، وَبُرْدٌ غَلِيْظٌ قُطْنٌ، وَهُوَ مُتَلَبِّبٌ بِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَاجِرُوْا، وَلَا تَهَجَّرُوْا وَلَا يَخْذِفَنَّ اَحَدُكُمُ الْاَرْنَبَ بِعَصَاةٍ اَوْ بِحَجَرٍ، ثُمَّ يَاْكُلُهَا وَلْيُذَكِّ لَكُمُ الْاَسَلُ: الرِّمَاحُ، وَالنَّبْلُ"، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✽ ✽ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: اہلِ مدینہ کسی جنگ میں حصہ لینے کے لیے جانے لگے تو میں نے اُن میں ایک آگے سے گنجے شخص کو دیکھا جو لمبا تڑنگا تھا اور مضبوط جسم کا مالک تھا۔ اُس کا قد لوگوں سے تقریباً ایک بالشت لمبا ہوگا' اُس نے موٹا تہبند پہنا ہوا تھا اور موٹی چادر لی ہوئی تھی' وہ مضبوط جسم کا مالک تھا' وہ یہ کہہ رہا تھا: اے لوگو! تم روانہ ہو جاؤ اور تم لوگ اپنی نیت کو خراب نہ کرنا' اور کوئی بھی شخص کسی خرگوش کو لاٹھی کے ذریعہ یا پتھر کے ذریعہ نہ مارے کہ پھر اُسے کھالے تم نیزہ کے ذریعہ اپنے لیے ذبح کر سکتے ہو۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

8534 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَاجِرُوْا وَلَا تَهَجَّرُوْا، وَلْيَتَّقِ اَحَدُكُمُ الْاَرْنَبَ يَحْذِفُهَا بِالْعَصَا، اَوْ يَرْمِيهَا بِالْحَجَرِ، وَلٰكِنْ لِيُذَكِّ لَكُمُ الْاَسَلُ: الرِّمَاحُ، وَالنَّبْلُ."

✽ ✽ زر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے لوگو! تم روانہ ہو جاؤ اور تم لوگ اپنی نیت کو خراب نہ کرنا' اور تم میں سے کوئی شخص اس بات سے بچے کہ وہ کسی خرگوش کو لاٹھی مار کر یا اُسے کوئی پتھر مار کر مار دے' اور پھر اس کو کھالے بلکہ تم اسل (یعنی چھوٹے یا بڑے نیزے) کے ذریعے اسے ذبح کر لینا۔

8535 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَمٰى بِلَالٌ اَرْنَبًا بِعَصًا فَدَقَّ قَوَائِمَهَا، ثُمَّ ذَبَحَهَا فَاَكَلَهَا

✵ ✵ عبید بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک خرگوش کو عصاء مار کر اُس کی ٹانگیں توڑ دیں' پھر اُنہوں نے اسے ذبح کیا اور اسے کھالیا۔

8536 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ صَيْدِ الْبُنْدُقَةِ، وَالْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: سُئِلَ عَنْهُ سَلْمَانُ فَقَالَ: اِنْ لَمْ تَاْكُلْهُ، فَاْتِنِيْ بِهٖ فَاٰكُلَهُ

✵ ✵ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے بندقہ اور لاٹھی کے شکار کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم اسے نہیں کھاتے' تو میرے پاس لے آؤ' میں اسے کھالوں گا۔

8537 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمِعْرَاضِ: اِنْ سَقَطَ فَكُلْهُ، وَاِلَّا فَهُوَ مَيْتٌ، وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ حَدِيدَةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ، وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمٍ فِيهِ حَدِيدَةٌ فَكَذٰلِكَ

✵ ✵ ابن جریج نے لاٹھی کے بارے میں عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر وہ گر جاتا ہے تو تم اسے کھالو' ورنہ وہ مردار شمار ہوگا اور جب تم تیر مارو جس میں دھار نہ ہو' تو وہ مردار شمار ہوگا اور جب تم کوئی ایسا تیر مارو' جس میں دھار موجود ہو' تو بھی اسی طرح حکم ہو گا۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الذَّبْحِ

باب: ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

8538 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْمُسْلِمُ اسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ، فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُسَمِّيَ عَلَى الذَّبِيحَةِ فَلْيُسَمِّ وَلْيَاْكُلْ

✵ ✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''مسلم'' اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے' جب کوئی شخص ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنی بھول جائے تو اُسے (بعد میں) بسم اللہ پڑھ کے اُس (ذبح شدہ جانور کو) کھالینا چاہیے۔

8539 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَعَ الْمُسْلِمِ ذِكْرُ اللّٰهِ، فَاِذَا ذَبَحَ فَنَسِيَ اَنْ يُسَمِّيَ فَلْيُسَمِّ وَلْيَاْكُلْ، وَاِنَّ الْمَجُوسِيَّ لَوْ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى ذَبِيحَتِهٖ لَمْ تُؤْكَلْ

✵ ✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ کا ذکر ہر مسلمان کے ساتھ ہوتا ہے جب کوئی شخص ذبح کرتے ہوئے اسے بھول جائے تو وہ بعد میں بسم اللہ پڑھ کر اُسے کھالے اور اگر کوئی مجوسی شخص اپنے ذبیحہ پر اللہ کا نام ذکر کر لے' تو اُس کو نہیں کھایا جائے گا۔

8540 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَذْبَحُ فَيَنْسَى اَنْ يُسَمِّيَ قَالَ: لَا بَاْسَ

* * ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8541 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَذْبَحُ فَيَنْسَى اَنْ يُسَمِّيَ قَالَ: لَا بَاْسَ سَمُّوا عَلَيْهِ، وَكُلُوهُ

* * عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، تم اب بسم اللہ پڑھ کر اُسے کھالو۔

8542 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ قَوْمٌ اَسْلَمُوا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ بِلَحْمٍ يَبِيعُونَهُ، فَانِفَتْ اَنْفُسُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، وَقَالُوا: لَعَلَّهُ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: فَسَمُّوا اَنْتُمْ وَكُلُوا

* * ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کچھ لوگوں نے اسلام قبول کیا' وہ لوگ مدینہ منورہ میں کچھ گوشت لے کر آئے تاکہ اُسے فروخت کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض حضرات ہچکچاہٹ کا شکار ہوئے' اُن لوگوں نے یہ کہا: ہوسکتا ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کا نام ذکر نہ کیا ہو' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم لوگ بسم اللہ پڑھ کر اسے کھالو۔

8543 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: لَا تُؤْكَلُ ذَبِيحَةٌ ذَبَحَهَا الشُّعَرَاءُ فَخْرًا، وَلَا ذَبِيحَةُ قُمَارٍ قَالَ: وَسُئِلَ عِكْرِمَةُ اَيَذْبَحُ الْجُنُبُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَيَتَوَضَّاُ

* * عکرمہ بیان کرتے ہیں: اُس ذبیحہ کو نہیں کھایا جائے گا جسے شاعر لوگوں نے فخر کے طور پر ذبح کیا ہو' یا جسے جوئے میں ذبح کیا گیا ہو۔ عکرمہ سے دریافت کیا گیا: کیا کوئی جنبی شخص ذبح کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! وہ وضو کر کے ذبح کرے گا۔

8544 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مِينَاءُ قَالَ: كَانَ لِحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ دَاجِنٌ مِنْ غَنَمٍ، فَبَالَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَقَامَ اِلَيْهِ مُغْضَبًا فَذَبَحَهُ، وَهُوَ مُغْضَبٌ، وَلَمْ يُسَمِّ قَالَ: فَاَتَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: لَا بَاْسَ لِيُسَمِّ عَلَيْهِ اِذَا اَكَلَ

* * میناء بیان کرتے ہیں: حمید بن عبدالرحمٰن کی ایک بکری تھی' اُس نے اُن کے بچھونے پر پیشاب کردیا' وہ غصہ کے عالم میں اُس کی طرف بڑھے اور اُسے ذبح کردیا' غصہ کے عالم میں اُنہوں نے بسم اللہ نہیں پڑھی' وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جب وہ اسے کھائے تو بسم اللہ پڑھ لے۔

8545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَاَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ اَبِي لَيْلَى عَنْ ذَبِيحَةِ الْمُسْلِمِ، يَنْسَى اَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ قَالَ: تُؤْكَلُ اِنَّمَا الذَّبْحُ عَلَى الْمِلَّةِ، اَلَا تَرَى اَنَّ مَجُوسِيًّا لَوْ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَى ذَبِيحَتِهِ لَمْ تُؤْكَلْ،

٭٭ حکم بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے مسلمان شخص کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا جس پر اللہ کا نام لینا آدمی بھول جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُسے کھالیا جائے گا کیونکہ وہ ملت (یعنی دینِ اسلام) پر ذبح ہوا ہے' کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ اگر کوئی مجوسی شخص اپنے ذبیحہ پر اللہ کا نام لے بھی لے تو اُس کو نہیں کھایا جاتا۔

8546 - اقوالِ تابعین: قَالَ: وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: اِنَّهُ فَرَّقَ ذٰلِكَ بِالْكِتَابِ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے کتاب کے حوالے سے ان میں (یعنی اہل کتاب اور مجوسیوں میں) فرق کیا ہے۔

8547 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ قَالَ الْمُسْلِمُ بِاسْمِ الشَّيْطَانِ فَكُلْ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر مسلمان شخص یہ کہتا ہے: شیطان کے نام پر! تو تم اُسے کھالو۔

8548 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَيْنٌ يَعْنِي عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ فِي الْمُسْلِمِ اسْمُ اللّٰهِ، فَاِنْ ذَبَحَ، وَنَسِيَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَاْكُلْ، وَاِنْ ذَبَحَ الْمَجُوسِيُّ، وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلَا تَاْكُلْهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مسلمان میں اللہ کا اسم موجود ہوتا ہے' اگر وہ ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام لینا بھول جاتا ہے تو وہ اُسے کھالے' اگر کوئی مجوسی شخص ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام ذکر بھی کردیتا ہے تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

بَابُ ذَبِيحَةِ الْمَرْاَةِ وَالصَّبِيِّ وَالْاَعْرَابِيِّ

باب: عورت' یا بچے' یا دیہاتی کا ذبیحہ

8549 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ جَارِيَةَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا لَهَا فَرَابَتْهَا شَاةٌ فَذَبَحَتْهَا بِمَرْوَةٍ، فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " وَالْمَرْوَةُ: الْحَجَرُ "،

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز اُن کی بکریاں چرایا کرتی تھی' ایک بکری مرنے کے قریب ہوئی تو اُس نے پتھر کے ذریعہ اُسے ذبح کرلیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے اُنہیں اسے کھانے کا حکم دیا۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ''مروہ'' سے مراد پتھر ہے۔

8550 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ جَارِيَةَ كَعْبٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

* * سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز' اُس کے بعد راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

8551 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سلیمان بن یسار سے منقول ہے۔

8552 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ ذَبَحَ مِنْ صَغِيرٍ، اَوْ كَبِيرٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثَى فَكُلْ

* * عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جو بھی چھوٹا یا بڑا' مذکر یا مؤنث ذبح کر دے' تم اُسے کھالو۔

8553 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام شعبی کے حوالے سے منقول ہے۔

8554 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذَبِيحَةِ الصَّبِيِّ، وَالْمَرْاَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَاَهْلِ الْكِتَابِ

* * مجاہد فرماتے ہیں: بچے کے یا عورت کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ وہ مسلمان ہوں یا اہلِ کتاب ہوں۔

8555 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: سُئِلَ اَبِي عَنْ ذَبِيحَةِ الصَّبِيِّ؟ قَالَ: اِذَا اَمْسَكَ الشَّفْرَةَ

* * طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد سے بچے کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: جب وہ چھری پکڑ سکتا ہو (تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے)۔

8556 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا بِذَبِيحَةِ الصَّبِيِّ اِذَا عَقَلَ الذَّبِيحَةَ وَسَمَّى

* * معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ بچے کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جبکہ اُسے ذبح کرنے کی سمجھ ہو اور وہ بسم اللہ پڑھ لے۔

8557 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقُلْتُ: اِنَّا نُسَافِرُ اِلَى الْاَرَضِينَ، فَيَلْقَانَا الْاَعْرَابِيُّ، وَالصَّبِيُّ فَيُطْعِمُونَا اللَّحْمَ لَا نَدْرِي مَا هُوَ قَالَ:

كُلْ اَطْعَمَكَ الْمُسْلِمُ

✽✽ علی ازدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' میں نے کہا: ہم کسی علاقہ کی طرف سفر کرتے ہیں' کوئی دیہاتی یا کوئی بچہ ہم سے ملتے ہیں اور ہمیں کھانے کے لیے گوشت دیتے ہیں' ہمیں یہ نہیں معلوم کہ وہ کیا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسلمان جو چیز تمہیں کھانے کے لیے دے' تم اُسے کھالو۔

8558 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، جَاءَ الْجَزَّارِينَ، فَقَالَ: مَنْ يَذْبَحُ لَكُمْ؟ فَقَالُوْا: هٰذَا الْعِلْجُ، فَسَاَلَهُ عُمَرُ ... فَلَمْ يُحْسِنْهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ جَلَدَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: لَا يَذْبَحُ لَكُمْ اِلَّا مَنْ عَقَلَ الصَّلَاةَ

✽✽ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قصابوں کے پاس تشریف لائے اور بولے: تمہارے لیے ذبح کون کرتا ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ مضبوط جسم کا شخص! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے بارے میں تحقیق کی تو وہ اچھی طرح سے ذبح نہیں کرتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے کوڑے لگوائے' پھر اُنہوں نے فرمایا: تمہارے لیے ذبح صرف وہ شخص کرے جسے نماز پڑھنی آتی ہو۔

8559 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ قَوْمًا كَانُوْا فِي السُّوقِ، وَكَانَ اِسْلَامُهُمْ حَدِيثًا لَا فِقْهَ لَهُمْ لَا يُحْسِنُونَ يَذْبَحُونَ قَالَ: فَاَخْرَجَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنَ السُّوقِ، وَاَمَرَ بِاِخْرَاجِهِمْ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ کچھ لوگ بازار میں موجود تھے' اُنہوں نے کچھ عرصہ پہلے اسلام قبول کیا تھا' اُنہیں دینی احکام کی زیادہ سمجھ بوجھ نہیں تھی' وہ اچھی طرح سے ذبح نہیں کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو بازار سے نکلوا دیا تھا اور اُنہیں نکالنے کا حکم دیا تھا۔

8560 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ اَمَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِسَلْعٍ، فَاَتَى الْمَوْتُ شَاةً مِنْهَا، فَاَخَذَتْ ظُرَرَةً فَكَسَرَتْهَا فَذَبَحَتْهَا فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهَا "

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: میں نے بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز سلع (پہاڑ کے پاس) اُن کی بکریاں چرا رہی تھی' اُن میں سے ایک بکری

8560- صحيح البخاري' كتاب الذبائح والصيد' باب ما انهر الدم من القصب والمروة والحديد' حديث:5190' صحيح ابن حبان' كتاب الحظر والاباحة' كتاب الذبائح' ذكر الاباحة للمرء اكل ما ذبح بالمروة دون الحديد' حديث:5976' سنن الدارمي' من كتاب الاضاحي' باب ما يجوز به الذبح' حديث:1953' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:2526' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' حديث:5307' مسند الحارث' كتاب الصيد والذبائح وما امر بقتله' باب الذبح بالحجر' حديث:405

مرنے لگی تو اُس کنیز نے پتھر لے کر اُسے توڑا اور اُس کے ذریعہ اُس بکری کو ذبح کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس بکری کو کھانے کی ہدایت کی۔

8561 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ تُؤْكَلَ ذَبِيحَةُ الْاَعْرَابِ الَّتِي تُعْقَرُ عَلٰى قُبُورِهِمْ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: ظُرَرَةٌ حَجَرٌ يُكْسَرُ حَرْفًا

✻✻ عکرمہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ ایسے دیہاتی کے ذبیحہ کو کھایا جائے جو ذبیحہ وہ اپنی قبروں پر قربان کرتے ہیں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: لفظ ''ظررہ'' کا مطلب پتھر ہے جسے ایک طرف سے توڑا جائے۔

بَابُ ذَبِيحَةِ الْاَقْلَفِ، وَالسَّبِيِّ وَالْاَخْرَسِ وَالزِّنْجِيِّ

باب: غیر ختنہ شدہ شخص، قیدی، گونگے یا زنگی (سیاہ فام) شخص کا ذبیحہ

8562 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَكْرَهُ ذَبِيحَةَ الْاَغْرَلِ وَيَقُولُ: لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ، وَلَا تُقْبَلُ صَلَاتُهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَسَاَلْتُ عَنْهُ حَمَّادًا فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِذَبِيحَتِهِ، وَتَجُوزُ شَهَادَتُهُ، وَتُقْبَلُ صَلَاتُهُ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ يُرَخِّصُ فِي الرَّجُلِ اِذَا اَسْلَمَ بَعْدَمَا يَكْبُرُ فَخَافَ عَلٰى نَفْسِهِ الْعَنَتَ اِنِ اخْتَتَنَ اَنْ لَا يَخْتَتِنَ، وَكَانَ لَا يَرَى بِاَكْلِ ذَبِيحَتِهِ بَاْسًا

✻✻ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما غیر ختنہ شدہ شخص کے ذبیحہ کو مکروہ قرار دیتے تھے، وہ یہ فرماتے تھے: اس کی گواہی بھی درست نہیں ہوگی اور اس کی نماز بھی قبول نہیں ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اُس کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے اور اُس کی شہادت بھی درست ہوگی اور اُس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے ایسے شخص کے بارے میں رخصت دی ہے جو بڑی عمر میں اسلام قبول کرتا ہے اور اگر وہ ختنہ کرے تو اُسے اپنی صحت کی خرابی کا اندیشہ ہو، تو اُسے یہ رخصت ہے کہ وہ ختنہ نہ کروائے، اور حسن بصری ایسے شخص کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے (جس کے ختنے نہ ہوئے ہوں)۔

8563 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِقَتَادَةَ: حَلَبَ الْاَقْلَفُ شَاةً اَوْ بَقَرَةً قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ، قَالَ قَتَادَةُ: وَاِنْ ذَبَحَتِ الْمَرْاَةُ الَّتِي لَمْ تَحِضْ، فَلَا بَاْسَ بِذَبِيحَتِهَا

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے دریافت کیا: غیر ختنہ شدہ شخص بکری یا گائے کا دودھ دوہ سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قتادہ فرماتے ہیں: جس عورت کو ابھی حیض نہیں آیا اگر وہ ذبح کر لیتی ہے تو اُس کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8564 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمِيعٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَالانَ أَبِي عُرْوَةَ الْمُرَادِيِّ قَالَ: رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي فَوَجَدْتُ شَاةً لَنَا مَذْبُوحَةً، فَقُلْتُ لِأَهْلِي: مَا شَأْنُهَا؟ فَقَالُوا: خَشِينَا أَنْ تَمُوتَ قَالَ: وَفِي الدَّارِ غُلَامٌ لَنَا سَبِيٌّ لَمْ يَصَلِّ، فَذَبَحَهَا فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلْتُهُ؟ فَقَالَ: كُلُوهُ

✵✵ ابوعروہ مرادی بیان کرتے ہیں: میں اپنے گھر واپس آیا تو میں نے اپنی بکری کو ذبح شدہ پایا' میں نے اپنے گھر والوں سے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا: ہمیں اس کے مرنے کا اندیشہ ہوا (تو ہم نے اسے ذبح کروا لیا)۔ مرادی بیان کرتے ہیں: گھر میں ہمارا ایک غلام تھا جو قیدی ہو کر آیا تھا' وہ نماز نہیں پڑھتا تھا' اُس نے اُسے ذبح کیا تھا' میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ اسے کھالو۔

8565 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ: كَانَ لَا يَأْكُلُ ذَبِيحَةَ الزِّنْجِيِّ قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: لِمَ؟ قَالَ: كَانَ أَبِي يَقُولُ: وَهَلْ رَأَيْتُ فِي زِنْجِيٍّ خَيْرًا قَطُّ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ زنگی کا ذبیحہ نہیں کھاتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میرے والد یہ فرمایا کرتے تھے: میں نے کبھی کسی زنگی میں کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

8566 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ ذَبِيحَةِ الْأَخْرَسِ؟ فَقَالَ: يُشِيرُ إِلَى السَّمَاءِ

✵✵ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے گونگے شخص کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: (تکبیر کے کلمات کی جگہ) وہ آسمان کی طرف اشارہ کر دے گا۔

بَابُ ذَبِيحَةِ السَّارِقِ

باب: چور کا ذبیحہ

8567 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ طَاوُسًا، وَعِكْرِمَةَ عَنْ ذَبِيحَةِ السَّارِقِ؟ فَكَرِهَاهَا، وَنَهَيَانِي عَنْ أَكْلِهَا

✵✵ عمرو بن مسلم بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس اور عکرمہ سے چور کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُن دونوں حضرات نے اُسے مکروہ قرار دیا اور ان دونوں حضرات نے مجھے اُس کو کھانے سے منع کیا۔

8568 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ: عَنْ عَبْدٍ سَرَقَ شَاةً أَوْ بَقَرَةً، فَذَبَحَهَا؟ فَلَمْ يَرَ بِذَبِيحَتِهِ بَأْسًا

٭٭ عبداللہ بن یزید ہذلی بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا جو کسی بکری یا گائے کو چوری کرنے کے بعد اُسے ذبح کر دیتا ہے تو سعید نے اُس کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

8569 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ ذَبِيحَةِ السَّارِقِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهَا.

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے چوری کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ ذَبِيحَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہلِ کتاب کے ذبیحہ (کا حکم)

8570 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَكْرَهُ ذَبِيحَةَ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ، وَيَقُولُ: اِنَّهُمْ لَا يَتَمَسَّكُونَ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ اِلَّا بِشُرْبِ الْخَمْرِ

٭٭ عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بنو تغلب سے تعلق رکھنے والے عیسائیوں کے ذبیحہ کو مکروہ قرار دیتے تھے وہ یہ فرماتے تھے: یہ لوگ نصرانیت میں سے صرف شراب پینے کے قائل ہیں (اور ان میں عیسائیوں والا کوئی عقیدہ نہیں ہے)۔

8571 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ، فَقَالَ: مَنِ انْتَحَلَ دِينًا فَهُوَ مِنْ اَهْلِهِ، وَلَمْ يَرَ بِذَبَائِحِهِمْ بَاْسًا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے عربوں کے عیسائیوں کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: جو بھی شخص جس بھی دین کی طرف خود کو منسوب کرے گا وہ اُس دین کا ماننے والا شمار ہوگا' اُنہوں نے اُن لوگوں کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

8572 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذَبَائِحِهِمْ، اَلَمْ تَسْمَعِ اللّٰهَ يَقُولُ: (وَمِنْهُمْ اُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ) (البقرة: 78) الْاٰيَةَ

٭٭ عطاء خراسانی فرماتے ہیں: اُن کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے' کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے:

''اور اُن میں سے کچھ لوگ اَن پڑھ ہیں جو کتاب کا علم نہیں رکھتے''۔

8573 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: (وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ) (المائدة: 51)

٭٭ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے (اس مسئلہ کے جواب میں اُنہوں نے قرآن کی یہ آیت پڑھی تھی:)

''تم میں سے جو شخص اُنہیں دوست بنائے گا وہ اُن میں سے شمار ہوگا''۔

8574 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَبَائِحِهِمْ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اُن کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنَّ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ ذَبَائِحَهُمْ، وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے اُن کے ذبیحہ کو حلال قرار دیا ہے اور تمہارا پروردگار بھولا نہیں ہے۔

8576 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نَسِيٍّ، عَنْ غُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَتَبَ عَامِلٌ اِلٰى عُمَرَ اَنَّ قِبَلَنَا نَاسًا يُدْعَوْنَ السَّامِرَةُ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ، وَيُسْبِتُوْنَ السَّبْتَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْبَعْثِ، فَمَا يَرَى اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ ذَبَائِحِهِمْ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنَّهُمْ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، ذَبَائِحُهُمْ ذَبَائِحُ اَهْلِ الْكِتَابِ

✵✵ غطیف بن حارث بیان کرتے ہیں: ایک گورنر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ ہماری طرف کچھ لوگ ہیں جو خود کو سامرہ کہلاتے ہیں' وہ تورات پڑھتے ہیں اور ہفتہ کے دن کا احترام کرتے ہیں لیکن وہ دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان نہیں رکھتے' تو اُن لوگوں کے ذبیحہ کے بارے میں امیر المؤمنین کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں خط میں لکھا کہ یہ اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک گروہ ہے' اُن کا ذبیحہ اہلِ کتاب کا ذبیحہ شمار ہوگا۔

8577 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَبَائِحِ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَكَرِهَ اَنْ يَدْفَعَ الْمُسْلِمُ شَاتَهُ اِلَى الْيَهُوْدِيِّ يَذْبَحُهَا

✵✵ عکرمہ فرماتے ہیں: اہلِ کتاب کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے' اُنہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ کوئی مسلمان اپنی بکری کسی یہودی کو دے' تا کہ وہ یہودی اسے ذبح کردے۔

8578 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: " اِنَّكُمْ نَزَلْتُمْ اَرْضًا لَا يَقْصِبُ بِهَا الْمُسْلِمُوْنَ اِنَّمَا هُمُ النَّبَطُ، - اَوْ قَالَ: النَّبِيطُ - وَفَارِسُ، فَاِذَا شَرَيْتُمْ لَحْمًا فَسَلُوْا، فَاِنْ كَانَ ذَبِيْحَةَ يَهُوْدِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ فَكُلُوْهُ، فَاِنَّ طَعَامَهُمْ حِلٌّ لَكُمْ "

✵✵ قیس بن سکن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ ایک ایسی جگہ پر آ کر ٹھہرے ہو' جہاں مسلمان ذبح نہیں کرتے ہیں' یہ لوگ نبطی (عجمی کسان) ہیں اور فارسی ہیں' تو جب تم گوشت خریدو' تو اس کے بارے میں دریافت کرلو' اگر وہ کسی یہودی یا عیسائی کا ذبیحہ ہو' تو اسے کھالو کیونکہ ان لوگوں کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے۔

8579 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِيْ عِيَاضٍ: اَنَّهُ رَخَّصَ فِيْ ذَبَائِحِهِمْ، وَكَرِهَ نِسَائَهُمْ

٭٭ ابوعیاض کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے (اہلِ کتاب کے) ذبیحہ کے بارے میں رخصت دی ہے' لیکن اُن کی خواتین (کے ساتھ نکاح کرنے کو) مکروہ قرار دیا ہے۔

8580 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ يَهُودِيٍّ ذَبَحَ شَاةً، فَاَخْطَاَ فِيهَا حَتّٰى حَرُمَتْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَاْكُلَهَا، فَاِذَا قَرَّبَ اِلَيْكَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ طَعَامًا، فَاْمُرْهُ اَنْ يَاْكُلَ، فَاِنْ اَكَلَ فَكُلْ، وَاِنْ لَمْ يَاْكُلْ فَلَا تَاْكُلْهُ

٭٭ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے یہودی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی بکری کو ذبح کرتے ہوئے اُس میں غلطی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اُس پر حرام ہو جاتی ہے' تو قتادہ نے جواب دیا: کسی مسلمان کے لیے اُسے کھانا جائز نہیں ہے' جب اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص کھانا تمہارے سامنے رکھے تو تم اُس سے کہو کہ وہ بھی کھائے' اگر وہ کھالیتا ہے تو تم بھی کھاؤ اور اگر وہ نہیں کھاتا تو تم بھی نہ کھاؤ۔

8581 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَكَّلَ بِقَوْمٍ مِنَ النَّصَارٰى قَوْمًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِذَا ذَبَحُوا اَنْ يُسَمُّوا، وَلَا يَتْرُكُوهُمْ اَنْ يُهِلُّوا

٭٭ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے بارے میں کچھ مسلمانوں کو مقرر کیا تھا کہ جب وہ لوگ ذبح کریں تو مسلمان اُس پر بسم اللہ پڑھ لیں اور اُنہیں ایسی صورت میں (اپنے مذہب کے مطابق) آواز بلند نہ کرنے دیں۔

بَابُ الذَّبْحِ اَفْضَلُ اَمِ النَّحْرِ

باب: ذبح کرنا افضل ہے یا نحر کرنا؟

8582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: الْاِبِلُ، وَالْبَقَرُ اِنْ شِئْتَ ذَبَحْتَ، وَاِنْ شِئْتَ نَحَرْتَ

٭٭ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: اونٹ اور گائے کو اگر تم چاہو' تو ذبح کرلو اور تم چاہو تو نحر کرو۔

8583 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ الذَّبْحُ فِيهِمْ، وَالنَّحْرُ فِيهِمْ فِي قَوْلِهِ: (فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ) (البقرة: 71)، وَقَالَ: (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) (الكوثر: 2)

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: اُن لوگوں میں ذبح کا طریقہ بھی رائج تھا اور اُن لوگوں میں نحر کا طریقہ بھی رائج تھا' اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''تو اُنہوں نے اُسے ذبح کرلیا حالانکہ وہ ایسا کرنے والے نہیں تھے''۔

اور ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

''تو تم اپنے پروردگار کے لیے نماز ادا کرو اور نحر کرو''۔

8584 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: ذَكَرَ اللّٰهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ فِي الْقُرْآنِ، فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يُنْحَرُ أَجْزَأَ عَنْكَ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَطَاءٌ الذَّبْحُ قَطْعُ الْأَوْدَاجِ، قُلْتُ: فَذَبَحَ فَلَمْ يَقْطَعْ أَوْدَاجَهَا حَتّٰى مَاتَتْ، وَهُوَ يَحْسَبُ أَنَّهُ قَطَعَ أَوْدَاجَهَا قَالَ: مَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ ذَكّٰى، فَلْيَأْكُلْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں گائے ذبح کرنے کا ذکر کیا ہے' تو اگر تم نحر کی جانے والی کسی چیز کو ذبح بھی کر لیتے ہو تو یہ تمہاری طرف سے ادا ہو جائے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: ذبح کا مطلب رگوں کو کاٹنا ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر کوئی شخص ذبح کرتا ہے اور رگوں کو نہیں کاٹتا یہاں تک کہ جانور مر جاتا ہے' حالانکہ آدمی یہی سمجھا تھا کہ اُس نے رگوں کو کاٹ دیا ہے۔ تو عطاء نے فرمایا: میرے خیال میں تو اُس نے ذبح کر لیا ہے' اب وہ اُسے کھا سکتا ہے۔

بَابُ الذَّبِيحَةِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ

باب: قبلہ کی طرف رُخ کیے بغیر ذبح کرنا

8585 - آثارِ صحابہ: قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلَ ذَبِيحَةً ذَبَحَهُ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ ایسے ذبیحہ کو کھانے کو مکروہ قرار دیتے تھے' جسے آدمی نے قبلہ کی طرف رُخ کیے بغیر ذبح کیا ہو۔

8586 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَذْبَحُ إِلَى الْقِبْلَةِ، فَيَمِيلُ إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ: وَقَالَ جَابِرٌ: قَالَ: لَا يَضُرُّكَ وَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ أَوْ لَمْ تُوَجِّهْهُ

٭٭ حماد نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو قبلہ کی طرف رُخ کر کے ذبح کرتا ہے' پھر ذبیحہ کا رُخ قبلہ کی بجائے دوسری طرف ہو جاتا ہے۔ تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: تمہیں کوئی نقصان نہ ہوگا' خواہ تم قبلہ کی طرف رُخ کرو' یا قبلہ کی طرف رُخ نہ کرو۔

8587 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ تُوَجَّهَ الذَّبِيحَةُ إِلَى الْقِبْلَةِ

** ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ ذبیحہ کا رُخ قبلہ کی طرف کیا جائے۔

8588 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ قَالَ: سَاَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ رَجُلٍ ذَبَحَ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، اَتُؤْكَلُ ذَبِيحَتُهُ؟ قَالَ: وَمَا بَاْسُ ذٰلِكَ؟

** عبداللہ بن عون بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو قبلہ کی طرف رُخ کیے بغیر جانور کو ذبح کر سکتا ہے' تو کیا اُس کے ذبیحہ کو کھالیا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں حرج کیا ہے۔

بَابُ سُنَّةِ الذَّبْحِ

باب: ذبح کا طریقہ

8589 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَاْكُلُ الشَّاةَ اِذَا نُخِعَتْ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسی بکری کو نہیں کھاتے تھے' جس کو ذبح کرتے ہوئے اس کی گدی تک کاٹ دیا جائے۔

8590 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ فِي الشَّاةِ اِذَا نُخِعَتْ قَالَ: هُوَ مَكْرُوهٌ، وَلَا بَاْسَ بِاَكْلِهَا

** مجاہد نے ایسی بکری کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جس کو ذبح کرتے ہوئے اس کا گلا اس کی گدی تک کاٹ دیا جائے' وہ فرماتے ہیں: یہ مکروہ ہے لیکن اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8591 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ لَا يَاْكُلُ الشَّاةَ اِذَا نُخِعَتْ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسی بکری کو نہیں کھاتے تھے' جس کو ذبح کرتے ہوئے اس کی گدی تک کاٹ دیا جائے۔

8592 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفْرِ، وَعَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ دِيكٍ ذُبِحَ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ؟ فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ فَكُلْ

** ابواسحاق نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے مرغ کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے گدی کی طرف سے ذبح کر دیا گیا ہو' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے کھالو۔

8593 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الذَّبِيحَةِ يُذْبَحُ، فَيَمُرُّ السِّكِّينُ، فَيَقْطَعُ الْعُنُقَ كُلَّهُ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے ذبح کیا گیا ہو اور پھر چھری چل گئی ہو اور اُس کی پوری گردن کٹ گئی ہو۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8594 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَذْبَحُ الطَّيْرَ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا"

✵✵ جابر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو پرندہ کو گدی کی طرف سے ذبح کر دیتا ہے' تو اُنہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

8595 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الذَّبِيحَةِ تُذْبَحُ، فَيَمُرُّ السِّكِّينُ فَيَقْطَعُ الْعُنُقَ كُلَّهُ؟ قَالَ: ذَكَاةٌ سَرِيعَةٌ قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے ایسے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا گیا: جسے ذبح کرتے ہوئے چھری چل گئی ہو اور اُس کی پوری گردن کٹ گئی ہو' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ تیزی سے ہونے والا ذبح ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8596 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: الدَّجَاجَةُ إِذَا انْقَطَعَ رَأْسُهَا ذَكَاةٌ سَرِيعَةٌ إِنِّي آكُلُهَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرغی کا سر جدا ہو جائے' تو یہ تیزی سے ہونے والا ذبح ہے' میں اسے کھالوں گا۔

8597 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الدَّجَاجَةِ يُذْبَحُ فَيَمِيلُ السِّكِّينُ، فَيَقْطَعُ الرَّأْسَ قَالَ: إِنْ لَمْ يَتَعَمَّدْ فَلْيَأْكُلْهُ

✵✵ حکم بن عتیبہ نے یحییٰ بن جزار کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسی مرغی کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے ذبح کیا گیا ہو اور پھر چھری کے ایک طرف ہونے کی وجہ سے اُس کا سر کٹ گیا ہو' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تو آدمی نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا تو وہ اُسے کھالے۔

8598 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ: مَنْ ذَبَحَ بَعِيرًا مِنْ خَلْفِهِ مُتَعَمِّدًا لَمْ يُؤْكَلْ، وَإِنْ ذَبَحَ شَاةً مِنْ قَفِّهَا مُتَعَمِّدًا، يَعْنِي الْقَفَّ مُتَعَمِّدًا لَمْ تُؤْكَلْ

✵✵ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: جو شخص جان بوجھ کر اونٹ کو پچھلی طرف سے (یعنی گردن کے اوپر والے حصہ کی طرف سے) ذبح کرتا ہے تو اُس اونٹ کا گوشت نہیں کھایا جائے گا اور اگر کوئی شخص بکری کو جان بوجھ کر اُس کے (گردن کے اوپر والے حصہ) کی طرف سے ذبح کرتا ہے تو اُسے نہیں کھایا جائے گا۔

8599 - اقوالِ تابعین: قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ ذَبَحَ ذَابِحٌ، فَأَبَانَ الرَّأْسَ فَكُلْ مَا لَمْ

يَتَعَمَّدُ ذٰلِكَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اگر ذبح کرنے والا شخص ذبح کرے اور سر تن سے جدا ہو جائے تو اگر تو اُس نے جان بوجھ کر نہیں کیا' تو تم اُسے کھالو۔

8600 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ رَجُلٍ ذَبَحَ بِسَيْفِهِ فَقَطَعَ الرَّأْسَ قَالَ: بِئْسَ مَا فَعَلَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: فَيَأْكُلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنی تلوار کے ذریعہ ذبح کرتا ہے اور جانور کا سر کاٹ دیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس شخص نے جو کیا ہے' وہ بہت بُرا ہے۔ سائل نے دریافت کیا: کیا وہ آدمی اُسے کھا سکتا ہے؟ زہری نے جواب دیا: جی ہاں!

8601 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ جَدْيًا، فَقَطَعَ رَأْسَهُ لَمْ يَكُنْ بِاَكْلِهِ بَاْسٌ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص بکری کے بچے کو ذبح کرتا ہے اور اُس کا سر کاٹ دیتا ہے' تو اُس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8602 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الذَّبِيحَةِ تُذْبَحُ، فَيَمُرُّ السِّكِّيْنُ فَيَقْطَعُ الْعُنُقَ كُلَّهُ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

٭٭ منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے ذبح کیا جاتا ہے اور چھری چل جاتی ہے اور اُس کی گردن پوری کاٹ دیتی ہے' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8603 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ مُحْسِنٌ يُحِبُّ الْاِحْسَانَ اِلٰى كُلِّ شَيْءٍ، فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ

٭٭ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دو باتیں یاد ہیں' آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بھلائی کرنے والا ہے اور ہر چیز کے ساتھ بھلائی کرنے کو پسند کرتا ہے' تو جب تم قتل کرو (یعنی کسی شخص کو سزا کے طور پر قتل کرو) تو اچھے طریقے سے قتل کرو (یعنی اُس کا مثلہ نہ کرو' یا اُسے تکلیف نہ دو) اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو' تمہیں اپنی چھری کو تیز کر لینا چاہیے اور اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچانی چاہیے۔

8604 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ، عَنْ شَدَّادٍ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ

شَیْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، لِيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ

✽✽ حضرت شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دو باتیں یاد رکھی ہیں' آپ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ بھلائی کرنے کو لازم قرار دیا ہے' تو جب تم قتل کرو' تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو' تو اچھے طریقہ سے ذبح کرو' آدمی کو اپنی چھری تیز کر لینی چاہیے اور اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچانی چاہیے۔

8605 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا يَسْحَبُ شَاةً بِرِجْلِهَا لِيَذْبَحَهَا، فَقَالَ لَهُ: وَيْلَكَ قُدْهَا إِلَى الْمَوْتِ قَوْدًا جَمِيلًا

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا' جو اپنی بکری کو ذبح کرنے کے لیے اُسے اس کے پاؤں سے پکڑ کر کھینچ رہا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: تمہارا ستیاناس ہو! تم اسے موت کی طرف اچھے طریقے سے لے کر جاؤ!

8606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِذَا أَحَدَّ أَحَدُكُمُ الشَّفْرَةَ فَلَا يُحِدَّهَا، وَالشَّاةُ تَنْظُرُ إِلَيْهِ،

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص چھری کو تیز کرے' تو وہ ایسی جگہ پر اُسے تیز نہ کرے' جس جگہ بکری اُسے دیکھ رہی ہو۔

8607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ صَالِحًا، مَوْلَى التَّوْأَمَةِ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

8604- صحيح مسلم' كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان' باب الامر باحسان الذبح والقتل' حديث: 3709' مستخرج ابی عوانة' مبتدا كتاب الجهاد' مبتدا كتاب الذبائح' بيان صفة السنة فی الذبح' حديث: 6229' صحيح ابن حبان' كتاب الحظر والاباحة' كتاب الذبائح' ذكر الامر بحد الشفار' حديث: 5967' سنن الدارمی' من كتاب الاضاحی' باب فی حسن الذبيحة' حديث: 1952' سنن ابن ماجه' كتاب الذبائح' باب اذا ذبحتم' حديث: 3168' السنن الصغرىٰ' كتاب الصيد والذبائح' الامر باحداد الشفرة' حديث: 4353' مصنف ابن ابی شيبة' كتاب الديات' المثلة فی القتل' حديث: 27365' السنن الكبرىٰ للنسائی' كتاب الضحايا' الامر باحداد الشفرة' حديث: 4363' شرح معانی الآثار للطحاوی' كتاب الجنايات' باب الرجل يقتل رجلا كيف يقتل ؟' حديث: 3235' مشكل الآثار للطحاوی' باب بيان مشكل حديث رسول الله صلی الله عليه وسلم' حديث: 4030' السنن الكبرىٰ للبيهقی' كتاب النفقات' جماع ابواب القصاص بالسيف' 40 باب يحفظ الامام سيفه ليأخذ سيفا صارما لا يعذبه ولا' حديث: 14974' السنن الصغير للبيهقی' كتاب الصيد والذبائح' باب ما يذكی به وكيف يذكی وموضع الذكاة فی غير المقدور' حديث: 3023' مسند احمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث شداد بن اوس' حديث: 16809' مسند الطيالسی' وشداد بن اوس عن النبی صلی الله عليه وسلم' حديث: 1200' مسند ابن الجعد' شعبة' حديث: 1033' البحر الزخار مسند البزار' مسند شداد بن اوس عن النبی صلی الله عليه وسلم' حديث: 2930' المعجم الصغير للطبرانی' من اسمه محمد' حديث: 1058

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

8608 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا اَضْجَعَ شَاةً فَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى عُنُقِهَا، وَهُوَ يُحِدُّ شَفْرَتَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلَكَ اَرَدْتَّ اَنْ تُمِيتَهَا مَوْتَاتٍ هَلَّا اَحْدَدْتَّ شَفْرَتَكَ قَبْلَ اَنْ تُضْجِعَهَا

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس نے اپنی بکری کو لٹایا اور اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھ دیا اور پھر وہ چھری تیز کرنے لگا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص سے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! کیا تم اسے کئی مرتبہ موت دینا چاہتے ہو؟ تم نے اس بکری کو لٹانے سے پہلے اپنی چھری کیوں نہیں تیز کر لی تھی۔

8609 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَضِينُ بْنُ عَطَاءٍ، اَنَّ جَزَّارًا فَتَحَ بَابًا عَلٰى شَاةٍ لِيَذْبَحَهَا، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ حَتّٰى اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاتَّبَعَهَا فَاَخَذَهَا يَسْحَبُهَا بِرِجْلِهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْبِرِي لِاَمْرِ اللّٰهِ، وَاَنْتَ يَا جَزَّارُ فَسُقْهَا اِلَى الْمَوْتِ سَوْقًا رَفِيقًا

✵✵ وضین بن عطاء بیان کرتے ہیں: ایک قصاب نے بکری کو ذبح کرنے کے لیے دروازہ کھولا' تو وہ بکری اُس کے پاس سے بھاگ کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئی' وہ قصاب اُس کے پیچھے چلتا ہوا آیا اور اُسے اُس کی ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: (یعنی بکری سے فرمایا:) تم اللہ کے حکم پر صبر سے کام لو اور اے قصاب! تم اسے موت کی طرف نرمی سے لے کر جاؤ۔

8610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَنْهٰى اَنْ تُذْبَحَ الشَّاةُ عِنْدَ الشَّاةِ

✵✵ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس بات سے منع کیا کرتے تھے کہ کسی بکری کو دوسری بکری کے قریب ذبح کیا جائے۔

بَابُ مَا يُقْطَعُ مِنَ الذَّبِيحَةِ

باب: ذبیحہ (یعنی زندہ جانور) کے جس حصہ کو کاٹ لیا گیا ہو' اُس کا حکم کیا ہے؟

8611 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَجُبُّونَ الْاَسْنِمَةَ، وَيَقْطَعُونَ الْاَلْيَاتِ، فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ، وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت کے لوگ کوہان کو کاٹ لیا کرتے تھے اور چکی کو کاٹ لیا کرتے تھے' لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جانور جب زندہ ہو' تو اُس کے جس حصہ کو کاٹ لیا

جائے تو وہ حصہ مردار شمار ہوگا۔

8612 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقْطَعُوْنَ اَلْيَاتِ الْغَنَمِ، وَاَسْنِمَةَ الْاِبِلِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ، وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ

٭٭ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت کے لوگ بکریوں کی چکی اور اونٹوں کی کوہان کاٹ لیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس زندہ جانور کا جو حصہ کاٹ لیا جائے وہ حصہ مردار شمار ہوگا۔

8613 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رُكَيْنِ بْنِ رَبِيْعٍ، عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ: عَدَا الذِّئْبُ عَلٰى شَاةٍ فَاَفْرٰى بَطْنَهَا، فَسَقَطَ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَى الْاَرْضِ، فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: انْظُرْ اِلٰى مَا سَقَطَ مِنَ الْاَرْضِ، فَلَا تَاْكُلْهُ، وَاَمَرَهُ اَنْ يُذَكِّيَهَا فَيَاْكُلَهَا

٭٭ ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: ایک بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کر کے اُس کے پیٹ کو چیر دیا' اُس بکری کے جسم کا کچھ حصہ زمین پر گر گیا' میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اُس کا جو حصہ زمین پر گر گیا تھا' اُسے تم نہ کھاؤ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ اُس بکری کو ذبح کر کے کھا لے۔

8614 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْفَرَافِصَةِ الْحَنَفِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ: قَالَ لِعُمَرَ اِنَّكُمْ تَذْبَحُوْنَ ذَبَائِحَ لَا تَحِلُّ، تَعْجَلُوْنَ عَلَى الذَّبِيْحَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: نَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَتَّقِيَ ذٰلِكَ اَبَا حَيَّانَ الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ، وَاللَّبَّةُ لِمَنْ قَدَرَ، وَذَرِ الْاَنْفُسَ حَتّٰى تَزْهَقَ

٭٭ ابن فرافصہ حنفی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگ ایسے طریقہ سے ذبح کرتے ہیں' جو جائز نہیں ہے' آپ ذبیحہ کو جلد بازی میں کرتے ہیں 'تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوحیان! ہم اس چیز سے بچنے کے زیادہ حقدار ہیں' ذبح صرف حلق میں اور لبہ (نامی رگ) میں ہوگا اُس شخص کے لیے' جو اس کی قدرت رکھتا ہو اور تم جان کو چھوڑ دو کہ وہ خود نکل جائے۔

8615 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ، وَاللَّبَّةِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ذبح حلق اور لبہ میں ہوگا۔

8616 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الذَّبْحُ قَطْعُ الْاَوْدَاجِ، قُلْتُ: فَذَبَحَ ذَابِحٌ، فَلَمْ يَقْطَعْ اَوْدَاجَهَا قَالَ: مَا اَرَاهُ اِلَّا قَدْ ذَكَّاهَا، فَلْيَاْكُلْهَا

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: ذبح کا مطلب رگوں کو کاٹ دینا ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر کوئی شخص ذبح کرتا ہے اور رگوں کو نہیں کاٹتا' تو میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے جواب دیا کہ اُس شخص نے ذبح کر دیا ہے' اب وہ اُسے کھا سکتا ہے۔

بَابُ مَا يُذَكَّى بِهِ

باب: کون سی چیز کے ذریعہ ذبح کیا جائے گا؟

8617 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَوْفٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ اَرَانِبَ ذَبَحْتُهَا بِظُفُرِى؟ قَالَ: لَا تَاْكُلْهَا؛ فَاِنَّهَا الْمُنْخَنِقَةُ

✲✲ ابورجاء عطاردی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے خرگوش کے بارے میں دریافت کیا' جسے میں نے ظفر' حبشہ کی مخصوص چھری کے ذریعہ ذبح کیا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اُسے نہ کھاؤ' کیونکہ اُس کا گلا گھونٹا گیا ہو۔

8618 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ عَلَيْهِ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلُوا، لَيْسَ السِّنَّ، وَالظُّفُرَ، وَسَاُحَدِّثُكُمْ، اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ

✲✲ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو چیز خون بہادے اور جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو' اُسے تم کھالو جبکہ (ذبح کا آلہ) سن یا ظفر نہ ہو اور میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں کہ سن سے مراد ہڈی ہے اور ظفر سے مراد حبشہ کی مخصوص چھری ہے''۔

8619 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُذْبَحُ بِكُلِّ شَيْءٍ غَيْرَ اَرْبَعَةٍ، السِّنِّ، وَالظُّفُرِ، وَالْقَرْنِ، وَالْعَظْمِ

✲✲ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ہر چیز کے ذریعہ ذبح کیا جاسکتا ہے' صرف چار چیزوں کے ذریعہ نہیں کیا جاسکتا: سن (ہڈی)' ظفر (حبشہ کی مخصوص چھری)' سینگ اور ہڈی۔

8620 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كُلُّ مَا اَفْرَى الْاَوْدَاجَ، وَاَهْرَاقَ الدَّمَ اِلَّا الظُّفُرَ، وَالنَّابَ، وَالْعَظْمَ

✲✲ حسن بصری فرماتے ہیں: جو بھی چیز رگوں کو کاٹ دے اور خون کو بہادے (اُس کے ذریعہ ذبح کیا جاسکتا ہے) البتہ ظفر (حبشہ کی مخصوص چھری) نوکیلے دانت اور ہڈی کا حکم مختلف ہے۔

8621 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ اَصِيدُهُ؟ قَالَ: اَنْهِرُوا الدَّمَ بِمَا شِئْتُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

✲✲ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس شکار کے بارے میں دریافت کیا جسے

میں شکار کرتا ہوں' تو آپ نے فرمایا: تم جس چیز کے ذریعہ چاہو خون بہا دو اور اُس پر اللہ کا نام لو۔

8622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِي الرَّجُلِ يَذْبَحُ بِالْعُوْدِ قَالَ: اِذَا جَزَرَ، وَلَمْ يُعِزِ، وَلَمْ يُفِلْكْ، فَلَا بَاْسَ بِهِ

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو لکڑی کے ذریعہ ذبح کرتا ہے' تو طاؤس نے فرمایا: اگر وہ کاٹ دیتا ہے اور مارتا نہیں اور جدا نہیں کرتا' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8623 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَكَ شَفْرَةٌ، ثُمَّ ذَبَحْتَ شَاةً بِوَتِدٍ اَجْزَا عَنْكَ

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تمہارے پاس چھری نہ ہو اور پھر تم کیل کے ذریعہ بکری ذبح کر دو' تو یہ تمہارے لیے جائز ہوگا۔

8624 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اذْبَحْ بِالْعُوْدِ اِذَا اَفْرَى الْاَوْدَاجَ غَيْرَ مُتَرَدٍّ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم لکڑی کے ذریعہ ذبح کر دو' جبکہ وہ (گلا گھونٹ کر) مارے بغیر رگوں کو کاٹ دے۔

8625 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، اَنَّ سَفِيْنَةَ، مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَاطَ دَمَ جَزُوْرٍ بِجِذْلٍ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهَا

❊❊ یحییٰ بن ابوکثیر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے لکڑی کے ذریعے اونٹ کا خون بہا دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اُس کا گوشت کھانے کی ہدایت کی۔

8626 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: اَنَّ غُلَامًا مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ كَانَ يَرْعَى لُقْحَةً بِاُحُدٍ، فَاَتَاهَا الْمَوْتُ وَلَيْسَ مَعَهُ حَدِيْدَةٌ يُذَكِّيْهَا، فَاَخَذَ وَتِدًا مِنْ عِيْدَانٍ، فَنَحَرَهَا بِهِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهَا

❊❊ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: انصار میں سے' بنو حارثہ سے تعلق رکھنے والا ایک غلام ''اُحد'' پہاڑ کے پاس اونٹنیوں کو چرا رہا تھا' ایک جانور کو موت آنے لگی' اُس شخص کے پاس چھری نہیں تھی جس کے ذریعہ وہ اُسے ذبح کرتا' تو اُس نے عیدان کی ایک کیل لی اور اس کے ذریعہ اُس جانور کو قربان کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا گوشت کھانے کا حکم دیا۔

8627 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ غُلَامًا مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَرْعَى بَعِيْرًا لَهُ بِاُحُدٍ، فَخَشِيَ عَلَيْهِ الْمَوْتَ، فَنَحَرَهُ بِوَتِدٍ مِنْ خَشَبٍ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهِ

** عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک لڑکا ''اُحد'' پہاڑ کے پاس اپنا اونٹ چرا رہا تھا' اُسے اونٹ کے مرنے کا اندیشہ ہوا تو اُس نے لکڑی کے کیل کے ذریعہ اُسے نحر کر دیا' اُس نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے اس کا گوشت کھانے کی ہدایت کی۔

8628 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ بَعِيرٍ ذُبِحَ بِعُودٍ؟ فَقَالَ: اِنْ كَانَ مَارَ فِيهِ مَوْرًا فَكُلُوا، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَارَ فِيهِ فَلَا تَاْكُلُوهُ

** ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے ایسے اونٹ کے بارے میں دریافت کیا' جسے لکڑی کے ذریعہ ذبح کیا گیا ہو' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تو وہ اُس میں سے آر پار ہوگئی ہو' تو تم اُسے کھا لو اور اگر اُس میں آر پار نہ ہوئی ہو' تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

8629 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: كُلِّ شَىْءٍ يَضَعُ فَاذْبَحْ فِيهِ اِذَا اضْطُرِرْتَ اِلَيْهِ

** یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم اضطراری حالت کا شکار ہو' تو تم کسی بھی ایسی چیز کے ذریعہ ذبح کر سکتے ہو' جس کے ذریعہ ذبح ہو سکے۔

8630 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِى الشَّعْثَاءِ قَالَ: اِذَا اَفْرَى الْاَوْدَاجَ فَكُلْ

** عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء فرماتے ہیں: جب رگیں کٹ جائیں تو تم کھا لو۔

8631 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِى الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَطَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنِ ابْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ: لَا ذَكَاةَ اِلَّا فِى الْاَسَلِ

** مطر بن عبداللہ بن شخیر' حضرت ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا ہے: ذبح صرف اسل (نیزے) میں ہوتا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَضَعُ مِنْجَلَهُ

باب: جب کوئی آدمی منجلہ رکھے

8632 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَضَعُ مِنْجَلَهُ، فَيَمُرُّ بِهِ الطَّيْرُ فَيَشُقُّ بِهِ بَطْنَهُ فَيَقْتُلُهُ فَكَرِهَ اَكْلَهُ " قَالَ: وَسَاَلْتُ عَنْهُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

** جابر نے امام شعبی کے بارے میں نقل کیا ہے: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا کہ ایک شخص اپنا منجلہ (کھیت کی حفاظت کے لیے دھار دار آلہ) لگاتا ہے' ایک پرندہ اُس کے پاس سے گزرتا ہے' تو وہ آلہ اُس کے پیٹ کو چیر

دیتا ہے اور وہ پرندہ مرجاتا ہے' تو امام شعبی نے اُس پرندہ کو کھانے کو مکروہ قرار دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

بَابُ ذَكَاةِ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ تَتَحَرَّكُ

باب: ایسے جانور کو ذبح کرنا' جو حرکت کررہا ہو

8633 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا ذَبَحْتَهَا فَمَصَعَتْ ذَنَبَهَا، اَوْ تَحَرَّكَتْ فَحَسْبُكَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تم جانور کو ذبح کرو اور اُس کی دُم ہل رہی ہو' یا وہ جانور حرکت کررہا ہو تو تمہارے لیے یہ کافی ہوگا (یعنی قریب المرگ جانور اگر حرکت کررہا ہو' تو اُسے ذبح کر کے کھایا جاسکتا ہے)۔

8634 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: اِذَا ضَرَبَتْ بِذَنَبِهَا اَوْ رِجْلِهَا، اَوْ طَرَفَتْ بِعَيْنِهَا فَهِيَ ذَكِيٌّ

✵✵ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب جانور اپنی دُم یا ٹانگ ہلا رہا ہو' یا اُس کی آنکھ جھپک رہی ہو' تو وہ ذبیحہ شمار ہوگا۔

8635 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ لِي: الْمَوْقُوذَةُ، وَالْمُتَرَدِّيَةُ، وَالنَّطِيحَةُ، وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ مِنْهَا قَالَ: اِذَا ذَكَّيْتَهَا، وَعَيْنُهَا تَطْرِفُ اَوْ قَائِمَةٌ مِنْ قَوَائِمِهَا فَلَا بَاْسَ بِهَا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے مجھ سے کہا: جس جانور کو لاٹھی ماری گئی ہو' یا وہ بلندی سے گرا ہوا' یا اُسے سینگ مارا گیا ہو' یا اُس میں سے درندے نے کھالیا ہو اور تم اُسے ایسے وقت میں ذبح کردو' جبکہ اُس کی آنکھ جھپک رہی ہو' یا اُس کی کوئی ٹانگ ہل رہی ہو' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8636 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ اَبِي مُرَّةَ، مَوْلَى عَقِيلٍ اَنَّهُ وَجَدَ شَاةً لَهُمْ تَمُوتُ فَذَبَحَهَا فَتَحَرَّكَتْ قَالَ: فَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَقَالَ: اِنَّ الْمَيْتَةَ لَتَتَحَرَّكُ قَالَ: وَسَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: كُلْهَا اِذَا طَرَفَتْ عَيْنُهَا اَوْ تَحَرَّكَتْ قَائِمَةٌ مِنْ قَوَائِمِهَا،

✵✵ محمد بن یحییٰ بن حبان نے عقیل کے غلام ابومرہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے اپنی ایک بکری کو پایا کہ وہ مرنے لگی ہے' تو اُنہوں نے اُسے ذبح کردیا' اُس بکری نے حرکت کی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: مردار بھی حرکت کرتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: جب اُس کی آنکھ جھپک رہی ہو' یا کوئی ٹانگ حرکت کررہی ہو' تو تم اُسے کھالو۔

8637 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ، مَوْلٰى عَقِيلٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

8638 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: اِذَا طَرَفَتْ اَوْ مَصَعَتْ بِذَنَبِهَا، اَوْ تَحَرَّكَتْ فَقَدْ حَلَّتْ

٭٭ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عبید بن عمیر کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب جانور کی آنکھ حرکت کرے یا اُس کی دُم حرکت کرے یا وہ خود حرکت کرے (تو اُسے ذبح کر کے کھانا) حلال ہوگا۔

8639 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً، فَقَالَ: شَاةٌ تَرَدَّتْ فَانْقَطَعَ رَاْسُهَا، وَهِيَ تَحَرَّكُ لَمْ تَمُتْ اَتُذَكّٰى؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَعَاوَدْتُهُ، فَقَالَ: اِيَّاكَ، وَاِيَّاهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: ایک بکری بلندی سے گری اُس کا سر کٹ گیا وہ حرکت کر رہی تھی ابھی وہ مری نہیں تھی تو کیا اُسے ذبح کیا جا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! راوی کہتے ہیں: میں نے دوبارہ اپنا سوال پیش کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس سے بچ کے رہو۔

بَابُ الْجَنِينِ

باب: (جانور کے پیٹ میں موجود) بچہ کا حکم

8640 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ فِي الْجَنِينِ: اِذَا اَشْعَرَ اَوْ وَبَّرَ فَذَكَاتُهُ ذَكَاةُ اُمِّهِ

٭٭ زہری نے (جانور کے) پیٹ میں موجود بچہ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جب اُس کے بال اُگ جائیں یا روئیں نکل آئیں تو اُس کی ماں کو ذبح کرنا اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔

8641 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ: اِذَا اَشْعَرَ الْجَنِينُ فَذَكَاتُهُ ذَكَاةُ اُمِّهِ

٭٭ زہری نے حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہ فرمایا کرتے تھے: جب پیٹ میں موجود بچہ کے بال اُگ چکے ہوں تو اُس کی ماں کو ذبح کرنا اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔

8642 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ فِي الْجَنِينِ: اِذَا خَرَجَ مَيِّتًا، وَقَدْ اَشْعَرَ، اَوْ وَبَّرَ فَذَكَاتُهُ ذَكَاةُ اُمِّهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پیٹ میں موجود بچہ کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جب وہ مردہ باہر آئے اور اُس کے

بال اُگ چکے ہوں' تو اُس کی ماں کو ذبح کرنا اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

8643 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا اَشْعَرَ اَوْ وَبَّرَ فَذَكَاتُهُ ذَكَاةُ اُمِّهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: جب اُس کے بال اُگ چکے ہوں' تو اُس کی ماں کو ذبح کرنا اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے عکرمہ کے حوالے سے بھی اسی کی مانند روایت بیان کی ہے۔

8644 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِی الْجَنِیْنِ اِذَا اَلْقَتْهُ اُمُّهُ مَيِّتًا بَعْدَ مَا تُنْحَرُ فَكُلْهُ، لِاَنَّهَا اَلْقَتْهُ، وَقَدْ نُحِرَتْ

✵✵ مجاہد نے پیٹ میں موجود بچہ کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جب بچہ کی ماں کو قربان کرنے کے بعد وہ بچہ مردہ باہر آئے' تو تم اُسے کھالو' کیونکہ اُس کی ماں نے اُسے اُس وقت باہر نکالا ہے' جب وہ قربان ہو چکی تھی۔

8645 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: ذَكَاتُهُ ذَكَاةُ اُمِّهِ اِذَا اَشْعَرَ، اَوْ لَمْ يُشْعِرْ اِلَّا اَنْ يُقْذَرَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پیٹ میں موجود بچہ کی ماں کو ذبح کرنا اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا' اُس بچہ کے بال اُگ چکے ہوں یا نہ اُگے ہوں' اگر کوئی شخص طبعی طور پر اُسے ناپسند کرے تو حکم مختلف ہے۔

8846 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَنِيْنِ الْبَقَرَةِ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ رُكْنٌ مِنْ اَرْكَانِهَا

✵✵ حسن بن عبیداللہ نخعی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے گائے کے پیٹ میں موجود بچہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ اُس کے وجود کا ایک حصہ ہے۔

8647 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ اَبِیْ عَاصِمٍ يَقُوْلُ: نَزَلْتُ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ، فَنَحَرْتُ فِيْهَا نَاقَةً، فَاَلْقَتْ حُوَارًا مِنْ بَطْنِهَا مَيِّتًا - يَعْنِی الْجَنِيْنَ الَّذِیْ لَمْ يُشْعِرْ -، فَسَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ: كُلْهُ قَالَ: فَانْقَلَبْتُ فَاَخَذْتُهُ، وَظَلَلْتُ مِنْهُ عَلٰى كَبِدٍ، وَسَنَامٍ مَا شِئْتُ

✵✵ داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں ایک جگہ ٹھہرا' میں نے وہاں ایک اونٹنی قربان کی تو اُس کے پیٹ میں سے ایک مردہ بچہ بھی برآمد ہوا جس کے بارے میں پتا نہیں تھا' میں نے سعید بن مسیّب سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اسے کھالو۔ راوی کہتے ہیں: میں واپس آیا' میں نے اُسے پکڑا اور اس کے کوہان کے گوشت یا جگر میں سے جو چاہا حاصل کرلیا۔

8648 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِذَا خَرَجَ الْجَنِيْنُ حَيًّا، ثُمَّ مَاتَ

قَبْلَ اَنْ تُذَكِّيَهُ، فَلَا تَأْكُلْهُ وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

٭٭ عکرمہ فرماتے ہیں: جب پیٹ میں موجود بچہ زندہ باہر آ جائے اور تمہارے ذبح کرنے سے پہلے مر جائے تو تم اُسے نہ کھاؤ۔

ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

8649 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ اَخِيهِ، اَوْ عَنِ الْحَكَمِ - شَكَّ ابْنُ الْمُبَارَكِ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ اُمِّهِ اَشْعَرَ، اَوْ لَمْ يُشْعِرْ

٭٭ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پیٹ میں موجود بچہ کی ماں کو ذبح کرنا اُس بچہ کو ذبح کرنا شمار ہوگا' خواہ اُس کے بال ہوں یا نہ ہوں''۔

8650 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَاَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنِينِ؟ فَقَالَ: كُلُوهُ اِنْ شِئْتُمْ

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ سے (جانور کے پیٹ میں موجود) بچہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اُسے کھالو۔

بَابُ الْحِيتَانِ

باب: مچھلیوں کا حکم

8651 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ) (المائدة: 96) قَالَ: صَيْدُهُ مَا اصْطَدْتَ مِنْهُ، وَطَعَامُهُ مَا تَزَوَّدْتَ مَمْلُوحًا فِي سَفَرِكَ

٭٭ زہری نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سعید بن مسیّب کا قول نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''سمندر کا شکار اور اُس کا کھانا تمہارے لیے زادِ راہ ہے''۔

سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: اُس کا شکار وہ ہے جسے تم اُس میں سے شکار کرتے ہو اور اُس کا کھانا وہ ہے جسے تم نمک لگا کر اپنے سفر میں زادِ راہ کے طور پر ساتھ رکھتے ہو۔

8652 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: طَعَامُهُ مَا قَذَفَ، وَصَيْدُهُ مَا اصْطَدْتَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اُس کا کھانا وہ ہے جسے وہ خود باہر پھینک دے اور اُس کا شکار وہ ہے جسے تم شکار کرتے ہو۔

8653 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ: الْحِيتَانُ تُذَكَّى حَيَّةً وَمَيِّتَةً، قَالَ قَتَادَةُ: وَمَا طَفَا عَلَى الْمَاءِ، فَلَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ ابومجلز بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں کہ (مچھلی) زندہ ہو یا مردہ ہو وہ ذبح شدہ شمار ہو گی۔

قتادہ فرماتے ہیں: جو چیز پانی پر تیرنے لگے تو اُس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8654 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ بَشِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ: السَّمَكَةُ الطَّافِيَةُ حَلَالٌ، فَمَنْ اَرَادَهَا اَكَلَهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ اُنہوں نے یہ فرمایا ہے: (مرنے کے بعد) سمندر کی سطح پر آنے والی مچھلی حلال ہے' جو شخص چاہے وہ اسے کھالے۔

8655 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ مَوْلٰى اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ: كُلُّ دَابَّةٍ فِی الْبَحْرِ قَدْ ذَبَحَهَا اللّٰهُ فَكُلْهَا

✵✵ ابوزبیر نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام کے حوالے سے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا) یہ قول نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: سمندر میں موجود ہر جانور کو اللہ تعالیٰ نے ذبح کر دیا ہے تو تم اُسے کھالو۔

8656 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ قَالَ: سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ: هُوَ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ الطَّهُورُ مَاؤُهُ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کا مردار حلال ہے اور اس کا پانی پاک ہے۔

8657 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ قَالَ: سُئِلَ الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِیْ مُدْلِجٍ سَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ اَرْمَاثًا لَنَا، وَيَحْمِلُ اَحَدُنَا مُوَيْهَةً لِسَقْيِهِ، فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِمَاءِ الْبَحْرِ، وَجَدْنَا فِیْ اَنْفُسِنَا وَاِنْ تَوَضَّاْنَا مِنْهُ عَطِشْنَا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: مغیرہ بن عبداللہ سے سوال کیا گیا (تو اُنہوں نے بتایا) کہ بنو مدلج سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں' ہم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھ پینے کے لیے تھوڑا سا پانی لے جاتا ہے' اگر ہم سمندر کے پانی سے وضو کرتے ہیں تو ہمیں اس سے اُلجھن ہوتی ہے اور اگر ہم اپنے پانی سے وضو کریں تو ہم پیاسے رہ جائیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس (سمندر) کا پانی پاک ہے اور اس کا

مردار حلال ہے۔

8658 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ

✻✻ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے ایک بزرگ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ پایا ہے وہ فرماتے ہیں: سمندر کا ہر شکار ذبح شدہ شمار ہوگا۔

8659 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَا تَاْكُلْ طَافِيًا

✻✻ عبداللہ بن ابوہذیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم طافی (یعنی جو مچھلی مرنے کے بعد سمندر کے اوپر تیرنے لگتی ہے) اُس کو نہ کھاؤ۔

8660 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا وَجَدْتَهُ طَافِيًا فَلَا تَاْكُلْهُ؛ فَاِنَّمَا اَخْذُهُ ذَكَاتُهُ، يَعْنِي الْحِيتَانَ فِي الْبَحْرِ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب تم اُسے طافی پاؤ تو تم اُسے نہ کھاؤ کیونکہ اُسے پکڑنا اُسے ذبح کرنا ہے۔ یعنی یہ حکم سمندر کی مچھلیوں کے بارے میں ہے۔

8661 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: طَعَامُ الْبَحْرِ كُلُّ مَا فِيهِ قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُهُ لِاَبِي الشَّعْثَاءِ، فَقَالَ: مَا كُنَّا نَتَحَدَّثُ اِلَّا اَنَّ طَعَامَهُ مَالِحًا، وَاِنَّا لَنَكْرَهُ الطَّافِيَ مِنْهُ، فَاَمَّا مَا حُسِرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلْ

✻✻ عمرو بن دینار نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سمندر کے کھانے کو تم کھالو اُس میں جو بھی ہو۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے ابوشعثاء سے اس بات کا تذکرہ کیا تو وہ بولے: ہم تو یہی بات ذکر کرتے ہیں کہ اُس کا کھانا نمکین ہوتا ہے البتہ ہم اُس میں سے طافی کو مکروہ قرار دیتے ہیں جب پانی اُس سے ہٹ جائے تو تم اُسے کھالو۔

8662 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَا وَجَدْتُمُوهُ طَافِيًا فَلَا تَاْكُلُوهُ، وَمَا كَانَ فِي حَافَّتَيْهِ فَكُلُوهُ، قَالَ سُفْيَانُ: لَا يُجْزَرُ اِلَّا عَنْ حَيٍّ.

✻✻ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جسے تم طافی پاؤ تو تم اُسے نہ کھاؤ اور جو اُس کے اندر ہو اُسے تم کھالو۔

سفیان فرماتے ہیں: صرف زندہ کے ٹکڑے کیے جائیں گے۔

8663 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْحِيتَانُ، وَالْجَرَادُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ

٭٭ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مچھلیاں اور ٹڈی دل سارے کے سارے ذبح شدہ ہوتے ہیں۔

8664 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ ثُوَيْبٍ قَالَ: رَمَى الْبَحْرُ سَمَكًا كَثِيْرًا مَيْتًا، فَاسْتَفْتَيْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَمَرَ بِاَكْلِهِ، فَرَغِبْنَا عَنْ فُتْيَا اَبِي هُرَيْرَةَ، فَاَمَرْنَا مَرْوَانَ، فَاَرْسَلَ اِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهُ فَقَالَ: حَلَالٌ فَكُلُوهُ،

٭٭ ثویب بیان کرتے ہیں: سمندر نے بہت سی مردہ مچھلیاں باہر پھینک دیں' ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو اُنہوں نے اُنہیں کھانے کا حکم دیا۔ ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کو قبول نہیں کیا تو ہم نے مروان سے کہا' اُس نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیج کر اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے یہ فرمایا کہ یہ حلال ہے' تم لوگ اسے کھالو۔

8665 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ ثُوَيْبٍ، اَنَّ الْبَحْرَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

8666 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: "بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ، وَزَوَّدَنَا جِرَابَ تَمْرٍ، فَلَمَّا خَرَجْنَا اَنْفَقْنَا مَا كَانَ مَعَنَا، وَاَرْمَلْنَا مِنَ الزَّادِ، فَلَمْ يَبْقَ مَعَنَا اِلَّا الْجِرَابُ قَالَ: فَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا يُعْطَى تَمْرَةً قَالَ: فَقُلْتُ: اَوَ هَلْ كَانَتْ تَنْفَعُكُمْ؟ فَقَالَ جَابِرٌ: لَا جَرَمَ اِنَّا وَجَدْنَا فَقْدَهَا قَالَ: فَسِرْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا سَاحِلَ الْبَحْرِ قَالَ: وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اَمِيْرُنَا، فَنَجِدُ عَلَى السَّاحِلِ حُوتًا قَدْ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَنَا، فَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ مَيْتَةٌ، فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: اِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَكُمُوْهُ اللّٰهُ قَالَ: فَاَقَمْنَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا نَاْكُلُ مِنْ لَحْمِهِ، وَنُدْهِنُ مِنْ وَدَكِهِ، وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَجُلٍ قَالَ: وَاَمَرَ اَبُوْ قَتَادَةَ بِضِلْعٍ مِنْ اَضْلَاعِ ذٰلِكَ الْحُوتِ، فَوُضِعَ فَمَرَّ تَحْتَهُ رَاكِبٌ"

٭٭ وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا' آپ نے ہمیں زادِراہ کے طور پر کھجوروں کا ایک توڑا دے دیا' جب ہم روانہ ہوئے تو ہم اُسے خرچ کرتے رہے' ہمارا زادِ سفر کم ہوتا رہا یہاں تک کہ ہمارے پاس صرف ایک تھیلا باقی رہ گیا' حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (تو ہمارے امیر) ہم میں سے ہر ایک شخص کو ایک کھجور دیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ایک کھجور سے آپ کا گزارہ ہو جاتا تھا؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب وہ بھی باقی نہیں رہی تو تب ہمیں اُس کی اہمیت کا اندازہ ہوا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم روانہ ہوئے تو ساحلِ سمندر تک پہنچ گئے' حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہمارے امیر تھے' ہمیں ساحل پر ایک بڑی مچھلی ملی جسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے نکالا تھا' کسی نے کہا: یہ تو مردار ہے' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے

کہا: یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو عطا کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم اٹھارہ دن تک وہاں مقیم رہے' اُس کا گوشت کھاتے رہے' اُس کی چربی کو تیل کے طور پر لگاتے رہے' ہم تین سو افراد تھے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اُس مچھلی کی ایک پسلی کے بارے میں حکم دیا' اُسے کھڑا کیا گیا تو ایک سوار اُس کے نیچے سے گزر گیا (شاید اصل متن میں یہ ہونا چاہیے تھا کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا تھا)۔

8667 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: "بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِمَائَةِ رَاكِبٍ اَمِيْرُنَا اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرَ قُرَيْشٍ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ، فَاَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ قَالَ: ثُمَّ اِنَّ الْبَحْرَ اَلْقٰى لَنَا دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ، وَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهٖ حَتّٰى ثَابَتْ اَجْسَامُنَا قَالَ: وَاَخَذَ اَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْهُ، فَنَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ بَعِيرٍ فِي الْجَيْشِ، وَاَطْوَلِ رَجُلٍ فِيهِمْ فَحَمَلَهٗ عَلَى الْبَعِيرِ، ثُمَّ اجْتَازَ مِنْ تَحْتِ الضِّلَعِ قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ اِنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ" قَالَ عَمْرٌو: فَسَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يَقُولُ: قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ لِاَبِيهِ: "كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوا قَالَ: انْحَرْ قَالَ: قَدْ نَحَرْتُ قَالَ: ثُمَّ جَاعُوا قَالَ: انْحَرْ قَالَ: قَدْ نَحَرْتُ قَالَ: ثُمَّ جَاعُوا قَالَ: انْحَرْ قَالَ: قَدْ نَحَرْتُ، ثُمَّ جَاعُوا قَالَ: انْحَرْ قَالَ: قَدْ نُهِيتُ فَاَظُنُّهٗ كَانَ نَحَرَ الْجَزَائِرَ يَوْمَئِذٍ"

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تین سو سواروں کو ایک مہم پر روانہ کیا' ہمارے امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے' ہم قریش کے قافلہ کی گھات میں تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم روانہ ہوئے تو ہم ساحل پر آ کر مقیم ہو گئے' ہمیں شدید بھوک لاحق ہوگئی یہاں تک کہ ہم نے پتے کھانے شروع کر دیئے' پھر سمندر نے ایک جانور کو باہر پھینکا جسے عنبر کہا جاتا تھا' ہم نے پندرہ دن تک اُس کا گوشت کھایا اور اُس کی چربی کو تیل کے طور پر استعمال کیا یہاں تک کہ ہمارے جسم موٹے تازے ہو گئے' پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اُس کی ایک پسلی کو رکھوایا اور لشکر میں سب سے اونچے اونٹ کو منتخب کیا اور سب سے طویل شخص کو منتخب کیا' وہ شخص اُس اونٹ پر سوار ہوا اور پھر اُس پسلی کے نیچے سے گزر گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُن لوگوں میں سے ایک شخص تین اونٹ قربان کرتا تھا' پھر تین اونٹ قربان کرتا تھا' پھر تین اونٹ قربان کرتا تھا (اور وہ سب لوگ اُن تین اونٹوں کا گوشت کھایا کرتے تھے) پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اُس سے منع کر دیا (کہ کہیں سواری کے لیے اونٹ کم نہ ہو جائیں)۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے ابوصالح کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: قیس بن سعد نے اُن کے والد سے کہا: میں اُس لشکر میں تھا' وہ لوگ بھوک کا شکار ہو گئے تو اُنہوں نے کہا: تم قربانی کرو! اُنہوں نے کہا: میں نے قربانی کر لی ہے' پھر لوگ بھوک کا شکار ہوئے تو اُنہوں نے کہا: تم قربانی کرو! میں نے قربانی کی' پھر لوگ بھوک کا شکار ہوئے تو اُنہوں نے کہا: تم قربانی کرو! میں نے قربانی کی' پھر لوگ بھوک کا شکار ہوئے تو اُنہوں نے کہا: تم قربانی کرو! میں نے کہا: مجھے اس سے منع کر دیا گیا ہے۔ (راوی

کہتے ہیں:) میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے اُس دن کئی اونٹ قربان کیے تھے۔

8668 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ جَابِرٌ: فَذَكَرْنَاهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ، وَاِنْ كَانَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَىْءٌ فَاَطْعِمُونَا قَالَ: وَكَانَ مَعَنَا مِنْهُ شَىْءٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَاَكَلَ مِنْهُ، قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّدَنَا جِرَابَ تَمْرٍ فَكَانَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْهُ قَبْضَةً، ثُمَّ تَمْرَةً تَمْرَةً، فَنَمُصُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا الْمَاءَ حَتَّى اللَّيْلِ، ثُمَّ نَفِدَ مَا فِى الْجِرَابِ فَلَمَّا فَنِىَ، وَجَدْنَا فَقْدَهُ

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعد میں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ رزق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نکالا تھا' اگر تمہارے پاس اُس کا کچھ حصہ ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس اُس کا کچھ حصہ تھا تو کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں وہ پیش کیا تو آپ نے اُسے کھالیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زادِراہ کے طور پر ہمیں کھجوروں کا توڑا دیا تھا تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں اُس میں سے مٹھی بھر کھجوریں دیا کرتے تھے' پھر وہ ایک' ایک کھجور دینے لگے جسے ہم چوس لیتے تھے اور بعد میں پانی پی لیتے تھے' اُس کے ساتھ رات تک گزارہ کیا کرتے تھے' پھر جب اُس توڑے کے اندر موجود کھجوریں بھی ختم ہوگئیں' تو ہمیں اُن کی غیر موجودگی کا احساس ہوا (یعنی اُن کی اہمیت کا احساس ہوا)۔

8669 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَاَلَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنْ حِيتَانٍ اَلْقَاهَا الْبَحْرُ اَمَيْتَةٌ هِىَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَنَهَاهُ عَنْ اَكْلِهَا، فَلَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا بِالْمُصْحَفِ فَقَرَاَ: (اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ) (المائدة: 96) قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ، وَطَعَامُهُ، مَا يَخْرُجُ مِنْهُ فَكُلْهُ فَلَيْسَ بِهِ بَاْسٌ، وَاِنْ كَانَ مَيْتًا

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَاَخْبَرَنِى اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: ذَكَاةُ الْحُوتِ فَكُّ لِحْيَيْهِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءٌ: سُنَّةُ الْجَرَادِ مِثْلُ سُنَّةِ الْحِيتَانِ فِىْ اَكْلِ مَيْتَتِهِ

✽✽ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن نے اُن سے اُس مچھلی کے بارے میں دریافت کیا' جسے سمندر باہر پھینک دیتا ہے کہ کیا وہ مردار شمار ہوگی؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں! اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں اُسے کھانے سے منع کر دیا' جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گھر تشریف لائے اور اُنہوں نے قرآن مجید منگوایا تو یہ آیت تلاوت کی:

''تمہارے لیے سمندر کے شکار کو اور اُس کے کھانے کو حلال قرار دیا گیا ہے' یہ تمہارے لیے اور سفر کرنے والوں کے لیے زادِراہ ہے''۔

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالرحمٰن بن ابوہریرہ کو یہ پیغام بھجوایا کہ تمہارے لیے سمندر کے شکار اور اُس کے کھانے کو حلال قرار دیا گیا ہے' اُس میں سے جو نکلے اُسے تم کھالو اُس میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ وہ مردار ہی ہو۔

ابن جریج نے حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مچھلی کو ذبح کرنا یہ ہے کہ اُس کی داڑھوں کو الگ کرلیا جائے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: ٹڈی کا جو طریقہ ہے وہی مچھلی کا طریقہ ہے جو اُس کا مردار کھانے کے بارے میں ہے۔

8670 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ ضَرَبْتَ الْحُوتَ بِعَصَاكَ فَقَتَلْتَهُ، اَوْ رَمَيْتَهُ بِحَجَرٍ فَمَاتَ فَكُلْهُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، وَالْجَرَادُ مِثْلُ ذٰلِكَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم اپنے عصاء کے ذریعہ مچھلی کو مار کر اُسے قتل کر دیتے ہو' یا اُسے پتھر مارتے ہو اور وہ مرجاتی ہے تو تم اُسے کسی بھی حالت میں کھاسکتے ہو' ٹڈی کا بھی یہی حکم ہے۔

بَابُ الضَّبِّ

باب: گوہ کا بیان

8671 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ حَنَيْفٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ، وَعِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَاَهْوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لِيَاْكُلَهُ، فَقِيلَ: اِنَّهُ ضَبٌّ، فَاَمْسَكَ يَدَهُ، فَقَالَ خَالِدٌ: اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ لَا يَكُونُ بِاَرْضِ قَوْمِي فَاَجِدُنِي اَعَافُهُ قَالَ: فَاَكَلَ خَالِدٌ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئیں' آپ کے پاس حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اُسے کھانے کے لیے بڑھایا تو عرض کی گئی: یہ گوہ ہے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ روک لیا' حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! لیکن کیونکہ یہ میری قوم کے علاقہ کی خوراک نہیں ہے تو میں اس سے بچتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اُسے کھالیا جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی طرف دیکھ رہے تھے۔

8672 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: لَسْتُ بِآكِلِهِ، وَلَا بِمُحَرِّمِهِ

8671- صحيح البخاري' كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها' باب قبول الهدية' حديث:2456' صحيح مسلم' كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان' باب اباحة الضب' حديث:3696' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الجهاد' مبتدا كتاب الصيد' بيان الخبر المحل' حديث:6198' صحيح ابن حبان' كتاب الاطعمة' باب ما يجوز اكله وما لا يجوز' ذكر الاباحة للمرء اكل الضباب ما لم يتقذرها' حديث:5339

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نہ تو اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

8673 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: لَا آكُلُهُ، وَلَا اُحَرِّمُهُ،

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں اسے کھاتا بھی نہیں ہوں اور اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا ہوں۔

8674 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

8675 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمِ ضَبٍّ، فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ اَبِيْ اَوْ آبَائِي يَاْكُلُونَهُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: لَكِنَّ اَبِيْ قَدْ كَانَ يَاْكُلُهُ قَالَ: فَاَكَلَ مِنْهُ خَالِدٌ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ

٭٭ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ کا گوشت پیش کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے والد (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے آباؤ اجداد اِسے نہیں کھایا کرتے تھے۔ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے والد تو اسے کھالیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اُسے کھالیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طرف دیکھا (اور اُنہیں منع نہیں کیا)۔

8676 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَتْ اُخْتُ مَيْمُونَةَ اِلَيْهَا بِضِبَابٍ - اَوْ بِضَبٍّ -، وَلَبَنٍ قَالَ: فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ تِلْكَ الضِّبَابِ فَبَزَقَ، وَقَالَ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَ ...... كُلُوا قَالَ: ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيهَا لَبَنٌ فَشَرِبَ، وَكُنْتُ عَلَى يَمِينِهِ، فَقَالَ لِي: اِنَّ الشَّرْبَةَ لَكَ، فَاِنْ شِئْتَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَنْ تُؤْثِرَ بِهَا خَالِدًا فَعَلْتَ قَالَ: قُلْتُ: لَا اُوثِرُ بِسُؤْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا قَالَ: فَشَرِبْتُ، ثُمَّ اَعْطَيْتُ حِينَئِذٍ خَالِدًا فَشَرِبَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا، فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ " قَالَ: فَاِنِّي لَا اَعْلَمُ شَيْئًا يُجْزِءُ مِنَ الطَّعَامِ، وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن نے اُن کے ہاں کچھ گوہ اور دودھ بھجوایا' اُن میں سے کوئی گوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپ نے اپنا لعابِ دہن ڈال دیا اور خالد بن ولید اور (دیگر

حضرات سے) فرمایا: تم لوگ کھالو! راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں دودھ موجود تھا' آپ نے اُسے پی لیا' میں آپ کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا' آپ نے مجھ سے فرمایا: تمہارا پینے کا حق ہے' لیکن اے ابن عباس! اگر تم چاہو تو تم خالد کے لیے ایثار کرلو! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میں اللہ کے رسول کے پس خوردہ کے لیے' کسی کے لیے ایثار نہیں کروں گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر میں نے اُسے پی لیا۔ پھر میں نے وہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو دیا' تو اُنہوں نے بھی اسے پی لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ کوئی چیز کھانے کے لیے عطا کرے' تو اسے یہ دعا کرنی چاہیے:

''اے اللہ! تُو ہمارے لیے اس میں برکت رکھ دے اور ہمیں اس سے بھی بہتر کھانا نصیب فرما''۔

اور جس شخص کو (اللہ تعالیٰ) پینے کے لیے دودھ عطا کرے' تو اُسے یہ کہنا چاہیے:

''اے اللہ! تُو اس میں ہمارے لیے برکت رکھ دے اور یہ ہمیں مزید عطا فرما''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے علم کے مطابق دودھ کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جو کھانے اور پینے دونوں کے لیے کفایت کر جائے۔

8677 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ رَاعِيًا فَشَكَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْجُوعَ بِاَرْضِهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَلَسْتَ بِاَرْضٍ مَضَبَّةٍ؟ قَالَ: بَلٰى يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ عُمَرُ: مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِالضِّبَابِ حُمْرَ النَّعَمِ

٭٭ قتادہ نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص چرواہا تھا' اُس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اپنی سرزمین پر بھوک کی شکایت کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: کیا تمہارے علاقہ میں گوہ نہیں پائی جاتی' اُس نے عرض کی: جی ہاں! اے امیر المؤمنین! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گوہ کے عوض میں' تو مجھے سرخ اونٹ ملنا بھی پسند نہیں ہے۔

8678 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعْشَرَ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يُهْدَى اِلٰى اَحَدِنَا ضَبٌّ مَشْوِيٌّ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ دَجَاجَةٍ

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم (یعنی) نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے' کسی ایک کو' اگر بھنی ہوئی گوہ پیش کی جاتی تھی' تو یہ اُس کے نزدیک مرغی ملنے سے زیادہ پسندیدہ ہوتا تھا۔

8679 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، اَوْ غَيْرِهِ - شَكَّ مَعْمَرٌ - مِنَ الشُّيُوْخِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ، فَقَالَ: تَاهَ سِبْطٌ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مِمَّنْ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَاِنْ يَكُ فِي الْاَرْضِ فَهُوَ هٰذَا

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گوہ پیش کی گئی' تو آپ نے فرمایا: یہ بنی

اسرائیل کی اولاد میں سے کچھ لوگ تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب کیا تھا' اگر وہ اب بھی زمین پر موجود ہوں' تو وہ یہی ہوں گے۔

8680 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ، فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَهُ، وَقَالَ: اِنِّي لَا اَدْرِي لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى الَّتِي مُسِخَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَحَدَّثْتُ بِهِ اِبْرَاهِيمَ بْنَ يَزِيدَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَحَدَّثَنَاهُ عَنْ جَابِرٍ

✲✲ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ پیش کی گئی' تو آپ نے اُسے کھانے سے انکار کر دیا' آپ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم (شاید) یہ پہلے زمانے کی وہ مخلوق ہو' جسے مسخ کر دیا گیا تھا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ الضَّبُعِ

باب: بجّو کا بیان

8681 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ؟ فَقَالَ: حَلَالٌ، فَقُلْتُ لَهُ: اَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ

✲✲ عبداللہ بن عبید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بجّو کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ حلال ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

8682 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ، اَخْبَرَهُ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ؟ قَالَ: قُلْتُ: آكُلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: اَصَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: اَسَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ

✲✲ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابو عمار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بجّو کے بارے میں دریافت کیا' میں نے دریافت کیا: کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ شکار ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

8683 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، اَنَّ رَجُلًا، اَخْبَرَ ابْنَ عُمَرَ، "اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ: كَانَ يَاْكُلُ الضِّبَاعَ"، فَلَمْ يُنْكِرْهُ ابْنُ عُمَرَ

✲✲ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بجّو کھا لیتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا انکار نہیں کیا۔

8684 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ عَلِیٌّ لَا یَرَی بِاَكْلِ الضَّبُعِ بَاْسًا، وَیَجْعَلُهَا صَیْدًا

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بجو کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے وہ اسے شکار شمار کرتے تھے۔

8685 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ، وَسُئِلَ عَنْهَا، فَقَالَ: لَقَدْ رَاَیْتُهَا عَلٰی مَائِدَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ

٭٭ عمرو بن مسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ کو میں نے سنا' اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے دسترخوان پر دیکھا ہے۔

8686 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الضَّبُعِ؟ فَقَالَ: مَا زَالَتِ الْعَرَبُ تَاْكُلُهَا

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُن سے بجو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: عرب اسے کھاتے آ رہے ہیں۔

8687 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَسَاَلَ ابْنَ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ فَنَهَاهُ، فَقَالَ لَهُ: فَاِنَّ قَوْمَكَ یَاْكُلُونَهَا، - اَوْ نَحْوَ هٰذَا - قَالَ: اِنَّ قَوْمِیْ لَا یَعْلَمُونَ - قَالَ سُفْیَانُ: وَهٰذَا الْقَوْلُ اَحَبُّ اِلَیَّ -، فَقُلْتُ لِسُفْیَانَ: فَاَیْنَ مَا جَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَلِیٍّ وَغَیْرِهِمَا؟ فَقَالَ: اَلَیْسَ قَدْ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ؟ فَتَرْكُهَا اَحَبُّ اِلَیَّ قَالَ: وَبِهٖ یَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

٭٭ سہیل بن ابوصالح بیان کرتے ہیں: اہلِ شام سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا اور اُس نے سعید بن مسیب سے بجو کھانے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اُسے منع کر دیا' اُس شخص نے اُن سے کہا: آپ کی قوم کے لوگ تو اسے کھاتے ہیں' یا اس کی مانند کوئی اور بات کہی' تو سعید نے جواب دیا: میری قوم کے لوگوں کو علم نہیں ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: یہ قول میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

میں نے سفیان سے دریافت کیا: اُن روایتوں کا کیا بنے گا؟ جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کے بارے میں منقول ہیں؟ تو سفیان نے کہا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے سے منع نہیں کیا؟ تو اس کو ترک کرنا' میرے نزدیک زیادہ محبوب ہوگا۔

(کتاب کے ناقل) راوی بیان کرتے ہیں: امام عبدالرزاق اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

8688 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ، عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ السَّعْدِیِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ؟ فَقَالَ: اِنَّ اَكْلَهَا لَا یَصْلُحُ، فَقَالَ شَیْخٌ عِنْدَهٗ: اِنْ شِئْتَ

حَدَّثْتُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: اِنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نُهْبَةٍ، وَعَنْ كُلِّ خَطْفَةٍ - يَعْنِي مَا قُطِعَ عَنِ الْحَيِّ - وَعَنْ كُلِّ مُجَثَّمَةٍ، وَعَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ قَالَ سَعِيْدٌ: صَدَقْتَ

** عبداللہ بن یزید سعدی بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے بجّو کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اسے کھانا درست نہیں ہے۔ اُن کے پاس موجود ایک بزرگ نے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ حدیث سناتا ہوں جو میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی زبانی سنی ہے' میں نے اُنہیں بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آپ نے ہر اچک لی گئی چیز (یعنی جس کو ناحق طور پر حاصل کیا گیا ہو) اور ہر اُتار لی ہوئی چیز' یعنی جسم کا وہ حصہ' جو زندہ جانور سے کاٹ لیا جاتا ہے اور مجثمہ (گندگی کھانے والے جانور) سے منع کیا ہے اور نوکیلے دانتوں والے ہر درندے سے منع کیا ہے''۔

تو سعید بن مسیّب نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔

بَابُ الْيَرْبُوعِ

باب: یربوع کا بیان

8689 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْيَرْبُوعِ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

** ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یربوع کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

8690 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءَ الْخُرَاسَانِيَّ عَنِ الْيَرْبُوعِ، وَالرَّخَمِ، وَالْحِدَاءِ، وَالْغِرْبَانِ، وَالْعُقْبَانِ، وَالنُّسُورِ؟ فَقَالَ: لَمْ يَبْلُغْنِي فِيهَا شَيْءٌ، وَلَا اُحَرِّمُهَا، وَلٰكِنْ اَقْذَرُهَا، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: مَا اَرَى بِاَكْلِهَا بَاْسًا مَا لَمْ تَقْذَرْهَا

** معمر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء خراسانی سے یربوع کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: ان کے بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے' میں انہیں حرام قرار نہیں دیتا لیکن میں انہیں ناپسند کرتا ہوں۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' جبکہ آپ اسے طبعی طور پر ناپسند نہ کریں۔

8691 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الْيَرْبُوعِ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن سے یربوع کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اَكْلِ الْاَرْنَبِ

باب: خرگوش کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

8692 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ فُلَانٍ، اَوْ فُلَانَ بْنَ صَفْوَانَ اصْطَادَ اَرْنَبَيْنِ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهِمَا

وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَاَمَّا جَابِرٌ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَاَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَرْنَبِ فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهَا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: امام شعبی بیان کرتے ہیں: صفوان بن فلاں' یا شاید فلاں بن صفوان نے دو خرگوش شکار کیے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے اُنہیں اُن دونوں کو کھانے کی ہدایت کی۔

معمر بیان کرتے ہیں: جابر نامی راوی نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خرگوش کے بارے میں سوال کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اس کو کھانے کی ہدایت کی۔

8693 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَوْتَكِيَّةِ، عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ اِذْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَرْنَبِ، فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: اَنَا قَالَ: اَتَى اَعْرَابِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ، فَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُهَا تُدْمِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوْهُ وَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يَاْكُلْ، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: اِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: وَمَا صَوْمُكَ؟ فَذَكَرَ صَوْمًا، فَقَالَ: اَيْنَ اَنْتَ عَنِ الْبِيضِ الْغُرِّ ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَاَرْبَعَةَ عَشَرَ، وَخَمْسَةَ عَشَرَ؟

٭٭ موسیٰ بن طلحہ نے بنوتمیم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص' جن کا نام ابن حوتکیہ تھا' کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے دریافت کیا: قاحہ کے دن کون ہمارے ساتھ موجود تھا؟ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خرگوش پیش کیا گیا تھا' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تھا! اُنہوں نے بتایا کہ ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خرگوش لے کر حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس کا خون نکلتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے کھالو۔ راوی کہتے ہیں: اُس دیہاتی نے اُسے نہیں کھایا' اُس دیہاتی نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کون سا روزہ رکھا ہوا ہے؟ اُس نے اپنے روزہ کا ذکر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چمکدار دنوں میں روزے کیوں نہیں رکھتے؟ یعنی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کو (روزے کیوں نہیں رکھتے)۔

8694 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هَارُونَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: جَائَهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنِ الْاَرْنَبِ، فَقَالَ: وَمَاذَا يُحَرِّمُهَا؟ قَالَ: يَزْعُمُونَ اَنَّهَا تَطْمَثُ قَالَ: فَمَا تَطْهُرُ قَالَ: لَا اَدْرِي قَالَ: فَالَّذِي يَعْلَمُ مَتٰى طَمِثَتْ يَعْلَمُ مَتٰى طُهْرُهَا، فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَدَعْ شَيْئًا اِلَّا بَيَّنَهُ لَكُمْ اَنْ تَكُونَ نَسِيَهُ فَمَا قَالَ اللّٰهُ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ، وَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا لَمْ يَقُلِ اللّٰهُ، وَلَا رَسُولُهُ فَبِعَفْوِ اللّٰهِ، وَبِرَحْمَتِهِ فَدَعُوهُ، وَلَا تَبْحَثُوا عَنْهُ، فَاِنَّمَا هِيَ حَامِلَةٌ مِنْ هٰذِهِ الْحَوَامِلِ

✵✵ عبداللہ بن عبید بن عمیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے خرگوش کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اسے کون سی چیز حرام قرار دیتی ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کا خون نکلتا ہے' تو اُنہوں نے کہا: تو کیا یہ (جانور بعد میں حیض سے) پاک نہیں ہوتا؟ اُس نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! تو اُنہوں نے کہا: جو شخص یہ جانتا ہے کہ اسے کب خون نکلتا ہے' وہ یہ بھی جانتا ہوگا کہ یہ کب پاک ہوتا ہے؟

چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے بارے میں تمہارے سامنے بیان کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا وہی حکم ہے' اللہ کے رسول نے جو فرمایا وہی فرمان ہے اور جس چیز کے بارے میں اللہ یا اس کے رسول نے کچھ نہیں کہا تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی اور رحمت ہے۔ تم اسے ایسے ہی رہنے دو اور اس کے بارے میں تحقیق نہ کرو' کیونکہ یہ خواہ مخواہ کا بوجھ اٹھانے والی بات ہوگی۔

8695 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَكْلِ الْاَرْنَبِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: خرگوش کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8696 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ رَجُلًا، سَاَلَ مَعْمَرًا، اَسَمِعْتَ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قُرِّبَ لِسَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَرَانِبُ فَاَكَلَ سَعْدٌ، وَلَمْ يَاْكُلْ عَمْرٌو؟ فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: نَاْكُلُ مِمَّا اَكَلَ سَعْدٌ، وَلَا نَلْتَفِتُ اِلٰى مَا صَنَعَ عَمْرٌو؟ فَقَالَ مَعْمَرٌ: نَعَمْ قَدْ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهِ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو معمر سے یہ دریافت کرتے ہوئے سنا: کہ کیا آپ نے قتادہ کو سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے سامنے خرگوش (کا گوشت) پیش کیا گیا' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُسے کھالیا اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے نہیں کھایا۔ تو سعید بن مسیّب نے فرمایا: ہم اُسی طرح کھالیں گے جس طرح حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے کھالیا تھا اور ہم حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے طرزِ عمل کی طرف توجہ نہیں کریں گے۔

تو معمر نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے قتادہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

8697 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ

قَالَ: رَمَى بِلَالٌ اَرْنَبًا بِعَصًا فَكَسَرَ قَوَائِمَهَا، ثُمَّ ذَبَحَهَا فَاَكَلَهَا

✽✽ عبید بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک خرگوش کو لاٹھی مار کر اُس کی ٹانگیں توڑ دیں اور پھر اُسے ذبح کر کے اُسے کھالیا۔

8698 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِي، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ رَاَيْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الْاَرْنَبَ؟ فَقَالَتْ: مَا رَاَيْتُهُ يَاْكُلُهَا غَيْرَ اَنَّهَا قَدْ اُهْدِيَتْ لَنَا، وَاَنَا نَائِمَةٌ فَرَفَعَ لِي مِنْهَا الْعَجُزَ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظْتُ اَعْطَانِيهِ فَاَكَلْتُهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خرگوش (کا گوشت) کھاتے ہوئے دیکھا ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے ہوئے نہیں دیکھا ہے' البتہ ایک مرتبہ یہ ہمیں تحفہ کے طور پر دیا گیا تھا' میں اُس وقت سوئی ہوئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے اُس کی ایک ٹانگ سنبھال کر رکھ لی تھی' جب میں بیدار ہوئی تو وہ آپ نے مجھے دی تھی' تو میں نے اُسے کھالیا تھا۔

8699 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ رَجُلًا، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ بِاَرْنَبٍ قَدْ اَصَابَهَا، اَوْ ذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُهَا، وَبِهَا شَيْءٌ مِنْ دَمٍ، اَرَاهَا تَحِيضُ، فَقَالَ: كُلُوا فَقَالُوا: مَا يَمْنَعُكَ مِنْهَا؟ قَالَ: اِنِّي صَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَعْرَابِيِّ: اِنْ كُنْتَ صَائِمًا لَا مَحَالَةَ، فَصُمْ ثَلَاثًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَاجْعَلْهُنَّ الْبِيضَ

قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَسَاَلَ جَرِيرُ بْنُ اَوْسٍ الْاَسْلَمِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَرْنَبِ؟ فَقَالَ: لَا آكُلُهَا اُنْبِئْتُ اَنَّهَا تَحِيضُ

✽✽ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اُنہیں حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی: ایک دیہاتی ایک خرگوش لے کر آیا جس کا اُس نے شکار کیا تھا' یا شاید اُس نے پتھر کے ذریعہ اُسے ذبح کیا تھا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اسے پکڑا تھا' اسے کچھ خون لگا ہوا تھا' میرا خیال ہے کہ اسے حیض آتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے کھالو۔ لوگوں نے (اُس دیہاتی سے) دریافت کیا: تم کیوں نہیں کھا رہے؟ اُس نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس دیہاتی سے ارشاد فرمایا: اگر تم نے ضرور روزہ رکھنا ہو' تو تم ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھا کرو اور اُنہیں چمکدار دنوں میں رکھا کرو۔

عبدالکریم بن ابواُمیہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جریر بن اوس اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خرگوش کے بارے میں دریافت کیا تھا' تو آپ نے فرمایا: میں اسے نہیں کھاتا' کیونکہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ اسے حیض آتا ہے۔

بَابُ الْغُرَابِ وَالْحِدَاَةِ

باب: کوّے اور چیل کا حکم

8700 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَرِهَ رِجَالٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ اَكْلَ الْحِدَاَةِ، وَالْغُرَابِ حَيْثُ سَمَّاهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَوَاسِقِ الدَّوَابِّ الَّتِي تُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: بہت سے علماء نے چیل اور کوّے کو کھانے کو مکروہ (یعنی حرام) قرار دیا ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کا نام اُن فاسق جانوروں میں لیا ہے' جنہیں حرم کی حدود کے اندر مارا جاسکتا ہے۔

8701 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ كَرِهَ اَكْلَ الْغُرَابِ

✻✻ عبدالکریم بن ابواُمیہ نے عروہ بن زبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے کوا کھانے کو مکروہ (یعنی حرام) قرار دیا ہے۔

8702 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كُرِهَ مِنَ الطَّيْرِ مَا يَاْكُلُ الْجِيَفَ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو پرندہ مردار کھاتا ہو' اُس (کا گوشت کھانا) مکروہ (یعنی حرام) قرار دیا گیا ہے۔

8703 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ كُرِهَ مِنَ الطَّيْرِ كُلُّ شَيْءٍ يَاْكُلُ الْمَيْتَةَ.

✻✻ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے (وہ یہ فرماتے ہیں:) ہر وہ پرندہ جو مردار کھاتا ہو' اُس (کا گوشت کھانا) حرام قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

باب: ہر نوکیلے دانتوں والے درندے کا حکم

8704 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

✻✻ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے (کا گوشت) کھانے سے منع کیا ہے۔

8705 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنِ الْحَبَالٰى اَنْ يُوطَاْنَ، وَعَنْ بَيْعِ الْغَنَائِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ، وَعَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِى نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَلُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

✱✱ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے' مالِ غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے اُسے فروخت کرنے' ہر قسم کے نوکیلے دانتوں والے درندوں کا گوشت کھانے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

8706 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِى مِخْلَبٍ، وَعَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِى نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَلُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْحَبَالٰى اَنْ يُقْرَبْنَ، وَعَنْ بَيْعِ الْغَنَائِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ

✱✱ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن ہر نوکیلے پنجوں والے پرندے اور نوکیلے دانتوں والے درندے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا اور حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کیا تھا اور تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت کو فروخت کرنے سے منع کیا تھا۔

8707 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِى نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِى مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے اور ہر نوکیلے پنجوں والے پرندے (کا گوشت) کھانے سے منع کیا تھا۔

8708 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ، عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِى نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، فَتَلَتْ: (قُلْ لَا اَجِدُ فِيمَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ اِلَّا اَنْ يَكُونَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَسْفُوحًا) فَقَالَتْ: قَدْ نَرَى فِي الْقِدْرِ صُفْرَةَ الدَّمِ

✱✱ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نوکیلے دانتوں والے درندے (کا گوشت) کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

- "تم یہ فرمادو! جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے' میں اُس میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا' جو کھانے والے کے لیے حرام قرار دی گئی ہو' سوائے مردار کے اور بہنے والے خون کے"۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات ہم ہنڈیا میں خون کی زردی دیکھا کرتے تھے۔

8709 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهِ الْآيَةَ: (قُلْ لَا اَجِدُ) (الانعام: 145) الْآيَةَ، فَقَالَ: مَا خَلَا هٰذَا فَهُوَ حَلَالٌ

✱✱ ضحاک بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

"تم یہ فرمادو! میں نے نہیں پاتا"۔

پھر اُنہوں نے فرمایا: اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ حلال ہے۔

بَابُ الْجَلَّالَةِ

باب: جلالہ (گندگی کھانے والے جانور) کا حکم

8710 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ، اَنَّ نَافِعًا، اَخْبَرَهُ قَالَ: اشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ اِبِلًا جَلَّالَةً، فَبَعَثَ بِهَا اِلَى الْحِمَى، فَرَعَتْ حَتّٰى طَابَتْ، ثُمَّ حَمَلَ عَلَيْهَا اِلَى الْحَجِّ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک جلالہ اونٹ خریدا' پھر اُنہوں نے اُسے چراگاہ بھجوادیا' وہ وہاں چرتا رہا' یہاں تک کہ جب وہ ٹھیک ہوگیا تو پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے حج کے لیے سواری کے طور پر استعمال کیا۔

8711 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ: كَرِهَ اَنْ تُرْكَبَ الْجَلَّالَةُ، اَوْ اَنْ يُحَجَّ عَلَيْهَا

✽✽ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ جلالہ جانور پر سواری کی جائے' یا اُس پر سوار ہوکر حج کے لیے جایا جائے۔

8712 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْاِبِلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا، وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُحَجَّ عَلَيْهَا

✽✽ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ اونٹوں کا گوشت کھانے اور اُن کا دودھ پینے سے منع کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے کہ اُس پر سوار ہوکر حج کے لیے جایا جائے۔

8713 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ، وَاَلْبَانِهَا،

✽✽ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ (جانور) کے گوشت اور اُس کے دودھ (کو استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

8714 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِیْ حُرَّةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

8715 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَكَّةَ فَاُخْبِرَ اَنَّ مَوْلًى لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُقَالُ لَهُ نَجْدَةُ سَاقَ اِبِلًا جَلَّالَةً، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا اَنْ اَخْرِجْهَا مِنْ

مَكَّةَ قَالَ: اِنَّا نَحْطِبُ عَلَيْهَا، وَنَنْقِلُ عَلَيْهَا قَالَ: فَلَا تَحُجَّ عَلَيْهَا، وَلَا تَعْتَمِرْ

✵✵ عبیداللہ بن ابویزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے‘ تو انہیں یہ بات بتائی گئی کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا ایک غلام‘ جس کا نام مجدہ ہے‘ وہ ایک جلالہ اونٹ کو ہانک کر ساتھ لے آیا ہے‘ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے پیغام بھجوایا کہ اسے مکہ سے باہر لے جاؤ‘ اُس نے کہا: ہم اس پر لکڑیاں لاد کر لے آتے ہیں اور دوسرا سازوسامان لے جاتے ہیں‘ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو کر حج کے لیے نہ جانا‘ یا عمرہ کے لیے نہ جانا۔

8716 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ فَرُّوخٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ: اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ اَصْحَبَكَ قَالَ: لَا تَصْحَبْنِي عَلٰى جَلَّالَةٍ

✵✵ عبدالرحمٰن بن فروخ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ (سفر کروں) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم جلالہ جانور پر ہمارے ساتھ نہ رہنا۔

8717 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَحْبِسُ الدَّجَاجَةَ ثَلَاثَةً اِذَا اَرَادَ اَنْ يَاْكُلَ بَيْضَهَا "

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ مرغی کا انڈہ کھانے کا ارادہ کرتے تھے تو اُسے تین دن تک روک کر رکھتے تھے (کہ کہیں وہ کوئی گندگی نہ کھالے)۔

8718 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ

وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْمَصْبُورَةِ، وَعَنْ اَنْ يُشْرَبَ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ، وَعَنْ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ مِنَ الْاِبِلِ عَامَ الْفَتْحِ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ (جانور) کے گوشت کو (کھانے سے) منع کیا ہے۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر مصبورہ (جسے باندھ کے مارا گیا ہو) کو کھانے‘ مشکیزے کے منہ کو منہ لگا کر پینے اور جلالہ جانوروں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

بَابُ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ

باب: پالتو گدھے کا حکم

8719 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ مُنَادِيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَى اَنَّ اللّٰهَ، وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ؛ فَاِنَّهَا رِجْسٌ - يَعْنِي الْحُمُرَ الْاَهْلِيَّةَ -

** ابن سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا: اللہ اور اُس کا رسول تمہیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں' یہ ناپاک ہیں۔

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد پالتو گدھے ہیں۔

8720 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَحَسَنٍ، ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِمَا، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

** محمد بن علی کے صاحبزادے عبداللہ اور حسن اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کے گوشت (کو کھانے) سے منع کر دیا تھا۔

8721 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: ذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفَى فِيْ لُحُومِ الْحُمُرِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: حَرَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَتَّةَ

** ابواسحاق شیبانی نے سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' میں نے اُن کے سامنے ایک حدیث ذکر کی' جو حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ نے گدھوں کے گوشت کے بارے میں مجھے بیان کی تھی' تو سعید بن جبیر نے کہا: بہر حال اللہ کے رسول نے انہیں حرام قرار دے دیا ہے۔

8722 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، وَاَبِيْ اِسْحَاقَ الْهَجَرِيِّ، قَالَا: سَمِعْنَا ابْنَ اَبِيْ اَوْفَى يَقُوْلُ: اَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا خَارِجَةً مِنَ الْقَرْيَةِ فَنَحَرْنَاهَا قَالَ: فَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِهَا قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ: فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: اِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِاَنَّهَا كَانَتْ تَاْكُلُ الْعَذِرَةَ

** ابواسحاق شیبانی اور ابواسحاق ہجری بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: غزوۂ خیبر کے موقع پر ہم نے بستی سے باہر کچھ گدھے پکڑے اور اُنہیں حلال کیا' راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں کھانے سے منع کر دیا۔

ابواسحاق شیبانی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات سعید بن جبیر سے ہوئی' میں نے اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس لیے منع کیا تھا' کیونکہ یہ گندگی کھاتے تھے۔

8723 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَعَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ

** سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کا گوشت کھانے اور خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا۔

8724 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ نَضِيجًا، وَنِيًّا

** حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا تھا' خواہ پکا ہوا ہو یا کچا ہو۔

8725 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَكَانَ اَبُوهُ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ: اِنِّي لَاُوقِدُ تَحْتَ الْقُدُورِ، اَوْ قَالَ: عَنِ الْقُدُورِ بِلَحْمِ الْحُمُرِ اِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ، عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ

** مجزاۃ بن زاہر اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں' اُن کے والد کو بیعتِ رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا جس میں گدھے کا گوشت موجود تھا' اسی دوران نبی اکرم ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کیا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا ہے۔

8726 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَحْمِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ فَذَكَرَ مِنْ اَمْرِهِمْ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا اَدْرِي مَا هُوَ فَرَخَّصَ لَهُ

** بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: اُن کی قوم کے ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے پالتو گدھے کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا اور اُن گدھوں کے بارے میں کوئی چیز ذکر کی' لیکن مجھے یہ نہیں پتا کہ وہ چیز کیا تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن صاحب کو اس کی رخصت دی۔

8727 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، فَقَالَ: اِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ لِاَنَّهَا كَانَتْ هِيَ الْحَمُولَةَ، ثُمَّ تَلَا: (قُلْ لَا اَجِدُ فِيمَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا) الْآيَةَ

** ایوب نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پالتو گدھوں کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر ان سے منع کر دیا تھا' کیونکہ یہ باربرداری کے لیے استعمال ہوتے ہیں' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم یہ فرما دو! جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے' میں اُس میں کوئی چیز حرام نہیں پاتا''۔

8728 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

مَعْقِلٍ، اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ سَاَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَحَدُهُمَا، وَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يَبْقَ لَهُمَا السَّنَةَ شَيْئًا يُطْعِمَانِ اَهْلَهُمَا مِنْهَا الْحُمُرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَطْعِمْ اَهْلَكَ مِنْ سَمِينِ مَالِكَ، فَاِنِّي اِنَّمَا قَذَرْتُ عَلَيْكُمْ جَلَّالَةَ الْقَرْيَةِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں نے' یا اُن دونوں میں سے کسی ایک نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور یہ بات ذکر کی کہ قحط سالی کی وجہ سے اُن کے گھر والوں کے لیے کھانے کی کوئی چیز باقی نہیں بچی ہے' صرف گدھے باقی بچے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے اہلِ خانہ کو اپنے مال میں سے موٹی تازی چیزیں کھلاؤ' کیونکہ میں نے بستی کے تمام گندگی کھانے والی چیزوں کو تمہارے لیے گندا قرار دے دیا ہے۔

8729 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي الشَّعْثَاءِ: اِنَّهُمْ يَقُولُونَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ اَنْ يُكْفِئُوا الْقُدُورَ مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ يَقُولُ ذٰلِكَ، فَاَبَى ذٰلِكَ الْبَحْرُ - يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ - (قُلْ لَا اَجِدُ فِيمَا اُوحِيَ اِلَيَّ) الْاٰيَةَ

✽✽ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے ابوشعثاء سے دریافت کیا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ گدھوں کے گوشت والی ہنڈیائیں اُلٹا دیں۔ تو ابوشعثاء نے کہا: حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ نے بھی یہ بات بیان کی ہے' لیکن بحر (یعنی علم کے سمندر' یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا' (وہ یہ آیت تلاوت کرتے ہیں:)

''تم یہ فرما دو! جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے' میں اُس میں نہیں پاتا''۔

بَابُ الْخَيْلِ، وَالْبِغَالِ

باب: گھوڑے اور خچر کا حکم

8730 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ اَكْلِ الْخَيْلِ؟ فَقَالَ: مَا عَلِمْنَا الْخَيْلَ اُكِلَتْ اَمْ اِلَّا فِي الْحَصَا

✽✽ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے گھوڑے (کا گوشت) کھانے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: ہمیں گھوڑے کے بارے میں علم نہیں ہے' کہ کیا اُسے کھایا جاتا ہے یا اُسے کنکریوں میں (متن کے الفاظ کا مطلب یہی ہے لیکن شاید یہاں کچھ الفاظ نقل ہونے سے رہ گئے ہیں۔)

8731 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَاَكَلْنَاهُ

✽✽ فاطمہ بنت منذر نے سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم نے

گھوڑا نحر کیا اور اُسے کھایا۔

8732 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: ذَبَحَ بَعْضُ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ فَرَسًا فَاَكَلُوْهُ، وَلَمْ يَرَوْا بِهٖ بَاْسًا

** ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بعض شاگردوں نے گھوڑا ذبح کیا اور اُسے کھایا' اُن حضرات نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

8733 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ قَالَ: قُلْتُ: الْبَغْلِ؟ قَالَ: لَا

وَاَمَّا ابْنُ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ الْخَيْلَ

** عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اور خچر کا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب گھوڑے کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

8734 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ، وَاَطْعَمَنَا لُحُوْمَ الْخَيْلِ

** عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کے گوشت سے منع کیا ہے اور آپ نے ہمیں گھوڑے کا گوشت کھلایا ہے۔

8735 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهٗ كَرِهَ لَحْمَ الْبَغْلِ

** ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: خچر کے گوشت کو مکروہ (یعنی حرام) قرار دیا گیا ہے۔

8736 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَكْلِ الْبَغْلِ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ اِلَّا مَنِيُّ الْحِمَارِ

** معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے خچر کھانے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ گدھے کی منی سے پیدا ہوتا ہے۔

8737 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ: رَاَيْتُ اَصْحَابَ الْمَسْجِدِ اَصْحَابَ ابْنِ الزُّبَيْرِ يَاْكُلُوْنَ الْفَرَسَ، وَالْبِرْذَوْنَ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ، وَحَمِيْرَ الْوَحْشِ، وَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے مسجد والے لوگوں یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھیوں کو گھوڑے اور تر کی گھوڑے کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: غزوۂ خیبر کے موقع پر ہم نے گھوڑوں اور زیبروں کا گوشت کھایا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

8738 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْكَلْبِ؟ فَقَالَ: طُعْمَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَقَدْ اَغْنَى اللّٰهُ عَنْهَا

٭٭ عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے (کا گوشت) کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ زمانۂ جاہلیت کی خوراک تھی' اللہ تعالیٰ نے اس سے بے نیاز کر دیا ہے۔

8739 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ "كُلْ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا ثَلَاثَةً: الْمَيْتَةَ، وَالدَّمَ، وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ"

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جو بھی چیز پیدا کی ہے' اُسے کھالو' سوائے تین چیزوں کے: مردار' خون اور خنزیر کا گوشت۔

8740 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْكَلْبِ؟ فَقَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهُ يَنْهَى عَنْ اَكْلِهِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّهُ كَانَ يَرَى مَا لَمْ يُحَلَّ، وَمَا لَمْ يُحَرَّمْ مِمَّا عَفَى اللّٰهُ عَنْهُ اِلَّا الْحِمَارَ الْاَهْلِيَّ، وَالْكَلْبَ.

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کتے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانے سے منع کیا ہے۔

ابن جریج نے مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ رائے رکھتے تھے کہ جس چیز کو حلال بھی قرار نہیں دیا گیا اور حرام بھی قرار نہیں دیا گیا' اُس کا شمار اُن چیزوں میں ہوگا جن سے اللہ تعالیٰ نے درگزر کیا ہے' البتہ کتے اور گدھے کا حکم مختلف ہے۔

بَابُ الثَّعْلَبِ وَالْقِرْدِ

باب: لومڑی اور بندر کا حکم

8741 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الثَّعْلَبُ سَبُعٌ لَا يُؤْكَلُ

** زہری بیان کرتے ہیں: لومڑی ایک درندہ ہے جسے نہیں کھایا جائے گا۔

8742 - اقوالِ تابعین: اَظُنُّهُ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ طَاوُسٍ كَانَ لَا يَرَى بِاَكْلِ الثَّعْلَبِ بَأْسًا

** طاؤس لومڑی کو کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

8743 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَيْسَ بِسَبُعٍ وَرَخَّصَ فِيْ اَكْلِهِ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ درندہ نہیں ہے اُنہوں نے اس کو کھانے کی رخصت دی ہے۔

8744 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الضَّبُعِ، وَالثَّعْلَبِ؟ فَقَالَ: كُلْهُمَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُمَا يُؤْذِيَانِ، وَكُلُّ صَيْدٍ يُؤْذِي فَهُوَ صَيْدٌ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے بجّو اور لومڑی کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم ان دونوں کو اس وجہ سے کھا سکتے ہو کہ یہ دونوں اذیت پہنچاتے ہیں' کیونکہ ہر وہ شکار جو اذیت پہنچاتا ہے وہ شکار شمار ہوتا ہے۔

8745 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: سُئِلَ مُجَاهِدٌ عَنْ اَكْلِ الْقِرْدِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ

** ایوب بیان کرتے ہیں: مجاہد سے بندر کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ جانوروں میں شمار نہیں ہوتے۔

8746 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْقِرْدِ يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ قَالَ: يَحْكُمُ فِيهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ

** عطاء نے ایسے بندر کے بارے میں یہ کہا ہے: جسے حرم کی حدود میں مار دیا گیا ہو' وہ فرماتے ہیں: اس کے بارے میں دو عادل شخص فیصلہ دیں گے (کہ اُس کا تاوان یا جرمانہ کتنا ہوگا؟)۔

8747 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا رَجُلٌ، مِنْ وَلَدِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فَجَائَهُ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ، فَسَاَلَهُ عَنْ اَكْلِ الْوَرَلِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ، وَاِنْ كَانَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَاَطْعِمُونَا، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " الْوَرَلُ: شَبَهُ الضَّبِّ "

** یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سعید بن مسیّب کے پاس موجود تھا' غطفان قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے "ورل" کھانے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر تمہارے پاس اُس کا کچھ حصہ ہو' تو ہمیں بھی کھلاؤ۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ورل' گوہ سے مشابہت رکھنے والا جانور ہے۔

بَابُ الْهِرِّ، وَالْجَرَادِ، وَالْخُفَّاشِ، وَاَكْلِ الْجَرَادِ

باب: بلی' ٹڈی دل اور چمگادڑ کا حکم' ٹڈی دل کو کھانا

8748 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ، وَاَكْلِ ثَمَنِهِ

✲✲ قتادہ بیان کرتے ہیں: (معمر کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے بلی کو کھانے سے اور اُس کی قیمت کھانے سے منع کیا ہے۔

8749 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ، وَاَكْلِ ثَمَنِهِ

✲✲ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے بلی کو کھانے سے اور اُس کی قیمت کھانے سے منع کیا ہے۔

8750 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ: كُرِهَ اَكْلُ الْخُفَّاشِ، وَاَكْلِ السَّوَالِيْ قَالَ: فَلَا اَدْرِي الْخُفَّاشُ السَّوَالِيْ هُوَ اَمْ لَا

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری کو چمگادڑ اور سوالی کھانے کو مکروہ قرار دیتے ہوئے سنا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم سوالی سے مراد چمگادڑ ہے یا نہیں۔

8751 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذُكِرَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ جُرَادٌ بِالرَّبَذَةِ، فَقَالَ: وَدِدْتُ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْهُ قَفْعَةٌ اَوْ قَفْعَتَيْنِ

✲✲ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے ربذہ کے مقام پر ٹڈی دل کا ذکر کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ کاش ہمارے پاس اُس کے ایک یا دو قفعہ (زنبیل نما تھیلے) ہوتے۔

8752 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ فِي الْجَرَادِ: اِنَّمَا هُوَ نَثْرُ حُوتٍ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ٹڈی دل کے بارے میں یہ فرمایا ہے: یہ مچھلی کی چھینک سے پیدا ہوتا ہے۔

8753 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، عَنْ اَكْلِ الْجَرَادِ؟ فَقَالَ: ذَكَاةٌ كُلُّهُ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ٹڈی دل کو کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ ذبح شدہ ہے' تم اسے کھالو۔

8754 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ، اَنَّهُ: سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُسْاَلُ عَنْ اَكْلِ الْجَرَادِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ

** عدی ازدی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا' اُن سے ٹڈی دل کو کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8755 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ اَخِي الْحَسَنِ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ آدَمَ فَبَقِيَ مِنْ طِينَتِهِ بِيَدِهِ شَيْءٌ فَخَلَقَ مِنْهُ الْجَرَادَ، فَهُوَ جُنْدٌ مِنْ جُنُودِ اللّٰهِ لَيْسَ جُنْدٌ اَكْثَرُ مِنْهَا

** قتادہ نے حسن بصری کے بھائی سعید بن ابوالحسن کا یہ بیان نقل کیا ہے: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' تو اُن کی طینت میں سے کچھ چیز اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں باقی رہ گئیں' تو اللہ تعالیٰ نے اُس سے ٹڈی دل کو پیدا کیا' تو یہ اللہ تعالیٰ کا لشکر ہے اور کوئی بھی لشکر اس سے زیادہ تعداد میں نہیں ہوتا۔

8756 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَمْ يَخْلُقِ اللّٰهُ بَعْدَ آدَمَ شَيْئًا اِلَّا الْجَرَادَ؛ بَقِيَ مِنْ طِينَتِهِ شَيْءٌ فَخَلَقَ مِنْهَا الْجَرَادَ

** سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے بعد کوئی چیز پیدا نہیں کی' صرف ٹڈی دل کو پیدا کیا ہے' اُن کی جو مٹی باقی بچی تھی' اُس میں سے اسے پیدا کیا۔

8757 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ؟ فَقَالَ: " جُنْدٌ مِنْ جُنُودِ اللّٰهِ لَيْسَ جُنْدٌ اَعْظَمُ مِنْهُ لَا آكُلُهُ، وَلَا اُحَرِّمُهُ، وَكَانَ يَقُولُ: مَا لَمْ يُحَرَّمْ فَهُوَ لَنَا حَلَالٌ "

** ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی دل کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے اور کوئی بھی لشکر اس سے زیادہ بڑا نہیں ہوتا' میں اسے کھاتا بھی نہیں ہوں اور میں اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جس چیز کو حرام قرار نہ دیا گیا ہو' وہ ہمارے لیے حلال ہے۔

8758 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ قَالَ: اَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَاْكُلُ الْجَرَادَ يَقُولُ: لَا بَاْسَ بِهِ؛ لِاَنَّهُ لَا يُذْبَحُ

** عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹڈی دل کھایا کرتے تھے وہ یہ

فرماتے تھے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اسے ذبح نہیں کیا جاتا۔

8759 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اَبْصَرْتُ عُمَرَ، وَصُهَيْبًا، وَسَلْمَانَ يَاْكُلُوْنَ الْجَرَادَ

❊❊ سعید بن میسّب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر' حضرت صہیب اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہم کو ٹڈی دل کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

8760 آثارِ صحابہ:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ قَالَ: اَحْسَبُهُ قَالَ: مُغِيْرَةُ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَلْجَرَادُ مِثْلُ صَيْدِ الْبَحْرِ

❊❊ علقمہ بن مرثد نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے' میرے خیال میں اُس شخص کا نام مغیرہ ہے' اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ٹڈی دل کی مثال سمندر کے شکار کی طرح ہے۔

8761 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: فِيْ كِتَابِ عَلِيٍّ الْجَرَادُ، وَالْحِيتَانُ ذَكِيٌّ

❊❊ امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ بات موجود تھی: ٹڈی دل اور مچھلیاں ذبح شدہ ہوتی ہیں۔

8762 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ، اَنَّهُ: سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى عَنِ الْجَرَادِ؟ فَقَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، اَوْ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ

8762- صحيح البخاري' كتاب الذبائح والصيد' باب اكل الجراد' حديث:5183' صحيح مسلم' كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان' باب اباحة الجراد' حديث:3704' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الجهاد' مبتدا كتاب الصيد' بيان اباحة صيد الجراد' حديث:6217' صحيح ابن حبان' كتاب الاطعمة' باب ما يجوز اكله وما لا يجوز' ذكر الاباحة للمرء ان ياكل الجراد اذا لم يتقذره' حديث:5333' سنن الدارمي' ومن كتاب الصيد' باب في اكل الجراد' حديث:1989' سنن ابي داؤد' كتاب الاطعمة' باب في اكل الجراد' حديث:3335' السنن الصغرى' كتاب الصيد والذبائح' الجراد' حديث:4305' السنن الماثورة للشافعي' كتاب الزكاة' باب من اعتق شركا له في عبد' حديث:543' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الاطعمة' في اكل الجراد' حديث:24044' السنن الكبرى للنسائي' باب ما قذفه البحر' الجراد' حديث:4731' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصيد والذبائح' باب ما جاء في اكل الجراد' حديث:17662' معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الصيد' الجراد' حديث:5816' مسند احمد بن حنبل' اول مسند الكوفيين' بقية حديث عبد الله بن ابي اوفى' حديث:18727' مسند الطيالسي' عبد الله بن ابي اوفى' حديث:848' مسند الحميدي' احاديث عبد الله بن ابي اوفى رضي الله عنه' حديث:686' مسند عبد بن حميد' الاحزاب' حديث:527' البحر الزخار مسند البزار' مسند عبد الله بن ابي اوفى عن النبي صلى الله عليه' حديث:2825' المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' حديث:2238

✽✽ ابویعفور بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے ٹڈی دل کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات یا شاید چھ غزوات میں شرکت کی ہے ہم ٹڈی دل کھایا کرتے تھے۔

8763 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ يَعْفُورٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كُنَّ اَزْوَاجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَادَيْنَ الْجَرَادَ فِي الْاَطْبَاقِ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج' تھال میں رکھ کے ٹڈی دل تحفہ کے طور پر بھجوایا کرتی تھیں۔

8764 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنْ جُنْدُبٍ، اَنَّهُ: سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَرَادِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِاَكْلِهِ

✽✽ جندب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ٹڈی دل کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْفِيلِ وَاَكْلِ لَحْمِ الْفِيلِ

باب: ہاتھی کا بیان اور ہاتھی کا گوشت کھانے کا حکم

8765 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ حُبَابٍ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سُئِلَ سَلْمَانُ عَنِ الْجُبْنِ، وَالْفِرَاءِ، وَالسَّمْنِ؟ فَقَالَ: اِنَّ حَلَالَ اللّٰهِ حَلَالُهُ الَّذِي اَحَلَّ فِي الْقُرْآنِ، وَاِنَّ حَرَامَ اللّٰهِ الَّذِي حَرَّمَ اللّٰهُ فِي الْقُرْآنِ، وَاِنَّ مَا سِوَى ذٰلِكَ شَيْءٌ عَفَا عَنْهُ

✽✽ ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے پنیر' فراء اور گھی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز وہ ہے' جسے اُس نے قرآن میں حلال قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز وہ ہے جسے اُس نے قرآن میں حرام قرار دیا ہے' ان کے علاوہ جتنی بھی چیزیں ہیں' اُن سے اللہ تعالیٰ نے درگزر کیا ہے۔

8766 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: لَا يُمْسِكَنَّ النَّاسُ عَلَيَّ بِشَيْءٍ؛ فَاِنِّي لَا اُحِلُّ اِلَّا مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ، وَلَا اُحَرِّمُ اِلَّا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس بیماری کے دوران انتقال ہوا' اُس بیماری کے دوران آپ نے ارشاد فرمایا: لوگ میرے خلاف کچھ نہیں پکڑ سکیں گے' کیونکہ میں صرف اُسی چیز کو حلال قرار دیتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور اُسی چیز کو حرام قرار دیتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے۔

8767 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: اَحَلَّ اللّٰهُ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ

✽✽ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنی حلال کردہ چیزوں کو حلال قرار دیا ہے اور حرام کردہ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے تو جسے اُس نے حلال قرار دیا ہے وہ حلال شمار ہوگا اور جسے اُس نے حرام قرار دیا ہے وہ حرام شمار ہوگا اور جس کے بارے میں اُس نے خاموشی اختیار کی ہے وہ معاف شمار ہوگا۔

8768 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: "اِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّ، وَحَرَّمَ فَمَا اَحَلَّ فَاَحِلُّوهُ وَمَا حَرَّمَ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَتَرَكَ مِنْ ذٰلِكَ اَشْيَاءَ لَمْ يُحَرِّمْهَا، وَلَمْ يُحِلَّهَا، فَذٰلِكَ عَفْوٌ مِنَ اللّٰهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَسْاَلُوا عَنْ اَشْيَاءَ) (المائدة: 101) " الْآيَةَ

✽✽ عبید بن عمیر فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزوں کو حلال قرار دیا ہے اور کچھ کو حرام قرار دیا ہے تو جسے اُس نے حلال قرار دیا ہے تو اُنہیں تم حلال قرار دو اور جسے اُس نے حرام قرار دیا ہے اُس سے تم اجتناب کرو' اُس نے کچھ چیزوں کو ترک بھی کر دیا ہے' نہ اُنہیں حرام قرار دیا ہے' نہ اُنہیں حلال قرار دیا ہے' تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کرو''۔

8769 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ لَحْمِ الْفِيلِ؟ فَتَلَا (قُلْ لَا اَجِدُ فِيمَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا)

✽✽ جابر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے ہاتھی کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم یہ فرمادو! میری طرف جو چیز وحی کی گئی ہے' میں اُس میں کوئی چیز نہیں پاتا' جسے حرام قرار دیا گیا ہو''۔

8770 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: الْفِيلُ خِنْزِيرٌ لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ، وَلَا يُشْرَبُ لَبَنُهُ، اَوْ قَالَ: لَا يُحْلَبُ ضَرْعُهُ، وَلَا يُجْلَبُ ظُفْرُهُ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: ہاتھی خنزیر کی طرح ہوتا ہے اُس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا' اُس کا دودھ نہیں پیا جائے گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کے تھن کو دوہا نہیں جائے گا اور اس کی ہڈی کو استعمال نہیں کیا جائے گا۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ

باب: بکری کے کن حصوں کو مکروہ قرار دیا گیا ہے؟

8771 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا: الدَّمَ، وَالْحَيَا، وَالْاُنْثَيَيْنِ، وَالْغُدَّةَ، وَالذَّكَرَ، وَالْمَثَانَةَ، وَالْمَرَارَةَ، وَكَانَ يَسْتَحِبُّ مِنَ الشَّاةِ مُقَدَّمَهَا"

** مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بکری کے سات حصوں کو مکروہ قرار دیتے تھے (یعنی حرام قرار دیتے تھے): خون، حیا، خصیے، غدہ، شرمگاہ، مثانہ اور مرارہ۔ نبی اکرم ﷺ بکری کے اگلے حصہ کو مستحب قرار دیتے تھے۔

8772 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: لَا يُحَرَّمُ مِنَ الشَّاةِ شَيْءٌ اِلَّا دَمُهَا

** عمرو بن شرحبیل فرماتے ہیں: بکری میں سے صرف اُس کے خون کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

8773 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعَافُ الطِّحَالَ

** امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تلی نہیں کھاتے تھے۔

8774 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خَلَّاسِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ الطِّحَالَ، وَمِنَ السَّمَكِ الْجِرِّيَّ، وَمِنَ الطَّيْرِ كُلَّ ذِي مِخْلَبٍ

** خلاس بن عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بکری میں سے تلی کو ناپسند کرتے تھے اور مچھلیوں میں سے جری کو ناپسند کرتے تھے اور پرندوں میں سے ہر نوکیلے پنجوں والے کو ناپسند کرتے تھے۔

8775 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فُطْرٍ، عَنْ اَبِی يَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: سَاَلْتُهُ "عَنِ الطِّحَالِ، وَالْجِرِّيِّ؟ فَتَلَا هٰذِهِ (قُلْ لَا اَجِدُ فِيمَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا)

** ابویعلیٰ نے محمد بن حنفیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے تلی اور جری کے بارے میں دریافت کیا، تو اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے اُس میں حرام قرار دیا گیا''۔

8776 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: اِنِّي لَاٰكُلُ الطِّحَالَ، وَمَا بِي اِلَيْهَا حَاجَةٌ، وَلٰكِنْ لِاُرِيَ اَهْلِي اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِهَا

** ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں تلی کھا لیتا ہوں، حالانکہ مجھے اُس کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن میں اپنے اہلِ خانہ کو یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

8777 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي: جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: بَلَغَهُ، اَنَّ عَلِيًّا، كَانَ لَا يَاْكُلُ لَحْمَ الْجِرِّيثِ، وَلَا يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، وَلَا يَاْكُلُ الطِّحَالَ قَالَ: اَمَّا الطِّحَالُ، فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَذِرَهُ، وَلَمْ يَاْكُلْهُ، وَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ مَجْمَعُ الدَّمِ فَكَانَ

عَلِيٌّ لَا يَأْكُلُهُ، وَأَمَّا بَيْتٌ فِيهِ صُورَةٌ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، وَأَمَّا الْجِرِّيثُ، فَإِنَّهُ حُوتٌ لَا يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْكِتَابِ

❋❋ محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: امام جعفر صادق تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جریث (مخصوص قسم کی مچھلی) کا گوشت نہیں کھاتے تھے اور کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے جس میں تصویر موجود ہوتی تھی اور وہ تلی نہیں کھاتے تھے۔ تو اُنہوں نے کہا: جہاں تک تلی کا تعلق ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند کرتے ہوئے اسے نہیں کھایا ہے۔ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی کہ یہ خون کے جمع ہونے کی جگہ ہے اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے نہیں کھاتے تھے جہاں تک اُس گھر کا تعلق ہے جس میں تصویر موجود ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے جس میں تصویر موجود ہوتی تھی، جہاں تک جریث کا تعلق ہے تو یہ ایک مچھلی ہے جسے اہل کتاب نہیں کھاتے ہیں۔

8778 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ الطُّبَيْخِ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَتْ: مَرَرْتُ عَلَيْهِ بِجَرِّيَّةٍ فِي زِنْبِيلٍ قَدْ خَرَجَ طَرَفَاهَا مِنَ الزِّنْبِيلِ، فَقَالَ: بِكَمْ؟ فَقُلْتُ: بِرُبُعٍ مِنْ دَقِيقٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا أَطْيَبَ هَذَا

❋❋ عمرہ بنت طبیخ عدویہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں ایک مرتبہ ایک برتن میں جریہ لے کر اُن کے پاس سے گزری، اُس کے دونوں کنارے برتن سے باہر نکل رہے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کتنے کی ہے؟ میں نے کہا: ایک چوتھائی آٹے کی۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کتنی عمدہ ہے!

8779 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، سُئِلَ عَنِ الْجِرِّيثِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ كَرِهَتْهُ الْيَهُودُ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے جریث کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہ ایک ایسی چیز ہے، جسے یہودی ناپسند کرتے ہیں۔

8780 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ زَيْدٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ رَسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ الْكَبِدَ، وَهُوَ يَقْطُرُ دَمًا عَبِيطًا

❋❋ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جگر (کا گوشت) کھایا تھا، حالانکہ اُس سے خالص خون کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

بَابُ الْجُبْنِ

باب: پنیر کا بیان

8781 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهَا: تَمْلِكُ

اَنَّهَا سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ اَكْلِ الْجُبْنِ، فَقَالَتْ: ضَعِي السِّكِّينَ فِيهِ ثُمَّ قُولِي بِسْمِ اللّٰهِ ثُمَّ كُلِي

✵✵ ابواسحاق نے ہمدان سے تعلق رکھنے والی تملک نامی ایک خاتون کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُنہوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے پنیر کھانے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس میں چھری رکھواور پھر بسم اللہ پڑھ کے اُسے کھالو۔

8782 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، حَسِبْتُ اَنَّهُ ذَكَرَهُ، عَنْ شَقِيقٍ، اَنَّهُ: قِيلَ لِعُمَرَ: اِنَّ قَوْمًا يَعْمَلُونَ الْجُبْنَ فَيَضَعُونَ فِيهِ اَنَافِحَ الْمَيْتَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: سَمُّوا اللّٰهَ وَكُلُوا

✵✵ شقیق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کچھ لوگ پنیر تیار کرتے ہوئے اُس میں مردار کے (جسم سے نکلنے والی ایک چیز) انافح ڈال دیتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اللہ کا نام لے کر اُسے کھالو۔

8783 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَاَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْجُبْنِ؟ فَقَالَ: اذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ

✵✵ کثیر بن شہاب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پنیر کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اللہ کا نام لے کر کھالو۔

8784 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: سَاَلُوهُ عَنِ الْاَنَافِحِ؟ فَقَالَ: اِنَّ اللَّبَنَ لَا يَمُوتُ

✵✵ ربیع بن انس نے ابوالعالیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: لوگوں نے اُن سے (مردار کے جسم سے نکلنے والی ایک چیز) انافح کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: دودھ نہیں مرتا ہے۔

8785 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْجُبْنِ الَّذِي يَصْنَعُهُ الْمَجُوسُ؟ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُهُ فِي سُوقِ الْمُسْلِمِينَ اشْتَرَيْتُهُ، وَلَمْ اَسْاَلْ عَنْهُ، قَالَ اَيُّوبُ: قَالَ نَافِعٌ: وَلَوْ رَاَى ابْنُ عُمَرَ مِنَ الْمَجُوسِ مَا رَاَيْتُ لَظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيَكْرَهُهُ، وَكَانَ نَافِعٌ قَدْ اَتَى بَعْضَ اَرْضِ فَارِسٍ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُس پنیر کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو مجوسی تیار کرتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: جو چیز مجھے مسلمانوں کے بازار میں فروخت ہوتی ہوئی ملے گی' میں اُسے خریدلوں گا اور میں اس کے بارے میں تحقیق نہیں کروں گا۔

نافع بیان کرتے ہیں: اگر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مجوسیوں کی وہ صورتِ حال دیکھ لیتے' جو مجھے نظر آتی ہے تو میرا یہ خیال ہے کہ وہ بھی اسے ناپسند کرتے۔ نافع' فارس کی کسی سرزمین پر آئے تھے (تو وہاں کی صورتِ حال کے بارے میں یہ تبصرہ کیا تھا)۔

8786 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْجُبْنِ؟ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُ فِي سُوقِ الْمُسْلِمِينَ اشْتَرَيْتُ، وَلَمْ اَسْاَلْ عَنْهُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے پنیر کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: مسلمانوں کے

بازار میں مجھے جو ملے گا' میں اُسے خرید لوں گا اور اُس کے بارے میں تحقیق نہیں کروں گا۔

8787 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ قُرَظَةَ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَاَلْتُ عُمَرَ عَنِ الْجُبْنِ؟ فَقَالَ: كُلُوا، فَاِنَّمَا هُوَ لَبَنٌ اَوْ لِبَأٌ

❋❋ کثیر بن شہاب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پنیر کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ اسے کھالو' کیونکہ یہ دودھ ہے' یالبا (بچے کی پیدائش کے بعد جانور کا پہلی مرتبہ اترنے والا دودھ) ہوتا ہے۔

8788 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ قَالَ: اَخْبَرَنِي عِيسَى بْنُ اَبِي عَزَّةَ، اَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: سَمِّ عَلَى الْجُبْنِ، وَالسَّمْنِ وَكُلْ

❋❋ امام شعبی فرماتے ہیں: تم پنیر اور گھی پر اللہ کا نام لے کر اُسے کھالو۔

8789 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِالْجُبْنِ الَّذِي تَصْنَعُهُ الْيَهُودُ، وَالنَّصَارَى بَاْسًا

❋❋ ابومعبد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُس پنیر میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جسے یہودی یا عیسائی تیار کرتے تھے۔

8790 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْجُبْنِ؟ فَكَانَ مِنْ جَوَابِهِ اَنْ قَالَ: مَا تَاْتِينَا مِنَ الْعِرَاقِ شَيْءٌ اَعْجَبُ عِنْدَنَا مِنَ الْجُبْنِ

❋❋ ابوحبان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پنیر کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جو جواب دیا اُس میں یہ بات بھی شامل تھی: کہ جو چیز عراق سے آتی ہے وہ ہمارے نزدیک پنیر سے زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے۔

8791 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْحَرِيرِ؟ فَقَالَ: سَمِعْنَا اَنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ، وَسَاَلْتُهُ عَنِ الْجُبْنِ؟ فَقَالَ: عَنْ اَيِّ بَالِهِ تَسْاَلُنِي؟ قَالَ: قُلْتُ: يَجْعَلُونَ فِيهِ - اَوْ اِنَّا نَخَافُ اَنْ يَجْعَلُوا فِيهِ - اَنَافِحَ الْمَيْتَةَ قَالَ: دَعْ مَا يُرِيبُكَ اِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ

❋❋ علی ازدی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ریشم کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: ہم نے یہ روایت سنی ہے کہ جو شخص دنیا میں اسے پہن لے گا' وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔ میں نے اُن سے پنیر کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم کس حوالے سے اس کے بارے میں مجھ سے دریافت کررہے ہو؟ میں نے کہا: وہ لوگ (یعنی غیر مسلم) اس میں یہ چیز ڈال دیتے ہیں' تو ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ وہ لوگ اس میں مردار کے انافیح ڈال دیتے ہوں گے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو چیز تمہیں شک کا شکار کرے تو اُسے چھوڑ کر اُس چیز کو اختیار کرو' جو تمہیں شک کا شکار نہ کرے۔

8792 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْبَصْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الطِّلَاءِ - يَعْنِي الرُّبَّ -، فَقَالَ: كَانَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَشْرَبُهُ، وَيَرْزُقُهُ غِلْمَانَنَا، قُلْتُ: فَاِنَّهُمْ يَطْبُخُونَ وَهِيَ الْخَمْرُ قَالَ: اِنْ عَلِمْتَ اَنَّهَا خَمْرٌ فَلَا تَشْرَبْهَا، قُلْتُ: فَالْجُبْنُ قَالَ: يُؤْتَى بِهِ مِنَ الْعِرَاقِ فَنَاْكُلُهُ، وَنُطْعِمُهُ غِلْمَانَنَا، قُلْتُ: فَاِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ فِيهِ الْمَيْتَةَ قَالَ: فَاِنْ عَلِمْتَ اَنَّ فِيهِ مَيْتَةً فَلَا تَاْكُلْهُ

❊❊ عطاء بصری بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص نے اُن سے طلاء (یعنی شیرہ) کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: امیرالمؤمنین! (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اسے پیا کرتے تھے اور ہمارے لڑکوں کو بھی یہ دیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: وہ لوگ تو اسے پکا لیتے ہیں اور یہ شراب ہوتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تمہیں یہ پتا چل جاتا ہے کہ وہ شراب ہے تو تم اُسے نہ پیو۔ میں نے کہا: پنیر کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ عراق سے لایا جاتا ہے اور ہم اسے کھا لیتے ہیں اور اپنے لڑکوں کو بھی کھانے کیلئے دیتے ہیں۔ میں نے کہا: وہ لوگ تو اس میں مردار (کے جسم کا کوئی حصہ) ڈال دیتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تمہیں یہ پتا چلتا ہے کہ اس میں مردار ہے' تو تم اسے نہ کھاؤ۔

8793 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: كُلِ الْجُبْنَ عُرْضًا

❊❊ امام محمد باقر فرماتے ہیں: تم پنیر کو عرض کے طور پر کھالو (یعنی جس سے بھی ملے خرید لو' یہ تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس کو کسی مسلمان نے تیار کیا ہے؟ یا غیر مسلم نے؟)۔

8794 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّهُ: سَاَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، عَنِ الْجُبْنِ فَقَالَ: اِنْ عَلِمْتَ اَنَّ فِيهِ مَيْتَةً، فَلَا تَاْكُلْهُ، وَاِلَّا فَسَمِّ وَكُلْ

❊❊ معمر نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ اُس نے سعید بن مسیّب سے پنیر کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تمہیں یہ پتا چل جاتا ہے کہ اس میں مردار (کے جسم کا کوئی حصہ) شامل ہے' تو تم اُسے نہ کھاؤ' ورنہ تم بسم اللہ پڑھ کر اُسے کھالو۔

8795 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ مَنْصُورٍ الْهَمْدَانِيَّ، اَخْبَرَهُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَالضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ هَذَا طَعَامٌ يَصْنَعُهُ اَهْلُ فَارِسٍ اَخْشَى اَنْ يَكُونَ فِيهِ مَيْتَةً قَالَ: سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهِ، وَكُلُوا

❊❊ امام شعبی اور ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! یہ وہ کھانا ہے' جسے اہلِ فارس تیار کرتے ہیں اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ اس میں مردار (کے جسم کا کوئی حصہ) موجود ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ بسم اللہ پڑھ کر کھالو۔

بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ

باب: حج کی فضیلت

8796 - حدیث نبوی: أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّ مُتَابَعَةً بَيْنَهُمَا يَنْفِي الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

✽✽ عبداللہ بن عامر نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''حج اور عمرہ آگے پیچھے کرو' کیونکہ انہیں یکے بعد دیگرے کرنا' غربت اور گناہوں کو (یوں) ختم کر دیتا ہے' جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے''۔

8797 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ: تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَذَكَرَ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ

✽✽ (ایک اور سند کے مطابق) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حج اور عمرہ آگے پیچھے کرو۔ اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث نقل کی ہے' لیکن اُنہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

8798 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَجَّةُ الْمَبْرُورَةُ لَيْسَ لَهَا جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ، وَالْعُمْرَتَانِ تُكَفِّرَانِ مَا بَيْنَهُمَا

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مبرور حج کا ثواب' جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اور دو عمرے' ان کے درمیان کیے جانے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں''۔

8799 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُمَيٌّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِثْلَهُ - وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مبرور حج کا ثواب' جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے''۔

8800 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ مَوْلَى الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ كَانَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس گھر کا حج کرے اور فحش گفتگو نہ کرے اور گناہ نہ کرے' تو وہ (گناہوں سے پاک ہونے کے حوالے سے) اُس طرح ہو جاتا ہے جس طرح اُس دن تھا' جب اُس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا''۔

8801 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَمَّنْ، سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: مَنْ خَرَجَ اِلَى هٰذَا الْبَيْتِ لَمْ يَنْهَزْهُ اِلَّا الصَّلَاةُ عِنْدَهُ وَاسْتِلَامُ الْحَجَرِ، كُفِّرَ عَنْهُ مَا قَبْلَ ذٰلِكَ

✵✵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص بیت اللہ کی طرف جاتا ہے اور اُس کا مقصد صرف بیت اللہ کے پاس نماز ادا کرنا اور حجرِ اسود کا استلام کرنا ہوتا ہے' تو اُس کے پہلے والے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

8802 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: اَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَرَجَ فَرَاَى رَكْبًا فَقَالَ: مَنِ الرَّكْبُ؟ فَقَالَ: قَالُوا: حَاجِّينَ قَالَ: مَا اَنْهَزَكُمْ غَيْرُهُ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالُوا: لَا قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الرَّكْبُ بِمَنْ اَنَاخُوا لَقَرَّتْ اَعْيُنُهُمْ بِالْفَضْلِ بَعْدَ الْمَغْفِرَةِ، وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ، مَا رَفَعَتْ نَاقَةٌ خُفَّهَا، وَلَا وَضَعَتْهُ، اِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ لَهُ دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً، وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً

✵✵ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نکلے' اُنہوں نے کچھ سواروں کو دیکھا تو دریافت کیا: یہ سوار کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ حج پر جانے والے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ ان کا کوئی اور مقصد نہیں ہے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ان سواروں کو پتا چل جائے کہ انہوں نے جس مقصد کے لیے سفر شروع کیا ہے (اُس کا اجر و ثواب کتنا زیادہ ہے؟) تو مغفرت کے بعد والی فضیلت سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں' اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں عمر کی جان ہے! (ایسے سوار کی) اونٹنی جو بھی قدم اُٹھاتی ہے اور جو بھی قدم رکھتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اُس شخص کے درجہ کو بلند کرتا ہے اور اُس کے گناہ کو معاف کرتا ہے اور اُس کے نامۂ اعمال میں نیکی نوٹ کرتا ہے۔

8803 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ " ، عَنْ كَعْبٍ قَالُوا: "وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ: الْحَاجُّ، وَالْعُمَّارُ، وَالْمُجَاهِدُونَ، دَعَاهُمُ اللّٰهُ، فَاَجَابُوهُ، وَسَاَلُوا اللّٰهَ، فَاَعْطَاهُمْ "

✵✵ مجاہد نے کعب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: لوگ یہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے مہمان تین لوگ ہوتے ہیں: حاجی' عمرہ کرنے والے لوگ اور مجاہد' اللہ تعالیٰ انہیں بلواتا ہے' تو یہ لوگ جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ سے یہ لوگ جو مانگتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں وہ عطا کرتا ہے۔

8804 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ: " اِذَا كَبَّرَ الْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ - قَالَ: فَلَا اَدْرِي اَذَكَرَ الْغَازِي - كَبَّرَ الَّذِي يَلِيهِ، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ، حَتّٰى يَنْقَطِعَ بِهِ الْاُفُقُ "

✵✵ عبداللہ بن ضمرہ نے کعب کا یہ قول نقل کیا ہے: جب حاجی یا عمرہ کرنے والا شخص تکبیر کہتا ہے (راوی کہتے ہیں: مجھے

علم نہیں ہے کہ اُنہوں نے مجاہد کا ذکر کیا تھا' یا نہیں کیا تھا) تو اُس کے پاس کی چیز تکبیر کہتی ہے' پھر اُس کے آگے والی تکبیر کہتی ہے' یہاں تک کہ اُفق تک جتنی بھی چیزیں ہیں' وہ سب تکبیر کہتی ہیں۔

8805 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حِبَّانَ: اَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى اَبِي ذَرٍّ وَهُوَ بِالرَّبَذَةِ، فَسَالَهُ: اَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: الْحَجُّ قَالَ: مَا نَهَزَكَ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاْتَنِفْ عَمَلَكَ قَالَ الرَّجُلُ: فَخَرَجْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَمَكَثْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَاِذَا النَّاسُ يَتَضَايَقُونَ عَلٰى رَجُلٍ فَضَاغَطْتُ، فَاِذَا بِالشَّيْخِ الَّذِي وَجَدْتُ بِالرَّبَذَةِ يَعْنِي اَبَا ذَرٍّ، فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: هُوَ الَّذِي حَدَّثْتُكَ

❊ ❊ محمد بن حبان بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا' وہ اُس وقت ''ربذہ'' میں موجود تھے' اُنہوں نے اُس سے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اُس شخص نے جواب دیا: حج کرنے کے لیے' اُنہوں نے دریافت کیا: تمہارا اس کے علاوہ بھی کوئی مقصد ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نئے سرے سے عمل شروع کرو (یعنی تمہارے پچھلے گناہ معاف ہو چکے ہیں)۔ وہ شخص بیان کرتا ہے: میں وہاں سے نکلا اور مدینہ منورہ آیا' پھر جتنا اللہ کو منظور تھا اُتنی دیر وہاں ٹھہرا رہا' وہاں میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے اردگرد اکٹھے ہوئے ہیں' تو مجھے وہی بزرگ نظر آیا' جو مجھے ''ربذہ'' میں ملا تھا' یعنی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ملے' جب اُنہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا: تم وہی شخص ہو؟ جسے میں نے حدیث بیان کی تھی۔

8806 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ جَالِسٌ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِذْ قَدِمَ رَكْبٌ، فَاَنَاخُوا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَطَافُوا بِالْبَيْتِ، وَعُمَرُ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، ثُمَّ خَرَجُوا فَسَعَوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا فَرَغُوا قَالَ: عَلَيَّ بِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتُمْ؟ قَالُوا: مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: - اَحْسَبُهُ قَالُوا: مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ - قَالَ: فَمَا اَقْدَمَكُمْ؟ قَالُوا: حُجَّاجٌ قَالَ: اَمَا قَدِمْتُمْ فِي تِجَارَةٍ، وَلَا مِيرَاثٍ، وَلَا طَلَبِ دَيْنٍ؟ قَالُوا: لَا قَالَ: اَدْبَرْتُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: اَنْصَبْتُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: اَحَفِيتُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: فَائْتَنِفُوا

❊ ❊ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صفا اور مروہ کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران کچھ سوار آئے اور اُنہوں نے مسجد کے دروازہ کے قریب اپنے جانور بٹھائے' پھر بیت اللہ کا طواف کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کی طرف دیکھتے رہے' پھر وہ لوگ باہر نکلے' اُنہوں نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی' جب وہ لوگ فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اُنہیں میرے پاس لاؤ۔ اُنہیں اُن کے پاس لایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اہلِ عراق سے۔ (راوی کو شک ہے' میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا تھا:) اہلِ کوفہ سے ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا آنا کیسے ہوا؟ اُنہوں نے کہا: حج کرنے کے لیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم کسی تجارت کے معاملہ میں' یا وراثت کے معاملہ میں' یا قرض کے حصول کے لیے تو نہیں آئے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ واپس چلے جاؤ گے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے اپنی سواریوں کو تنگی کا شکار کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے اپنی سواریوں کو تھکا دیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نئے سرے سے عمل شروع کرو (یعنی تمہارے پچھلے گناہ معاف ہو چکے ہیں)۔

8807 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ وَهْرَامَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَشْعَرِيِّينَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ: اَنَّ رَجُلًا سَالَهُ عَنِ الْحَاجِّ، فَقَالَ: اِنَّ الْحَاجَّ يَشْفَعُ فِیْ اَرْبَعِ مِائَةِ بَيْتٍ مِنْ قَوْمِهٖ، وَيُبَارَكُ لَهٗ فِیْ اَرْبَعِينَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْبَعِيرِ الَّذِیْ حَمَلَهٗ، وَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ قَالَ: فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: يَا اَبَا مُوْسَى اِنِّیْ كُنْتُ اُعَالِجُ الْحَجَّ، وَقَدْ ضَعُفْتُ وَكَبُرْتُ، فَهَلْ مِنْ شَیْءٍ يَعْدِلُ الْحَجَّ؟ قَالَ لَهٗ: هَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تَعْتِقَ سَبْعِينَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ؟ فَاَمَّا الْحِلُّ وَالرَّحِيلُ فَلَا اَجِدُ لَهٗ عِدْلًا - اَوْ قَالَ مِثْلًا -

☆☆ سلمہ بن وہرام نے اشعر قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے اُن سے حاجی کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: حاجی شخص اپنی قوم کے چار سو گھرانوں کے بارے میں شفاعت کرے گا اور جس اونٹ پر وہ سوار ہو کر گیا ہے' اُس کی ماؤں میں سے چالیس کے لیے برکت رکھی جائے گی اور وہ شخص گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا' جس طرح اُس دن تھا' جس دن اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: اُس شخص نے اُن سے کہا: اے حضرت ابوموسیٰ! میں حج کے لیے جانا تو چاہتا ہوں' لیکن میں کمزور اور بوڑھا ہو چکا ہوں' تو کیا کوئی ایسا کام ہے جو حج کے برابر ہو؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: کیا تم استطاعت رکھتے ہو کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ستر غلاموں کو آزاد کرو؟ جہاں تک حج کے لیے' پڑاؤ کرنے اور سفر کرنے کا تعلق ہے' تو مجھے کوئی ایسی چیز نہیں ملتی' جو اس کے برابر ہو۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی مانند ہو۔

8808 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: اِذَا وَضَعْتُمُ السُّرُوجَ فَشُدُّوا الرَّحِيلَ اِلَى الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَاِنَّهٗ اَحَدُ الْجِهَادَيْنِ

☆☆ عابس بن ربیعہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم زین رکھ دو' تو تم حج اور عمرہ کے لیے پالان باندھ لو' کیونکہ یہ بھی دو جہادوں میں سے ایک ہیں۔

8809 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى جِهَادٍ لَا شَوْكَةَ مَعَهٗ؟ اَلْحَجُّ

☆☆ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کے بارے میں دریافت کیا' تو

آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری راہنمائی ایسے جہاد کی طرف نہ کروں' جس کے ساتھ (جسمانی طور پر زخمی وغیرہ ہونے کی) تکلیف نہیں ہوتی' وہ حج ہے۔

8810 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّي رَجُلٌ جَبَانٌ، لَا اُطِيقُ لِقَاءَ الْعَدُوِّ قَالَ: اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى جِهَادٍ لَا قِتَالَ فِيهِ؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: عَلَيْكَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

❋ ❋ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں ایک بزدل آدمی ہوں' میں دشمن کا سامنا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہاری راہنمائی ایسے جہاد کی طرف نہ کروں' جس میں لڑائی نہیں ہوتی؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حج اور عمرہ کرو۔

8811 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَاَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: بِحَسْبِكُنَّ الْحَجُّ اَوْ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ

❋ ❋ عائشہ بنت طلحہ بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ سے جہاد کے بارے میں درخواست کی' تو آپ نے فرمایا: تم خواتین کے لیے حج کر لینا کافی ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم خواتین کا جہاد' حج ہے۔

8812 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ بِنِسَائِهِ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا هِيَ هَذِهِ، ثُمَّ ظُهُورُ الْحُصُرِ يَقُولُ: الْزَمْنَ ظُهُورَ الْحُصُرِ فِي بُيُوتِكُنَّ

❋ ❋ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی خواتین کے ساتھ حجۃ الوداع کیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ان کے لیے ہے! پھر اُس کے بعد (گھروں میں) بیٹھے رہنا لازم ہوگا آپ کی مراد یہ تھی: تم لازمی طور پر اپنے گھروں میں رہنا۔

8813 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِي بَزَّةَ، ذَكَرَهُ - قَالَ: لَا اَدْرِي اَرَفَعَهُ اَمْ لَا - قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي مَلَائِكَتَهُ بِاَهْلِ عَرَفَةَ يَقُولُ: انْظُرُوا اِلٰى عِبَادِي اَتَوْنِي شُعْثًا، غُبْرًا، ضَاحِينَ، فَلَا يُرَى اَكْثَرَ عَتِيقًا مِنْ يَوْمِئِذٍ، وَلَا يُغْفَرُ فِيهِ لِمُخْتَالٍ "

❋ ❋ قاسم بن ابو بزہ بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ حدیث اُنہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' یا نہیں' وہ فرماتے ہیں:

> ''بے شک اللہ تعالیٰ اہلِ عرفہ پر' فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے اور یہ فرماتا ہے: تم میرے بندوں کی طرف دیکھو! یہ بکھرے ہوئے بال اور غبار آلود ہو کر دھوپ کا سامنا کر کے میری بارگاہ میں آئے ہیں (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اُس دن سے زیادہ جہنم سے آزادی اور کسی دن میں نہیں ملتی' البتہ تکبر کرنے والے شخص کی اُس دن بھی مغفرت نہیں ہوتی''۔

8814 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَحَادَةَ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهُ مَنْ خُتِمَ لَهُ بِاِحْدَى ثَلَاثٍ اِمَّا قَالَ: "وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَاِمَّا قَالَ: بَرِءَ مِنَ النَّارِ، مَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ، فَاِذَا انْقَضَى الشَّهْرُ مَاتَ، وَمَنْ خَرَجَ حَاجًا، فَاِذَا قَدِمَ مِنْ حَجَّتِهِ مَاتَ، وَمَنْ خَرَجَ مُعْتَمِرًا، فَاِذَا قَدِمَ مِنْ عُمْرَتِهِ مَاتَ "

✽✽ طلحہ یامی فرماتے ہیں: ہم یہ بات چیت کیا کرتے تھے کہ جس شخص کا خاتمہ تین میں سے کسی ایک صورت میں ہو' تو یا تو یہ کہا جاتا ہے کہ اُس کے لیے جنت واجب ہوگئی' یا یہ کہا جاتا ہے کہ وہ جہنم سے بچ گیا' ایک وہ شخص جو رمضان کے مہینہ میں روزے رکھے اور جب مہینہ ختم ہو تو اُس کا انتقال ہو جائے' ایک وہ شخص جو حج کے لیے جائے اور جب حج سے واپس آئے تو انتقال ہو جائے' ایک وہ شخص جو عمرہ کے لیے جائے اور جب عمرہ کر کے واپس آئے' تو اُس کا انتقال ہو جائے۔

8815 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حِجَجٌ تَتْرَى، وَعُمَرٌ نَسَقًا تَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ، وَعَيْلَةَ الْفَقْرِ

قَالَ: وَحَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى قَوْمًا حَلَقُوا رُءُوسَهُمْ فَقَالَ لِعُمَرَ: سَلْهُمْ مَا اَنْهَزَهُمْ؟ قَالُوْا: الْعُمْرَةُ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَّى الْقَوْمُ وَلَمْ يَتْبَعْهُمْ مِنْ خَطَايَاهُمْ شَيْءٌ

✽✽ عامر بن عبداللہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یکے بعد دیگرے حج کرنا اور پے در پے عمرے کرنا' بُری موت اور غربت کی تنگی کو ختم کر دیتے ہیں''۔

مطلب بن حنطب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ اُن کے سر مونڈے ہوئے تھے' آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان سے دریافت کرو کہ یہ کس لیے نکلے ہیں؟ اُنہوں نے عرض کی: عمرہ کے لیے! راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ ایسی حالت میں واپس جا رہے ہیں کہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی ان کے ساتھ نہیں جا رہا۔

8816 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَيُّ الْحَاجِّ اَفْضَلُ قَالَ: مَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَكَفَّ لِسَانَهُ قَالَ وَاَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّهُ مِنْ بِرِّ الْحَجِّ

✽✽ خلاد بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے دریافت کیا: کون سا حاجی افضل ہوتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جو کھانا کھلائے اور اپنی زبان پر قابو رکھے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ یہ حج کی نیکیوں میں شامل ہے۔

8817 - حدیث نبوی: قَالَ: حَدَّثَنِي الْاَسْلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا بِرُّ الْحَاجِّ؟ قَالَ: اِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَتَرْكُ الْكَلَامِ

قَالَ الْاَسْلَمِیُّ: وَحَدَّثَنِیْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَیْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ فَقَضٰی مَنَاسِكَهُ، وَسَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

❋ ❋ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: حاجی کی نیکی کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور (فضول اور غیر ضروری) کلام کو ترک کر دینا۔

عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اور اپنے مناسک ادا کرے اور اس دوران اُس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں' تو اُسے شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

8818 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَغَیْرُهُ، عَنْ اَیُّوْبَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: "مَا اَمْعَرَ حَاجٌّ قَطُّ یَقُوْلُ: مَا افْتَقَرَ"

❋ ❋ ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی حاجی غریب نہیں ہوتا۔ یعنی اسے فقر لاحق نہیں ہوتا۔

8819 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِیِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: حُجُّوْا تَسْتَغْنُوْا، وَاغْزُوْا تَصِحُّوْا

❋ ❋ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ حج کرو' خوشحال ہو جاؤ گے اور جنگوں میں حصہ لو' صحت مند رہو گے''۔

8820 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ بِرَّ الْحَجِّ طِیْبُ الطَّعَامِ، وَطِیْبُ الْكَلَامِ

❋ ❋ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ حج کی نیکی میں اچھا کھانا (کھلانا) اور اچھی گفتگو شامل ہیں۔

8821 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ، عَنْ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: بَیْنَا اَنَا قَاعِدٌ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّیْ اَصَبْتُ طِیْبًا وَاَنَا مُحْرِمٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاِنِّیْ اَحْكُمُ عَلَیْكَ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ شَاةً ثُمَّ اَتَاهُ آخَرُ، فَقَالَ: اِنِّیْ قَضَیْتُ نُسُكِیْ اِلَّا الطَّوَافَ، فَقَالَ: طُفْ بِالْبَیْتِ ثُمَّ ارْجِعْ اِلَیَّ قَالَ: فَرَجَعَ اِلَیْهِ فَقَالَ: قَدْ طُفْتُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: انْطَلِقْ فَاسْتَاْنِفْ بِالْعَمَلِ

❋ ❋ ابوبکر بن ابوموسیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: میں نے احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کر لی ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تمہارے بارے میں یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ تم ایک بکری قربان کرو۔ پھر ایک اور شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: میں نے تمام مناسک ادا کر لیے ہیں' صرف طواف نہیں کیا۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم بیت اللہ کا طواف کر کے میرے پاس واپس آؤ! جب وہ شخص اُن کے پاس واپس آیا تو اُس نے عرض کی: میں نے طواف کر لیا ہے! تو حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس سے فرمایا: تم جاؤ اور نئے سرے سے عمل شروع کرو (یعنی تمہارے گزشتہ گناہ معاف ہو چکے ہیں)۔

8822 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا بَكَّارٌ قَالَ: سُئِلَ طَاوُسٌ الْحَجُّ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ اَفْضَلُ اَمِ الصَّدَقَةُ؟ فَقَالَ: "اَيْنَ الْحِلُّ، وَالرَّحِيلُ، وَالسَّهَرُ، وَالنَّصَبُ، وَالطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، وَالصَّلَاةُ عِنْدَهُ، وَالْوُقُوفُ بِعَرَفَةَ، وَجَمْعٍ وَرَمْيِ الْجِمَارِ؟ كَاَنَّهُ يَقُوْلُ: الْحَجُّ"

✽✽ بکار بیان کرتے ہیں: طاؤس سے سوال کیا گیا: فرض کے بعد (نفلی) حج کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا صدقہ کرنا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: سفر، روانگی، راتوں کو جاگنا، مشقت کا شکار ہونا، بیت اللہ کا طواف کرنا، اُس کے قریب نماز ادا کرنا، عرفہ میں وقوف کرنا، مزدلفہ میں ٹھہرنا، جمرات کو کنکریاں مارنا، کہاں جائیں گے؟ گویا کہ طاؤس یہ کہنا چاہ رہے تھے کہ حج کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

8823 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: الْحَجُّ اَفْضَلُ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ اَمِ الصَّدَقَةُ؟ فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مِسْكِيْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا حَجَّ حِجَجًا، فَالصَّدَقَةُ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: اِذَا حَجَّ حَجَّةً

✽✽ سفیان ثوری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: نفلی حج رکھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا صدقہ کرنا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: ابومسکین نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات مجھے بیان کی ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کئی مرتبہ حج کر چکا ہو، تو پھر صدقہ کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے، جبکہ حسن بصری یہ کہتے ہیں کہ جو شخص ایک مرتبہ حج کر چکا ہو (تو صدقہ کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے)۔

8824 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَوَافُ سَبْعٍ يَعْدِلُ رَقَبَةً

✽✽ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سات مرتبہ طواف کرنا، غلام آزاد کرنے کے برابر ہے''۔

8825 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَوْشَبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، لَا يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے اور دو رکعت ادا کرتا ہے اور صرف بھلائی کی بات کہتا ہے، تو یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

8826 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَوْ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: "يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اِنَّ عَبْدًا وَسَّعْتُ عَلَيْهِ الرِّزْقَ، فَلَمْ يَفِدْ اِلَيَّ فِيْ كُلِّ اَرْبَعَةِ اَعْوَامٍ لَمَحْرُوْمٌ"

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پروردگار ارشاد فرماتا ہے: جب میں کسی بندے کو رزق میں کشادگی عطا کر دوں اور وہ ہر چار سال میں ایک مرتبہ میری بارگاہ میں نہ آئے تو وہ محروم ہے۔

8827 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ حَفْصَةَ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوْ تَرَكَ النَّاسُ زِيَارَةَ هَذَا الْبَيْتِ عَامًا وَاحِدًا مَا مُطِرُوا

٭٭ سالم بن ابوحفصہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر (سب) لوگ ایک سال کے لیے اس گھر کی حاضری کو ترک کر دیں تو ان پر بارش ہی نازل نہیں ہو گی۔

8828 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ كَعْبٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيُخْبِرُ بِمَا فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ: يَا اَبَا عَبَّاسٍ، اِنَّكَ تُكْثِرُ ذِكْرَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَلَا تُكْثِرُ ذِكْرَ هَذَا الْبَيْتِ، فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ: وَالَّذِي نَفْسُ كَعْبٍ بِيَدِهِ، مَا خَلَقَ اللّٰهُ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتًا اَفْضَلَ مِنْ هَذَا الْبَيْتِ، اِنَّ لَهُ لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ وَاِنَّهُمَا لَيَنْطِقَانِ، وَاِنَّ لَهُ لَقَلْبًا يَعْقِلُ بِهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ حَفْصٍ: يَا اَبَا اِسْحَاقَ، لَا تَزَالُ تُحَدِّثُنَا تَابِلَةً، اِنَّ الْحِجَارَةَ تَتَكَلَّمُ؟ فَقَالَ كَعْبٌ: " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، اِنَّ الْكَعْبَةَ اشْتَكَتْ اِلٰى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: يَا رَبِّ قَلَّ زُوَّارِي، وَقَلَّ عُوَّادِي، فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهَا اَنِّي مُنَزِّلٌ عَلَيْكِ تَوْرَاةً حَدِيثَةً، وَعِبَادًا مُتَهَجِّدِينَ سونك حُدُودًا سُجُودًا يَحِنُّونَ اِلَيْكِ حَنِينَ الْحَمَامَةِ اِلٰى بَيْضَتِهَا، وَيَدُفُّونَ اِلَيْكِ دُفُوفَ النُّسُورِ، مَنْ طَافَ بِكِ سَبْعًا كَانَ لَهُ عِدْلُ رَقَبَةٍ مُحَرَّرَةٍ، وَمَا مِنْ حَالِقٍ يَحْلِقُ عِنْدَ هَذَا الْبَيْتِ اِلَّا كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ "

٭٭ سلیمان بن یسار نے کعب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے اُن سے بیت المقدس کے بارے میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے بیت المقدس کی فضیلت کے بارے میں بتایا' پھر اہلِ شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: اے ابوعباس! آپ بیت المقدس کا ذکر تو کثرت سے کرتے ہیں' لیکن بیت اللہ کا ذکر کثرت سے نہیں کرتے ہیں۔ تو کعب نے اُس سے کہا: اُس ذات کی قسم ہے! جس کے دستِ قدرت میں کعب کی جان ہے' اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر کوئی ایسا گھر نہیں بنایا' جو اس گھر سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو' اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے جن کے ذریعہ یہ کلام کرے گا اور اس کا ایک ذہن بھی ہے' جس کے ذریعہ یہ باتوں کو محفوظ رکھتا ہے' اس پر ابوحفص نامی ایک شخص نے اُن سے کہا: اے ابواسحاق! آپ ہمیں مسلسل یہی بات بیان کر رہے ہیں' کیا کوئی پتھر کلام کر سکتا ہے؟ تو کعب نے کہا: اُس ذات کی قسم ہے جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! خانۂ کعبہ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شکایت کی' اُس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میری زیارت کرنے والے لوگ کم ہو گئے ہیں' میرے ہاں آنے والے لوگ کم ہو گئے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی طرف یہ وحی کی کہ میں تم پر نئی تورات نازل کروں گا اور ایسے بندوں کو نازل کروں گا' جو تمہاری طرف اہتمام کے ساتھ سجدے کرتے ہوئے آئیں گے اور تم پر یوں مہربان ہوں گے' جس طرح کبوتری اپنے انڈوں پر ہوتی ہے اور وہ تمہاری طرف یوں تیزی سے آئیں گے' جس طرح عقاب تیزی سے جاتا ہے' جو شخص

تمہارا سات مرتبہ طواف کر لے گا تو یہ اُس کے لیے غلام آزاد کرنے کے مترادف ہوگا اور جو شخص اس گھر کے قریب سر منڈوائے گا تو اُسے ہر ایک بال کے عوض میں قیامت کے دن نور نصیب ہوگا۔

8829 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُقَالُ ابْنُ اَبِي سَلَمَةَ، مِنْ وَلَدِ اُمِّ سَلَمَةَ يَقُولُ: اِنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ بِمِنًى مِنْ آخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ، فَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، تُوُفِّيَ ابْنُ اُخْتِنَا اَفَتَقْبُرُهُ؟ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: مَا يَمْنَعُنِي اَنْ اَدْفِنَ رَجُلًا لَمْ يُذْنِبْ مُنْذُ غُفِرَ لَهُ

✵✵ معمر نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایامِ تشریق کے آخر میں ایک شخص کا منٰی میں انتقال ہوگیا' ایک شخص آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! ہمارے بھانجے کا انتقال ہوگیا ہے' کیا آپ اسے قبر میں اُتاریں گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک ایسے شخص کو دفن کرنے کے لیے کون سی چیز میرے لیے رکاوٹ بنے گی؟ جس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا' کیونکہ اُس کی تو مغفرت ہو چکی ہے۔

8830 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ رَجُلَانِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا مِنَ الْاَنْصَارِ، وَالْآخَرُ مِنْ ثَقِيفٍ، فَسَبَقَهُ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلثَّقَفِيِّ: يَا اَخَا ثَقِيفٍ، سَبَقَكَ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: الْاَنْصَارِيُّ: اَنَا اَبْدَئُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَخَا ثَقِيفٍ، سَلْ عَنْ حَاجَتِكَ، وَاِنْ شِئْتَ اَنَا اَخْبَرْتُكَ بِمَا جِئْتَ تَسْاَلُ عَنْهُ قَالَ: فَذَاكَ اَعْجَبُ اِلَيَّ اَنْ تَفْعَلَ قَالَ: فَاِنَّكَ جِئْتَ تَسْاَلُ عَنْ صَلَاتِكَ، وَعَنْ رُكُوعِكَ، وَعَنْ سُجُودِكَ، وَعَنْ صِيَامِكَ، وَتَقُولُ مَاذَا لِي فِيهِ؟ قَالَ: اِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ قَالَ: " فَصَلِّ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَآخِرَهُ وَنَمْ وَسَطَهُ قَالَ: فَاِنْ صَلَّيْتَ وَسَطَهُ فَاَنْتَ اِذًا قَالَ، فَاِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَرَكَعْتَ، فَضَعْ يَدَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، وَفَرِّجْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ، ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عُضْوٍ اِلَى مَفْصِلِهِ، وَاِذَا سَجَدْتَ فَاَمْكِنْ جَبْهَتَكَ مِنَ الْاَرْضِ قَالَ: وَصُمِ اللَّيَالِي الْبِيضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ " ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْاَنْصَارِيِّ، فَقَالَ: سَلْ عَنْ حَاجَتِكَ، وَاِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ قَالَ: فَذَاكَ اَعْجَبُ اِلَيَّ قَالَ: " فَاِنَّكَ جِئْتَ تَسْاَلُنِي عَنْ خُرُوجِكَ مِنْ بَيْتِكَ تَؤُمُّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ، فَتَقُولُ: مَاذَا لِي فِيهِ؟ وَجِئْتَ تَسْاَلُ عَنْ وُقُوفِكَ بِعَرَفَةَ، وَتَقُولُ مَاذَا لِي فِيهِ؟ وَعَنْ رَمْيِكَ الْجِمَارَ وَتَقُولُ: مَاذَا لِي فِيهِ " قَالَ: اِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ قَالَ: " فَاَمَّا خُرُوجُكَ مِنْ بَيْتِكَ تَؤُمُّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ، فَاِنَّ لَكَ بِكُلِّ وَطْاَةٍ تَطَاُهَا رَاحِلَتُكَ، يَكْتُبُ اللّٰهُ لَكَ حَسَنَةً، وَيَمْحُو عَنْكَ سَيِّئَةً، وَاَمَّا وُقُوفُكَ بِعَرَفَةَ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَنْزِلُ اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ: هٰؤُلَاءِ عِبَادِي جَاءُوا شُعْثًا غُبْرًا مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ، يَرْجُونَ رَحْمَتِي وَيَخَافُونَ عَذَابِي، وَلَمْ يَرَوْنِي، فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْنِي، فَلَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ رَمْلِ عَالِجٍ، اَوْ مِثْلُ اَيَّامِ الدُّنْيَا، اَوْ مِثْلُ قَطْرِ السَّمَاءِ ذُنُوبًا غَسَلَهَا اللّٰهُ عَنْكَ، وَاَمَّا رَمْيُكَ الْجِمَارَ، فَاِنَّهُ مَذْخُورٌ لَكَ، وَاَمَّا حَلْقُكَ رَاْسَكَ، فَاِنَّ لَكَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَسْقُطُ حَسَنَةً، فَاِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ، خَرَجْتَ مِنْ ذُنُوبِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ

اُمُّكَ "

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: دو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن میں سے ایک انصاری تھا اور دوسرا ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا' انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلے پہنچ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والے شخص سے فرمایا: اے ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والے شخص! انصاری تم سے سبقت لے گیا ہے۔ تو انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اسے پہل کرنے کا موقع دیتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والے شخص! تم اپنی ضرورت کے بارے میں دریافت کرو اور اگر تم چاہو' تو تم جس بارے میں دریافت کرنے کے لیے آئے ہو' میں تمہیں اس بارے میں بتا دیتا ہوں۔ اُس نے عرض کی: اگر آپ ایسا کر دیتے ہیں' تو یہ چیز مجھے زیادہ پسند ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی نماز کے بارے میں' اپنے رکوع کے بارے میں' اپنے سجدہ کے بارے میں اور اپنے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے آئے ہو' تم یہ چاہتے ہو کہ تمہیں یہ پتا چلے کہ تمہیں اس کا کیا اجر ملے گا؟ اُس شخص نے عرض کی: جی ہاں! اُس ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! (میرا مقصد یہی تھا)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رات کے ابتدائی حصہ میں اور اس کے آخری حصہ میں (نفل) نماز ادا کرو اور درمیانی حصہ میں سو جاؤ' لیکن اگر تم درمیانی حصہ میں نماز ادا کر لیتے ہو تو یہ بھی ٹھیک ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو' تو رکوع میں جاؤ اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھو اور انگلیوں کو کشادہ رکھو اور پھر اپنے سر کو اُٹھاؤ یہاں تک کہ ہر عضو اپنے جوڑ پر واپس آ جائے' جب تم سجدہ کرو تو اپنی پیشانی زمین پر جما کر رکھو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: تم چمکدار راتوں میں روزے رکھو' یعنی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھو۔

پھر آپ انصاری کی طرف متوجہ ہوئے' آپ نے فرمایا: تم اپنی ضرورت کے بارے میں دریافت کرو' لیکن اگر تم چاہو' تو میں تمہیں اس بارے میں بتا دیتا ہوں! اُس نے عرض کی: مجھے یہ بات زیادہ پسند ہوگی! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس بارے میں دریافت کرنے کے لیے آئے ہو کہ تمہارا گھر سے نکل کر بیت اللہ کی طرف جانا' اس کا تمہیں کیا اجر ملے گا اور تم عرفہ میں وقوف کرنے کے حوالے سے دریافت کرنے کے لیے آئے ہو کہ اس کا تمہیں کیا اجر ملے گا اور تم جمرات کو کنکریاں مارنے کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے آئے ہو کہ مجھے اس کا کیا اجر ملے گا' اُس نے عرض کی: جی ہاں! اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کو ہمراہ مبعوث کیا ہے! (میرا مقصد یہی ہے)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک تمہارے اپنے گھر سے نکلنے کا تعلق ہے کہ بیت الحرام تک جانے کا قصد ہو' تو تمہاری اونٹنی کے اُٹھائے ہوئے ہر ایک قدم کے عوض میں' اللہ تعالیٰ تمہارے نامۂ اعمال میں ایک نیکی نوٹ کرے گا' تمہارے ایک گناہ کو مٹا دے گا' جہاں تک تمہارے عرفہ میں وقوف کرنے کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ (عرفہ کی شام) آسمانِ دنیا پر نزول کرتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اُن لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے جو بکھرے ہوئے بالوں اور غبار آلود جسم کو لے کر آئے ہیں' دور دراز کے علاقوں سے آئے ہیں' یہ میری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں' میرے عذاب سے ڈرتے ہیں' انہوں نے مجھے دیکھا نہیں ہے تو ان کا یہ حال ہے' اگر یہ دیکھ لیں تو کیا ہوگا!

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اگر تمہارے ریت کے ذرّوں جتنے یا دنیا کے ایام جتنے' یا آسمان سے (بارش کے) قطروں

جتنے گناہ ہوں تو اللہ تعالیٰ تمہارے وہ گناہ ختم کر دے گا' جہاں تک تمہارے جمرات کو کنکریاں مارنے کا تعلق ہے تو یہ تمہارے لیے ذخیرہ ہو جائے گا' جہاں تک تمہارے اپنے سر کو مونڈنے کا تعلق ہے تو تمہیں گرنے والے ہر ایک بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گا' پھر جب تم بیت اللہ کا طواف کر لو گے' تو تم گناہوں سے یوں پاک ہو جاؤ گے' جس طرح اُس دن تھے' جب تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا۔

8831 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَمَّنْ، سَمِعَ قَتَادَةَ يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا خِلَاسُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اللّٰهَ تَطَوَّلَ عَلَيْكُمْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ، فَيَغْفِرُ لَكُمْ اِلَّا التَّبِعَاتِ فِيْمَا بَيْنَكُمْ، وَوَهَبَ مُسِيْئَكُمْ لِمُحْسِنِكُمْ، وَاَعْطٰى مُحْسِنَكُمْ مَا سَاَلَ، اِنْدَفِعُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فَاِذَا كَانَ بِجَمْعٍ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِصَالِحِكُمْ، وَشَفَّعَ صَالِحَكُمْ فِيْ طَالِحِكُمْ، تَنْزِلُ الْمَغْفِرَةُ فَتَعُمُّهُمْ، ثُمَّ تُفَرَّقُ الْمَغْفِرَةُ فِي الْاَرَضِيْنَ فَتَقَعُ عَلٰى كُلِّ تَائِبٍ مِمَّنْ حَفِظَ لِسَانَهُ وَيَدَهُ، وَاِبْلِيْسُ وَجُنُوْدُهُ عَلٰى جِبَالِ عَرَفَاتٍ يَنْظُرُوْنَ مَا صَنَعَ اللّٰهُ بِهِمْ، فَاِذَا نَزَلَتِ الْمَغْفِرَةُ دَعَا هُوَ وَجُنُوْدُهُ بِالْوَيْلِ وَيَقُوْلُ: كُنْتُ اَسْتَفِزُّهُمْ حِقَبًا مِنَ الدَّهْرِ، ثُمَّ جَائَتِ الْمَغْفِرَةُ فَغَشِيَتْهُمْ فَيَتَفَرَّقُوْنَ وَهُمْ يَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ"

✻✻ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ اس دن میں تم پر بڑی مہربانی کرتی ہے اور تمہاری مغفرت کر دیتا ہے' ماسوائے اُن کے جو تمہارے درمیان کوتاہیاں ہوتی ہیں' وہ تمہارے بُرے شخص کو تمہارے اچھے شخص کے سپرد کر دیتا ہوں اور تمہارے اچھے شخص کو وہ عطا کرتا ہے جو وہ مانگتا ہے' تو تم لوگ بسم اللہ پڑھ کر روانہ ہو جاؤ' پھر مزدلفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیک لوگوں کی مغفرت کر دی ہے اور تمہارے بُرے لوگوں کے بارے میں تمہارے نیک لوگوں کی سفارش کو قبول کر لیا ہے' مغفرت نازل ہوئی اور سب لوگوں کو محیط ہو گئی' پھر مغفرت کو زمین میں تقسیم کیا گیا اور یہ ہر اُس شخص پر واقع ہو گئی' جو توبہ کرنے والا تھا' جس نے اپنی زبان اور ہاتھ کی حفاظت کی' ابلیس اور اُس کا لشکر عرفات کے پہاڑوں پر یہ دیکھ رہے تھے' جو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ کر رہا ہے' جب مغفرت نازل ہوئی' تو اُس نے اور اُس کے لشکر نے بربادی کی چیخ و پکار شروع کر دی اور یہ کہنا شروع کیا: میں ایک عرصہ سے انہیں گمراہ کرتا رہا' لیکن پھر مغفرت آئی اور اُس نے ان سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا' پھر وہ لوگ بکھر جاتے ہیں اور بربادی اور تباہی کو پکارتے رہتے ہیں (یعنی یہ کہتے ہیں: ہم برباد ہو جائیں)''۔

8832 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ عَبْلَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَوْمٌ اِبْلِيْسُ فِيْهِ اَدْحَرَ، وَلَا اَدْهَقَ، وَلَا هُوَ اَغْيَظَ لَهُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، مِمَّا يَرٰى مِنْ نُزُوْلِ الرَّحْمَةِ، وَتَجَاوُزِ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِ الْاُمُوْرِ الْعِظَامِ، اِلَّا مَا رَاٰى يَوْمَ بَدْرٍ. قِيْلَ: وَمَا رَاٰى يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: اِنَّهُ رَاٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ

٭٭ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی دن ایسا نہیں ہے' جس دن میں ابلیس عرفہ کے دن سے زیادہ رسوا' غمگین اور غضبناک ہوتا ہو' کیونکہ وہ اس دن میں رحمت کو نازل ہوتے ہوئے دیکھتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا بڑے بڑے گناہوں سے درگزر کرنے کو دیکھتا ہے' یا پھر ابلیس غزوۂ بدر کے دن غضب ناک ہوا تھا۔ عرض کی گئی: اُس نے غزوۂ بدر کے دن کیا دیکھا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تھا کہ وہ فرشتوں کی صف بندی کر رہے ہیں''۔

8833 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ مُحَرَّرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَجُلٍ حَجَّ وَاَكْثَرَ، اَيَجْعَلُ نَفَقَتَهُ فِیْ صِلَةٍ اَوْ عِتْقٍ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَوَافُ سَبْعٍ لَا لَغْوَ فِيهِ يَعْدِلُ رَقَبَةً

٭٭ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا 'جو حج کر لیتا ہے اور ایک سے زیادہ مرتبہ حج کر لیتا ہے (تو وہ اگلی مرتبہ نفلی حج کرنے کی بجائے) کیا اپنے خرچ کو صلہ رحمی یا غلام آزاد کرنے کے لیے استعمال کر سکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات مرتبہ یوں طواف کرنا' کہ درمیان میں کوئی لغو حرکت نہ ہو' یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہی ہوتا ہے۔

8834 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: مَنْ اَمَّ هَذَا الْبَيْتَ يُرِيدُ دُنْيَا اَوْ آخِرَةَ اَعْطِيتَهُ

٭٭ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) جو شخص اس بیت اللہ کا قصد کرتا ہے' تو وہ دنیا چاہتا ہے' یا آخرت! میں اُسے وہ عطا کر دیتا ہوں۔

8835 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ كَعْبٍ: اَنَّ هَذَا الْبَيْتَ اشْتَكَى الْخَرَابَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اِنَّ لَهُ لِسَانًا يَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَقَلْبٌ يَعْقِلُ بِهِ، فَقَالَ: سَاُبْدِلُكَ بِتَوْرَاةٍ، وَاَجْعَلُ لَكَ عُمَّارًا، يَتَعَطَّفُونَ عَلَيْكَ، كَمَا تَتَعَطَّفُ الظِّئْرَةُ عَلٰى فُرُوخِهَا، وَيَدُفُّونَ اِلَيْكَ كَمَا تَدُفُّ النُّسُورُ اِلٰى اَوْكَارِهَا سلونك حُدُودًا سُجُودًا

٭٭ کعب بیان کرتے ہیں: اس ''گھر'' نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لوگوں کی کمی کی شکایت کی' تو ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: کیا اس کی زبان بھی ہے جس کے ذریعہ یہ کلام کرتا ہے؟ تو کعب نے جواب دیا: جی ہاں! اور اس کا ایک دل بھی ہے' جس کے ذریعہ یہ باتوں کو سمجھتا ہے' تو پروردگار نے فرمایا: میں تورات کی جگہ تمہیں (قرآن) عطا کروں گا اور تمہارے لیے ایسے آباد کرنے والے بنا دوں گا' جو تم پر یوں مہربان ہوں گے' جس طرح دودھ پلانے والی مادہ اپنے بچوں پر مہربان ہوتی ہے اور جس طرح عقاب اپنی رہائش کی طرف آتا ہے۔

بَابُ مَا اَقَلَّ الْحَاجُّ، وَمَالَا يُقْبَلُ فِى الْحَجِّ مِنَ الْمَالِ

باب: حاجی لوگ کتنے کم ہیں اور حج میں کون سا مال قبول نہیں ہوتا؟

8836 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ مَا اَكْثَرُ الْحَاجِّ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا اَقَلَّهُمْ؟ قَالَ: فَرَاَى ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا عَلٰى بَعِيرٍ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ، خِطَامُهُ حَبْلٌ، فَقَالَ: لَعَلَّ هٰذَا!

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی موجودگی میں یہ کہا: حاجی کتنے زیادہ ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کتنے کم ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو اونٹ پر سوار دیکھا جس کا پالان پرانا سا تھا اور اُس کی لگام رسّی کی تھی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید یہ شخص (اُن کم حاجیوں میں شامل ہے)۔

8837 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا الْعِرَاقِىَّ يَقُولُ: اَلْحَاجُّ قَلِيلٌ، وَالرُّكْبَانُ كَثِيرَةٌ

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے شریح عراقی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حاجی لوگ تھوڑے ہیں اور سوار لوگ زیادہ ہیں۔

8838 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ الْمُثَنّٰى يَقُولُ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اِذْ مَرَّتْ بِهٖ رِفْقَةٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ، قَدْ اَحَفُّوا بِالْمَاءِ وَالْحَطَبِ، فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: مَا رَاَيْتُ اَشْبَهَ بِنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰؤُلَاءِ

٭٭ طاؤس فرماتے ہیں: میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران اہلِ یمن سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ وہاں سے گزرے اُنہوں نے پانی اور لکڑیاں اُٹھائی ہوئی تھیں (یعنی وہ مل جل کر انہیں استعمال کرتے تھے) تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے ان لوگوں سے زیادہ مشابہت رکھنے والے لوگ نہیں دیکھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارے (یعنی صحابہ کرام) کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

8839 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَدِىِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِىْ

8839- صحیح مسلم' کتاب الزکاۃ' باب قبول الصدقة من الکسب الطیب وتربیتها' حدیث:1748' سنن الدارمی' ومن کتاب الرقاق' باب : فی اکل الطیب' حدیث:2672' الجامع للترمذی' الذبائح' ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب : ومن سورۃ البقرۃ' حدیث:2998' السنن الکبرٰی للبیہقی' کتاب صلاۃ الاستسقاء' باب الخروج من المظالم والتقرب الی اللہ تعالٰی بالصدقة ونوافل الخیر' حدیث:6011' مسند احمد بن حنبل' مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ' حدیث:8163' مسند ابن الجعد' فضیل بن مرزوق الرؤاسی الاغر' حدیث:1632' مسند اسحاق بن راھویہ' ما یروی' حدیث:168

حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ: (يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا) (المؤمنون: 51) ثُمَّ قَالَ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ) (البقرة: 172) " قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ رَجُلًا يُطِيْلُ السَّفَرَ، اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَهُ اِلَى السَّمَاءِ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، وَطَعَامُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِىَ فِى الْحَرَامِ اَنّٰى يَسْتَجِيْبُ لَهُ

✵ ✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاکیزہ چیز کو قبول کرتا ہے' اُس نے اہلِ ایمان کو وہی حکم دیا ہے جو حکم اُس نے رسولوں کو دیا ہے' اُس نے یہ فرمایا ہے:

''اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو''۔

پھر اُس نے (اہلِ ایمان سے) ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! ہم نے جو رزق تمہیں عطا کیا ہے اُس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے (یعنی حج کے لیے جاتا ہے) اُس کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں' وہ غبار آلود ہوتا ہے' وہ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر یہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! حالانکہ اُس کا کھانا بھی حرام ہوتا ہے' اُس کا لباس بھی حرام ہوتا ہے اور وہ حرام (کمائی کے ساتھ) سفر کرتا ہے تو اُس کی دعا کہاں سے قبول ہوگی؟

8840 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: "اَرْبَعٌ فِىْ اَرْبَعٍ: لَا يُقْبَلُ فِىْ حَجٍّ، وَلَا عُمْرَةٍ، وَلَا جِهَادٍ، وَلَا صَدَقَةٍ: الْخِيَانَةُ، وَالسَّرِقَةُ، وَالْغُلُوْلُ، وَمَالُ الْيَتِيْمِ"

✵ ✵ ابوادریس خولانی فرماتے ہیں: چار چیزیں' چار چیزوں میں ہیں: حج' عمرہ' جہاد اور صدقہ میں' خیانت' چوری' مالِ غنیمت میں خیانت اور یتیم کے مال کی (حرام کمائی قبول نہیں ہوتی)۔

8841 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، رَجُلٌ مُسْتَعْمَلٌ عَلَى الصَّدَقَاتِ، فَاَصَابَ مِنْهَا فَحَجَّ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ اَنَّ اِنْسَانًا سَرَقَ مَتَاعَ الْحَاجِّ فَحَجَّ بِهِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: غَفَرَ اللّٰهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَاِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ لِلْمَسَاكِيْنِ

✵ ✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! ایک شخص زکوٰۃ کی وصولی کا نگران بنتا ہے' وہ اُس میں سے کچھ رقم حاصل کرکے اُس کے ذریعہ حج کرسکتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر کوئی شخص حاجیوں کا سامان چوری کرکے اُس کے ذریعہ حج کرلے (تو اُس کا کیا حکم ہوگا؟) اُس شخص نے کہا:

اے ابوعبدالرحمٰن! اللہ تعالیٰ مغفرت کرے! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ صدقات غریبوں کا حق ہوتے ہیں۔

بَابُ الْجِوَارِ وَمُكْثُ الْمُعْتَمِرِ

باب: جوار اور عمرہ کرنے والے شخص کا ٹھہرنا

8842 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مُكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ بِثَلَاثٍ

✵✵ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''باہر سے آنے والے شخص کو مناسکِ حج کی ادائیگی کے بعد مکہ میں تین دن ٹھہرنا چاہیے''۔

8843 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْاَلُ جُلَسَائَهُ وَهُوَ اَمِيرٌ بِالْمَدِينَةِ، مَا سَمِعْتُمْ فِي الْمُقَامِ بِمَكَّةَ؟ فَقَالَ لَهُ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: قَالَ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُكْثُ الْمُهَاجِرِ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثٌ

✵✵ عبدالرحمٰن بن حمید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اپنے ساتھیوں سے دریافت کرتے ہوئے سنا' وہ اُن دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے' مکہ میں قیام کرنے کے بارے میں آپ لوگوں نے کیا سنا ہوا ہے؟ تو سائب بن یزید نے اُن سے کہا کہ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''باہر سے آنے والے شخص کو مناسکِ حج کی ادائیگی کے بعد تین دن ٹھہرنا چاہیے''۔

8844 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عِيسَى قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا اَتَى مَكَّةَ قَضَى نُسُكَهُ قَالَ: لَسْتِ بِدَارِ مُكْثٍ وَلَا اِقَامَةٍ

✵✵ موسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب مکہ تشریف لاتے تھے تو مناسکِ حج کی ادائیگی کے بعد یہ فرماتے تھے: تم کسی ایسی جگہ پر نہیں ہو' جہاں ٹھہرا جائے اور اقامت اختیار کی جائے۔

8845 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ قَالَا: كَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُجُّونَ ثُمَّ يَرْجِعُونَ، وَيَعْتَمِرُونَ وَلَا يُجَاوِرُونَ

✵✵ حسن اور محمد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب حج کرنے کے بعد واپس چلے جاتے تھے اور عمرہ کرنے کے بعد وہاں ٹھہرتے نہیں تھے۔

8846 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ اِذَا اعْتَمَرَ اَقَامَ ثَلَاثًا

** قاسم بن محمد کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ عمرہ کرنے کے بعد تین دن (مکہ میں) ٹھہرتے تھے۔

8847 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ الِاخْتِلَافُ إِلَى مَكَّةَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ الْجِوَارِ، وَكَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إِذَا اعْتَمَرُوا أَنْ يُقِيمُوا ثَلَاثًا

** ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: مکہ آتے جاتے رہنا لوگوں کے نزدیک وہاں رہائش اختیار کرنے سے زیادہ پسندیدہ تھا' وہ لوگ یہ بات مستحب سمجھتے تھے کہ عمرہ کرنے کے بعد وہ لوگ تین دن وہاں ٹھہریں۔

8848 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: لَأَنْ أُقِيمَ لِحَامَ أَعْيُنٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُقِيمَ بِمَكَّةَ

** امام شعبی فرماتے ہیں: میں ''لحام اعین'' میں مقیم ہو جاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں مکہ میں مقیم ہو جاؤں۔

8849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَكْرَهُ الْجِوَارَ بِمَكَّةَ، قَالَ زَكَرِيَّا: فَسَأَلْتُ جَابِرًا لِمَ ... عَامِرٌ يَكْرَهُ الْجِوَارَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: مِنْ أَجْلِ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خُزَاعَةَ: إِنَّ مَنْ أَقَامَ مِنْكُمْ فِي أَهْلِهِ فَهُوَ مُهَاجِرٌ إِلَّا أَنْ يَسْكُنَ إِلَّا فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ

** زکریا بن ابوزائدہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو سنا' وہ مکہ میں (ضرورت سے زیادہ) ٹھہرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ زکریا بیان کرتے ہیں: میں نے جابر سے دریافت کیا: امام شعبی مکہ میں (زیادہ ٹھہرنے کو کیوں ناپسند کرتے ہیں؟) انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کی اُس تحریر کی وجہ سے' جو آپ نے خزاعہ قبیلہ کے لوگوں کو لکھی تھی'

''تم میں سے جو شخص اپنے اہلِ خانہ سمیت وہاں اقامت اختیار کرتا ہے تو وہ مسافر شمار ہوگا' ماسوائے اس کے کہ وہ وہاں سکونت اختیار کرلے' تاہم حج اور عمرہ کا حکم مختلف ہے''۔

8850 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، وَابْنَ عُمَرَ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَحُجُّونَ، ثُمَّ يُجَاوِرُونَ، وَيَعْتَمِرُونَ وَيَحُجُّونَ

** عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم (راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر کیا) ان حضرات کو دیکھا کہ یہ لوگ حج کے لیے آتے تھے مکہ میں ٹھہر جاتے تھے' عمرہ کرتے تھے اور پھر حج کرتے تھے۔

8851 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: " قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: أَقِمْ بِهَذِهِ الْأَرْضِ يَعْنِي بِمَكَّةَ، وَإِنْ أَكَلْتَ الْعِضَاهَ أَوْ وَرَقَ الشَّجَرِ

** ابوطفیل بیان کرتے ہیں: محمد بن علی نے مجھ سے فرمایا: تم اس سرزمین پر مقیم ہو جاؤ یعنی مکہ میں مقیم ہو جاؤ' خواہ تمہیں کانٹے یا درختوں کے پتے کھانے پڑیں۔

8852 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فَنَزَلَ عَلَيْهِمْ فَأَقَامَ ثَلَاثًا ثُمَّ خَرَجَ

٭٭ سفیان بن عیینہ نے اہلِ مکہ کے ایک بزرگ کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ عمرہ کرنے کے لیے تشریف لائے تو اُن لوگوں کے ہاں ٹھہرے' وہ تین دن تک وہاں مقیم رہے پھر تشریف لے گئے۔

8853 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ: لَا تَسْكُنْ مَكَّةَ، وَكَانَ عُثْمَانُ رَجُلًا جَمِيلًا قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ ذَلِكَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَدْفَعَ اللَّهُ عَنِّي قَالَ: لَسْتُ أَعْنِي ذَلِكَ، وَلَكِنْ إِذَا سَكَنْتَ فِي الْحَرَمِ أَوْشَكْتَ أَنْ تَعْمَلَ فِيهِ مَا يُعْمَلُ فِي الْحِلِّ، إِذَا طَالَ عَلَيْكَ، وَالْخَطَأُ فِيهِ أَكْثَرُ

٭٭ ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے مجھ سے کہا: تم مکہ میں سکونت اختیار نہ کرنا۔ راوی بیان کرتے ہیں: عثمان ایک اچھے آدمی تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے اس بات کا ارادہ کیا تھا تو میں نے کہا: اے ابومحمد! میں تو یہ ارادہ رکھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے پرے کردے گا' اُنہوں نے کہا: میں یہ مراد نہیں لے رہا بلکہ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ جب تم حرم میں سکونت اختیار کرو تو عنقریب تم اس میں بھی وہی کام کرنے لگو گے جو حرم کی حدود سے باہر کیے جاتے ہیں' اس صورت میں جبکہ تمہاری عمر طویل ہو' تو اس میں تمہاری بُرائیاں زیادہ ہو جائیں گی۔

بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْبَيْتِ

باب: بیت اللہ کے لیے تحفہ بھجوانا

8854 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: بُعِثَ مَعِي بِخَوَاتِيمَ مِنَ الْبَصْرَةِ لِلْبَيْتِ، فَضَاعَتْ، فَسَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ: هَلْ فِيهَا شَيْءٌ؟ فَقَالَ: لَا، ثُمَّ قَالَ: وَمَا يَصْنَعُونَ بِالْهَدِيَّةِ إِلَى الْبَيْتِ؟ لَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِدِرْهَمٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُهْدِيَ إِلَى هَذَا الْبَيْتِ مِائَةَ أَلْفٍ، وَلَوْ سَالَ عَلَى هَذَا الْوَادِي مَالًا مَا أَهْدَيْتُ إِلَى الْبَيْتِ مِنْهُ شَيْئًا

٭٭ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: بصرہ سے کچھ انگوٹھیاں میرے ساتھ بیت اللہ کی طرف بھجوائی گئیں' وہ ضائع ہو گئیں تو میں نے قاسم بن محمد سے دریافت کیا: کیا اس میں کوئی ادائیگی لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! پھر اُنہوں نے فرمایا: بیت اللہ کی طرف تحفہ بھیج کر وہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ میں ایک درہم صدقہ کردوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں تحفہ کے طور پر ایک لاکھ درہم بیت اللہ کی طرف بھجواؤں' اگر میرے پاس مال کی ایک وادی ہو' تو میں اُس میں سے کوئی بھی چیز بیت اللہ کی طرف نہیں بھجواؤں گا۔

8855 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ: اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِدِرْهَمٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُهْدِیَ اِلَی الْكَعْبَةِ كَذَا وَكَذَا لِشَیْءٍ سَمِعْتُهُ

✻✻ عبدالرحمٰن بن قاسم نے قاسم کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں ایک درہم صدقہ کر دوں یہ میرے لیے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں خانۂ کعبہ کی طرف یہ یہ چیزیں تحفہ کے طور پر بھجواؤں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن چیزوں کا ذکر بھی کیا تھا' جو میں نے سنا تھا۔

8856 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عَبْدُ الْكَرِيمِ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ بْنَ اَبِی بَكْرٍ، اَوْ غَيْرُهُ، اَخْبَرَهُ قَالَ: جَلَسْتُ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَلَّمْتُ وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ اَسْاَلَهُ عَنِ الْهَدِيَّةِ اِلَى الْبَيْتِ قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: جَعَلْتُ عَلَيَّ نَذْرًا اَنْ اُهْدِیَ لَهُ - اِذْ سَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: وَمَا يَصْنَعُ الْبَيْتُ بِذٰلِكَ؟ فَقَالَ: قَدْ فَعَلْتُهُ قَالَ: فَاَوْفِ مَا قُلْتَ: فَقُلْتُ: وَاَنَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: وَاَنْتَ اَيْضًا قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ: فَاَوْفِ وَقَدْ اَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا وَاَمَرَهُمَا اَنْ يُوَفِّيَاهُ

✻✻ ابراہیم بن ابوبکر' یا شاید کوئی اور صاحب بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آ کر بیٹھا' میں نے اُنہیں سلام کیا' میں اُن سے خانۂ کعبہ کی طرف تحفہ بھجوانے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: تو میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا: میں نے اپنے ذمہ یہ نذر مانی تھی کہ میں خانۂ کعبہ تحفہ بھجواؤں گا۔ اسی دوران ایک اور شخص نے اُن سے (یہی مسئلہ) دریافت کرلیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: خانۂ کعبہ اس کا کیا کرے گا؟ اُس شخص نے کہا: لیکن میں تو ایسا کر چکا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے جو کہا ہے اُسے پورا کرلو۔ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے بھی یہی کیا ہے! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم نے بھی؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو اُنہوں نے فرمایا: تو تم پورا کرلو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن دونوں کی اس بات کا انکار کیا' لیکن اُن دونوں کو یہ ہدایت بھی کی کہ وہ اس کو پورا کر لیں۔

8857 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِی خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِی حَازِمٍ، عَنِ امْرَاَتِهِ قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَسُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ اَهْدَى اِلَى الْبَيْتِ شَيْئًا، فَقَالَتْ: لِيَجْعَلُوهُ فِی الْمَسَاكِينِ، فَاِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ يُنْفَقُ عَلَيْهِ مِنْ مَالِ اللّٰهِ

✻✻ قیس بن ابوحازم اپنی اہلیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو خانۂ کعبہ کی طرف کوئی چیز تحفہ کے طور پر بھیجتا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اُن لوگوں کو چاہیے کہ وہ ایسی چیزیں غریبوں میں تقسیم کر دیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مال میں سے خانۂ کعبہ پر خرچ کیا جائے گا۔

8858 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَهْدَيْتَ اِلَى الْبَيْتِ

شَيْئًا فَاجْعَلْهُ فِي الطِّيبِ الَّذِي تُطَيِّبُ بِهِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم خانۂ کعبہ کی طرف کوئی چیز تحفہ کے طور پر بھیجو' تو اُسے خوشبو میں بسا کے بھیجو' جو خوشبو تم خود لگاتے ہو۔

بَابُ طَوَافِ الْمَرْاَةِ مُنْتَقِبَةً

باب: عورت کا نقاب کر کے طواف کرنا

8859 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّهَا كَانَتْ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ مُنْتَقِبَةً

٭٭ صفیہ بنت شیبہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے نقاب کر کے رکھتی تھیں۔

8860 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ: كَرِهَ اَنْ تَطُوفَ الْمَرْاَةُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ مُنْتَقِبَةً وَيَاْخُذُ سُفْيَانُ بِقَوْلِ عَائِشَةَ، وَذَكَرَ حَدِيثَ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ

٭٭ جابر بن زید بیان کرتے ہیں: عورت کے لیے نقاب کر کے خانۂ کعبہ کا طواف کرنا مکروہ ہے۔
سفیان ثوری نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے' اُنہوں نے ابن جریج کی نقل کردہ روایت حسن بن مسلم کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔

8861 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ: كَرِهَ اَنْ تَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَهِيَ مُنْتَقِبَةً

٭٭ طاؤس اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ عورت نقاب کر کے بیت اللہ کا طواف کرے۔

بَابُ فَضْلِ الْحَرَمِ، وَاَوَّلُ مَنْ نَصَبَ اَنْصَابَ الْحَرَمِ

باب: حرم کی فضیلت اور سب سے پہلے کس شخص نے حرم کی حدود کی نشاندہی کی؟

8862 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ اَبِي يَزْعُمُ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ اَوَّلَ مَنْ نَصَبَ اَنْصَابَ الْحَرَمِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے حرم کی حدود کی نشاندہی کی تھی۔

8863 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: اِبْرَاهِيمُ اَوَّلُ

مَنْ نَصَبَ اَنْصَابَ الْحَرَمِ

* * محمد بن اسود بیان کرتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے حرم کی حدود کی نشاندہی کی تھی۔

8864 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ اَوَّلُ مَنْ نَصَبَ اَنْصَابَ الْحَرَمِ، وَاَشَارَ لَهُ جِبْرِيلُ اِلٰى مَوَاضِعِهَا . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِي عَنْهُ اَيْضًا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ تَمِيمَ بْنَ اَسَدٍ جَدَّ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ تَمِيمٍ فَجَدَّدَهَا

* * محمد بن اسود بیان کرتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے حرم کی حدود کی نشانی کی تھی' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اُن جگہوں کے بارے میں اُنہیں اشارہ کر کے بتایا تھا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: اُن کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر تمیم بن اسد کو' جو عبدالرحمٰن بن مطلب بن تمیم کے دادا ہیں' اُنہیں یہ حکم دیا تھا' تو اُنہوں نے ان نشانات کی تجدید کی تھی۔

8865 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يُصِيبُونَ فِي الْحَرَمِ شَيْئًا اِلَّا عُجِّلَ لَهُمْ، ثُمَّ قَدْ كَانَ مِنَ الْاَمْرِ مَا قَدْ رَاَيْتُمْ، ثُمَّ يُوشِكُ اَنْ لَا يُصِيبَ اَحَدٌ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا عُجِلَ لَهُ، حَتّٰى لَوْ عَاذَتْ بِهِ اَمَةٌ سَوْدَاءُ لَمْ يَعْرِضْ لَهَا اَحَدٌ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت کے لوگ حرم کی حدود میں جب بھی کسی چیز پر حملہ کرتے تھے تو ان پر وبال نازل ہوتا تھا' پھر وہ صورتِ حال آ گئی جو تم دیکھ رہے ہو' عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ کوئی بھی شخص یہاں کسی پر حملہ کرے گا' تو اسے وبال کا سامنا کرنا پڑے گا' یہاں تک کہ اگر کوئی سیاہ فام لڑکی بھی یہاں پناہ مانگے گی' تو کوئی شخص اُس کے درپے نہیں ہوگا۔

8866 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو نُجَيْحٍ، عَنْ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى: " اَنَّ اَمَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَاذَتْ بِالْبَيْتِ فَجَائَتْ سَيِّدَتُهَا فَجَذَبَتْهَا فَشُلَّتْ يَدُهَا قَالَ: وَلَقَدْ جَاءَ الْاِسْلَامُ وَاِنَّ يَدَهَا لَشَلَّاءُ "

* * حویطب بن عبدالعزیٰ بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں ایک کنیز نے بیت اللہ کی پناہ لی' اُس کی مالکن آئی' اُس نے اُس کنیز کو کھینچا تو اُس کی مالکن کا ہاتھ شل ہو گیا' پھر اُس کے بعد اسلام آ گیا' لیکن اُس عورت کا ہاتھ مسلسل شل رہا۔

8867 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ: " بَرَقَ سَاعِدُ امْرَاَةٍ وَهِيَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَوَضَعَ رَجُلٌ يَدَهُ عَلٰى سَاعِدِهَا، فَاُلْزِقَتْ يَدُهُ بِيَدِهَا، فَاَتٰى رَجُلٌ فَقَالَ: اِيتِ الْمَكَانَ الَّذِي فَعَلْتَ فِيهِ فَعَاهِدْ رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ اَنْ لَا تَعُودَ قَالَ: فَفَعَلَ فَاُطْلِقَ "

٭٭ عبدالرحمٰن بن سابط بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں ایک مرتبہ ایک عورت بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی' اُس کی پنڈلی سے کپڑا ہٹا تو ایک شخص نے اپنا ہاتھ اُس کی پنڈلی پر رکھ لیا' تو اُس شخص کا ہاتھ اُس کے ساتھ چپک گیا' پھر ایک شخص آیا اور اُس سے کہا: تم اُس جگہ جاؤ' جہاں تم نے یہ حرکت کی ہے اور اس گھر کے پروردگار سے یہ عہد کرو کہ تم دوبارہ یہ حرکت نہیں کرو گے' اُس شخص نے ایسا ہی کیا' تو اُس کا ہاتھ چھوٹا۔

8868 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَزْوَرَةِ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكِ خَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ، وَاَحَبُّ الْاَرْضِ اِلَى اللّٰهِ، وَلَوْلَا اَنَّ اَهْلَكِ اَخْرَجُوْنِيْ مَا خَرَجْتُ،

٭٭ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ "حزورہ" کے مقام پر ٹھہرے (اور آپ نے مکہ کو مخاطب کر کے یہ فرمایا:) میں یہ بات جانتا ہوں کہ تم اللہ کی زمین میں سب سے بہتر ہو اور زمین میں' اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو' اگر تمہارے رہنے والوں نے مجھے مجبور نہ کیا ہوتا' تو میں (یہاں سے) نہ نکلتا۔

8869 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَشْيَاخَنَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكِ خَيْرُ بِلَادِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے مشائخ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے (مکہ کو مخاطب کر کے) یہ بات ارشاد فرمائی: "مجھے یہ بات پتا ہے کہ تم اللہ کے شہروں میں سب سے بہتر ہو"
اُس کے بعد راوی نے معمر کی نقل کردہ روایت کی مانند حسبِ سابق روایت ذکر کی ہے۔

بَابُ الْخَطِيْئَةِ فِي الْحَرَمِ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ

باب: حرم کی حدود میں کوئی گناہ کرنا اور بیت المعمور کا تذکرہ

8870 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بِعَرَفَةَ، وَمَنْزِلُهُ فِي الْحِلِّ، وَمُصَلَّاهُ فِي الْحَرَمِ، فَقِيْلَ لَهُ: لِمَ تَفْعَلُ هٰذَا؟ فَقَالَ: لِاَنَّ الْعَمَلَ فِيْهِ اَفْضَلُ، وَالْخَطِيْئَةَ اَعْظَمُ فِيْهِ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو عرفہ میں دیکھا' اُن کی رہائشی جگہ حرم کی حدود سے باہر تھی اور جائے نماز حرم کی حدود کے اندر تھی' اُن سے دریافت کیا گیا: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ حرم کی حدود میں عمل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور گناہ کرنا زیادہ برا شمار ہوتا ہے۔

8871 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَاَنْ اُخْطِءَ سَبْعِيْنَ خَطِيْئَةً بِرُكْبَةَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُخْطِءَ خَطِيْئَةً وَاحِدَةً بِمَكَّةَ

* * اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ''رکبہ'' (یہ طائف میں موجود ایک وادی ہے) میں ستر گناہ کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ میں مکہ میں ایک گناہ کروں۔

8872 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: حَذَّرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُرَيْشًا، وَكَانَ بِهَا ثَلَاثَةُ اَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ فَهَلَكُوا: لَاَنْ اُخْطِءَ اثْنَتَا عَشْرَةَ خَطِيئَةً بِرُكْبَةَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُخْطِءَ خَطِيئَةً وَاحِدَةً اِلٰى رُكْنِهَا

* * ابن جریج اور مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قریش کو ڈرایا' وہاں عربوں کے تین قبیلے تھے جو ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ''رکبہ'' میں بارہ گناہ کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ میں اس کے ایک کنارے پر ایک گناہ کروں۔

8873 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ اَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ: الْبَيْتُ وَزَّانُ عَرْشِ اللّٰهِ، لَوْ وَقَعَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ وَقَعَ عَلَيْهِ وَهُوَ سِطَةُ الْاَرْضِ وَمِنْهُ دُحِيَتْ

* * ابوطفیل بیان کرتے ہیں: بیت اللہ' اللہ تعالیٰ کے عرش کا وزن کرنے والا ہے' اگر بیت المعمور گر جائے' تو عین بیت اللہ کے اوپر آئے گا اور بیت اللہ زمین کا وسط ہے اور اسی سے زمین کو پھیلایا گیا۔

8874 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ يُقَالُ لَهُ الضُّرَاحُ وَهُوَ عَلَى الْبَيْتِ الْحَرَامِ، لَوْ سَقَطَ سَقَطَ عَلَيْهِ يَعْمُرُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ لَمْ يَرَوْهُ قَطُّ، وَاِنَّ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ لَحَرَمًا عَلٰى قَدْرِ حَرَمِهِ

* * کریب' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیت المعمور وہ ہے' جو آسمان میں ہے' جسے ''ضراح'' کہا جاتا ہے اور وہ بیت الحرام کے عین مدمقابل ہے' اگر وہ گرے' تو عین اُس کے اوپر آ کر گرے گا' روزانہ ستر ہزار فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں' جنہوں نے پہلے کبھی اُسے نہیں دیکھا ہوتا اور ساتویں آسمان میں ایک حرم ہے' جو بیت اللہ کے حرم جتنا ہے۔

8875 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ ابْنَ الْكَوَّاءِ، سَاَلَ عَلِيًّا عَنِ الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ مَا هُوَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: ذٰلِكَ الضُّرَاحُ فِي سَبْعِ سَمَاوَاتٍ فِي الْعَرْشِ، يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ، لَا يَعُودُوْنَ اِلَيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

* * ابوطفیل بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ابن کواء کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیت المعمور کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کیا چیز ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ''ضراح'' ہے' جو ساتویں آسمان میں عرش پر ہے' روزانہ ستر ہزار فرشتے اُس میں داخل ہوتے ہیں اور پھر قیامت تک اُن کی دوبارہ باری نہیں آئے گی۔

بَابُ الطَّوَافِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَفَضْلِهِ

باب: طواف کرنا' حجر اسود کا استلام کرنا اور اس کی فضیلت

8876 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِنَّ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ يَمْحَقُ الْخَطَايَا

* * مجاہد فرماتے ہیں: حجر اسود کا اور رکن (یمانی) کا استلام کرنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

8877 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ مَسْحَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ يَحُطَّانِ الْخَطَايَا حَطًّا

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

8878 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: وَالَّذِي نَفْسُ ابْنِ عَبَّاسٍ بِيَدِهِ، مَا حَاذَى بِالرُّكْنِ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اُس ذات کی قسم! ابن عباس کی جان جس کے دستِ قدرت میں ہے! جو بھی مسلمان بندہ رکن کے مدمقابل کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ سے جس بھی بھلائی کا سوال کرے گا' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کرے گا۔

8879 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، ابْنَ عَمِّ اَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اسْتِلَامُ الرُّكْنِ يَمْحَقُ الْخَطَايَا مَحْقًا

* * ابو عبداللہ جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: رکن کا استلام' گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

8880 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي سَعْدٍ الصَّنْعَانِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: مَنِ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ، ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: وَاِنْ اَسْرَعَ قَالَ: وَاِنْ كَانَ اَسْرَعَ مِنَ الْبَرْقِ الْخَاطِفِ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص رکن کا استلام کرتا ہے' پھر دعا مانگتا ہے' تو اُس کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: اگر چہ وہ تیزی سے دعا کرے؟ اُنہوں نے کہا: اگر چہ وہ چمکتی ہوئی بجلی سے زیادہ تیزی سے کرے۔

8881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ: اَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ

لِرَجُلٍ: مَا وَضَعَ اَحَدٌ يَدَهُ عَلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ، ثُمَّ دَعَا اِلَّا كَادَ اَنْ يُسْتَجَابَ لَهُ فَهَلُمَّ، فَلْنَضَعْ اَيْدِيَنَا، ثُمَّ نَدْعُو

* * عثمان بن اسود بیان کرتے ہیں: مجاہد نے ایک شخص سے کہا: جو بھی شخص اپنا ہاتھ رکن یمانی پر رکھ کر دعا کرتا ہے تو اُس کی دعا مستجاب ہو جاتی ہے تو تم آ گے آ ؤ تا کہ ہم اپنا ہاتھ رکھ کر دعا کریں۔

8882 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: الرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْظَمَ مِنْ اَبِيْ قُبَيْسٍ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَيْنَانِ، وَلِسَانَانِ، وَشَفَتَانِ، تَشْهَدَانِ لِمَنْ وَافَاهُمَا بِالْوَفَاءِ

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: رکن اور مقام قیامت کے دن جبل ابوقبیس سے زیادہ بڑے ہو کر آئیں گے ان میں سے ہر ایک کی دو آنکھیں ہوں گی دو زبانیں ہوں گی دو ہونٹ ہوں گے اور یہ دونوں اُس شخص کے حق میں گواہی دیں گے جس نے اس کے حق کو مکمل ادا کیا تھا۔

8883 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ: اَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا بَيْنَ زَمْزَمَ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَالنَّاسُ يَزْدَحِمُونَ عَلَى الرُّكْنِ فَقَالَ لِجُلَسَائِهِ: اَتَدْرُونَ مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، هٰذَا الْحَجَرُ قَالَ: قَدْ اَدْرِي وَلٰكِنَّهُ مِنْ حِجَارَةِ الْجَنَّةِ الَّتِي خَلَقَهَا اللّٰهُ بِيَدِهِ لَيُحْشَرَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ، وَشَفَتَانِ، وَلِسَانٌ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِالْحَقِّ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ وہ زمزم رکن اور مقام کے درمیان بیٹھ گئے لوگوں کا ہجوم رکن کے پاس تھا اُنہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ تو لوگوں نے کہا: جی ہاں! یہ پتھر ہے تو اُنہوں نے کہا: مجھے تو یہ پتا ہے کہ یہ جنت کا پتھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت کے ذریعہ پیدا کیا تھا قیامت کے دن اسے اُٹھایا جائے گا تو اس کی دو آنکھیں ہوں گی دو ہونٹ ہوں گے اور ایک زبان ہوگی اور یہ ہر اُس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے حق کے ہمراہ اس کا استلام کیا تھا۔

8884 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ اَنْ يُهَجِّرُوا اِلَى مِنًى، وَكَانُوا يُحِبُّونَ اَنْ يَسْتَلِمُوا الْحَجَرَ حِينَ يَقْدُمُونَ، وَحِينَ يَطُوفُونَ، وَحِينَ يَخْتِمُونَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ، وَيَوْمَ النَّفْرِ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: لوگ اس بات کو مستحب قرار دیتے ہیں کہ وہ منیٰ جلدی چلے جائیں اور لوگ اس بات کو بھی پسند کرتے ہیں کہ جب وہ آئیں تو حجر اسود کا استلام کریں اُس وقت جب وہ طواف کرتے ہیں اور جب وہ طواف ختم کرتے ہیں اور قربانی کے دن اور روانگی کے وقت (بھی حجر اسود کا استلام کریں)۔

8885 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ يُعْجِبُهُ اَنْ يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ حِينَ يَسْتَفْتِحُ، وَحِينَ يَخْتِمُ، فَاِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى ذٰلِكَ كَبَّرَ، وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَضَى

* * حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہیں یہ بات پسند تھی کہ آدمی (طواف کے) آغاز میں اور

اختتام پر حجر اسود کا استلام کرے اگر وہ ایسا نہ کر پائے تو تکبیر کہہ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور چلا جائے۔

8886 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَإِذَا حَاذَى بِالرُّكْنِ وَلَمْ يَسْتَلِمْهُ اسْتَقْبَلَهُ وَكَبَّرَ ".

✽ ✽ عبدالملک بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا' جب وہ رکن یمانی کے مدمقابل آتے تھے تو وہ اُس کا استلام نہیں کرتے تھے بلکہ اُس کی طرف رُخ کر کے تکبیر کہہ دیتے تھے۔

8887 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهُ

✽ ✽ اسی کی مانند روایت طاؤس کے بارے میں منقول ہے۔

8888 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ اَنَّ: اِبْرَاهِيمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا اسْتَقْبَلَ الْحَجَرَ

✽ ✽ سفیان ثوری نے اپنے ایک ساتھی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم نخعی جب حجر اسود کی طرف رُخ کرتے تھے تو دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے۔

8889 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَسْتَلِمَ الرُّكْنَ وَاِلَّا فَاسْتَقْبِلْهُ وَهَلِّلْ وَكَبِّرْ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَفْتَتِحَ بِالْحَجَرِ، وَيَخْتِمُ بِهِ فِي الطَّوَافِ الَّذِي يَرْمُلُ فِيهِ وَالطَّوَافِ الَّذِي يَحِلُّ فِيهِ، وَالطَّوَافِ الَّذِي يَنْفِرُ فِيهِ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يُزَاحِمَ عَلَى الْحَجَرِ فِي هَذِهِ الثَّلَاثَةِ: حِينَ يَسْتَلِمُهُ، وَيَفْتَتِحُ بِهِ، وَيَخْتِمُ بِهِ "

✽ ✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر تم سے ہو سکے' تو تم رکن کا استلام کرو' ورنہ اُس کی طرف رُخ کر کے لا الہ الا اللہ پڑھو اور تکبیر کہو۔ ابراہیم نخعی کو یہ بات پسند تھی کہ وہ رمل والے طواف اور عام رفتار سے چلنے والے طواف اور روانگی کے وقت کے طواف میں' آغاز حجر اسود سے کریں اور اختتام بھی اُسی پر کریں' اُنہیں یہ بات پسند تھی کہ وہ ان تین مواقع پر حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے' حجر اسود کے مدمقابل آئیں' وہ اس سے آغاز کریں اور اسی پر اختتام کریں۔

8890 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يَأْتِي الْمَقَامُ وَالْحَجَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلَ اَبِي قُبَيْسٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لَهُ عَيْنَانِ، وَشَفَتَانِ، يُنَادِيَانِ بِاَعْلَى اَصْوَاتِهِمَا يَشْهَدَانِ لِمَنْ وَافَاهُمَا بِالْوَفَاءِ

✽ ✽ منہال بن عمرو نے مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن مقام ابراہیم اور حجر اسود' جبل ابوقبیس جتنے بڑے ہو کر آئیں گے' ان میں سے ہر ایک کی دو آنکھیں ہوں گی' دو ہونٹ ہوں گے اور یہ دونوں بلند آواز میں پکارتے ہوئے اُس شخص کے حق میں گواہی دیں گے' جس نے ان دونوں (کے حق کو) مکمل طور پر ادا کیا تھا۔

8891 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ تَسْتَلِمَ

الْحَجَرَ مِنْ قِبَلِ الْبَابِ إِذَا مَسَسْتَهُ بِيَدِكَ

✽ ✽ مجاہد فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر تم دروازہ کی سمت سے حجر اسود کا استلام کر لیتے ہو جبکہ تم ہاتھ کے ذریعہ اُسے چھولو۔

8892 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَنْ رَجُلٍ، مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ، عَنْ شَيْخٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ سُفْيَانَ قَالَتْ: لَمَّا أَخَذَ اللَّهُ الْمِيثَاقَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ - أَوْ آدَمَ - جَعَلَهُ فِي الرُّكْنِ، فَمِنَ الْوَفَاءِ بِعَهْدِ اللَّهِ اسْتِلَامُ الْحَجَرِ

✽ ✽ فاطمہ بنت سفیان بیان کرتی ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اولادِ آدم سے پختہ عہد لیا' تو اس عہد کو رکن میں رکھ دیا' تو اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ حجر اسود کا استلام کیا جائے۔

بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ اسْتِلَامِهِ

باب: اُس کے استلام کے وقت کیا پڑھا جائے؟

8893 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: بَلَغَكَ مِنْ قَوْلٍ يُسْتَحَبُّ عِنْدَ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ؟ قَالَ: كَأَنَّهُ يَأْمُرُ بِالتَّكْبِيرِ

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک کسی کلمہ کے بارے میں کوئی روایت پہنچی ہے' جسے حجر اسود کے استلام کے وقت پڑھنا مستحب ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا کہ تکبیر کہنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

8894 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ،

✽ ✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حجر اسود کا استلام کرتے تھے تو بسم اللہ واللہ اکبر پڑھتے تھے۔

8895 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✽ ✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

8896 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، كَانَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ سَبَّحَ وَكَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ، وَالْفَقْرِ، وَمَوَاقِفِ الذُّلِّ

✽ ✽ معمر نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب وہ حجر اسود کا استلام کرتے تھے تو سبحان اللہ پڑھتے تھے' اللہ اکبر پڑھتے تھے اور پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں کفر' غربت اور ہر قسم کی ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

8897 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُمَّ تَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ، وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* * عبید مکتب نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ حجر اسود کے استلام کے وقت یہ پڑھا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اے اللہ! میں تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے نبی کی سنت کی تصدیق کرتے ہوئے (یہ عمل کر رہا ہوں)''۔

8898 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُ كَانَ اِذَا اسْتَلَمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِيمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ، وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* * ضحاک بن مزاحم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ جب استلام کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ پر ایمان رکھتے ہوئے تیری کتاب اور تیرے نبی کی تصدیق کرتے ہوئے (یہ عمل کر رہا ہوں)''۔

8899 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ: اللّٰهُمَّ اِيفَاءً بِعَهْدِكَ، وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ، وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* * عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ حجر اسود کے استلام کے وقت یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تیرے عہد کو پورا کرنے کے لیے تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے نبی کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے (میں یہ عمل کر رہا ہوں)''۔

بَابُ الزِّحَامِ عَلَى الرُّكْنِ

باب: جب حجر اسود کے پاس ہجوم ہو (تو کیا' کیا جائے؟)

8900 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: كَيْفَ فَعَلْتَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ؟ قَالَ: كُلَّ ذٰلِكَ اسْتَلَمْتُ وَتَرَكْتُ قَالَ: اَصَبْتَ

8900- موطا مالك' كتاب الحج' باب الاستلام في الطواف' حديث:814' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الحج' ما قالوا في الزحام على الحجر' حديث:16236' المعجم الكبير للطبراني' نسبة عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه' حديث:260' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر مناقب عبد الرحمن بن عوف الزهري رضي الله عنه' حديث:5306

✱✱ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کر ... بی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے ابومحمد! حجر اسود کے استلام کے بارے میں تم ... یا؟ تو اُنہوں نے عرض کی: دونوں طرح سے کیا' اُس کا استلام کیا بھی اور اُسے ترک بھی کر دیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔

8901 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ، فَاَذِنَ لَهُ فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ صَنَعْتَ فِيْ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ؟ قَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ اسْتَلَمْتُ وَتَرَكْتُ قَالَ: اَصَبْتَ

✱✱ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی' نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اجازت دے دی (جب وہ واپس آئے) تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: تم نے حجر اسود کے استلام میں کیا کیا تھا؟ اُنہوں نے عرض کی: ہر طرح سے کیا تھا' میں نے اُس کا استلام کیا بھی اور اُسے ترک بھی کر دیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔

8902 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ فِيْ رَخَاءٍ وَلَا شِدَّةٍ، مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا

✱✱ سالم نے حضرت عبداللہ بن ... رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کو دو رکنوں کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے اُس کے بعد آسانی اور تنگی کسی بھی عالم میں' میں نے ان دو رکنوں کا استلام ترک نہیں کیا۔

8903 - آثارِ صحابہ: وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ. وَزَادَ نَافِعٌ قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُزَاحِمُ عَلَى الْحَجَرِ حَتّٰى يَرْعُفَ ثُمَّ يَجِيءُ فَيَغْسِلُهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے' تاہم نافع نے یہ بات زائد نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھرپور کوشش کر کے حجر اسود کے قریب جاتے تھے یہاں ... کی نکسیر چلنے لگتی تھی' پھر وہ آ کر اُسے دھویا کرتے تھے۔

8904 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ... عُمَرَ قَالَ: لَا اَدَعُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ حَتّٰى يَرْعُفَ، ثُمَّ يَجِيءُ فَيَغْسِلُهُ

✱✱ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کو ان دو (رکنوں) کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے' میں نے ان دونوں کا استلام ترک نہیں کیا۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مزاحمت کر کے دونوں ارکان تک جاتے تھے یہاں تک کہ بعض اوقات اُن کی نکسیر چلنے لگتی تھی' پھر وہ آ کر اُسے دھویا کرتے تھے۔

8905 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: قِيلَ لِطَاوُسٍ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُ اَنْ يَسْتَلِمَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِي كُلِّ طَوَافٍ، فَقَالَ طَاوُسٌ: لَكِنْ خَيْرًا مِنْهُ قَدْ كَانَ يَدَعُهُمَا قِيلَ: مَنْ؟ قَالَ: اَبُوهُ

✵✵ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: طاؤس سے دریافت کیا گیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تو کسی بھی طواف میں دو یمانی ارکان کا استلام ترک نہیں کرتے تھے تو طاؤس نے کہا: لیکن جو شخصیت اُن سے زیادہ بہتر تھی وہ ان دونوں کو ترک بھی کر دیتے تھے۔ طاؤس سے دریافت کیا گیا: وہ کون تھے؟ طاؤس نے جواب دیا: اُن کے والد (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ)۔

8906 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي حُرَّةَ قَالَ: كُنْتُ اُزَاحِمُ اَنَا وَسَالِمٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى الرُّكْنَيْنِ

✵✵ ابراہیم بن ابوحرہ بیان کرتے ہیں: میں اور سالم‘ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دونوں ارکان تک پہنچنے کے لیے‘ لوگوں سے مزاحمت کیا کرتے تھے۔

8907 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنِ الزِّحَامِ عَلَى الرُّكْنِ، فَقَالَ: زَاحِمْ يَا ابْنَ اَخِي، فَقَدْ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُزَاحِمُ حَتّٰى يَدْمَى اَنْفُهُ

✵✵ طلحہ بن اسحاق بن طلحہ بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم بن محمد سے ہجوم کو چیر کر رکن تک جانے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم مزاحمت کرو‘ کیونکہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مزاحمت کرتے ہوئے دیکھا ہے‘ یہاں تک کہ اُن کی ناک سے خون بہنے لگتا تھا۔

8908 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اِذَا وَجَدْتَ عَلَى الرُّكْنِ زِحَامًا، فَلَا تُؤْذِ اَحَدًا وَلَا تُؤْذَ، وَامْضِ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم رکن کے پاس لوگوں کا ہجوم پاؤ‘ تو تم کسی کو اذیت نہ دو‘ تم کسی کو اذیت دیئے بغیر آگے چلے جاؤ۔

8909 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوَدِدْتُ اَنَّ الَّذِي يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنِ - يَعْنِي الْحَجَرَ - يَنْقَلِبُ كَفَافًا لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میری یہ خواہش ہے کہ جو شخص حجر اسود (کو بوسہ دینے کے لیے لوگوں کے ساتھ) مزاحمت کرتا ہے‘ وہ خالی خولی واپس چلا جائے‘ نہ اُسے کوئی ثواب ملے اور نہ اُسے کوئی گناہ ہو۔

8910 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي يَعْفُورَ، عَنْ رَجُلٍ: اَنَّ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا حَفْصٍ، اِنَّكَ رَجُلٌ قَوِيٌّ، وَاِنَّكَ تُؤْذِي الضَّعِيفَ، فَاِذَا وَجَدْتَ خَلْوَةً فَاسْتَلِمِ الرُّكْنَ، وَاِلَّا فَهَلِّلْ وَكَبِّرْ وَامْضِ

✽✽ ابویعفور نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود تک پہنچنے کے لیے مزاحمت کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے ابوحفص! تم طاقتور آدمی ہو! تم کمزور شخص کو اذیت پہنچاؤ گے' جب تم دیکھو کہ ہجوم نہیں ہے' اُس وقت حجر اسود کا استلام کرلو ورنہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ کر گزر جاؤ۔

8911 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ كَانَ اِذَا وَجَدَ عَلَى الرُّكْنِ زِحَامًا كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَهُ وَمَضَى وَلَمْ يَسْتَلِمْ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ جب وہ حجر اسود کے پاس ہجوم پاتے تھے' تو تکبیر کہہ کر ہاتھ بلند کرتے تھے اور آگے گزر جاتے تھے' وہ استلام نہیں کرتے تھے۔

بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْحَجَرِ

باب: حجر اسود پر ماتھا لگانا

8912 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ: اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عَبَّاسٍ جَاءَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ مُسَبِّدًا رَاْسَهُ قَالَ: فَرَاَيْتُهُ قَبَّلَ الرُّكْنَ، ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَبَّلَهُ، ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَبَّلَهُ، ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لِابْنِ جُرَيْجٍ: مَا التَّسْبِيدُ؟ فَقَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يُغَطِّي رَاْسَهُ فَيُلْصِقُ شَعْرَهُ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ

✽✽ ابوجعفر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ترویہ کے دن تشریف لائے' اُنہوں نے اپنے سر کو ''تسبید'' کیا ہوا تھا' میں نے اُنہیں دیکھا کہ اُنہوں نے حجر اسود کا بوسہ دیا پھر اُس پر ماتھا لگایا' پھر حجر اسود کا بوسہ دیا اور پھر اُس پر ماتھا لگایا' پھر اُس کا بوسہ دیا اور پھر اُس پر ماتھا لگایا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج سے دریافت کیا: لفظ ''تسبید'' کا کیا مطلب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: آدمی اپنے سر کو دھو کر ڈھانپ لے اور اُس کے بال ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہوں۔

8913 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ: قَبَّلَ عُمَرُ الرُّكْنَ يَعْنِي الْحَجَرَ، ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ حَنْظَلَةُ: وَرَاَيْتُ طَاوُسًا يَفْعَلُ ذٰلِكَ

✽✽ حنظلہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کا بوسہ لیا پھر اُس پر ماتھا لگایا۔

حنظلہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الرُّكْنِ مِنَ الْجَنَّةِ

باب: حجر اسود جنت میں سے ہے

8914 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: الرُّكْنُ

الْاَسْوَدُ لَا يَفْنَى مِنَ الْجَنَّةِ، يَعْنِي لَوْلَا اَنَّهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَدْ فَنِيَ

✽✽ مجاہد فرماتے ہیں: حجر اسود جنت میں ہونے کی وجہ سے فنا نہیں ہوگا' اُن کی مراد یہ تھی کہ اگر یہ جنت کا حصہ نہ ہوتا' تو فناء ہو چکا ہوتا۔

8915 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَكَعْبِ الْاَحْبَارِ اَنَّهُمَا، قَالَا: لَوْلَا مَا يَمْسَحُ بِهِ ذُو الْاَنْجَاسِ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ مَا مَسَّهُ ذُو عَاهَةٍ اِلَّا شُفِيَ، وَمَا مِنَ الْجَنَّةِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ اِلَّا هُوَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو اور کعب احبار رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر زمانۂ جاہلیت کے نجس لوگوں نے اسے نہ چھوا ہوتا' تو جو بھی بیمار شخص اس کو چھوتا اُسے شفاء حاصل ہو جاتی' زمین میں جنت میں سے کوئی چیز نہیں ہے' سوائے اس کے (یعنی حجر اسود کے)۔

8916 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اُمَّهُ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ: الرُّكْنَ كَانَ لَوْنُهُ قَبْلَ الْحَرِيقِ كَلَوْنِ الْمَقَامِ

✽✽ منصور بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: اُن کی والدہ نے اُنہیں بتایا ہے: جلنے سے پہلے حجر اسود کا وہی رنگ تھا' جو مقامِ ابراہیم (پر موجود پتھر کا رنگ تھا)۔

8917 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: الرُّكْنُ مِنْ حِجَارَةِ الْجَنَّةِ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِي حُسَيْنٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ مِنَ الْجَنَّةِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حجر اسود' جنت کا پتھر ہے۔

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: حجر اسود اور مقام ابراہیم' جنت میں سے ہیں۔

8918 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: " وَيَقُولُونَ: اِنَّهُ مِنْ حِجَارَةِ الْجَنَّةِ، وَاِنَّمَا هُوَ حَجَرٌ مِنْ بَعْضِ هَذِهِ الْاَوْدِيَةِ، اَرَاهُ قَالَ: اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَجْعَلَهُ عَلَمًا "

✽✽ محمد بن علی (شاید اس سے مراد امام باقر ہیں یا شاید محمد بن حنفیہ ہیں) بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ جنت کا پتھر ہے' حالانکہ یہ اسی علاقے میں سے کسی جگہ کا پتھر ہے۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا: اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ اسے نشان بنا دے۔

8919 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: الرُّكْنُ - يَعْنِي الْحَجَرَ - يَمِينُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُصَافِحُ بِهَا خَلْقَهُ مُصَافَحَةَ الرَّجُلِ اَخَاهُ، يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِالْبِرِّ وَالْوَفَاءِ، وَالَّذِي نَفْسُ ابْنِ عَبَّاسٍ بِيَدِهِ، مَا حَاذَى بِهِ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالَى خَيْرًا اِلَّا

اَعْطَاهُ اِيَّاهُ، اَخْبَرَنَا

✽ ✽ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: رکن یعنی حجراسود زمین میں اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے جس کے ذریعہ وہ اپنی مخلوق کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے بھائی کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے یہ پتھر اُس شخص کے حق میں گواہی دے گا' جس نے نیکی کے ساتھ پورے طریقہ سے اس کا استلام کیا ہوگا' اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اس کے مدمقابل کھڑا ہو کر جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ بھلائی اُسے عطا کرے گا۔

8920 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحُدِّثْتُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ: الرُّكْنُ هُوَ يَمِينُ اللّٰهِ يُصَافِحُ بِهَا عِبَادَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَحَدَّثْتُ بِهَا اَبِي فَقَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ هُوَ يَقُوْلُ: "هُوَ يَمِينُ الْبَيْتِ. اَمَا رَاَيْتَ الرَّجُلَ اِذَا لَاقَى اَخَاهُ صَافَحَهُ بِيَمِينِهِ

✽ ✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول منقول ہے: حجراسود اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے بندوں کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اپنے والد کو سنائی' تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے وہب بن منبہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ بیت اللہ کا دایاں حصہ ہے' کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ جب آدمی اپنے کسی بھائی سے ملتا ہے' تو اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعہ مصافحہ کرتا ہے۔

8921 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُسَافِعٌ الْحَجَبِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: الرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَاقُوتِ الْجَنَّةِ، اَطْفَاَ اللّٰهُ نُورَهُمَا، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاَضَاءَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

✽ ✽ مسافع حجبی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا کہ وہ یہ فرماتے ہیں: حجراسود اور مقامِ ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے نور پر پردہ ڈال دیا ہے' اگر ایسا نہیں ہوتا تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان کی ساری جگہ کو روشن کر دیتے۔

8922 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: كَانَ الرُّكْنُ يُوضَعُ عَلٰى اَبِي قُبَيْسٍ فَتُضِيءُ الْقَرْيَةُ مِنْ نُورِهِ كُلُّهَا

✽ ✽ محمد بن سائب بیان کرتے ہیں: حجراسود کو جبل ابوقبیس پر رکھا جائے تو یہ اپنے نور کی وجہ سے پوری بستی کو روشن کر دے گا۔

بَابُ تَقْبِيلِ الْيَدِ إِذَا اسْتَلَمَ

باب: استلام کے وقت اپنے ہاتھ کو بوسہ دینا

8923 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ تَقْبِيلَ النَّاسِ أَيْدِيَهُمْ إِذَا اسْتَلَمُوا الرُّكْنَ أَكَانَ مِمَّنْ مَضَى فِي كُلِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ إِذَا اسْتَلَمُوا قَبَّلُوا أَيْدِيَهُمْ قَالَ: قُلْتُ فَابْنَ عَبَّاسٍ - قَالَ: وَابْنَ عَبَّاسٍ حَسِبْتُ قَالَ -: قُلْتُ: أَفَتَكْرَهُ أَنْ تَدَعَ تَقْبِيلَ يَدِكَ إِذَا اسْتَلَمْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلِمَ اسْتَلَمَ إِذًا لَوْ قَبَّلَ وَأَنَا أُرِيدُ بَرَكَتَهُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ لوگ جب حجر اسود کا استلام کرتے ہیں، تو اپنے ہاتھ کو بوسہ دیتے ہیں، کیا یہ کوئی چیز ہے جو پہلے والوں سے چلی آ رہی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابوسعید خدری، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے کہ وہ لوگ جب استلام کرتے تھے، تو اپنے ہاتھ کو بوسہ دیتے تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی ایسا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ اس کو مکروہ قرار دیں گے کہ آپ استلام کے وقت اپنے ہاتھ کو بوسہ نہ دیں؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اگر آدمی ایسے موقع پر استلام کر کے بوسہ لے لیتا ہے، تو میں اُس کا برکت کا ارادہ کروں گا۔

8924 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: جَفَا مَنِ اسْتَلَمَ، ثُمَّ لَمْ يُقَبِّلْ يَدَهُ

* * عمرو بن دینار فرماتے ہیں: اُس شخص نے جفاء کی جس نے استلام کرتے ہوئے اپنے ہاتھ کو بوسہ نہیں دیا۔

8925 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ، ثُمَّ يَهْوِي بِهِ إِلَى فِيهِ

* * طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا، آپ چھڑی کے ذریعہ حجر اسود کا استلام کر رہے تھے، پھر آپ اُس چھڑی کو اپنے منہ کی طرف لے کر آتے تھے۔

8926 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نَاقَتِهِ " قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى عَلَى سَبْعِهِ رَكْعَتَيْنِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر طواف کیا تھا، میں نے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا تھی؟ اُنہوں نے کہا: یہ مجھے نہیں معلوم! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سات چکروں کے بعد اونٹنی سے نیچے اُترے اور آپ نے دو رکعت ادا کیں۔

8927 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَطَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ، ثُمَّ يُقَبِّلُ طَرَفَ الْمِحْجَنِ

* * سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ بیمار تھے' آپ نے اپنی سواری پر رہ کر بیت اللہ کا طواف کیا' آپ اپنی چھڑی کے ذریعہ حجر اسود کا استلام کرتے تھے اور پھر چھڑی کے کونے کو بوسہ دیتے تھے۔

8928 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهِ بِالْبَيْتِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ فَعَلْتَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ فِي اسْتِلَامِ الرُّكْنِ؟ قَالَ: كُلَّ ذٰلِكَ، اسْتَلَمْتُ وَتَرَكْتُ قَالَ: اَصَبْتَ

* * ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کیا' آپ اپنی چھڑی کے ذریعہ حجر اسود کا استلام کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: اے ابو محمد! حجر اسود کے استلام میں تم نے کیا کیا تھا؟ اُنہوں نے عرض کی: دونوں طرح سے کیا تھا' استلام کیا بھی تھا اور ترک بھی کر دیا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔

8929 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَةٍ لِئَلَّا يَضْرِبَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ لِهِشَامٍ: اَفِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ: نَعَمْ حَسِبْتُ

* * ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اونٹنی پر طواف اس لیے کیا تھا تاکہ لوگوں کو آپ کی وجہ سے پرے نہ کرنا پڑے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن عروہ سے دریافت کیا: کیا یہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا تھا؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! میرا خیال ہے (کہ یہ حجۃ الوداع کی بات ہے)۔

8930 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُرْتَفِعِ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِذَا اسْتَلَمَا مَسَحَا وُجُوهَهُمَا بِاَيْدِيهِمَا

* * محمد بن مرتفع بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا ہے کہ یہ دونوں حضرات جب استلام کرتے تھے' تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔

8931 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي شَيْخٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ حُمَيْدُ بْنُ حِبَّانَ قَالَ: رَاَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى خَدِّهِ

* * حمید بن حبان بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ جب وہ حجر اسود کا استلام کرتے تھے' تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار پر رکھ لیتے تھے۔

8932 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: لَمْ اَرَ اَحَدًا يَسْتَلِمُ اِلَّا وَهُوَ يُقَبِّلُ يَدَهُ، وَاَدْرَكْنَا النَّاسَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ: وَلَقَدْ رَاَيْتُ اَيُّوْبَ كَثِيْرًا مِمَّا يَمْسَحُ عَلٰى وَجْهِهٖ بِيَدِهٖ اِذَا اسْتَلَمَ بَعْدَ اَنْ يُقَبِّلَ يَدَهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے کسی ایسے شخص کونہیں دیکھا' جس نے استلام کیا ہو' تو اپنے ہاتھ کو بوسہ نہ دیا ہو' ہم نے لوگوں کو ایسا کرتے ہوئے ہی دیکھا ہے۔ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کو کئی مرتبہ اپنا ہاتھ' اپنے چہرے پر پھیرتے ہوئے دیکھا ہے' وہ استلام کرنے کے بعد اپنے ہاتھ کو بوسہ دیتے تھے' پھر ایسا کرتے تھے (یعنی اپنا ہاتھ چہرے پر پھیر لیتے تھے)۔

8933 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ حَمَّادٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى ابْنُ اَبِي الْفُرَاتِ، اَوْ فُلَانُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ، ثُمَّ يُقَبِّلُ يَدَهُ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ

٭٭ موسیٰ بن ابوفرات بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا اُنہوں نے رکن یمانی کا استلام کرنے کے بعد اپنے ہاتھ کو بوسہ دیا اور پھر اُسے اپنے چہرے پر پھیر لیا۔

8934 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ لَيْلَةَ الْاِفَاضَةِ عَلٰى نَاقَتِهٖ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهٖ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے افاضہ کی رات اپنی اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کیا' آپ نے اپنی چھڑی کے ذریعہ حجر اسود کا استلام کیا۔

8935 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَصُدَّ النَّاسَ عَنْهُ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهٖ

٭٭ صالح نے یہ بات بیان کی ہے: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف اس لیے کیا تھا' کیونکہ آپ نے اس بات کو ناپسند کیا تھا کہ لوگوں کو آپ کی خاطر پرے کیا جائے' آپ اپنی چھڑی کے ذریعہ حجر اسود کا استلام کر رہے تھے۔

بَابُ الْاِسْتِلَامِ فِيْ غَيْرِ طَوَافٍ، وَهَلْ يَسْتَلِمُ غَيْرَ مُتَوَضِّءٍ

باب: طواف کے بغیر استلام کرنا' کیا کوئی شخص بے وضو حالت میں استلام کر سکتا ہے؟

8936 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ يَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ، ثُمَّ خَرَجَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ مسجد میں موجود ہوتے تھے جب وہ مسجد سے باہر جانے کا ارادہ کرتے تھے' تو پہلے حجر اسود کا استلام کرتے تھے پھر باہر جاتے تھے۔

8937 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ، وَالرُّكْنَ الْاَسْوَدَ، وَلَا يَسْتَلِمُ الْاٰخَرَيْنِ

✽✽ زہری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام کرتے تھے' آپ باقی دوارکان کا استلام نہیں کرتے تھے۔

8938 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَرَرْتُ بِالْمَسْجِدِ غَيْرَ مُتَوَضِّءٍ اَسْتَلِمُ الرُّكْنَ؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: وَلَا شَيْئًا مِنَ الْكَعْبَةِ؟ قَالَ: لَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں بے وضو حالت میں مسجد حرام سے گزرتا ہوں' تو کیا میں حجر اسود کا (وضو کے بغیر) استلام کرلوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: خانہ کعبہ کے کسی بھی حصہ کو (بے وضو حالت میں نہیں چھوسکتا؟) اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

8939 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْاَشَلُّ اَجَبُّ الْكَفِّ الْيُمْنَى اَيَسْتَلِمُ بِظَهْرِ كَفِّهِ اَمْ بِشِمَالِهِ؟ قَالَ: بَلْ يُكَبِّرُ وَلَا يَسْتَلِمُ بِشَيْءٍ مِنْ يَدَيْهِ، وَاَيُّ ذٰلِكَ صَنَعَ فَحَسَنٌ قَالَ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: يَسْتَلِمُ بِيَمِيْنِهِ وَاِنْ كَانَ اَشَلَّ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص جس کا دایاں ہاتھ شل ہے' کیا وہ اپنے ہتھیلی کی پشت کے ذریعہ (حجر اسود کا) استلام کرے گا' یا بائیں ہاتھ کے ذریعہ کرے گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ تکبیر کہہ دے گا' ہاتھوں کے ذریعہ استلام نہیں کرے گا' ویسے وہ جو بھی کرلے بہتر ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے میں اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سن چکا تھا: وہ شخص اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعہ استلام کرے گا' خواہ وہ شل ہو۔

8940 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَرَرْتُ بِالْمَسْجِدِ غَيْرَ مُتَوَضِّءٍ، اَسْتَلِمُ الرُّكْنَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: وَلَا شَيْئًا مِنَ الْكَعْبَةِ؟ قَالَ: لَا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں بے وضو حالت میں مسجد سے گزرتا ہوں تو کیا میں حجر اسود کا استلام کرلوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: خانہ کعبہ کے کسی بھی حصہ کا (میں استلام نہیں کرسکتا؟) اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

8941 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ اَبَاهُ، اُخْبِرَ بِقَوْلِ عَائِشَةَ: اِنَّ الْحَجَرَ بَعْضُهُ مِنَ الْبَيْتِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَظُنُّ عَائِشَةَ اِنْ كَانَتْ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَا اَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِتَرْكِ اسْتِلَامِهِمَا اِلَّا اَنَّهُمَا لَيْسَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ، وَلَا طَافَ النَّاسُ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ اِلَّا لِذٰلِكَ

✽✽ زہری نے سالم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُن کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کو یہ بات بتائی گئی:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: حطیم خانۂ کعبہ کا حصہ ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا یہ خیال ہے کہ اگر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی ہے تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ آپ نے ان دونوں طرف کے ارکان کا استلام اسی لیے ترک کیا ہوگا کیونکہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر نہیں ہوئے ہیں اور لوگ حطیم کے باہر سے طواف اسی لیے کرتے ہیں۔

8942 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ: اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ الرُّكْنَيْنِ الْغَرْبِيَّيْنِ وَلٰكِنِ الشَّرْقِيَّيْنِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو مغربی ارکان کا استلام نہیں کرتے تھے بلکہ (دو) مشرقی ارکان کا استلام کرتے تھے۔

8943 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: " اَنَّهُ لَمْ يَرَ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْغَرْبِيَّيْنِ قَالَ: وَلٰكِنَّهُ لَا يَكَادُ اَنْ يُجَاوِزَ الشَّرْقِيَّيْنِ "

* * ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مغربی ارکان کا استلام کرتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن وہ مشرقی ارکان کا استلام کیے بغیر آگے نہیں گزرتے تھے۔

8944 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ وَهُمَا يَطُوفَانِ بِالْبَيْتِ، فَكَانَ مُعَاوِيَةُ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ اِلَّا اسْتَلَمَهُ قَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ الْيَمَانِيَّ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَيْسَ مِنَ الْبَيْتِ شَيْءٌ مَهْجُورٌ

* * ابوطفیل بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، یہ دونوں حضرات بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کے جس بھی رکن کے پاس سے گزرتے تھے اُس کا استلام کرتے تھے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صرف) رکن یمانی کا استلام کیا ہے؟ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خانۂ کعبہ کے کسی بھی کونے کو ترک نہیں کیا جائے گا۔

8945 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ عَتِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ بَعْضِ، بَنِي يَعْلٰى، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: طُفْتُ مَعَ عُمَرَ، فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ، فَكُنْتُ مِمَّا يَلِي الْبَيْتَ، فَلَمَّا بَلَغْنَا الرُّكْنَ الْغَرْبِيَّ الَّذِي يَلِي الْاَسْوَدَ جَرَرْتُ يَدَهُ لِاَنْ يَسْتَلِمَ قَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ فَقُلْتُ: اَلَا تَسْتَلِمُ؟ فَقَالَ: اَلَمْ تَطُفْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَرَاَيْتَهُ يَسْتَلِمُ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْغَرْبِيَّيْنِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: لَا قَالَ: لَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَابْعُدْ عَنْكَ

* * حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا، اُنہوں نے حجر اسود کا استلام کیا، میں اُس طرف تھا، جو خانۂ کعبہ کی سمت ہے، جب ہم مغربی رکن کے پاس پہنچے جو حجر اسود کے بعد آتا ہے تو میں نے اپنا

ہاتھ استلام کرنے کے لیے پھیلایا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیا کرنے لگے ہو؟ میں نے دریافت کیا: کیا آپ استلام نہیں کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طواف نہیں کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے کہا: کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دو مغربی ارکان کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقہ میں بہترین نمونہ نہیں ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اس سے دور رہو۔

8946 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ غُطَيْفَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيَّ، يُحَدِّثُ، اَنَّهُ: طَافَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِالْبَيْتِ قَالَ: فَرَاَيْتُهُ لَا يَدَعُ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ اَنْ يَسْتَلِمَهُمَا فِي كُلِّ طَوَافٍ قَالَ: وَرَاَيْتُهُ لَا يَعْرِضُ الْاٰخَرَيْنِ

٭٭ غطیف بن ابوسفیان ثقفی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو میں نے اُنہیں دیکھا کہ وہ ہر طواف میں دو یمانی ارکان کا استلام ترک نہیں کرتے تھے۔ راوی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُنہیں دیکھا کہ وہ دیگر ارکان کا استلام نہیں کرتے تھے۔

8947 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ اَنَّهُ قَالَ: وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ حِينَ يَبْدَاُ وَحِينَ يَخْتِمُ

٭٭ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: خانۂ کعبہ کے کسی بھی حصہ سے کون بچنے کی کوشش کرے گا؟ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما طواف کے آغاز میں اور اُس کے اختتام پر تمام ارکان کا استلام کرتے تھے۔

8948 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ: اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ كُلَّهَا

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: اُن کے والد تمام ارکان کا استلام کرتے تھے۔

8949 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يَذْكُرُ عَنْ رَجُلٍ، - سَمَّاهُ فَنَسِيتُهُ - قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنْ اَرْكَانِهِ مَهْجُورًا

٭٭ قتادہ نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ خانۂ کعبہ کے ارکان میں سے کسی کو بھی ترک نہیں کیا جائے گا۔

8950 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْبَكْرِيِّ: اَنَّ الْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ، اَوْ اَحَدُهُمَا طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَاسْتَلَمَ الْاَرْكَانَ كُلَّهَا

٭٭ ابوسعید بکری بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما' یا شاید ان دونوں حضرات میں سے کسی ایک نے عصر کے بعد طواف کیا' تو تمام ارکان کا استلام کیا۔

8951 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ يَاسِينٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ حَوْضُ عَلَيْهِ سَبْعُونَ اَلْفًا يُؤْمِنُونَ لِمَنْ دَعَا فَاِنْ نَسِيَ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ

* * ضحاک بن مزاحم' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں: دوارکان کے درمیان ایک حوض ہے جس پر ستر ہزار فرشتے موجود ہوتے ہیں' وہ دعا کرنے والے کی دعا پر آمین کہتے ہیں اور اگر کوئی شخص دعا بھول جائے تو وہ کہتے ہیں: اے اللہ! تُو اس کی مغفرت کردے۔

8952 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ: اَنَّهُ رَاَى اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ كُلَّهَا

* * عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے (خانۂ کعبہ) کے تمام ارکان کا استلام کیا۔

بَابُ الْمَقَامِ

باب: مقامِ ابراہیم کا بیان

8953 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ الْمَقَامُ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ، وَكَانُوا يَخَافُونَ عَلَيْهِ غَلَبَةَ السُّيُولِ، وَكَانُوا يَطُوفُونَ خَلْفَهُ فَقَالَ عُمَرُ لِلْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ: هَلْ تَدْرِي اَيْنَ كَانَ مَوْضِعُهُ الْاَوَّلِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَدَّرْتُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ، وَمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَابِ، وَمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ زَمْزَمِ، وَمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرُّكْنِ عِنْدَ الْحَجَرِ قَالَ: فَاَيْنَ مِقْدَارُهُ؟ قَالَ: عِنْدِي قَالَ: تَاْتِي بِمِقْدَارِهِ فَجَاءَ بِمِقْدَارِهِ، فَوَضَعَهُ مَوْضِعُهُ الْاٰنَ

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: پہلے مقامِ ابراہیم خانۂ کعبہ کے پہلو میں ہوتا تھا' لوگوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں سیلابی پانی کی وجہ سے وہ ضائع نہ ہو جائے تو اس لیے لوگ اُس کے پرے سے طواف کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مطلب بن ابووداعہ سہمی سے دریافت کیا: کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ یہ پہلے کہاں رکھا ہوتا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اس کے اور حجر اسود کے درمیان' اس کے اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کے درمیان' اس کے اور آبِ زمزم کے درمیان' اس کے اور حجر اسود کے پاس موجود رکن کے درمیان پوری پیمائش کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ پیمائش کہاں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میرے پاس ہے! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اُتنی مقدار لے آؤ! وہ اُتنی مقدار لے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اُس جگہ رکھوا دیا جہاں یہ اب موجود ہے۔

8954 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ بَعْضَ خِلَافَتِهِ كَانُوا يُصَلُّونَ صُقْعَ الْبَيْتِ، حَتّٰى صَلَّى عُمَرُ خَلْفَ الْمَقَامِ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت کے کچھ حصہ میں خانۂ کعبہ کے قریب ہو کر نماز ادا کی ہے' پھر بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقامِ ابراہیم کے دوسری طرف کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔

8955 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، وَغَيْرَهُ مِنْ اَصْحَابِنَا: يَزْعُمُونَ اَنَّ عُمَرَ اَوَّلُ مَنْ رَفَعَ الْمَقَامَ، فَوَضَعَهُ مَوْضِعَهُ الْاٰنَ، وَاِنَّمَا كَانَ فِي قِبَلِ الْكَعْبَةِ "

٭٭ عطاء اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے کہ سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقامِ ابراہیم کو اُٹھوایا تھا اور اسے اُس جگہ رکھوایا تھا جہاں یہ اب موجود ہے' اس سے پہلے یہ خانہ کعبہ کے قریب ہوتا تھا۔

8956 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَعَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، وَغَيْرِهِمَا، اَنَّ عُمَرَ، قَدِمَ فَنَزَلَ فِي دَارِ ابْنِ سِبَاعٍ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ - لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ - فَاَمَرَهُ اَنْ يَجْعَلَ الْمَقَامَ فِي مَوْضِعِهِ الْاٰنَ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ اشْتَكَى رَاْسَهُ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ صَلِّ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ قَالَ: فَصَلَّيْتُ وَرَائَهُ، وَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ صَلَّى وَرَائَهُ حِينَ وُضِعَ، ثُمَّ قَالَ: فَاَحْسَسْتُ عُمَرَ، وَقَدْ صَلَّيْتُ رَكْعَةً فَصَلَّى وَرَائِي مَا بَقِيَ

٭٭ محمد بن عباد بن جعفر اور عمرو بن عبداللہ بن صفوان اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مکہ) تشریف لائے وہ ابن سباع کے ہاں ٹھہرے' اُنہوں نے عبداللہ بن سائب سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اُنہوں نے عبداللہ بن سائب کو یہ ہدایت کی کہ وہ مقامِ ابراہیم کو وہاں رکھ دیں جہاں وہ اب موجود ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سر درد کی شکایت تھی' اُنہوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! تم لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاؤ! اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ میں نے اس کے دوسری طرف نماز ادا کی ہے اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے اس کے رکھے جانے کے بعد اس کے دوسری طرف نماز ادا کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آہٹ محسوس ہوئی تو میں ایک رکعت پڑھا چکا تھا پھر اُنہوں نے میرے پیچھے نماز ادا کی۔

8957 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اَحَدًا يُقَبِّلُ الْمَقَامَ اَوْ يَمَسُّهُ؟ " فَقَالَ: اَمَّا اَحَدٌ يُعْتَرِيهِ فَلَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ نے کسی ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے مقامِ ابراہیم کو بوسہ دیا ہو؟ یا اسے چھوا ہو؟ تو عطاء نے جواب دیا: جہاں تک کسی ایسے شخص کا تعلق ہے جو اس کے درپے ہوا ہو' تو وہ نہیں دیکھا۔

8958 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ: اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَاَى النَّاسَ يَمْسَحُونَ الْمَقَامَ فَنَهَاهُمْ، وَقَالَ: " اِنَّكُمْ لَمْ تُؤْمَرُوا بِالْمَسْحِ، وَقَالَ: اِنَّمَا اُمِرْتُمْ بِالصَّلَاةِ "

٭٭ نسیر بن ذعلوق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو مقامِ ابراہیم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے

دیکھا' تو اُنہیں اس سے منع کیا اور فرمایا: تم لوگوں کو ہاتھ پھیرنے کا حکم نہیں دیا گیا (تم لوگوں کو اس کے پاس) نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

8959 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَجَّاجَ اَرَادَ اَنْ يَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى الْمَقَامِ فَيَزْجُرُهُ عَنْ ذٰلِكَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ، وَيَنْهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ

٭٭ مغیرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حجاج کو دیکھا اُس نے یہ ارادہ کیا کہ اپنا پاؤں مقامِ ابراہیم پر رکھے' تو محمد بن حنفیہ نے اُسے اس بات پر ڈانٹا اور اُسے ایسا کرنے سے منع کیا۔

8960 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ خَلْفَ الْمَقَامِ جَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَقَامِ صَفًّا اَوْ صَفَّيْنِ اَوْ رَجُلًا اَوْ رَجُلَيْنِ

٭٭ بکیر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جب وہ مقامِ ابراہیم کے قریب نماز ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو وہ اپنے اور مقامِ ابراہیم کے درمیان ایک یا دو صفیں' یا ایک یا دو آدمی کر لیتے تھے (یعنی کچھ فاصلہ سے نماز ادا کرتے تھے)۔

بَابُ الذِّكْرِ فِي الطَّوَافِ

باب: طواف کے دوران ذکر کرنا

8961 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيَ الْجِمَارِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ: فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ لِيَسْمَعَ مَا يَقُولُ، فَاِذَا هُوَ يَقُولُ: (رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) (البقرة: 201) حَتّٰى فَرَغَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اَصْلَحَكَ اللّٰهُ، اتَّبَعْتُكَ فَلَمْ اَسْمَعْكَ تَزِيدُ عَلٰى كَذَا وَكَذَا لِقَوْلِهِ هٰذَا قَالَ: اَوَ لَيْسَ ذٰلِكَ كُلَّ الْخَيْرِ؟ قَالَ عَطَاءٌ: فَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَدَعِ الْحَدِيثَ، وَلْيَذْكُرِ اللّٰهَ اِلَّا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ بَاْسٌ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَدَعَ الْحَدِيثَ كُلَّهُ اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَالْقُرْآنَ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف' صفا و مروہ کے درمیان چکروں کو' جمرات کو کنکریاں مارنے کو' اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کے لیے مقرر کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص اُن کے پاس گیا' تاکہ یہ بات سنے کہ وہ کیا پڑھتے ہیں! تو وہ یہ پڑھ رہے تھے:

''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے''۔

وہ اس پوری آیت کو پڑھ کر فارغ ہوئے' تو اُس شخص نے اُن سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھیک رکھے! میں آپ کے پیچھے آیا تھا

لیکن میں نے آپ کو فلاں فلاں کلمات کے علاوہ اور کچھ بھی پڑھتے ہوئے نہیں سنا' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا اس میں پوری بھلائی نہیں پائی جاتی۔

عطاء بیان کرتے ہیں: جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے' تو وہ بات چیت کر ترک کردے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے' البتہ کوئی ایسی بات کرسکتا ہے جس میں کوئی حرج نہ ہو' ویسے مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ آدمی ہر قسم کی بات چیت کو ترک کردے' صرف اللہ کا ذکر کرے اور قرآن پڑھے۔

8962 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: طُفْتُ وَرَاءَ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَتَكَلَّمُ فِي الطَّوَافِ

✱✱ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے ساتھ طواف کیا ہے' میں نے ان حضرات میں سے کسی کو بھی طواف کے دوران بات چیت کرتے ہوئے نہیں سنا۔

8963 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ، مَوْلَى السَّائِبِ، اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّائِبِ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيمَا بَيْنَ رُكْنِ بَنِي مَذْحِجٍ وَالرُّكْنِ الْاَسْوَدِ: " (رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا) (البقرة: 201) عَذَابَ النَّارِ "

✱✱ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو مذحج کی طرف والے رکن اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

"اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے"۔

8964 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ، عَنْ اَبِي شُعْبَةَ الْبَكْرِيِّ قَالَ: رَمَقْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهُوَ يَقُولُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثُمَّ قَالَ: " (رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) (البقرة: 201) "

✱✱ ابوشعبہ بکری بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بغور جائزہ لے رہا تھا' وہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے یہ پڑھ رہے تھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے' ہر قسم کی بھلائی اُسی کے دستِ قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے"۔

اُس کے بعد اُنہوں نے یہ دعا مانگی:

''اے ہمارے پروردگار! تُو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے''۔

8965 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ، عَنْ عَمٍّ لَهُ، عَنْ اَبِىْ شُعْبَةَ الْبَكْرِيِّ قَالَ: طُفْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ حَاذَى الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَبِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، فَلَمَّا جَاءَ الْحَجَرَ قَالَ: " (رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) (البقرة: 201) " فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ: سَمِعْتَنِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَهُوَ ذٰلِكَ اَثْنَيْتُ عَلٰى رَبِّي، وَشَهِدْتُ شَهَادَةَ حَقٍّ، وَسَاَلْتُهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ، فَدَعَا هِشَامٌ بِدَوَاةٍ فَكَتَبَهُ

* * ابوشعبہ بکری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ طواف کیا تو وہ رکن یمانی کے مدمقابل آئے' تو میں نے اُنہیں یہ پڑھتے ہوئے سنا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے' ہر قسم کی بھلائی اُسی کے دستِ قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

جب وہ حجرِ اسود کے پاس آئے تو اُنہوں نے یہ دعا پڑھی:

''اے ہمارے پروردگار! تُو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور تُو ہمیں آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے''۔

جب وہ فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا ہے' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے مجھے سنا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو اُنہوں نے فرمایا: یہی کلمات ہیں' جن کے ذریعہ میں نے اپنے پروردگار کی ثناء بیان کی اور میں نے حق بات کی گواہی بھی دے دی' میں نے اُس سے دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی بھی مانگ لی۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو ہشام نامی راوی نے دوات منگوا کر اس روایت کو (یا اس دعا کو) نوٹ کیا۔

8966 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، اَثِقُ بِهِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، هِجِّيرًا حَوْلَ الْبَيْتِ يَقُولُ: " (رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا) (البقرة: 201) عَذَابَ النَّارِ "

* * معمر نے ایک قابلِ اعتماد شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خانۂ کعبہ کے گرد بلند آواز میں یہ پڑھتے ہوئے سنا:

''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی ہمیں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے''۔

بَابُ الْقِرَائَةِ فِي الطَّوَافِ وَالْحَدِيثِ

باب: طواف کے دوران قرأت کرنا' یا بات چیت کرنا

8967 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَدَعِ الْحَدِيثَ، وَلْيَذْكُرِ اللَّهَ، اِلَّا حَدِيثًا لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَدَعَ الْحَدِيثَ كُلَّهُ، اِلَّا ذِكْرَ اللَّهِ وَالْقُرْآنَ

* * عطاء فرماتے ہیں: جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے وہ بات چیت کرترک کردے اور اللہ کا ذکر کرے' البتہ کوئی ایسی بات کرسکتا ہے جس میں کوئی حرج نہ ہو' لیکن مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ آدمی ہر قسم کی بات چیت کو ترک کردے' صرف اللہ کا ذکر کرے اور قرآن کی تلاوت کرے۔

8968 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ عطاء سے منقول ہے۔

8969 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ: اَنَّهُ طَافَ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَطَعَتُ الصَّلَاةُ بِهِمَا، وَقَدْ بَقِيَ لَهُمَا طَوَافَانِ، فَلَمْ يَعُدْ سَعِيدٌ لَهُمَا وَانْصَرَفَ عَلَى خَمْسَةِ اَطْوَافٍ

* * کثیر بن کثیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہوں نے سعید بن جبیر کے ساتھ طواف کیا' تو نماز کی وجہ سے اُن دونوں کو درمیان میں طواف روکنا پڑا' ان دونوں کے ابھی دو چکر باقی تھے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) سعید نے مزید دو مرتبہ طواف نہیں کیا' بلکہ پانچ مرتبہ کے چکروں کے بعد ہی واپس تشریف لے گئے۔

8970 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، عَمَّنْ طَافَ مَعَ اَبِي الشَّعْثَاءِ فَقَطَعَتْ بِهِ الصَّلَاةُ، وَقَدْ بَقِيَ مِنْ طَوَافِهِ شَيْءٌ، فَلَمْ يَعُدْ لِمَا بَقِيَ، وَحَسِبْتُ اَنَّهُ انْصَرَفَ عَلَى خَمْسَةِ اَطْوَافٍ

* * سلیمان احول ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: اُس نے ابوشعثاء کے ساتھ طواف کیا' نماز کی وجہ سے درمیان میں طواف روکنا پڑا' اُن کے طواف کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا' لیکن اُنہوں نے باقی رہ جانے والے حصہ کو بعد میں پورا نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے پانچ چکروں کے بعد طواف ختم کردیا تھا۔

8971 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَطَعَتِ الصَّلَاةُ بِي، اَتِمَّ مَا بَقِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ لَهُ اِنْسَانٌ: فَانْقَلَبْتُ؟ قَالَ: فَاَوْفِ عَلَى مَا مَضَى فَقُلْتُ: قَطَعَتِ الصَّلَاةُ بِي فَصَلَّيْتُ عِنْدَ الْمَقَامِ، اَوْ مِنْ نَحْوِ دَارِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، اَوْ مِنْ نَاحِيَتِكُمْ؟ قَالَ: دَعْ ذٰلِكَ الطَّوَافَ فَلَا تَعْتَدَّ بِهِ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ صَلَّيْتُ مِنْ

نَاحِيَتِكُمْ، اَلَا اَمْضِي اِذَا انْصَرَفْتُ كَمَا اَنَا عَلٰى وَجْهِي اِلَى الرُّكْنِ وَلَا اَعُدُّهُ شَيْئًا؟ قَالَ: بَلٰى اِنْ شِئْتَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قُلْتُ: الطَّوَافُ الَّذِي تَقْطَعُهُ بِي الصَّلَاةُ وَاَنَا فِيهِ؟ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا تَعْتَدَّ بِهٖ، قُلْتُ: فَعَدَدْتُهٗ اَيُجْزِءُ؟ قَالَ: نَعَمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهِ قَدْ طُفْتَ. وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ يَقُوْلُهٗ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر نماز کی وجہ سے طواف درمیان میں روکنا پڑتا ہے تو کیا میں باقی رہ جانے والے چکروں کو بعد میں پورا کروں گا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: اگر میں ویسے ہی واپس چلا جاتا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: جتنا پہلے گزر چکا ہے اُس کے حساب سے تم اُسے مکمل کرو۔ میں نے دریافت کیا: اگر نماز کی وجہ سے طواف روکنا پڑتا ہے اور میں مقامِ ابراہیم کے پاس یا ابن زبیر کے گھر والی سمت میں یا آپ کی طرف میں نماز ادا کر لیتا ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: تم اُس چکر کو چھوڑ دو گے تم اُسے شمار نہیں کرو گے۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں آپ والی سمت میں نماز ادا کرتا ہوں تو جب میں نماز پڑھ کر فارغ ہوں گا تو کیا میں اسے جاری نہیں رکھ سکتا کیونکہ میرا چہرہ تو حجرِ اسود کے مدمقابل ہے تو کیا میں اسے کچھ شمار نہیں کروں گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر تم چاہو یہاں تک کہ بعد میں تم (اسے پورا کرو گے)۔ میں نے دریافت کیا: طواف کا وہ چکر جس کے دوران مجھے نماز کی وجہ سے رکنا پڑا تھا (اُس کا کیا حکم ہوگا؟) انہوں نے جواب دیا: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ تم اُسے شمار نہ کرو۔ میں نے دریافت کیا: اگر میں اُسے شمار کر لیتا ہوں تو کیا یہ جائز ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر اللہ نے چاہا کیونکہ تم وہ چکر لگا چکے ہو۔

عمرو بن دینار بھی اسی بات کے قائل تھے۔

8972 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ اَنْتَ؟ قَالَ: اِذَا رَاَيْتَهٗ قَدْ خَرَجَ وَاَنَا عِنْدَ الرُّكْنِ لَمْ اَطُفْ قُلْتُ: فَخَرَجَ وَقَدْ خَلَّفْتَ الرُّكْنَ؟ قَالَ: اِنْ ظَنَنْتَ اَنِّي مُكَمِّلٌ ذٰلِكَ الطَّوَافِ مَضَيْتُ فَطُفْتُ وَاِلَّا قَصَرْتُ قُلْتُ: قَطَعَتِ الصَّلَاةُ بِي سَبْعِي، فَانْصَرَفْتُ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْكَعَ قَبْلَ اَنْ اُتِمَّ سَبْعِي؟ قَالَ: لَا، اَوْفِ سَبْعَكَ، اِلَّا اَنْ تَمْنَعَ الطَّوَافَ فَصَلِّ اِنْ شِئْتَ، حَتّٰى تَتْرُكَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: آپ کیسے ہوں گے (یہاں شاید اصل متن میں کچھ الفاظ ذکر نہیں ہوئے) انہوں نے فرمایا: جب میں اُسے دیکھوں کہ وہ آ گیا ہے اور میں اُس وقت حجرِ اسود کے پاس ہوں تو میں طواف نہیں کروں گا۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ اُس وقت آتا ہے جب آپ حجرِ اسود سے آگے گزر چکے ہوتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اگر تو میں یہ گمان کروں گا کہ میں یہ چکر مکمل کر لوں گا تو میں چلتا رہوں گا ورنہ میں ترک کر دوں گا۔ میں نے دریافت کیا: اگر نماز کی وجہ سے سات چکر پورے نہیں ہو پاتے اور میں واپس آ جاتا ہوں اور پھر میں ارادہ کرتا ہوں کہ میں اپنے سات چکر پورے کرنے سے پہلے نوافل ادا کر لوں؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! تم پہلے سات چکر پورے کرو البتہ اگر کسی اور وجہ سے طواف میں رکاوٹ ہو تو پھر اگر تم چاہو تو نماز ادا کر لو اور اُسے ترک کر دو۔

8973 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ اَجْلِسُ بَعْدَ تَسْلِيمِ الْاِمَامِ اِنْ

قُطِعَ بِي؟ قَالَ: لَا شَيْءَ، وَلَا تَجْلِسُ لِحَدِيثٍ، قُلْتُ: اَقْطَعُ طَوَافِي اِلٰى جِنَازَةٍ اُصَلِّي عَلَيْهَا ثُمَّ اَرْجِعُ؟ قَالَ: لَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ يَقُولُهُ "

❊ ❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مجھے درمیان میں طواف روکنا پڑتا ہے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد میں کتنی دیر تک بیٹھا رہوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: کوئی دیر نہیں ہوگی اور تم کوئی بات چیت کرنے کے لیے نہیں بیٹھو گے۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں نمازِ جنازہ ادا کرنے کے لیے طواف درمیان میں روک سکتا ہوں اور پھر واپس آ جاؤں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

عمرو بن دینار بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

8974 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِنْ قَطَعَتْ بِكَ الصَّلَاةُ طَوَافَكَ فَاَتِمَّ مَا بَقِيَ عَلٰى مَا مَضَى، وَلَا تَرْكَعْ اِنْ قَطَعَتْ بِكَ الصَّلَاةُ طَوَافَكَ حَتّٰى تُتِمَّهُ

❊ ❊ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر نماز کی وجہ سے تمہیں طواف درمیان میں روکنا پڑے تو تم پہلے گزرے ہوئے طواف کی بنیاد پر باقی رہ جانے والے حصہ کو مکمل کرو اور اگر نماز کی وجہ سے تمہیں طواف درمیان میں روکنا پڑا تھا تو تم کوئی نفل نماز اُس وقت تک ادا نہ کرو جب تک طواف مکمل نہیں کر لیتے۔

8975 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ طَافَ اَشْوَاطًا، ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ اَوْ عَرَضَتْ لَهُ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ فَقَالَ: اِنْ كَانَ طَوَافُهُ تَطَوُّعًا فَاِنْ كَانَ وَتْرًا فَاِنَّهُ يُجْزِءُ عَنْهُ، وَاِنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ شَاءَ كَمَّلَ طَوَافَهُ، وَاِنْ كَانَ شَفْعًا اَوْ وَتْرًا ثُمَّ صَلَّى، وَكَانَ يُعْجِبُهُ اَنْ لَا يَخْرُجَ اِلَّا عَلٰى وَتْرٍ مِنْ ذٰلِكَ السَّبْعِ

❊ ❊ ہشام بن حسان نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو طواف کے کچھ چکر لگا لیتا ہے پھر نماز کھڑی ہو جاتی ہے وہ شخص (طواف چھوڑ کر چلا جاتا ہے) تو اس کے بارے میں عطاء نے یہ کہا ہے: اگر تو اُس کا طواف نفلی تھا اور اُس نے طاق تعداد میں چکر لگائے تھے تو یہ اُس کے لیے کفایت کر جائے گا اگر وہ چاہے تو دو رکعت ادا کر لے اور اگر چاہے تو طواف مکمل کر لے لیکن اگر اُس کے چکر جفت تعداد میں تھے یا طاق تعداد میں تھے پھر اُس نے نماز ادا کر لی تو عطاء کو یہ بات پسند تھی کہ وہ شخص سات چکروں میں سے طاق تعداد کے چکر لگانے کے بعد جائے۔

8976 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ: عَمَّنْ طَافَ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ خَمْسَةَ اَشْوَاطٍ، ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ لِلْعَصْرِ، فَاَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنْ طَوَافِهِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ

❊ ❊ ہشام نے اپنے ایک ساتھی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے سعید بن جبیر کے ساتھ پانچ چکر لگائے پھر عصر کی نماز کھڑی ہو گئی تو اُنہوں نے باقی رہ جانے والے طواف کو بعد میں مکمل کیا اور طواف کی دو رکعت عصر کے بعد ادا کیں۔

8977 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَبَدَتْ لَهُ حَاجَةٌ فَلْيَنْصَرِفْ عَلٰى وِتْرٍ وَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَلَا يَعُدُّ لِبَقِيَّةِ سَبْعِهِ

✽ ✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص بیت اللہ کا طواف شروع کرے اور پھر اُسے ضرورت پیش آ جائے' تو وہ طاق تعداد کے چکروں کے بعد جائے اور دو رکعت ادا کرلے' وہ اسے اپنے باقی سات چکروں کے لیے شمار نہیں کرے گا۔

8978 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّهُ قَالَ: اِنْ قَطَعَتِ الصَّلَاةُ بِكَ سَبْعَكَ فَاَتِمَّهُ مِنْ حَيْثُ قَطَعْتَ

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: اگر سات چکروں سے پہلے تمہیں نماز کی وجہ سے طواف روکنا پڑتا ہے' تو تم وہیں سے اُسے مکمل کرو گے' جہاں سے درمیان میں چھوڑا تھا۔

بَابُ الْجُلُوسِ فِي الطَّوَافِ وَالْقِيَامِ فِيهِ

باب: طواف کے دوران بیٹھ جانا یا کھڑے ہونا

8979 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ: يَسْتَرِيحُ الْاِنْسَانُ فَيَجْلِسُ فِي الطَّوَافِ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَكَانَ عَطَاءٌ يَكْرَهُ اَنْ يَقُولَ: دَوْرٌ، قُلْ طَوَافٌ

✽ ✽ امام عبدالرزاق نے ابن جریج کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے دریافت کیا: آدمی طواف کے دوران راحت حاصل کرنے کے لیے بیٹھ سکتا ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ عطاء اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی لفظ چکر استعمال کرے' وہ کہتے تھے: کہ تم طواف کہو۔

8980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي جَمِيلُ بْنُ زَيْدٍ: اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ طَافَ فِي يَوْمٍ حَارٍّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ، ثُمَّ قَعَدَ فِي الْحِجْرِ فَاسْتَرَاحَ، ثُمَّ قَامَ فَاَتَمَّ عَلٰى مَا مَضٰى

✽ ✽ جمیل بن زید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُنہوں نے ایک گرم دن میں طواف کے تین چکر لگائے اور پھر حطیم میں آ کر بیٹھ گئے' اُنہوں نے کچھ دیر آرام کیا' پھر کھڑے ہوئے اور باقی رہ جانے والے طواف کو مکمل کیا۔

8981 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ قَائِمًا فِي الطَّوَافِ قَطُّ اِلَّا عِنْدَ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ

✽ ✽ نافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کبھی بھی طواف کے دوران کھڑے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ وہ حجر اسود کے استلام کے وقت کھڑے ہوتے تھے۔

8982 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوفُ

بِالْبَيْتِ فَيُسْرِعُ الْمَشْيَ

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور تیزی سے چل رہے تھے۔

8983 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ اَنَّ نَافِعًا قَالَ: مَا رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ قَائِمًا فِي الطَّوَافِ قَالَ: وَيُقَالُ بِدْعَةٌ الْقِيَامُ فِي الطَّوَافِ "

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: نافع نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو طواف کے دوران کھڑے ہوئے نہیں دیکھا۔

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: طواف کے دوران کھڑے ہونا بدعت ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَطُوفَ بَعْضَ السَّبْعِ فِي الْحِجْرِ

باب: آدمی کا طواف کے کچھ چکروں میں حطیم کے اندر سے گزرنا

8984 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ طَافَ اِنْسَانٌ بَعْضَ سَبْعِهِ فِي الْحِجْرِ فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ مَا طَافَ فِي الْحِجْرِ اِنْ اَخْطَاَهُ

* * ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اگر کوئی شخص طواف کے سات چکروں کے درمیان میں حطیم کے اندر سے گزر جاتا ہے' تو جتنے چکر اُس نے حطیم کے اندر سے لگائے تھے' اُتنے ہی چکر وہ حطیم کے باہر سے لگائے گا' اگر اُس نے غلطی سے ایسا کیا تھا۔

8985 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَاَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّهُ رَاَى هِشَامَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ يَطُوفُ مِنْ وَرَائِهِ، فَاَرَادَ اَنْ يَدْخُلَ الْحِجْرَ فَيَطُوفَ فِيهِ فَجَذَبَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَتّٰى طَافَ مِنْ وَرَائِهِ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حطیم کے باہر سے طواف کیا تھا۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے ہشام بن عبدالملک کو حطیم کے باہر طواف کرتے ہوئے دیکھا' اُس نے حطیم کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کیا' تاکہ اُس کے اندر طواف کر لے' تو سالم بن عبداللہ نے اُسے کھینچا' یہاں تک کہ اُس نے حطیم کے باہر سے طواف کیا۔

8986 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ شُرَحْبِيلٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَوْ وَلِيتُ مِنَ الْبَيْتِ شَيْئًا لَاَدْخَلْتُ الْحِجْرَ فِيهِ كُلَّهُ، فَلَمْ يُطَفْ مِنْ وَرَائِهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر میرا بیت اللہ کے معاملات میں کوئی عمل دخل ہوتا' تو میں پورے حطیم کو بیت اللہ کا اندر داخل کر دیتا' تو حطیم کے اندر سے طواف نہ کیا جا سکتا۔

بَابُ هَلْ تُجْزِءُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ وَرَاءِ السَّبْعِ

باب: کیا سات چکروں کے بعد' (طواف کے بعد کے نوافل کی جگہ) فرض نماز کفایت کر جائے گی؟

8987 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: بَلَغَنِي اَنَّ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ تُجْزِءُ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ عَلَى السَّبْعِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ سات چکروں کے بعد دو رکعت کی جگہ فرض نماز کفایت کر جاتی ہے۔

8988 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ قَالَ: تُجْزِءُ الْمَكْتُوبَةُ عَنْ رَكْعَتَيِ السَّبْعِ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء فرماتے ہیں: طواف کی دو رکعت کی جگہ فرض نماز کفایت کر جاتی ہے۔

8989 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ

٭٭ اسی کی مانند روایت طاؤس کے حوالے سے منقول ہے۔

8990 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: طُفْتُ مَعَ مُجَاهِدٍ سَبْعًا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ جَلَسْنَا نَنْتَظِرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، فَصَلَّى فَقُلْتُ: اَلَا تَرْكَعُ عَلٰى طَوَافِكَ؟ قَالَ: الْمَكْتُوبَةُ تَكْفِيْنَا

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے مجاہد کے ساتھ عصر کی نماز کے بعد طواف کے سات چکر لگائے' پھر ہم مغرب کی نماز کا انتظار کرنے کے لیے بیٹھ گئے' اُنہوں نے یہ نماز ادا کر لی تو میں نے دریافت کیا: کیا آپ طواف کے بعد والی رکعات ادا نہیں کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: فرض نماز ہمارے لیے کافی ہے۔

8991 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مُرَّةَ الْجُمَحِيِّ: اَنَّهُ طَافَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَالَ: فَاَنْجَزْنَا وَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يُصَلِّ، وَاَنْشَاَ فِي سَبْعٍ اُخَرَ فَقُلْتُ: اِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ عَلٰى سَبْعِكَ. فَقَالَ: اَوَ لَسْنَا قَدْ صَلَّيْنَا؟ ثُمَّ قَالَ: تُجْزِءُ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ السَّبْعِ

٭٭ مسلم بن مرہ جمحی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سورج غروب ہونے سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ طواف کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم اس سے فارغ ہوئے تو نماز کھڑی ہوگئی' ہم نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر وہ کھڑے ہو گئے

اور اُنہوں نے (طواف کے بعد والی دو رکعت) ادا نہیں کیں' اُنہوں نے دوسری مرتبہ سات چکروں کا طواف شروع کر دیا' میں نے دریافت کیا: کیا آپ پہلے والے طواف کی رکعات ادا نہیں کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: کیا ہم نماز ادا نہیں کر چکے ہیں۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: طواف کے بعد والی دو رکعت کی جگہ فرض نماز کفایت کر جاتی ہے۔

8992 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ قَمْطَةَ قَالَ: سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قُلْتُ: فَرَغْتُ مِنَ الطَّوَافِ وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ تَكْفِيكَ لِطَوَافِكَ

٭٭ عمرو بن یحییٰ بن قمطہ بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے دریافت کیا' میں نے کہا: میں طواف سے فارغ ہوتا ہوں اسی دوران نماز کھڑی ہو جاتی ہے' اُنہوں نے فرمایا: یہ نماز تمہارے طواف کے لیے کفایت کر جاتی ہے۔

8993 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: تُجْزِءُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ مِنْ رَكْعَتَيْنِ عَلَى السَّبْعِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: فجر کی دو رکعات طواف کے بعد والی دو رکعات کی جگہ کفایت کر جاتی ہیں۔

8994 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قِيلَ لَهُ: إِنَّ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ تُجْزِءُ مِنْ رَكْعَتَيْنِ عَلَى السَّبْعِ، فَقَالَ: مَا طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا اِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ

٭٭ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے دریافت کیا گیا: طواف کے بعد والی دو رکعات کی جگہ فرض نماز کفایت کر جاتی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے جب بھی طواف کیا اُس کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں۔

8995 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّهُ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلَّى الْمَكْتُوبَةَ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

٭٭ ہشام نے حسن کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد فرض نماز ادا کی اور پھر طواف کے بعد والی دو رکعات بھی ادا کیں۔

8996 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ: فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ رَكَعْتَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ، وَاِنْ شِئْتَ كَفَتْكَ الْمَكْتُوبَةُ، وَاِنْ شِئْتَ رَكَعْتَهُمَا بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

٭٭ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے عصر کے بعد طواف کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو سورج غروب ہونے کے بعد (طواف کے بعد والی دو) رکعات ادا کر لو اور اگر تم چاہو تو مغرب کی فرض نماز تمہارے لیے کفایت کر جائے گی اور اگر تم چاہو' تو فرض نماز کے بعد یہ دو رکعات ادا کر لو۔

8997 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُجْزِءُ سَبْعِي لَا اُصَلِّي حَتّٰى آتِيَ الْبَيْتَ فَاُصَلِّيهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ. اِنْ شِئْتَ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ قَدَّمْتُ رَكْعَتَيِ السَّبْعِ قَبْلَهُ، هَلْ تُجْزِءُ ذٰلِكَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَهُ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا اَدْرِي قَالَ: قُلْتُ: لَا، حَتّٰى اَرْكَعَهُمَا بَعْدَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میرے لیے یہ بات جائز ہوگی؟ کہ میں طواف کے سات چکر لگانے کے بعد نماز ادا نہ کروں' یہاں تک کہ میں بیت اللہ آ ؤں' تو پھر اُن دو رکعات کو ادا کروں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر تم چاہو تو ایسا کر سکتے ہو۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں طواف کے بعد والی دو رکعات پہلے ادا کر لیتا ہوں؟ تو طواف کے بعد دو رکعات کی جگہ یہ کفایت کر جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: سبحان اللہ! مجھے نہیں پتا۔ میں نے کہا: نہیں کرے گا! جب تک میں طواف کے بعد انہیں ادا نہیں کرتا' اُنہوں نے کہا: جی ہاں!

8998 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: ارْكَعْهُمَا حَيْثُ شِئْتَ مَا لَمْ تَخْرُجْ مِنَ الْحَرَمِ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: تم ان دو رکعات کو جب چاہو ادا کر لو' جبکہ تم حرم سے باہر نہ گئے ہو۔

8999 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ اَبِي يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَرَاهُ مَفْتُوحًا فَيَدْخُلَ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَخْرُجَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ الْبَيْتِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد بیت اللہ کا طواف کرتے تھے' وہ اُس کا دروازہ کھلا ہوا دیکھتے تھے' تو اُس کے اندر چلے جاتے تھے اور وہاں نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ باہر آ کر طواف کے بعد والی دو رکعات خانۂ کعبہ کے باہر ادا کرتے تھے۔

9000 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، ثُمَّ يَدْخُلَ الْبَيْتَ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ،

٭٭ سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرنے کے بعد خانۂ کعبہ کے اندر تشریف لے جاتے تھے اور اُس کے اندر طواف کے بعد والی دو رکعات ادا کرتے تھے۔

9001 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ اس کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

9002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْدَلٌ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، اَنَّ طَاوُسًا، وَابْنَ سَابِطٍ: كَانَا يُصَلِّيَانِ عَلٰى كُلِّ اُسْبُوعٍ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَالَ مَنْدَلٌ: فَحَدَّثْتُهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى كُلِّ سَبْعٍ رَكْعَتَيْنِ

٭٭ لیث بیان کرتے ہیں: طاؤس اور ابن سابط' یہ دونوں حضرات طواف کے سات چکروں کے بعد چار رکعات ادا کرتے تھے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر سات چکروں کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

بَابُ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَالصُّبْحِ

باب: عصر اور صبح (کی نماز) کے بعد طواف کرنا

9003 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، اِنْ كَانَ اِلَيْكُمْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ فَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنكُمْ يَمْنَعُ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ اَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ، اَوْ يُصَلِّيَ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ قَالَ: فَقَدِمَ عَبْدُ الْمَلِكِ حَاجًّا، فَمَنَعَ الطَّوَافَ بَعْدَ الصُّبْحِ يَوْمًا اَوْ يَوْمَيْنِ، ثُمَّ اَذِنَ فِيهِ ذٰلِكَ الْحِينَ، فَحُدِّثْنَا اَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ بَلَغَهُ

✵ ✵ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اولادِ عبدالمطلب سے یہ فرمایا: اے عبد مناف کی اولاد! اگر تمہارے اختیار میں رہے تو میں تم میں سے کسی بھی ایسے شخص کو ہرگز نہ پاؤں جو لوگوں میں سے کسی بھی شخص کو بیت اللہ کا طواف کرنے سے یا اس کے پاس نماز ادا کرنے سے روکتا ہو خواہ دن یا رات کا کوئی بھی حصہ ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبدالملک حج کرنے کے لیے آیا تو اُس نے ایک یا دو دن تک صبح کی نماز کے بعد طواف کرنے سے روک دیا پھر اُس نے اس بارے میں اجازت دے دی بعد میں ہمیں پتا چلا کہ اُس تک یہ حدیث پہنچی تھی۔

9004 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَابَيْهِ يُخْبِرُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خَبَرَ عَطَاءٍ - "يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ: لَا اَعْرِفَنَّ مَا مَنَعْتُمْ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ اَنْ يُصَلِّيَ عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ، اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ"

✵ ✵ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اُسی کی مانند نقل کرتے ہیں جس طرح عطاء نے نقل کیا ہے۔ (نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تھا:)

"اے عبدالمطلب کی اولاد! اے عبد مناف کی اولاد! میں یہ ہرگز نہ پاؤں کہ تم لوگوں میں سے کسی بھی شخص کو رات یا دن کے کسی بھی حصہ میں اس گھر کے پاس نماز ادا کرنے سے روکتے ہو"۔

9005 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي اَوْفَى، يَذْكُرُ اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ سَبْعًا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَاجًّا وَمُعْتَمِرًا، فَيَقُومُ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَيَطُوفُ سَبْعًا، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهُ: اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ قُدُومِهِ حَتّٰى اَقَامَ فِينَا، فَقَامَ حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ، فَطَافَ ثُمَّ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَاَصْعَدَ. يَقُولُ: خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ " قَالَ عَطَاءٌ: وَرَاَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوفُ بَعْدَ الصُّبْحِ سَبْعًا، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَرْكَبُ

✵ ✵ ابن ابواوفی یہ بات ذکر کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ترویہ کے دن طواف کے سات چکر

لگاتے ہوئے دیکھا' پھر اُنہوں نے دو رکعات ادا کیں' یہ حج یا عمرہ کے موقع کی بات ہے' پھر ایک مرتبہ اُنہوں نے صبح کی نماز کے بعد سات چکر لگائے اور دو رکعات ادا کیں' ہم نے اُن سے کہا: اُنہوں نے ایسا اس لیے کیا ہوگا کہ وہ اُس وقت آئے ہوں گے' یہاں تک کہ ہمارے درمیان مقیم ہو جائیں' تو (ہمارے درمیان مقیم ہونے کے بعد) وہ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوئے' اُنہوں نے طواف کیا اور دو رکعات ادا کیں' پھر حجر اسود کا استلام کیا اور چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں: یعنی مسجد سے تشریف لے گئے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُنہوں نے صبح کی نماز کے بعد سات مرتبہ طواف کیا' پھر دو رکعات ادا کیں پھر وہ سوار ہوئے (اور چلے گئے)۔

9006 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَالصُّبْحِ وَيُصَلِّي حِينَئِذٍ عَلٰى سَبْعِهِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ عصر اور صبح کی نماز کے بعد طواف کرتے تھے اور طواف کے بعد کی نماز اُسی وقت ادا کر لیتے تھے۔

9007 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرَى بِالطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ بَأْسًا، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حِينَئِذٍ

٭٭ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عصر کے بعد طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے وہ دو رکعات اُسی وقت ادا کر لیتے تھے۔

9008 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ طَافَ مَعَ عُمَرَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ بِالْكَعْبَةِ فَلَمَّا فَرَغَ عُمَرُ مِنْ طَوَافِهِ نَظَرَ فَلَمْ يَرَ الشَّمْسَ فَرَكِبَ، وَلَمْ يُسَبِّحْ حَتّٰى اَنَاخَ بِذِي طُوًى، فَسَبَّحَ رَكْعَتَيْنِ عَلٰى طَوَافِهِ

٭٭ عبدالرحمٰن بن عبدقاری بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے صبح کی نماز کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کیا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ طواف کر کے فارغ ہوئے' تو اُنہوں نے جائزہ لیا' تو اُنہیں سورج نظر نہیں آیا' وہ سوار ہو گئے اُنہوں نے (طواف کے بعد والی رکعات) کے نوافل ادا نہیں کیے' یہاں تک کہ ذی طویٰ میں اُنہوں نے اپنے جانور کو بٹھایا اور طواف کے بعد والی دو رکعات اُس وقت ادا کیں۔

9009 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدًا يَطُوفَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ سَبْعًا وَاحِدًا، ثُمَّ يَجْلِسَانِ وَلَا يُصَلِّيَانِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر اور مجاہد کو دیکھا: ان حضرات نے عصر کے بعد سات مرتبہ طواف کیا' پھر یہ دونوں حضرات بیٹھ گئے اور انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد والی نماز) ادا نہیں کی۔

9010 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَدِمَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَطَافَ بَعْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ: " انْظُرُوا كَيْفَ يَصْنَعُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ سَبْعِهِ قَعَدَ، فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

✻ ✻ ابن ابونجیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حج کے لیے یا شاید عمرہ کرنے کے لیے آئے، اُنہوں نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا۔ راوی نے کہا کہ تم اس بات کا جائزہ لو کہ یہ کیا کرتے ہیں؟ جب وہ سات چکر لگانے کے بعد فارغ ہوئے تو بیٹھ گئے جب سورج نکل آیا تو اُس کے بعد اُنہوں نے دو رکعات ادا کیں۔

9011 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِىْ رَبَاحٍ: عَنِ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ طَافَ بَعْدَ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى قَالَ: مُوْسَى فَاَتَيْتُ نَافِعًا فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: كَذَبَ عَطَاءٌ فَرَجَعْتُ اِلَى عَطَاءٍ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُسْبَى نَافِعٌ، قَالَ مُوْسَى: فَاَتَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: صَدَقَ عَطَاءٌ، كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَطُوْفُ بَعْدَ الصُّبْحِ سَبْعًا وَاحِدًا، ثُمَّ يُصَلِّى عَلَيْهِ حِيْنَئِذٍ قَالَ مُوْسَى: فَاَتَيْتُ نَافِعًا فَذَكَرْتُ لَهُ قَوْلَ سَالِمٍ فَسَكَتَ

✻ ✻ موسیٰ بن عقبہ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح سے عصر یا فجر کی نماز کے بعد طواف کرنے کے بارے میں دریافت کیا، تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُنہوں نے عصر کی نماز کے بعد طواف کیا اور (طواف کے بعد والی) نماز ادا کرلی۔

موسیٰ بن عقبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نافع کے پاس آیا اور اُنہیں اس بارے میں بتایا تو اُنہوں نے کہا: عطاء نے غلط کہا ہے۔ میں واپس عطاء کے پاس آیا اور اُنہیں اس بارے میں بتایا، تو عطاء نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے یہ اُس سے پہلے کی بات ہے جب نافع کو قید کیا گیا تھا۔

موسیٰ بن عقبہ بیان کرتے ہیں: میں سالم بن عبداللہ کے پاس آیا، اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: عطاء نے ٹھیک کہا ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صبح کی نماز کے بعد سات مرتبہ طواف کرتے تھے اور پھر اُسی وقت (طواف کے بعد والی) نماز ادا کرلیتے تھے۔ موسیٰ بن عقبہ بیان کرتے ہیں: میں نافع کے پاس آیا اور اُنہیں سالم کے بیان کے بارے میں بتایا، تو وہ خاموش ہوگئے۔

بَابُ قَرْنِ الطَّوَافِ

باب: طواف کو ملا لینا

9012 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَكْرَهُ قَرْنَ الطَّوَافِ، وَيَقُوْلُ: عَلَى كُلِّ سَبْعٍ رَكْعَتَانِ وَكَانَ هُوَ لَا يَقْرِنُ بَيْنَ سَبْعَيْنِ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما طواف کو ملا لینے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ وہ یہ فرماتے: ہر سات چکروں کے بعد دو رکعات ادا کی جائیں گی' وہ دو سات چکروں کو ملا کر نہیں کرتے تھے۔

9013 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ: اَنَّ اَبَاهُ كَانَ لَا يَرَى بِقَرْنِ الطَّوَافِ بَاْسًا، وَرُبَّمَا فَعَلَهُ "

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُن کے والد طواف کو ملانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور بعض اوقات وہ خود بھی ایسا کر لیتے تھے۔

9014 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ لَا يَرَى بِقَرْنِ الطَّوَافِ بَاْسًا، وَيُفْتِي بِهِ وَيَذْكُرُ اَنَّ طَاوُسًا، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ كَانَا يَفْعَلَانِهِ قَالَ: وَسَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً، عَنْ طَوَافِ الْاَسْبُعِ لَيْسَ بَيْنَهُنَّ رُكُوعٌ حَتّٰى يَرْكَعَ عَلَيْهِنَّ رُكُوعَهُنَّ بَعْدَمَا يَفْرَغُ مِنْهُنَّ قَالَ: بَلَغَنِيْ ذٰلِكَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَعَنْ طَاوُسٍ وَمَا اَظُنُّ ذٰلِكَ اِلَّا شَيْئًا بَلَغَهُمَا قُلْتُ: لِعَطَاءٍ: مَا بَلَغَكَ ذٰلِكَ عَنْ غَيْرِهِمَا؟ قَالَ: قَالَ: " وَمَالِي لَوْ فَعَلْتُهُ؟ قَالَ: مَا اَظُنُّ بِذٰلِكَ بَاْسًا لَوْ فَعَلْتَهُ " قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ بَلَغَنِيْ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ الْاَسْبُعَ لَا يَرْكَعُ بَيْنَهُنَّ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء ملا کر طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' وہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے اور یہ بات ذکر کرتے تھے: طاؤس اور مسور بن مخرمہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ایک شخص نے عطاء سے ایسے سات طوافوں کے بارے میں دریافت کیا' جن کے درمیان کوئی رکعت ادا نہیں کی گئی' یہاں تک کہ آدمی اُن سے فارغ ہونے کے بعد اُن سب کی رکعات ایک ہی مرتبہ ادا کرے۔ تو عطاء نے فرمایا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور طاؤس بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور میرا خیال ہے کہ اس بارے میں اُن تک بھی کوئی روایت پہنچی ہوگی۔ (ابن جریج بیان کرتے ہیں:) میں نے عطاء سے دریافت کیا: ان دونوں کے علاوہ آپ تک کیا روایت پہنچی ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر میں ایسا کر لیتا ہوں تو کیا ہو جائے گا؟ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اگر میں ایسا کر لیتا ہوں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے: مجھ تک حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ سات مرتبہ طواف کرتے تھے اور ان کے درمیان (طواف کے بعد والی) رکعات ادا نہیں کرتے تھے۔

9015 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ قَالَ: طُفْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفِطْرِ، فَقَرَنَ ثَلَاثَةَ اَسْبُعٍ فَقُلْتُ: مَا شَاْنُكَ تَقْرِنُ؟ قَالَ: اِنَّهُ لَا يُصَلِّي قَبْلَ صَلَاةِ الْفِطْرِ

* * عبدالکریم بیان کرتے ہیں: میں نے عیدالفطر کے دن نمازِ عید سے پہلے سعید بن جبیر کے ساتھ طواف کیا تو اُنہوں نے تین طواف ملا کے کیے' میں نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ آپ ملا کر طواف کر رہے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: عیدالفطر کی

نماز سے پہلے کوئی اور نماز ادا نہیں کی جاتی۔

9016 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ عَائِشَةَ نَزَلَتْ فِيْ مَسْكَنِ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، فَكَانَتْ تَطُوفُ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، فَاِذَا اَرَادَتِ الطَّوَافَ اَمَرَتْ بِمَصَابِيحِ الْمَسْجِدِ، فَاُطْفِئَتْ جَمِيعًا ثُمَّ طَافَتْ، فَاِذَا فَرَغَتْ مِنْ سَبْعٍ تَعَوَّذَتْ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ، ثُمَّ رَجَعَتْ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَتْ وَطَافَتْ سَبْعًا آخَرَ، فَلَمَّا فَرَغَتْ تَعَوَّذَتْ مِنْهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَقَرَنَتْ ثَلَاثَةَ اَسَابِيعَ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ اِلٰى وَرَاءِ صُفَّةِ زَمْزَمَ، ثُمَّ صَلَّتْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَكَلَّمَتْ، ثُمَّ صَلَّتْ رَكْعَتَيْنِ تَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِكَلَامٍ، وَكَانَ مَعَهَا امْرَاَةٌ مَوْلَاةٌ وَاُمُّ حَكِيمٍ ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ الْعَاصِ، وَاُمُّ حَكِيمٍ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ، قَالَتِ الْمَوْلَاةُ: فَتَذَاكَرْنَا حَسَّانَ، فَتَذَاكَرْنَا نَسَبَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: "ابْنُ الْفُرَيْعَةِ تَسُرُّهُ، فَنَهَتْنَا اَنْ نَسُبَّهُ، وَاَبْرَاَتْهُ اَنْ يَكُونَ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَيْهَا وَقَالَتْ: "اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِقَوْلِهِ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا وَاَجَبْتُ عَنْهُ ... وَعِنْدَ اللّٰهِ فِيْ ذَاكَ الْجَزَاءُ

فَاِنَّ اَبِيْ وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي ... لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ"

وَعَائِشَةُ تُنْشِدُهُمْ هٰذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ وَهِيَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عتبہ بن محمد بن حارث کے ہاں پڑاؤ کیا' وہ عشاء کی نماز کے بعد طواف کیا کرتی تھیں' جب اُن کا طواف کا ارادہ ہوتا تھا تو اُن کی ہدایت کے تحت مسجد کے تمام چراغ بجھا دیئے جاتے تھے پھر وہ طواف کرتی تھیں' جب وہ سات چکروں کے بعد فارغ ہوتی تھیں تو حجراسود اور ملتزم کے درمیان پناہ مانگا کرتی تھیں' پھر وہ واپس حجراسود کے پاس آتی تھیں اُس کا استلام کرتی تھیں اور سات مرتبہ پھر طواف کرتی تھیں' اس سے فارغ ہونے کے بعد حجراسود اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کے درمیان پناہ مانگتی تھیں' پھر وہ واپس آتی تھیں' اس طرح اُنہوں نے تین مرتبہ سات چکروں والا طواف کیا' پھر وہ زمزم کے چبوترے کے دوسری طرف گئیں اور وہاں اُنہوں نے دو رکعت ادا کیں' پھر کوئی بات چیت کی پھر دو رکعت ادا کیں' اُنہوں نے ہر دو رکعت کے درمیان کلام کے ذریعہ فصل پیدا کیا' اُن کے ساتھ ایک خاتون تھی جو کسی کی کنیز تھی' اس کے علاوہ خالد بن العاص کی صاحبزادی اُم حکیم تھی اور عبداللہ بن ابو ربیعہ کی صاحبزادی اُم حکیم تھی' اس کنیز نے یہ بات بیان کی کہ ہم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں بات چیت کی' پھر ہم نے اُن کے نسب کا ذکر کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابن فریعہ اس سے خوش ہوگا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں اُنہیں بُرا کہنے سے منع کیا اور اُنہیں اس چیز سے بری الذمہ قرار دیا' جو اُنہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگایا تھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے یہ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے اس شعر کی وجہ سے اُنہیں جنت میں داخل کر دے گا:

''تم نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہجو کی ہے' میں تمہیں جواب دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی جزاء ملے گی

کیونکہ میرے والد اُن کے والد اور میری عزت (ہم سب کی عزت) تمہارے مقابلہ میں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت

کے بچاؤ کے لیے قربان ہے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیت اللہ کا طواف کرنے کے دوران یہ دو شعر اُن کو سنائے تھے۔

9017 آثارِ صحابہ:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ الْمَكِّيِّ، عَنْ أُمِّهِ: أَنَّهَا طَافَتْ مَعَ عَائِشَةَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ أَسَابِعَ لَا تُصَلِّي بَيْنَهُنَّ فَلَمَّا فَرَغَتْ صَلَّتْ لِكُلِّ سَبْعٍ رَكْعَتَيْنِ

* * محمد بن سائب مکی نے اپنی والدہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیت اللہ کا سات چکروں کا طواف تین مرتبہ کیا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے درمیان نماز ادا نہیں کی' جب وہ فارغ ہوئیں' تو اُنہوں نے ہر سات چکروں کے لیے دو رکعات ادا کیں۔

بَابُ طَوَافِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مَعًا

باب: مردوں اور خواتین کا ایک ساتھ طواف کرنا

9018 آثارِ صحابہ:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّهُ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ، فَأَخْبَرَنِي وَقَالَ: كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ الطَّوَافَ؟ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ . قُلْتُ: أَبَعْدَ الْحِجَابِ؟ قَالَ: إِي لَعَمْرِي أَدْرَكْتُ لَعَمْرِي بَعْدَ الْحِجَابِ، قُلْتُ: كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنَّ يَفْعَلْنَ، كَانَتْ عَائِشَةُ تَطُوفُ حَجْزَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا: انْطَلِقِي بِنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ نَسْتَلِمْ فَجَذَبَتْهَا وَقَالَتْ: انْطَلِقِي عَنْكِ وَأَبَتْ أَنْ تَسْتَلِمَ، وَكُنَّ يَخْرُجْنَ مُسْتَتِرَاتٍ بِاللَّيْلِ، فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ لَا يُخَالِطْنَهُمْ قَالَ: وَلَكِنَّهُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ سُتِرْنَ حِينَ يَدْخُلْنَ، ثُمَّ أُخْرِجَ عَنْهُ الرِّجَالُ قَالَ: وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ ، قُلْتُ: فَمَا حِجَابُهَا حِينَئِذٍ؟ قَالَ: هِيَ فِي قُبَّةٍ لَهَا تُرْكِيَّةٍ عَلَيْهَا غِشَاءٌ لَهَا، بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا قَالَ: وَلكن قَدْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُعَصْفَرًا وَأَنَا صَبِيٌّ "

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ابن ہشام نے خواتین کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کر دیا۔ (ابن جریج بیان کرتے ہیں:) اُنہوں نے مجھے یہ بات بتانے کے بعد یہ کہا: تم خواتین کو طواف کرنے سے کیسے منع کر سکتے ہو جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواتین مردوں کے ساتھ طواف کیا کرتی تھیں۔ میں نے دریافت کیا: کیا حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میری زندگی کی قسم! میں نے تو حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد ہی یہ صورتِ حال پائی ہے۔ میں نے کہا: وہ مردوں کے ساتھ کیسے شامل ہوا کرتی تھیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ ایسا نہیں کیا کرتی تھیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مردوں سے ایک طرف ہو کر طواف کرتی تھیں وہ ان کے درمیان شامل نہیں ہوتی تھیں۔ ایک مرتبہ اُن کی ایک ساتھی خاتون نے کہا: اے اُم المؤمنین! آپ ہمارے ساتھ چلیے تاکہ ہم استلام کر لیں۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُسے کھینچ لیا اور فرمایا: تم چلتی رہو! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے استلام کرنے سے انکار کر دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواتین رات کے وقت پردہ کر کے نکلتی تھیں' وہ مردوں کے ہمراہ اس طرح طواف کرتی تھیں کہ وہ مردوں کے درمیان نہیں آتی تھیں بلکہ جب وہ خانۂ کعبہ میں داخل ہوتی تھیں تو ان کے لیے پردہ کر دیا جاتا تھا اور مردوں کو وہاں سے نکال دیا جاتا تھا۔

عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور عبید بن عمیر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے اس وقت ثبیر پہاڑ کے درمیان میں اعتکاف کیا ہوا تھا۔ (ابن جریج بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اُس موقع پر انہوں نے کتنا پردہ کیا ہوا تھا؟ تو عطاء نے جواب دیا: وہ اپنے ترکی خیمہ میں تھیں جس پر ان کے لیے پردہ ڈالا گیا تھا' وہ پردہ ہمارے اور ان کے درمیان تھا۔ عطاء نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ انہیں معصفر چادر لیے ہوئے دیکھا تھا' میں اس وقت کمسن بچہ تھا۔

9019 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَيْضًا قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَطُوفَ رَاكِبَةً فِیْ خِدْرِهَا، مِنْ وَرَاءِ الْمُصَلِّينَ فِیْ جَوْفِ الْمَسْجِدِ قُلْتُ: اَنَهَارًا اَمْ لَيْلًا؟ قَالَ: لَا اَدْرِی قُلْتُ: اَیُّ سَبْعٍ؟ قَالَ: لَا اَدْرِی

* * عطاء بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہلیہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ مسجد کے اندر نمازیوں کے پرے اپنے پالان میں سوار ہو کر طواف کر لیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا یہ دن کے وقت کی بات تھی' یا رات کے وقت کی بات تھی؟ تو عطاء نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! میں نے دریافت کیا: یہ کون سے والا سال تھا؟ (فتح مکہ کا سال' یا حجۃ الوداع کا سال؟) تو انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

9020 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ زَوْجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَرَآهَا عُمَرُ، وَكَانَتْ طَوِيلَةً، فَقَالَ: اِنَّكِ لَنْ تَخْفِیْ عَلَيْنَا، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَاْكُلُ عَرْقًا، فَمَا وَضَعَهُ حَتّٰی اُوحِیَ اِلَيْهِ: اَنْ قَدْ رُخِّصَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ فِیْ حَوَائِجِكُنَّ لَيْلًا

* * ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت گھر سے باہر نکلیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ لیا' وہ ایک طویل القامت خاتون تھیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ ہم سے چھپ نہیں سکتی ہیں۔ انہوں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گوشت والی ہڈی کھا رہے تھے' ابھی آپ نے اسے رکھا نہیں تھا کہ آپ پر وحی نازل ہو گئی کہ خواتین کے لیے یہ رخصت رکھی گئی ہے کہ وہ قضائے حاجت کے لیے رات کے وقت گھر سے باہر جا سکتی ہیں۔

9021 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: اَرْسَلْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ شَكَوْتُ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي قَالَ: فَطُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ: طُفْتُ وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ: بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ" قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: "حَجزَةٌ مُعْتَزِلَةٌ مَحْجُوزًا بَيْنَهُنَّ وَبَيْنَ الرِّجَالِ بِثَوْبٍ قَالَ: وَالتُّرْكِيَّةُ: قُبَّةٌ صَغِيرَةٌ مِنْ لُبُودٍ تُضْرَبُ فِي الْأَرْضِ"

* * عروہ بن زبیر نے سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی کہ میں بیمار ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سوار ہو کر لوگوں سے پرے ہو کر طواف کرلو۔ سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں: میں طواف کر رہی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ کعبہ کے ایک پہلو میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے آپ سورۂ طور کی تلاوت کر رہے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: لفظ "حجزت" سے مراد الگ تھلگ ہونا ہے یعنی اُن خواتین اور مردوں کے درمیان کپڑے کے ذریعہ پردہ کر دیا گیا تھا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ترکی خیمہ ایک چھوٹا خیمہ ہوتا ہے جو چمڑے سے بنایا جاتا ہے اور اسے زمین میں لگایا جاتا ہے۔

بَابُ أَيِّ حِينٍ يُكْرَهُ الطَّوَافُ، وَحَدُّ الطَّوَافِ، وَالطَّوَافُ بِالصَّغِيرِ

باب: کون سے وقت میں طواف کرنا مکروہ ہے؟ طواف کی حد اور چھوٹے بچہ کے ساتھ طواف کرنا

9022 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَيُكْرَهُ أَنْ يَطُوفَ الْإِنْسَانُ قَبْلَ

9021- صحيح البخاري' كتاب الصلاة' ابواب استقبال القبلة' باب ادخال البعير في المسجد للعلة' حديث:454' صحيح مسلم' كتاب الحج' باب جواز الطواف على بعير وغيره' حديث:2313' صحيح ابن خزيمة' كتاب الصلاة' باب القراءة في صلاة العشاء الآخرة' حديث:502' مستخرج ابي عوانة' كتاب الحج' باب بيان الركوب في الطواف بالكعبة واباحة استلام الركن بالمحجن اذا' حديث:2767' صحيح ابن حبان' كتاب الحج' باب دخول مكة' ذكر الاباحة للمراة الشاكية' حديث:3893' موطا مالك' كتاب الحج' باب جامع الطواف' حديث:824' سنن ابي داؤد' كتاب المناسك' باب الطواف الواجب' حديث:1619' سنن ابن ماجه' كتاب المناسك' باب المريض' حديث:2959' السنن الصغرى' كتاب مناسك الحج' كيف طواف المريض' حديث:2890' السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناسك' اشعار الهدى' باب الطواف على الراحلة' حديث:3775' السنن الكبرى للبيهقي' جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب دخول مكة' باب طواف النساء مع الرجال' حديث:8683' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' مسند النساء' حديث ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:25941' مسند اسحاق بن راهويه' زيادات رواية اهل مكة والمدينة وغيرهم' حديث:1733' مسند ابي يعلى الموصلي' مسند ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:6818' المعجم الكبير للطبراني' باب الياء' هذا ما اسند النساء' ابو الاسود' حديث 19639

الصَّلَاةِ وَالْإِمَامُ يُنْتَظَرُ خُرُوجُهُ؟ قَالَ: مَا يَضُرُّهُ، قُلْتُ: فَفِي صُفْرَةِ الشَّمْسِ فِي الْحِينِ الَّذِي تُكْرَهُ الصَّلَاةُ فِيهِ، إِذَا أَخَّرَ رَكْعَتَيْهِ حَتَّى يَكُونَ حِينٌ لَا تُكْرَهُ الصَّلَاةُ فِيهِ قَالَ: وَمَا يَضُرُّهُ إِذَا لَمْ يُصَلِّ حِينَ تُكْرَهُ الصَّلَاةُ فِيهِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ انسان نماز سے پہلے ایسے وقت میں طواف کرے جب امام کے آنے کا وقت ہو چلا ہو؟ تو عطاء نے کہا: یہ بات آدمی کو نقصان نہیں دے گی۔ میں نے دریافت کیا: پھر سورج زرد ہونے کے وقت جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے (اُس وقت میں طواف بھی مکروہ ہے؟) جبکہ آدمی دو رکعات کو اتنا مؤخر کر دے کہ وہ ایسے وقت میں ادا کی جائیں جس میں نماز ادا کرنا مکروہ نہیں ہوتا۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ چیز بھی آدمی کو نقصان نہیں دے گی اگر آدمی اُس وقت میں نماز ادا نہیں کرتا جس وقت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے۔

9023 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ: أَنَّ طَاوُسًا، وَمُجَاهِدًا، وَعَطَاءً، مَنَعُوهُ أَنْ يَطُوفَ مِنْ وَرَاءِ الْمَقَامِ وَقَالُوا: مَا بَيْنَ الْبَيْتِ وَالْمَقَامِ

* * لیث بیان کرتے ہیں: طاؤس' مجاہد اور عطاء نے اُنہیں اس بات سے منع کیا ہے کہ وہ مقامِ ابراہیم کے پار طواف کریں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: بیت اللہ اور مقامِ ابراہیم کے درمیان سے گزرا جائے گا۔

9024 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْغُلَامُ لَمْ يَبْلُغْ إِنْ يُطَافَ بِهِ بِالْبَيْتِ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ: مَا عَلَيْهِ مَا عَلَى مَنْ عَقَلَ أَنْ لَا يَبْتَغِي الْبَرَكَةَ فِي وُضُوئِهِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: وہ لڑکا جو ابھی بالغ نہیں ہوا' اگر اُسے بیت اللہ کا طواف کروایا جاتا ہے' تو کیا وہ وضو کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس پر یہ لازم نہیں ہے' اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' جو اس کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو' اگر وہ وضو کی برکت کو حاصل نہ کرنا چاہے۔

9025 - اقوالِ تابعین: قَالَ قَالَ سُفْيَانُ: يُجْزِءُ ذَلِكَ السَّبْعُ لَهُمَا جَمِيعًا

* * راوی بیان کرتے ہیں: سفیان ثوری کہتے ہیں: ان دونوں لوگوں کے لیے ساتوں چکر درست ہوں گے۔

9026 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي لُكْرٍ: بِحَقٍّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ طَافَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فِي خِرْقَةٍ

* * سفیان ثوری نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو کپڑے میں اُٹھا کر طواف کیا تھا۔

بَابُ: الطَّوَافُ أَفْضَلُ أَمِ الصَّلَاةُ وَطَوَافُ الْمَجْذُومِ

باب: طواف کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' یا نماز پڑھنا؟ نیز جذام زدہ شخص کا طواف کرنا

9027 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كُنْتُ أَسْمَعُ عَطَاءً يَسْأَلُهُ الْغُرَبَاءُ:

الطَّوَافُ اَفْضَلُ لَنَا اَمِ الصَّلَاةُ؟ فَيَقُولُ: اَمَّا لَكُمْ فَالطَّوَافُ اَفْضَلُ، اِنَّكُمْ لَا تَقْدِرُونَ عَلَى الطَّوَافِ بِاَرْضِكُمْ، وَاَنْتُمْ تَقْدِرُونَ هُنَاكَ عَلَى الصَّلَاةِ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں عطاء کو سن رہا تھا' اجنبی لوگوں نے اُن سے سوال کیا: طواف کرنا ہمارے لیے زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا نماز پڑھنا؟ تو عطاء نے فرمایا: تم لوگوں کے لیے طواف کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' کیونکہ تم لوگ اپنی سرزمین پر طواف نہیں کر سکتے' جبکہ تم وہاں نماز پڑھ سکتے ہو۔

9028 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْاَلُهُ: الصَّلَاةُ اَفْضَلُ لِلْغُرَبَاءِ اَمِ الطَّوَافُ؟ فَقَالَ لَهُ اَنَسٌ: بَلِ الصَّلَاةُ وَالِاسْتِمْتَاعُ بِالْبَيْتِ اَفْضَلُ

9028- ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ وہ مدینہ منورہ آئے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھ کر اُن سے دریافت کیا کہ باہر سے آنے والے لوگوں کے لیے (حرم شریف میں) نماز پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا طواف کرنا؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: بلکہ نماز پڑھنا اور بیت اللہ سے نفع حاصل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

9029 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ لِلْغُرَبَاءِ اِذَا رَآهُمْ يُصَلُّونَ: انْصَرِفُوا فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ

9029- سالم بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو باہر سے آنے والے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے دیکھا کہ جب انہوں نے اُن لوگوں کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تم لوگ اسے ختم کرو اور بیت اللہ کا طواف کرو۔

9030 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَطَاءٍ قَالَا: اِذَا اَقَامَ الْغَرِيبُ بِمَكَّةَ اَرْبَعِينَ يَوْمًا كَانَتِ الصَّلَاةُ اَفْضَلَ لَهُ مِنَ الطَّوَافِ

9030- حسن بصری اور عطاء فرماتے ہیں: جب باہر سے آنے والا شخص مکہ میں چالیس دن تک مقیم رہے تو اُس کے لیے طواف کرنے کے مقابلہ میں نماز پڑھنا زیادہ فضیلت رکھے گا۔

9031 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، مَرَّ بِامْرَاَةٍ مَجْذُومَةٍ وَهِيَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهَا: يَا اَمَةَ اللّٰهِ، لَا تُؤْذِي النَّاسَ، لَوْ جَلَسْتِ فِي بَيْتِكِ فَفَعَلَتْ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنَّ الَّذِي كَانَ نَهَاكِ قَدْ مَاتَ فَاخْرُجِي فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِاَنْ اُطِيعَهُ حَيًّا وَاَعْصِيَهُ مَيِّتًا

9031- عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک جذام زدہ عورت کے پاس سے گزرے جو بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی تو انہوں نے اُس عورت سے فرمایا: اے اللہ کی بندی! تم لوگوں کو اذیت نہ پہنچاؤ' اگر تم اپنے گھر میں

بیٹھی رہوتو یہ زیادہ مناسب ہے۔ تو وہ عورت اپنے گھر میں جا کر بیٹھ گئی' بعد میں ایک شخص اُس کے پاس سے گزرا تو اُس نے کہا کہ تمہیں جن صاحب نے منع کیا تھا اُن کا تو انتقال ہو گیا ہے' اب تم باہر نکل جاؤ۔ تو اُس عورت نے کہا: میں ایسی عورت نہیں بنوں گی کہ میں اُن کی زندگی میں تو اُن کی اطاعت کرتی اور اُن کے انتقال کے بعد اُن کی نافرمانی کروں۔

بَابُ تَقْبِيلِ الرُّكْنِ

باب: حجرِ اسود کو بوسہ دینا

9032 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تَقْبِيلُ الرُّكْنِ؟ قَالَ: حَسَنٌ

9032- ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: حجرِ اسود کو بوسہ دینے کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ اچھا کام ہے!

9033 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الرُّكْنَ وَكَانَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُقَبِّلُكَ وَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ، وَاَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ رَبِّي، وَلٰكِنْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ فَقَبَّلْتُكَ

9033- عبداللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا اُنہوں نے حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور یہ فرمایا: اللہ کی قسم! میں یہ جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو' میں تمہیں بوسہ نہ دیتا' میں یہ جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے' اس لیے میں تمہیں بوسہ دے رہا ہوں۔

9034 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلٰكِنْ رَاَيْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَقْبَلَ الرُّكْنَ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَاَنَّكَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ قَالَ: ثُمَّ قَبَّلَهُ

9034- سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حجرِ اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا' وہ یہ فرما رہے تھے: اللہ کی قسم! میں یہ جانتا ہوں کہ تم صرف ایک پتھر ہو' لیکن میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے اعتناء کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

مکحول نے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجرِ اسود کی طرف رُخ کیا اور یہ بات بیان کی: میں یہ جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو' تم نہ نقصان کر سکتے ہو' نہ نقصان دے سکتے ہو' اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا

ہوتا تو میں بھی تمہیں بوسہ نہ دیتا۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے بوسہ دیا۔

9036 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، وَغَیْرُ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ثُمَّ اِنَّهُ مَسَحَ الرُّكْنَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ قَبَّلَهُ

* * حضرت عبداللہ بن عباس کے بارے میں عکرمہ نے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اپنے کپڑے کے ذریعے حجر اسود کو پونچھا اور پھر اس کو بوسہ دیا۔

بَابُ التَّعَوُّذِ بِالْبَيْتِ

بیت اللہ کے ساتھ چمٹ جانا

9037 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهُ لَمْ يَرَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَلَا جَابِرًا وَلَا اَبَا سَعِيدٍ وَلَا ابْنَ عُمَرَ يَلْتَزِمُ اَحَدٌ مِنْ زَمْزَمَ الْبَيْتِ، قُلْتُ: اَبَلَغَكَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمَسُّ شَيْئًا مِنْ بَاطِنِهَا اَوْ مِنْ اَدْرَاجِهَا يَتَعَوَّذُ بِهٖ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: وَلَا عَنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: وَلَا رَاَيْتَ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَفَتَعَلَّقُ اَنْتَ بِالْبَيْتِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اَضَعُ يَدِی فِیْ قِبَلِ الْبَيْتِ وَلَا اَمَسُّهُ صِرْهَمًا، قُلْتُ: فَخَارِجَ الْبَيْتِ تُعَلَّقُ بِهٖ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: وَلِمَ تَعَوَّذْتَ بِشَیْءٍ مِنْهُ لَمْ اُبَالِ بَاَيِّهٖ تَعَوَّذْتَ، لَمْ اَتَّبِعْ حِينَئِذٍ شَيْئًا

* * عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ نہیں مانگا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ حضرت جابر حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم ان میں سے کسی بھی شخص کو بیت اللہ کی چوکھٹ سے چمٹتے ہوئے نہیں دیکھا۔

میں نے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے اندرونی حصہ میں سے کسی چیز کو چھوا ہو یا اُس کی سیڑھیوں میں سے کسی کو چھوا ہو اور اُس کے ذریعہ پناہ حاصل کرنی چاہی ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ کے اصحاب میں سے بھی کسی سے روایت منقول نہیں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: آپ نے صحابہ کرام میں سے بھی کسی کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: تو کیا آپ بیت اللہ کے ساتھ چمٹ جائیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن میں اپنے ہاتھ خانۂ کعبہ کی طرف کروں گا لیکن میں اُسے چھوؤں گا نہیں۔ میں نے دریافت کیا: کیا خانۂ کعبہ کے باہر اُس کے ساتھ چمٹا جا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُنہوں نے یہ بھی کہا: تم اس میں سے کسی چیز کی پناہ کیوں لو گے (یعنی اُس کے ساتھ کیوں چمٹو گے؟) میں اس بات کی پروا نہیں کروں گا کہ تم کون سے حصہ کے ساتھ چمٹے ہو اس میں میں بطورِ خاص کسی کی پیروی نہیں کروں گا۔

9038 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، اَنَّهُ تَعَوَّذَ بِالْبَيْتِ، فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: اَتَدْرِىْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَنْ اَوَّلُ مَنْ صَنَعَ هٰذَا؟ قَالَ: لَا قَالَ عَجَائِزُ قَوْمِكَ، عَجَائِزُ قُرَيْشٍ قَالَ: فَحَسِبْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ تَرَكَ ذٰلِكَ بَعْدُ

* * عبدالملک بن مروان کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بیت اللہ کے ساتھ چمٹ گیا' تو حارث بن عبداللہ نے اُسے کہا: اے امیرالمؤمنین! کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ سب سے پہلے ایسا کس نے کیا تھا؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حارث نے کہا: آپ کی قوم کی بوڑھی عورتوں نے کیا تھا' قریش کی بوڑھی عورتوں نے کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ عبدالملک نے اُس کے بعد یہ عمل ترک کردیا۔

9039 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِىِّ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک رُکنِ یمانی پر رکھا تھا۔

9040 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ: اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ

* * معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُن کے والد حجرِاسود اور خانۂ کعبہ کے دروازے کے درمیان (خانۂ کعبہ کے ساتھ) چمٹ جایا کرتے تھے۔

9041 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: وَيُكْرَهُ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ جَبْهَتَهُ عَلَى الْبَيْتِ وَلٰكِنْ يَدَهُ

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ آدمی اپنی پیشانی خانۂ کعبہ کے اوپر رکھ دے' اُسے اپنا ہاتھ رکھنا چاہیے۔

9042 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَيُّوْبَ يُلْصِقُ بِالْبَيْتِ صَدْرَهُ وَيَدَيْهِ

* * معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنا سینہ اور دونوں ہاتھ بیت اللہ کے ساتھ ملائے ہوئے تھے۔

9043 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِىِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: طُفْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو، فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ السَّبْعِ رَكَعْنَا فِىْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ، فَقُلْتُ: اَلَا تَتَعَوَّذُ؟ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ثُمَّ مَشٰى فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ، ثُمَّ قَامَ بَيْنَ الْحَجَرِ وَالْبَابِ فَاَلْصَقَ صَدْرَهُ وَيَدَيْهِ وَخَدَّهُ اِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ

* * عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا' جب ہم ساتویں چکر سے فارغ ہوئے' تو ہم نے خانۂ کعبہ کے پیچھے (طواف کے بعد کی دو رکعت) ادا کریں۔ میں نے کہا: کیا آپ پناہ نہیں لیں گے؟ تو اُنہوں نے کہا: میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر وہ کچھ چلے اور اُنہوں نے حجرِاسود

کا استلام کیا' پھر وہ حجر اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کے درمیان کھڑے ہوئے' اُنہوں نے اپنا سینہ' دونوں ہاتھ اور اپنے رخسار اُس کے ساتھ ملا دیئے اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

9044 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ طَافَ مُحَمَّدٌ - جَدُّهُ - مَعَ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَلَمَّا كَانَ سَبْعُهُمَا، قَالَ مُحَمَّدٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ حَيْثُ يَتَعَوَّذُوْنَ: اسْتَعِذْ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلَمَّا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ، تَعَوَّذَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ، وَاَلْصَقَ جَبْهَتَهُ وَصَدْرَهُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰذَا

* * عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: اُن کے دادا محمد اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کر رہے تھے' جب ساتواں چکر مکمل ہوا' تو محمد نے عبداللہ سے کہا' یعنی اُس وقت کہ جب لوگ پناہ مانگا کرتے تھے' کیا آپ بھی پناہ مانگیں گے (یعنی خانۂ کعبہ کے ساتھ چمٹ جائیں) تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں شیطان سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ جب اُنہوں نے حجر اسود کا استلام کر لیا' تو وہ حجر اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کے درمیان چمٹ گئے' اُنہوں نے اپنی پیشانی اور سینہ بیت اللہ کے ساتھ ملا دیا اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

9045 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: جِئْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلٰى يَدِ عِكْرِمَةَ مَوْلَاهُ، فَقُلْتُ: اَسَاحِرَانِ تَظَاهَرَا، اَمْ سِحْرَانِ؟ فَلَا يُرْجِعُهُمَا، فَقَالَ عِكْرِمَةُ: سَاحِرَانِ تَظَاهَرَا اُكْثِرُتُ عَلَيْهِ

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' وہ اُس وقت حجر اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کے درمیان خانۂ کعبہ کے ساتھ چمٹے ہوئے تھے' اُنہوں نے اپنے غلام کے ہاتھ کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ میں نے دریافت کیا: (قرآن میں سورہ قصص' آیت: 48 میں الفاظ کیا ہیں) ''دو جادوگر''، یا ''دو جادو'' ہیں؟ تو اُنہوں نے کوئی جواب نہیں دیا' تو عکرمہ نے کہا: ''دو جادوگر'' کے الفاظ ہیں' میں ہمیشہ یہی پڑھتا ہوں۔

9046 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ قُلْتُ: "اِذَا طُفْتَ بَيْنَ السَّادِسِ وَالسَّابِعِ؟ قُلْتُ: فَالْتَزِمْ بِالْبَيْتِ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ، ثُمَّ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ"

* * سعید بن عبدالعزیز نے مکحول کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں یہ کہتا ہوں: جب میں چھٹے اور ساتویں چکر کے درمیان ہوں گا' تو میں حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان خانۂ کعبہ کے ساتھ چمٹ جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگوں گا۔

9047 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذَا الْمُلْتَزَمُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حجر اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کے درمیان چمٹنے کی جگہ ہے۔

9048 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّهُ كَانَ يُلْصِقُ بِالْبَيْتِ صَدْرَهُ وَيَدَهُ وَبَطْنَهُ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنا سینہ اور اپنا ہاتھ اور اپنا پیٹ خانۂ کعبہ کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

9049 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ لَا يَلْتَزِمُ شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ بیت اللہ کے کسی بھی حصہ کے ساتھ اپنا جسم نہیں لگاتے تھے۔

9050 - آثارِ صحابہ: وَاَمَّا ابْنُ جُرَيْجٍ فَقَالَ: حُدِّثْتُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ وہ حجر اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کے درمیان لپٹ جایا کرتے تھے۔

9051 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ لَا يَلْزَمُ شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ

٭٭ ایوب نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خانۂ کعبہ کے کسی بھی حصہ کے ساتھ نہیں چمٹتے تھے۔

9052 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ الْاَسْوَدِ يَقُولُ: رَاَيْتُ مُجَاهِدَ مَرَّ بِرَجُلٍ قَائِمٍ يَدْعُو بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ، فَمَسَّهُ بِيَدِهِ، وَقَالَ: الْزَمْ، الْزَمْ

٭٭ عثمان بن اسود بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو حجر اسود اور خانۂ کعبہ کے درمیان کھڑا دعا کر رہا تھا تو انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اسے چھو کر اس سے کہا کہ ساتھ لپٹ جاؤ، ساتھ لپٹ جاؤ۔

بَابُ دُعَاءِ النَّاسِ بِاَبْوَابِ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے دروازوں پر لوگوں کو بلانا

9053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ بَلَغَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بَعْضَ اَصْحَابِهِ كَانَ يَسْتَقْبِلُ الْبَيْتَ حِينَ يَخْرُجُ وَيَدْعُو؟ قَالَ: لَا ثُمَّ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ قَالَ لِبَعْضِ مَنْ يَسْتَقْبِلُ الْبَيْتَ كَذٰلِكَ - يَدْعُو اِذَا خَرَجَ عِنْدَ خُرُوجِهِ -: لِمَ يَصْنَعُونَ؟ هٰذَا صَنِيعُ الْيَهُودِ فِي كِتَابِهِمْ، ادْعُوا فِي الْبَيْتِ مَابَدَا لَكُمْ، ثُمَّ اخْرُجُوا

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ یا آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی شخص جب خانۂ کعبہ کی طرف جانے کے لیے نکلتا تھا تو لوگوں کو بلاتا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! پھر اُنہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس طرح خانۂ کعبہ جانے والے کسی شخص سے کہا تھا کہ جو لوگوں کو اپنے نکلنے کے وقت بلا رہا تھا کہ تم لوگ ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس طرح تو یہودی اپنی کتاب کے بارے میں کرتے ہیں' تم اس گھر میں جتنا مناسب لگے دعا کرو اور پھر چلے جاؤ۔

9054 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا حَاذَى بَابًا فِيْ دَارِ يَعْلَى عِنْدَ الْحَنَّاطِينَ، اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا، وَخَرَجْنَ اِلَيْهِ بَنَاتُ غَزْوَانَ وَكُنَّ مُسْلِمَاتٍ - فَيَدْعُونَ مَعَهُ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ جب ''حناطین'' کے قریب یعلیٰ کے گھر کے دروازہ کے مدمقابل تھے' تو آپ نے بیت اللہ کی طرف رُخ کر کے دعا کی' اسی دوران غزوان کی صاحبزادیاں نکل کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں' وہ مسلمان ہو چکی تھیں' تو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دعا میں حصہ لیا۔

9055 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ يَزِيدَ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ طَارِقِ بْنِ عَلْقَمَةَ، اَخْبَرَهُ، عَنْ اُمِّهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا حَاذَى مَكَانًا مِنْ دَارِ يَعْلَى - نَسِيَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ - اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ دَعَا

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكُنْتُ اَنَا اَطُوفُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ الدَّارِيُّ حَتّٰى اِذَا جِئْنَا ذٰلِكَ الْمَكَانَ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ دَعَا، وَقَالَ: قَدْ بَلَغَنِيْ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ شَيْءٌ

* عبدالرحمٰن بن طارق بن علقمہ اپنی والدہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب یعلیٰ کے گھر والے حصہ کے مدمقابل ہوئے' تو آپ نے خانۂ کعبہ کی طرف رُخ کیا اور پھر دعا کی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں اور عبداللہ بن کثیر داری طواف کر رہے تھے' یہاں تک کہ ہم اُس جگہ پر آئے تو عبداللہ بن کثیر نے بیت اللہ کی طرف رُخ کیا اور دعا کی اور یہ بات بتائی کہ اس جگہ کے حوالے سے مجھ تک ایک روایت پہنچی ہے۔

بَابُ دُخُولِ الْبَيْتِ وَالصَّلَاةِ فِيهِ

باب: خانۂ کعبہ کے اندر جانا اور نماز ادا کرنا

9056 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اِنَّمَا اُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ، وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُولِهِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُولِهِ

وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ

نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْقِبْلَةِ، فَقَالَ: هَذِهِ الْقِبْلَةُ قُلْتُ: مَا نَوَاحِيهِ؟ أَفِي زَوَايَاهُ؟ قَالَ: بَلْ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ وَحَسِبْتُ أَنِّي رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا، وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي الْقِبْلَةِ

⁂ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ تم لوگوں کو طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے' تم لوگوں کو خانۂ کعبہ کے اندر جانے کا حکم نہیں دیا گیا؟ تو عطاء نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما لوگوں کو اس کے اندر جانے سے منع نہیں کرتے تھے لیکن میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بتائی کہ جب آپ خانۂ کعبہ کے اندر تشریف لے کر گئے تو آپ نے اس کے تمام کناروں میں دعا کی لیکن آپ نے خانۂ کعبہ کے اندر نماز ادا نہیں کی' یہاں تک کہ آپ باہر تشریف لے آئے' جب آپ باہر تشریف لے آئے تو آپ نے قبلہ کی طرف رُخ کر کے دو رکعت ادا کیں اور ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا اُس کے تمام کناروں میں' یا اُس کے تمام گوشوں میں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: خانۂ کعبہ کی ہر ایک سمت میں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں خیال ہے کہ میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ وہ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے اور اُنہوں نے اس کے تمام کناروں کے اندر دعا کی' لیکن اس کے اندر نماز ادا نہیں کی' پھر وہ باہر تشریف لائے اور اُنہوں نے قبلہ کی طرف رُخ کر کے دو رکعت ادا کی۔

9057 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ يُخْبِرُ، أَنَّ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُهُ أَنَّهُ: دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ بِالْبَيْتِ حِينَ دَخَلَهُ، وَلَكِنْ حِينَ خَرَجَ فَنَزَلَ، رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ

⁂ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہونے کے بعد خانۂ کعبہ کے اندر کوئی نماز ادا نہیں کی' جب آپ باہر نکلے تو نیچے اُترے اور آپ نے خانۂ کعبہ کے دروازہ کے قریب دو رکعات ادا کیں۔

9058 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَدَعَا فِي نَوَاحِيهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

⁂ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہوئے' آپ نے اُس کے تمام کناروں میں دعا کی' پھر آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے دو رکعت ادا کیں۔

9059 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: ائْتَمَّ بِهِ كُلِّهِ، وَلَا تَجْعَلْ شَيْئًا مِنْهُ خَلْفَكَ

* * سماک حنفی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم خانۂ کعبہ کے ہر حصہ کی پیروی کرو اور کسی بھی حصہ کو اپنی پشت کی طرف نہ رکھو۔

9060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي فِي الْبَيْتِ، فَاِذَا خَرَجَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ خانۂ کعبہ کے اندر نماز ادا نہیں کرتے تھے وہ باہر آ کر دو رکعات ادا کرتے تھے۔

9061 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ صَلَّى فِيهِ

* * زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہوئے' پھر آپ باہر تشریف لائے' زہری نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر نماز ادا کی تھی۔

9062 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي فِيهِ قَالَ عَطَاءٌ: وَاَنَا اُصَلِّي فِيهِ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ بَعْضِ، الْحَجَبَةِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْبَيْتِ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيْنَ بَلَغَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى مِنَ الْبَيْتِ؟ فَخُطَّ لِي كَمَا حَفِظْتَ؟ قَالَ: وَكَانَ فِي الْبَيْتِ سِتُّ اُسْطُوَانَاتٍ قَالَ: فَبَلَغَنِي اَنَّهُ صَلَّى بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ، حَيْثُ جَعَلَ الْحَلْقَةَ قُلْتُ: اَكُنْتَ مُصَلِّيًا فِيهِ مُسْتَقْبِلًا كُلَّ قِبْلَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَنَا اُصَلِّي فِيهِ

* * ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو خانۂ کعبہ کے اندر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: میں بھی اُس کے اندر نماز ادا کر لیتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے خانۂ کعبہ کے کسی متولی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔ میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ تک یہ روایت کیسے پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی' آپ کو جس طرح یاد ہے تو آپ میرے لیے لکیر لگا کر نشاندہی کر دیں؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ خانۂ کعبہ کے اندر چھ ستون تھے' مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کی تھی اُس جگہ جہاں حلقہ بن جاتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ اُس جگہ پر کھڑے ہو کر خانۂ کعبہ کے کسی بھی سمت میں رُخ کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں بھی خانۂ کعبہ کے اندر نماز ادا کر لیتا ہوں۔

9063 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ، عَنْ بِلَالٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ

* * عمرو نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کے اندر دو رکعت ادا کی تھیں۔

9064 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَةٍ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى اَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بِالْمِفْتَاحِ، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى اُمِّهِ، فَاَبَتْ اَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهُ اَوْ لَيَخْرُجَنَّ هٰذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي، فَلَمَّا رَاَتْ ذٰلِكَ اَعْطَتْهُ، فَجَاءَ بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَاُسَامَةُ "، - قَالَ: وَحَسِبْتُهُ قَالَ: عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ: وَحَسِبْتُهُ قَالَ: الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ - فَجَافُوا عَلَيْهِمْ مَلِيًّا قَالَ: وَكُنْتُ رَجُلًا شَابًّا قَوِيًّا، فَبَادَرْتُ النَّاسَ فَبَدَرْتُهُمْ، فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ: اَيْ بِلَالُ: اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ غَيْرُ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ اَنَّهُ قَالَ: نَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَ كَمْ صَلّٰى

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لائے' آپ نے خانۂ کعبہ کے پاس اپنی اونٹنی کو بٹھایا' پھر آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے چابی منگوائی' وہ اپنی والدہ کے پاس تشریف لے گئے' اُن کی والدہ نے اُنہیں چابی دینے سے انکار کر دیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یا تو آپ یہ چابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیں گی' یا یہ تلوار میری پشت سے نکل جائے گی۔ جب اُن کی والدہ نے یہ صورتِ حال دیکھی تو اُنہیں چابی دے دی' وہ اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' اُنہوں نے دروازہ کھولا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا:) اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی تذکرہ کیا تھا۔ یہ حضرات کچھ دیر اندر موجود رہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں اُن دنوں نوجوان اور طاقتور شخص تھا' میں لوگوں کو پھلانگ کر آگے آ گیا' میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خانۂ کعبہ کے دروازہ پر کھڑے ہوئے پایا' میں نے کہا: اے حضرت بلال! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے والے دو ستونوں کے درمیان دو رکعات ادا کی ہیں۔

معمر کے علاوہ دیگر راویوں نے ایوب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے یہ بھول گیا کہ میں اُن سے یہ دریافت کرتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی ہیں؟

9065 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، وَغَيْرُهُ يُحَدِّثُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: " اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ

عَلٰى بَعِيرٍ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَأُسَامَةُ رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الْبَيْتَ أَرْسَلَ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَجَاءَ بِمِفْتَاحٍ إِلَيْهِ، فَفَتَحَهُ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ، فَمَكَثُوا فِي الْبَيْتِ طَوِيلًا، وَأَغْلَقُوا الْبَابَ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَابْتَدَرُوا الْبَيْتَ فَسَبَقَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَآخَرُ مَعَهُ، فَسَأَلَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ، يَسْأَلُ بِلَالًا فَقَالَ: أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَاهُ حَيْثُ صَلَّى، وَلَمْ يَسْأَلْهُ كَمْ صَلَّى " قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ وَجْهِهِ وَجَعَلَ الْبَابَ خَلْفَ ظَهْرِهِ، ثُمَّ مَشَى حَتّٰى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ، ثُمَّ صَلَّى، يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلَالٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ

✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابوملیکہ اور دیگر حضرات کو یہ حدیث نقل کرتے ہوئے سنا ہے' ان میں سے بعض حضرات نے دیگر کے مقابلہ میں کچھ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے:

''فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے اونٹ پر سوار ہو کر تشریف لائے' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پاس تشریف لائے تو آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی' وہ اُس کی چابی لے کر آئے' اُنہوں نے دروازہ کھولا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت اسامہ بن زید حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم خانۂ کعبہ کے اندر چلے گئے' یہ حضرات خاصی دیر تک خانۂ کعبہ کے اندر موجود رہے' ان حضرات نے دروازہ بند کر دیا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس باہر تشریف لائے' تو لوگ تیزی سے بیت اللہ کی طرف لپکے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُن سے آگے نکل آئے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی تھی؟ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اُنہیں وہ جگہ دکھائی' جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی' لیکن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے یہ دریافت نہیں کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی تھیں؟''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب خانۂ کعبہ کے اندر تشریف لے جاتے تھے تو سامنے کی طرف آگے چلے جاتے تھے' وہ دروازے کو اپنی پشت کی طرف رکھتے تھے' پھر وہ چلتے جاتے تھے یہاں تک کہ اُن کے اور دیوار کے درمیان تقریباً تین بالشت کا فاصلہ رہ جاتا تھا' پھر وہ نماز ادا کرتے تھے' وہ اہتمام کے ساتھ اُس جگہ نماز ادا کرتے تھے جس کے بارے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ بتایا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز ادا کی تھی۔

9066 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ أَوْ فِي الْكَعْبَةِ وَسَيَأْتِي آخَرُ يَنْهَاكَ فَلَا تُطِعْهُ يَعْنِي ابْنَ

عَبَّاسٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) خانۂ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔ ایک اور صاحب ہیں جو تمہیں اس سے منع کریں گے تو تم اُن کی بات نہ ماننا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

9067 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَفْصٍ يَقُوْلُ: قَوْلُ ابْنُ عُمَرَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ

٭٭ ابوحفص بیان کرتے ہیں: میرے نزدیک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مقابلہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول زیادہ محبوب ہے۔

9068 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ بَعْضُ الْحَجَبَةِ، اَنَّ نَافِعًا، اَخْبَرَهُ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ الْيَمَانِيَّتَيْنِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یمانی ستونوں کے درمیان نماز ادا کی تھی۔

9069 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، ثُمَّ يَدْخُلِ الْبَيْتَ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرتے تھے پھر خانۂ کعبہ کے اندر تشریف لے جاتے تھے اور طواف کے بعد والی دو رکعات خانۂ کعبہ کے اندر ادا کرتے تھے۔

9070 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَزِيدُ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ: اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ، دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَصَلَّى فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ رَكْعَتَيْنِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ "

٭٭ سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: محمد بن حنفیہ خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تو اُنہوں نے ہر گوشے میں دو رکعات ادا کیں۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: محمد بن جعفر نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تو اُنہوں نے دو رکعات ادا کیں۔

9071 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ بْنُ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي بَيْنَ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَبِلَالٍ حَتّٰى دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا خَشَبَةٌ مُعْتَرِضَةٌ، فَلَمَّا خَرَجَ بِلَالٌ سَاَلْتُهُ، كَيْفَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قَالَ: تَرَكَ

مِنَ الْخَشَبَةِ ثُلُثَهَا عَنْ يَمِينِهِ وَصَلَّى فِي الثُّلُثِ الْبَاقِي قَالَ: قُلْتُ: كَمْ صَلَّى؟ قَالَ: لَمْ اَسْاَلْ بِلَالًا عَنْهَا

* * اشعث بن ابوشعثاء نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لائے' آپ خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہو گئے' خانۂ کعبہ کے اندر چوڑائی کی سمت ایک لکڑی موجود تھی' جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (خانۂ کعبہ کے اندر) کیا کیا تھا؟ تو انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لکڑی کے دوتہائی حصہ کو اپنے دائیں طرف کیا' اور باقی کے ایک تہائی کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی۔

راوی (ابوشعثاء) بیان کرتے ہیں: میں نے اُن (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت نہیں کیا تھا۔

بَابُ لَا يَدْخُلُ بِحِذَاءٍ

باب: (خانۂ کعبہ کے اندر) جوتوں سمیت داخل نہیں ہوا جائے گا

9072 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ قَالُوْا: لَا يُدْخَلُ الْبَيْتُ بِحِذَاءٍ، وَلَا بِسِلَاحٍ، وَلَا خُفَّيْنِ وَكَانَ عَطَاءٌ وَمُجَاهِدٌ يَرَيَانِ الْحَجَرَ مِنَ الْبَيْتِ

* * لیث نے عطاء' طاؤس اور مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: خانۂ کعبہ کے اندر جوتوں سمیت' یا ہتھیار لے کر' یا موزے پہن کر داخل نہیں ہوا جائے گا۔

عطاء اور مجاہد' حطیم کو بھی بیت اللہ کا حصہ سمجھتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الْمِفْتَاحِ

باب: (خانۂ کعبہ کے دروازہ کی) چابی کا تذکرہ

9073 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ: اِئْتِنِي بِمِفْتَاحِ الْكَعْبَةِ فَاَبْطَاَ عَلَيْهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَنْتَظِرُهُ، حَتّٰى اَنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ وَيَقُوْلُ: مَا يَحْبِسُهُ؟ فَسَعَى اِلَيْهِ رَجُلٌ، وَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ الَّتِي عِنْدَهَا الْمِفْتَاحُ - قَالَ: حَسِبْتُهُ. قَالَ: اِنَّهَا اُمُّ عُثْمَانَ - تَقُوْلُ: اِنَّهُ اِنْ اَخَذَهُ مِنْكُمْ لَمْ يُعْطِكُمُوهُ اَبَدًا، فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتّٰى اَعْطَتْهُ الْمِفْتَاحَ، فَاَتَى بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ، ثُمَّ خَرَجَ، وَالنَّاسُ عِنْدَهُ فَجَلَسَ عِنْدَ السِّقَايَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَئِنْ كُنَّا اُوتِينَا النُّبُوَّةَ وَاُعْطِينَا السِّقَايَةَ، وَاُعْطِينَا الْحِجَابَةَ مَا قَوْمٌ بِاَعْظَمَ نَصِيبًا مِنَّا قَالَ: فَكَاَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ مَقَالَتَهُ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَدَفَعَ اِلَيْهِ الْمِفْتَاحَ. وَقَالَ غَيِّبُهُ، فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عُيَيْنَةَ فَقَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيّ يَوْمَئِذٍ حِينَ كَلَّمَهُ فِي الْمِفْتَاحِ: إِنَّمَا أَعْطَيْتُكُمْ مَا تُرْزَءُونَ، وَلَمْ أُعْطِكُمْ مَا تَرْزَءُونَ يَقُولُ: أَعْطَيْتُكُمُ السِّقَايَةَ لِأَنَّكُمْ تَغْرَمُونَ فِيهَا وَلَمْ أُعْطِكُمُ الْبَيْتَ، أَيْ أَنَّهُمْ يَأْخُذُونَ مِنْ هَدِيَّتِهِ قَوْلُ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کعبہ کی چابی میرے پاس لے کر آؤ! اُنہیں آنے میں تاخیر ہوگئی' نبی اکرم ﷺ کھڑے اُن کا انتظار کرتے رہے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی پیشانی سے موتیوں کی مانند پسینہ کے قطرے ٹپکنے لگے' آپ یہی فرماتے رہے کہ وہ آ کیوں نہیں رہا؟ پھر ایک صاحب جلدی سے چلتے ہوئے اُن کی طرف گئے' تو وہ خاتون جس کے پاس چابی تھی' میرا خیال ہے کہ وہ حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں' وہ یہ کہہ رہی تھیں کہ اگر اُنہوں نے (یعنی نبی اکرم ﷺ نے) یہ تم سے لے لی' تو وہ تمہیں یہ کبھی نہیں دیں گے' یہ تکرار ہوتی رہی یہاں تک کہ اُس خاتون نے اُنہیں وہ چابی دے دی' وہ اُسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' نبی اکرم ﷺ نے خانۂ کعبہ کا دروازہ کھولا (کچھ دیر آپ اندر رہے) پھر آپ باہر تشریف لائے' تو لوگ آپ کے گرد اکٹھے ہو گئے' آپ سقایہ کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اگر ہمیں نبوت عطا کر دی گئی اور سقایہ (حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری) عطا کر دی گئی اور حجابہ (خانۂ کعبہ کی کلید برداری) عطا کر دی گئی' تو کسی بھی قوم کو ہم سے زیادہ حصہ نہیں ملے گا' لیکن نبی اکرم ﷺ کو اُن کی یہ بات پسند نہیں آئی' آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور چابی اُنہیں دی اور فرمایا: اسے سنبھال کر رکھو!

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابن عیینہ کو یہ حدیث بیان کی تو اُنہوں نے ابن جریج کے حوالے سے' ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے چابی کے بارے میں یہ بات کی' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: میں نے تمہیں وہ چیز دی ہے جس میں تمہارا خرچ ہوتا ہے' میں تمہیں وہ نہیں دے رہا' جس میں تم پر خرچ کیا جائے۔

(امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:) کہ میں نے تمہیں سقایا کی خدمت دی ہے تاکہ تم اس میں خرچ کرو اور میں نے تمہیں بیت اللہ (کی تولیت) کی خدمت نہیں دی کیونکہ لوگ اس حوالے سے لوگوں سے تحائف وصول کرتے ہیں' یہ امام عبدالرزاق کا بیان ہے۔

9074 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَمَّا دَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِفْتَاحَ إِلَى عُثْمَانَ قَالَ: غَيِّبُوهُ

✽✽ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو (خانۂ کعبہ کی) چابی دی تو ارشاد فرمایا: اسے سنبھال کے رکھنا۔

9075 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعْقِبٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَضَ مِفْتَاحَ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَحَضَرَ النَّاسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَنْ يَتَكَلَّمُ؟، ثُمَّ دَعَا طَلْحَةَ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْمِفْتَاحَ

٭٭ سعید بن میسّب بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے خانۂ کعبہ کی چابی مٹھی میں لی' اُس وقت لوگ موجود تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا کسی کو کوئی اعتراض ہے؟ پھر آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پھر حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ چابی اُن کے سپرد کردی۔

9076 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمِفْتَاحِ الْكَعْبَةِ، فَاَقْبَلَ بِهٖ مَكْشُوفًا حَتّٰى دَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اجْمَعْ لِيَ الْحِجَابَةَ مَعَ السِّقَايَةِ، وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ادْعُوا لِيْ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ، فَدُعِيَ لَهُ، فَدَفَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ، وَسَتَرَ عَلَيْهِ قَالَ: فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ سَتَرَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: خُذُوْهُ يَا بَنِيْ طَلْحَةَ لَا يَنْتَزِعُهُ مِنْكُمْ اِلَّا ظَالِمٌ

٭٭ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو خانۂ کعبہ کی چابی کے ساتھ طلب کیا تو وہ اُسے ساتھ لے کر آئے جبکہ اُس پر کوئی چیز نہیں تھی' اُنہوں نے وہ چابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کی' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر آپ سقایہ کے ساتھ حجابہ کی خدمت بھی ہمیں دے دیں (تو بڑی مہربانی ہوگی)۔ نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی' آپ نے ارشاد فرمایا: عثمان بن طلحہ کو میرے پاس لے کر آؤ! اُنہیں لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے وہ چابی اُن کے سپرد کی اور اُس پر پردہ ڈال دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سب سے پہلے اُس پر پردہ ڈالا تھا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے اولادِ طلحہ! تم اسے حاصل کرلو' یہ تم سے کوئی ظالم شخص ہی چھینے گا۔

بَابُ الصَّلَاةِ فَوْقَ ظَهْرِ الْكَعْبَةِ

باب: خانۂ کعبہ کی چھت پر نماز ادا کرنا

9077 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّهُ كَرِهَ الصَّلَاةَ عَلٰى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ

٭٭ زہری اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ خانۂ کعبہ کی چھت پر نماز ادا کی جائے۔

9078 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُصَلِّي عَلٰى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ بَعْضُ مَنْ يَظْهَرُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: مَا اُحِبُّ ذٰلِكَ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ الْحَجَبَةَ حَانَتِ الصَّلَاةُ وَهُمْ فَوْقَهَا، اَتَكْرَهُ اَنْ يُصَلُّوا فَوْقَهُ سَاعَتَئِذٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَكْرَهُهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص خانۂ کعبہ کی چھت پر چڑھتا ہے' کیا وہ خانۂ کعبہ کی چھت پر نماز ادا کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں اسے پسند نہیں کرتا۔ میں نے دریافت کیا: آپ کے خیال میں اگر خانۂ کعبہ کے متولی خانۂ کعبہ کی چھت پر موجود ہوں اور اسی دوران نماز کا وقت ہو جائے تو کیا آپ اس بات کو مکروہ قرار دیں گے کہ وہ

اُس وقت خانۂ کعبہ کی چھت پر نماز ادا کر لیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں اسے مکروہ قرار دوں گا۔

9079 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ قَوْمًا سَاَلُوا مُعَاوِيَةَ، عَنْ مَكَانٍ لَيْسَ فِيهِ قِبْلَةٌ، فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: ظَهْرُ الْكَعْبَةِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایسی جگہ کے بارے میں دریافت کیا جہاں کسی سمت میں قبلہ نہیں ہوتا' اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ خانۂ کعبہ کی چھت ہے (جہاں کسی بھی طرف رُخ کریں تو سامنا قبلہ نہیں ہوتا)۔

9080 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَتَبَ هِرَقْلُ اِلَى مُعَاوِيَةَ يَسْاَلُهُ عَنْ ثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ: اَيُّ مَكَانٍ اِذَا صَلَّيْتَ فِيهِ ظَنَنْتَ اَنَّكَ لَمْ تُصَلِّ اِلَى الْقِبْلَةِ، وَاَيُّ مَكَانٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ مَرَّةً وَلَمْ تَطْلُعْ فِيهِ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، وَعَنِ الْمَحْوِ الَّذِي فِي الْقَمَرِ؟ قَالَ: فَابْتَغَى مُعَاوِيَةُ عِلْمَ ذٰلِكَ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَعْلَمَهُ مِنْ غَيْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَكَتَبَ فِيهِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ: "اَمَّا الْمَكَانُ الَّذِي اِذَا صَلَّيْتَ فِيهِ ظَنَنْتَ اَنَّكَ لَمْ تُصَلِّ اِلَى الْقِبْلَةِ فَهُوَ ظَهْرُ الْكَعْبَةِ، وَاَمَّا الْمَكَانُ الَّذِي طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ مَرَّةً وَلَمْ تَطْلُعْ فِيهِ قَبْلُ، وَلَا بَعْدُ فَالْبَحْرُ حِينَ فَرَقَهُ اللّٰهُ لِمُوسَى، وَاَمَّا الْمَحْوُ الَّذِي فِي الْقَمَرِ، فَاللّٰهُ تَعَالَى يَقُولُ: (فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ) (الإسراء: 12) فَهُوَ الْمَحْوُ"

٭٭ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہرقل نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور اُن سے تین چیزوں کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ کون سی جگہ ہے جہاں آپ نماز ادا کریں تو آپ کو یوں محسوس ہوگا جیسے آپ نے قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہیں کی؟ اور وہ کون سی جگہ ہے جہاں سورج ایک ہی مرتبہ نکلا تھا اُس سے پہلے یا اُس کے بعد وہ کبھی وہاں طلوع نہیں ہوگا؟ اور چاند میں جو موجود ہے اور چاند کے محو ہونے کے بارے میں دریافت کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب تلاش کیا' وہ یہ چاہتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بجائے کسی اور سے اس کا جواب مل جائے' لیکن وہ اُنہیں نہیں ملا تو اُنہوں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں جوابی خط میں لکھا کہ وہ جگہ جہاں آپ نماز ادا کریں تو آپ کو یوں لگے گا کہ جیسے آپ نے خانۂ کعبہ کی طرف رُخ نہیں کیا' وہ خانۂ کعبہ کی چھت ہے اور وہ جگہ جہاں سورج ایک ہی مرتبہ طلوع ہوا تھا' اُس سے پہلے کبھی طلوع نہیں ہوا اور اُس کے بعد بھی نہیں ہوگا تو وہ سمندر کا وہ حصہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے لیے چیر دیا تھا اور جہاں تک چاند میں ہونے والے محو کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے:

''ہم رات کی نشانی کو مٹا دیتے ہیں''۔

تو یہ ہی محو ہے۔

بَابُ قَرْنَيِ الْكَبْشِ

باب: دُنبے کے دوسینگوں کا بیان

9081 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ بَعْضُ، الْحَجَبَةِ قَالَ: " جَرَّدَ شَيْبَةُ بْنُ عُثْمَانَ الْكَعْبَةَ قَبْلَ الْحَرِيقِ مِنْ ثِيَابٍ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَسَوْهَا اِيَّاهَا، فَخَلَّقَهَا وَطَيَّبَهَا قَالَ: فَتَرَكَ فِيهَا قَرْنَيِ الْكَبْشِ فِىْ ظَاهِرِهَا فِى الْبُنْيَانِ فِىْ نَحْوِ قِبْلَةِ الْمَقَامِ " قُلْتُ: وَمَا تِلْكَ الثِّيَابُ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ نَحْوٍ كِرَارٌ وَخَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: خانۂ کعبہ کے ایک متولی نے مجھے یہ بتایا کہ حضرت شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ نے خانۂ کعبہ میں آگ لگنے سے پہلے اُس سے وہ غلاف اُتارا جو زمانۂ جاہلیت کے لوگوں نے اُس پر چڑھایا تھا تو اُنہوں نے اُس غلاف پر خوشبو لگائی اور اُسے خوشبو میں بسا دیا' اُنہوں نے خانۂ کعبہ کی بنیاد میں مقامِ ابراہیم کی سمت میں موجود دُنبے کے دوسینگوں کو ایسے ہی رہنے دیا۔ میں نے دریافت کیا: وہ کپڑا کون سا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہر قسم کا تھا' کرار بھی تھا اور اُس سے بہتر بھی تھا۔

9082 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ وَسَاَلْتُهُ: هَلْ كَانَ فِى الْبَيْتِ قَرْنَا كَبْشٍ؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَا فِيهِ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَهُمَا؟ قَالَ: حَسِبْتُ وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَابَيْهِ اَنْ قَدْ رَآهُمَا. قَالَ: وَغَيْرُهُ مَا قَدْ رَآهُمَا فِيهِ قَالَ: وَيَقُوْلُوْنَ: اِنَّهُمَا قَرْنَا الْكَبْشِ الَّذِى ذَبَحَ اِبْرَاهِيمُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَتْ صَفِيَّةُ ابْنَةُ شَيْبَةَ: كَانَ فِيهِ قَرْنَا الْكَبْشِ. وَحُدِّثْتُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَا فِيهِ. قَالَ: وَحُدِّثْتُ عَنْ عَجُوْزٍ قَالَ: رَاَيْتُهُمَا فِيهِ بِهِمَا مُغْرَةٌ مَشَقٍ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالحمید بن شیبہ بن عثمان نے مجھے بتایا' میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا خانۂ کعبہ کے اندر دُنبے کے دوسینگ تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ اُس میں تھے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے اُن دونوں کو دیکھا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: میرا خیال ہے کہ عبدالرحمٰن بن بابیہ نے مجھے یہ بات بتائی تھی کہ اُنہوں نے ان دونوں کو دیکھا ہے' جبکہ اُن کے علاوہ دیگر لوگوں نے بھی یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے اُن دونوں کو خانۂ کعبہ میں دیکھا ہے' لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ اُس دنبے کے دوسینگ ہیں جسے حضرت ابراہیم نے قربان کیا تھا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: صفیہ بن شیبہ بیان کرتی ہیں: خانۂ کعبہ میں دُنبے کے دوسینگ موجود تھے اور مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی یہ بات بتائی ہے کہ وہ دونوں اس میں موجود تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: مجھے ایک بوڑھی خاتون کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ میں نے اس میں اُن دونوں کو دیکھا تھا جن پر ہلکے سرخ رنگ کی مٹی لگی ہوئی تھی۔

9083 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ خَالِهِ، عَنْ اُمِّهِ، عَنِ امْرَاَةٍ، مِنْ بَنِىْ سُلَيْمٍ قَالَتْ: سَاَلْتُ عُثْمَانَ: لِمَ اَرْسَلَ اِلَيْكَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ خُرُوْجِهِ مِنَ الْكَعْبَةِ؟ قَالَ:

بَعَثَ اِلَيَّ، فَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ قَرْنَيِ الْكَبْشِ، فَلَمْ آمُرْكَ اَنْ تُخَمِّرَهَا فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِي اَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغَلُ مُصَلِّيًا

٭٭ منصور بن صفیہ نے اپنی سند کے ساتھ بنوسلیم سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ سے باہر تشریف لانے کے بعد آپ کو کیوں بلوایا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیغام دے کر بلوایا اور فرمایا: میں نے دُنبے کے دو سینگ دیکھے ہیں میں نے تمہیں یہ ہدایت نہیں کی تھی کہ تم انہیں ڈھانپ دو کیونکہ بیت اللہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیے جو نمازی کی توجہ کو منتشر کرے۔

بَابُ الْحِلْيَةِ الَّتِي فِي الْبَيْتِ، وَكُسْوَةِ الْكَعْبَةِ

باب: خانۂ کعبہ میں موجود زیورات کا حکم اور خانۂ کعبہ کے غلاف کا بیان

9084 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَوْ اَخَذْنَا مَا فِي هَذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ فَقَسَمْنَاهُ، فَقَالَ لَهُ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: وَاللّٰهِ مَا ذٰلِكَ لَكَ قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ بَيَّنَ مَوْضِعَ كُلِّ مَالٍ، وَاَقَرَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَدَقْتَ

9084- حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم بیت اللہ میں موجود زیورات کو حاصل کر کے اُسے (لوگوں کے درمیان) تقسیم کر دیں تو یہ مناسب ہوگا۔ تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اللہ کی قسم! آپ کو یہ اختیار نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر مال کو خرچ کرنے کی جگہ کے بارے میں بیان کر دیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مال کو یوں ہی رہنے دیا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

9085 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَكْسُوهَا الْقَبَاطِيَّ. قَالَ: وَاَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَاهَا الْقَبَاطِيَّ، وَالْحَبَرَاتِ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَاِنَّ اَوَّلَ مَنْ كَسَاهَا الدِّيبَاجَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَاِنَّ مَنْ اَدْرَكَهَا مِنَ الْفُقَهَاءِ قَالُوا: اَصَابَ مَا نَعْلَمُ لَهَا مِنْ كُسْوَةٍ اَوْفَقَ لَهَا مِنْهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خانۂ کعبہ کے غلاف میں ایک قباطی کپڑا استعمال کیا تھا جبکہ کئی حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کے غلاف میں قباطی اور حبرہ کپڑا استعمال کیا تھا' اس کے علاوہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے بھی یہی کپڑا استعمال کیا تھا' سب سے پہلے عبدالملک بن مروان نے اس پر دیباج کا غلاف چڑھایا تھا' جن فقہاء نے وہ زمانہ پایا تھا اُنہوں نے یہ کہا کہ ہمارے علم کے مطابق خانۂ کعبہ کے غلاف کے لیے یہ سب سے مناسب کپڑا ہے۔

9086 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ تُبَّعًا اَوَّلُ مَنْ كَسَا الْكَعْبَةَ الْوَصَائِلَ فَسُتِرَتْ بِهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَدْ زَعَمَ بَعْضُ عُلَمَائِنَا اِسْمَاعِيلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ تبع (نامی حکمران) نے سب سے پہلے خانۂ کعبہ پر وصائل (یمن کا مخصوص قیمتی کپڑا) کا غلاف چڑھایا تھا جس کے ذریعہ اسے پردہ پوش کر دیا گیا۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ سب سے پہلے اللہ کے نبی حضرت اسماعیل نے اس پر غلاف چڑھایا تھا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

9087 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ اَوَّلُ مَنْ كَسَا الْكَعْبَةَ الدِّيبَاجَ

* * ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلی مرتبہ خانۂ کعبہ پر دیباج کا غلاف چڑھایا تھا۔

9088 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ قَالَتْ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ: اَنَكْسُو الْكَعْبَةَ؟ فَقَالَتْ: الْاُمَرَاءُ يَكْفُونَكُمْ ذٰلِكَ، وَلٰكِنْ طَهِّرْنَهُ اَنْتُنَّ بِالطِّيبِ

* * علقمہ بن ابوعلقمہ اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا ہم (خواتین) خانۂ کعبہ پر غلاف چڑھائیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: تمہاری جگہ حکمران یہ کام کر لیتے ہیں' البتہ تم خوشبو لگا کر اُسے پاک وصاف کر دو۔

بَابُ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

خانۂ کعبہ کی تعمیر

9089 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ: (وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ) (هود: 7) قُلْتُ: "عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ كَانَ الْمَاءُ قَبْلَ اَنْ يُخْلَقَ شَيْءٌ؟ قَالَ: عَلٰى مَتْنِ الرِّيحِ "، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكَانَ يَصْعَدُ اِلَى السَّمَاءِ بُخَارٌ كَبُخَارِ الْاَنْهَارِ، فَاسْتَصْبَرَ، فَعَادَ صَبِيرًا، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: (ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ) (فصلت: 11)، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ عَمْرٌو، وَعَطَاءٌ: فَبَعَثَ اللّٰهُ رِيَاحًا فَصَفَقَتِ الْمَاءَ، فَاَبْرَزَتْ فِي مَوْضِعِ الْبَيْتِ عَنْ خَشَفَةٍ كَاَنَّهَا الْقُبَّةُ، فَهٰذَا الْبَيْتُ مِنْهَا، فَلِذٰلِكَ هِيَ اُمُّ الْقُرٰى قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءٌ: ثُمَّ وَتَّدَهَا اللّٰهُ بِالْجِبَالِ كَيْلَا تُكْفَا قَالَ: وَكَانَ اَوَّلَ جَبَلٍ اَبُو قُبَيْسٍ "

* * سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''اُس کا عرش پانی پر تھا''۔

میں نے دریافت کیا: کسی بھی چیز کے پیدا ہونے سے پہلے پانی کس چیز پر تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہوا کی پشت پر۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نہر کے بخارات کی طرح کچھ بخارات آسمان کی طرف بلند ہوئے' اُنہوں نے ایک گہرے سفید بادل کی شکل اختیار کر لی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''پھر اُس نے آسمان کی طرف استواء کیا' جو ایک دھواں تھا''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو نے اور عطاء نے یہ بات بیان کی ہے: اللہ تعالیٰ نے ہواؤں کو بھیجا' اُنہوں نے پانی کو حرکت دی تو خانۂ کعبہ کی جگہ ٹیلہ سا ظاہر ہوا' جو ایک قبہ کی مانند تھی' تو یہ بیت اللہ اسی جگہ قائم ہوا' اسی لیے اسے ''اُم القریٰ'' کہا جاتا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے' تاکہ یہ اوندھی نہ ہو جائے۔ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جبل ابوقبیس کو پیدا کیا تھا۔

9090 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَوَّارٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ: " لَمَّا اَهْبَطَ اللّٰهُ آدَمَ كَانَ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ وَرَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ، يَسْمَعُ كَلَامَ اَهْلِ السَّمَاءِ وَدُعَائَهُمْ، فَانِسَ اِلَيْهِمْ، فَهَابَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْهُ حَتّٰى شَكَتْ اِلَى اللّٰهِ فِيْ دُعَائِهَا وفِيْ صَلَاتِهَا فَاَخْفَضَهُ اللّٰهُ اِلَى الْاَرْضِ، فَلَمَّا فَقَدَ مَا كَانَ يَسْمَعُ مِنْهُمِ اسْتَوْحَشَ، حَتّٰى شَكَى اِلَى اللّٰهِ فِيْ دُعَائِهِ وَفِيْ صَلَاتِهِ، فَوَجَّهَهُ اِلٰى مَكَّةَ، فَكَانَ مَوْضِعُ قَدَمِهِ قَرْيَةً، وَخُطْوَتِهِ مَفَازَةً حَتّٰى انْتَهَى اِلٰى مَكَّةَ، وَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَاقُوتَةً مِنْ يَاقُوتِ الْجَنَّةِ، فَكَانَتْ عَلٰى مَوْضِعِ الْبَيْتِ الْآنَ، فَلَمْ يَزَلْ يُطَافُ بِهِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ الطُّوفَانَ فَرُفِعَتْ تِلْكَ الْيَاقُوتَةُ، فَبَعَثَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ فَبَنَاهُ، فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ) (الحج: 26) "

✵✵ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو (آسمان سے زمین پر) اُتارا تو اُن کے پاؤں زمین میں تھے اور اُن کا سر آسمان میں تھا' وہ اہلِ آسمان کا کلام اور اُن کی دعائیں سن سکتے تھے' وہ اُن سے مانوس تھے' پھر فرشتوں کو اُن سے ہیبت محسوس ہوئی تو اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی دعا اور اپنی نماز کی شکایت کی' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کا قد زمین کی طرف چھوٹا کر دیا' حضرت آدم علیہ السلام پہلے جو باتیں سنا کرتے تھے جب وہ اُنہیں سنائی نہیں دیں تو اُنہیں وحشت محسوس ہوئی تو اُنہوں نے اپنی نماز اور دعا میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کا رُخ مکہ کی طرف کیا' تو اُن کا ایک قدم ایک بستی میں پڑتا تھا اور ایک قدم میں وہ درمیان کا ویرانہ طے کر لیتے تھے' اسی طرح وہ مکہ پہنچ گئے' اللہ تعالیٰ نے جنت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت کو نازل کیا' وہ اُس جگہ پر موجود تھا' جہاں اب بیت اللہ ہے' اس جگہ کا مسلسل طواف ہوتا رہا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے طوفانِ نوح کو نازل کیا تو وہ یاقوت اُٹھا لیا گیا' پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مبعوث کیا' تو اُنہوں نے اس کی تعمیر نو کی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اور جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ کا تعین کر دیا''۔

9091 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ يَذْكُرُ اَنَّ الْبَيْتَ رُفِعَ يَوْمَ الْغَرَقِ

* * عمر بن حوشب بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ ڈوبنے کے دن (طوفانِ نوح کے موقع پر) خانۂ کعبہ کو اٹھالیا گیا تھا۔

9092 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "قَالَ آدَمُ: اَیْ رَبِّ، مَا لِیْ لَا اَسْمَعُ اَصْوَاتَ الْمَلَائِكَةِ؟ قَالَ: خَطِيئَتُكَ، وَلَكِنِ اهْبِطْ اِلَى الْاَرْضِ، فَابْنِ لِیْ بَيْتًا ثُمَّ احْفُفْ كَمَا رَاَيْتَ الْمَلَائِكَةَ تَحُفُّ بِبَيْتِی الَّذِی فِی السَّمَاءِ فَيُزْعَمُ اَنَّهُ بَنَاهُ مِنْ خَمْسَةِ اَجْبُلٍ: حِرَاءٍ، وَمِنْ لُبْنَانَ، وَالْجُودِیِّ، وَمِنْ طُورِ زِيتَا، وَطُورِ سَيْنَاءَ، وَكَانَ رُبْضُهُ مِنْ حِرَاءَ، فَكَانَ هَذَا بِنَاءُ آدَمَ ثُمَّ بَنَاهُ اِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" وَذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَغَيْرِهِ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا وجہ ہے کہ میں فرشتوں کی آواز نہیں سن پاتا؟ تو پروردگار نے فرمایا: اس کی وجہ تمہاری خطاء ہے' تم زمین پر اُتر جاؤ اور میرے لیے گھر بناؤ اور پھر تم اس کا طواف کرو' جس طرح تم نے فرشتوں کو آسمان میں موجود میرے گھر کا طواف کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ تو یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے پانچ پہاڑوں سے مٹی لے کر اُسے تعمیر کیا: کوہِ حراء' کوہِ لبنان' کوہِ جودی' کوہِ طورزیتا' (مسجد اقصیٰ کے قریب ایک پہاڑ) کوہِ طورسینا' خانۂ کعبہ کی بنیاد (کے پتھر) کوہِ حراء سے لیے گئے اور یہ حضرت آدم علیہ السلام کی تعمیر تھی' اُس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی تعمیر کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیب اور دیگر حوالوں سے منقول ہے۔

9093 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: "بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ مِنْ خَمْسَةِ اَجْبُلٍ: لُبْنَانَ، وَطُورِ زِيتَا، وَالْجُودِیِّ، وَطُورِ سِينَاءَ، وَحِرَاءَ، وَكَانَ رُبْضُهُ مِنْ حِرَاءَ"

* * ایوب بیان کرتے ہیں: خانۂ کعبہ کو پانچ پہاڑوں سے پیدا کیا گیا تھا: لبنان' طورزیتا (بیت المقدس کے پاس موجود ایک پہاڑ)' جودی' طورسینا اور حراء' اس کی بنیاد حراء پہاڑ سے تھی۔

9094 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: "قَالَ نَاسٌ: اَرْسَلَ اللّٰهُ سَحَابَةً فِيهَا رَاْسٌ فَقَالَ الرَّاْسُ: يَا اِبْرَاهِيمُ اِنَّ رَبَّكَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَاْخُذَ قَدْرَ هَذِهِ السَّحَابَةِ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَيَخُطُّ قَدْرَهَا قَالَ الرَّاْسُ: اَقَدْ فَعَلْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَارْتَفَعَتْ فَحَفَرَ، فَاَبْرَزَ عَنْ اَسَاسٍ ثَابِتٍ فِی الْاَرْضِ"

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بادل کو بھیجا جس میں ایک سر موجود تھا' اُس سر نے کہا: اے ابراہیم! تمہارا پروردگار تمہیں یہ حکم دیتا تھا کہ تم اس بادل (کے سائے جتنی) جگہ کو حاصل کرو' تو

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس جگہ کو دیکھنا شروع کیا اور اُس جگہ پر نشان لگا لیا' تو اُس سر نے کہا: کیا تم نے ایسا کر لیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ بادل اوپر چلا گیا' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھدائی کی تو اُنہیں زمین کے اندر خانۂ کعبہ کی بنیادیں پختہ نظر آ گئیں۔

9095 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: " اَقْبَلَ الْمَلَكُ وَالصُّرَدُ وَالسَّكِينَةُ مَعَ اِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّامِ فَقَالَتِ السَّكِينَةُ: يَا اِبْرَاهِيمُ، رَبِّضْ عَلَى الْبَيْتِ قَالَ: فَذٰلِكَ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ اَعْرَابِيٌّ جَافٍ، وَلَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ اِلَّا رَاَيْتَ عَلَيْهِ الْوَقَارَ وَالسَّكِينَةَ "

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ شام سے ملک' صرد اور سکینہ بھی آئے تو سکینہ نے کہا: اے ابراہیم! تم خانۂ کعبہ کی بنیاد تعمیر کرو! راوی بیان کرتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی دیہاتی یا کوئی بھی بادشاہ جب خانۂ کعبہ کا طواف کرتا ہے' تو تم اُس پر وقار اور سکینت کو دیکھو گے۔

9096 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: " وَضَعَ اللّٰهُ الْبَيْتَ مَعَ آدَمَ، اَهْبَطَ اللّٰهُ آدَمَ اِلَى الْاَرْضِ وَكَانَ مَهْبِطُهُ بِاَرْضِ الْهِنْدِ، وَكَانَ رَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ، وَرِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ، فَكَانَتِ الْمَلَائِكَةُ تَهَابُهُ، فَنُقِصَ اِلٰى سِتِّينَ ذِرَاعًا فَحَزِنَ آدَمُ اِذْ فَقَدَ اَصْوَاتَ الْمَلَائِكَةِ وَتَسْبِيحَهُمْ، فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، فَقَالَ اللّٰهُ: يَا آدَمُ اِنِّي قَدْ اَهْبَطْتُ لَكَ بَيْتًا فَطُفْ بِهِ كَمَا يُطَافُ حَوْلَ عَرْشِي، وَصَلِّ عِنْدَهُ كَمَا يُصَلّٰى عِنْدَ عَرْشِي فَخَرَجَ اِلَيْهِ آدَمُ فَمُدَّ لَهُ فِي خَطْوِهِ، فَكَانَ بَيْنَ كُلِّ خُطْوَةٍ مَفَازَةٌ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ الْمَفَاوِزُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَتٰى آدَمُ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ، وَمَنْ بَعْدَهُ الْاَنْبِيَاءُ " قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي اَبَانُ: اَنَّ الْبَيْتَ اُهْبِطَ يَاقُوتَةً وَاحِدَةً اَوْ دُرَّةً وَاحِدَةً. قَالَ مَعْمَرٌ: " وَبَلَغَنِي اَنَّ سَفِينَةَ نُوحٍ طَافَتْ بِالْبَيْتِ سَبْعًا حَتّٰى اِذْ اَغْرَقَ اللّٰهُ قَوْمَ نُوحٍ رَفَعَهُ، وَبَقِيَ اَسَاسُهُ، فَبَوَّاَهُ لِاِبْرَاهِيمَ فَبَنَاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ: (وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرَاهِيمَ) (الحج: 26) ." الْآيَةُ

❊❊ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ بیت اللہ کو بھی اُتارا تھا' اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا تھا' وہ ہند کی سرزمین پر اُترے تھے' اُن کا سر آسمان میں تھا اور اُن کے پاؤں زمین میں تھے فرشتے اُن سے ہیبت زدہ ہو گئے تو اُن کا قد چھوٹا کر کے ساٹھ گز کر دیا گیا' حضرت آدم علیہ السلام اس بات پر بہت غمگین ہوئے کیونکہ اب اُنہیں فرشتوں کی آوازیں اور تسبیح سنائی نہیں دیتی تھیں' اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! میں تمہاری طرف ایک گھر نازل کرنے لگا ہوں' تم اُس کا طواف کرو جس طرح میرے عرش کے اردگرد طواف کیا جاتا ہے اور تم اُس کے قریب نماز ادا کرو' جس طرح میرے عرش کے قریب نماز ادا کی جاتی ہے' تو حضرت آدم علیہ السلام اُس کی طرف جانے کے لیے روانہ ہوئے' اُن کا ایک قدم اتنا طویل ہوتا تھا کہ وہ ایک قدم کے ساتھ پورا بیابان عبور کر لیتے تھے' اسی طرح وہ تمام بیابان عبور کرتے رہے' یہاں تک کہ بیت اللہ کے پاس آ گئے' پھر اُنہوں نے اس کا طواف کیا اور اُن کے بعد دیگر انبیاء نے بھی اس کا طواف کیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ابان نے یہ بات بیان کی ہے: خانۂ کعبہ کو ایک یاقوت کے طور پر یا ایک موتی کے طور پر اُتارا گیا۔
معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی نے خانۂ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کیا یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے قومِ نوح کو ڈبو دیا تو بیت اللہ کو اُٹھالیا' صرف اس کی بنیاد رہ گئی' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس کی تعمیر کا موقع ملا' تو اُنہوں نے اُس کے بعد اس کی تعمیر کی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:
''اور جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ کا تعین کر دیا''۔

9097 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ الْاَعْرَجُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ مَوْضِعَ هٰذَا الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا مِنَ الْاَرْضِ بِاَلْفَيْ سَنَةٍ وَاَرْكَانُهُ فِي الْاَرْضِ السَّابِعَةِ

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے زمین میں کسی بھی چیز کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے اس گھر کی جگہ کو تخلیق کیا تھا' اس گھر کی بنیادیں ساتویں زمین میں ہیں۔

9098 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي كَعْبٌ: اَنَّ الْبَيْتَ كَانَ غُثَاءً عَلَى الْمَاءِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْاَرْضَ بِاَرْبَعِينَ سَنَةٍ، وَمِنْهُ دُحِيَتِ الْاَرْضُ قَالَ: وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي طَالِبٍ: " اَنَّ اِبْرَاهِيمَ اَقْبَلَ مِنْ اٰرْمِينِيَّةَ مَعَهُ ... فَدَلَّهُ حَتّٰى يَتَبَوَّاَ الْبَيْتَ كَمَا يَتَبَوَّاُ الْعَنْكَبُوتُ بَيْتَهَا قَالَ: فَرَفَعُوا عَنْ اَحْجَارِ الْحَجَرِ يُطِيقُهُ - اَوْ قَالَ: لَا يُطِيقُهُ ثَلَاثُونَ رَجُلًا قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: (وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ) (البقرة: 127)۔ قَالَ: فَكَانَ ذٰلِكَ بَعْدُ

* * کعب بیان کرتے ہیں: خانۂ کعبہ پہلے پانی پر جھاگ کی شکل میں تھا' یہ زمین کی تخلیق سے چالیس سال پہلے کی بات ہے' اسی سے زمین کو پھیلایا گیا۔

ابن ابوطالب بیان کرتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام آرمینیا سے آئے اُن کے ساتھ (یہاں متن میں شاید کچھ الفاظ نہیں ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی راہنمائی کی یہاں تک کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر اسی طرح کی جس طرح مکڑی اپنا گھر بناتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: اُنہوں نے ایسے پتھر اُٹھائے جنہیں تیس آدمی مل کر اُٹھا سکتے ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تیس آدمی بھی نہیں اُٹھا سکتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابومحمد! اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے:
''جب ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے''۔
تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ بعد کی بات ہے۔

9099 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: قَالَ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ: " وَكَانَ اللّٰهُ اسْتَوْدَعَ الرُّكْنَ اَبَا قُبَيْسٍ فَلَمَّا اَتَى اِبْرَاهِيمُ نَادَاهُ اَبُو قُبَيْسٍ: يَا اِبْرَاهِيمُ، هٰذَا الرُّكْنُ فِيَّ فَخُذْهُ، فَاحْتَفَرَ عَنْهُ فَوَضَعَهُ، فَلَمَّا فَرَغَ اِبْرَاهِيمُ مِنْ بِنَائِهِ. قَالَ: قَدْ فَعَلْنَا اَيْ رَبِّ فَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا، اَبْرِزْهَا لَنَا، عَلِّمْنَاهَا، فَبَعَثَ اللّٰهُ

جِبْرِيلَ فَحَجَّ بِهِ، حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَقَالَ: قَدْ عَرَفْتُ وَكَانَ قَدْ اَتَاهَا مَرَّةً قَبْلَ ذٰلِكَ، فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ عَرَفَةَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ، عَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ: احْصِبْ، فَحَصَبَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، ثُمَّ الْيَوْمُ الثَّانِي وَالثَّالِثُ، فَسَدَّ مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ، يَعْنِي اِبْلِيسَ الْمَلْعُونَ، فَلِذٰلِكَ كَانَ رَمْيُ الْجِمَارِ قَالَ: اعْلُ عَلٰى ثَبِيرٍ، فَعَلَاهُ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهِ: يَا عِبَادَ اللّٰهِ، اَجِيبُوا اللّٰهَ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ، اَطِيعُوا اللّٰهَ، فَسَمِعَ دَعْوَتَهُ مَا بَيْنَ الْاَبْحُرِ السَّبْعِ مِمَّنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيمَانٍ فَهُوَ الَّذِي اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ فِي الْمَنَاسِكِ: قَوْلُهُ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَلَمْ يَزَلْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ سَبْعَةٌ مُسْلِمُونَ فَصَاعِدًا فَلَوْلَا ذٰلِكَ هَلَكَتِ الْاَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهَا " قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَمَّا مُجَاهِدٌ، فَقَالَ: " عَلَا اِبْرَاهِيمُ مَقَامَهُ، فَقَالَ: يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَجِيبُوا اللّٰهَ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَطِيعُوا اللّٰهَ، فَمَنْ حَجَّ الْيَوْمَ فَهُوَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِاِبْرَاهِيمَ يَوْمَئِذٍ فَهِيَ الَّتِي اَعْطَاهَا اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ فِي الْمَنَاسِكِ قَوْلُهُ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، ثُمَّ بَنَاهُ اِبْرَاهِيمُ

٭٭ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: ابن ابوطالب نے یہ بات بیان کی ہے: اللہ تعالیٰ نے جبل ابوقبیس کو حجر اسود ودیعت کے طور پر دیا' جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے تو جبل ابوقبیس نے اُنہیں پکار کر کہا: اے حضرت ابراہیم! حجر اسود میرے اندر موجود ہے' آپ اسے حاصل کر لیجئے! تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس کی کھدائی کر کے اُسے نکالا' جب حضرت ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ کی تعمیر کر کے فارغ ہوئے تو اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! ہم نے ایسا کر لیا ہے' تو اب تو ہمیں مناسکِ حج سکھا' انہیں ہمارے سامنے واضح کر دے اور ہمیں ان کی تعلیم دیدے۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا' اُنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کروایا یہاں تک کہ وہ عرفہ آئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: میں پہچان گیا ہوں' وہ اس سے پہلے بھی ایک مرتبہ وہاں آ چکے تھے' اسی لیے اس جگہ کا نام عرفہ رکھا گیا ہے' یہاں تک کہ جب قربانی کا دن آیا' تو شیطان اُن کے سامنے آیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ اسے کنکریاں ماریں! تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے سات کنکریاں ماریں' پھر دوسرے دن بھی ایسا ہوا' پھر تیسرے دن بھی ایسا ہوا' اُس نے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو بند کر دیا تھا' یعنی ابلیس ملعون نے ایسا کیا تھا اور اسی واقعہ کی یادگار کے طور پر جمرات کو کنکریاں ماری جاتی ہیں' پھر (اللہ تعالیٰ نے' یا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے) فرمایا: آپ ثبیر پہاڑ پر چڑھ جائیں' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اُس پہاڑ پر چڑھے اور اُنہوں نے بلند آواز میں یہ اعلان کیا: اے اللہ کے بندو! اللہ کے بلاوے پر آؤ' اے اللہ کے بندو! اللہ کی اطاعت کرو! تو سات سمندروں کے درمیان موجود ہر اُس شخص نے اُن کی اس پکار کو سنا' جس میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان موجود تھا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مناسکِ حج میں جو کچھ عطا کیا تھا' اُس میں یہ کلمات بھی شامل ہیں:

''اے اللہ! میں حاضر ہوں! اے اللہ! میں حاضر ہوں! اے اللہ! میں حاضر ہوں! میں حاضر ہوں!''

روئے زمین پر ہر وقت کم از کم سات یا اس سے زیادہ مسلمان (ہر وقت) موجود ہوتے ہیں' اگر یہ نہ ہوں تو زمین اپنے اوپر موجود سب چیزوں سمیت ہلاک ہو جائے۔

ابن جریج نے یہ بات بیان کی ہے: مجاہد فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام مقامِ ابراہیم پر چڑھے اور یہ کہا: اے اللہ کے بندو! اللہ کے بلاوے پر آ جاؤ! اے اللہ کے بندو! اللہ کی اطاعت کرو۔ تو آج جو کوئی بھی شخص حج کرتا ہے تو یہ اُن افراد میں سے ہے جس نے اُس دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پکار پر لبیک کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مناسکِ حج میں جو کچھ عطا کیا تھا اُس میں یہ کلمات بھی تھے:

''میں حاضر ہوں! اے اللہ! میں حاضر ہوں''۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس کی تعمیر کی تھی۔

9100 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُجَيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: "لَمَّا اُمِرَ اِبْرَاهِيْمُ اَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ، قَامَ عَلَى الْمَقَامِ فَقَالَ: يَا عِبَادَ اللّٰهِ، اَجِيْبُوا اللّٰهَ فَقَالُوْا: لَبَّيْكَ رَبَّنَا لَبَّيْكَ، فَمَنْ حَجَّ فَهُوَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَةَ اِبْرَاهِيْمَ"

** مجاہد بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں میں حج کا اعلان کرنے کا حکم ملا، تو وہ مقامِ ابراہیم پر کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے کہا: اے اللہ کے بندو! اللہ کے بلاوے پر آ جاؤ! تو لوگوں نے کہا: ہم حاضر ہیں! اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں۔

(مجاہد فرماتے ہیں:) تو جو شخص بھی حج کرتا ہے وہ اُن لوگوں میں شامل ہوتا ہے جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پکار کا جواب دیا تھا۔

9101 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ: "تَطَاوَلَ هٰذَا الْمَقَامُ لِاِبْرَاهِيْمَ حِيْنَ قَالَ اللّٰهُ لِاِبْرَاهِيْمَ: (وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ) (الحج: 27) فِي الْحَجِّ حَتّٰى كَانَ اَطْوَلَ جَبَلٍ فِي الْاَرْضِ، فَنَادٰى نِدَاءً اَسْمَعَ مَا بَيْنَ الْاَبْحُرِ السَّبْعِ، فَقَالَ: يَا عِبَادَ اللّٰهِ، اَجِيْبُوا اللّٰهَ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ، اَطِيْعُوا اللّٰهَ فَقَالُوْا: لَبَّاكَ اللّٰهُمَّ اَجَبْنَاكَ، لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ اَطَعْنَاكَ قَالَ: فَمَنْ حَجَّ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَهُوَ مِمَّنْ اَجَابَ لِاِبْرَاهِيْمَ"

** مجاہد بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ فرمایا:

''تم لوگوں میں حج کا اعلان کرو''۔

تو مقامِ ابراہیم، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے اونچا ہو گیا یہاں تک کہ وہ زمین پر موجود سب سے اونچے پہاڑ سے بھی اونچا ہو گیا، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بلند آواز میں پکارا، اُن کی آواز سات سمندروں کے درمیان موجود ہر چیز تک گئی، اُنہوں نے کہا: اے اللہ کے بندو! اللہ کے بلاوے پر آؤ! اے اللہ کے بندو! اللہ کی اطاعت کرو۔ تو لوگوں نے کہا: اے اللہ! ہم حاضر ہیں! ہم آپ کی بات کو قبول کرتے ہیں، ہم حاضر ہیں! اے اللہ! ہم تیری اطاعت کرتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: قیامت کے دن تک جو شخص بھی حج کرے گا، وہ اُن افراد میں شامل ہوگا، جنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پکار کا جواب دیا تھا۔

9102 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَتِ الْغَنَمُ تَقْتَحِمُ فَوْقَ ظَهْرِ الْبَيْتِ مِنَ الْحَجَرِ مِنْ قِصَرِهٖ حَتّٰى بَنَاهُ اِبْرَاهِيْمُ وَاِسْمَاعِيْلُ قَالَ: وَبَنَيَاهُ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ اِلَيْهِ السَّوْمُ بِخَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً

✲✲ مجاہد کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: خانہ کعبہ کی عمارت اتنی چھوٹی رہ گئی تھی کہ کوئی بکری بھی اُس کی پشت کے اوپر چڑھ جایا کرتی تھی' یہاں تک کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے اُس کو تعمیر کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے نشان نکلنے سے پندرہ سال پہلے اسے تعمیر کیا تھا۔

9103 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: كَانَ عَرِيشًا تَقْتَحِمُهُ الْغَنَمُ حَتّٰى اِذَا كَانَ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، بَنَتْهُ قُرَيْشٌ، وَكَانَ رُومِيٌّ يَتَّجِرُ اِلٰى مَنْدَلٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشُّعَيْبَةِ انْكَسَرَتْ سَفِيْنَتُهُ، فَاَرْسَلَ اِلٰى قُرَيْشٍ: اَنْ هَلُمَّ لَكُمْ اُمِدُّكُمْ بِمَا شِئْتُمْ مِنْ بَانٍ وَنَجَّارٍ وَخَشَبَةٍ، عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمْ حَمْلَهُ، فَتَبْنُوا بَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ، عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُجْرُوا لِيْ تِجَارَتِيْ فِيْ عِيْرِكُمْ، وَكَانَ لِقُرَيْشٍ رِحْلَتَانِ فِيْ كُلِّ عَامٍ، اَمَّا فِي الشِّتَاءِ فَاِلَى الشَّامِ، وَاَمَّا فِي الصَّيْفِ فَاِلَى الْحَبَشَةِ قَالُوْا: نَعَمْ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ بِئْرٌ تَكُوْنُ فِيْهِ الْحِلْيَةُ وَالْهَدِيَّةُ، فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَرْتَضِيْ لِذٰلِكَ رَجُلًا، فَيَكُوْنُ عَلٰى تِلْكَ الْبِئْرِ، وَمَا فِيْهَا فَبَيْنَا رَجُلٌ كَانَ مِمَّنْ يُرْتَضٰى لَهَا، سَوَّلَتْ لَهُ نَفْسُهُ اَنْ يَخْتَانَ، فَنَظَرَ حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتِ الظِّلَالُ، وَارْتَفَعَتِ الْمَجَالِسُ، بَسَطَ ثَوْبَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فِيْهَا، فَاَخَذَ ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ، فَقَضَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَجَرًا فِيْهَا فَحَبَسَهُ فِيْهَا ... رَاْسُهُ اَسْفَلَهُ، فَرَاحَ النَّاسُ فَاَخْرَجُوْهُ فَاَعَادَ مَا كَانَ اَخْرَجَ مِنْهَا، فَبَعَثَ اللّٰهُ ثُعْبَانًا، فَاَسْكَنَهُ اِيَّاهَا، فَكَانَ اِذَا اَحَسَّ عِنْدَ الْبَابِ حِسًّا اَطْلَعَ رَاْسَهُ، فَلَا يَقْرَبُهُ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ، فَلَمَّا حَضَرَ الْقَوْمُ حَاجَتَهُمْ قَالُوْا: كَيْفَ بِالدَّابَّةِ الَّتِيْ فِي الْبَيْتِ "، فَقَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ: اجْتَمِعُوا فَادْعُوا رَبَّكُمْ، فَاِنْ تَكُنِ الَّذِي ائْتَمَرْتُمْ لِلّٰهِ رِضًى، فَهُوَ كَافِيكُمُوْهُ، وَاِلَّا فَلَا تَسْتَطِيْعُوْنَهَا قَالَ: فَدَعَوُا اللّٰهَ فَبَعَثَ اللّٰهُ طَائِرًا فَدَقَّ عَلَى الْبَابِ، فَلَمَّا اَحَسَّتْهُ الْحَيَّةُ اَطْلَعَتْ رَاْسَهَا، فَخَطَفَهَا فَذَهَبَ بِهَا كَاَنَّهَا خَشَبَةٌ يَقُوْلُ: كَاَنَّهَا تَظُنُّهُ لَا يَكَادُ حَمْلَهَا حَتّٰى وَعَلَا سُلَّمًا كَانَتْ بِمَكَّةَ فَلَمْ تُرَ بَعْدُ، وَبَنَتْ قُرَيْشٌ، فَلَمَّا جَاءَ مَوْضِعُ الرُّكْنِ تَحَاسَرَتِ الْقَبَائِلُ، فَقَالَتْ هٰذِهِ الْقَبِيْلَةُ: نَحْنُ نَرْفَعُهُ، وَقَالَتْ هٰذِهِ الْقَبِيْلَةُ: نَحْنُ نَرْفَعُهُ قَالُوْا: فَاَوَّلُ رَجُلٍ يَدْخُلُ مِنْ هٰذَا الْبَابِ الْاَعْلٰى يَقْضِيْ بَيْنَنَا، فَدَخَلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ اقْضِ بَيْنَنَا، فَقَالَ: ضَعُوْا ثَوْبًا ثُمَّ ضَعُوْهُ فِيْهِ، ثُمَّ يَاْخُذُهُ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَفَعَلُوْا وَاَخَذَ هُوَ الرُّكْنَ فَجَعَلَ يَدَهُ تَحْتَهُ فَكَانَ هُوَ الَّذِيْ رَفَعَهُ مَعَهُمْ حَتّٰى وَضَعَهُ مَعَهُمْ مَوْضِعَهُ الْاٰنَ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے: خانہ کعبہ کی چھت کے اوپر کوئی بکری بھی چڑھ جایا کرتی تھی' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے پندرہ سال پہلے قریش نے اس کی تعمیر نو کی۔ ایک رومی شخص اپنا سامان تجارت مندل لے جایا کرتا تھا' ایک مرتبہ وہ (سمندری سفر کے دوران) شعیبہ کے مقام پر پہنچا تھا کہ اُس کی کشتی ٹوٹ گئی' اُس نے قریش سے پیغام بھجوایا کہ تم لوگ اِدھر آؤ' میں جتنی تم چاہو گے اُتنی تمہاری مدد کروں گا جو ساز و سامان کے حوالے سے' بڑھئی کے حوالے سے اور

لکڑی کے حوالے سے ہوگی اور شرط یہ ہوگی کہ تم یہ سارا ساز وسامان حاصل کر کے اُس کے ذریعے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بنائے ہوئے گھر کی تعمیر کرو گے اور پھر تم اپنے قافلہ کے حوالے سے میرے ساتھ تجارت کرو گے اُن دنوں ہر سال قریش کے دو قافلے جایا کرتے تھے گرمی کا قافلہ شام جایا کرتا تھا اور سردی کا قافلہ حبشہ جایا کرتا تھا' اُن لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے! اُن دنوں خانۂ کعبہ کے اندر ایک کنواں ہوتا تھا' جس کے اندر زیورات تھے اور تحائف ہوتے تھے' قریش نے اُس شخص کو اس بات کا موقع دیا (کہ وہ تعمیر نو کرے) تو وہ شخص اُس کنویں کے پاس آیا اور اُس میں موجود چیزوں کو دیکھا' ابھی وہ شخص اُس کی تعمیر کا کام کر رہا تھا کہ اُس کے ذہن میں یہ بات آئی کہ وہ خیانت کرے' اُس نے اس بات کا جائزہ لیا کہ جب سائے ڈھل گئے اور محافل ختم ہوگئیں' تو اُس نے اپنا کپڑا اچھایا' اُس کنویں کے اندر اُترا اور وہاں سے کچھ چیزیں نکالیں' پھر دوسری مرتبہ نکالیں پھر تیسری مرتبہ نکالیں' تو تیسری مرتبہ میں اللہ تعالیٰ نے اُس پر ایک پتھر کو مسلط کیا جس نے اُسے کنویں کے اندر روک دیا' اُس کا سر اُس پتھر کے نیچے تھا (یعنی وہ باہر نہیں نکل سکتا تھا) پھر لوگ آئے اُنہوں نے اُسے باہر نکالا تو اُس نے اُس کنویں میں سے جو کچھ نکالا تھا اُسے واپس رکھ دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک سانپ کو بھیجا جو خانۂ کعبہ کے اندر آ کر ٹھہر گیا' وہ جب بھی کسی شخص کو خانۂ کعبہ کے دروازہ کے پاس محسوس کرتا تھا تو اپنا سر باہر نکال لیتا تھا' مخلوق میں سے کوئی بھی اُس کے قریب جانے کے لیے تیار نہیں تھا' جب لوگوں کو اُس کے اندر جانے کی ضرورت پیش آئی تو اُنہوں نے کہا: خانۂ کعبہ کے اندر جو سانپ موجود ہے اُس کا کیا کریں؟ تو ولید بن مغیرہ نے کہا: تم لوگ اکٹھے ہو کر اپنے پروردگار سے دعا کرو' اگر تو تمہارے پروردگار کی رضامندی ہوئی' تو تمہارا پروردگار اُس کے حوالے سے تم لوگوں کے لیے کافی ہوگا' ورنہ تم اُس کا کچھ نہیں کر سکتے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی' اللہ تعالیٰ نے ایک پرندہ کو بھیجا' وہ دروازہ پر آ کر بیٹھا' جب سانپ کو اُس کی آہٹ محسوس ہوئی اور اُس نے اپنا سر باہر نکالا تو پرندہ نے اُسے اُچک لیا اور اُسے لکڑی کی طرح اُٹھا کر لے گیا۔ راوی یہ کہتے ہیں: حالانکہ وہ سانپ ایسا تھا کہ یہ گمان نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ پرندہ اُسے اُٹھا سکتا ہے۔ وہ پرندہ اُسے اُٹھا کر لے گیا' اُس کے بعد وہ سانپ نظر نہیں آیا' پھر قریش نے اس کی تعمیر نو کی' جب حجر اسود کو رکھنے کا موقع آیا تو قبائل کے درمیان جھگڑا ہو گیا' ایک قبیلہ کا یہ کہنا تھا: اسے ہم اُٹھائیں گے! دوسرے قبیلہ کا یہ کہنا تھا: اسے ہم اُٹھائیں گے! پھر لوگوں نے کہا: اس بالائی حصہ والے دروازے کی طرف سے جو شخص اندر آئے گا' وہ ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ تو وہاں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' لوگوں نے عرض کی: اے حضرت محمد! آپ ہمارے درمیان فیصلہ کیجئے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایک کپڑا اچھاؤ اور اس میں حجر اسود کو رکھو' پھر ہر قبیلہ کا ایک شخص اُس کپڑے کو پکڑے۔ اُن لوگوں نے ایسا ہی کیا اور پھر اُنہوں نے حجر اسود کو رکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُن کے ساتھ مل کر اُسے اُٹھایا اور آپ نے بھی اُن لوگوں کے ساتھ اُسے اُس جگہ پر رکھا' جہاں وہ اب موجود ہے۔

9104 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلُمَ اَجْمَرَتِ امْرَاَةٌ الْكَعْبَةَ، فَطَارَتْ شَرَارَةٌ مِنْ مِجْمَرِهَا فِي ثِيَابِ الْكَعْبَةِ، فَاحْتَرَقَتْ، فَتَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ فِي هَدْمِهَا، وَهَابُوا هَدْمَهَا، فَقَالَ لَهُمُ الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: مَا تُرِيدُونَ بِهَدْمِهَا؟ اَلْاِصْلَاحَ تُرِيدُونَ، اَمِ

الْإِسَـائَةُ؟ قَالُوْا: نُرِيْدُ الْإِصْلَاحَ قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُهْلِكُ الْمُصْلِحَ قَالُوْا: فَمَنِ الَّذِى يَعْلُوهَا فَيَهْدِمُهَا؟ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ: اَنَا اَعْلُوهَا فَاَهْدِمُهَا، فَارْتَقَى الْوَلِيْدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَلٰى ظَهْرِ الْبَيْتِ وَمَعَهُ الْفَاسُ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نُـرِيْـدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ، ثُـمَّ هَـدَمَ، فَـلَمَّا رَاَتْهُ قُرَيْشٌ قَدْ هَدَمَ مِنْهَا، وَلَمْ يَاْتِهِمْ مَا خَافُوا، هَدَمُوا مَعَهُ حَتّٰى اِذَا بَنَوْا، فَبَلَغُوا مَوْضِعَ الرُّكْنِ، اخْتَصَمَتْ قُرَيْشٌ فِي الرُّكْنِ، اَىُّ الْقَبَائِلِ يَلِىْ رَفْعَهُ؟ حَتّٰى كَادَ يُشْجَرُ بَيْنَهُمْ قَالُوْا: تَعَالَوْا نُـحَـكِّـمُ اَوَّلَ مَنْ يَطْلُعُ عَلَيْنَا مِنْ هَذِهِ السِّكَّةِ، فَاصْطَلَحُوا عَلٰى ذٰلِكَ، فَطَلَعَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ، عَلَيْهِ وِشَاحٌ نَمِرَةٌ، فَحَكَّمُوهُ، فَاَمَرَ بِالرُّكْنِ، فَوُضِعَ فِيْ ثَوْبٍ، ثُمَّ اَمَرَ سَيِّدَ كُلِّ قَبِيلَةٍ، فَاَعْطَاهُ نَاحِيَةً مِنَ الثَّوْبِ، ثُمَّ ارْتَقَى هُوَ فَرَفَعُوا اِلَيْهِ الرُّكْنَ، فَكَانَ هُوَ يَضَعُهُ"

* * زہری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کی عمر شریف قریب البلوغ ہوئی' تو ایک خاتون نے خانۂ کعبہ کے اندر دھونی دی' اُس کی انگیٹھی کے کچھ شرارے خانۂ کعبہ کے پردے کے اوپر گرے اور وہ جل گیا' قریش نے باہمی طور پر مشورہ کیا کہ اب اس عمارت کو منہدم کر دیں' لیکن اُنہیں اسے منہدم کرنے سے ڈر لگتا تھا' اس پر ولید بن مغیرہ نے اُن سے کہا: تم لوگ اسے منہدم کیوں کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم کسی بہتر مقصد کے لیے ایسا کرنا چاہتا ہو' یا بُرے مقصد کے لیے کرنا چاہتے ہو؟ اُن لوگوں نے کہا: ہم تو بہتری کے لیے کرنا چاہتے ہیں۔ تو ولید بن مغیرہ نے کہا: اللہ تعالیٰ بہتری کرنے والے شخص کو ہلاکت کا شکار نہیں کرتا: اُن لوگوں نے کہا: پھر کون شخص اس کے اوپر چڑھ کر اسے منہدم کرے گا؟ تو ولید بن مغیرہ نے کہا: میں اس کے اوپر چڑھ کر اسے منہدم کرتا ہوں۔ تو ولید بن مغیرہ خانۂ کعبہ کی چھت پر چڑھا اُس کے ساتھ پھاوڑا موجود تھا' پھر اُس نے کہا: اے اللہ! ہم صرف بہتری کا ارادہ رکھتے ہیں! پھر اُس نے منہدم کرنا شروع کیا۔

جب قریش نے اُسے دیکھا کہ اُس نے خانۂ کعبہ کا کچھ حصہ منہدم کر دیا ہے اور اُنہیں جس چیز کا اندیشہ تھا وہ لاحق نہیں ہوئی' تو اُن لوگوں نے اُس کے ساتھ اُس عمارت کو ڈھایا اور پھر تعمیر نو شروع کی' جب حجر اسود رکھنے کا موقع آیا تو حجر اسود کے بارے میں قریش کے درمیان اختلاف ہو گیا کہ کون سا قبیلہ اسے اُٹھا کر رکھے گا' یہاں تک کہ اُن کے درمیان اختلاف بڑھ گیا تو اُن لوگوں نے کہا: آؤ! ہم اس گلی سے آنے والے پہلے شخص کو اس بارے میں ثالث بنالیں گے۔ اُن لوگوں نے اس بارے میں اتفاق کیا' تو اُس گلی سے سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ اُن کے سامنے آئے' آپ اُن دنوں نوجوان تھے' آپ نے اونی لباس پہنا ہوا تھا' اُن لوگوں نے آپ کو ثالث مقرر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی کہ حجر اسود کو ایک کپڑے پر رکھا جائے اور پھر ہر قبیلہ کے سردار کو حکم دیا کہ وہ کپڑے کے ایک کونے کو پکڑ لے' پھر نبی اکرم ﷺ نے بھی اُسے اُٹھایا' اُن لوگوں نے آپ کے ساتھ مل کر حجر اسود کو اُٹھایا اور اُسے اُس کی جگہ پر رکھ دیا۔

9105 - اقوالِ تابعین: قَـالَ: اَخْبَـرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: "لَمَّا هُدِمَ الْبَيْتُ فِي الْـجَـاهِـلِيَّةِ، ثُمَّ بَنَوْهُ حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا مَوْضِعَ الرُّكْنِ، خَرَجَتْ عَلَيْهِمْ حَيَّةٌ كَاَنَ عُنُقَهَا عُنُقَ بَعِيرٍ، فَهَابَ النَّاسُ اَنْ يَـدْنُـوَ مِـنْهَا اَحَدٌ قَالَ: فَجَاءَ طَائِرٌ فَظَلَّلَ نَصْفَ مَكَّةَ فَاَخَذَهَا بِرِجْلِهَا، ثُمَّ حَلَّقَ بِهَا حَتّٰى قَذَفَهَا فِي الْبَحْرِ " قَالَ

مُجَاهِدٌ: وَخَرَجُوا يَوْمًا فِي عِيدٍ لَهُمْ فَنَزَعَ رَجُلٌ مِنَ الْبَيْتِ حَجَرًا، ثُمَّ سَرَقَ مِنْ حِلْيَتِهِ وَتَحَرَّدَ، ثُمَّ عَادَ لِيَسْرِقَ، فَلَصِقَ الْحَجَرَانِ عَلَى رَأْسِهِ، فَأَتَاهُ النَّاسُ وَرَأْسُهُ رَاسٍ فِيهِمَا

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں جب خانۂ کعبہ کو منہدم کیا گیا اور پھر لوگوں نے اُسے دوبارہ تعمیر کرنا شروع کیا' تو جب حجرِ اسود رکھنے کی باری آئی' تو ایک سانپ اُن کے پاس آیا جس کی گردن اونٹ کی گردن کی طرح تھی' تو لوگ اُس کے قریب جانے سے خوفزدہ ہو گئے' پھر ایک پرندہ آیا جس نے نصف مکہ کے اوپر سایہ کر دیا تھا' اُس نے اپنے پاؤں کے ذریعہ اُسے پکڑا اور پھر اُسے مروڑ دیا' یہاں تک کہ لے جا کر اُسے سمندر میں پھینک دیا۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: وہ لوگ عید کے دن نکلے' اُن میں سے ایک شخص نے خانۂ کعبہ میں سے ایک پتھر الگ کیا اور پھر وہاں کے زیورات میں سے کوئی چیز چوری کی' اُس کے بعد اُس نے دوبارہ چوری کرنی چاہی' تو دو پتھر اُس کے سر کے اوپر مل گئے' جب لوگ اُس کے پاس آئے' تو اُس شخص کا سر اُن دونوں پتھروں کے درمیان موجود تھا۔

9106 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: " كَانَتِ الْكَعْبَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَبْنِيَّةً بِالرَّضْمِ لَيْسَ فِيهَا مَدَرٌ، وَكَانَتْ قَدْرَ مَا يَقْتَحِمُهَا الْعَنَاقُ، وَكَانَتْ غَيْرَ مَسْقُوفَةٍ، وَإِنَّمَا تُوضَعُ ثِيَابُهَا عَلَيْهَا، ثُمَّ يُسْدَلُ سَدْلًا عَلَيْهَا، وَكَانَ الرُّكْنُ الْاَسْوَدُ مَوْضُوعًا عَلَى سُورِهَا بَادِيًا، وَكَانَتْ ذَاتَ رُكْنَيْنِ كَهَيْئَةِ هَذِهِ الْحَلْقَةِ، فَاَقْبَلَتْ سَفِينَةٌ مِنْ اَرْضِ الرُّومِ حَتَّى إِذَا كَانُوا قَرِيبًا مِنْ جُدَّةَ انْكَسَرَتِ السَّفِينَةُ، فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ لِيَاْخُذُوا خَشَبَهَا، فَوَجَدُوا رُومِيًّا عِنْدَهَا فَاَخَذُوا الْخَشَبَ، اَعْطَاهُمْ إِيَّاهَا، وَكَانَتِ السَّفِينَةُ تُرِيدُ الْحَبَشَةَ، وَكَانَ الرُّومِيُّ الَّذِي فِي السَّفِينَةِ نَجَّارًا، فَقَدِمُوا بِالْخَشَبِ، وَقَدِمُوا بِالرُّومِيِّ، فَقَالَتْ قُرَيْشٌ: نَبْنِي بِهَذَا الْخَشَبِ بَيْتَ رَبِّنَا، فَلَمَّا اَنْ اَرَادُوا هَدْمَهُ إِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ عَلَى سُورِ الْبَيْتِ مِثْلِ قِطْعَةِ الْجَائِزِ سَوْدَاءِ الظَّهْرِ، بَيْضَاءِ الْبَطْنِ، فَجَعَلَتْ كُلَّمَا دَنَا اَحَدٌ مِنَ الْبَيْتِ لِيَهْدِمَهُ اَوْ يَاْخُذَ مِنْ حِجَارَتِهِ، سَعَتْ إِلَيْهِ فَاتِحَةً فَاهَا، فَاجْتَمَعَتْ قُرَيْشٌ عِنْدَ الْحَرَمِ، فَعَجُّوا إِلَى اللهِ وَقَالُوا: رَبَّنَا لَمْ نُرَعْ، اَرَدْنَا تَشْرِيفَ بَيْتِكَ وَتَرْتِيبَهُ، فَإِنْ كُنْتَ تَرْضَى بِذَلِكَ، وَإِلَّا فَمَا بَدَا لَكَ فَافْعَلْ، فَسَمِعُوا خُوَارًا فِي السَّمَاءِ، فَإِذَا هُمْ بِطَائِرٍ اَعْظَمَ مِنَ النِّسْرِ، اَسْوَدِ الظَّهْرِ، وَاَبْيَضِ الْبَطْنِ وَالرِّجْلَيْنِ، فَغَرَزَ مَخَالِبَهُ فِي قَفَا الْحَيَّةِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهَا يَجُرُّهَا، وَذَنَبُهَا اَعْظَمُ مِنْ كَذَا وَكَذَا سَاقِطٍ حَتَّى انْطَلَقَ بِهَا نَحْوَ اَجْيَادٍ، فَهَدَمَتْهَا قُرَيْشٌ، وَجَعَلُوا يَبْنُونَهَا بِحِجَارَةِ الْوَادِي، تَحْمِلُهَا قُرَيْشٌ عَلَى رِقَابِهَا، فَرَفَعُوهَا فِي السَّمَاءِ عِشْرِينَ ذِرَاعًا، فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ حِجَارَةً مِنْ اَجْيَادٍ وَعَلَيْهِ نَمِرَةٌ، إِذْ ضَاقَتْ عَلَيْهِ النَّمِرَةُ، فَذَهَبَ يَضَعُ النَّمِرَةَ عَلَى عَاتِقِهِ، فَبَدَتْ عَوْرَتُهُ مِنْ صِغَرِ النَّمِرَةِ، فَنُودِيَ يَا مُحَمَّدُ، خَمِّرْ عَوْرَتَكَ، فَلَمْ يُرَ عُرْيَانًا بَعْدَ ذَلِكَ، وَكَانَ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَبَيْنَ مَا اَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ خَمْسُ سِنِينَ، وَبَيْنَ مَخْرَجِهِ وَبِنَائِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً "

فَلَمَّا كَانَ جَيْشُ الْحُصَيْنِ بْنِ نُمَيْرٍ، فَذَكَرَ حَرِيقَهَا فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: إِنَّ عَائِشَةَ

اَخْبَرَتْنِي، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ، فَاِنَّهُمْ تَرَكُوهَا سَبْعَةَ اَذْرُعٍ فِي الْحِجْرِ ضَاقَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ، وَالْخَشَبُ

قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ: فَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ: شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا، يَدْخُلُونَ مِنْ هٰذَا وَيَخْرُجُونَ مِنْ هٰذَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، وَكَانَتْ قُرَيْشٌ جَعَلَتْ لَهَا دَرَجًا، يَرْقَى الَّذِي يَاْتِيهَا عَلَيْهَا فَجَعَلَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ لَاصِقَةً بِالْاَرْضِ

فَقَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ سَابِطٍ، اَنَّ زَيْدًا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ لَمَّا بَنَاهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ كَشَفُوا عَنِ الْقَوَاعِدِ، فَاِذَا بِحَجَرٍ مِنْهَا مِثْلُ الْخَلِفَةِ، مُتَشَبِّكًا بَعْضُهَا بِبَعْضٍ، اِذَا حُرِّكَتْ بِالْعَتَلَةِ تَحَرَّكَ الَّذِي مِنْ نَاحِيَةِ الْاُخْرَى "، قَالَ ابْنُ سَابِطٍ: وَرَاَيْتُ زَيْدًا لَيْلًا بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ، فَرَاَيْتُهَا اَمْثَالَ الْخَلِفِ مُتَشَبِّكَةً اَطْرَافُ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ

* * ابوطفیل بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں خانۂ کعبہ کی تعمیر چٹانوں کے ٹکڑوں کے ذریعہ ہوئی تھی، جس میں کوئی پکی اینٹ نہیں تھی اور وہ اتنا اونچا تھا کہ کوئی بکری اُس کے اوپر چڑھ سکتی تھی' اُس کے اوپر کوئی چھت نہیں تھی' اُس کا غلاف اس کے اوپر ڈال دیا گیا تھا اور لٹکا دیا گیا تھا' حجرِ اسود اُس کی دیوار پر ظاہری طور پر نمایاں تھا' اُس کے دو کنارے اس حلقہ کی مانند تھے' شام کی سرزمین سے ایک کشتی آئی جب وہ جدہ کے قریب پہنچی تو وہ ٹوٹ گئی' قریش اُس کی لکڑیاں حاصل کرنے کے لیے روانہ ہوئے' اُنہیں اُن لکڑیوں کے پاس ایک رومی شخص نظر آیا' اُن لوگوں نے وہ لکڑیاں لیں' وہ کشتی حبشہ جارہی تھی' اُس کشتی میں موجود شخص ایک بڑھئی تھا' وہ لوگ لکڑیاں لے کر آئے اور ساتھ اُس رومی شخص کو بھی لے آئے۔ قریش نے کہا: تم ان لکڑیوں کے ذریعہ ہمارے پروردگار کا گھر بنا کر دو! جب اُن لوگوں نے خانۂ کعبہ کو منہدم کرنے کا ارادہ کیا تو خانۂ کعبہ کی دیوار پر ایک سانپ نظر آیا' جو شہتیر کے ٹکڑے کی مانند تھا' جس کی پشت سیاہ تھی اور نیچے کا حصہ سفید تھا' جب بھی کوئی شخص بیت اللہ کے قریب ہونے کی کوشش کرتا تھا کہ اسے منہدم کرے' یا اُس کے کسی پتھر کو پکڑنے کی کوشش کرتا' تو وہ سانپ منہ کھول کر اُس کی طرف جاتا تھا۔ قریش حرم کے قریب اکٹھے ہوئے' اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کی اور عرض کی: اے ہمارے پروردگار! ہمیں نہ ڈرایا جائے' ہم صرف تیرے گھر کی عزت افزائی کرنا چاہتے ہیں اور اُس کی تعمیرِ نو کرنا چاہتے ہیں' اگر تُو اس سے راضی ہے تو ٹھیک ہے' ورنہ جو تجھے مناسب لگے وہ کرلے۔

اسی دوران اُنہیں آسمان میں کسی کی آواز آئی تو وہاں ایک پرندہ موجود تھا جو گدھ سے زیادہ بڑا تھا' اُس کی پشت سیاہ تھی اور نیچے کا حصہ سفید تھا اور دونوں پاؤں بھی سفید تھے' اُس نے اپنے پنجوں کے اندر اُس سانپ کی گردن پکڑی اور اُسے کھینچتا ہوا چلا گیا' حالانکہ اُس کی دُم اس چیز سے زیادہ بڑی تھی' وہ اُس سانپ کو لے کر اجیاد کی طرف چلا گیا' پھر خانۂ کعبہ کو لوگوں کو منہدم کیا اور وادی کے پتھروں کے ذریعہ اُس کی تعمیر شروع کی۔ قریش اُن پتھروں کو اپنی گردن پر رکھ کر لاتے تھے' اُنہوں نے اسے بیس بالشت اوپر کیا' جب نبی اکرم ﷺ اجیاد سے پتھر اُٹھا کر لا رہے تھے' اُس وقت آپ نے ایک چھوٹی چادر باندھی ہوئی تھی' وہ چادر آپ

کے لیے بہت چھوٹی تھی' جب آپ اُس چادر کو اپنے کندھے پر رکھتے تھے تو چادر کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے آپ کی شرمگاہ ظاہر ہو جاتی تھی' تو یہ پکار کر کہا گیا: اے محمد! اپنی شرمگاہ کو ڈھانپ کر رکھو! اُس کے بعد کبھی بھی نبی اکرم ﷺ کو برہنہ نہیں دیکھا گیا۔

خانۂ کعبہ کی اس تعمیر نو اور نبی اکرم ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے وحی نازل کرنے کے درمیان پانچ سال کا فرق ہے' جبکہ نبی اکرم ﷺ کے مکہ سے نکلنے (یعنی ہجرت کرنے) اور خانۂ کعبہ کی تعمیر کے درمیان پندرہ سال کا فرق ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب حصین بن نمیر کا (یزیدی) لشکر آیا اور اُس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں خانۂ کعبہ کی عمارت کو نقصان پہنچایا' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تمہاری قوم زمانۂ کفر کے قریب نہ ہوتی تو میں خانۂ کعبہ کو منہدم کروا دیتا' کیونکہ اُن لوگوں نے حطیم کا سات بالشت کا حصہ چھوڑ دیا تھا' اُن لوگوں کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا اور لکڑی کم ہو گئی تھی''۔

ابن ابوملیکہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں خانۂ کعبہ کے دو دروازے بناتا' ایک مشرقی دروازہ ہوتا اور ایک مغربی دروازہ ہوتا' لوگ ایک دروازے سے داخل ہوتے اور دوسرے دروازے سے باہر نکلتے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایسا ہی کیا تھا' قریش نے خانۂ کعبہ کے لیے سیڑھی لگوائی تھی' آدمی اُس پر چڑھ کر خانۂ کعبہ کے اندر آتا تھا' لیکن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اُسے زمین کے ساتھ ملا دیا تھا۔

ابن سابط بیان کرتے ہیں: زید نے اُنہیں بتایا کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس کی تعمیر نو کی تو اُنہوں نے اس کی بنیادوں سے مٹی ہٹائی تو وہاں اونٹنی جتنے بڑے پتھر لگے ہوئے تھے' جو ایک دوسرے میں پیوست تھے' جب ایک طرف سے حرکت دی جاتی' تو دوسری طرف بھی حرکت پیدا ہو جاتی تھی۔

ابن سابط بیان کرتے ہیں: زید نے ایک رات میں' جو چاندنی رات تھی اُس میں عشاء کی نماز کے بعد اُن پتھروں کو دیکھا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اُنہیں دیکھا کہ وہ اونٹنی کی طرح بڑے تھے اور ایک دوسرے کے اندر پیوست ہوئے تھے۔

9107 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ، يَزِيدُ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَلُونِيْ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، فَاِنِّي اَوْشَكْتُ اَنْ اَذْهَبَ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِكُمْ، فَاَكْثَرَ النَّاسُ مَسْاَلَتَهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اَصْلَحَكَ اللّٰهُ، اَرَاَيْتَ الْمَقَامَ هُوَ كَمَا كُنَّا نَتَحَدَّثُ؟ قَالَ: مَاذَا كُنْتَ تَتَحَدَّثُ؟ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ: اِنَّ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ جَاءَ عَرَضَتْ عَلَيْهِ اُمُّ اِسْمَاعِيلَ النُّزُولَ فَاَبَى فَجَائَتْ بِهَذَا الْحَجَرِ فَقَالَ: لَيْسَ كَذٰلِكَ، قَالَ سَعِيدٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَوَّلُ مَا اتَّخَذَتِ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ اُمِّ اِسْمَاعِيلَ، اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لِتُعَفِّيَ اَثَرَهَا عَلٰى سَارَةَ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا اِبْرَاهِيمُ وَبِابْنِهَا اِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتّٰى

وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ، عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ، وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ، فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ، وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ، وَسِقَاءً فِيهِ مَاءٌ، ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا، فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، فَقَالَتْ: يَا إِبْرَاهِيمُ، أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا الْمَوْضِعِ، لَيْسَ فِيهِ إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا، وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ لَهُ: آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَتْ: إِذًا لَا يُضَيِّعُنَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ، اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ، ثُمَّ دَعَا بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ: (رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ) (ابراهيم: 37)، حَتَّى (يَشْكُرُونَ) (ابراهيم: 37) وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ، وَتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ، عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا، وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوَّى، - أَوْ قَالَ: يَتَلَبَّطُ - فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ يَلِيهَا، فَقَامَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرَى أَحَدًا، فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ، رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا، وَسَعَتْ سَعْيَ الْإِنْسَانِ الْمَجْهُودِ حَتَّى جَاوَزَتِ الْوَادِيَ، ثُمَّ أَتَتِ الْمَرْوَةَ، فَقَامَتْ عَلَيْهَا، وَنَظَرَتْ هَلْ تَرَى أَحَدًا، فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَفَعَلَتْ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلِذَلِكَ سَعَى النَّاسُ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ: صَهْ، تُرِيدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ، فَسَمِعَتْ أَيْضًا، ثُمَّ قَالَتْ: قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ فَإِذَا بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ يَبْحَثُ بِعَقِبِهِ - أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ - حَتَّى ظَهَرَ الْمَاءُ، فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ هَكَذَا، وَتَقُولُ بِيَدِهَا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا وَهِيَ تَفُورُ بِقَدْرِ مَا تَغْرِفُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ، أَوْ قَالَ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ كَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا قَالَ: فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا، فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ: لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ، فَإِنَّ هَاهُنَا بَيْتُ اللَّهِ يَبْنِيهِ هَذَا الْغُلَامُ وَأَبُوهُ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَهْلَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيهِ السُّيُولُ تَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، فَكَانُوا كَذَلِكَ حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمٍ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمٍ مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءَ، فَنَزَلُوا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ، فَرَأَوْا طَائِرًا حَائِمًا فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ، لَعَهْدُنَا بِهَذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ، فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ، فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ، فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ، وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا: تَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ نَعَمْ، وَلَكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَلْفَى ذَلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْأُنْسَ، فَنَزَلُوا وَأَرْسَلُوا إِلَى أَهْلِيهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ، وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ أَنْفُسِهِمْ، وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ الْغُلَامُ، فَلَمَّا أَدْرَكَ زَوَّجُوهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ، وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَمَا تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ، فَلَمْ يَجِدْ إِسْمَاعِيلَ، فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ هَيْئَتِهِمْ، وَعَنْ عَيْشِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِشَرٍّ فِي ضِيقٍ وَشِدَّةٍ، وَشَكَتْ

إِلَيْهِ قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرِيهِ السَّلَامَ، وَقُولِي لَهُ: يُغَيِّرُ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ كَأَنَّهُ أَنِسَ شَيْئًا قَالَ: فَهَلْ جَائَكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، جَائَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا، فَسَأَلَنَا عَنْكَ، فَأَخْبَرْتُهُ، وَسَأَلَنَا عَنْ عَيْشِنَا، فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا فِي شِدَّةٍ وَجَهْدٍ قَالَ: أَبِي أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُولُ: غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ: ذَلِكَ أَبِي، وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَكِ، الْحَقِي بِأَهْلِكِ، فَطَلَّقَهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَ أُخْرَى، فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ، فَلَمْ يَجِدْهُ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَسَأَلَ عَنْهُ قَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ؟ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ قَالَتْ: بِخَيْرٍ، وَنَحْنُ فِي سَعَةٍ، وَأَثْنَتْ عَلَى اللَّهِ قَالَ: مَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتِ: اللَّحْمُ قَالَ: فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتِ: الْمَاءُ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ: لَمْ يَكُنْ حَبٌّ، وَلَوْ كَانَ لَهُمْ حَبٌّ دَعَا لَهُمْ فِيهِ قَالَ: فَهُمَا لَا يَخْلُو عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ، وَأْمُرِيهِ أَنْ يُثَبِّتَ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ: هَلْ أَتَاكِ أَحَدٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ، وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ، وَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، وَسَأَلَنِي عَنْ عَيْشِنَا فَقُلْتُ: إِنَّا بِخَيْرٍ قَالَ: هَلْ أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُولُ لَكَ: أَنْ تُثَبِّتَ عَتَبَةَ دَارِكَ قَالَ: ذَلِكَ أَبِي وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ، فَأَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَكِ، ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِسْمَاعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَآهُ قَامَ، فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ، ثُمَّ قَالَ: يَا إِسْمَاعِيلُ، إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَبْتَنِيَ بَيْتًا هَاهُنَا، وَأَشَارَ إِلَى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا يَأْتِيهَا السَّيْلُ مِنْ نَاحِيَتِهَا، وَلَا يَعْلُو عَلَيْهَا فَقَامَا، يَحْفُرَانِ عَنِ الْقَوَاعِدِ، فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِسْمَاعِيلُ يَبْنِي حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ، جَاءَ بِهَذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي، وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ وَهُمَا يَقُولَانِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) (البقرة: 127). فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتَّى يَدُورَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُولَانِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) (البقرة: 127). قَالَ مَعْمَرٌ: " وَسَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَأْتِيهِمْ عَلَى الْبُرَاقِ " قَالَ: " وَسَمِعْتُ رَجُلًا آخَرَ يَقُولُ: بَكَيَا حِينَ الْتَقَيَا حَتَّى أَجَابَتْهُمُ الطَّيْرُ ." قَالَ مَعْمَرٌ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِقُرَيْشٍ: إِنَّهُ كَانَ وُلَاةَ هَذَا الْبَيْتِ قَبْلَكُمْ طَسْمٌ فَتَهَاوَنُوا بِهِ، وَلَمْ يُعَظِّمُوا حُرْمَتَهُ، فَأَهْلَكَهُمُ اللَّهُ، ثُمَّ وَلِيَهُ بَعْدَهُمْ جُرْهُمٌ فَتَهَاوَنُوا فِيهِ، وَلَمْ يُعَظِّمُوا حُرْمَتَهُ، فَأَهْلَكَهُمُ اللَّهُ فَلَا تَهَاوَنُوا بِهِ وَعَظِّمُوا حُرْمَتَهُ

✳ سعید بن جبیر نے فرمایا: اے نو جوانو! تم لوگ مجھ سے دریافت کرلو کیونکہ مجھے عنقریب تمہارے درمیان سے رخصت ہو جانا ہے۔ تو لوگوں نے اُن سے بکثرت سوالات کیے' ایک شخص نے اُن سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو تندرست رکھے! کیا مقام ابراہیم کے بارے میں آپ کی وہی رائے ہے' جو ہم بات چیت کرتے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: تم کیا بات چیت کرتے ہو؟ اُس شخص نے کہا: ہم یہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے' تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے اُن کے سامنے یہ پیشکش کی کہ

وہ وہیں ٹھہر جائیں' تو اُنہوں نے یہ بات نہیں مانی' پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اس پتھر کو لے آئیں' تو اُس شخص نے کہا: کیا ایسا نہیں ہے؟ تو سعید نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے:

خواتین نے سب سے پہلے پٹکا باندھنے کا آغاز اُس وقت کیا' جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے اسے باندھا تھا' اُنہوں نے یہ اس لیے باندھا تھا' تاکہ سیّدہ سارہ سے اپنے (حمل کے) نشان کو چھپائیں' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اُس خاتون کو اور اُن کے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لے کر آ گئے' وہ اُس صاحبزادے کو دودھ پلایا کرتی تھیں' یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کو خانۂ کعبہ کے پاس چھوڑ دیا' جو ایک بڑے درخت کے قریب تھا اور زمزم کے اوپر مسجد کے بالائی حصہ میں تھا' اُن دنوں مکہ میں کوئی نہیں رہتا تھا' یہاں پانی بھی نہیں تھا' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کو یہاں چھوڑا اور ان کے پاس کھجوروں کا ایک توڑا اور پانی کا ایک مشکیزہ چھوڑا' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں سے جانے لگے تو اُمِ اسماعیل اُن کے پیچھے گئیں' اُنہوں نے کہا: اے ابراہیم! آپ کہاں جا رہے ہیں اور ہمیں اس جگہ چھوڑ کر کیوں جا رہے ہیں؟ جہاں کوئی انسان نہیں ہے اور کوئی چیز نہیں ہے؟ اُمِ اسماعیل نے یہ بات کئی مرتبہ اُن سے کہی' لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن کی بات کی طرف توجہ نہیں کی تو اُمِ اسماعیل نے اُن سے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُمِ اسماعیل نے کہا: اس صورت میں اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ پھر وہ واپس چلی گئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لے گئے' یہاں تک کہ جب وہ اُس گھاٹی کے پاس پہنچے کہ جہاں سے وہ اُنہیں نہیں دیکھ سکتے تھے' تو اُنہوں نے خانۂ کعبہ کی طرف رُخ کیا اور پھر یہ دعا مانگی: (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''اے ہمارے پروردگار! بے شک میں اپنی اولاد کو ایک وادی میں چھوڑ کر جا رہا ہوں' جہاں کھیتی باڑی نہیں ہوتی اور تیرے گھر کے قریب چھوڑ کر جا رہا ہوں'' (یہ آیت یہاں تک ہے:) ''وہ شکر کریں''۔

پھر اُمِ اسماعیل نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلانا شروع کیا' وہ خود اُس پانی کو پیا کرتی تھیں' یہاں تک کہ اُس مشکیزہ میں موجود پانی ختم ہو گیا' تو وہ خاتون اور اُن کے صاحبزادے دونوں پیاسے ہو گئے' اُس خاتون نے بچہ کو دیکھا کہ وہ پیاس کی شدت کی وجہ سے زبان باہر نکال رہا ہے' تو اُنہیں اس سے بڑی پریشانی ہوئی' اُنہوں نے دیکھا کہ صفا پہاڑی اُن کے زیادہ قریب ہے' تو وہ اُس کے اوپر چڑھ گئیں اور اُنہوں نے نشیبی حصہ کا رُخ کیا' تاکہ اُنہیں کوئی نظر آ جائے' لیکن اُنہیں کوئی نظر نہیں آیا' پھر وہ صفا پہاڑی سے نیچے اُتریں اور نشیبی حصہ میں پہنچ گئیں' تو اُنہوں نے اپنی چادر کے کنارے کو اُٹھایا اور جس طرح کوئی شخص انتہائی تیزی سے دوڑتا ہے' اس طرح دوڑیں یہاں تک کہ اُنہوں نے نشیبی حصہ کو عبور کر لیا' پھر وہ مروہ پہاڑی کے پاس آئیں اور اُس پر چڑھ گئیں اور اس بات کا جائزہ لیا کہ اُنہیں کوئی نظر آ جائے' لیکن اُنہیں کوئی نظر نہیں آیا' ایسا اُنہوں نے سات مرتبہ کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسی لیے لوگ ان دو پہاڑیوں کے درمیان سعی کرتے ہیں (یعنی دوڑ کر گزرتے ہیں)۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ مروہ پہاڑی پر (ساتویں مرتبہ) چڑھیں' تو اُنہوں نے ایک آواز سنی' اُنہوں نے خود

سے یہ کہا: چپ! پھر اُنہوں نے غور سے سننے کی کوشش کی تو اُنہیں پھر کوئی آواز آئی تو اُنہوں نے کہا: تمہیں ایک آواز آ رہی ہے' تو وہاں زمزم کی جگہ کے قریب ایک فرشتہ موجود تھا' جو اپنی ایڑی کے ذریعہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے پَر کے ذریعہ زمزم کی جگہ کو کھود رہا تھا' یہاں تک کہ پانی نکل آیا' تو سیّدہ اُم اسماعیل نے اُس کا حوض بنانا شروع کیا' وہ اپنے ہاتھ کے ذریعہ اُسے روکتی جا رہی تھیں اور اپنی ہتھیلی کے ذریعہ مشکیزہ میں پانی بھی بھرتی جا رہی تھیں' لیکن وہ جتنا پانی بھرتی تھیں' اُتنا ہی پانی اور پھوٹنے لگتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اُم اسماعیل پر رحم کرے! اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں اور پانی کو چلّو میں نہ بھرتیں' تو زمزم ایک بہتا ہوا بڑا چشمہ ہوتا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر سیّدہ اُم اسماعیل نے اُس پانی کو پیا اور اپنے بچہ کو دودھ پلایا' فرشتہ نے اُن سے کہا: تم لوگوں کو ضائع ہونے سے نہیں ڈرنا چاہیے' کیونکہ یہاں اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر ہوگا' جسے یہ بچہ اور اس کے والد تعمیر کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس گھر کے قریب رہنے والوں کو ضائع نہیں کرے گا۔

خانۂ کعبہ کی اُس وقت کی تعمیر زمین سے کچھ بلند تھی' جو ایک ٹیلے کی مانند تھی' سیلابی پانی آتا تھا اور اُس کے دائیں اور بائیں طرف سے گزر جاتا تھا' اُم اسماعیل اور اُن کے صاحبزادے اسی حالت میں تھے کہ وہاں سے جرہم قبیلہ کے کچھ لوگوں یا جرہم قبیلہ کے کچھ گھرانوں کا گزر ہوا' وہ کداء کی طرف جا رہے تھے' اُنہوں نے مکہ کے زیریں حصہ میں پڑاؤ کیا تو اُنہیں ایک پرندہ اُڑتا ہوا نظر آیا' اُنہوں نے کہا کہ یہ والا پرندہ تو پانی کے آس پاس گھومتا ہے' تو ہم اس وادی کے زیادہ قریب ہیں یہاں پانی ہونا چاہیے۔ پھر اُنہوں نے ایک یا دو آدمیوں کو تحقیق کے لیے بھیجا تو اُنہیں پانی مل گیا۔ وہ لوگ واپس آئے اور اُنہیں پانی کے بارے میں بتایا' اُم اسماعیل اُس وقت پانی کے پاس موجود تھیں' اُن لوگوں نے کہا: کیا آپ ہمیں یہ اجازت دیں گی کہ ہم آپ کے ساتھ یہاں ٹھہر جائیں؟ تو اُمِ اسماعیل نے کہا: ٹھیک ہے! لیکن پانی میں تمہارا حق نہیں ہوگا۔ اُن لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُم اسماعیل نے اُن لوگوں کو اس لیے رہنے دیا کیونکہ اُنہیں بھی یہ بات پسند تھی کہ کچھ اور لوگ وہاں رہیں۔ اُن لوگوں نے وہاں پڑاؤ کیا اور اپنے گھر والوں کو پیغام بھیج کر بلوا لیا' وہ لوگ بھی اُن کے ساتھ وہاں ٹھہر گئے' یہاں تک کہ اُس جگہ پر کئی گھرانے آباد ہو گئے' پھر وہ بچہ بڑا ہوا' اُس نے اُن لوگوں سے عربی زبان سیکھی' جب وہ بچہ بڑا ہوا' تو اُن لوگوں کے نزدیک بہت پسندیدہ ہو گیا' جب وہ بالغ ہوا تو اُنہوں نے اپنے خاندان کی ایک خاتون سے اُس کی شادی کر دی' اسی دوران اُم اسماعیل کا انتقال ہو گیا' حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن کی صورتِ حال کا جائزہ لینے کے لیے تشریف لائے تو اُن کی حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات نہیں ہوئی' اُنہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اہلیہ سے اُن کے بارے میں دریافت کیا تو اُس خاتون نے کہا: وہ ہمارے لیے کھانے پینے کی چیزیں لینے کے لیے (شکار کے لیے گئے ہوئے ہیں) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن سے اُن کی صورتِ حال کے بارے میں دریافت کیا تو اُس خاتون نے کہا: ہم انتہائی بُری صورتِ حال میں ہیں' تنگی اور شدت کا شکار ہیں۔ اُس خاتون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے

شکوہ اور شکایت کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہارا شوہر آئے تو اُسے میری طرف سے سلام کہنا اور اُسے یہ کہنا کہ وہ اپنے دروازے کی چوکھٹ تبدیل کر لے۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے تو اُنہیں کوئی مانوس سی صورتِ حال محسوس ہوئی' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں کے پاس کوئی آیا تھا؟ تو اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! اس' اس طرح کے ایک بزرگ ہمارے پاس تشریف لائے تھے' اُنہوں نے ہم سے آپ کے بارے میں دریافت کیا' میں نے اُنہیں بتایا' اُنہوں نے ہم سے ہمارے طرزِ زندگی کے بارے میں دریافت کیا' تو میں نے اُنہیں بتایا کہ ہم شدت اور سختی کے اندر ہیں' تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا: وہ میرے والد تھے! کیا اُنہوں نے تمہیں کوئی تلقین بھی کی؟ اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں آپ کو سلام کہہ دوں اور وہ یہ کہہ رہے تھے کہ آپ اپنے دروازے کی چوکھٹ تبدیل کر لیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا: وہ میرے والد تھے! اور اُنہوں نے مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں تم سے علیحدگی اختیار کر لوں' تم اپنے میکے چلی جاؤ۔

پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اُس خاتون کو طلاق دے دی پھر اُنہوں نے دوسری خاتون کے ساتھ شادی کر لی' پھر کچھ عرصہ تک جب تک اللہ کو منظور تھا اُس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں دوبارہ تشریف لائے' اُن کی پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات نہیں ہوئی' حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن کی اہلیہ کے پاس گئے اور اُن سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں دریافت کیا تو اُس اہلیہ نے جواب دیا: وہ ہمارے لیے کچھ تلاش کرنے کے لیے نکلے ہوئے ہیں' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: تم لوگوں کا کیا حال ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن سے اُن لوگوں کی زندگی اور صورتِ حال کے بارے میں دریافت کیا تو اُس خاتون نے جواب دیا: بہتر ہے! ہم کشادگی میں ہیں۔ اُس خاتون نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بھی بیان کی' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: تم لوگوں کی خوراک کیا ہے؟ اُس خاتون نے جواب دیا: گوشت! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: تم لوگوں کا مشروب کیا ہے؟ تو اُس خاتون نے جواب دیا: پانی! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: اے اللہ! ان لوگوں کے لیے گوشت اور پانی میں برکت رکھ دے!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن دنوں اناج نہیں ہوا کرتا تھا' کیونکہ اگر اُن لوگوں کے ہاں اناج ہوتا' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن کے لیے اناج کے بارے میں بھی دعا کرتے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہارا شوہر آئے تو اُسے میری طرف سے سلام کہنا اور اُسے یہ ہدایت کرنا کہ وہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ کی برقرار رکھے۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ تو اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! ایک بزرگ ہمارے پاس آئے تھے جو بڑے وجیہہ وشکیل تھے' اُس خاتون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف کی اور بتایا کہ اُنہوں نے مجھ سے آپ کے بارے میں دریافت کیا' تو میں نے اُنہیں بتایا۔ اُنہوں نے مجھ سے ہماری زندگی کے حالات کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے کہا: ہم ٹھیک ہیں! حضرت اسماعیل علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے تمہیں کوئی تلقین کی تھی؟ اُس خاتون نے جواب دیا: وہ آپ کو سلام کہہ رہے تھے اور اُنہوں نے آپ کو یہ پیغام دیا ہے کہ آپ اپنے گھر کی چوکھٹ کو برقرار رکھیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا: وہ میرے والد تھے اور چوکھٹ سے مراد تم ہو' اُنہوں نے مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں۔

پھر جتنا عرصہ اللہ کو منظور تھا اُتنا عرصہ گزر گیا' اُس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے' تو حضرت اسماعیل علیہ السلام اُس وقت اپنے تیر ٹھیک کر رہے تھے' وہ زمزم کے قریب ایک بڑے درخت کے نیچے یہ کام کر رہے تھے' جب اُنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور اُن دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ وہی کیا' جو باپ بیٹا کرتے ہیں (یعنی ایک دوسرے سے گلے ملے) پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے اسماعیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں یہاں ایک گھر تعمیر کروں' اُنہوں نے اُس بلند ٹیلے کی طرف اشارہ کیا' جس کے اردگرد سے سیلابی پانی گزر جاتا ہے' وہ سیلابی پانی اُس کے اوپر سے نہیں گزرتا' پھر یہ دونوں حضرات کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے بنیادیں کھودنا شروع کیں' اُس موقع پر اُنہوں نے بیت اللہ کی بنیادیں بلند کرنا شروع کیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پتھر لے کر آتے تھے' حضرت اسماعیل علیہ السلام بنایا کرتے تھے یہاں تک کہ جب تعمیر بلند ہوگئی' تو وہ ایک پتھر لے کر آئے' اُنہوں نے اُسے رکھا اور اُس پر کھڑے ہوئے اور اس پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے' حضرت اسماعیل علیہ السلام اُنہیں پتھر پکڑاتے جاتے تھے اور یہ دونوں حضرات یہ دعا کرتے تھے (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''اے ہمارے پروردگار! تُو ہماری طرف سے اس کام کو قبول کر لے' بے شک تُو سننے والا ہے اور علم رکھنے والا ہے''۔

ان دونوں حضرات نے تعمیر جاری رکھی' یہ خانۂ کعبہ کے گرد چکر لگاتے تھے اور یہ کہتے تھے:

''اے ہمارے پروردگار! تُو ہماری طرف سے اسے قبول کر لے' بے شک تُو سننے والا ہے اور علم رکھنے والا ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام براق پر سوار ہو کر مکہ تشریف لاتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک اور شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب ان دونوں حضرات کی ملاقات ہوئی تو یہ دونوں حضرات رونے لگے' یہاں تک کہ پرندے ان کی پکار پر آ گئے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قریش سے کہا: تم سے پہلے اس گھر کے نگران طسم قبیلہ کے لوگ بنے تھے' اُنہوں نے اس کو کمتر سمجھا' اس کی حرمت کا احترام نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ہلاکت کا شکار کر دیا' اُس کے بعد جرہم قبیلہ کے لوگ اس کے نگران بنے' اُنہوں نے بھی اس کے بارے میں کوتاہی کی اور اس کی حرمت کا احترام نہیں کیا' تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بھی ہلاکت کا شکار کر دیا' تو اب تم اس کو کمتر نہ سمجھنا اور اس کی حرمت کا احترام کرنا۔

9108 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: " لَمَّا فَرَغَ إِبْرَاهِيمُ وَإِسْمَاعِيلُ مِنَ الْقَوَاعِدِ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِإِسْمَاعِيلَ: ائْتِنِي بِحَجَرٍ أَجْعَلْهُ عَلَمًا يَهْتَدِي النَّاسُ مِنْهُ، فَأَتَاهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَرْضَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَائْتِنِي بِحَجَرٍ غَيْرِ هَذَا قَالَ: " وَأُوتِيَ إِبْرَاهِيمُ بِالْحَجَرِ الْأَسْوَدِ، فَأَتَى إِسْمَاعِيلُ بِالْحَجَرِ، فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: قَدْ أَتَانِي بِهِ مَنْ لَمْ يَكِلْنِي إِلَى حَجَرِكَ "

* * امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام خانۂ کعبہ کی بنیادوں سے فارغ ہوئے (یا تعمیر سے فارغ ہوئے) تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کہا: تم میرے پاس ایک پتھر لے کر آؤ' تاکہ میں اُسے

نشانی بنادوں' تاکہ لوگ اس کی وجہ سے راہنمائی حاصل کریں' تو وہ ایک پتھر لے کر اُن کے پاس آئے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام اس سے راضی نہیں ہوئے' اُنہوں نے کہا: تم جاؤ اور کوئی اور پتھر لے کر آؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اسی دوران حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حجر اسود لایا گیا تو جب حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنا پتھر لے کر آئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن سے کہا: میرے پاس ایک ایسا پتھر آ گیا ہے کہ اب تمہارے پتھر کی ضرورت نہیں رہی۔

9109 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ الْحَجَرَ مَكَثَ عَلَى اَبِي قُبَيْسٍ اَرْبَعِينَ سَنَةً كَاَنَّهُ ثُغَامَةٌ بَيْضَاءُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حجر اسود' جبل ابوقبیس پر چالیس سال تک یوں موجود رہا تھا' جیسے وہ سفید ثغامہ کا پھول ہوتا ہے (یعنی اُس کا رنگ انتہائی سفید تھا)۔

بَابُ سُنَّةِ الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ وَالْقَوْلِ اِذَا شَرِبْتَهُ

باب: آبِ زمزم کو پینے کا طریقہ اور جب آپ اسے پئیں تو کیا پڑھا جائے؟

9110 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: شُرْبُ زَمْزَمَ بِاَخْذِ الدَّلْوِ، ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ، فَيَشْرَبُ مِنْهَا حَتّٰى يَتَضَلَّعَ، فَاِنَّهُ لَا يَتَضَلَّعُ مِنْهَا مُنَافِقٌ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: ڈول پکڑ کر آبِ زمزم پیا جائے گا' آدمی قبلہ کی طرف رُخ کر کے اُسے پئے گا' اتنا کہ وہ خوب سیر ہو جائے' کیونکہ منافق شخص اسے سیر ہو کر نہیں پیتا۔

9111 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَلَا اَعْلَمُ الثَّوْرِيَّ اِلَّا قَدْ حَدَّثَنَاهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَجَائَهُ رَجُلٌ، فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِهِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ؟ قَالَ: شَرِبْتُ مِنْ زَمْزَمَ قَالَ: شَرِبْتَهَا كَمَا يَنْبَغِي؟ قَالَ: وَكَيْفَ يَنْبَغِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ، وَتُسَمِّي اللّٰهَ ثُمَّ تَشْرَبُ، وَتَتَنَفَّسُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَاِذَا فَرَغْتَ حَمِدْتَ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَتَتَضَلَّعُ مِنْهَا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ آيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ اَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ زَمْزَمَ

✵✵ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن کے پہلو میں بیٹھ گیا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس سے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں آبِ زمزم پی کر آ رہا ہوں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم نے اُسے اُسی طرح پیا ہے جس طرح پینا چاہیے تھا؟ اُس نے کہا: اے حضرت ابن عباس! اُسے کیسے پینا چاہیے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم قبلہ کی طرف رُخ کر کے بسم اللہ پڑھ کے پھر پیتے' درمیان میں تین مرتبہ سانس لیتے اور فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے اور تم اُسے سیر ہو کر پیتے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہمارے اور منافقین کے درمیان (فرق کی) بنیادی نشانی یہ ہے کہ وہ لوگ آبِ زمزم سیر ہو کر نہیں پیتے ہیں''۔

9112 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْ يَذْكُرُ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ ثُمَّ قَالَ: اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا وَاسِعًا، وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

* * سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آبِ زمزم پیا اور پھر یہ دعا کی:

''میں تجھ سے نفع دینے والے علم' کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں''۔

بَابُ زَمْزَمَ وَذِكْرِهَا

باب: آبِ زمزم اور اس کا تذکرہ

9113 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ لَمَّا اَنْبَطَ زَمْزَمَ بَنَى عَلَيْهَا حَوْضًا فَطَفِقَ هُوَ وَابْنُهُ الْحَارِثُ يَنْزِعَانِ فَيَمْلَآنِ ذٰلِكَ الْحَوْضَ فَيَشْرَبَانِ مِنْهُ الْحَاجَّ، فَيَكْسِرُهُ اُنَاسٌ مِنْ حَسَدَةِ قُرَيْشٍ بِاللَّيْلِ وَيُصْلِحُهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ حِينَ يُصْبِحُ، فَلَمَّا اَكْثَرُوا اِفْسَادَهُ دَعَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ رَبَّهُ، فَاُرِيَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ: قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّي لَا اُحِلُّهَا لِمُغْتَسِلٍ، وَلٰكِنْ هِيَ لِشَارِبٍ حِلٌّ وَبِلٌّ، ثُمَّ كَفَيْتَهُمْ، قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ حِينَ اَجْفَلَتْ قُرَيْشٌ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَى بِالَّذِي اُرِيَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَكُنْ يُفْسِدُ حَوْضَهُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَحَدٌ اِلَّا رُمِيَ بِدَاءٍ فِي جَسَدِهِ، حَتّٰى تَرَكُوا لَهُ حَوْضَهُ وَسِقَايَتَهُ"

* * زہری بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبدالمطلب نے آبِ زمزم کے چشمہ کو کھودا تو اُس پر حوض بنا دیا' وہ اور اُن کے صاحبزادے حارث اس میں سے پانی نکالتے اور اُس حوض کو بھر دیتے تھے تو حاجی لوگ وہاں سے پانی پیتے تھے' قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ حاسد لوگوں نے رات کے وقت اُس حوض کو توڑ دیا' اگلے دن صبح حضرت عبدالمطلب نے اُسے ٹھیک کیا' جب اُن لوگوں نے اُسے زیادہ خراب کرنا شروع کر دیا' تو حضرت عبدالمطلب نے اپنے پروردگار سے دعا کی' تو اُنہیں خواب میں یہ بات دکھائی گئی کہ تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں کسی غسل کرنے والے کے لیے اسے حلال اور مباح قرار نہیں دیتا''۔

تو تمہاری کفایت اُن لوگوں کے مقابلہ میں ہو جائے گی' جب قریش خانۂ کعبہ کے قریب اکٹھے ہوئے تو جنابِ عبدالمطلب نے بلند آواز میں اپنا یہ خواب بیان کیا' پھر وہ واپس چلے گئے' اُس کے بعد جس کسی نے بھی اُن کا حوض خراب کرنے کی کوشش کی اُس کے جسم میں کوئی بیماری مسلط ہو گئی' یہاں تک کہ لوگوں نے اُس حوض کو اور وہاں سے پانی پلانے کے کام کو اُس کے حال پر چھوڑ دیا۔

9114 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ

عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُوْلُ، وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَ زَمْزَمَ وَهُوَ يَرْفَعُ ثِيَابَهُ بِيَدِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي لَا اُحِلُّهَا لِمُغْتَسِلٍ، وَلٰكِنْ هِيَ لِشَارِبٍ اَحْسَبُهُ قَالَ: وَمُتَوَضِّئٍ حِلٌّ وَبِلٌّ

٭٭ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اُس وقت آبِ زمزم کے پاس کھڑے ہوئے تھے اور اپنے ہاتھ کے ذریعہ کپڑے کو بلند کررہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! میں کسی غسل کرنے کے لیے اسے حلال قرار نہیں دیتا' یہ پینے والے کے لیے ہے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: یہ وضو کرنے والے کے لئے حلال اور مباح ہیں۔

9115 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ اَيْضًا وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَ زَمْزَمَ مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہی بات کہتے ہوئے سنا ہے' وہ اُس وقت آبِ زمزم کے قریب کھڑے ہوئے تھے۔

9116 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيدَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، اَنَّ زُبَيْدَ بْنَ الصَّلْتِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ كَعْبًا قَالَ لِزَمْزَمَ: بَرَّةٌ، مَضْنُونَةٌ، ضُنَّ بِهَا لَكُمْ اَوَّلُ مَنْ اَخْرَجَتْ لَهُ - اِسْمَاعِيلُ - قَالَ كَعْبٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيثِ: وَنَجِدُهَا طَعَامَ طُعْمٍ، وَشِفَاءَ سَقَمٍ

٭٭ زُبید بن صلت بیان کرتے ہیں: کعب نے آبِ زمزم کے بارے میں یہ کہا: یہ ایک سنبھال کر رکھی گئی چیز ہے جسے تمہارے لیے سنبھالا گیا ہے اور یہ سب سے پہلے حضرت اسماعیل کے لیے نکالا گیا تھا۔

کعب اس روایت میں یہ بھی کہتے ہیں: ہم نے اسے کھانے والے کے لیے کھانا اور بیمار کے لیے شفا کا ذریعہ پایا ہے۔

9117 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ وَهْرَامٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ تُبَيْعًا يَقُوْلُ: عَنْ كَعْبٍ قَالَ: لَمَّا دَخَلَ زَمْزَمَ دَخَلَهَا بِبَعِيرِهِ، ثُمَّ شَرِبَ مِنْهَا، وَاَفْرَغَ عَلٰى ثِيَابِهِ، فَقِيلَ لَهُ: لِمَ تَبُلُّ ثِيَابَكَ يَا اَعْرَابِيُّ؟ قَالَ: اَنْتُمْ لَا تَعْرِفُونَ سَذِهِ، هٰذِهِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ بَرَّةٌ، شَرَابُ الْاَبْرَارِ زَمْزَمُ، لَا تُنْزَفُ، وَلَا تُذَمُّ، وَاسْمُهَا رُوَاءٌ، طَعَامُ طُعْمٍ، وَشِفَاءُ سَقَمٍ

٭٭ تبیع نے کعب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ آبِ زمزم کے پاس آتے تھے' تو اپنے اونٹ پر اُس کے پاس آتے تھے' پھر اُس سے پانی پیتے تھے اور اپنے کپڑوں پر بھی بہاتے تھے۔ اُن سے کہا گیا: اے دیہاتی! تم اپنے کپڑوں کو کیوں گیلا کررہے ہو؟ تو اُنہوں نے کہا: تم لوگ اس کو نہیں جانتے' یہ اللہ کی کتاب میں بھلائی کے طور پر مذکور ہے' نیک لوگوں کا مشروب زمزم ہے' جو کم نہیں ہوتا' اور ختم نہیں ہوتا۔ اس کا نام سیراب کرنے والا بھی ہے' یہ کھانے کی جگہ بھی کفایت کرجاتا ہے اور بیمار کے لیے شفاء کا باعث بھی ہے۔

9118 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: " خَيْرُ وَادِيَيْنِ فِي النَّاسِ ذِي مَكَّةَ، وَوَادٍ فِي الْهِنْدِ هَبَطَ بِهِ آدَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ هٰذَا الطِّيبُ الَّذِي تَطَيَّبُونَ

بِـهِ، وَشَرُّ وَادِيَيْنِ فِي النَّاسِ وَادِي الْاَحْقَافِ، وَوَادٍ بِحَضْرَمَوْتَ يُقَالُ لَهُ: بَرَهُوتُ، وَخَيْرُ بِئْرٍ فِي النَّاسِ زَمْزَمُ، وَشَرُّ بِئْرٍ فِي النَّاسِ بَلَهَوْتُ، وَهِيَ بِئْرٌ فِي بَرَهُوتَ تَجْتَمِعُ فِيهِ اَرْوَاحُ الْكُفَّارِ "

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں کے درمیان موجود تمام وادیوں میں سب سے بہتر مکہ کی وادی ہے اور ہند میں موجود ایک وادی ہے جہاں حضرت آدم نازل ہوئے تھے اس میں وہ خوشبو پائی جاتی ہے جسے تم استعمال کرتے ہو اور لوگوں کی تمام وادیوں میں بدترین وادیٔ احقاف ہے اور حضرموت میں موجود ایک وادی ہے جسے برہوت کہا جاتا ہے لوگوں میں موجود چشموں میں سب سے بہتر زمزم ہے اور لوگوں میں موجود چشموں میں سب سے بدتر ''بلہوت'' ہے یہ برہوت میں موجود ایک کنواں ہے جس میں کفار کی روحیں اکٹھی ہوتی ہیں۔

9119 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: " سَمِعْتُ اَنَّهُ يُقَالُ: خَيْرُ مَاءٍ فِي الْاَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ، وَشَرُّ مَاءٍ فِي الْاَرْضِ مَاءُ بَرَهُوتَ - شِعْبٌ مِنْ شِعَابِ حَضَرَمَوْتَ - وَخَيْرُ بِقَاعِ الْاَرْضِ الْمَسَاجِدُ، وَشَرُّ بِقَاعِ الْاَرْضِ الْاَسْوَاقُ "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات سنی ہے: یہ بات کہی جاتی ہے: زمین میں موجود پانیوں میں سب سے بہتر زمزم کا پانی ہے اور سب سے بدتر پانی برہوت کا پانی ہے جو حضرموت میں موجود ایک گھاٹی ہے زمین میں سب سے بہترین جگہ مسجدیں ہیں اور زمین میں سب سے بُری جگہ بازار ہیں۔

9120 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، اَوْ عَنِ الْعَلَاءِ، شَكَّ اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: كُنَّا نُسَمِّيهَا شُبَاعَةَ - يَعْنِي زَمْزَمَ -، وَكُنَّا نَجِدُهَا نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى الْعِيَالِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم اسے شباعہ (سیر کرنے والی چیز) کا نام دیتے تھے اُن کی مراد آبِ زمزم ہے اور ہم اس سے گھر والوں کے لیے بہترین مدد پاتے تھے۔

9121 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: نَجِدُهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ - يَعْنِي زَمْزَمَ - شَرَابَ الْاَبْرَارِ - يَعْنِي زَمْزَمَ -، مَضْنُونَةٌ، طَعَامُ طُعْمٍ وَشِفَاءٌ مِنْ سَقَمٍ، وَلَا تُنْزَحُ، وَلَا تُذَمُّ قَالَ: وَقَالَ: وَهْبٌ: مَنْ شَرِبَ مِنْهَا حَتّٰى يَتَضَلَّعَ اَحْدَثَتْ لَهُ شِفَاءً، وَاَخْرَجَتْ لَهُ دَاءً

٭٭ وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: ہم نے اللہ کی کتاب میں یہ بات پائی ہے: یہ یعنی آبِ زمزم نیک لوگوں کا مشروب ہے یہ سنبھال کر رکھی گئی چیز ہے یہ کھانے والے کے لیے کھانا ہے اور بیمار کے لیے شفاء ہے یہ ختم نہیں ہوتا اور کم نہیں ہوتا۔

وہب نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص اسے خوب سیر ہو کر پئے یہ اُس کے لیے شفاء بن جاتا ہے اور اُس کی بیماری کو نکال دیتا ہے۔

9122 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: زَمْزَمُ طَعَامُ طُعْمٍ وَشِفَاءُ

سَقَمٍ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: آبِ زمزم کھانے والے کے لیے کھانا ہے اور بیمار کے لیے شفاء ہے۔

9123 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، اَنَّ مُجَاهِدًا كَانَ يَقُوْلُ: "هِيَ لِمَا شُرِبَتْ لَهُ يَقُوْلُ: تَنفَعُ لِمَا شُرِبَتْ لَهُ"

٭٭ ابن خثیم بیان کرتے ہیں: مجاہد فرماتے ہیں: یہ اُسی مقصد کے لیے فائدہ بخش ہوتا ہے' جس مقصد کے لیے اسے پیا گیا ہو وہ یہ بھی فرماتے ہیں: اس کو جس مقصد کے لیے پیا جائے' یہ اُس میں فائدہ دیتا ہے۔

9124 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: زَمْزَمُ لِمَا شُرِبَتْ لَهُ، اِنْ شَرِبْتَهُ تُرِيْدُ الشِّفَاءَ شَفَاكَ اللّٰهُ، وَاِنْ شَرِبْتَهُ تُرِيْدُ اَنْ يَقْطَعَ ظَمَاَكَ قَطَعَهُ، وَاِنْ شَرِبْتَهُ تُرِيْدُ اَنْ تُشْبِعُكَ اَشْبَعَتْكَ هِيَ هَزْمَةُ جِبْرِيلَ، وَسُقْيَا اللّٰهِ اِسْمَاعِيلَ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: آبِ زمزم سے وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے جس مقصد کے لیے اسے پیا جاتا ہے' اگر تم شفاء کے حصول کے لیے اسے پیو گے' تو اللہ تعالیٰ شفاء عطا کرے گا' اگر تم پیاس کو ختم کرنے کے لیے اسے پیو گے' تو اللہ تعالیٰ پیاس کو ختم کر دے گا' اگر تم سیر ہونے کے لیے اسے پیو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کر دے گا' یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ٹھوکر کا نتیجہ ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیرابی تھی۔

9125 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّهُ سَمَّى زَمْزَمَ فَسَمَّاهَا زَمْزَمَ وَبَرَّةَ وَمَضْنُونَةَ

٭٭ سعید بن جبیر نے آبِ زمزم کا نام بیان کرتے ہوئے اس کا نام زم زم برہ اور مضنونہ بیان کیا۔

9126 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَمَّا اَرَادَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنْ يُخْرِجَ السِّقَايَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا اقْتَدَيْتَ بِبِرِّ مَنْ هُوَ اَبَرُّ مِنْكَ، وَلَا بِفُجُورِ مَنْ هُوَ اَفْجَرُ مِنْكَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے یہ ارادہ کیا کہ سقایہ (کی جگہ) کو مسجد سے باہر نکال دیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے کہا: تم نے اپنے سے زیادہ نیک شخص کی نیکی کی اور اپنے سے زیادہ بُرے شخص کی پیروی نہیں کی۔

بَابُ حَمْلِ مَاءِ زَمْزَمَ

باب: آبِ زمزم کو اپنے ساتھ لے جانا

9127 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي حُسَيْنٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو: اِنْ جَائَكَ كِتَابِيْ لَيْلًا فَلَا تُصْبِحَنَّ، اَوْ نَهَارًا فَلَا تُمْسِيَنَّ، حَتّٰى تَبْعَثَ اِلَيَّ مَاءً مِنْ زَمْزَمَ فَاسْتَعَانَتِ امْرَاَةُ سُهَيْلٍ اُثَيْلَةُ الْخُزَاعِيَّةُ جَدَّةُ اَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُهَيْرٍ، فَاَدْلَجَتَا وَجَوَارٍ مَعَهُمَا، فَلَمْ تُصْبِحَا حَتّٰى فَرَتَا مُزَادَتَيْنِ فَزَعَبَتَاهُمَا، وَجَعَلَتَاهُمَا فِيْ كُرَّيْنِ غُوطِيَّيْنِ، ثُمَّ مَلَاَتْهُمَا مَاءً، فَبَعَثَتْ بِهِمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ ابن ابوحسین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن عمرو کو خط میں لکھا کہ جب میرا یہ مکتوب تمہارے پاس پہنچے تو اگر رات ہو تو صبح ہونے سے پہلے اور اگر دن ہو تو شام ہونے سے پہلے تم مجھے آبِ زمزم بھجوا دینا۔

اس حوالے سے سہیل بن عمرو کی اہلیہ اثیلہ خزاعیہ جو ایوب بن عبداللہ بن زہیر کی دادی ہیں' اُنہوں نے بھی مدد کی' ان دونوں نے مشکیزہ تیار کرنا شروع کیا' کچھ کنیزوں نے بھی ان دونوں کی مدد کی' یہاں تک کہ انہوں نے مشکیزے تیار کر لیے اور انہیں اچھی طرح مضبوط کر لیا اور انہیں غوطہ کے بنے ہوئے دو تھیلوں میں محفوظ کر لیا پھر ان دونوں کو پانی سے بھر دیا اور پھر ان دونوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھجوا دیا۔

بَابُ ذِكْرِ مَنْ قُبِرَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

باب: اُن لوگوں کا تذکرہ' جنہیں حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان دفن کیا گیا

9128 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْ كَعْبٍ، اَنَّهُ قَالَ: دُفِنَ اِسْمَاعِيلُ بَيْنَ زَمْزَمَ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

✽✽ کعب بیان کرتے ہیں: حضرت اسماعیل علیہ السلام کو آبِ زمزم' حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان دفن کیا گیا تھا۔

9129 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ: طُفْتُ مَعَهُ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَذَكَرَ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى ذَكَرَ قَبْرَ اِسْمَاعِيلَ هُنَالِكَ - اَحْسَبُهُ - ذَكَرَ نَحْوَ تِسْعِينَ نَبِيًّا اَوْ سَبْعِينَ

✽✽ ابن سابط نے عبداللہ بن ضمرہ سلولی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں اُن کے ساتھ طواف کر رہا تھا جب ہم حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان پہنچے تو اُنہوں نے فلاں' فلاں لوگوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ اُنہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر کا بھی ذکر کیا کہ وہ یہاں ہے' اُنہوں نے نوّے یا ستّر انبیاء کا ذکر کیا (کہ وہ یہاں دفن ہوئے ہیں)۔

9130 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا الْمُحَدَوْدِبَ قَبْرُ عَذَارٰى بَنَاتِ اِسْمَاعِيلَ، وَهُوَ الْمَكَانُ الْمُرْتَفِعُ، مُقَابِلَ بَابِ بَنِيْ سَهْمٍ نَحْوَ الرُّكْنِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ ٹیلہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی صاحبزادیوں میں سے چند کی قبر ہے' یہ ایک بلند جگہ تھی' جو بنو سہم کے دروازہ کے مدمقابل' حجرِ اسود والی طرف میں تھی۔

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الْحَرَمِ

باب: حرم میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

9131 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَوْ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ،

✵✵ حضرت ابوہریرہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری مسجد میں نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''۔

9132 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

9133 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: " صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ قَالَ: وَلَمْ يُسَمِّ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ فَيُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّمَا يُرِيدُ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

9131- صحيح البخاري' كتاب الجمعة' ابواب تقصير الصلاة' باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة' حديث:1148' صحيح مسلم' كتاب الحج' باب فضل الصلاة بمسجدى مكة والمدينة' حديث:2548' صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب المساجد' ذكر البيان بأن هذا الفضل بهذا العدد لم يرد به صلى' حديث:1646' موطا مالك' كتاب القبلة' باب ما جاء في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:463' سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب فضل الصلاة في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:1440' سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب ما جاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام ومسجد النبي' حديث:1400' السنن الصغرى' كتاب مناسك الحج' فضل الصلاة في المسجد الحرام' حديث:2864' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة' في الصلاة في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:7403' السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناسك' اشعار الهدى' فضل الصلاة في المسجد الحرام' حديث:3754' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عنه عليه السلام في المساجد التي' حديث:491' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:7094' مسند الحميدي' احاديث ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:913' مسند ابن الجعد' ابو غسان محمد بن مطرف' حديث:2494' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن محمد بن قيس وغيره عن ابي هريرة' حديث:468' مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عائشة' حديث:4569' المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' حديث:1604

''مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسجد نبوی کا ذکر نہیں کیا' تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ شاید آپ کی مراد مسجد نبوی ہے۔

9134 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ عَتِيقٍ مِثْلَ خَبَرِ عَطَاءٍ هَذَا، وَيُشِيرُ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِيَدِهِ اِلَى الْمَدِينَةِ "

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء کے حوالے سے منقول ہے' جس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ مدینہ منورہ کی طرف اشارہ کیا تھا۔

9135 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، حَدَّثَ: اَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِي هَذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد کعبہ کا حکم مختلف ہے''۔

9136 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْ غَيْرِهِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''۔

9137 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْ غَيْرِهِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

✵✵ نافع نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''مسجد مدینہ میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''۔

9138 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''۔

9139 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِي الْمَدِينَةِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ اَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَ قَوْلِ قَتَادَةَ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا مدینہ میں ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی قتادہ کے قول کی مانند منقول ہے۔

9140 - حدیث نبوی: قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ الْمَكِّيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: جَاءَ الشَّرِيدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَقَالَ: اِنِّي نَذَرْتُ اِنِ اللّٰهُ فَتَحَ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاهُنَا اَفْضَلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ صَلَّيْتُ هَاهُنَا اَجْزَاَ عَنْكَ ثُمَّ قَالَ: صَلَاةٌ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت شرید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے دن حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: میں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مکہ کو فتح کر دیا' تو میں بیت المقدس میں نماز ادا کروں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اُن سے فرمایا: یہاں ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم یہاں نماز ادا کرلو تو یہ تمہارے لیے کفایت کر جائے گا۔ پھر آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

9141 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعٍ قَالَ: دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَسْجِدَ قِبَاءَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَاَنْ اُصَلِّيَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ صَلَاةً وَاحِدَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ اَرْبَعًا، بَعْدَ اَنْ اُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ صَلَاةً وَاحِدَةً، وَلَوْ كَانَ هَذَا الْمَسْجِدُ بِاُفُقٍ مِنَ الْاٰفَاقِ لَضَرَبْنَا اِلَيْهِ آبَاطَ الْاِبِلِ

٭٭ یعقوب بن مجمع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد قباء میں داخل ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس مسجد میں ایک نماز ادا کرلوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں بیت المقدس میں چار مرتبہ نماز ادا کروں' اس کے بعد کہ میں بیت المقدس میں ایک نماز ادا کر چکا ہوں' اگر یہ مسجد دنیا کے دور دراز کے حصہ میں بھی ہوتی' تو ہم سفر کر کے وہاں تک جاتے۔

9142 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِي هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''۔

بَابُ الْبُزَاقِ فِي الْحِجْرِ

باب: حطیم میں تھوک دینا

9143 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِنْ تَنَخَّمَ رَجُلٌ فِي الْحِجْرِ فَلَا بَاْسَ اِذَا غَيَّبَهُ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص حطیم میں تھوک دیتا ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ وہ اسے (مٹی میں) چھپا دے۔

9144 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ: تَنَخَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ خَرَجَ فَلَمْ يُغَيِّبْهَا، فَجَاءُوا مَعَهُ بِمِصْبَاحٍ، فَجَعَلَ يَلْتَقِطُهَا بِرِدَائِهِ وَيَتَتَبَّعُهَا بِهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے مسجد میں تھوک دیا' پھر وہ باہر نکلے اُنہوں نے اسے چھپایا نہیں تھا' پھر وہ آئے تو اُن کے ساتھ ایک چراغ بھی تھا' وہ اپنی چادر کے ذریعہ اسے اُٹھا رہے تھے اور اس کے نشان کو تلاش کر رہے تھے۔

9145 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، مَوْلٰى اَسْلَمَ وَغَيْرِهِ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَنَخَّمَ فِي الْمَسْجِدِ طَاهِرًا كُتِبَتْ عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ، فَلْيُغَيِّبْ اَحَدُكُمْ نُخَامَتَهُ

✵✵ عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی پاک وصاف مسجد میں تھوک دے' تو اُس کے نامۂ اعمال میں گناہ نوٹ کیا جاتا ہے' البتہ آدمی کو اپنی رینٹھ کو (مٹی میں) چھپا دینا چاہیے''۔

9146 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الْكَعْبَةِ فَيُرِيدُ اَنْ يَبْزُقَ؟ قَالَ: يَبْزُقُ فِي ثَوْبِهِ

✵✵ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں

دریافت کیا گیا' جو خانہ کعبہ کے اندر ہوتا ہے اور پھر وہ تھوکنا چاہتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اپنے کپڑے میں تھوک دے۔

بَابُ الْحِجْرِ وَبَعْضُهُ مِنَ الْكَعْبَةِ

باب: حطیم کا بیان' اس کا کچھ حصہ خانہ کعبہ کا حصہ ہے

9147 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ اَهْلُ الشَّامِ فِي الْجَيْشِ الْاَوَّلِ جَيْشِ الْحُصَيْنِ بْنِ نُمَيْرٍ حَرَقَ الرَّجُلُ مِنْ نَحْوِ بَابِ بَنِي جُمَحٍ وَالْمَسْجِدُ يَوْمَئِذٍ مَلْآنُ خِيَامًا وَاَبْنِيَةً، فَسَارَ الْحَرِيقُ حَتّٰى اَحْرَقَ الْبَيْتَ، فَاَحْرَقَ كُلَّ شَيْءٍ عَلَيْهِ وَيَحْرِدُ حَتّٰى اِذْ طَائِرًا لَيَقَعُ عَلَيْهِ فَتَنْتَثِرُ حِجَارَتُهُ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ لِيْ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُرْتَفِعِ قَالَ: " فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنُصَلِّي ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ وَرَاءَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، اِذَا رَاَيْتُ فِي جَوْفِ الْبَيْتِ وَرَاَيْنَا مِنْ خَلَلِ الْبَابِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: هَلْ رَاَيْتُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: فَاَجْمَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِهَدْمِهِ وَبِنَائِهِ، فَاَرْسَلَ اِلَى كَذَا وَكَذَا بَعِيرًا يَحْمِلُ الْوَرْسَ مِنَ الْيَمَنِ، - وَذَكَرَ اَرْبَعَةَ آلَافِ بَعِيرٍ، وَشَيْئًا سَمَّاهُ -، يُرِيْدُ اَنْ يَجْعَلَهُ مَدَرًا لِلْبَيْتِ، ثُمَّ قِيْلَ لَهُ اِنَّ الْوَرْسَ يَعْفُنُ وَيَرْفُتُ، فَقَسَّمَ الْوَرْسَ فِي نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَقَوَاعِدِهِنَّ، وَبَنَى بِالْقَصَّةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا اَحْضَرَ حَاجَتَهُ: اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَلَا تَدَعِ النَّاسَ لَا قِبْلَةَ لَهُمْ، اجْعَلْ عَلَى زَوَايَاهَا صَوَارِيَ، وَاجْعَلْ عَلَيْهَا سُتُورًا يُصَلِّي النَّاسُ اِلَيْهَا، فَفَعَلَ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْاَحَدِ، صَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، مَا تَرَوْنَ فِي هَدْمِ الْبَيْتِ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ اَحَدٌ، فَقَالُوا: نَرَى اَنْ لَا تَهْدِمَهُ، فَسَكَتَ عَنْهُمْ حَتّٰى اِذَا انْتَفَدَ رَاْيُهُمْ قَالَ: يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَسُدُّ اُسَّهُ عَلَى رَاْسِهِ، وَاَنْتُمْ تَرَوْنَ الطَّائِرَ يَقَعُ عَلَيْهِ فَتَنْتَثِرُ حِجَارَتُهُ، اَلَا اِنِّي هَادِمٌ غَدًا، وَوَافَقَ ذٰلِكَ جِنَازَةَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي بَكْرٍ، فَاتَّبَعَهَا مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اتِّبَاعَهَا وَمَنْ كَانَ لَا يُرِيْدُ اتِّبَاعَهَا، وَكُسِرَتْ لَهُ وِسَادَةٌ عِنْدَ الْمَقَامِ، ثُمَّ عَلَاهُ رِجَالٌ مِنْ وَرَاءِ السُّتُورِ، وَفَرَغَ النَّاسُ مِنْ جِنَازَتِهِمْ، فَالذَّاهِبُ فِي مِنًى وَالذَّاهِبُ فِي بِئْرِ مَيْمُونٍ، لَا يَرَوْنَ اِلَّا اَنَّهُ سَيُصِيبُهُمْ صَاخَّةٌ مِنَ السَّمَاءِ، فَلَمَّا اَتَى النَّاسُ فَقِيْلَ: ادْخُلُوا فَقَدْ وَاللّٰهِ هَدَمَ، دَخَلَ النَّاسُ، وَحَفَرَ حَتّٰى هَدَمَهَا عَنْ رَبَضٍ فِي الْحِجْرِ، فَاِذَا هُوَ آخِذٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ لَا يَسْتَحِقُّ فَدَعَا مُكَبِّرَةَ قُرَيْشٍ، فَاَرَاهُمْ اِيَّاهُ، وَاَخَذَ ابْنُ مُطِيعٍ الْعَتَلَةَ مِنْ شِقِّ الرَّبَضِ الَّذِي يَلِيْ دَارَ بَنِيْ حُمَيْدٍ، فَانْفَضَّهُ اَجْمَعَ اَكْتَعَ، ثُمَّ بَنَاهَا حَتّٰى سَمَاهَا، وَجَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ فِي الْاَرْضِ شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، وَيَخْرُجُوْنَ مِنْ هٰذَا، فَبَنَاهَا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ بِنَائِهَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ حُفْرَةٌ مُنْكَرَةٌ وَجَرَاثِيمُ وَقِعَادٌ، فَاَبَ النَّاسُ اِلَى بَطْحِهِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَبْطَحُ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ وَادِيَّ مِنْ ذٰلِكَ، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْرُجُ فِي حُلَّتِهِ وَقَمِيصِهِ اِلَى ذِي طُوًى، فَيَاْتِي فِي طَرَفِ رِدَائِهِ بِبَطْحَاءَ، يَحْتَسِبُ فِي ذٰلِكَ الْخَيْرَ حَتّٰى اِذَا مَلَّ النَّاسُ اَخَذَ يُقَوِّتُهُ فَبَطَحَ حَتّٰى اسْتَوَى، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّي اَرَى اَنْ تَعْتَمِرُوا

مِنَ التَّنْعِيمِ مُشَاةً فَمَنْ كَانَ مُوسِرًا بِجَزُورٍ نَحَرَهَا وَإِلَّا فَبَقَرَةٍ، وَإِلَّا فَشَاةٍ قَالَ: فَذَكَرْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ كَثْرَةِ النَّاسِ، دَبَّتِ الْأَرْضُ سَهْلُهَا وَجَبَلُهَا، نَاسًا كِبَارًا وَنَاسًا صِغَارًا، وَعَذَارَى، وَثَيِّبًا، وَنِسَاءً، وَالْحَلْقَ قَالَ: فَأَتَيْنَا الْبَيْتَ فَطُفْنَا مَعَهُ وَسَعَيْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ نَحَرْنَا وَذَبَحْنَا فَمَا رَأَيْتُ الرُّءُوسَ وَالْكُرْعَانَ وَالْأَذْرُعَ فِي مَكَانٍ أَكْثَرَ مِنْهَا يَوْمَئِذٍ "

⁕ ابن جریج بیان کرتے ہیں: جب اہلِ شام پہلے لشکر میں آئے' جو حصین بن نمیر کا لشکر تھا' تو ایک شخص نے بنو جمح کی طرف سے آگ لگا دی' اُن دنوں مسجد میں خیمے اور عارضی تعمیرات بھری ہوئی تھیں' وہ آگ جلنا شروع ہوئی یہاں تک کہ خانۂ کعبہ تک پہنچ گئی' اُس نے خانۂ کعبہ پر موجود ہر چیز کو جلا دیا' یہاں تک کہ اگر کوئی پرندہ اُس کے اوپر آ کر گرتا' تو اس کے پتھر منتشر ہو جاتے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام محمد بن مرتفع تھا' اُنہوں نے مجھ سے کہا: اللہ کی قسم! ایک رات میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پیچھے عشاء کی نماز ادا کر رہا تھا' اسی دوران میں نے خانۂ کعبہ کے اندر دیکھا اور ہم نے اس کے دروازے میں خلل دیکھا' جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے نماز ختم کی' تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے بھی دیکھا ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خانۂ کعبہ کی عمارت کو منہدم کر کے اُس کی تعمیرِ نو کا پختہ ارادہ کر لیا' اُنہوں نے پیغام بھجوایا کہ اتنے اتنے اونٹوں پر یمن سے ورس لاد کر لایا جائے۔ راوی نے چار ہزار اونٹوں کا ذکر کیا' اس کے علاوہ اُنہوں نے کسی اور چیز کا بھی ذکر کیا کہ وہ بھی اُنہوں نے منگوائی' وہ یہ چاہتے تھے کہ اُسے خانۂ کعبہ کی اینٹوں کی جگہ استعمال کریں' پھر اُن سے کہا گیا کہ ورس میں تو تعفن آ جاتا ہے اور وہ خراب ہو جاتی ہے' تو اُنہوں نے ورس کو قریش کی خواتین میں تقسیم کر دیا اور گچ کے ذریعہ تعمیر شروع کی' جب اس کی ضرورت کا وقت پیش آیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں پیغام بھجوایا کہ اگر آپ نے ایسا کرنا ہی ہے' تو لوگوں کو ایسی حالت میں نہ چھوڑیں کہ اُن کا کوئی قبلہ ہی نہ ہو' بلکہ آپ تمام کناروں پر ستون لگا دیں اور اُن پر پردے ٹانک دیں تاکہ لوگ اُن کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے رہیں۔ تو اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔

یہاں تک کہ ہفتہ کا دن آیا تو وہ منبر پر چڑھے اور پھر بولے: اے لوگو! خانۂ کعبہ کو منہدم کرنے کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ تو کسی نے بھی اُن سے اختلاف نہیں کیا' لوگوں نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ اسے منہدم نہ کریں' اُنہوں نے اُن لوگوں کو کوئی جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ اُن کی رائے متفق ہو گئی' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص اس کی بنیاد کو اپنے سر کے ساتھ دیکھتا ہے اور تم پرندے کو دیکھتے ہو کہ اگر وہ اس پر بیٹھ جائیں' تو اس کے پتھر جڑنے لگتے ہیں' خبردار! میں کل اسے منہدم کر دوں گا۔ راوی کہتے ہیں: اُسی دن بنو بکر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا جنازہ آیا' جن لوگوں نے جنازہ کے ساتھ جانا تھا وہ اُس کے ساتھ گئے' اور جس نے اُس کے ساتھ نہیں جانا تھا' اُن کے لیے مقامِ ابراہیم کے پاس تکیہ رکھ دیا گیا' پھر کچھ لوگ پردوں کے پرے سے اُس کے اوپر چڑھے' جب لوگ جنازہ سے فارغ ہو کر واپس آئے تو کوئی شخص منیٰ چلا گیا اور کوئی

شخص بیر میمون چلا گیا' کیونکہ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ ان پر آسمان سے کوئی عذاب نازل ہوگا۔ جب لوگ واپس آئے تو اُن سے کہا گیا: تم لوگ جا کر دیکھو تو سہی' اللہ کی قسم! اُنہوں نے عمارت کو منہدم کر دیا ہے۔ وہ لوگ وہاں آئے تو اُنہوں نے اسے اتنا کھود دیا ہوا تھا کہ حطیم کی بنیادی نظر آنے لگیں تو اس میں یہ نظر آیا کہ اس کی بنیاد کے پتھر ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں وہ الگ نہیں کیے جا سکتے۔ انہوں نے قریش کے اکابرین کو بلوایا اور انہیں وہ جگہ دکھائی تو ابن مطیع نے بنو حمید کے گھر والی طرف میں بنیاد کے کنارے پر پھاوڑا مارا' پھر انہوں نے اس پوری عمارت کو ڈھا دیا' پھر اُنہوں نے اُس کی تعمیر نو کی' اُنہوں نے اس کے دو دروازے بنوائے جو زمین کے ساتھ ملے ہوئے تھے' ایک مشرق کی سمت میں تھا' ایک مغرب کی سمت میں تھا' لوگ ایک دروازے سے داخل ہو سکتے تھے اور دوسرے سے نکل سکتے تھے' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس کی تعمیر نو کی' جب وہ اس کی تعمیر سے فارغ ہوئے' تو مسجد میں زمین ناہموار تھی کسی جگہ گڑھا بنا ہوا تھا کہیں مٹی اکٹھی ہوئی تھی کہیں زمین بیٹھی ہوئی تھی تو لوگوں نے اس کی زمین کو ہموار کرنا شروع کیا' تو ایک شخص نے ایک سو اونٹوں پر اُس ملبہ کو منتقل کرنا شروع کیا' یہاں تک کہ کوئی شخص اپنا حلّہ پہن کر اور قمیص پہن کر ذی طویٰ کی طرف جاتا تھا' تو جب وہ آتا تھا تو اُس کی چادر کے کنارے میں کنکریاں ہوتی تھیں' وہ تبرک کے طور پر اسے لے لیتا تھا' یہاں تک کہ لوگوں نے اس کی زمین کو بالکل ہموار کر دیا' پھر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور بولے: اے لوگو! میرا یہ خیال ہے کہ تم لوگ تنعیم سے پیدل عمرہ کرو' جو شخص خوشحال ہو وہ اونٹ قربان کرے' ورنہ گائے کر دے' ورنہ بکری کر دے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے لوگوں کی کثرت کی وجہ سے قیامت کے دن کا خیال کیا' یہاں تک کہ زمین کے چٹیل حصہ پر اور پہاڑوں پر لوگ ہی لوگ تھے' بڑے تھے' چھوٹے تھے' لڑکیاں تھیں' عورتیں تھیں' خواتین تھیں' لوگوں کے حلقے تھے۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم بیت اللہ کے پاس آئے' ہم نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ اُس کا طواف کیا' ہم نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی' پھر ہم نے جانور نحر بھی کیے اور قربان بھی کیے' تو میں نے اُس دن سے زیادہ لوگوں کے سر' ایڑیاں اور کلائیاں کبھی نہیں دیکھیں۔

9148 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: "اَخْبَرَنِي مَنْ رَاَى تِلْكَ الْقَوَاعِدَ تُحَرَّكُ بِالْعَتَلَةِ، فَيَكَادُ الْبَيْتُ يَتَحَرَّكُ قَالَ: كَاَنَّهَا الْاِبِلُ الْبَوَارِكُ"

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے وہ بنیادیں دیکھی ہیں' جنہیں پھاوڑے کے ذریعہ حرکت دی جاتی تھی' تو بیت اللہ میں حرکت پیدا ہو جاتی تھی۔ راوی کہتے ہیں: وہ بیٹھے ہوئے اونٹوں کی مانند تھیں۔

9149 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَوْ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَلْحِجْرُ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ: (وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ) (الحج: 29) قَالَ: وَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَائِهِ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حطیم' بیت اللہ کا حصہ ہے۔ اُنہوں نے یہ آیت پڑھی:

''اور آدمی کو بیت العتیق کا طواف کرنا چاہیے''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باہر سے طواف کیا ہے۔

9150 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ فِيْ خِلَافَتِهٖ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: مَا اَظُنُّ اَبَا خُبَيْبٍ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَزْعُمُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْهَا قَالَ: وَكَانَ الْحَارِثُ مُصَدَّقًا لَا يَكْذِبُ قَالَ: سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ مَاذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ، وَاِنِّيْ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ اَعَدْتُّ فِيْهِ مَا تَرَكُوْا مِنْهُ، فَاِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ اَنْ يَبْنُوْهُ مِنْ بَعْدِيْ فَهَلُمِّي لِاُرِيَكِ مَا تَرَكُوْا مِنْهُ، فَاَرَاهَا قَرِيْبًا مِنْ سَبْعَةِ اَذْرُعٍ هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ، وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيْدُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَعَلْتُ لَهٗ بَابَيْنِ مَوْضُوْعَيْنِ فِي الْاَرْضِ، شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا وَهَلْ تَدْرِيْنَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوْا بَابَهَا؟ " قَالَتْ: لَا قَالَ: تَعَزُّزًا لِاَنْ لَا يُدْخِلُوْهَا اِلَّا مَنْ اَرَادُوْا، فَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا كَرِهُوْا اَنْ يَدْخُلَهَا يَدَعُوْنَهٗ حَتّٰى يَرْتَقِيَ، حَتّٰى اِذَا كَادَ اَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوْهُ فَسَقَطَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ: اَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَنَكَتَ بِعَصَاهُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: وَدِدْتُّ اَنِّيْ تَرَكْتُهٗ وَمَا تَحَمَّلَ

* * عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حارث بن عبداللہ وفد کی شکل میں عبدالملک سے ملنے کے لیے گیا' یہ اُس کے عہد خلافت کی بات ہے' تو عبدالملک نے کہا: میرا نہیں خیال کہ ابوخبیب (یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ بات سنی ہوگی' جس کے بارے میں وہ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات سنی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حارث ایک ایسا شخص تھا جو سچا قرار دیا جاتا تھا وہ جھوٹ نہیں بولتا تھا۔ اُنہوں نے کہا: کیا تم نے اُنہیں یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ اُنہوں نے کہا: میں نے اُنہیں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہاری قوم کے لوگوں نے خانۂ کعبہ کی تعمیر میں کمی کردی تھی' اگر تمہاری قوم کے لوگ زمانۂ شرک کے قریب نہ ہوتے تو اُنہوں نے جو حصہ چھوڑ دیا تھا' میں اُسے دوبارہ بنوادیتا' اگر تمہاری قوم کو مناسب لگے' تو وہ میرے بعد اس کی تعمیر نو کرلیں' آؤ! میں تمہیں دکھاتا ہوں اُنہوں نے جو حصہ چھوڑ دیا تھا''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تقریباً سات بالشت کا حصہ دکھایا۔

یہ عبداللہ بن عبید کی نقل کردہ روایت ہے' ولید بن عطاء نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس کے دو دروازے بنواتا' جو زمین کے ساتھ لگے ہوئے ہوتے' ایک مشرق کی سمت میں ہوتا اور ایک مغرب کی سمت میں ہوتا' کیا تم یہ بات جانتی ہو کہ تمہاری قوم کے لوگوں نے دروازہ اونچا کیوں کیا تھا؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف غلبہ کے حصول کے لیے' تاکہ وہ جسے چاہیں اندر جانے دیں' جب وہ کسی شخص کے اندر داخلہ کو ناپسند کرتے تھے تو اُسے بلاتے تھے' جب وہ سیڑھیاں چڑھ کر آتا تھا اور داخل ہونے کے قریب ہوتا تھا تو اُسے دھکا دے دیتے تھے' تو وہ گر جاتا تھا۔

اس پر خلیفہ عبدالملک نے حارث نامی راوی سے دریافت کیا: کیا تم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو خلیفہ اپنی چھڑی کے ذریعہ کچھ دیر تک زمین کو کریدتا رہا اور پھر بولا: میری یہ خواہش تھی کہ میں اُسے اور جس کا بوجھ اس نے اٹھایا ہے اس چیز کو ترک کر دیتا (یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خانۂ کعبہ کی جو تعمیر کی تھی اُسے خراب نہ کرتا)۔

9151 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَائِشَةَ: اَلَمْ تَرَىْ اَنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيمَ؟ قَالَتْ: اَفَلَا تَرُدُّهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: اِنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَوْ اِنَّهُمْ حَدِيثُونَ بِكُفْرٍ

* * زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تمہاری قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں میں کمی کر دی تھی؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اسے دوبارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں تعمیر کروا دیتے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری قوم کے لوگ زمانۂ کفر کے قریب ہیں۔ (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

9152 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي: اَنَّ عُمَرَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاَرْسَلَ اِلَى شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ يَسْاَلُهُ عَنْ وَلِيدٍ مِنْ وِلَادَةِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ: وَكَانَتْ نِسَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ لَيْسَ لَهُنَّ عِدَّةٌ قَالَ: فَاَخْبَرَنِي اَنَّهُ ذَهَبَ مَعَ الشَّيْخِ اِلَى عُمَرَ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي الْحِجْرِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ: اَمَّا النُّطْفَةُ فَمِنْ فُلَانٍ؟ وَاَمَّا الْوَلَدُ فَعَلٰى فِرَاشِ فُلَانٍ، فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ، وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْفِرَاشِ قَالَ: فَلَمَّا قَامَ الشَّيْخُ قَالَ عُمَرُ: تَعَالَ حَدِّثْنِي عَنْ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ قَالَ: اِنَّ قُرَيْشًا تَقَوَّوْا لِبِنَاءِ الْكَعْبَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَعَجَزُوا وَاسْتَقْصَرُوا، وَتَرَكُوا بِنَائَهَا بَعْضَهَا فِي الْحِجْرِ. فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ

* * عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے' اُنہوں نے بنوزہرہ کے ایک بزرگ کو پیغام دے کر بلوایا اور اُن سے زمانۂ جاہلیت میں پیدا ہونے والے ایک بچہ کا ذکر کیا تو اُس نے یہ بات بیان کی کہ زمانۂ جاہلیت کی خواتین کی عدت نہیں ہوتی تھی' راوی بیان کرتے ہیں: مجھے اُنہوں نے یہ بات بتائی ہے کہ وہ اُس بزرگ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حطیم میں بیٹھے ہوئے پایا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا' تو اُس نے کہا: جہاں تک نطفہ کا تعلق ہے' تو فلاں شخص سے ہے' لیکن جہاں تک بچہ کا تعلق ہے تو وہ فلاں شخص کے بچھونے پر پیدا ہوا۔ تو حضوبت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ٹھیک کہا ہے! لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھونے کے بارے میں حکم دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: جب وہ بزرگ کھڑا ہوا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم آؤ اور خانۂ کعبہ کی بنیادوں کے بارے میں بتاؤ۔ تو اُس نے بتایا کہ قریش کے لوگوں نے زمانۂ جاہلیت میں خانۂ کعبہ کی تعمیر کے لیے ساز و سامان اکٹھا کیا تھا' لیکن وہ اسے پورا نہیں کر سکے تھے اور اُنہوں نے اس میں سے کچھ حصہ چھوڑ دیا تھا' اُنہوں نے اس کی تعمیر میں جو حصہ چھوڑا تھا' اُس کا کچھ حصہ حطیم میں

ہے۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے سچ کہا ہے!

9153 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ، اَنَّ عَائِشَةَ كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اَخِيهَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ شَيْءٌ، فَحَلَفَ اَنْ لَا يُكَلِّمَهَا، فَاَرَادَتْهُ عَلٰى اَنْ يَاْتِيَهَا فَاَبٰى فَقِيلَ لَهَا: اِنَّ لَهُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَطُوفُهَا، فَرَصَدَتْهُ بِبَابِ الْحِجْرِ حَتّٰى اِذَا مَرَّ بِهَا اَخَذَتْ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ اجْتَرَّتْهُ حَتّٰى دَخَلَتِ الْحِجْرَ، ثُمَّ قَالَتْ: فُلَانٌ عَنْكَ حُرٌّ، وَفُلَانٌ عَنْكَ حُرٌّ، وَالَّذِي اَنَا فِي بَيْتِهِ، فَجَعَلَتْ تَحْلِفُ لَهُ وَتَعْتَذِرُ اِلَيْهِ

✸✸ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور اُن کے بھائی عبدالرحمٰن کے درمیان کچھ ناراضگی ہوگئی' تو عبدالرحمٰن نے یہ قسم اُٹھائی کہ وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بات چیت نہیں کریں گے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ خواہش تھی کہ عبدالرحمٰن اُن کے ہاں آئیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا گیا کہ وہ رات کے مخصوص حصہ میں خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حطیم کے دروازہ کے پاس اُن کے انتظار میں بیٹھ گئیں' جب وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن کا کپڑا پکڑ لیا اور اُسے کھینچا' یہاں تک کہ وہ حطیم میں داخل ہوگئیں' پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: فلاں شخص تمہاری طرف سے آزاد ہے' فلاں شخص تمہاری طرف سے آزاد ہے' اُس ذات کی قسم ہے جس کے گھر میں' میں موجود ہوں! پھر سیّدہ عائشہ نے اُنہیں قسم دینا شروع کی اور اُن کے سامنے عذر پیش کیا۔

9154 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَقْرَبٍ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَاَلَتْهُ اَنْ يَفْتَحَ لَهَا الْكَعْبَةَ لَيْلًا فَاَبٰى عَلَيْهَا، زَعَمُوا شَيْبَةَ بْنَ عُثْمَانَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِاُمِّ كُلْثُومٍ: انْطَلِقِي تَدْخُلِي الْكَعْبَةَ فَدَخَلَتِ الْحِجْرَ

✸✸ اُم کلثوم بنت عمرو نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن سے یہ کہا: وہ رات کے وقت اُن کے لیے خانۂ کعبہ کا دروازہ کھول دیں' تو اُنہوں نے اُن کی یہ بات نہیں مانی۔لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ شیبہ بن عثمان کے بارے میں بات چیت ہے۔تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُم کلثوم سے کہا: تم جاؤ اور خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہو جاؤ' تو وہ حطیم کے اندر داخل ہوگئیں۔

9155 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا اُبَالِي اَفِي الْحِجْرِ صَلَّيْتُ اَمْ فِي جَوْفِ الْبَيْتِ

✸✸ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتی کہ میں نے حطیم میں نماز ادا کی ہے' یا خانۂ کعبہ کے عین اندر نماز ادا کی ہے۔

9156 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ: اَنَّ عَائِشَةَ، صَلَّتْ فِي الْحِجْرِ وَقَالَتْ: لَاُصَلِّيَنَّ فِي الْبَيْتِ - يَعْنِي الْحِجْرَ - وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ فُلَانٍ لِبَعْضِ الْحَجَبَةِ، وَكَانَ مَنَعَهَا اَنْ تَدْخُلَ الْبَيْتَ لَيْلًا

✸✸ معمر نے اپنے بعض اصحاب کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے حطیم

میں نماز ادا کی اور پھر یہ فرمایا: میں بیت اللہ میں یعنی حطیم میں نماز ضرور ادا کروں گی' خواہ فلاں شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے' اُنہوں نے خانۂ کعبہ کے کسی متولی کے بارے میں یہ بات کی' جس نے اُنہیں رات کے وقت خانۂ کعبہ کے اندر جانے سے روک دیا تھا۔

9157 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِی اَبِیْ قَالَ: سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ شُرَحْبِیلَ یُحَدِّثُ، اَنَّهُ حَضَرَ ذٰلِكَ قَالَ: اَدْخَلَ ابْنُ الزُّبَیْرِ عَلٰی عَائِشَةَ سَبْعِینَ رَجُلًا مِنْ خِیَارِ قُرَیْشٍ وَمُكَبَّرِیهِمْ فَاَخْبَرَتْهُمْ ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالشِّرْكِ لَبَنَیْتُ الْبَیْتَ عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیمَ وَاِسْمَاعِیلَ، وَهَلْ تَدْرِینَ لِمَا قَصَّرُوا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیمَ؟ قَالَتْ: لَا قَالَ: قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قَالَ: فَكَانَتِ الْكَعْبَةُ قَدْ وَهَتْ مِنْ حَرِیقِ اَهْلِ الشَّامِ قَالَ: فَهَدَمَهَا وَاَنَا یَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَكَشَفَ عَنْ رَبَضٍ فِی الْحِجْرِ، آخِذٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فَتَرَكَهُ مَكْشُوفًا ثَمَانِیَةَ اَیَّامٍ لِیُشْهِدَ عَلَیْهِ قَالَ: فَرَاَیْتُ رَبَضَهُ ذٰلِكَ كَخَلِفِ الْاِبِلِ، خَمْسُ حِجَارَاتٍ وَجْهُ حَجَرٌ وَوَجْهُ حَجَرَانِ قَالَ: وَرَاَیْتُ الرَّجُلَ یَاْخُذُ الْعَتَلَةَ فَیَهُزُّهَا مِنْ نَاحِیَةِ الرُّكْنِ فَیَهْتَزُّ الرُّكْنُ الْآخَرُ قَالَ: ثُمَّ بَنَی عَلٰی ذٰلِكَ الرَّبَضِ، وَصَنَعَ بِهِ بَابَیْنِ لَاصِقَیْنِ بِالْاَرْضِ شَرْقِیًّا وَغَرْبِیًّا، فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَیْرِ هَدَمَهُ الْحَجَّاجُ مِنْ نَحْوِ الْحِجْرِ، ثُمَّ اَعَادَهُ عَلٰی مَا كَانَ عَلَیْهِ، فَكَتَبَ اِلَیْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ وَدِدْتُ اَنَّكَ تَرَكْتَ ابْنَ الزُّبَیْرِ وَمَا تَحَمَّلَ " قَالَ: قَالَ مَرْثَدٌ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُولُ: لَوْ وَلِیتُ مِنْهُ مَا وَلِیَ الْحِجْرَ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَدْخَلْتُ الْحِجْرَ كُلَّهُ فِی الْبَیْتِ فَلِمَ یُطَفْ بِهِ اِنْ لَمْ یَكُنْ مِنَ الْبَیْتِ

* * مرثد بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما قریش کے ستر معززین اور اکابرین کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے کر گئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے یہ فرمایا تھا: اگر تمہاری قوم زمانۂ شرک کے قریب نہ ہوتی' تو میں بیت اللہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کرواتا' کیا تم یہ بات جانتی ہو کہ اُن لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں میں کمی کیوں کی تھی؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اُن لوگوں کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب اہلِ شام کے آگ لگانے کی وجہ سے خانۂ کعبہ کی عمارت کو نقصان پہنچا' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اُس کی عمارت کو منہدم کروایا' میں اُس وقت مکہ میں موجود تھا' اُنہوں نے اُس کی بنیادوں کے پتھر سے (مٹی) ہٹا دی' وہ پتھر ایک دوسرے میں پیوست تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے آٹھ دن تک اُسے کھلا رہنے دیا' تا کہ لوگ اس بات پر گواہ ہو جائیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُس کی بنیاد کے پتھروں کو دیکھا کہ وہ اونٹ کی طرح بڑے تھے' پانچ پتھر تھے' ایک' ایک پتھر کی طرح تھا' ایک' دو پتھروں جتنا تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس نے پھاوڑے کو پکڑا اور اُسے ایک رکن کی طرف سے حرکت دی' تو دوسرے رکن میں بھی حرکت پیدا ہو گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اُن بنیادوں پر اس کی تعمیر کی اور اس کے دو دروازے بنائے' جو زمین کے ساتھ ملے ہوئے تھے' ایک مشرقی تھا اور ایک مغربی تھا' جب

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو شہید کر دیا گیا' تو حجاج نے حطیم والے حصہ کو منہدم کروا دیا اور اُسے اُسی طرح بنوا دیا' جس طرح وہ پہلے تھا۔ تو عبدالملک نے اُسے خط میں لکھا کہ میری یہ خواہش تھی کہ تم ابن زبیر کو اور اُس کی حرکت کو اُس کے حال پر رہنے دیتے۔

مرثد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اگر میں حطیم کے اس حصہ کا نگران بنتا' جس کے ابن زبیر نگران بنے تھے' تو میں پورے حطیم کو بیت اللہ میں شامل کر دیتا' کیونکہ اگر یہ بیت اللہ کا حصہ نہ ہوتا' تو اس کا طواف نہ کیا جاتا۔

بَابُ مَا تُشَدُّ اِلَيْهِ الرِّحَالُ وَالصَّلَاةِ فِيْ مَسْجِدِ قِبَاءَ

باب: کس طرف سفر کیا جائے گا؟ مسجد قباء میں نماز ادا کرنا

9158 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِیْ هٰذَا، وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے گا: مسجد حرام' میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ''۔

9159 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ غِفَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيدٍ قَالَ: لَقِیَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ؟ قَالَ: مِنَ الطُّوْرِ قَالَ: لَوْ لَقِيْتُكَ مَا تَرَكْتُكَ تَذْهَبُ، ثُمَّ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى، وَمَسْجِدِیْ هٰذَا

٭٭ سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب سے ملاقات ہوئی' اُن سے دریافت کیا گیا: آپ کہاں جا رہے ہیں' تو اُنہوں نے کہا: اگر میری تم سے ملاقات ہوتی' تو میں تمہیں نہ جانے دیتا' پھر اُنہوں نے اُنہیں یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جا سکتا ہے: مسجد حرام' مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد''۔

9160 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا: كَانَ ابْنُ عَطَاءٍ يَقُوْلُ: تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، وَذَكَرَ مِثْلَهُ، كَانَ عَطَاءٌ يُنْكِرُ الْاَقْصٰى ثُمَّ عَادَ فَعَدَّهُ مَعَهَا

٭٭ طلق بن حبیب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے

گا: مسجد حرام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ ابن عطاء یہ کہا کرتے تھے: تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے گا۔

اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق روایت نقل کی ہے' البتہ عطاء نے لفظ ''اقصیٰ'' کا انکار کیا ہے' لیکن جب دوبارہ اُنہوں نے اس روایت کو دُہرایا' تو اس لفظ کو بھی دیگر الفاظ کے ساتھ شامل کیا۔

9161 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ طَاوُسٌ: تُرَحَلُ الرِّحَالُ اِلَى مَسْجِدَيْنِ مَسْجِدِ مَكَّةَ وَمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس نے یہ بات بیان کی ہے: دو مسجدوں کی طرف سفر کیا جائے گا: مسجد مکہ اور مسجد مدینہ۔

9162 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ بُصْرَةَ بْنِ اَبِي بُصْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يُعْمَلُ الْمَطِيُّ اِلَّا اِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِ الْحَرَامِ، ثُمَّ مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

* * حضرت بصرہ بن ابوبصرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے گا: مسجد حرام' پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد اور مسجد بیت المقدس''۔

9163 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: لَوْ كَانَ مَسْجِدُ قِبَاءَ فِي اُفُقٍ مِنَ الْاٰفَاقِ ضَرَبْنَا اِلَيْهِ اَكْبَادَ الْمَطِيِّ

* * یعقوب بن مجمع بن جاریہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور اُنہوں نے فرمایا: اگر مسجد قباء' دنیا کے دور دراز کے حصہ میں بھی ہوتی' تو ہم اُس کی طرف سفر کرتے۔

9164 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: بَيْنَا عُمَرُ فِي نَعَمٍ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ مَرَّ بِهِ رَجُلَانِ، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ جِئْتُمَا؟ قَالَا: مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَعَلَاهُمَا ضَرْبًا بِالدِّرَّةِ وَقَالَ: حَجٌّ كَحَجِّ الْبَيْتِ؟ قَالَا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّا جِئْنَا مِنْ اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَمَرَرْنَا بِهِ، فَصَلَّيْنَا فِيهِ، فَقَالَ: كَذٰلِكَ اِذًا فَتَرَكَهُمَا

* * سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صدقہ کے جانوروں کے درمیان موجود تھے' دو آدمی اُن کے پاس سے گزرے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم دونوں کہاں سے آئے ہو؟ تو اُن دونوں نے جواب دیا: بیت المقدس سے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دُرّہ مارنے کے لیے بلند کیا اور بولے: کیا تم بیت اللہ کے حج کی طرح کا حج کرنا چاہتے تھے۔ اُن دونوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! ہم فلاں' فلاں علاقہ سے آرہے تھے' ہمارا وہاں سے گزر ہوا تو ہم نے اُس میں بھی نماز ادا کرلی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر ٹھیک ہے! اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں کو چھوڑ دیا۔

9165 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَ عُمَرَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ عُمَرُ: تَجَهَّزْ، فَاِذَا فَرَغْتَ فَآذِنِّي، فَلَمَّا فَرَغَ جَائَهُ قَالَ: اجْعَلْهَا عُمْرَةً

✽✽ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا' اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیت المقدس جانے کی اجازت مانگی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سامانِ سفر تیار کرو اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ جب وہ فارغ ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم عمرے کے لیے چلے جاؤ۔

9166 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَوْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَرْسَخَانِ مَا اَتَيْتُهُ

✽✽ شقیق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے اور بیت المقدس کے درمیان دو فرسخ کا فاصلہ ہو' تو بھی میں وہاں نہ جاؤں۔

9167 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُقْسِمُ بِاللّٰهِ: مَا رَدَّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا عَنْ سَخْطَةٍ، يَعْنِي عَلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ

✽✽ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو اللہ کے نام کی قسم اُٹھا کر یہ کہتے ہوئے سنا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس سے رُخ اسی لیے پھیر لیا تھا' کیونکہ آپ کو وہ (قبلہ ہونے کے حوالے سے) ناپسند تھا' یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس (قبلہ ہونے کے حوالے سے) پسند نہیں تھا۔

9168 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنِي اَبِي قَالَ: قُلْتُ لِلْمُثَنَّى: اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ آتِيَ الْمَدِينَةَ قَالَ: لَا تَفْعَلْ، سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ: وَسَاَلَهُ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهُ: طَوَافٌ سَبْعًا بِالْبَيْتِ خَيْرٌ مِنْ سَفَرِكَ اِلَى الْمَدِينَةِ

✽✽ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: میں نے مثنیٰ سے دریافت کیا: میں مدینہ منورہ جانا چاہتا ہوں! اُنہوں نے کہا: تم ایسا نہ کرو! کیونکہ میں نے عطاء کو سنا کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا' تو عطاء نے اُس سے کہا: بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کر لینا' تمہارے مدینہ منورہ تک سفر کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

9169 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ قَالَ: قُلْتُ لِلثَّوْرِيِّ: اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ آتِيَ الْمَدِينَةَ. قَالَ: لَا تَفْعَلْ

✽✽ امام عبدالرزاق نے اپنے ایک ساتھی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری سے کہا: میں مدینہ منورہ جانا چاہتا ہوں' تو اُنہوں نے کہا: تم ایسا نہ کرو۔

9170 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ عَطَاءً يَقُولُ: طَوَافُ سَبْعٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ سَفَرِكَ اِلَى الْمَدِينَةِ قُلْتُ: فَآتِي جُدَّةَ؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا اُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ قَالَ: قُلْتُ: فَاَخْرُجُ اِلَى الشَّجَرَةِ، فَاَعْتَمِرُ

مِنهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: " وَقَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: مَا زَالَتَا قَدَمَایَ مُنْذُ قَدِمْتُ مَكَّةَ " قَالَ: قُلْتُ: فَالِاخْتِلَافُ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمِ الْجِوَارُ؟ قَالَ: بَلِ الِاخْتِلَافُ

* * امام عبدالرزاق نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُنہوں نے عطاء کو یہ کہتے ہوئے سنا: سات مرتبہ طواف کرنا' تمہارے لیے' تمہارے مدینہ منورہ تک سفر کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے دریافت کیا: تو کیا میں جدہ چلا جاؤں؟ تو اُنہوں نے کہا: نہیں! تمہیں طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے' اُس شخص نے کہا: میں شجرہ کی طرف چلا جاتا ہوں اور وہاں سے عمرہ کرتا ہوں' اُنہوں نے کہا: جی نہیں!

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: جب سے میں مکہ آیا ہوں' میرے پاؤں یہیں ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: آنا جانا آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' یا وہیں رہ جانا؟ اُنہوں نے کہا: بلکہ (بار بار) آنا جانا زیادہ پسندیدہ ہے۔

9171 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اِنِّی اُرِيْدُ اَنْ آتِیَ الطُّورَ قَالَ: اِنَّمَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی، وَدَعْ عَنْكَ الطُّورَ فَلَا تَاْتِهِ

* * عرفجہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں کوہِ طور کی طرف جانا چاہتا ہوں؟ اُنہوں نے کہا: سفر صرف تین مساجد کی طرف کیا جاسکتا ہے: مسجد حرام' مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ' تم کوہِ طور کو چھوڑ دو اور وہاں نہ جانا۔

بَابُ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

باب: بیت اللہ کی زیارت کرنا

9172 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّهُ مَنْ نَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ تَعْظِيمًا لَهُ وَمَعْرِفَةً لِحَقِّهِ، كُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ، وَمُحِیَ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ، وَمَنْ جَائَهُ زَائِرًا لَهُ، تَعْظِيمًا لَهُ، وَمَعْرِفَةً لَهُ، تَحَاتَّتْ ذُنُوبُهُ حِينَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ

* * امام محمد بن علی (یعنی امام باقر) فرماتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: جو شخص تعظیم کے طور پر اور بیت اللہ کے حق کی معرفت کو ذہن میں رکھتے ہوئے' بیت اللہ کی طرف دیکھتا ہے' تو اُس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی نوٹ کی جاتی ہے اور اُس کے ایک گناہ کو مٹا دیا جاتا ہے' جو شخص بیت اللہ کی تعظیم کرتے ہوئے' اُس کی معرفت رکھتے ہوئے آتا ہے' تو جب وہ اُسے دیکھتا ہے' تو اُس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

9173 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ قَالَا: النَّظَرُ اِلَى الْبَيْتِ عِبَادَةٌ، وَتُكْتَبُ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ، وَتُصَلِّی عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ،

٭٭ مجاہد کے صاحبزادے نے عطاء اور مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: بیت اللہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور اس وجہ سے آدمی کے نامۂ اعمال میں نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں اور آدمی جب تک بیت اللہ کی طرف دیکھتا رہتا ہے فرشتے مسلسل اُس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔

9174 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِیُّ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء سے منقول ہے۔

9175 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ لِكُلِّ نَظْرَةٍ تُنْظَرُ اِلَى الْبَيْتِ حَسَنَةً

٭٭ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ بیت اللہ کی طرف کی جانے والی ہر ایک نظر کے عوض میں ایک نیکی ملتی ہے۔

بَابُ خَرَابِ الْبَيْتِ

باب: بیت اللہ کا خراب ہو جانا

9176 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ يَظْهَرُ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ عَلَى الْكَعْبَةِ - قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ - قَالَ: فَيَهْدِمُهَا

قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِیْ عَنْ بَعْضِهِمْ اَنَّ الْكَعْبَةَ تُهْدَمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، تُرْفَعُ فِی الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ، فَاسْتَمْتِعُوا مِنْهَا

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آخری زمانہ میں پتلی پنڈلیوں والا ایک شخص خانۂ کعبہ پر غلبہ پالے گا''۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ''وہ خانۂ کعبہ کو منہدم کر دے گا''۔

معمر بیان کرتے ہیں: بعض حضرات کے حوالے سے مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ خانۂ کعبہ کو تین مرتبہ منہدم کیا جائے گا اور پھر تیسری یا شاید چوتھی مرتبہ میں اسے اُٹھالیا جائے گا' تو تم لوگ اس سے نفع حاصل کرتے رہو۔

9177 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ رَفَعَهُ اَظُنُّهُ قَالَ: اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوا، فَاِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

٭٭ صالح نامی راوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اور اُن کا غالب گمان یہ ہے کہ اُنہوں نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی تھی:

''حبشیوں نے جب تک لاتعلقی اختیار کی ہوئی ہے، تم اُنہیں اُن کے حال پر رہنے دو' کیونکہ خانۂ کعبہ کے خزانہ کو حبشہ سے تعلق رکھنے والا پتلی پنڈلیوں والا ایک آدمی ہی نکالے گا''۔

9178 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ: اسْتَكْثِرُوا مِنْ هٰذَا الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُحَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ، فَاِنِّى بِهِ اَصْمَعَ اَصْعَلَ يَعْلُوهَا يَهْدِمُهَا بِمِسْحَاتِهِ

✽✽ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس گھر کا طواف زیادہ سے زیادہ کرو' اس سے پہلے کہ تمہارے اور اس کے طواف کے درمیان رکاوٹ بن جائے' کیونکہ ایک چھوٹے کانوں اور چھوٹے سر والا شخص اس پر غلبہ پائے گا اور اپنے پھاوڑے کے ذریعہ اس کو منہدم کر دے گا۔

9179 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلَ يُحَدِّثُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَغَيْرِهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: كَاَنِّى اَنْظُرُ اِلَيْهِ اُصَيْلَعَ اُفَيْدَعَ، قَدْ عَلَاهَا بِمِسْحَاتِهِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَسَمِعْتُ غَيْرَهُ مِنْ اَشْيَاخِهِ، وَاَهْلِ الْبَلَدِ: اَنَّ الْحَبَشَةَ مُخَرِّبُوهَا

✽✽ مجاہد اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: گویا کہ میں اس وقت بھی آگے سے تھوڑے سے گنجے اور ٹیڑھی پنڈلیوں والے شخص کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنا پھاوڑا لے کر اس پر چڑھ گیا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دیگر مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حبشی لوگ اسے خراب کریں گے۔

9180 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِى نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: كَاَنِّى اَنْظُرُ اِلَيْهِ اُصَيْلَعَ، اُفَيْدَعَ، قَائِمًا عَلَيْهَا بِمِسْحَاتِهِ قَالَ مُجَاهِدٌ: فَنَظَرْتُ حِينَ هَدَمَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ وَهِىَ تُهْدَمُ هَلْ اَرٰى صِفَتَهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: گویا کہ میں اب بھی اس کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ ایک آگے سے گنجا ٹیڑھی پنڈلیوں والا شخص اپنے پھاوڑے سمیت اس پر کھڑا ہوا ہے۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: میں اُس وقت بھی اسے دیکھ رہا تھا' جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اس کی عمارت کو گرا رہے تھے' اسے منہدم کیا جا رہا تھا تو میں دیکھ رہا تھا کہ اُن کا حلیہ کیا ہے۔

9181 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرٍو، فَلَمْ اَرَهُ

✽✽ امام عبدالرزاق نے عمرو کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے کہا: میں نے اُنہیں نہیں دیکھا۔

9182 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَمَّا اَرَادَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هَدْمَهَا هَرَبْنَا مِنْ مَكَّةَ فَلَبِثْنَا ثَلَاثًا، وَنَحْنُ نَخَافُ اَنْ يَنْزِلَ عَلَيْنَا الْعَذَابُ

✽✽ مجاہد بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خانۂ کعبہ کی تعمیر کو گرانے کا ارادہ کیا' تو ہم مکہ سے

بھاگ کر چلے گئے اور تین دن تک باہر ہی رہے ہمیں یہ اندیشہ تھا کہ کہیں ہم پر عذاب نازل نہ ہو جائے۔

9183 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ الْحُصَيْنَ بْنَ نُمَيْرٍ حِينَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيقَ عَلَى الْكَعْبَةِ طَلَعَتْ سَحَابَةٌ بَيْضَاءُ نَحْوَ اَبِي قُبَيْسٍ فَرَعَدَتْ، ثُمَّ صَعَقَتْ فَاحْتَرَقَتِ الْمَنْجَنِيقُ، وَاحْتَرَقَ تَحْتَهُ سَبْعُونَ رَجُلًا

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب حصین بن نمیر نے خانہ کعبہ پر پتھر پھینکنے کے لیے منجنیق نصب کی تو ایک سفید رنگ کا بادل جبل ابوقبیس کی طرف سے طلوع ہوا وہ بادل کڑکا پھر بجلی چمکی تو وہ منجنیق جل گئی اور اُس کے ساتھ ستر آدمی بھی جل گئے۔

9184 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي صَادِقٍ، عَنْ عُلَيْمٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سُلْمَانَ يَقُوْلُ: لَيَخْرَبَنَّ هَذَا الْبَيْتُ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

✲✲ عظیم کندی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: عبداللہ بن زبیر کی اولاد میں سے ایک شخص کے ہاتھوں یہ گھر ضرور خراب ہوگا۔

9185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ كَعْبٍ اَنَّهُ قَالَ: فِي الْكَعْبَةِ تَهْدِمُونَهَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ تُرْفَعُ فِي الرَّابِعَةِ فَاسْتَمْتِعُوا مِنْهَا

✲✲ کعب بیان کرتے ہیں: اے اُمت! تم لوگ اس گھر کو تین مرتبہ منہدم کرو گے پھر چوتھی مرتبہ میں اسے اُٹھالیا جائے گا تو تم لوگ اس سے نفع حاصل کرلو۔

بَابُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ حُرْمَةً مِنَ الْبَيْتِ

باب: مؤمن کی حرمت بیت اللہ سے زیادہ ہے

9186 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ مِينَاءَ، اَخْبَرَهُ قَالَ: اِنِّي لَاَطُوفُ بِالْبَيْتِ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بَعْدَ حَرِيقِ الْبَيْتِ، اِذْ قَالَ: اَيْ سَعِيدُ، اَعَظَّمْتُمْ مَا صَنَعَ الْبَيْتُ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا اَعْظَمُ مِنْهُ؟ قَالَ: دَمُ الْمُسْلِمِ يُسْفَكُ بِغَيْرِ حَقِّهِ

✲✲ سعید بن میناء بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا یہ بیت اللہ میں آگ لگنے کے بعد کی بات ہے اسی دوران اُنہوں نے کہا: اے سعید! بیت اللہ کے ساتھ جو ہوا کیا تم اسے عظیم شمار کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا: اس سے زیادہ بڑی چیز اور کیا ہوسکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس مسلمان کا خون جسے ناحق طور پر بہادیا گیا ہو۔

9187 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَظَرَ اِلٰى اَخِيهِ الْمُسْلِمِ نَظْرَةً يُخِيفُهُ بِهَا اَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

* * عبدالرحمٰن بن زیاد روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسلمان کو اس طرح دیکھے کہ اُس کے ذریعہ اُسے خوفزدہ کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کو خوف کا شکار کرے گا''۔

بَابُ الْحَرَمِ وَعَضْدِ عِضَاهِهِ

باب: حرم کا بیان اور اس کے کانٹوں کو کاٹنا

9188 - حدیث نبوی: قَالَ: قُلْتُ لِمَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: اَبَلَغَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَاِنِّي اُحَرِّمُ الْمَدِينَةَ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ، وَلٰكِنْ بَلَغَنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ النَّاسَ لَمْ يُحَرِّمُوا مَكَّةَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهَا فَهِيَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّ مِنْ اَعْتَى النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ، وَرَجُلٌ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِه، وَرَجُلٌ اَخَذَ بِذُحُولِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

* * امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے دریافت کیا تو اُنہوں نے کہا: میں نے زہری سے دریافت کیا: کیا آپ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں''۔

تو زہری نے جواب دیا: میں نے روایت سنی ہے اور مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بے شک لوگوں نے مکہ کو حرم قرار نہیں دیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرم قرار دیا ہے اور یہ قیامت کے دن تک قابلِ احترام رہے گا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے دن سب سے زیادہ نافرمان وہ شخص ہوگا جس نے حرم کی حدود میں کسی کو قتل کیا ہوگا' یا وہ شخص ہوگا جس نے ناحق طور پر کسی کو قتل کیا ہوگا' یا وہ شخص ہوگا جس نے زمانہ جاہلیت کے قتل کا بدلہ لیا ہوگا''۔

9189 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ، فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِي، وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِي، وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَطُّ اِلَّا سَاعَةً مِنَ الدَّهْرِ فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا، وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا، وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ اِنَّهُ لِلْقَيْنِ وَلِلْبُيُوتِ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: اِلَّا الْاِذْخِرَ فَهُوَ حَلَالٌ،

✵ ✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اُس دن حرم قرار دیا تھا جس دن اُس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا' تو یہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کرنے کی وجہ سے قابلِ احترام ہے اور قیامت کے دن تک قابلِ احترام رہے گا' مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا' یہ کسی کے لیے بھی حلال نہیں ہوا (صرف میرے لیے) تھوڑی سی دیر کے لیے حلال قرار دیا گیا تھا' اب یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حرمت کے تحت قیامت کے دن تک حرم رہے گا' یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا' یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جائے گا' یہاں کی گھاس کو اکھاڑا نہیں جائے گا' یہاں کی گری ہوئی چیز کو اُٹھایا نہیں جائے گا' البتہ اعلان کرنے کے لیے اُٹھایا جا سکتا ہے''۔

اس پر حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اذخر کا استثنیٰ کر دیں! کیونکہ لوہاروں کے لیے اور گھروں میں استعمال کے لیے اس کو استعمال کرنا مجبوری ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: البتہ اذخر کا حکم مختلف ہے' وہ حلال ہے۔

9190 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَذْكُرُ هٰذَا اَجْمَعَ، وَزَادَ فِيهِ: وَلَا يُخَافُ آمِنُهَا،

✵ ✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کو یہ تمام روایت ذکر کرتے ہوئے سنا ہے' اُنہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہاں امان حاصل کرنے والے شخص کو خوفزدہ نہیں کیا جائے گا''۔

9191 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيمِ: بِخُطْبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ عَنْ مُجَاهِدٍ اَوْ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھے نبی اکرم ﷺ کے اس خطبہ کے بارے میں مجاہد کے حوالے سے روایت سنائی ہے' یا شاید اُنہوں نے یہ کہا کہ میں نے عکرمہ کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسے ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

9192 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْفَتْحِ اَمَرَ بِتِلْكَ الْاَصْنَامِ - قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: كَانَتْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ - فَنُكِبَتْ عَلٰى وُجُوهِهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَسُحِبَتْ حَتّٰى اُخْرِجَتْ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَهُوَ يَقُولُ: " (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا) (الاسراء: 81) قَالَ: ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ، فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِيْ، وَاِنَّمَا اَحَلَّهَا اللّٰهُ لِيْ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ، لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا، وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا، وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ قَالَ: فَقَالَ الْعَبَّاسُ:

اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَاِنَّهُ لِبُيُوتِنَا، وَصَاغَتِنَا، وَقُبُورِنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ حَلَالٌ

✵ ✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے تو آپ نے ان بتوں کے بارے میں حکم دیا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُن کے یہ الفاظ ہیں: وہ بت خانہ کعبہ کے اردگرد تھے اُنہیں اُن کے چہروں کے بل گرا دیا گیا' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہیں گھسیٹ کر لایا گیا اور اُنہیں مسجد حرام سے باہر نکال دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ اُس وقت یہ آیت تلاوت کر رہے تھے:

''حق آ گیا اور باطل رخصت ہو گیا' بے شک باطل نے رخصت ہی ہونا تھا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اُس دن حرم قرار دیا تھا جس دن اُس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا تو یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حرمت کی وجہ سے قیامت کے دن تک قابلِ احترام رہے گا' مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا' اور اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے بھی دن کے کچھ حصہ میں حلال قرار دیا تھا' یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا' یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جائے گا اور یہاں کی گری ہوئی چیز کو اُٹھایا نہیں جائے گا البتہ اعلان کرنے کے لیے اُٹھایا جا سکتا ہے''۔

اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اذخر کا استثنیٰ کر دیں کیونکہ وہ ہمارے گھروں میں اور ہمارے سنیاروں کے پاس استعمال ہوتی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اذخر کا حکم مختلف ہے' اُسے کاٹنا حلال ہے۔

9193 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسِبْتُهُ يَوْمَ الْفَتْحِ: لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا، وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: اِلَّا الْاِذْخِرَ

✵ ✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جائے گا' یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا' یہاں کی گھاس کو کاٹا نہیں جائے گا' یہاں کی گری ہوئی چیز کو اُٹھایا نہیں جائے گا البتہ اعلان کرنے کے لیے اُٹھایا جا سکتا ہے''۔

تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اذخر کا استثنیٰ کر دیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اذخر کا حکم مختلف ہے۔

بَابُ الدَّوْحَةِ: وَهِيَ الشَّجَرَةُ الْعَظِيمَةُ

باب: دوحہ کا بیان' یہ ایک بڑا درخت ہے

9194 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ فِي الدَّوْحَةِ: تُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ بَقَرَةٌ

- يَعْنِىْ تُقْطَعُ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے دوحہ (ایک بڑا درخت) کے بارے میں مجھ سے کہا: حرم میں ایک گائے کو ذبح کیا جائے گا' (یعنی اگر کوئی شخص اس درخت کو کاٹ دیتا ہے تو اس کا کفارہ گائے کی قربانی ہوگی۔)

9195 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مُزَاحِمُ بْنُ سِبَاعٍ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ كَانَ يَقْطَعُ الدَّوْحَةَ مِنْ حَائِطٍ كَانَ فِىْ شِعْبِ مِنًى، وَالشَّجَرَةَ، وَالسَّلَمَ، وَيُغَرِّمُ عَنْ كُلِّ دَوْحَةٍ بَقَرَةً

✸✸ مزاحم بن سباع بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عامر نے منیٰ میں موجود ایک گھاٹی میں ایک باغ کے پاس سے دوحہ کو کٹوا دیا تھا اور ایک اور درخت کو کٹوایا تھا اور سلم کو کٹوایا تھا اور ہر ایک دوحہ کے کاٹنے پر ایک گائے کی قربانی کا جرمانہ عائد کیا تھا۔

9196 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ قَالَ: فِى الدَّوْحَةِ خَمْسَةُ دَنَانِيْرَ اَوْ سِتَّةٌ يَتَصَدَّقُ بِهَا بِمَكَّةَ

✸✸ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: دوحہ کو کاٹنے پر پانچ یا چھ دینار مکہ میں صدقہ کرنے پڑیں گے۔

9197 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ اُمَيَّةَ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِىْ خَالِدُ بْنُ مُضَرِّسٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْحُجَّاجِ قَطَعَ شَجَرًا فِىْ مَنْزِلِهٖ بِمِنًى - اَوْ قَالَ شَجَرَةً - قَالَ: فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَاَخْبَرْتُهُ خَبَرَهُ، فَقَالَ: صَدَقَ، كَانَتْ قَدْ ضَيَّقَتْ عَلَيْنَا مَنَازِلَنَا وَمَسَاكِنَنَا قَالَ: فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ عُمَرُ ثُمَّ مَا ... اِلَّا دِيْنَهُ

✸✸ خالد بن مضرس بیان کرتے ہیں: حاجیوں میں سے ایک شخص نے منیٰ میں اپنی رہائشی جگہ پر موجود ایک درخت کاٹ دیا۔ راوی کہتے ہیں: میں اُسے لے کر عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا اور میں نے اُس کی ساری صورتِ حال اُنہیں بتائی تو اُس نے کہا: میں نے ٹھیک کیا ہے اُس نے ہماری رہائشی جگہوں اور ہماری جائے سکونت پر تنگی پیدا کی ہوئی تھی۔ راوی کہتے ہیں: تو اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیز اُس پر بہت غصہ ہوئے (اس کے بعد متن میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) البتہ اُس کے دین کا معاملہ مختلف ہے۔

9198 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَاٰى رَجُلًا يَقْلَعُ سَمُرَةً، فَقَالَ: لَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا

✸✸ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب نے ایک شخص کو ببول کا درخت اُکھاڑتے ہوئے دیکھا تو بولے: یہاں کے درخت کو اُکھاڑا نہیں جائے گا۔

بَابُ مَا يُنْزَعُ مِنَ الْحَرَمِ

باب: حرم سے کون سی چیز کو الگ کیا جا سکتا ہے؟

9199 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِى السِّوَاكِ يُنْزَعُ

مِنَ الْحَرَمِ كَانَ لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا "

✿✿ مجاہد نے مسواک کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ حرم کی حدود میں مسواک اُتاری جاسکتی ہے' وہ اس میں حرج نہیں سمجھتے تھے۔

9200 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالسِّوَاكِ وَالْعِصِيِّ تَأْخُذُهُ مِنَ الْحَرَمِ قَالَ: وَكَرِهَهُ عَطَاءٌ

✿✿ مجاہد فرماتے ہیں: مسواک اور عصاء میں کوئی حرج نہیں ہے' تم اسے حرم سے حاصل کر سکتے ہو۔ راوی کہتے ہیں: عطاء نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

9201 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِنَزْعِ الْمَيْسِ، وَالصَّغَابِيسِ، وَالسِّوَاكِ مِنَ الْبَشَامَةِ فِي الْحَرَمِ قَالَ: لَا نَرَاهُ اَرَادَ بِقَوْلِهِ: لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا إلَّا لِلْمَاشِيَةِ. قَالَ عَمْرٌو: وَبِوَرَقِ السَّنَا لِلْمَشِيِّ، وَلَعَمْرِي لَئِنْ كَانَ مِنْ اَصْلِهِ اَبْلَغَ لَيَنْتَزِعَنَّ كَمَا تُنْتَزَعُ مِنْهُ الصَّغَابِيسُ وَالنُّهَيْسُ، وَاَمَّا التِّجَارَةُ فَلَا

✿✿ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حرم کی حدود میں میس (ایک مخصوص قسم کا درخت) صغابیس (گھاس پھوس اور نباتات) اور بشامہ (مخصوص قسم کا خوشبودار درخت) کی مسواک میں کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: ہمارا یہ خیال ہے کہ اُن کے کہنے کا یہ مطلب تھا کہ اسے کسی جانور کی خوراک کے لیے اُتارا جاسکتا ہے۔

9202 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَرِهَ عَطَاءٌ، وَعَمْرٌو، مَا نَبَتَ عَلَى مَائِكَ فِي الْحَرَمِ مِنْ شَجَرِ الْحَرَمِ فَرَاجَعَ عِكْرِمَةُ عَطَاءً فَقَالَ: لَئِنْ حَرُمَ عَلَيَّ مَا نَبَتَ عَلَى مَائِي فِي الْحَرَمِ لَيَحْرُمَنَّ عَلَيَّ قُطْنِيّ، فَإِنَّهُ تَنْبُتُ فِيهِ الْغَرِيبَةُ، وَتَنْبُتُ فِيهِ الْخُضَرُ وَالنَّجْمُ، فَإِذًا لَا يَسْتَطِيعُ النَّاسُ خُضَرَهُمْ، فَقَالَ: اُحِلَّ لَكَ مَا نَبَتَ عَلَى مَائِكَ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ اَنْتَ اَنْبَتَّهُ

✿✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے اور عمرو بن دینار نے حرم کی حدود میں' تمہارے اپنے پانی پر اُگنے والے درختوں کو کاٹنے سے بھی منع کیا ہے' اس پر عکرمہ نے عطاء پر یہ سوال پیش کیا اور بولے: میرے پانی پر حرم کی حدود میں جو چیز اُگتی ہے' اگر آپ مجھے اُس سے محروم کرتے ہیں تو پھر تو آپ مجھے اپنی رُوئی سے بھی محروم کر دیں گے کیونکہ اس میں سبزیاں اور گھاس پھوس اُگتی ہے' اس صورت میں تو لوگ اپنی سبزیاں بھی حاصل نہیں کر سکیں گے۔ تو عطاء نے کہا: آپ کے پانی پر جو چیز اُگتی ہے اُسے میں آپ کے لیے حلال قرار دوں گا' خواہ آپ نے اُسے نہ اُگایا ہو۔

9203 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَرِهَ عَطَاءٌ لِي اَنْ اُقَرِّبَ لِبَعِيرِي غُصْنًا اَوْ لِشَاتِي قَالَ: وَاَقُولُ ضَمِنْتَهُ إِنْ كَسَرْتَهُ وَذَلِكَ اخْتِلَاءٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسَاَلَهُ ابْنُ اَبِي حُسَيْنٍ يَعْنِي عَطَاءً قَالَ: بُسِطَ بِسَاطِي عَلَى بَيْتٍ فِي الْحَرَمِ فَيَنْزِلُونَ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے میرے لیے یہ بات مکروہ قرار دی کہ میں اپنے اونٹ یا بکری کے قریب (حرم کی حدود میں) کوئی شاخ کروں' وہ یہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ اگر تم اسے توڑ لیتے ہو' تو یہ توڑنے میں شمار ہوگا' اس لیے تم اس کا تاوان ادا کرو گے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن ابوحصین نے اُن سے' یعنی عطاء سے اس بارے میں دریافت کیا' اُنہوں نے کہا کہ میرا بچھونا حرم کی حدود میں کسی گھر میں بچھایا جاتا ہے تو کیا لوگ اُس پر ٹھہر سکتے ہیں؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں!

9204 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّ عُمَرَ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ بِمِنًى اِذْ هُوَ بِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ يَعْضِدُ مِنْ شَجَرٍ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ: مَا تَصْنَعُ؟ قَالَ: اَقْطَعُ عَلَفًا لِبَعِيرِی، لَيْسَ عِنْدِی عَلَفٌ قَالَ: هَلْ تَدْرِی اَيْنَ اَنْتَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَاَمَرَ عُمَرُ لَهُ بِنَفَقَةٍ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منٰی میں خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران یمن سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے وہاں موجود ایک درخت کو اُکھاڑ دیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے بلوایا اور دریافت کیا: تم کیا کر رہے ہو؟ اُس نے کہا: میں اپنے اونٹ کے لیے چارہ کاٹ رہا ہوں' میرے پاس چارہ نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تمہیں پتا ہے کہ تم کہاں موجود ہو؟ اُس نے کہا: جی نہیں! راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے خرچ فراہم کرنے کا حکم دیا۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَمِ وَقَطْعِ الْغُصْنِ

باب: حرم کے پتھروں کے حوالے سے کیا بات مکروہ ہے؟ نیز کسی ٹہنی کو کاٹ لینا

9205 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِی نَجِيحٍ: كَرِهَ اَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَمِ، فَيُصْنَعَ عُرًى لِلْغَرَائِرِ يُرْبَطُ عَلَيْهَا

* * ابن ابونجیح کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ حرم کے پتھروں میں کسی کو حاصل کر کے اس کے ذریعے کسی چیز کو سہارا دینے والی کوئی چیز تیار کی جائے' جس پر اسے باندھ لیا جائے۔

9206 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: كَرِهَ مُجَاهِدٌ اَنْ يُخْرَجَ مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَمِ شَیْءٌ

* * عمر بن حبیب نے یہ بات بیان کی ہے کہ مجاہد نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ حرم کے پتھروں میں سے کوئی چیز باہر لے جائی جائے۔

9207 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقْطَعُوا الْاَخْضَرَ مِنْ عُرَنَةَ وَنَمِرَةَ

* * محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عرنہ اور نمرہ کے سبزہ کو نہ کاٹو۔

9208 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَضَدِ الشَّجَرِ قَالَ: اِنَّهُ حَتْمَةٌ لِلدَّوَابِّ فِي الْجَدْبِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے درخت کو کاٹنے سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قحط سالی کے موسم میں یہ جانوروں کی خوراک ہیں۔

9209 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْطَعُوا الشَّجَرَ، فَاِنَّهُ عِصْمَةٌ لِلْمَوَاشِي فِي الْجَدْبِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حسن بصری کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ انہوں نے یہ بات بیان کی۔ کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ درخت کو نہ کاٹو کیونکہ قحط سالی کے موسم میں یہ مویشیوں کے بچاؤ کا ذریعہ ہیں''۔

بَابُ الْكِرَاءِ فِي الْحَرَمِ، وَهَلْ تُبَوَّبُ دُورُ مَكَّةَ؟ وَالْكِرَاءِ بِمِنًى

باب: حرم کی حدود میں کرایہ لینا' کیا مکہ کے گھروں کے دروازے بنائے جائیں گے؟ نیز منیٰ میں کرایہ لینا

9210 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ يَنْهَى عَنِ الْكِرَاءِ فِي الْحَرَمِ، وَاَخْبَرَنِي: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهَى اَنْ تُبَوَّبَ دُورُ مَكَّةَ، لِاَنْ يَنْزِلَ الْحَاجُّ فِي عَرَصَاتِهَا، فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ بَوَّبَ دَارَهُ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَنْظِرْنِي يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنِّي كُنْتُ امْرَاً تَاجِرًا فَاَرَدْتُ اَنْ اَتَّخِذَ بَابَيْنِ يَحْبِسَانِ ظَهْرِي قَالَ: فَذٰلِكَ اِذًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے حرم میں کرایہ لینے سے منع کیا ہے' انہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مکہ کے گھروں کے دروازے بنائے جائیں' تاکہ حاجی اُن کے صحنوں میں پڑاؤ کر سکیں' سب سے پہلے اپنے گھر کا دروازہ سہیل بن عمرو نے بنوایا تھا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُسے اس بارے میں پیغام بھیجا تو اُس نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! آپ مجھے اس بارے میں اجازت دیدیں کیونکہ میں ایک تاجر شخص ہوں' میں یہ چاہتا ہوں کہ میں دو دروازے بنالوں' تاکہ وہ میرے سامان کو محفوظ رکھیں۔ تو انہوں نے کہا: پھر ٹھیک ہے۔

9211 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: يَا اَهْلَ مَكَّةَ، لَا تَتَّخِذُوا لِدُورِكُمْ اَبْوَابًا، لِيَنْزِلَ الْبَادِي حَيْثُ شَاءَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: نَهَى عَنْ اِجَارَةِ بُيُوتِ مَكَّةَ، وَبَيْعِ رِبَاعِهَا، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ، وَاَخْبَرَنِي بَعْضُ اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ: لَقَدِ اسْتُخْلِفَ مُعَاوِيَةُ، وَمَا لِدَارٍ بِمَكَّةَ بَابٌ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَطَاءً يَقُولُ: " سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ قَالَ: يَنْزِلُونَ

حَيْثُ شَاءُ وا "

✽✽ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اے اہلِ مکہ! تم اپنے گھروں کے دروازے نہ بناؤ تاکہ باہر سے آنے والا شخص جہاں چاہے پڑاؤ کر سکے۔

مجاہد کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے مکہ کے گھروں کو کرایہ پر دینے سے یا وہاں کی زمین کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: بعض اہلِ مکہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو مکہ میں کسی بھی گھر پر دروازہ نہیں ہوتا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اس میں رہنے والے اور باہر سے آنے والے کا حکم برابر ہے''۔

عطاء فرماتے ہیں: لوگ جہاں چاہیں وہاں قیام کر سکتے ہیں۔

9212 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَرَاْتُ كِتَابًا مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلٰى عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: يَاْمُرُهُ اَنْ لَا يُكْرَى بِمَكَّةَ شَيْءٌ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کا یہ مکتوب پڑھا جو اُنہوں نے عبدالعزیز بن عبداللہ کو لکھا تھا' جس میں اُنہیں یہ ہدایت کی تھی کہ مکہ میں کسی بھی چیز کا کرایہ وصول نہ کیا جائے۔

9213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حُجَيْرٌ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: " اللّٰهُ يَعْلَمُهُ اَنِّي سَاَلْتُهُ عَنْ مَسْكَنٍ لِي فَقَالَ: كُلْ كِرَائَهُ "، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَلَا يَرَى بِهِ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ بَاْسًا قَالَ: وَكَيْفَ يَكُونُ بِهِ بَاْسٌ وَالرَّبْعُ يُبَاعُ فَيُؤْكَلُ ثَمَنُهُ، وَقَدِ ابْتَاعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَارَ السِّجْنِ بِاَرْبَعَةِ آلَافِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ فَرُّوخَ، وَقَالَ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ، اشْتَرَى مِنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ دَارَ السِّجْنِ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ، فَاِنْ عُمَرُ رَضِيَ فَالْبَيْعُ بَيْعُهُ، وَاِنْ عُمَرُ لَمْ يَرْضَ بِالْبَيْعِ فَلِصَفْوَانَ اَرْبَعُ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَاَخَذَهَا عُمَرُ

✽✽ حجیر نے طاؤس کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ میں نے اُن سے اپنی رہائش گاہ کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس کا کرایہ کھا سکتے ہو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: اس میں کیسے حرج ہو سکتا ہے جبکہ کسی بھی جگہ کو فروخت کیا جا سکتا ہے اور اُس کی قیمت کو بھی کھایا جا سکتا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چار ہزار دینار کے عوض میں جیل کے لیے جگہ خریدی تھی' وہ اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن فروخ سے خریدی تھی۔

سفیان ثوری نے اپنے والد کے حوالے سے نافع بن عبدالحارث کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے صفوان بن

اُمیہ سے جیل کے لیے تین ہزار (درہم یا دینار) کے عوض میں جگہ خریدی تھی۔ تو یہ شرط عائد کی کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سودے سے راضی ہوئے تو یہ سودا طے شمار ہوگا اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے راضی نہ ہوئے تو صفوان کو چار سو دینار ملیں گے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جگہ لے لی تھی۔

9214 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: لَا يَحِلُّ بِالْبَيْعِ دُورُ مَكَّةَ وَلَا كِرَاؤُهَا

٭٭ مجاہد کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ مکہ کے گھروں کو فروخت کرنا' یا اُن کا کرایہ لینا جائز نہیں ہے۔

9215 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ عَائِشَةَ اسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَّخِذَ كَنِيفًا بِمِنًى فَلَمْ يَاْذَنْ لَهَا "

٭٭ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اجازت مانگی کہ وہ منٰی میں ایک عمارت تعمیر کرلیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اجازت نہیں دی۔

بَابُ الْمَقَامِ وَذِكْرِ مَا فِيهِ مَكْتُوبٌ

باب: مقامِ ابراہیم کا تذکرہ اور اِس بات کا تذکرہ کہ اُس میں کیا لکھا ہوا ہے؟

9216 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " مَكْتُوبٌ فِي الْمَقَامِ: بَيْتُ اللّٰهِ الْحَرَامُ بِمَكَّةَ، مَنَازِلُ اَهْلِهِ فِي الْمَاءِ وَاللَّحْمِ، تَكَفَّلَ اللّٰهُ بِرِزْقِ اَهْلِهِ، يَاْتِيهِ مِنْ ثَلَاثَةِ سُبُلٍ: اَعْلَى الْوَادِي، وَاَسْفَلِهِ، وَالثَّنِيَّةِ، لَا يُحِلُّهُ اَوَّلُ مَنْ اَهَلَّهُ "

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مقامِ ابراہیم میں یہ لکھا ہوا ہے: اللہ کا گھر جو حرمت والا ہے وہ مکہ میں ہے اور یہاں کے رہنے والے لوگوں کی خورد و نوش پانی اور گوشت پر ہے' اللہ تعالیٰ یہاں کے رہنے والے لوگوں کے رزق کا ذمہ دار ہے' وہ تین راستوں سے ان کی طرف آئے گا: نشیبی علاقہ سے' زیریں علاقہ سے اور گھاٹی کی طرف سے' جو شخص اس کا احرام باندھتا ہے' وہ اسے حلال قرار نہیں دے گا۔

9217 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُخْبِرُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " مَكْتُوبٌ فِي الْمَقَامِ: بَيْتُ اللّٰهِ الْحَرَامُ مُبَارَكٌ لِاَهْلِهِ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ، عَلَى اللّٰهِ رِزْقُ اَهْلِهِ مِنْ ثَلَاثَةِ سُبُلٍ، لَا يُحِلُّهُ اَوَّلُ مَنْ اَهَلَّهُ "

٭٭ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: مقامِ ابراہیم میں یہ تحریر ہے: اللہ تعالیٰ کا گھر جو حرمت والا ہے اور برکت والا ہے' یہاں کے رہنے والوں کو پانی اور گوشت نصیب ہوگا' یہاں کے رہنے والوں کا رزق اللہ تعالیٰ کے

ذمہ ہے جو تین راستوں سے آئے گا' جو شخص اس کا احرام باندھتا ہے' وہ اسے حلال قرار نہیں دے گا۔

9218 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: " اَنَّ امْرَاَةَ اِسْمَاعِيلَ قَالَتْ لِإِبْرَاهِيمَ - قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي حَدِيثِهِ -: اِنَّهَا قَالَتْ لِإِبْرَاهِيمَ: انْزِلْ نُطْعِمْكَ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَمَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتِ: اللَّحْمُ قَالَ: فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتِ: الْمَاءُ قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ قَالَ: فَمَا هُمَا لَا يَخْلُو عَلَيْهِمَا اَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ اِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ "

* * سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اہلیہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا۔ یہاں ابن جریج نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اُس خاتون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا: آپ یہاں ٹھہریں' ہم آپ کو کھانا کھلاتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: تمہاری خوراک کیا ہے؟ اُس خاتون نے جواب دیا: گوشت! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: تمہارا مشروب کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: پانی! تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اے اللہ! ان کے لیے گوشت اور پانی میں برکت رکھ دے! راوی بیان کرتے ہیں: کوئی بھی شخص مکہ کے علاوہ اور کسی بھی جگہ ان دو پر گزارہ نہیں کر سکتا۔

9219 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: " بَلَغَنِي اَنَّهُمْ وَجَدُوا فِي مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ ثَلَاثَةَ صُفُوحٍ فِي كُلِّ صَفْحٍ مِنْهَا كِتَابٌ فِي الصَّفْحِ الْاَوَّلِ: اَنَا اللّٰهُ ذُو بَكَّةَ، صَنَعْتُهَا يَوْمَ صَنَعْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، وَحَفَفْتُهَا بِسَبْعَةِ اَمْلَاكٍ حُنَفَاءَ وَبَارَكْتُ لِاَهْلِهَا فِي اللَّحْمِ وَاللَّبَنِ، وَمَكْتُوبٌ فِي الصَّفْحِ الثَّانِي: اَنَا اللّٰهُ ذُو بَكَّةَ خَلَقْتُ الرَّحِمَ، وَشَقَقْتُ لَهَا مِنَ اسْمِي، مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ، وَفِي الصَّفْحِ الثَّالِثِ: اَنَا اللّٰهُ خَلَقْتُ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ، فَطُوبَى لِمَنْ كَانَ الْخَيْرُ عَلَى يَدِهِ، وَوَيْلٌ لِمَنْ كَانَ الشَّرُّ عَلَى يَدِهِ "

* * زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ لوگوں نے مقامِ ابراہیم میں تین تختیاں پائیں' جن میں سے ہر تختی میں ایک مکتوب موجود تھا۔

پہلے میں یہ لکھا ہوا تھا: میں اللہ تعالیٰ ہوں جو مکہ والا ہے' میں نے اسے اُس دن پیدا کیا تھا جس دن میں نے سورج اور چاند کو پیدا کیا اور میں نے اسے سات املاک کے ذریعہ ٹھیک طور پر ڈھانپ دیا' میں نے یہاں کے رہنے والوں کے لیے گوشت اور دودھ میں برکت رکھی۔

دوسری تختی میں یہ تحریر تھا: میں اللہ تعالیٰ ہوں جو مکہ والا ہے' میں نے صلہ رحمی کو پیدا کیا ہے' میں نے اُس کا نام اپنے نام کے موافق رکھا ہے جو شخص اسے ملا کے رکھے گا میں اُسے ملا کے رکھوں گا' جو شخص اسے منقطع کرے گا میں اُس کے ٹکڑے کر دوں گا۔

تیسری تختی میں یہ لکھا ہوا ہے: میں اللہ تعالیٰ ہوں' میں نے بھلائی اور بُرائی کو پیدا کیا ہے تو اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس کے ہاتھ پر بھلائی ہو اور اُس شخص کے لیے بربادی ہے جس کے ہاتھ پر بُرائی ہو۔

بَابُ الْحَجَرِ وَمَا فِيهِ مَكْتُوبٌ

باب: پتھر کا تذکرہ اور اُس میں جو کچھ تحریر ہے اُس کا تذکرہ

9220 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: "مَكْتُوبٌ فِي الْحَجَرِ: اَنَا اللّٰهُ ذُو بَكَّةَ صَنَعْتُهَا يَوْمَ صَنَعْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، حَفَفْتُهَا بِسَبْعَةِ اَمْلَاكٍ حُنَفَاءَ، مُبَارَكٌ لِاَهْلِهَا فِي اللَّحْمِ وَاللَّبَنِ، وَلَا يُحِلُّهَا اَوَّلُ مَنْ اَهَلَّهَا، وَقَالَ: لَا تَزُولُ حَتّٰى يَزُولَ الْاَخْشَبَانِ وَالْاَخْشَبَانِ: الْجَبَلَانِ الْعَظِيمَانِ"

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجاہد فرماتے ہیں: پتھر میں یہ تحریر ہے: میں اللہ تعالیٰ ہوں جو مکہ والا ہے میں نے اسے اُس دن پیدا کیا تھا جس دن میں نے سورج اور چاند کو پیدا کیا تھا' میں نے اسے سات املاک کے ذریعہ ٹھیک طور پر ڈھانپ دیا ہے اس کے رہنے والوں کے لیے گوشت اور دودھ میں برکت رکھی گئی ہے اور جو شخص اُس کا احرام باندھتا ہے' وہ اسے حلال قرار نہیں دے گا۔

اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ اُس وقت تک زائل نہیں ہوگا جب تک دو اخشب زائل نہیں ہوتے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) دو اخشب' دو بڑے پہاڑ ہیں۔

9221 - اقوالِ تابعین: قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: وُجِدَ فِي حَجَرٍ بِمَكَّةَ اَنَا اللّٰهُ ذُو بَكَّةَ، صَنَعْتُهَا يَوْمَ صَنَعْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، وَلَا تَزُولُ حَتّٰى يَزُولَ الْاَخْشَبَانِ، بَارَكْتُ لِاَهْلِهَا فِي السَّمْنِ وَالسَّمِينِ، يَاْتِيهَا رِزْقُهَا مِنْ ثَلَاثَةِ سُبُلٍ، وَحَفَفْتُهَا بِسَبْعَةِ اَمْلَاكٍ حُنَفَاءَ، اَوَّلُ مَنْ يُحِلُّهَا لِاَهْلِهَا

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: مکہ میں ایک پتھر میں ایک تحریر پائی گئی: میں اللہ تعالیٰ ہوں جو مکہ والا ہے' میں نے اسے اُس دن پیدا ہوا تھا جس دن میں نے سورج اور چاند کو پیدا کیا تھا' یہ اُس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک پہاڑ ختم نہیں ہوں گے' میں نے یہاں کے رہنے والوں کے لیے گھی اور جانوروں میں برکت رکھی ہے' یہاں رزق تین راستوں سے آئے گا' میں نے اسے سات املاک کے ذریعہ ٹھیک طور پر ڈھانپ دیا ہے۔ وہ پہلا شخص جو اس کے اہل کے لیے حلال قرار دے گا۔

بَابُ مَا يُبْلَغُ الْاِلْحَادُ (وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا) (آل عمران: 97)

باب: الحاد کہاں تک ہوگا (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ امن والا ہوگا''

9222 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: بَيْعُ الطَّعَامِ بِمَكَّةَ اِلْحَادٌ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: مکہ میں اناج کو فروخت کرنا (یعنی اس کی ذخیرہ اندوزی کرنا) الحاد ہے۔

9223 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ، يَرْفَعُهُ اِلٰى فَاطِمَةَ السَّهْمِيَّةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: الْاِلْحَادُ فِي الْحَرَمِ ظُلْمُ الْخَادِمِ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حرم میں الحاد یہ ہے کہ خادم ظلم کرے یا پھر اس سے اوپر (کی کوئی حرکت کرے)۔

9224 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ قَالَ: اِنَّهُ لَا يَسْكُنُهَا سَافِكُ دَمٍ، وَلَا تَاجِرُ رِبًا، وَلَا مَشَّاءٌ بِنَمِيمَةٍ

✽✽ ابن سابط بیان کرتے ہیں: خون بہانے والا شخص یہاں رہائش اختیار نہیں کرسکتا اور سود کا تاجر یہاں رہائش اختیار نہیں کرسکتا اور چغلی کرنے والا یہاں رہائش اختیار نہیں کرسکتا۔

9225 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَمَا (مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا) (آل عمران: 97) قَالَ: يَأْمَنُ فِيهِ كُلُّ شَيْءٍ دَخَلَهُ قَالَ: وَإِنْ اَصَابَ فِيهِ دَمًا؟ فَقَالَ: "اِلَّا اَنْ يَكُونَ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ، فَقُتِلَ فِيهِ قَالَ: وَتَلَا: (عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ) (البقرة: 191) فَإِنْ كَانَ قَتَلَ فِي غَيْرِهِ، ثُمَّ دَخَلَهُ اَمِنَ، حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ " فَقَالَ لِي: اَنْكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَتْلَ ابْنِ الزُّبَيْرِ سَعْدًا مَوْلٰى عُتْبَةَ وَاَصْحَابَهٗ " قَالَ: " تَرَكَهُ فِي الْحِلِّ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ اَخْرَجَهُ مِنْهُ فَقَتَلَهُ . قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى: فَعَبْدٌ اَبَقَ فَدَخَلَهُ، فَقَالَ: خُذْهُ فَاِنَّكَ لَا تَاْخُذُهُ لِتَقْتُلَهُ "

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جو یہاں داخل ہوگیا وہ امن والا ہوگیا''۔

اس سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہاں داخل ہونے والی ہر چیز محفوظ ہوجاتی ہے'ابن جریج نے کہا: اگرچہ کسی شخص نے کسی شخص کا قتل کیا ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: البتہ جس شخص نے حرم کی حدود میں قتل کیا ہو'اُسے حرم کی حدود میں (قصاص کے طور پر) قتل کیا جاسکتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''مسجد حرام کے قریب یہاں تک کہ وہ اس میں تمہارے ساتھ جنگ کریں''۔

لیکن اگر کسی شخص نے حرم کی حدود سے باہر کوئی قتل کیا ہو اور پھر حرم کی حدود میں داخل ہوجائے تو وہ امن میں آجائے گا' جب تک وہ وہاں سے نکلتا نہیں ہے۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) پھر عطاء نے مجھ سے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عتبہ کے غلام سعد اور اُس کے ساتھیوں کی اس حرکت پر اعتراض کیا تھا کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو شہید کیا تھا' اُنہوں نے یہ کہا تھا کہ وہ اگر حرم کی حدود سے باہر اُسے چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ حرم کی حدود میں داخل ہوجائے تو پھر اُسے باہر لے جاکر اُسے قتل کریں۔

سلیمان بن موسیٰ نے اُن سے کہا: اگر کوئی غلام مفرور ہوکر حرم کی حدود میں داخل ہوجاتا ہے' تو اُنہوں نے کہا: تم اُسے پکڑ سکتا ہے لیکن تم اُسے قتل کرنے کے لیے نہیں پکڑو گے۔

9226 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: (كَانَ

آمِنًا) (آل عمران: 97) قَالَ: مَنْ قَتَلَ اَوْ سَرَقَ فِي الْحِلِّ، ثُمَّ دَخَلَ فِي الْحَرَمِ، فَإِنَّهُ لَا يُجَالَسُ، وَلَا يُكَلَّمُ، وَلَا يُؤْوَى، وَلَكِنَّهُ يُنَاشَدُ حَتّٰى يَخْرُجَ، فَيُقَامُ عَلَيْهِ مَا اَصَابَ، فَإِنْ قَتَلَ اَوْ سَرَقَ فِي الْحِلِّ فَأُدْخِلَ الْحَرَمَ فَاَرَادُوا اَنْ يُقِيمُوا عَلَيْهِ مَا اَصَابَ، اَخْرَجُوهُ مِنَ الْحَرَمِ اِلَى الْحِلِّ، فَأُقِيمَ عَلَيْهِ، وَاِنْ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ اَوْ سَرَقَ اُقِيمَ عَلَيْهِ فِي الْحَرَمِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''وہ امن والا ہوگا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص حرم کی حدود سے باہر کسی کو قتل کردے یا چوری کرلے اور پھر حرم کی حدود میں داخل ہوجائے تو اُس کے ساتھ کوئی نہیں بیٹھے گا' اُس کے ساتھ کلام نہیں کیا جائے گا' اُسے پناہ نہیں دی جائے گی' البتہ اُسے واسطہ دیا جائے گا جب تک کہ وہ باہر نہیں چلا جاتا' تو پھر اُس کے جرم پر اُس پر سزا قائم ہوگی۔ اگر کسی شخص نے حرم کی حدود سے باہر قتل کیا' یا چوری کی اور پھر وہ حرم کی حدود میں داخل ہوگیا تو لوگوں نے اُس کے جرم کی وجہ سے اُس پر حد جاری کرنے کا ارادہ کیا تو پہلے اُسے حرم کی حدود سے باہر لے جائیں گے پھر اُس پر حد جاری ہوگی' لیکن اگر کسی شخص نے حرم کی حدود میں قتل کیا ہو یا چوری کی ہو تو حرم میں اُسے سزا دی جائے گی۔

9227 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: عَابَ ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي رَجُلٍ اَخَذَ فِي الْحِلِّ، ثُمَّ اَدْخَلَهُ الْحَرَمَ، ثُمَّ اَخْرَجَهُ اِلَى الْحِلِّ فَقَتَلَهُ قَالَ: اَدْخَلَهُ الْحَرَمَ ثُمَّ اَخْرَجَهُ يَقُولُ: اَدْخَلَهُ بِاَمَانٍ وَكَانَ الرَّجُلُ اتَّهَمَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي بَعْضِ الْاَمْرِ، وَاَعَانَ عَلَيْهِ عَبْدَ الْمَلِكِ، فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَتْلًا قَالَ: فَلَمْ يَمْكُثُ ابْنُ الزُّبَيْرِ بَعْدَهُ اِلَّا قَلِيلًا حَتّٰى هَلَكَ "

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کے بارے میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کیا تھا جسے اُنہوں نے حرم کی حدود سے باہر سے پکڑا تھا' پھر وہ اُسے حرم کی حدود میں لے آئے تھے' پھر اُسے حرم کی حدود سے باہر لے گئے تھے اور اُسے قتل کردیا تھا۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے اُسے حرم کی حدود میں داخل کیا پھر اُسے باہر لے گئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے کہ جب اُنہوں نے اُسے امان کے ساتھ داخل کرلیا ہے (تو پھر وہ ایسا نہیں کرسکتے) اُس شخص پر کسی معاملہ کے حوالے سے عبداللہ بن زبیر نے الزام عائد کیا تھا' عبدالملک نے اس حوالے سے اُن کی مدد کی تھی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک ایسی صورتِ حال میں اُسے قتل کرنا درست نہیں تھا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے کچھ ہی عرصہ بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ خود انتقال کرگئے تھے (اُنہیں بھی شہید کردیا گیا تھا)۔

9228 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي حُسَيْنٍ. يُحَدِّثُ. عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ

خَالِدٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَوْ وَجَدْتُ فِيهِ قَاتِلَ الْخَطَّابِ مَا مَسَسْتُهُ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ

✽✽ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اس میں (اپنے والد) جناب خطاب کے قاتل کو بھی پاؤں تو میں اُسے اُس وقت تک نہیں چھوؤں گا جب تک وہ اس سے (حرم کی حدود سے) باہر نہیں چلا جاتا۔

9229 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ وَجَدْتُ فِيهِ قَاتِلَ عُمَرَ مَا نَدَهْتُهُ

✽✽ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں اس میں (یعنی حرم کی حدود میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قاتل کو بھی پاؤں تو میں اُسے کچھ نہیں کہوں گا۔

9230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: "بَلَغَنَا اَنَّ تُبَّعًا سَارَ اِلَى الْكَعْبَةِ وَهُوَ يُرِيدُ هَدْمَهَا، وَسَارَ مَعَهُ اَحْبَارُ الْيَهُودِ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِمَرٍّ اَوْ بِسَرِفٍ وَاَنَّ رِجَالًا مِنَ الْعُلَمَاءِ لَيَقُولُونَ: بَلَغَ التَّنْعِيمَ اَظْلَمَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ فَدَعَا الْاَحْبَارَ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوا: اَحَدَّثْتَ نَفْسَكَ فِي هَذَا الْبَيْتِ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، حَدَّثْتُ نَفْسِي بِهَدْمِهِ قَالُوا: فَلِذٰلِكَ كَانَتْ هَذِهِ الظُّلْمَةُ، فَعَاهَدَ اللّٰهَ تُبَّعٌ لَئِنْ تُكْشَفَنَّ عَنْهُ تِلْكَ الظُّلْمَةُ لَيُعَظِّمَنَّ الْكَعْبَةَ وَلَيَكْسُوَنَّهَا فَكَشَفَ اللّٰهُ تِلْكَ الظُّلْمَةَ فَسَارَ تُبَّعٌ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ اَنْصَابَ الْحَرَمِ نَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ، ثُمَّ خَلَعَ نَعْلَيْهِ تَعْظِيمًا لِلْحَرَمِ وَتَوْبَةً مِمَّا اَرَادَ قَالَ: حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ رَاجِلًا حَافِيًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَكَسَا الْكَعْبَةَ الْوَصَائِلَ فَسُتِرَتْ بِهَا، ثُمَّ اَنْزَلَ ثَقَلَهُ وَمَطْبَخَهُ فِي شِعْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كَرِيمٍ، فَسُمِّيَ الْمُطَابِخَ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اِلَى يَوْمِ النَّاسِ هَذَا، وَاَنْزَلَ سِلَاحَهُ فِي شِعْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَسُمِّيَ بِقُعَيْقِعَانَ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اِلَى يَوْمِ النَّاسِ، وَاَنْزَلَ خَيْلَهُ فِي شِعْبِ بَنِي مَخْزُومٍ، فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الشِّعْبَانِ اَجْيَادَ الْاَصْغَرَ وَاَجْيَادَ الْاَكْبَرَ اِلَى يَوْمِ النَّاسِ هَذَا وَذَكَرُوا اَنَّهُ اِنَّمَا اَشَارَ عَلَيْهِ بِهَدْمِ الْكَعْبَةِ رَجُلَانِ مِنْ هُذَيْلٍ، فَلَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ تِلْكَ الظُّلْمَةَ اَمَرَ تُبَّعٌ بِهِمَا فَاُخْرِجَا مِنَ الْحَرَمِ وَصُلِبَا، وَقَدْ زَعَمَ بَعْضُ عُلَمَائِنَا اَنَّ اَوَّلَ مَنْ كَسَى الْكَعْبَةَ اِسْمَاعِيلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ." وَسَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ بَعْضِ مَشْيَخَتِهِمْ نَحْوَهُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ تبع (نامی حکمران) خانۂ کعبہ کی طرف روانہ ہوئے' وہ اُسے منہدم کرنا چاہتا تھا' اُس کے ساتھ یہودیوں کے بڑے بڑے علماء بھی روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب وہ ''مر'' یا شاید ''سرف'' کے مقام پر پہنچے' بعض علماء نے کہا ہے: جب وہ تنعیم پہنچے' تو اُن پر زمین تاریک ہوگئی' اُس نے یہودیوں کے علماء کو بلوایا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُن لوگوں نے کہا: کیا تمہارے دل میں اس گھر کے حوالے سے کوئی خیال ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں اسے منہدم کردوں گا۔ تو اُن علماء نے کہا: اسی وجہ سے یہ تاریکی چھا گئی ہے' تو تبع نامی حکمران نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ اگر یہ تاریکی ختم ہوگئی تو وہ خانۂ کعبہ کی تعظیم کرے گا اور اُس پر غلاف چڑھائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُس تاریکی کو ختم کردیا' تو تبع وہاں سے روانہ ہوا' یہاں تک کہ وہ حرم کی حدود تک پہنچ گیا' تو اپنی سواری سے اُترا پھر اُس نے حرم کی

تعظیم کے لیے اور اُس کا پہلے جو ارادہ تھا' اُس کی توبہ کے لیے اپنے جوتے اُتار دیے۔ راوی کہتے ہیں: یہاں تک کہ وہ پیدل اور ننگے پاؤں مکہ میں داخل ہوا' اُس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور خانۂ کعبہ پر وصائل (مخصوص قسم کے کپڑے) کا غلاف چڑھایا' جس کے ذریعہ اُس پر پردہ کر دیا گیا' پھر اُس نے عبداللہ بن عامر کی گھاٹی میں اپنا سامان اور اپنا باورچی خانہ اُتروایا' تو اُس دن سے لے کر آج کے دن تک اُس جگہ کو مطابخ کہا جاتا ہے' اُس نے اپنا اسلحہ وغیرہ عبداللہ بن زبیر کی گھاٹی میں اُتروایا تھا' تو اسی وجہ سے اُس دن سے لے کر آج تک اُس جگہ کو قیعقعان کہا جاتا ہے' اُس نے اپنے گھڑسواروں کو بنو مخزوم کی گھاٹی میں اُتارا تھا اسی لیے اُس دن سے لے کر آج کے دن تک اُن دونوں گھاٹیوں کو اجیاد اصغر اور اجیاد اکبر کہا جاتا ہے' اُن لوگوں نے یہ بات بھی ذکر کی کہ ہذیل قبیلہ کے دو آدمیوں نے اُسے یہ کہا تھا کہ وہ خانۂ کعبہ کو منہدم کر دے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اُس کی تاریکی کو ختم کر دیا' تو تبع (نامی حکمران) نے اُن دونوں کے بارے میں حکم دیا' تو اُن دونوں کو حرم کی حدود سے باہر لے جا کر مصلوب کر دیا گیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ہمارے بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: خانۂ کعبہ کو سب سے پہلے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے غلاف چڑھایا تھا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

میں نے اپنے والد کو اپنے بعض مشائخ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ الْقَوْلِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر کے دوران پڑھی جانے والی دعا

9231 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ لِمَعْمَرٍ: مَا الْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْرِ يَا اَبَا عُرْوَةَ؟ قَالَ: "لَا تَكُوْنُ كَسْبًا يَقُوْلُ: كَانَ رَجُلًا صَالِحًا ثُمَّ رَجَعَ عَلٰى عَقِبِهٖ"

✵✵ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں سفر کی تنگی واپسی پر ناگوار صورتحال' بھلائی کے بعد برائی اور اہل خانہ یا مال کے بارے میں کسی برے

9231- صحيح مسلم' كتاب الحج' باب ما يقول اذا ركب الى سفر الحج وغيره' حديث:2470' صحيح ابن خزيمة' كتاب المناسك' باب الدعاء عند الخروج الى السفر' حديث:2357' سنن الدارمي' ومن كتاب الاستئذان' باب : في الدعاء اذا سافر واذا قدم' حديث:2626' سنن ابن ماجه' كتاب الدعاء' باب ما يدعو به الرجل اذا سافر' حديث:3886' السنن الصغرى' كتاب آداب القضاة' الاستعاذة من الحور بعد الكور' حديث:5425' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الاستعاذة' الاستعاذة من الحور بعد الكون' حديث:7673' تهذيب الآثار للطبري' ذكر الاخبار الواردة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بها' حديث:1399' مسند احمد بن حنبل' اول مسند البصريين' حديث عبد الله بن سرجس' حديث:20267' مسند الطيالسي' وعبد الله بن سرجس' حديث:1261' مسند عبد بن حميد' عبد الله بن سرجس' حديث:511

منظر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

محمد بن ثور نے معمر سے کہا: اے ابوعروہ! کور کے بعد حور کا کیا مطلب ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: یہ کہ تم کمانے والے نہ ہو۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ پہلے ایک نیک شخص ہوتا تھا پھر وہ اپنی ایڑی کے بل واپس آ تا تھا۔

9232 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ: اَنَّ عَلِيًّا الْاَزْدِیَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: "(سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا) (الزخرف: 13)، حَتّٰى (اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ) (الزخرف: 14) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَاَمْرِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ"، وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَزَادَ فِيهِ: آئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

✱✱ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: علی ازدی نے اُنہیں یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں یہ بات تعلیم دی تھی کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر روانہ ہوتے وقت اپنے اونٹ پر بیٹھتے تھے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے تھے' پھر یہ دعا پڑھتے تھے:

''پاک ہے وہ ذات ہے جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا ہے'' (یہ آیت یہاں تک ہے:) ''بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جائیں گے'' اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور پرہیزگاری کا اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تُو راضی ہو جائے' اے اللہ! ہمارے لیے اس سفر کو آسان کر دینا' اس کی طوالت کو ہمارے لیے لپیٹ دینا' اے اللہ! سفر میں تُو ہی ہمارا ساتھی ہے اور ہماری غیر موجودگی میں گھر والوں کا نگران ہے' اے اللہ! میں سفر کی مشقت' صورتِ حال کی خرابی اور اہلِ خانہ کے بارے میں کسی بُرے منظر کا سامنا کرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

جب وہ واپس آتے تھے تو یہی کلمات کہتے تھے' تاہم اُس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے:

''ہم رجوع کرنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں' اپنی پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں''۔

9233 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِذَا خَرَجُوا مُسَافِرِينَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا تُبَلِّغُ مَغْفِرَتَكَ عَنَّا وَرِضْوَانًا، بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِی الْكِبَرِ وَالْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِ لَنَا الْاَرْضَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ

✱✱ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: لوگ جب سفر پر روانہ ہوتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے ہمارے پروردگار! تُو ہماری مغفرت ہم تک پہنچا دے اور رضامندی بھی پہنچا دے' تیرے دستِ

قدرت میں بھلائی ہے' بے شک تُو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' اے اللہ! سفر میں تُو ہمارا ساتھی ہے اور ہماری غیرموجودگی میں ہمارے گھر والوں کا تُو ہی نگران ہے' اے اللہ! ہمارے لیے سفر کو آسان کر دے اور زمین کو ہمارے لیے لپیٹ دے' ہم سفر کی مشقت اور واپسی پر کسی ناگوار صورتِ حال کا سامنا کرنے سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔

9234 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَنِيْ وَلَمْ اَكُنْ شَيْئًا مَذْكُوْرًا، اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى هَوْلِ الدُّنْيَا، وَبَوَائِقِ الدَّهْرِ، وَمَصَائِبِ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ، اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنِي فِي سَفَرِي، وَاخْلُفْنِي فِيْ اَهْلِي، وَلَكَ فَذَلِّلْنِيْ وَذٰلِكَ عَلٰى خُلُقٍ صَالِحٍ فَقَوِّمْنِي، وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ فَحَبِّبْنِي، وَاِلَى النَّاسِ فَلَا تَكِلْنِي، رَبَّ لِلْمُسْتَضْعَفِيْنَ فَاَنْتَ رَبِّ، اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ الَّذِي اَشْرَقَتْ لَهُ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَكَشَفْتَ بِهِ الظُّلُمَاتِ، وَاَصْلَحْتَ بِهِ اَمْرَ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ، اَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ سَخَطَكَ، اَوْ تُنْزِلَ عَلَيَّ غَضَبَكَ. لَكَ الْعُتْبٰى عِنْدِي مَا اسْتَطَعْتُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

✽✽ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ پڑھا کرتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے مجھے پیدا کیا حالانکہ میں کوئی ایسی چیز نہیں تھا جو قابلِ ذکر ہو' اے اللہ! دنیا کی ہولناکیوں اور زمانہ کی پریشانیوں اور رات اور دن کے مصائب کے خلاف میری مدد فرما' اے اللہ! سفر میں میرا ساتھی ہو جا اور میری غیرموجودگی میں میرے گھر والوں کا نگران ہو جا' تو میری راہنمائی فرما اور اچھے اخلاق پر مجھے قائم رکھنا' اے میرے پروردگار! تیری ہی طرف رجوع کیا جاتا ہے تو تُو مجھے محبوب بنا دے اور مجھے لوگوں کے حوالے نہ کرنا' اے کمزور لوگوں کے پروردگار! تُو ہی پروردگار ہے' میں تیری عظیم ذات کی پناہ مانگتا ہوں' وہ عظیم ذات کہ جس کے لیے آسمان اور زمین کا نور روشن ہے اور جس کی وجہ سے تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں' جس کی وجہ سے پہلے والوں اور بعد والوں کا معاملہ ٹھیک ہو جاتا ہے' (میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں) کہ تُو اپنی ناراضگی کو میرے لیے حلال کر دے' یا اپنا غضب مجھ پر نازل کرے جہاں تک میری استطاعت ہوگی' میں تیری فرمانبرداری کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''۔

9235 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرٍ فَمَرَّ بِفَدْفَدٍ اَوْ نَشَزٍ مِنَ الْاَرْضِ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثُمَّ قَالَ: آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو جب آپ کسی

بلندی سے گزرتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں' وہی ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

پھر آپ یہ پڑھتے تھے:

''ہم لوٹ کر آنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' سجدہ کرنے والے ہیں' اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کو سچ ثابت کر دکھایا' اُس نے اپنے بندہ کی مدد کی اور (دشمن کے) لشکروں کو تنہا اُس نے پسپا کر دیا''۔

9236 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِیْ سَفَرٍ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ رَفَعَ صَوْتَهُ يَقُوْلُ: سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ صَاحِبْنَا فَاَفْضِلْ عَلَيْنَا، عَائِذًا بِكَ مِنَ النَّارِ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' جب صبح صادق ہوتی تو وہ بلند آواز میں یہ کہتے تھے:

''سننے والے نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور اُس کی رحمت اور اُس کی حمد پر مہربانی کو سن لیا' اے اللہ! تُو ہمارے ساتھ رہنا' ہم پر مہربانی کرنا' ہم جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔

9237 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ اِذَا كَانَ عَشِيَّةَ الصُّبْحِ وَهُوَ مُسَافِرٌ قَالَ: قُلْتُ مَرَّاتٍ: سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ صَاحِبْنَا، وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ جَهَنَّمَ

✵✵ یزید فقیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران صبح کے وقت یہ پڑھا کرتے تھے:

''سننے والے نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور اُس کی حمد پر مہربانی کو سن لیا' اے اللہ! تُو ہمارے ساتھ رہنا' ہم پر مہربانی کرنا اور جہنم سے اللہ کی پناہ ہے''۔

9238 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا فِیْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَمَرَّ بِفَدْفَدٍ اَوْ نَشْزٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

✵✵ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ کے سفر پر روانہ ہوتے اور جب بھی بلند جگہ سے گزرتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے۔ اُس کے بعد راوی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

9239 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى كُلِّ سِنَامِ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ، فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا اُمِرْتُمْ، ثُمَّ امْتَهِنُوهَا لِاَنْفُسِكُمْ وَاللّٰهُ يَحْمِلُ عَلَيْهَا

✵✵ محمد بن علی بن حسین (یعنی امام باقر) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان ہوتا ہے تو تم اللہ تعالیٰ کا ذکر اُسی طرح کرو جس طرح تمہیں حکم دیا گیا ہے اور پھر اُسے اپنی ذات کے لیے قابو میں کرلو اللہ تعالیٰ ہی اُسے سواری کے لیے عطا کرتا ہے''۔

9240 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ: آيِبُونَ، تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

✵✵ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''ہم رجوع کرنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں' اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں''۔

9241 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ: آيِبُونَ، تَائِبُونَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَابِدُونَ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ

✵✵ ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''ہم رجوع کرنے والے ہیں' اگر اللہ نے چاہا' تو توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں' اگر اللہ نے چاہا تو اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں' اے اللہ! بے شک ہم سفر کی مشقت سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور واپسی پر ناپسندیدہ صورتحال کا سامنا کرنے سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور اپنے اہلِ خانہ یا مال کے بارے میں بُرے منظر سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔

9242 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ اِذَا اَقْبَلُوا مِنْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ: آيِبُونَ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ،

✵✵ سالم بیان کرتے ہیں: لوگ جب حج یا عمرہ سے واپس آتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

''ہم واپس آنے والے ہیں اگر اللہ نے چاہا تو توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں' سجدہ کرنے والے ہیں' اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو سچ کر دکھایا' اُس نے اپنے بندہ کی مدد کی

اور اُس نے تنہا (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کیا''۔

9243 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

9244 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ، فَاَشْرَفْنَا عَلٰى وَادٍ، فَرَفَعَ النَّاسُ اَصْوَاتَهُمْ، اَخَذَ النَّاسُ يُكَبِّرُوْنَ وَيُهَلِّلُوْنَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْبِعُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ، اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، اِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ، اِنَّهُ مَعَكُمْ

✻✻ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے' آپ ایک وادی میں پہنچے لوگوں نے بلند آواز میں (اللہ کا ذکر کیا) لوگوں نے تکبیر کہنا شروع کی اور لا الہ الا اللہ پڑھنا شروع کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم اپنے آپ کو آرام سے رکھو' تم کسی بہرے یا کسی غیر موجود کو نہیں پکار رہے ہو' وہ سننے والا بھی ہے اور قریب بھی ہے' بے شک وہ تمہارے ساتھ ہے''۔

9245 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُيُوشُهُ اِذَا عَلَوُا الثَّنَايَا كَبَّرُوا، وَاِذَا هَبَطُوا سَبَّحُوا، وُضِعَتِ الصَّلَاةُ عَلٰى ذٰلِكَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کا لشکر جب کسی پہاڑی پر چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب نیچے اُترتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے' نماز کو اسی طرح مقرر کیا گیا ہے (یعنی اس میں بھی تکبیر کہی جاتی ہے)۔

9246 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَعَاصِمٍ، اَوْ اَحَدِهِمَا عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُكَبِّرُوْنَ اِذَا عَلَوُا الثَّنَايَا وَاِذَا هَبَطُوا فَكَانُوا يَرْفَعُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ رَفْعًا شَدِيدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلٰكِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيعًا بَصِيرًا، اِنَّهُ مَعَكُمْ، وَاَمَرَهُمْ بِالسُّكُوْنِ

✻✻ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ جب کسی پہاڑی پر چڑھتے تھے یا نیچے اُترتے تھے تو تکبیر کہتے تھے' وہ انتہائی بلند آواز میں یہ کہا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم کسی بہرے یا غیر موجود ذات کو نہیں پکار رہے' تم سننے والے اور دیکھنے والے کو پکار رہے ہو' وہ تمہارے ساتھ ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں پُرسکون رہنے کا حکم دیا۔

بَابُ ذِكْرِ الْغِيلَانِ وَالسَّيْرِ بِاللَّيْلِ

باب: غیلان کا ذکر اور رات کے وقت سفر کرنا

9247 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اَخْصَبْتُمْ فَامْكِنُوا الدَّوَابَّ اَسْنِمَتَهَا، وَلَا تَعْدُوا الْمَنَازِلَ، وَإِذَا اَجْدَبْتُمْ فَسِيرُوا، وَعَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَإِنَّ الْاَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ، وَلَا تَنْزِلُوا عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ، فَإِنَّهَا مَاوَى الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ، وَإِيَّاكُمْ وَقَضَاءَ الْحَاجَةِ عَلَيْهَا فَإِنَّهَا مِنَ الْمَلَاعِنِ، وَإِذَا تَغَوَّلَتِ الْغِيلَانُ لَكُمْ فَاَذِّنُوا

✽✽ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم خوشحالی کے زمانے میں سفر کرو تو اپنے جانوروں کو ان کی کوہانیں دو (یعنی انہیں کھانے پینے کا موقع دو) اور تم تیزی سے سفر نہ کرو اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو، تو سفر کرتے رہو اور تم پر رات کے وقت سفر کرنا لازم ہے کیونکہ رات میں زمین کو لپیٹ دیا جاتا ہے اور تم راستے کے درمیان میں پڑاؤ نہ کرو، کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کے آنے کی جگہ ہوتی ہے اور تم اُس جگہ پر قضائے حاجت کرنے سے بچو کیونکہ اس جگہ پر لعنت ہوتی ہے اور جب غیلان (ہوائی چیزیں) گھوم رہے ہوں تو تم اذان دو (یا کوچ کر جاؤ)۔

9248 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: ذُكِرَتِ الْغِيلَانُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: ذٰلِكَ قَرْنٌ قَدْ هَلَكَ

✽✽ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے غیلان کا ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ ایک قرن (سینگ) تھا جو ہلاکت کا شکار ہو گیا۔

9249 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عُمَرَ الْغِيلَانُ فَقَالَ: اِنَّهُ لَا يَتَحَوَّلُ شَيْءٌ عَنْ خَلْقِهِ الَّذِي خُلِقَ لَهُ، وَلٰكِنْ فِيهِمْ سَحَرَةٌ مِنْ سَحَرَتِكُمْ، فَإِذَا رَاَيْتُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَاَذِّنُوا

✽✽ اُسید بن عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے غیلان کا ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اُس کی مخلوق میں سے کوئی بھی چیز اُس چیز سے نہیں ہٹتی ہے جس کے لیے اُسے پیدا کیا گیا ہے لیکن ان میں تمہاری طرح کے جادوگر ہوتے ہیں، جب تم اُن میں سے کسی کو دیکھو تو اذان دو۔

9250 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي الْعُدَيْسِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: فَرِّقُوا عَنِ الْمَنِيَّةِ وَاجْعَلُوا الرَّاْسَ رَاْسَيْنِ، وَلَا تَلْبَثُوا بِدَارِ مَعْجَزَةٍ، وَاَصْلِحُوا شَاوِيَكُمْ مَثَاوِيَكُمْ وَاَخِيفُوا الْهَوَامَّ قَبْلَ اَنْ تُخِيفَكُمْ

✽✽ ابوعدیس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: خواہشوں سے الگ رہو اور ایک

سر کو دوسر بنالو (یعنی ایک مہنگے غلام کی بجائے دو سستے غلام خریدلو) اور ایسے گھر میں نہ رہو جو عاجز کردینے والا ہو اور اپنی رہائش گاہوں کو ٹھیک رکھو اور درندوں کو ڈرادو اس سے پہلے کہ وہ تمہیں ڈرائیں۔

9251 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبَانِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيَرْضَاهُ، وَيُعِينُ عَلَيْهِ مَا لَا يُعِينُ عَلَى الْعُنْفِ، فَاِذَا رَكِبْتُمْ هٰذِهِ الدَّوَابَّ الْعُجْمَ فَانْزِلُوا بِهَا مَنَازِلَهَا، وَاِنْ كَانَتِ الْاَرْضُ جَدْبَةً فَانْجُوا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَا، وَعَلَيْكُمْ بِسَيْرِ اللَّيْلِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ مَا لَا تُطْوَى بِالنَّهَارِ، وَاِيَّاكُمْ وَالتَّعْرِيسَ عَلَى الطَّرِيقِ فَاِنَّهُ طَرِيقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْحَيَّاتِ

❋ ❋ خالد بن معدان اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور اس سے راضی ہوتا ہے اور اس پر وہ مدد کرتا ہے جو سختی پر نہیں کرتا' جب تم ان گونگے جانوروں پر سواری کرو تو انہیں ان کی جگہ پر پڑاؤ کا موقع دو اور اگر زمین میں خشک سالی ہو تو اس سے پہلے سفر پورا کرلو کہ چارہ ختم ہو جائے' تم پر رات کے وقت (سفر کرنا) لازم ہے کیونکہ رات میں زمین کو لپیٹ دیا جاتا ہے' جتنا دن میں نہیں لپیٹا جاتا اور تم رات کے وقت راستہ میں پڑاؤ کرنے سے بچنا' کیونکہ یہ جانوروں کا راستہ ہوتا ہے اور سانپوں کا ٹھکانہ ہوتا ہے"۔

9252 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمُ الْغِيلَانُ فَاَذِّنُوا

❋ ❋ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب غیلان تمہارے سامنے چکر لگا رہے ہوں' تو تم اذان دو"۔

بَابٌ: الْحِمْلَانُ عَلَى الضَّعِيفِ، وَالسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ

باب: کمزور جانور پر وزن لادنا (یا سواری کرنا) اور سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے

9253 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اِذَا اشْتَرَى اَحَدُكُمْ جَمَلًا فَلْيَشْتَرِهِ طَوِيلًا عَظِيمًا، فَاِنْ اَخْطَاَهُ خَيْرُهُ لَمْ يُخْطِئْهُ سُوقُهُ، وَلَا تُلْبِسُوا نِسَائَكُمُ الْقَبَاطِيَّ، فَاِنَّهُ اِنْ لَا يَشِفَّ يَصِفُ، وَاَصْلِحُوا مَثَاوِيَكُمْ وَاَخِيفُوا الْهَوَامَّ قَبْلَ اَنْ تُخِيفَكُمْ، فَاِنَّهُ لَا يَبْدُو مِنْهُ مُسْلِمٌ

❋ ❋ مسلم بطین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی شخص کوئی اونٹ خریدے تو اُسے طویل اور بڑا اونٹ خریدنا چاہیے' کیونکہ اگر اُس کی بھلائی نہ بھی ملی' تو اُس کا چلنا مل جائے گا اور تم اپنی عورتوں کو قباطی کپڑے نہ پہناؤ' کیونکہ وہ اگر پوری طرح ڈھانپے گا نہیں تو (عورت کے جسم کی) صفت کو نمایاں کرے گا اور تم حشرات الارض کو ڈراؤ' اس سے پہلے کہ وہ تمہیں

ڈرائیں' کیونکہ اُن میں سے کوئی بھی مسلمان ظاہر نہیں ہوتا۔

9254 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ حِمْلَانَ اللّٰهِ الضَّعِيفَ مَا غَالَوْا فِي الظَّهْرِ

✽✽ ابوعثمان نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر لوگوں کو یہ پتا چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کمزور (یا سستے جانور پر) کتنی نازل ہوتی ہے تو وہ سواریوں کی قیمت زیادہ نہ کرے۔

9255 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، فَإِذَا قَضَى اَحَدُكُمْ حَاجَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلِ الرُّجُوعَ إِلَى اَهْلِهِ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے' جو آدمی کو ٹھیک طرح سے کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے' تو جب کوئی شخص اپنے کام پورا کرلے' تو اُسے جلدی اپنے گھر واپس چلے جانا چاہیے''۔

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ فِي السَّفَرِ، وَصَلَاةِ رَكْعَتَيْنِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوْ رَجَعَ

باب: سفر کے دوران امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟ اور سفر سے واپسی پر دو رکعت ادا کرنا

9256 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ حَبِيبٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: اجْتَمَعَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، فَقَالَ سَعِيدٌ لِاَبِيْ سَلَمَةَ: حَدِّثْ فَإِنَّا سَنَتْبَعُكَ، قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيَؤُمَّهُمْ اَقْرَؤُهُمْ، وَإِنْ كَانَ اَصْغَرَهُمْ، فَإِذَا اَمَّهُمْ فَهُوَ اَمِيرُهُمْ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: فَذَاكُمْ اَمِيرٌ اَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ مہاجر بن حبیب زبیدی بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن جبیر ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو سعید نے ابوسلمہ سے کہا: آپ کوئی حدیث بیان کیجئے' ہم آپ کی پیروی کریں گے۔ تو ابوسلمہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تین آدمی سفر میں اکٹھے ہوں' تو اُن کی امامت وہ شخص کرے' جو اُن میں سب سے بہتر قرأت کرسکتا ہو خواہ وہ عمر میں اُن سے کم ہو اور جب وہ اُن کی امامت کرے گا' تو اُن کا امیر بھی وہی ہوگا''۔

تو ابوسلمہ نے کہا: یہ تمہارے امیر ہیں' جنہیں اللہ کے رسول نے امیر مقرر کیا ہے۔

9257 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ: إِذَا خَرَجْتَ مُسَافِرًا فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِكَ، وَإِذَا جِئْتَ مِنْ سَفَرِكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِكَ

✽✽ ابواسحاق نے حارث کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: جب تم سفر پر نکلو تو اپنے گھر میں دو رکعت

ادا کرلواور جب تم سفر سے واپس آ ؤ' تو اپنے گھر میں دو رکعت ادا کرو۔

9258 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ

✳✳ زہری نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تھے' تو مسجد میں دو رکعت ادا کرتے تھے۔

9259 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ يُسَيْرٍ الْعِجْلِيِّ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَصَلَّى عَلٰى بِسَاطٍ فِيْ بَيْتِهٖ رَكْعَتَيْنِ "

✳✳ یسیر عجلی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سفر سے واپس تشریف لائے' تو اُنہوں نے اپنے گھر میں بچھونے پر دو رکعت ادا کیں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

باب: جب آدمی کسی جگہ پر پڑاؤ کرے تو کیا پڑھے؟

9260 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ"

✳✳ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کرے اُسے یہ کلمات پڑھنے چاہیے:

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اُس چیز کے شر سے جسے اُس نے پیدا کیا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کوئی بھی چیز وہاں سے روانگی سے پہلے اُسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔

9261 - حدیث نبوی: قَالَ: وَاَمَّا مَالِكٌ، فَذَكَرَهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ خَوْلَةَ ابْنَةِ حَكِيمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✳✳ امام مالک نے یہی روایت اپنی سند کے ساتھ سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

9262 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّهُ "مَنْ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ) (الاسراء: 111) اِلٰى آخِرِ السُّورَةِ، لَمْ يُصِبْهُ سَرَقٌ " قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا يَقُولُ وَهُوَ عَلٰى رَحْلِهِ:

نَزَلْنَا خَيْرَ مَنْزِلٍ ... وَخَيْرُهُ لِنَازِلٍ

بِحَمْدِ ذِي الْقَوَافِلِ

اَبَرَّهُ وَاتَّقَاهُ ... اَشْبَعَهُ وَاَرْوَاهُ

فَلَا يَزَالُ يَقُوْلُهَا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ حَلِّهٖ

❁❁ سعید جریری بیان کرتے ہیں: مجھے تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جو شخص یہ آیت سورت کے آخر تک پڑھ لے:
''ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس کی اولاد نہیں ہے اور اُس کی بادشاہی میں کوئی اُس کا شریک نہیں ہے''۔
تو چور اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو سنا کہ جب وہ کسی جگہ پر پڑاؤ کرتے تھے تو اپنے پالان پر موجود رہ کر یہ شعر پڑھتے تھے:
''ہم نے بہترین جگہ پر پڑاؤ کیا ہے اور یہ پڑاؤ کرنے والے کے لیے بہترین ہے' اور واپس آنے والوں کی حمد کے ہمراہ جو اُن میں سب سے زیادہ نیک ہو' پرہیزگار ہو' زیادہ سیر ہو اور زیادہ سیراب ہو''۔
وہ یہ کلمات مسلسل پڑھتے رہتے تھے یہاں تک کہ پالان کو کھول کر فارغ ہو جاتے۔

9263 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَمْزَةُ، رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ ضَبَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ: كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَمْ نَزَلْ نُسَبِّحُ حَتّٰى تُحَلَّ الرِّحَالُ

❁❁ شعبہ بیان کرتے ہیں: بنوضبہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص حمزہ نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہم جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو پالان کھولنے تک مسلسل تسبیح پڑھتے رہتے تھے۔

9264 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى كُلِّ سِنَامِ بَعِيْرٍ شَيْطَانٌ، فَاِذَا رَكِبْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا اُمِرْتُمْ، ثُمَّ امْتَهِنُوْهَا لِاَنْفُسِكُمْ، وَاللّٰهُ يَحْمِلُ عَلَيْهَا،

❁❁ محمد بن علی بن حسین (یعنی امام باقر) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان موجود ہوتا ہے' تو جب تم سوار ہو جاؤ تو اللہ کا ذکر کرو جس طرح تمہیں حکم دیا گیا ہے اور پھر اُسے اپنے قابو میں کرلو' اللہ تعالیٰ اُن پر سواری عطا کرتا ہے''۔

9265 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ، سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

❁❁ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اُس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے۔

بَابُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ، وَكَيْفَ تَسْلِيمُ الْحَاجِّ

باب: سفر کے دوران باجماعت نماز ادا کرنا اور حاجیوں کو سلام کیسے کیا جائے گا؟

9266 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ قَوْمًا كَانُوا فِي السَّفَرِ، فَكَانُوا لَا يُصَلُّونَ جَمَاعَةً، وَلَا يَسْتَنْزِلُونَ فِي الْمَنْزِلِ، فَطُمِسَتْ اَبْصَارُهُمْ فَبَدَا لَهُمُ الْخَضِرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرُوهُ بِشَاْنِهِمْ، فَدَعَا لَهُمْ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبْصَارَهُمْ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ کچھ لوگ سفر کر رہے تھے' وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتے تھے اور کسی بھی جگہ پر پڑاؤ نہیں کرتے تھے' تو اُن کی بینائی رخصت ہوگئی' پھر حضرت خضر علیہ السلام اُن کے سامنے آئے' تو اُن لوگوں نے اُنہیں اپنی صورتِ حال کے بارے میں بتایا' تو حضرت خضر علیہ السلام نے اُن کے لیے دعا کی' تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی بینائی لوٹا دی۔

9267 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لِلْحَاجِّ اِذَا قَدِمَ: اَعْظَمَ اللّٰهُ اَجْرَكَ - اَوْ عَظَّمَ اَجْرَكَ - وَتَقَبَّلَ نُسُكَكَ، وَاَخْلَفَ لَكَ نَفَقَتَكَ

✵✵ لیث نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک حاجی کی آمد پر اُس حاجی کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ تمہارے اجر کو زیادہ کرے! (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے) اور تمہارے حج کو قبول کرے اور تمہیں خرچ (کیے ہوئے مال) کی جگہ مزید (مال و دولت) عطا کرے۔

9268 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ: اِذَا كُنْتُمْ فِي سَفَرٍ ثَلَاثَةً فَاَمِّرُوا اَحَدَكُمْ، وَاِذَا مَرَرْتُمْ بِرَاعٍ، فَنَادُوا ثَلَاثًا فَاِنْ اَجَابَكُمْ اَحَدٌ، وَاِلَّا فَانْزِلُوا فَحُلُّوا وَاحْلِبُوا وَاشْرَبُوا ثُمَّ صُرُّوا

✵✵ زید بن وہب فرماتے ہیں: جب تم سفر میں تین آدمی ہو' تو اپنے میں سے کسی ایک کو امیر مقرر کر لو' جب تم کسی چرواہے کے پاس سے گزرو' تو تین مرتبہ پکار کر کہو' اگر کوئی شخص جواب دیدے' تو ٹھیک ہے' ورنہ تم وہاں پڑاؤ کر لو' تم اُسے کھول کر اُس کا دودھ دوہ کر اُسے پی لو' پھر تم تصریہ کرو۔

9269 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: سَافِرُوا تَصِحُّوا وَتُرْزَقُوا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بیان نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ سفر کرتے رہو' تم تندرست بھی رہو گے اور تمہیں رزق بھی نصیب ہوگا۔

9270 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَظُنُّهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، - ابْنُ الْاَعْرَابِيِّ شَكَّ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُسَافِرَ

✱✱ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جمعرات کے دن سفر پر روانہ ہونے کو پسند کرتے تھے' جب آپ سفر پر جانے کا ارادہ کرتے تھے۔

کِتَابُ الْجِهَادِ

کتاب: جہاد کے بارے میں روایات

بَابُ وُجُوبِ الْغَزْوِ

باب: جنگ میں حصہ لینے کا واجب ہونا

9271 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَوَاجِبٌ الْغَزْوُ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ هُوَ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا عَلِمْنَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا جنگ میں حصہ لینا تمام لوگوں پر واجب ہے؟ تو اُنہوں نے اور عمرو بن دینار نے یہی جواب دیا کہ ہمیں علم نہیں ہے۔

9272 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی دَاوُدُ بْنُ اَبِی عَاصِمٍ: اَنَّ الْغَزْوَ اَوَاجِبٌ عَلَى النَّاسِ اَجْمَعِينَ؟ فَسَكَتَ فَقَدْ عَلِمَ لَوْ اَنْكَرَ مَا قُلْتُ لَبَيَّنَ لِی، فَقُلْتُ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ: تَجَهَّزْتُ لَا يَنْهَزُنِی اِلَّا ذٰلِكَ حَتّٰى رَابَطْتُ قَالَ: قَدْ اَجْزَاَتْ عَنْكَ

✵✵ ابن جریج نے داؤد بن ابوعاصم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے بھی یہی سوال کیا کہ کیا جنگ میں حصہ لینا تمام لوگوں پر واجب ہے؟ تو وہ خاموش رہے وہ یہ بات جانتے تھے کہ اگر اُن کو میرے بیان پر اعتراض ہوتا تو وہ میرے سامنے بیان کر دیتے۔ پھر میں نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا: میں سامان تیار کرتا ہوں اور میرا مقصد صرف یہی ہوتا ہے یہاں تک کہ میں سرحد پر پہرہ داری کے لیے آ جاتا ہوں تو اُنہوں نے فرمایا: یہ تمہاری طرف سے جائز ہوگا۔

9273 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّی رَجُلٌ جَبَانٌ، لَا اُطِيقُ لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَقَالَ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى جِهَادٍ لَا قِتَالَ فِيهِ؟ فَقَالَ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: عَلَيْكَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ،

✵✵ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: میں ایک بزدل آدمی ہوں میں دشمن کا سامنا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہاری راہنمائی ایسے جہاد کی طرف

نہ کروں جس میں لڑائی نہیں ہوتی؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر حج اور عمرہ کرنا لازم ہے۔

9274 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: أُنْبِئْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ

❊❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبدالکریم جزری کے حوالے سے منقول ہے۔

9275 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ غَازٍ، اَوْ يُجَهِّزُونَ غَازِيًا، اَوْ يَخْلُفُونَهُ فِي اَهْلِهِ، اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ الْمَوْتِ

❊❊ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی گھرانے میں سے کوئی مجاہد نہیں نکلتا' یا وہ کسی مجاہد کو سامان فراہم نہیں کرتے' یا مجاہد کے اہلِ خانہ کا خیال نہیں رکھتے تو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے اُنہیں تکلیف دِہ صورتِ حال کا شکار کر دیتا ہے''۔

9276 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: " كَذَبَ، عَلَيْكُمْ ثَلَاثَةُ اَسْفَارٍ، كَذَبَ، عَلَيْكُمُ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاَنْ يَبْتَغِيَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ مَالِهِ، وَالْمُسْتَنْفِقُ وَالْمُتَصَدِّقُ، يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَالْجِهَادِ "

❊❊ حریث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اُس نے غلط کہا ہے تم پر تین قسم کے سفر کرنا لازم ہیں' اُس نے غلط کہا ہے تم پر حج کرنا' عمرہ کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا لازم ہے' آدمی کو اپنے اضافی مال میں سے تلاش کرنا چاہیے' خرچ کرنے والے کو اور صدقہ کرنے والے کو بھی تلاش کرنا چاہیے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: تم پر حج کرنا' عمرہ کرنا اور جہاد کرنا لازم ہے۔

9277 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ، وَغَيْرِهِ قَالَ: " كَذَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِالْحَجِّ وَالْجِهَادِ "

❊❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اُس نے غلط کہا ہے تم پر حج اور عمرہ کرنا لازم ہے۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں: تم پر حج اور جہاد کرنا لازم ہے۔

9278 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ الْغَمَّ وَالْهَمَّ

❊❊ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم پر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا لازم ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کھوٹ اور غم کو ختم کر دیتا ہے''۔

9279 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَوَارِيُّ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَجَائَهُ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ: اَلَا تُجَاهِدُ؟ فَسَكَتَ وَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنَّ الْاِسْلَامَ بُنِيَ عَلٰى اَرْبَعِ دَعَائِمَ، اِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ، لَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا، وَصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا، وَاِنَّ الْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ مِنَ الْعَمَلِ الْحَسَنِ

✽✽ حواری بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک نوجوان آیا اور اُس نے کہا: آپ جہاد میں حصہ کیوں نہیں لیتے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے اور اُنہوں نے اُس سے منہ پھیر لیا' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسلام کی بنیاد چار چیزوں پر ہے: نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' ان دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے' رمضان کے روزے رکھنا اور جو شخص اس کی استطاعت رکھتا ہو اُس کا بیت اللہ کا حج کرنا' ویسے جہاد اور صدقہ کرنا اچھے عمل ہیں۔

9280 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: " بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى ثَمَانِيَةِ اَسْهُمٍ شَهَادَةِ: اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ، وَالْحَجِّ، وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ "

✽✽ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلام کی بنیاد آٹھ چیزوں پر رکھی گئی ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں (اس کے علاوہ) نماز قائم کرنا' زکوٰۃ دینا' رمضان کے روزے رکھنا' حج کرنا' نیکی کا حکم دینا' بُرائی سے منع کرنا اور وہ شخص خسارہ کا شکار ہو گیا جس کا (ان میں سے) کوئی حصہ نہ ہو۔

9281 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَكْحُولٍ: اَنَّهُ كَانَ يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ يَحْلِفُ عَشَرَةَ اَيْمَانٍ اَنَّ الْغَزْوَ لَوَاجِبٌ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ يَقُولُ: اِنْ شِئْتُمْ زِدْتُكُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ اَوْ اُخْبِرْتُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ مَكْحُولٍ

✽✽ مکحول کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے قبلہ کی طرف رُخ کر کے دس مرتبہ یہ قسم اُٹھائی کہ تم لوگوں پر جہاد میں حصہ لینا لازم ہے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں مزید کہوں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام اوزاعی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' یا شاید اُن کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی کہ اُنہوں نے بھی مکحول کی زبانی یہ بات سنی۔

9282 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: اِذَا وَضَعْتُمُ السُّرُوجَ فَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلَى الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُ اَحَدُ الْجِهَادَيْنِ

✽✽ عابس بن ربیعہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم زین رکھ دو تو تم حج اور عمرہ کی طرف سفر کرو کیونکہ یہ بھی

دو جہادوں میں سے ایک ہیں۔

9283 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى جِهَادٍ لَا شَوْكَةَ فِيهِ؟ اَلْحَجُّ

✵✵ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی ایسے جہاد کی طرف نہ کروں جس میں لڑائی نہیں ہوتی' وہ حج کرنا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَغْزُو وَاَبُوهُ كَارِهٌ لَهُ

باب: آدمی کا جنگ میں حصہ لینا جبکہ اُس کا باپ اس چیز کو ناپسند کرتا ہو

9284 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي اُرِيدُ الْجِهَادَ فَقَالَ: اَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَفِيهِمَا جِهَادٌ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں جہاد میں حصہ لینا چاہتا ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اُس نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان دونوں کی بھرپور خدمت کرو۔

9285 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي جِئْتُ لِاُبَايِعَكَ عَلَى الْهِجْرَةِ، وَتَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ قَالَ: فَارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا

9284- صحيح البخاری' كتاب الجهاد والسير' باب الجهاد باذن الابوين' حديث:2863' صحيح مسلم' كتاب البر والصلة والآداب' باب بر الوالدين وانهما احق به' حديث:4729' صحيح ابن حبان' كتاب البر والاحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها' ذكر ما يقوم مقام الجهاد النفل من الطاعات للمرء' حديث:319' سنن ابی داؤد' كتاب الجهاد' باب في الرجل يغزو' حديث 2180' السنن الصغرى' كتاب الجهاد' الرخصة في التخلف لمن له والدان' حديث:3066' مصنف ابن ابی شيبة' كتاب الجهاد' الرجل يغزو ووالداه حيان اله ذلك' حديث:32798' مشكل الآثار للطحاوی' باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث 1775' السنن الصغير للبيهقي' كتاب السير' باب من لا يجب عليه الجهاد' حديث:2759' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما' حديث:6373' مسند الطيالسی' احاديث النساء' احاديث عبد الله بن عمرو بن العاص وابو العباس المكي عن عبد الله بن عمرو' حديث:2354' مسند ابن الجعد' شعبة' حديث:463' البحر الزخار مسند البزار' حديث عبد الله بن عمرو بن العاص' حديث:2093' معجم الاوسط للطبرانی' باب العين' من اسمه : مقدام' حديث:9173

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں ہجرت پر آپ کی بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں' میں اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُن کے پاس واپس جاؤ اور اُنہیں اُسی طرح ہنساؤ' جس طرح تم نے اُنہیں رُلایا ہے۔

9286 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي اُرِيْدُ الْجِهَادَ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ حَوْبَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاجْلِسْ عِنْدَهَا

✻✻ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں جہاد میں حصہ لینا چاہتا ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہاری عورت (یعنی بیوی) ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُس کے پاس بیٹھ جاؤ۔

9287 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَعِنْدَهُ شَابٌّ كَانَ يَاْخُذُ بِيَدِهِ اِذَا قَامَ فَسَاَلَهُ اَنْ يَبْعَثَهُ فِي السَّرِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَرَكْتَ فِيْ اَهْلِكَ مِنْ كَهْلٍ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا صِبْيَةً صِغَارًا قَالَ: فَارْجِعْ اِلَيْهِمْ، فَاِنَّ فِيهِمْ مُجَاهَدًا حَسَنًا

✻✻ مسلم بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی' آپ کے ساتھ ایک نوجوان تھا جس کا ہاتھ آپ نے پکڑا ہوا تھا' جب آپ کھڑے ہوئے تو اُس نے آپ سے یہ درخواست کی کہ آپ اُسے بھی جنگی مہم پر روانہ کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: کیا تم نے اپنے گھر والوں میں کوئی بڑا چھوڑا ہے؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! صرف چھوٹے بچے

9285- صحيح ابن حبان' كتاب البر والاحسان' باب حق الوالدين' ذكر البيان بان ادخال المرء السرور على والديه في اسبابه يقوم' حديث:420' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب البر والصلة' حديث:7319' سنن ابي داؤد' كتاب الجهاد' باب في الرجل يغزو' حديث:2179' سنن ابن ماجه' كتاب الجهاد' باب الرجل يغزو وله ابوان' حديث:2779' السنن الصغرى' كتاب البيعة' البيعة على الهجرة' حديث:4114' سنن سعيد بن منصور' كتاب الجهاد' باب ما جاء فيمن غزا وابواه كارهان' حديث:2154' السنن الكبرى للنسائي' كتاب البيعة' البيعة على الهجرة' حديث:7531' السنن الكبرى للنسائي' كتاب السير' البيعة على الهجرة' حديث:8426' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:1776' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب السير' باب الرجل يكون له ابوان مسلمان او احدهما فلا يغزو الا' حديث:16574' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما' حديث: 6318' مسند الحميدي' احاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه' حديث:568' البحر الزخار مسند البزار' حديث عبد الله بن عمرو بن العاص' حديث:2105' شعب الايمان للبيهقي' التاسع والثلاثون من شعب الايمان' الخامس والخمسون من شعب الايمان' حديث:7563' الادب المفرد للبخاري' باب جزاء الوالدين' حديث:14

ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم گھر والوں کے پاس واپس جاؤ اور اُن کا اچھے طریقہ سے خیال رکھنا۔

9288 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الْوَالِدَيْنِ إِذَا أَذِنَا فِي الْغَزْوِ قَالَ: إِنْ كُنْتَ تَرَى هَوَاهُمَا فِي الْجُلُوسِ فَاجْلِسْ وَسُئِلَ مَا بِرُّ الْوَالِدَيْنِ؟ قَالَ: أَنْ تَبْذُلَ لَهُمَا مَا مَلَكْتَ، وَأَنْ تُطِيعَهُمَا فِي مَا أَمَرَاكَ بِهِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ مَعْصِيَةً

❋ ❋ ہشام نے حسن بصری کے حوالے سے والدین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب وہ جنگ میں حصہ لینے کی اجازت دیدیں تو حسن بصری فرماتے ہیں: اگر تمہاری یہ رائے ہو کہ ان دونوں کی یہ خواہش ہے کہ تم گھر میں رہو تو تم رہ جاؤ۔ اُن سے دریافت کیا گیا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیسے کیا جا سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ کہ جو چیز تمہاری ملکیت ہے اُسے تم اُن پر خرچ کرو اور جس چیز کے بارے میں وہ تمہیں ہدایت دیں اُس میں تم اُن کی اطاعت کرو البتہ اگر وہ کوئی گناہ کا کام ہو تو حکم مختلف ہے۔

9289 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ: سَأَلْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَيْرٍ: هَلْ يَغْزُو الرَّجُلُ وَأَبَوَاهُ كَارِهَانِ ذٰلِكَ، أَوْ أَحَدُهُمَا؟ قَالَ: لَا

❋ ❋ عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: میں نے عبیداللہ بن عمیر سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص ایسی حالت میں جنگ میں حصہ لے سکتا ہے جبکہ اُس کے والدین کو یہ بات ناپسند ہو یا اُن میں سے کسی ایک کو یہ بات ناپسند ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

9290 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ، وَقَدْ جِئْتُكَ أَسْتَشِيرُكَ قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: الْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا، ثُمَّ الثَّانِيَةُ، ثُمَّ الثَّالِثَةُ كَذٰلِكَ

❋ ❋ محمد بن طلحہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جنگ میں حصہ لینا چاہتا ہوں میں آپ کی خدمت میں مشورہ لینے کے لیے حاضر ہوا ہوں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری ماں ہے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُس کے ساتھ رہو کیونکہ جنت اُس کے پاؤں کے نیچے ہے پھر دوسری اور تیسری بھی اسی طرح ہے۔

9291 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُقَاتِلُوا مِنْ نَاحِيَةٍ مِنْ جَبَلٍ، فَانْصَرَفَ الرِّجَالُ عَنْهُمْ، وَبَقِيَ رَجُلٌ فَقَاتَلَهُمْ، فَرَمَوْهُ فَقَتَلُوهُ، فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبَعْدَ مَا نَهَيْنَا عَنِ الْقِتَالِ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَتَرَكَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

❋ ❋ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو اس بات سے منع کیا ہے کہ وہ پہاڑ کے ایک طرف

جنگ میں حصہ لیں۔ کچھ لوگ وہاں سے مڑ گئے اور ایک شخص وہاں رہ گیا' اُس نے دشمن کے ساتھ مقابلہ کیا' دشمن نے اُسے تیر مار کر اُسے شہید کر دیا' پھر اُسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ نے دریافت کیا: کیا ہمارے جنگ سے منع کرنے کے بعد بھی یہ وہاں رہا تھا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے رہنے دیا' آپ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی۔

9292 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا حِينَ هَزَمَنَا الْجَمَاجِمُ فَذَكَرْنَاهُ لِاَصْحَابِنَا فَقَالُوا: هٰذَا الْمَعْرُورُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ: ذُكِرَ لِعُمَرَ رَجُلٌ خَرَجَ مِنَ الصَّفِّ فَقُتِلَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَاَنْ اَمُوتَ عَلٰى فِرَاشِي خَيْرٌ لِي مِنْ اَنْ اُقَاتِلَ اَمَامَ صَفٍّ يَعْنِي اَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الصَّفِّ اِلٰى جَمَاعَةِ الْعَدُوِّ يُقَاتِلُ

✽✽ شیبانی بیان کرتے ہیں: جب جماجم نے ہمیں پسپا کیا اور ہم نے اپنے ساتھیوں سے اس کا ذکر کیا' تو میں نے ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' اُن لوگوں نے کہا کہ یہ معرور بن سوید ہیں' اُس شخص نے یہ بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صف سے نکل کر جاتا ہے اور مر جاتا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے بستر پر مر جاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہے کہ میں صف سے آگے نکل کر لڑائی میں حصہ لوں' یعنی جو شخص صف سے نکل کر دشمن کی جماعت کی طرف چلا جاتا ہے' تاکہ وہ اُن کے ساتھ لڑائی کرے۔

9293 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ: اَلَا اَحْمِلُ عَلَيْهِمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَتَحْمِلُ لِتَقْتُلَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اجْلِسْ حَتّٰى يَحْمِلَ اَصْحَابُكَ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی' نبی اکرم ﷺ اُس وقت صف میں موجود تھے' یا رسول اللہ! کیا میں اُن لوگوں پر حملہ نہ کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اُن پر اس لیے حملہ کرو گے تاکہ اُنہیں مار دو؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بیٹھے رہو' جب تک تمہارے ساتھی حملہ نہیں کرتے۔

9294 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اَشَدُّ حَدِيثٍ سَمِعْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَوْلُهُ فِي سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَقَوْلُهُ فِي اَمْرِ الْقَبْرِ، لَمَّا كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكٍ قَالَ: لَا يَخْرُجُ مَعَنَا اِلَّا رَجُلٌ مُقْوٍ قَالَ: فَخَرَجَ رَجُلٌ عَلٰى بَكْرٍ لَهُ صَعْبٍ، فَصَرَعَهُ، فَمَاتَ، فَقَالَ النَّاسُ: الشَّهِيدُ، الشَّهِيدُ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا اَنْ يُنَادِيَ فِي النَّاسِ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاصٍ

✽✽ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جو سب سے شدت والی حدیث سنی ہے' وہ یہ ہے کہ آپ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو بات ارشاد فرمائی اور آپ نے قبر کے بارے میں جو بات ارشاد فرمائی تھی' غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھ کوئی بھی ایسا شخص نہ نکلے جو طاقتور جانور والا ہو۔ تو ایک شخص اپنے سرکش اونٹ کے ساتھ روانہ ہوا' اُس کے اونٹ نے اُسے نیچے گرا دیا اور وہ شخص مر گیا' تو لوگوں نے کہا: یہ شہید ہے! یہ شہید ہے! نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کریں کہ جنت میں نافرمان شخص داخل نہیں ہوگا۔

9295 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَبِي حَمْزَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: مَنْ رَاَى الْمُشْرِكِينَ اَنْ اَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ، وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوفَ حَتّٰى يَغْشَوْكُمْ يَعْنِي غَشُوكُمْ

٭٭ ابراہیم بن مالک بن ابوحمزہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: جب تم مشرکین کو دیکھو کہ وہ تم پر حملہ آور ہو رہے ہیں تو تم لوگوں نے انہیں تیر مارنے ہیں' تم نے تلواریں اُس وقت تک نہیں نکالنی ہیں' جب تک وہ تمہارے بالکل قریب نہیں پہنچ جاتے۔

9296 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْعَدُوِّ: وَلَا يُقَاتِلُ اَحَدٌ مِنْكُمْ، فَعَمَدَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرَمَى الْعَدُوَّ وَقَاتَلَهُمْ، فَقَتَلُوهُ، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْتُشْهِدَ فُلَانٌ فَقَالَ: اَبَعْدَ مَا نَهَيْتُ عَنِ الْقِتَالِ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاصٍ

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا' آپ اُس وقت دشمن کا سامنا کیے ہوئے تھے: تم میں سے کوئی بھی شخص ابھی لڑائی شروع نہ کرے۔ اُن میں سے ایک شخص نے دشمن کی طرف تیر پھینکا اور اُن کے ساتھ لڑائی شروع کر دی' دشمن نے اُسے مار دیا۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: فلاں شخص شہید ہو گیا ہے! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا میرے لڑائی سے منع کرنے کے بعد اُس نے ایسا کیا تھا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی نافرمان شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

بَابُ الطَّعَامِ يُؤْخَذُ بِاَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: دشمن کی سرزمین سے ملنے والے اناج کا حکم

9297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا يُؤْخَذُ الطَّعَامُ بِاَرْضِ الْعَدُوِّ اِلَّا بِاِذْنِ الْاِمَامِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاِنْ اَذِنَ لَهُ الْاِمَامُ فَاَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا فَبَاعَهُ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ فَفِيهِ الْخُمُسُ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: دشمن کی سرزمین سے اناج حاصل نہیں کیا جائے گا' البتہ امام کی اجازت سے ایسا کیا جا سکتا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: اگر امام آدمی کو اجازت دے دیتا ہے' اور آدمی اُس اناج کو حاصل کر کے اُسے فروخت کر دے تو اُس میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

9298 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي اَخْذِ الطَّعَامِ بِاَرْضِ الْعَدُوِّ قَالَ: كَانُوا يُرَخِّصُونَ لَهُمْ فِي الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ مَا لَمْ يَعْقِدُوا بِهِ مَالًا

* * ابراہیم نخعی نے دشمن کی سرزمین سے اناج حاصل کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ پہلے لوگوں نے لوگوں کو اناج حاصل کرنے اور چارہ حاصل کرنے کی رخصت دی تھی جبکہ وہ اس کے ذریعہ مال اکٹھا کرنے والے نہ ہوں۔

9299 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الدُّرَيْكِ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَسْتَزِلُّوْنِيْ عَنْ دِيْنِيْ، وَلَا وَاللّٰهِ لَاَمُوْتَنَّ وَاَنَا عَلٰى دِيْنِيْ، مَا بِيْعَ مِنْهُ بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ مِنْ طَعَامٍ اَوْ غَيْرِهِ فَفِيْهِ خُمُسُ اللّٰهِ وَسِهَامُ الْمُسْلِمِيْنَ

* * حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مجھے میرے دین کے حوالے سے لغزش کا شکار کردیں' جی نہیں! اللہ کی قسم! میں ایسی حالت میں مروں گا کہ میں اپنے دین پر ثابت قدم ہوں گا' اس اناج میں سے' یا اناج کے علاوہ کسی چیز میں سے جو بھی چیز سونے یا چاندی کے عوض میں فروخت کی جائے تو اللہ تعالیٰ کا خمس اور مسلمانوں کا حصہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

9300 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ، عَنْ رَبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، اَنَّ سَلْمَانَ " اُتِيَ بِسَلَّةٍ فِيهَا خُبْزٌ وَجُبْنٌ، يَعْنِيْ وَمَالٌ قَالَ: فَرَفَعَ الْمَالَ، وَاَكَلَ الْخُبْزَ وَالْجُبْنَ "،

* * ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک توڑا لایا گیا جس میں روٹیاں اور پنیر تھا اور مال بھی تھا تو انہوں نے مال اٹھالیا اور روٹی اور پنیر کھالیا۔

9301 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِيسَى، عَنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ سَلْمَانَ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

9302 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: اِذَا كَانُوا بِاَرْضِ الْعَدُوِّ، اَكَلُوا فَاِذَا قَدِمُوا بِهِ اَرْضَ الْمُسْلِمِيْنَ دَفَعُوْهُ اِلَى الْاِمَامِ، وَلَا يَبِيْعُوْهُ فِيْ اَرْضِ الْعَدُوِّ، فَاِنْ بَاعُوْهُ بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَفِيْهِ الْخُمُسُ

* * سفیان بیان کرتے ہیں: یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ جب مسلمان دشمن کی سرزمین پر موجود ہوں تو وہ کھا سکتے ہیں اور جب وہ اُسے (یعنی اناج کو) مسلمانوں کی سرزمین پر لے آئیں تو اُسے امام کے سپرد کردیں گے' البتہ وہ دشمن کی سرزمین پر اُسے فروخت نہیں کرسکتے' اگر وہ اُسے سونے یا چاندی کے عوض میں فروخت کردیتے ہیں' تو اس میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

9303 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى: رَجُلٌ حَمَلَ اِلٰى اَهْلِهِ طَعَامًا قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ سے کہا: ایک شخص اناج اٹھا کر اپنے گھر لے جاتا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

9304 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ: لَمْ

يُخَمَّسِ الطَّعَامُ يَوْمَ خَيْبَرٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوۂ خیبر کے موقع پر اناج کا خمس وصول نہیں کیا گیا تھا۔

9305 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ كَهْمَسٍ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: مَا كُنْتُمْ تُصِيبُونَ فِي الطَّرِيقِ؟ قَالَ: التِّبْنُ وَالْحَطَبُ قَالَ: قُلْتُ: الرَّجُلُ يَمُرُّ بِالثِّمَارِ؟ قَالَ: يَأْكُلُ وَلَا يَحْمِلُ

٭٭ کہمس بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے دریافت کیا: آپ لوگ راستہ میں کیا چیز حاصل کیا کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: چارہ اور لکڑیاں' میں نے دریافت کیا: اگر کوئی شخص پھلوں کے پاس سے گزرتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ کھالے گا' لیکن اُٹھا کر نہیں لے جائے گا۔

9306 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: لَا يَبْقَى الطَّعَامُ فِي اَرْضِ الْعَدُوِّ، وَلَا يُسْتَاْذَنُ فِيهِ الْاَمِيرُ، يَاْخُذُهُ مَنْ سَبَقَ اِلَيْهِ، اِلَّا اَنْ يَنْهَى الْاَمِيرُ عَنْهُ، فَيُتْرَكُ بِنَهْيِهِ، فَاِنْ بَاعَ مِنَ الطَّعَامِ شَيْئًا بِوَرِقٍ اَوْ ذَهَبٍ فَلَا يَحِلُّ لَهُ، هُوَ حِينَئِذٍ مِنَ الْغَنَائِمِ قَالَ: هَذِهِ السُّنَّةُ وَالْحَقُّ عِنْدَنَا "

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: دشمن کی سرزمین پر کھانا باقی نہیں رہے گا اور اس کے بارے میں امیر سے اجازت نہیں لی جائے گی' جو شخص اُس کے پاس پہلے پہنچ جائے گا' وہ حاصل کر لے گا' البتہ اگر امیر اس سے منع کر دیتا ہے تو اُس کے منع کرنے کی وجہ سے اسے ترک کر دیا جائے گا' اگر کوئی شخص اُس اناج کو چاندی یا سونے میں سے کسی چیز کے عوض میں فروخت کر دیتا ہے' تو یہ اُس کے لیے جائز نہیں ہوگا' اس صورت میں مالِ غنیمت کا حصہ شمار ہوگا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ سنت ہے اور ہمارے نزدیک لازم بھی یہی ہے۔

9307 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِي عُمَرَ: اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَمَّا يَجِدُ السَّرِيَّةُ فِي مَطَامِيرِ الرُّومِ قَالَ: اَمَّا الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالثِّيَابُ وَالطَّعَامُ، فَيُطْرَحُ فِي الْمَغَانِمِ، اَمَّا مَا كَانَ مِنْ طَعَامٍ وَاِنْ كَثُرَ، زَيْتٍ، اَوْ سَمْنٍ، اَوْ عَسَلٍ، فَهُوَ لِتِلْكَ السَّرِيَّةِ، دُونَ الْجَيْشِ يَاْكُلُونَ وَيُهْدُونَ، وَلَا يَبِيعُونَ

٭٭ خالد بن ابوعمر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سعید بن مسیّب اور قاسم بن محمد سے اُس چیز کے بارے میں دریافت کیا جو کسی جنگی مہم کے افراد روم کی سرزمین پر زیرزمین گوداموں سے حاصل کرتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: جہاں تک سونے' چاندی' کپڑوں اور اناج کا تعلق ہے تو اُسے مالِ غنیمت میں جمع کروایا جائے گا اور جو چیز کھانے کی ہے تو اگرچہ وہ زیادہ ہو' جیسے زیتون ہے' گھی ہے یا شہد ہے' تو وہ اُس پورے لشکر کے لیے ہوگا' بڑے لشکر کے لیے نہیں ہوگا' وہ خود کھائیں گے' تحفہ کے طور پر دیں گے' لیکن اُسے فروخت نہیں کریں گے۔

9308 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ كَهْمَسٍ، اَنَّهُ قَالَ لِلْحَسَنِ: اَيَحْمِلُ الرَّجُلُ عَلَى الْعَدُوِّ اَوْ يَكُونُ فِي الصَّفِّ؟ قَالَ: بَلْ يَكُونُ فِي الصَّفِّ فَاِذَا نَهَضُوا فَانْهَضْ مَعَهُمْ قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ: قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ: كُنْ فِي الصَّفِّ، فَإِذَا حَمَلَ الْمُسْلِمُونَ فَاحْمِلْ مَعَهُمْ

٭٭ کہمس بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حسن بصری سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص دشمن پر حملہ کرسکتا ہے یا وہ صف میں موجود رہے گا؟ انہوں نے فرمایا: بلکہ وہ صف میں موجود رہے گا' جب مسلمان حملہ کرنے کے لیے بڑھیں گے تو یہ بھی اُن کے ساتھ اُٹھ جائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: تم صف میں موجود رہو' جب مسلمان حملہ کریں گے تو تم بھی اُن کے ساتھ حملہ کرنا۔

9309 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، وَاَبِيْ عَوْنٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَنَّهُ سُئِلَ عَمَّا يُصِيبُ السَّرِيَّةَ مِنْ اَطْعِمَةِ الرُّومِ قَالَ لَهُمْ: يَاْكُلُونَ وَيَرْجِعُونَ بِهِ اِلٰى اَهْلِيهِمْ، فَاِنْ بَاعُوا مِنْهُ شَيْئًا فَفِيهِ الْخُمُسُ، وَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ

٭٭ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کسی چھوٹی مہم کو رومیوں کا کھانا ملتا ہے' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں سے فرمایا: وہ لوگ اسے کھائیں گے اور اپنے گھر والوں کے پاس واپس بھی لے کر جائیں گے' لیکن اگر وہ اس میں سے کسی چیز کو فروخت کردیتے ہیں' تو اس میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی اور اس اناج میں وہ سب لوگ برابر کی حیثیت رکھیں گے۔

بَابُ هِبَةِ الْاِمَامِ

باب: امام کا ہبہ کرنا

9310 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ: اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَجُلًا فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَنَائِمُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطِنِيْ هٰذِهِ لِكُبَّةَ غَزْلٍ - اَشُدُّ بِهَا عَظْمَ رِجْلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا نَصِيبِيْ مِنْهَا فَهُوَ لَكَ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک شخص غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا' مالِ غنیمت نبی اکرم ﷺ کے سامنے موجود تھے اُس نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ یہ سوت کے کپڑے کا ٹکڑا مجھے عطا کردیں! میں اس کے ذریعہ اپنی ٹانگ کی ہڈی کو باندھ لوں گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس میں سے جو میرا حصہ ہے' وہ تمہارا ہوا۔

9311 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: لَا يَهَبُ الْاَمِيرُ مِنَ الْغَنَائِمِ شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِ صَاحِبِهِ، اِلَّا اَنْ يَجْعَلَ لِلدَّلِيلِ اَوْ رَاعٍ

٭٭ سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں: امیر مالِ غنیمت میں سے کسی بھی چیز کو ہبہ نہیں کرے گا' البتہ اُس کے مالک کی اجازت سے کرسکتا ہے' یا پھر وہ کسی راستہ بتانے والے یا چرواہے کو کچھ دے سکتا ہے۔

9312 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: اَنَّ اَنَسًا كَانَ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

اَبِیْ بَكْرَةَ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَاَصَابُوا سَبْيًا، فَاَرَادَ اَنْ يُعْطِيَهٗ مِنَ السَّبْيِ قَبْلَ اَنْ تُقَسَّمَ، فَقَالَ اَنَسٌ: لَا، وَلٰكِنِ اقْسِمْ وَاَعْطِنِیْ مِنَ الْخُمُسِ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: لَا، اِلَّا مِنْ جَمِيْعِ الْغَنَائِمِ، فَاَبٰى اَنَسٌ اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ، وَاَبٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ اَنْ يُعْطِيَهٗ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ، عبیداللہ بن ابوبکرہ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوئے ان لوگوں کو قیدی حاصل ہوئے تو عبیداللہ نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اُن قیدیوں میں سے تقسیم سے پہلے کوئی قیدی عطا کر دے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم تقسیم کرو اور مجھے خمس میں سے دے دینا۔ عبیداللہ نے کہا: جی نہیں! بلکہ تمام مال غنیمت میں سے دوں گا۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور عبیداللہ نے خمس میں سے انہیں کچھ دینے سے انکار کر دیا۔

بَابُ السِّهَامِ لِلْخَيْلِ

باب: گھوڑے کے حصوں کا بیان

9313 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنِ ابْنِ الْاَقْمَرِ، اَوْ عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْاَقْمَرِ قَالَ: اَغَارَتِ الْخَيْلُ بِالشَّامِ فَاَدْرَكَتِ الْعِرَابُ مِنْ يَوْمِهَا، وَاَدْرَكَتِ الْكَوَادِنُ مِنْ ضُحَى الْغَدِ، فَقَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ اَبِیْ حَمْصَةَ الْهَمْدَانِیُّ وَهُوَ عَلَى النَّاسِ: لَا اَجْعَلُ سَهْمَ مَنْ اَدْرَكَ كَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ، فَكَتَبَ بِذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَكَتَبَ عُمَرُ: هَبِلَتِ الْوَادِعِیَّ اُمُّهٗ، لَقَدْ اَذْكَرَتْ بِهٖ اُمْضُوْهَا عَلٰى مَا قَالَ

✵✵ اقمر بیان کرتے ہیں: کچھ گھڑ سواروں نے شام میں ایک جگہ حملہ کیا تو عربی گھوڑے اُسی دن پہنچ گئے اور ترکی گھوڑے اگلے دن چاشت کے وقت ملے تو منذر بن ابوحمصہ ہمدانی جو لوگوں کے امیر تھے اُنہوں نے کہا: جس شخص نے اسے پایا ہے میں اُس شخص کا حصہ اُس کی مانند نہیں بناؤں گا' جس نے نہیں پایا۔ اُنہوں نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا: وادعی کی ماں اسے روئے میں نے اسے ایسا ہی پایا ہے جو اس نے کہا ہے اسے تم برقرار رکھو۔

9314 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ: لَا سَهْمَ اِلَّا لِفَرَسَيْنِ، وَاِنْ كَانَ مَعَهٗ مِائَةُ فَرَسٍ

✵✵ مکحول فرماتے ہیں: حصہ صرف دو گھوڑوں کو ملے گا' اگرچہ کسی شخص کے ساتھ ایک سو گھوڑے ہوں۔

9315 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا سَهْمَ اِلَّا لِفَرَسَيْنِ، اِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ اَفْرَاسٌ فَيَكُوْنُ لِفَرَسَيْنِ اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ، وَسِهَامُ الْخَيْلِ وَالْبَرَاذِيْنَ سَوَاءٌ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: حصہ صرف دو گھوڑوں کو ملے گا' جب ایک آدمی کے ساتھ کئی گھوڑے ہوں' تو دو گھوڑوں کو

چار حصے مل جائیں گے اور آدمی کو ایک حصہ مل جائے گا' گھوڑے اور ترکی گھوڑے کا حصہ برابر ہوگا۔

9316 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا سَهْمَ مِنَ الْخَيْلِ اِلَّا لِفَرَسَيْنِ، وَاِنْ كَانَ مَعَهُ اَلْفُ فَرَسٍ اِذَا دَخَلَ بِهَا اَرْضَ الْعَدُوِّ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ

✲ ✲ مکحول نے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھوڑوں میں سے صرف دو گھوڑوں کو حصہ ملے گا' اگرچہ کسی شخص کے ساتھ ایک ہزار گھوڑے ہوں' جب آدمی اُنہیں ساتھ لے کر دشمن کی سرزمین میں داخل ہو جائے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ بدر کے موقع پر گھڑ سوار کو دو حصے اور پیدل شخص کو ایک حصہ عطا کیا تھا۔

9317 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: اُسْهِمَ لَهُ فِي اِمَارَةِ سَعِيدِ بْنِ عُثْمَانَ لِفَرَسَيْنِ لَهُمَا اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ وَلَهُ سَهْمٌ

✲ ✲ ہانی بن ہانی بیان کرتے ہیں: سعید بن عثمان کے عہد حکومت میں اُنہیں اُن کے دو گھوڑوں کے چار حصے ملے تھے اور اُن کا ایک حصہ ملا تھا۔

9318 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ: اَنَّ الْخَيْلَ وَالْبَرَاذِينَ سَوَاءٌ اَحْسَبُهُ رَفَعَهُ

✲ ✲ مکحول بیان کرتے ہیں: گھوڑے اور ترکی گھوڑے کا حصہ برابر ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے۔

9319 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، اَحْسَبُهُ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَرَسِ الْعَرَبِيِّ سَهْمَيْنِ، وَلِفَارِسِهِ سَهْمًا يَوْمَ خَيْبَرٍ قَالَ يَزِيدُ: فَحَدَّثْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ هِشَامٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَقَبِلَهُ

✲ ✲ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عربی گھوڑے کے دو حصے اور اُس کے سوار کا ایک حصہ مقرر کیا تھا' یہ غزوۂ خیبر کے موقع کی بات ہے۔

یزید بیان کرتے ہیں: میں نے معاویہ بن ہشام کو یہ حدیث بیان کی تو اُنہوں نے اسے قبول کر لیا۔

9320 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا

✲ ✲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گھڑ سوار کے دو حصے اور پیادہ کا ایک حصہ مقرر کیا تھا۔

9321 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: اِنْ اَدْرَبَ الرَّجُلُ

بِافْرَاسٍ كَانَ لِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمَانِ قُلْتُ: وَاِنْ قَاتَلَ عَلَيْهَا الْعَدُوَّ؟ قَالَ: نَعَمْ اَدْرَبَ: يَعْنِي دَخَلَ بِهَا اَرْضَ الْعَدُوِّ"

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص کئی گھوڑے ساتھ لے کر جائے' تو اُس کے ہر گھوڑے کو دو حصے ملیں گے۔ میں نے کہا: خواہ اُس نے اس پر دشمن سے جنگ کی ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

(امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:) لفظ ادرب کا مطلب ہے: اُسے ساتھ لے کر دشمن کی سرزمین میں داخل ہونا

9322 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّهُ جَعَلَ لِلْفَرَسِ الْمُقْرِفِ سَهْمًا وَلِلرَّجَالَةِ سَهْمًا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے کم تیز رفتار گھوڑے کا ایک حصہ اور پیادہ شخص کا ایک حصہ مقرر کیا تھا۔

9323 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ فَرَسًا يَوْمَ النَّضِيرِ لِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمَيْنِ، وَقَسَمَ يَوْمَ خَيْبَرٍ لِمِئَتَيْ فَرَسٍ، لِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمَيْنِ قُلْتُ: وَاِنْ قَاتَلَ

٭٭ صالح بن کیسان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ بنونضیر کے موقع پر تیس گھڑسواروں میں سے ہر ایک گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے' آپ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر دوسو گھوڑوں کو حصہ دیا تھا' جن میں سے ہر گھوڑے کے دو حصے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اگرچہ اُنہوں نے جنگ میں حصہ لیا ہو؟ (اس کا جواب متن میں مذکور نہیں ہے)

9324 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ. اَنَّ الزُّبَيْرَ حَضَرَ خَيْبَرَ بِفَرَسَيْنِ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَةَ اَسْهُمٍ"

٭٭ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر میں دو گھوڑوں کے ساتھ شریک ہوئے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں پانچ حصے عطا کیے تھے۔

9325 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: كَتَبَ اَبُو مُوسَى اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ كَانَ فِي الْخَيْلِ الْعِرَابِ مَوْتٌ وَشِدَّةٌ، ثُمَّ كَانَتْ بَعْدَهَا اَشْيَاءُ لَيْسَتْ تَبْلُغُ مَبَالِغَ الْعِرَابِ بَرَاذِيْنُ وَاَشْبَاهُهَا، فَاُحِبُّ اَنْ تَرَى فِيهَا رَاْيَكَ. فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ: اَنْ يُسْهِمَ لِلْفَرَسِ الْعَرَبِيِّ سَهْمَانِ، وَلِلْمُقْرِفِ سَهْمٌ، وَلِلْبَغْلِ سَهْمٌ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ عربی گھوڑوں میں موت اور شدت ہوتی ہے' پھر اُس کے بعد کچھ اشیاء ہیں' ترکی گھوڑے وہاں تک نہیں پہنچ سکتے جہاں تک عربی گھوڑے پہنچتے ہیں' تو میں یہ بات پسند کرتا ہوں کہ آپ اس بارے میں اپنی رائے بیان کریں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں خط میں لکھا کہ وہ عربی گھوڑے کو دو حصے دیں اور کم تیز رفتار گھوڑے کو ایک حصہ دیں اور خچر کو ایک حصہ دیں۔

بَابُ سَهْمِ الْمَوْلُودِ

باب: نومولود بچہ کا حصہ

9326 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ عُثْمَانَ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: يُعْمَلُ بِهِ فِينَا وَيَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اِذَا وُلِدَ لِلرَّجُلِ وَلَدٌ بَعْدَمَا يَخْرُجُ مِنْ اَرْضِ الْمُسْلِمِينَ، وَاَرْضِ الصُّلْحِ، فَاِنَّ لِذٰلِكَ الْمَوْلُودِ سَهْمًا قَالَ: وَسَمَّوُا الرَّجُلَ الَّذِي قَضَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلَدِهِ

٭٭ ابوعثمان بن یزید نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: جب کسی شخص کا مسلمانوں کی سرزمین سے نکلنے کے بعد بچہ پیدا ہوتا' تو اُس نومولود بچہ کا بھی حصہ ہوتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے اُس شخص کا نام بھی بیان کیا تھا' جس کے بچہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا (کہ اُس کے بچہ کو بھی حصہ ملے گا)۔

بَابُ سَهْمِ الرَّجُلِ يَمُوتُ بَعْدَمَا يُدْرِكُ اَرْضَ الْعَدُوِّ

باب: جو شخص دشمن کی سرزمین پر پہنچ جانے کے بعد انتقال کر جائے' اُس کے حصہ کا حکم

9327 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ عُثْمَانَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: يُعْمَلُ بِهِ فِينَا وَيَرْفَعُونَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ بَعْدَمَا يَدْخُلُ اَرْضَ الْعَدُوِّ، وَيَخْرُجُ مِنْ اَرْضِ الْمُسْلِمِينَ، وَاَرْضِ الصُّلْحِ فَاِنَّ سَهْمَهُ لِاَهْلِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوعثمان بن یزید نے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مسلمانوں کی سرزمین سے اور صلح کی سرزمین سے نکل کر دشمن کی سرزمین میں داخل ہو جائے اور وہاں داخل ہونے کے بعد انتقال کر جائے' تو اُس کا حصہ اُس کے اہلِ خانہ کو ملے گا''۔

بَابُ سُهْمَانِ اَهْلِ الْعَهْدِ

باب: ذمیوں کے حصہ کا حکم

9328 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: كَانَ يَهُودُ يَغْزُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسْهِمُ لَهُمْ كَسِهَامِ الْمُسْلِمِينَ،

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کچھ جنگوں میں حصہ لیا' تو آپ نے اُنہیں بھی مسلمانوں کے حصہ کی مانند حصہ عطا کیا۔

9329 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری کے حوالے سے منقول ہے۔

9330 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمُشْرِكِينَ يَغْزُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ مَا لَهُمْ مَعَ الْمُسْلِمِينَ؟ قَالَ لَهُمْ: مَا صَالَحُوا عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ لَهُمْ

٭٭ امام شعبی کے بارے میں جابر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے اُن مشرکین کے بارے میں دریافت کیا 'جو مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں حصہ لیتے ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ اُنہیں کیا ملے گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُنہیں وہ ملے گا' جس پر اُنہوں نے مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کیا تھا' جس میں یہ کہا گیا تھا کہ اگر تم ہمارے ساتھ جنگ میں حصہ لو گے' تو تمہیں یہ یہ کچھ ملے گا' تو اُنہیں وہ کچھ مل جائے گا۔

بَابُ النَّفْلِ

باب: عطیہ کا حکم

9331 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَنَّ مَكْحُولًا حَدَّثَهُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُ الثُّلُثَ

٭٭ حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک جنگ میں) شریک ہوا تو آپ نے ایک تہائی حصہ نفل (یعنی عطیہ یا انعام) کے طور پر عطا کیا۔

9332 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ: اَنَّ حَبِيبَ بْنِ مَسْلَمَةَ وَكَانَ مَرِيضًا كَانَ يُنَفِّلُ السَّرَايَا حِينَ يَبْدَأُ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ

٭٭ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیمار تھے' وہ خمس کے بعد جب ثلث کا آغاز کرتے تھے' تو مہم میں حصہ لینے والوں کو نفل (عطیہ یا انعام) دیا کرتے تھے۔

9333 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ بِالثُّلُثِ بَعْدَ الْخُمُسِ

٭٭ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خمس کے بعد ثلث کو نفل (عطیہ یا انعام) کے طور پر عطا کرتے تھے۔

9334 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِي مَبْدَئِهِ الرُّبُعَ، وَاِذَا قَفَلَ الثُّلُثَ

٭٭ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آغاز

میں ایک چوتھائی حصہ اور واپسی پر ایک تہائی حصہ نفل (عطیہ یا انعام یا اضافی ادائیگی) کے طور پر دیا کرتے تھے۔

9335 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ، فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا، ثُمَّ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بَعِيرًا بَعِيرًا

✱ ✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم ایک جنگی مہم میں شریک ہوئے' تو ہمارے حصہ میں گیارہ' گیارہ اونٹ ہر ایک شخص کے حصہ میں آئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد ایک' ایک اونٹ مزید انعام کے طور پر بھی ذے دیا۔

9336 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ، فَكُنْتُ فِيهِمْ، فَاَصَبْنَا اِبِلًا كَثِيْرًا، فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا، ثُمَّ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بَعِيرًا بَعِيرًا لِكُلِّ اِنْسَانٍ

✱ ✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت میں ایک جنگی مہم روانہ کی' میں بھی اُس میں شامل تھا' ہمیں بہت سے اونٹ ہاتھ لگے' تو ہم میں سے ہر شخص کا حصہ گیارہ اونٹوں تک پہنچ گیا' اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص کو ایک' ایک اونٹ مزید انعام کے طور پر عطا کیا۔

9337 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُنَفِّلُوْنَ بِاَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ، حَتّٰى اِذَا كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ اَنَّهُ لَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ اَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَلَمْ يَزَلْ يُعْمَلُ بِهِ بَعْدُ"

✱ ✱ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: لوگوں کو ایک تہائی سے زیادہ نفل کے طور پر دے دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ آیا تو اُنہوں نے یہ خط میں لکھا کہ ہم تک یہ روایت نہیں پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تہائی سے زیادہ حصہ نفل کے طور پر عطا کیا ہو۔ اُس کے بعد مسلسل اس بات پر عمل ہو رہا ہے۔

بَابُ الْعَسْكَرِ يَرُدُّ عَلَى السَّرَايَا، وَالسَّرَايَا تَرُدُّ عَلَى الْعَسْكَرِ

باب: جب کوئی بڑا لشکر چھوٹی مہم کے ساتھ جا ملے' یا جب چھوٹی مہمات بڑے لشکر کے ساتھ جا ملیں

9338 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا خَرَجَتِ السَّرِيَّةُ بِاِذْنِ الْاَمِيرِ فَمَا اَصَابُوا مِنْ شَيْءٍ خَمَّسَهُ الْاِمَامُ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِتِلْكَ السَّرِيَّةِ، وَاِذَا خَرَجُوا بِغَيْرِ اِذْنِهِ خَمَّسَهُ الْاِمَامُ، وَكَانَ مَا بَقِيَ بَيْنَ الْجَيْشِ كُلِّهِمْ

✱ ✱ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کوئی چھوٹی مہم حاکمِ وقت کی اجازت سے نکلے' تو اُنہیں جو کچھ بھی ملے گا' امام اُس

میں سے خمس وصول کرے گا اور جو باقی بچے گا' وہ اس مہم میں حصہ لینے والوں کے لیے ہوگا اور جب وہ امام کی اجازت کے بغیر نکلے ہوں' تو امام اُن سے خمس وصول کرے گا اور جو کچھ باقی بچے گا' وہ بڑے لشکر میں تقسیم ہوگا۔

9339 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ: الْإِمَامُ يَبْعَثُ السَّرِيَّةَ فَيُصِيبُوا الْمَغْنَمَ؟ قَالَ: اِنْ شَاءَ الْإِمَامُ خَمَّسَهُ، وَاِنْ شَاءَ نَفَّلَهُمْ كُلَّهُ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ جب امام کسی چھوٹی مہم کو روانہ کرے اور اُنہیں مالِ غنیمت حاصل ہو' تو اگر امام چاہے تو اُس میں سے خمس وصول کرے اور اگر چاہے تو سب کچھ اُنہیں انعام کے طور پر دیدے۔

9340 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: الْعَسْكَرُ يَرُدُّ عَلَى السَّرَايَا، وَالسَّرَايَا تَرُدُّ عَلَى الْعَسْكَرِ

٭٭ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: بڑا لشکر' چھوٹی مہمات کو اور چھوٹی مہمات' بڑے لشکر کو (مالِ غنیمت) لوٹائیں گے۔

بَابُ لَا نَفَلَ اِلَّا مِنَ الْخُمُسِ، وَلَا نَفَلَ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب: انعام صرف خمس میں سے دیا جائے گا اور سونے یا چاندی میں انعام نہیں دیا جائے گا

9341 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا نَفَلَ فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا فِي خُمُسِ الْخُمُسِ

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: مسلمانوں کے مالِ غنیمت میں سے صرف خمس کے پانچویں حصہ میں سے انعام دیا جائے گا۔

9342 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَا كَانُوا يُنَفِّلُونَ اِلَّا مِنَ الْخُمُسِ

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جو کچھ اضافی طور پر انعام کے طور پر دیا جاتا ہے' وہ خمس میں سے دیا جائے گا۔

9343 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ اَمِيرًا مِنَ الْاُمَرَاءِ اَرَادَ اَنْ يُنَفِّلَهُ قَبْلَ اَنْ يُخَمِّسَهُ، فَاَبَى اَنْ يَقْبَلَهُ حَتَّى يُخَمِّسَهُ

٭٭ ابن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک امیر نے خمس سے پہلے اُنہیں انعام دینے کا ارادہ کیا تو اُنہوں نے اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیا' جب تک اُس میں سے خمس نہیں نکال لیا جاتا۔

9344 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَخْبَرَهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُنَفِّلُ اِلَّا مِنَ الْخُمُسِ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صرف خمس میں سے اضافی انعام دیا کرتے تھے۔

9345 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: لَا نَفَلَ حَتَّى يُقَسَّمَ الْخُمُسُ، وَلَا نَفَلَ حَتَّى يُقَسَّمَ اَوَّلُ الْمَغْنَمِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ

✵✵ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: انعام صرف اُس وقت دیا جائے گا' جب خمس تقسیم ہو جائے اور انعام اُس وقت تک نہیں دیا جا سکتا' جب تک مالِ غنیمت کا ابتدائی حصہ اہلِ ایمان کے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق تقسیم نہ ہو جائے۔

9346 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: لَا نَفَلَ اِلَّا فِي عَيْنٍ مَعْلُومٍ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ

✵✵ سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں: انعام سونے یا چاندی (کی شکل میں) نہیں دیا جائے گا۔

9347 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: لَا نَفَلَ فِي اَوَّلِ شَيْءٍ يُصَابُ مِنَ الْمَغَانِمِ قَالَ: مَعْلُومٌ ذٰلِكَ، يُعْمَلُ بِهِ فِيمَا مَضَى حَتَّى الْيَوْمِ

✵✵ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: مالِ غنیمت میں سے جو پہلے چیز حاصل ہوتی ہے اُس میں انعام نہیں دیا جائے گا۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ بات طے شدہ ہے اور گزرے ہوئے زمانوں سے لے کر آج تک اس پر عمل ہو رہا ہے۔

بَابُ الْمَتَاعِ يُصِيبُهُ الْعَدُوُّ، ثُمَّ يَجِدُهُ صَاحِبُهُ

باب: جب کوئی سامان دشمن کے ہاتھ لگ جائے اور پھر اُس سامان کا مالک اُسے پالے

9348 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا اَحْرَزَهُ الْمُشْرِكُونَ، ثُمَّ اَصَابَهُ الْمُسْلِمُونَ فَهُوَ لَهُمْ مَا لَمْ يَكُنْ حُرًّا، اَوْ مُعَاهِدًا لَا يُرَدُّ اِلَى صَاحِبِهِ،

✵✵ امام زہری بیان کرتے ہیں: مشرکین جس چیز پر قبضہ کر لیتے ہیں اور پھر مسلمانوں کو وہ چیز حاصل ہو جاتی ہے تو وہ مسلمانوں کو ملے گی' جبکہ اُس کا مالک کوئی آزاد اور ذمی شخص نہ ہو' وہ چیز اُس کے مالک کو لوٹائی نہیں جائے گی۔

9349 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ

✵✵ حسن بصری کی اس بارے میں وہی رائے ہے' جو زہری کی ہے۔

9350 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمَتَاعُ يُصِيبُهُ الْعَدُوُّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ يُفِيئُهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: اِنْ لَمْ يَكُنْ مَضَتْ فِيهِ سُنَّةٌ رُدَّ اِلَيْهِ اَحَبُّ مَا لَمْ يُقَسَّمْ فَاِنْ قُسِمَ فَلَا شَيْءَ لَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مسلمانوں کا کوئی سامان دشمن حاصل کر لیتا ہے' پھر اللہ

تعالیٰ وہی سامان مسلمانوں کو مالِ فئے کے طور پر عطا کر دیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر اس بارے میں پہلے طریقہ رائج نہ ہو چکا ہوتا' تو اس کے مالک کو وہ مال لوٹا دینا' میرے نزدیک زیادہ محبوب ہوتا' جبکہ مالِ غنیمت تقسیم نہ ہوا ہو' لیکن اگر وہ تقسیم ہو چکا ہو' تو پھر اُس کے مالک کو کوئی چیز نہیں ملے گی۔

9351 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ مَا اَحْرَزَ الْعَدُوُّ فَهُوَ لِلْمُسْلِمِينَ يَقْتَسِمُونَهُ

✱✱ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ دشمن جس چیز پر قبضہ کر لیتا ہے' تو وہ مسلمانوں کی عمومی ملکیت ہو گی' وہ آپس میں اسے تقسیم کریں گے۔

9352 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ: يَزْعُمُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ذَهَبَ الْعَدُوُّ بِفَرَسِهِ، فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ وَجَدَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَرَسَهُ، فَرَدَّهُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گھوڑا دشمن لے گئے' پھر جب دشمن پسپا ہوا' تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اُن کے گھوڑے کو پا لیا' تو اُسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو واپس کر دیا۔

9353 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَبَقَ لِي غُلَامٌ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدُّوهُ اِلَيَّ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جنگِ یرموک کے موقع پر میرا ایک غلام مفرور ہو کر چلا گیا' پھر مسلمانوں نے اُس پر قابو پا لیا' تو اُنہوں نے وہ غلام مجھے واپس کر دیا۔

9354 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَا عُرِفَ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ، فَاِنَّهُ يَرُدُّهُ اِلٰى اَهْلِهِ، وَمَا لَمْ يُعْرَفْ حَتّٰى تَجْرِيَ فِيهِ السِّهَامُ لَمْ يَرُدُّوهُ

✱✱ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تقسیم سے پہلے جس چیز کی شناخت ہو جائے تو وہ اُس کے مالک کو واپس لوٹا دی جائے گی اور جس چیز کی شناخت نہ ہو سکے یہاں تک کہ وہ حصوں میں تقسیم ہو جائے تو پھر وہ لوگ اسے واپس نہیں کریں گے۔

9355 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ قَتَادَةَ، وَمَا اَدْرِي لَعَلِّي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: هُوَ فَيْءُ الْمُسْلِمِينَ لَا يُرَدُّ

✱✱ قتادہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: یہ چیز مسلمانوں کے مالِ غنیمت کا حصہ شمار ہو گی' اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔

9356 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْكُوفَةِ يَقُولُ: يُرَدُّ اِنْ عُرِفَ قَبْلَ الْقَسْمِ اَوْ بَعْدَهُ "

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے بعض اہلِ کوفہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ تقسیم سے پہلے یا تقسیم کے بعد اگر اس کی شناخت ہو جاتی ہے تو (یہ اُس کے مالک کو) واپس کر دی جائے گی۔

9357 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: الْمُسْلِمُ يَرُدُّ عَلَى اَخِيهِ

٭٭ حکم بیان کرتے ہیں: مسلمان شخص اپنے بھائی کو وہ چیز لوٹا دے گا۔

9358 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ: اَنَّ الْعَدُوَّ اَصَابُوا نَاقَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَاشْتَرَاهَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْعَدُوِّ فَعَرَفَهَا صَاحِبُهَا، وَاَقَامَ عَلَيْهَا الْبَيِّنَةَ، فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَدْفَعَ اِلَيْهِ الثَّمَنَ الَّذِي اشْتَرَاهَا بِهِ مِنَ الْعَدُوِّ، وَاِلَّا خَلَّى بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمُشْتَرِي

٭٭ تمیم بن طرفہ بیان کرتے ہیں: دشمنوں نے ایک مسلمان شخص کی اونٹنی پکڑ لی پھر ایک مسلمان شخص نے دشمن سے اُسے خرید لیا' پھر اُس کے مالک نے اُسے پہچان لیا اور اس پر ثبوت بھی پیش کر دیئے' وہ دونوں اپنا مقدمہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا کہ جس شخص نے اس اونٹنی کو دشمن سے خریدا تھا' دوسرا شخص اُس کی قیمت اُسے لوٹا دے گا' ورنہ پھر وہ اونٹنی خریدار کے پاس ہی رہے گی۔

9359 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ، اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: مَا اَصَابَ الْمُشْرِكُونَ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ اَصَابَهُ الْمُسْلِمُونَ بَعْدُ، فَاِنْ اَصَابَهُ صَاحِبُهُ قَبْلَ اَنْ تَجْرِي عَلَيْهِ سِهَامُ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ، وَاِنْ جَرَتْ عَلَيْهِ سِهَامُ الْمُسْلِمِينَ، فَلَا سَبِيلَ اِلَيْهِ اِلَّا بِالْقِيمَةِ

٭٭ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مشرکین' مسلمانوں کا جو مال حاصل کر لیتے ہیں اور اُس کے بعد وہ مال مسلمانوں کو مل جاتا ہے' تو اگر تو حصوں کی تقسیم سے پہلے اُس کے مالک تک وہ مال پہنچ جاتا ہے تو وہ اُس کا زیادہ حقدار ہوگا' لیکن اگر مسلمانوں کا حصہ اُن پر تقسیم ہو جاتا ہے تو پھر وہ اسے حاصل نہیں کر سکتا' البتہ قیمت دے کر حاصل کر سکتا ہے۔

9360 - اقوالِ تابعین: قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدٍ: اَنَّ رَجُلَيْنِ احْتَكَمَا اِلَى شُرَيْحٍ فِي اَمَةٍ سُبِيَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ اشْتَرَاهَا رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: اَحَقُّ مَنْ رَدَّ عَلَى الْمُسْلِمِ اَخُوهُ قَالَ الْآخَرُ: اِنَّهَا قَدْ حَبِلَتْ مِنِّي فَقَالَ شُرَيْحٌ: اَعْتِقْهَا، قَضَاءُ الْاَمِيرِ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ".

٭٭ محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے ایک کنیز کے بارے میں اپنا مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا' وہ مسلمانوں کی کنیز تھی جو قید ہو گئی' پھر ایک شخص نے دشمن سے اُسے خرید لیا' تو قاضی شریح نے یہ کہا: مسلمان شخص کی چیز اسے واپس کرنے کا سب سے زیادہ حق دار اس کا بھائی ہوتا ہے' تو دوسرے شخص نے یہ کہا: یہ کنیز مجھ سے حاملہ ہو چکی ہے' تو قاضی شریح نے کہا: تم اسے آزاد کر دو' امیر کا یہی فیصلہ ہے' یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ ہے۔

9361 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن سیرین سے منقول ہے۔

9362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: اَنَّ مُكَاتِبًا اَسَرَهُ الْعَدُوُّ، ثُمَّ اشْتَرَاهُ رَجُلٌ، فَسَاَلَ بَكْرِ بْنِ قِرْوَاشٍ عَنْهُ عَلِيًّا، فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قُلْ فِيهَا يَا بَكْرَ بْنَ قِرْوَاشٍ؟ قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنِ افْتَكَّهُ سَيِّدُهُ فَهُوَ عَلَى بَقِيَّةِ كِتَابَتِهِ، وَاِنْ اَبَى سَيِّدُهُ اَنْ يَفُكَّهُ فَهُوَ لِلَّذِي اشْتَرَاهُ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک مکاتب غلام کو دشمن نے قید کر لیا' پھر ایک شخص نے اُسے خرید لیا تو ایسے غلام کے بارے میں بکر بن قرواش نے اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بکر بن قرواش! تم اُس کے بارے میں فیصلہ دو! تو اُنہوں نے جواب دیا: اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اللہ کے رسول کا چچازاد ہوں' اگر تو اُس کا آقا اُسے چھڑوا کر حاصل کر لیتا ہے تو وہ اپنی کتابت کے معاہدہ کے مطابق بقیہ رقم ادا کرے گا اور اگر اُس کا آقا نہیں مانتا تو پھر یہ اُس کی ملکیت ہوگا جس نے اسے خریدا ہے۔

9363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَصَابَ الْعَدُوُّ شَيْئًا مِنْ مَتَاعِ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ لِصَاحِبِهِ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَاِنِ اقْتَسَمُوهُ فَصَاحِبُهُ اَحَقُّ بِثَمَنِهِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب دشمن' مسلمانوں کے سامان میں سے کسی سامان کو حاصل کر لے تو (بعد میں جب وہ مسلمانوں کو مل جائے) تو جب تک وہ تقسیم نہ ہوا ہو' وہ اُس کے مالک کو ملے گا لیکن اگر مسلمان اسے تقسیم کر لیتے ہیں تو اُس کا مالک اُس کی قیمت کے عوض میں اُس کا زیادہ حقدار ہوگا۔

9364 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: سُئِلَ اِبْرَاهِيمُ عَنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ يَسْبِيهِمُ الْعَدُوُّ، ثُمَّ يُصِيبُهُمُ الْمُسْلِمُونَ قَالَ: لَا يُسْتَرَقُّوا

٭٭ مغیرہ بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی سے اہلِ ذمہ کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے دشمن قید کر لیتے ہیں' پھر مسلمان اُنہیں حاصل کر لیتے ہیں' تو اُنہوں نے جواب دیا: اُنہیں غلام نہیں بنایا جائے گا۔

9365 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يَجِدُ سِلْعَتَهُ فِي يَدِ رَجُلٍ فَيَقُولُ: اشْتَرَيْتُهَا مِنَ الْعَدُوِّ؟ قَالَ: اِذَا اشْتَرَاهَا بِبَيِّنَةٍ اَخَذَهَا صَاحِبُهَا بِالثَّمَنِ، فَاِنْ اَقَامَ الْبَيِّنَةَ عَلَى الشِّرَاءِ، وَلَمْ يَعْلَمْ كَمِ الثَّمَنُ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُشْتَرِي

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے سامان کو کسی دوسرے شخص کے پاس پالیتا ہے' اور دوسرا شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے تو اسے دشمن سے خریدا ہے۔ تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر تو اُس کے پاس ثبوت موجود ہو کہ اُس نے اسے باقاعدہ خریدا ہے تو پھر اُس کا مالک اسے قیمت کے عوض میں حاصل کر سکتا ہے' اگر وہ شخص اس بات کا ثبوت پیش کر دیتا ہے کہ اسے خریدا ہے لیکن یہ پتا نہیں چلتا کہ قیمت کتنی تھی؟ تو اس بارے میں خریدار کے قول کا اعتبار ہوگا۔

9366 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ فِي الْمُشْرِكِ: إِذَا اَخَذَ شَيْئًا مِنْ مَتَاعِ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ بَاعَهُ قَبْلَ اَنْ يُحْرِزَهُ اِلَى اَرْضِ الشِّرْكِ فَبَيْعُهُ بَاطِلٌ، يَاْخُذُهُ صَاحِبُهُ حَيْثُ وَجَدَهُ

✵✵ سفیان ثوری ایسے مشرک شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مسلمانوں کے سامان میں سے کوئی چیز حاصل کر لیتا ہے اور پھر اُسے مشرکوں کی سرزمین تک لے جانے سے پہلے فروخت کر دیتا ہے' تو اُس کا سودا باطل شمار ہوگا اور اُس چیز کا مالک جہاں اُسے پائے گا' اُسے حاصل کر لے گا۔

9367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نِسَاءٌ حَرَائِرُ اَصَابَهُنَّ الْعَدُوُّ فَابْتَاعَهُنَّ رَجُلٌ، اَيُصِيبُهُنَّ؟ قَالَ: وَلَا يَسْتَرِقُّهُنَّ، وَلَكِنْ يُعْطِيهُنَّ اَنْفُسَهُنَّ بِالَّذِي اَخَذَهُ بِهِ، لَا يُزَادُ عَلَيْهِنَّ قَالَ: وَقَالَ فِي ذَلِكَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: اِنْ كَانَتْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَكَذَلِكَ اَيْضًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کچھ آزاد عورتوں کو دشمن پکڑ کر لے جاتا ہے' پھر ایک شخص اُن عورتوں کو خرید لیتا ہے' تو کیا وہ اُن عورتوں کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ اُنہیں کنیز نہیں بنا سکتا' وہ اُس قیمت کے عوض میں اُنہیں چھوڑ دے' جس قیمت کے عوض میں اُس نے اُنہیں خریدا تھا' وہ اُن پر مزید کوئی ادائیگی لازم نہیں کرے گا۔

عبدالکریم نے اس بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ اگر وہ عورتیں ذمی ہوں' تو بھی یہی حکم ہوگا۔

9368 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحُرِّ: يَسْبِيهِ الْعَدُوُّ، ثُمَّ يَبْتَاعُهُ الْمُسْلِمُونَ، مِثْلَ قَوْلِهِ فِي النِّسَاءِ " وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ مِثْلَ ذَلِكَ

✵✵ ابن جریج نے آزاد شخص کے بارے میں عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُس آزاد شخص کو دشمن غلام بنا لیتا ہے' پھر مسلمان اُسے خرید لیتے ہیں' تو اس بارے میں بھی اُن کی وہی رائے ہے' جو خواتین کے بارے میں ہے اور عمرو بن دینار نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ هَلْ يُقَامُ الْحَدُّ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي بِلَادِ الْعَدُوِّ

باب: کیا دشمن کے علاقہ میں کسی مسلمان پر حد جاری کی جائے گی؟

9369 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنِ الْمُسْلِمِ يَسْبِيهِ الْعَدُوُّ فَيَقْتُلُ هُنَالِكَ مُسْلِمًا، ثُمَّ يَسْبِيهِ الْمُسْلِمُونَ بَعْدُ، اَوْ يَزْنِي هُنَالِكَ؟ قَالَ: مَا اَرَى عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فِيمَا اَحْدَثَ هُنَالِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے مسلمان کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے دشمن قیدی بنا لیتا ہے اور پھر وہ شخص وہاں کسی مسلمان کو قتل کر دیتا ہے' یا وہاں زنا کر لیتا ہے' بعد میں وہ مسلمانوں کے پاس قیدی ہو کر آ جاتا ہے' تو عطاء نے کہا: میرے خیال میں ایسے شخص پر اُس حوالے سے کوئی حد لاگو نہیں ہوگی' جو جرم اُس نے وہاں کیا تھا۔

9370 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ: اَنْ لَا يَحُدَّ اَمِيرُ الْجَيْشِ، وَلَا اَمِيرُ سَرِيَّةٍ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى يَطْلُعَ الدَّرْبُ قَافِلًا، فَاِنِّي اَخْشَى اَنْ تَحْمِلَهُ الْحَمِيَّةُ عَلٰى اَنْ يَلْحَقَ بِالْمُشْرِكِينَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: بعض اہلِ علم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا تھا: بڑے لشکر کا امیر یا چھوٹی مہم کا امیر کسی بھی مسلمان شخص پر اُس وقت تک حد جاری نہ کرے' جب تک واپس آتے ہوئے وہ مسلمانوں کے علاقہ میں نہیں پہنچ جاتے' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ شخص طیش میں آ کر مشرکین کے ساتھ نہ جا ملے۔

9371 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ شُرَحْبِيلُ بْنُ السِّمْطِ عَلٰى جَيْشٍ فَقَالَ لِجَيْشِهِ: اِنَّكُمْ نَزَلْتُمْ اَرْضًا كَثِيرَةَ النِّسَاءِ وَالشَّرَابِ - يَعْنِي الْخَمْرَ - فَمَنْ اَصَابَ مِنْكُمْ حَدًّا فَلْيَاْتِنَا، فَنُطَهِّرُهُ، فَاَتَاهُ نَاسٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَنْتَ - لَا اُمَّ لَكَ - الَّذِي يَاْمُرُ النَّاسَ اَنْ يَهْتِكُوا سِتْرَ اللّٰهِ الَّذِي سَتَرَهُمْ بِهِ

٭٭ اشعث بن ابوشعثاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: شرحبیل بن سمط ایک بڑے لشکر کے امیر تھے' اُنہوں نے اپنے لشکر سے کہا: تم لوگ ایک ایسی سرزمین پر جانے لگے ہو' جہاں عورتیں اور شراب بہت زیادہ ہے' تم میں سے کوئی شخص کسی قابلِ حد جرم کا مرتکب ہو' تو وہ ہمارے پاس آئے ہم اُسے پاک کر دیں گے۔ کچھ لوگ اس حوالے سے اُن کے پاس آئے بھی۔ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ملی' تو اُنہوں نے اُنہیں خط میں لکھ کر یہ کہا: تمہاری ماں نہ رہے! تم لوگوں کو یہ ہدایت کررہے ہو؟ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اُس پردہ کو چاک کر دیں' جو اللہ تعالیٰ نے اُن پر ڈالا ہوا ہے۔

9372 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: اَصَابَ اَمِيرُ الْجَيْشِ - وَهُوَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ - شَرَابًا فَسَكِرَ، فَقَالَ النَّاسُ لِاَبِي مَسْعُودٍ، وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ: اَقِيمَا عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَا: لَا نَفْعَلُ نَحْنُ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ، وَنَكْرَهُ اَنْ يَعْلَمُوا، فَيَكُونَ جُرْاَةً مِنْهُمْ عَلَيْنَا، وَضَعْفًا بِنَا

٭٭ علقمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک لشکر کے امیر ولید بن عقبہ نے شراب پی لی' اُنہیں نشہ ہو گیا' لوگوں نے حضرت ابومسعود اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ اس پر حد جاری کریں! تو ان دونوں نے کہا: ہم دشمن کے مدمقابل ہو کر ایسا نہیں کریں گے' ہمیں یہ بات ناپسند ہے کہ دشمن کو اس بات کا پتا چل جائے اور وہ اُن کی طرف سے ہمارے خلاف ہو جائے اور ہمارے لیے کمزوری کا باعث بنے۔

9373 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بَكْرٍ الْهُذَلِيَّ، اَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ قَالَ: سَرَقَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَرَسًا فَدَخَلَ اَرْضَ الرُّومِ، فَرَجَعَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ بِهَا فَاَرَادُوا قَطْعَهُ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ: لَا تَقْطَعُوا حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ اَرْضِ الرُّومِ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان شخص نے ایک گھوڑا چوری کیا' پھر وہ روم کی سرزمین پر داخل ہو گیا' پھر وہ

مسلمانوں کے ساتھ اُسے لے کر واپس آیا' مسلمانوں نے اُس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا' تو حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کا ہاتھ اُس وقت تک نہ کاٹو' جب تک یہ روم کی سرزمین سے باہر نہیں چلا جاتا۔

بَابُ عَقْرِ الشَّجَرِ بِاَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: دشمن کی سرزمین پر درخت کاٹ دینا

9374 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: قَدْ قَالَ: (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً) (الحشر: 5) وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (مِنْ لِينَةٍ) (الحشر: 5): " النَّخْلَةُ، نَهَى بَعْضُ الْمُهَاجِرِينَ بَعْضًا عَنْ قَطْعِ النَّخْلِ، وَقَالُوا: اِنَّمَا هِيَ فِي مَغَانِمِ الْمُسْلِمِينَ، فَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِتَصْدِيقِ مَنْ نَهَى عَنْ قَطْعِهَا، وَتَحْلِيلِ مَنْ قَطَعَهَا عَنِ الْإِثْمِ، وَاِنَّمَا قَطْعُهَا وَتَرْكُهَا بِاِذْنِهِ"

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم نے جس بھی درخت کو کاٹا' یا جسے تم نے کھڑا رہنے دیا''۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجاہد فرماتے ہیں:

اس آیت میں ''لینہ'' سے مراد کھجور کا درخت ہے' بعض مہاجرین نے دوسرے مہاجرین کو کھجوروں کا درخت کاٹنے سے منع کیا' اُنہوں نے کہا: یہ مسلمانوں کا مالِ غنیمت ہے' تو جنہوں نے اُسے کاٹنے سے منع کیا تھا اُن کی بات کی تصدیق کے لیے قرآن کا حکم نازل ہوا اور جنہوں نے اس کے کاٹنے کو درست سمجھا تھا' اُن کو گناہ نہ ہونے کے بارے میں یہ حکم نازل ہوا' کیونکہ اسے کاٹنا اور اسے ترک کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت تھا۔

9375 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَ الْجُيُوشَ اِلَى الشَّامِ، وَبَعَثَ اُمَرَاءَ، ثُمَّ بَعَثَ يَزِيدَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ لَهُ وَهُوَ يَمْشِي: اِمَّا اَنْ تَرْكَبَ، وَاِمَّا اَنْ اَنْزِلَ، قَالَ اَبُو بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: مَا اَنَا بِرَاكِبٍ، وَمَا اَنْتَ بِنَازِلٍ، اِنِّي اَحْتَسَبْتُ خُطَايَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ- وَيَزِيدُ يَوْمَئِذٍ عَلَى رُبْعٍ مِنَ الْاَرْبَاعِ - قَالَ: " اِنَّكَ سَتَجِدُ قَوْمًا زَعَمُوا اَنَّهُمْ حَبَسُوا اَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ فَدَعْهُمْ وَمَا زَعَمُوا اَنَّهُمْ حَبَسُوا اَنْفُسَهُمْ لَهُ، وَسَتَجِدُ قَوْمًا قَدْ فَحَصُوا عَنْ اَوْسَاطِ رُؤُوسِهِمْ مِنَ الشَّعَرِ وَتَرَكُوا مِنْهَا اَمْثَالَ الْعَصَائِبِ فَاضْرِبُوا مَا فَحَصُوا عَنْهُ بِالسَّيْفِ، وَاِنِّي مُوصِيكَ بِعَشْرٍ: لَا تَقْتُلَنَّ امْرَاَةً، وَلَا صَبِيًّا، وَلَا كَبِيرًا، وَلَا تَعْقِرَنَّ نَخْلًا، وَلَا تَحْرِقَنَّهَا، وَلَا تَجْبُنْ، وَلَا تَغْلُلْ، الَّذِينَ فَحَصُوا عَنْ رُؤُوسِهِمُ الشَّمَامِسَةُ، وَالَّذِينَ حَبَسُوا اَنْفُسَهُمُ الَّذِينَ فِي الصَّوَامِعِ "، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ شَيَّعَ يَزِيدَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ " ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ اَبُو بَكْرٍ اِذَا بَعَثَ جُيُوشَهُ اِلَى الشَّامِ قَالَ: اِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ قَوْمًا قَدْ

فَحَصُوا عَنْ رُؤُوسِهِمْ بِالسُّيُوفِ، وَسَتَجِدُونَ قَوْمًا قَدْ حَبَسُوا أَنْفُسَهُمْ فِي الصَّوَامِعِ فَذَرْهُمْ بِخَطَايَاهُمْ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجُونِيِّ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، بَعَثَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

✱✱ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ لشکر شام کی طرف بھیجے' اُنہوں نے اُن کے امیر بھی بھیجے' پھر یزید بن ابوسفیان کو بھیجا تو یزید نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا' جو پیدل ساتھ چل رہے تھے: یا تو آپ سوار ہو جائیں' یا میں بھی نیچے اُتر آتا ہوں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہ تو میں سوار ہوں گا' نہ تم نیچے اُترو گے' میں اللہ کی راہ میں پیدل چلنے کے ثواب کا طلبگار ہوں۔ یزید بن ابوسفیان اُس موقع پر لشکر کے چار بڑے حصوں میں سے ایک حصہ کے امیر بنے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب تم کچھ ایسے لوگوں کو پاؤ گے' جو یہ گمان رکھتے ہوں گے کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لیے روک رکھا ہے (وہ عیسائیوں کے راہب ہوں گے) تو تم اُنہیں رہنے دینا اور اُن کے اس گمان کو بھی رہنے دینا کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لیے روک رکھا ہے اور عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے کہ اُنہوں نے اپنے سر کے درمیان میں سے کچھ بال کاٹ دیئے ہوں گے اور کچھ چھوڑ دیئے ہوں گے' جو پٹیوں کی مانند ہوں گے تو تم اُن پر تلوار سے حملہ کرنا' میں تمہیں دس باتوں کے بارے میں تلقین کرتا ہوں: تم کسی عورت کو' کسی بچہ کو' کسی بوڑھے شخص کو نہ مارنا' کھجور کے درخت کو نہ کاٹنا' اُسے جلانا نہیں' تم بزدلی کا مظاہرہ نہ کرنا' مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرنا' وہ لوگ جنہوں نے اپنے سروں پر شامسہ رکھی ہوئی ہوں اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو گرجا گھروں میں روک رکھا ہے (اُنہیں قتل نہ کرنا)۔

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' یزید بن ابوسفیان کے ساتھ پیدل چلے تھے' اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اپنے لشکروں کو شام کی طرف روانہ کیا' تو ارشاد فرمایا: تم لوگ عنقریب ایسی قوم کو پاؤ گے جنہوں نے اپنے سروں سے تلواریں دور کی ہوئی ہیں اور تم عنقریب ایسے لوگوں کو بھی پاؤ گے جنہوں نے اپنے آپ کو گرجا گھروں میں روک رکھا ہے' تو اُن کی خطائیں اُن کی حال پر چھوڑ دینا۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے۔

9377 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْوُصَفَاءِ، وَالْعُسَفَاءِ

وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ، وَزَادَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ:

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ ... حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

✱✱ ایوب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصفاء اور عسفاء کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔

لفظ ''عسیف'' سے مراد مزدور ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: حضرت

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا:

''بنولوی کے سرداروں کے لیے بویرہ کے مقام پر سید ھے کھڑے ہوئے درختوں کو کاٹنا آسان ہوگیا''۔

9379 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَقْرِ الشَّجَرِ، فَإِنَّهُ عِصْمَةٌ لِلدَّوَابِّ فِي الْجَدْبِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کو جڑ سے کاٹ دینے سے منع کیا ہے کیونکہ قحط سالی کے زمانہ میں یہ جانوروں کے لیے بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔

9382 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُرَقَّعُ بْنُ صَيْفِيٍّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَرْنَا بِامْرَاَةٍ قَدْ قُتِلَتْ، لَهَا خَلْقٌ، وَالنَّاسُ عَلَيْهَا فَفَرَجُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا كَانَتْ هَذِهِ لِتُقَاتِلَ ثُمَّ قَالَ: " اذْهَبْ فَالْحَقْ خَالِدًا وَقُلْ لَهُ: لَا تَقْتُلْ ذُرِّيَّةً، وَلَا عَسِيفًا "

٭٭ حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں حصہ لیا' ہمارا گزر ایک حاملہ عورت کے پاس سے ہوا' جسے قتل کر دیا گیا تھا' لوگ اُس عورت کے اردگرد موجود تھے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے راستہ دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عورت تو جنگ میں حصہ نہیں لیتی تھی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور خالد تک پہنچ کر اُس سے یہ کہو کہ وہ بال بچوں اور مزدوروں کو نہ قتل کرے۔

9383 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي فَزَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بِامْرَاَةٍ مَقْتُولَةٍ فَقَالَ: اَلَمْ اَنْهَ عَنْ هَذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اَرْدَفْتُهَا فَاَرَادَتْ اَنْ تَقْتُلَنِي، فَقَتَلْتُهَا، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَفْنِهَا

٭٭ عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر غزوۂ حنین کے موقع پر ایک مقتول عورت کے پاس سے ہوا' تو آپ نے فرمایا: کیا میں نے اس سے منع نہیں کیا تھا؟ تو ایک صاحب نے عرض کی: میں نے اسے اپنے پیچھے بٹھایا تھا تو اس

9382- صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب التقليد والجرس للدواب' ذكر خبر ثان يدل على ان النساء والصبيان من اهل الحرب' حديث:4864' سنن ابن ماجه' كتاب الجهاد' باب الغارة' حديث:2839' مصنف ابن ابى شيبة' كتاب الجهاد' من ينهى عن قتله فى دار الحرب' حديث:32464' الآحاد والمثانى لابن ابى عاصم' حنظلة بن الربيع الكاتب الاسيدى' حديث:1083' السنن الكبرى للنسائى' كتاب السير' قتل العسيف' حديث:8357' شرح معانى الآثار للطحاوى' كتاب السير' باب ما ينهى عن قتله من النساء والولدان فى دار الحرب' حديث:3323' مشكل الآثار للطحاوى' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:5369' مسند احمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث حنظلة الكاتب الاسيدى' حديث:17299' مشكل الآثار للطحاوى' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:5369' المعجم الكبير للطبرانى' من اسمه الحارث' حريث بن زيد بن ثعلبة الانصارى' حنظلة بن الربيع الاسيدى الكاتب' حديث:3408

نے مجھے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس عورت کو دفن کرنے کا حکم دیا۔

9384 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ، اِلَّا مَنْ عَدَا مِنْهُمْ بِالسَّيْفِ

٭٭ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خواتین اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے البتہ ان میں سے جو تلوار سونت لے (تو اُس کا حکم مختلف ہے)۔

بَابُ الْبَيَاتِ

باب: شب خون مارنا

9385 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الصَّعْبُ بْنُ جُثَامَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّا نُصِيبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِي الْمُشْرِكِينَ قَالَ: هُمْ مِنْهُمْ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَ اِلَى ابْنِ اَبِي حَقِيقٍ نَهَى حِينَئِذٍ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم مشرکین کے بال بچوں میں سے بعض کو شب خون میں قتل کر دیتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ اُن کا حصہ ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں ابن ابوحقیق کی طرف بھیجا تو اُس موقع پر انہیں خواتین اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا۔

9386 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ. بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً اِلَى خَيْبَرَ فَاَفْضَى الْقَتْلُ اِلَى الذُّرِّيَّةِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا يَحْمِلُكُمْ عَلَى قَتْلِ الذُّرِّيَّةِ؟ قَالُوا: اَوَ لَيْسُوا اَوْلَادَ الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ: اَوَ لَيْسَ خِيَارُكُمْ اَوْلَادَ الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ: ثُمَّ خَطَبَنَا، فَقَالَ: اَلَا كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ حَتّٰى يُعْرِبَ عَنْهُ لِسَانُهُ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک جنگی مہم خیبر کی طرف روانہ کی تو اُن لوگوں نے بال بچوں کو بھی قتل کر دیا نبی اکرم ﷺ تک اس بارے میں اطلاع پہنچی تو آپ نے دریافت کیا: تم نے بال بچوں کو کیوں قتل کیا ہے؟ اُن لوگوں نے عرض کی: کیا یہ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''خبردار! ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے جب تک وہ بولنا شروع نہ کردے''۔

9387 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَمَّنْ، حَدَّثَهُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ: اَنَّهُ بَيَّتَ عَدُوًّا مِنَ الْاَعْدَاءِ لَيْلًا

* * حبیب بن مسلمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہوں نے ایک دشمن پر رات کے وقت شب خون مارا تھا۔

9388 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ كَعْبَ بْنَ الْاَشْرَفِ كَانَ يَهْجُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُؤْذِيهِ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ اَنْ يَبْعَثَ اِلَيْهِ خَمْسَةَ نَفَرٍ، فَجَاءُوا بِهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِ قَوْمِهِ بِالْعَوَالِي، فَلَمَّا رَآهُمْ ذُعِرَ مِنْهُمْ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكُمْ؟ قَالُوا: جِئْنَاكَ لِحَاجَةٍ قَالَ: فَيَدْنُوا بَعْضُكُمْ فَيُحَدِّثُنِي بِحَاجَتِهِ قَالَ: فَدَنَا مِنْهُ بَعْضُهُمْ فَقَالُوا: جِئْنَاكَ نُبَايِعُكَ اَدْرَاعًا عِنْدَنَا، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَئِنْ فَعَلْتُمْ، لَقَدْ جَهِدْتُمْ مُنْذُ نَزَلَ هٰذَا الرَّجُلُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ - اَوْ قَالَ بِكُمْ - قَالَ: فَوَاعَدُوهُ اَنْ يَاْتُوهُ بَعْدَ هُدُوءٍ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: فَجَاءُوهُ فَقَامَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَتِ امْرَاَتُهُ: مَا جَاءَكَ هٰؤُلَاءِ هٰذِهِ السَّاعَةَ بِشَيْءٍ مِمَّا تُحِبُّ قَالَ: اِنَّهُمْ قَدْ حَدَّثُونِي بِحَاجَتِهِمْ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهُمُ اعْتَنَقَهُ اَبُو عَبْسٍ، وَعَلَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بِالسَّيْفِ، فَطَعَنَهُ فِي خَاصِرَتِهِ بِخِنْجَرِهِ فَقَتَلُوهُ، فَلَمَّا اَصْبَحَتْ يَهُودُ غَدَوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: قُتِلَ صَاحِبُنَا غِيلَةً فَذَكَّرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَهْجُوهُ فِي اَشْعَارِهِ وَيُؤْذِيهِ قَالَ: ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَنْ يَكْتُبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ " - قَالَ: حَسِبْتُهُ قَالَ: فَذٰلِكَ الْكِتَابُ مَعَ عَلِيٍّ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اَوْ غَيْرُهُ - فَقَالَ قَائِلٌ مِمَّنْ كَانَ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ لِاَبِي عَبْسٍ: قَتَلْتُمْ كَعْبًا غِيلَةً قَالَ: فَحَلَفَ اَبُو عَبْسٍ: لَا يَرَاهُ اَبَدًا يَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهِ اِلَّا قَتَلَهُ قَالَ: فَكَانَ اِذَا رَآهُ عَدَا فِي اَثَرِهِ حَتّٰى يُعْجِزَهُ الْاٰخَرُ

* * حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: کعب بن اشرف' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتا تھا اور آپ کو اذیت پہنچایا کرتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ پانچ آدمیوں کو اُن کی طرف بھجوائیں' وہ صاحبان اُس کے پاس گئے' تو وہ اپنی قوم کی محفل میں بیٹھا ہوا تھا' جب اُس نے ان حضرات کو دیکھا تو گھبرا گیا' اُس نے دریافت کیا: آپ لوگ کیوں آئے ہیں؟ اُن صاحبان نے کہا: ہمیں ضرورت پیش آ گئی ہے' اس سلسلے میں تمہارے پاس آئے ہیں۔ اُس نے کہا: آپ میں سے کوئی ایک میرے قریب آئے اور اپنی ضرورت کے بارے میں مجھ سے بات کرے۔ راوی کہتے ہیں: تو اُن میں سے کوئی ایک شخص اُس کے قریب گیا اور اُنہوں نے کہا: ہم تمہارے پاس اس لیے آئے ہیں تاکہ تمہارے ہاتھ اپنی زرہوں کو فروخت کر دیں' جو ہمارے پاس ہیں۔ تو اُس نے کہا: اللہ کی قسم! تم لوگ یہ کر رہے ہو' جب سے یہ صاحب تمہارے درمیان آئے ہیں' تم لوگ تنگی کا شکار ہو گئے ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو پھر اُن لوگوں نے اُس کے ساتھ یہ وعدہ کیا کہ وہ شام ہو جانے کے بعد اُس کے پاس آئیں گے۔ پھر وہ لوگ اُس کے پاس آئے' وہ اُٹھ کر ان کے پاس جانے لگا' تو اُس کی بیوی نے اُس سے کہا: یہ لوگ اس وقت میں' کسی ایسے کام کے سلسلہ میں تمہارے پاس نہیں آئے ہیں' جو تمہیں پسند ہو۔ اُس نے کہا: ان لوگوں نے

مجھے اپنی ضرورت کے بارے میں بتایا تھا' جب وہ اُن کے قریب ہوا' تو ابوعبس نے اُس کا گلا پکڑ لیا اور محمد بن مسلمہ تلوار لے کر اُس پر چڑھ گئے' اُنہوں نے اپنے خنجر کو اُس کے پہلو میں مارا اور اُسے قتل کر دیا۔ اگلے دن یہودی' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: ہمارے ساتھی کو دھوکہ کے ساتھ قتل کر دیا گیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے سامنے اُس چیز کا ذکر کیا' جو وہ نبی اکرم ﷺ کی ہجو میں اشعار کہتا تھا اور آپ کو اذیت پہنچاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو یہ دعوت دی کہ وہ نبی اکرم ﷺ اور اپنے درمیان معاہدہ کروالیں۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بات بھی نقل کی تھی: وہ معاہدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا (یا اُنہوں نے تحریر کیا تھا)۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص جو خود کو مسلمان ظاہر کرتا تھا' اُس نے حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ سے کہا: تم لوگ کعب کو دھوکہ کے ساتھ قتل کرو گے؟ تو حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ نے یہ قسم اُٹھائی کہ وہ جب بھی اُسے دیکھیں گے اور خود کو اُس کے قتل پر قادر پائیں گے تو اُسے قتل کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ جب حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ نے اُسے دیکھا تو وہ خود اُس کے پیچھے چلے گئے اور اُنہوں نے دوسرے صاحب کو اُسے قتل کرنے کا موقع دیا۔

بَابُ قَتْلِ اَهْلِ الشِّرْكِ صَبْرًا وَفِدَاءَ الْاَسْرَى

باب: مشرکین کو باندھ کر قتل کرنا اور قیدیوں کا فدیہ لینا

9389 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ قَتْلَ اَهْلِ الشِّرْكِ صَبْرًا وَيَتْلُو: (فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً) (محمد: 4) قَالَ: " وَاَقُولُ: ثُمَّ نَسَخَتْهَا: (فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ) (النساء: 89) وَنَزَلَتْ - زَعَمُوا - فِي الْعَرَبِ خَاصَّةً، وَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِي مُعَيْطٍ يَوْمَ بَدْرٍ صَبْرًا

✻✻ عطاء فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ مشرکین کو باندھ کر قتل کیا جائے' وہ یہ آیت تلاوت کرتے تھے:

''تو تم اُن کی رسیاں باندھ دو' پھر بعد میں یا تو احسان ہوگا' یا فدیہ لیا جائے گا''۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ پھر اس آیت نے اُسے منسوخ کر دیا ہے:

''تم اُنہیں پکڑو اور جہاں تم اُنہیں پاؤ اُنہیں قتل کر دو''۔

لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت بطورِ خاص عربوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی اور نبی اکرم ﷺ نے عقبہ بن ابومعیط کو غزوۂ بدر کے موقع پر باندھ کر قتل کروایا تھا۔

9390 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الْهَيْثَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَبَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِي مُعَيْطٍ اِلَى شَجَرَةٍ فَقَالَ: اَمِنْ بَيْنِ قُرَيْشٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَمَنْ لِلصِّبْيَةِ؟ قَالَ: النَّارُ

✽ ✽ ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عقبہ بن ابومعیط کو ایک درخت کے ساتھ مصلوب کروا دیا تھا۔ اس نے دریافت کیا: کیا قریش کے درمیان (یعنی باقی سب کو چھوڑ کر صرف مجھے قتل کر دیا جائے گا؟)؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: پھر (میرے) بچوں کا کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہنم!

9391 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ فِي الْأَمِيرِ يُعْطِي بِهِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: اقْتُلُوهُ، قَتْلُ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

✽ ✽ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک (غیر مسلم) حکمران کے بارے میں یہ فرمایا تھا' جن کے بارے میں اُنہیں ایک خط ملا تھا کہ وہ اتنی' اتنی رقم کی پیشکش کر رہا ہے' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: تم اسے قتل کر دو' ایک مشرک شخص کا قتل ہو جانا' میرے نزدیک اتنی' اتنی رقم سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

9392 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ، مِنْ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ كَانَ يَحْرُسُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: قَالَ: مَا رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَتَلَ أَسِيرًا قَطُّ، إِلَّا وَاحِدًا مِنَ التُّرْكِ قَالَ: جِيءَ بِأَسْرَى مِنَ التُّرْكِ قَالَ: فَأَمَرَ بِهِمْ أَنْ يُسْتَرَقُّوا فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ جَاءَ بِهِمْ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوْ كُنْتَ رَأَيْتَ هَذَا لِأَحَدِهِمْ وَهُوَ يَقْتُلُ فِي الْمُسْلِمِينَ لَكَثُرَ بُكَاؤُكَ عَلَيْهِمْ قَالَ: فَدُونَكَ فَاقْتُلْهُ قَالَ: فَقَامَ إِلَيْهِ فَقَتَلَهُ

✽ ✽ معمر بیان کرتے ہیں: اہلِ شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے جو حضرت عمر بن عبدالعزیز کا محافظ تھا' اُس نے مجھے یہ بات بتائی ہے: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو کبھی بھی کسی قیدی کو قتل کرتے ہوئے' یا کسی ترک کو قتل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ بیان کرتا ہے: اُن کے پاس کچھ ترک قیدی آئے' تو اُن کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حکم دیا کہ اُنہیں غلام بنا لیا جائے' تو جو شخص اُنہیں لے کر آیا تھا اُس نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اگر تو ان میں سے کسی ایک شخص کے بارے میں آپ کی یہ رائے ہے جس نے مسلمانوں کو قتل کیا ہوا ہے' تو پھر تو آپ کا ان پر رونا زیادہ ہو جائے گا۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: پھر یہ تمہارے حوالے ہے' تم اُسے قتل کر دو۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ شخص اُٹھ کر اُس کے پاس گیا اور اُس نے اُسے قتل کر دیا۔

9393 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَا يُقْتَلُ الْأُسَارَى إِلَّا فِي الْحَرْبِ، نُهِيبُ بِهِمْ

✽ ✽ حسن بصری فرماتے ہیں: قیدیوں کو صرف جنگ کے دوران قتل کیا جا سکتا ہے۔ ہم ان کے ذریعے فدیہ حاصل کریں گے۔

9394 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عُثْمَانُ الْجَزَرِيُّ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَادَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُسَارَى بَدْرٍ، فَكَانَ فِدَاءُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَرْبَعَةَ آلَافٍ، وَقَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ قَبْلَ الْفِدَاءِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَتَلَهُ صَبْرًا قَالَ: مَنْ لِلصِّبْيَةِ يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: النَّارُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے قیدیوں کا فدیہ مقرر کیا تھا' اُن میں سے ہر ایک شخص کا فدیہ چار ہزار تھا' آپ نے عقبہ بن ابومعیط کو فدیہ کا فیصلہ کرنے سے پہلے ہی قتل کروا دیا تھا' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اُٹھ کر اُس کی طرف گئے تھے اور اُنہوں نے اُسے باندھ کر قتل کر دیا تھا۔ اُس شخص نے کہا: اے محمد! بچوں کا کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم!

9395 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كَانَتْ بَنُو عَامِرٍ اَسَرُوا رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ، وَاَخَذُوا نَاقَةً كَانَتْ تَسْبِقُ عَلَيْهَا الْحَاجُّ، فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُوثَقٌ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَعَطَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: عَلٰى مَا اُحْبَسُ وَتُؤْخَذُ سَابِقَةُ الْحَاجِّ؟ قَالَ: بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ، وَكَانَتْ بَنُو عَامِرٍ مِنْ حُلَفَاءِ ثَقِيفٍ، ثُمَّ اَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ اَيْضًا: يَا مُحَمَّدُ فَاَجَابَهُ فَقَالَ: اِنِّي مُسْلِمٌ، فَقَالَ: لَوْ قُلْتَ ذٰلِكَ وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ: ثُمَّ اَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ اَيْضًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ: اَطْعِمْنِيْ فَاِنِّي جَائِعٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ حَاجَتُكَ فَاَمَرَ لَهُ بِطَعَامٍ، ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَى الرَّجُلَ بِالرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنَ اُسِرَا مِنْ اَصْحَابِهِ

قَالَ: فَاَغَارَ نَاسٌ عَلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَاَصَابُوا نَاقَةً، وَاَصَابُوا امْرَاَةً اَيْضًا، فَذَهَبُوا بِهِمْ اِلٰى رِحَالِهِمْ، فَقَامَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَعْضِ اللَّيْلِ اِلٰى اِبِلِهِمْ، وَكَانُوا يُرِيحُونَهَا عِنْدَ اَفْنِيَتِهِمْ، فَكُلَّمَا دَنَتْ مِنْ بَعِيرٍ لِتَرْكَبَهُ رَغَا، حَتّٰى جَاءَتْ اِلٰى نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ نَاقَةٌ ذَلُولٌ، فَلَمْ تَرْغُ، حَتّٰى قَعَدَتْ فِيْ عَجُزِهَا ثُمَّ صَاحَتْ بِهَا قَالَ: وَنَذَرَ بِهَا الْقَوْمُ، فَرَكِبُوا فِيْ طَلَبِهَا، فَنَذَرَتْ وَهِيَ مُنْطَلِقَةٌ، وَهُمْ فِيْ اَثَرِهَا - اِنِ اللّٰهُ اَنْجَاهَا عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا قَالَ: فَنَجَتْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ، اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ: هٰذِهِ نَاقَتُكَ، جَاءَتْ عَلَيْهَا فُلَانَةُ، اَنْجَاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَرْاَةِ فَسَاَلَهَا: كَيْفَ صَنَعْتِ؟ فَاَخْبَرَتْهُ، فَنَذَرْتُ وَهُمْ فِيْ طَلَبِي، اِنِ اللّٰهُ اَنْجَانِيْ عَلَيْهَا اَنْ اَنْحَرَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَ مَا جَزَيْتِهَا اِذًا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

٭٭ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو عامر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو قیدی بنا لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف قبیلہ کے ایک شخص کو قید کر لیا' اُن لوگوں نے (اس شخص کے ساتھ) ایک اونٹنی کو بھی پکڑ لیا جس پر حاجی سفر کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اُس قیدی کے پاس سے ہوا' وہ بندھا ہوا تھا' اُس نے کہا: اے حضرت محمد! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوئے تو اُس نے کہا: مجھے کس وجہ سے قید کیا گیا ہے اور حاجیوں سے آگے نکلنے والی اونٹنی کو کیوں پکڑا گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے حلیف لوگوں کی زیادتی کی وجہ سے' جن کا تعلق بنو عامر سے ہے۔ راوی کہتے ہیں:

بنو عامر اُن دنوں ثقیف قبیلہ کے حلیف تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ آگے گزرے تو اُس نے پھر نبی اکرم ﷺ کو پکارا: اے حضرت محمد! نبی اکرم ﷺ نے اُسے جواب دیا' اُس نے کہا: میں مسلمان ہوتا ہوں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تو تم یہ بات کہتے ہو تو تم اپنے معاملہ کے مالک ہو' تم مکمل طور پر کامیاب ہو جاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ آگے جانے لگے تو پھر اُس نے نبی اکرم ﷺ کو پکارا' آپ پھر واپس تشریف لائے تو اُس نے عرض کی: آپ مجھے کچھ کھانے کے لیے دیں' میں بھوکا ہوں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہاری ضرورت کی چیز ہے' پھر آپ نے اُس کے کھانے کے بارے میں ہدایت دی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن دو آدمیوں کے عوض میں اُس ایک آدمی کو فدیہ کے طور پر ادا کیا' یعنی وہ دو آدمی' جو آپ کے اصحاب میں سے قیدی بنا لیے گئے تھے۔

راوی کہتے ہیں: پھر کچھ لوگوں نے مدینہ منورہ کے ایک کنارے پر حملہ کر کے ایک اونٹنی (جو نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی تھی) کو پکڑ لیا' اُنہوں نے ایک عورت کو بھی پکڑ لیا' وہ اُسے لے کر اپنے علاقہ کی طرف چلے گئے' رات کے کسی حصہ میں وہ عورت اُٹھ کر اُن کے اونٹوں کے پاس گئی' وہ لوگ اپنی' اپنی رہائشی جگہوں پر آرام کر رہے تھے' وہ عورت جس بھی اونٹ کے پاس سوار ہونے کے لیے جاتی تھی وہ آواز نکالنے لگتا تھا' یہاں تک کہ وہ عورت نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کے پاس آئی' وہ ایک نرم اونٹنی تھی اُس نے آواز نہیں نکالی' وہ عورت اُس پر بیٹھ گئی اور پھر اُسے لے کر چل پڑی۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں کو اُس کا پتا چل گیا' وہ لوگ اُس کی تلاش میں سوار ہوئے تو اُس عورت نے اونٹنی پر بیٹھ کر ہی یہ نذر مانی' جبکہ دشمن اُس کے پیچھے تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس اونٹنی پر اُسے نجات عطا کر دی' تو وہ اس اونٹنی کو قربان کر دے گی۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُس عورت کو نجات مل گئی' جب وہ مدینہ منورہ آئی تو اُسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا' عرض کی گئی: یہ آپ کی اونٹنی ہے! فلاں عورت اس پر بیٹھ کر آئی ہے' اللہ تعالیٰ نے اس اونٹنی پر اُسے نجات عطا کی ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس اُس عورت کو لایا گیا' آپ نے اُس عورت سے دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا؟ تو اُس عورت نے آپ کو بتایا کہ میں نے یہ نذر مانی تھی جبکہ دشمن میرے پیچھا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس اونٹنی پر مجھے نجات عطا کر دی تو میں اسے قربان کر دوں گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تو تم نے اسے بہت بُرا بدلہ دیا ہے' اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں 'اور انسان جس کا مالک نہ ہو' اُس کے بارے میں نذر پوری نہیں کی جاتی۔

9396 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَاِسْرَائِيْلَ، اَوْ اَحَدُهُمَا عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ حَيَّانَ، اَنَّهُ اُخِذَ اَسِيرًا، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ فَقَالَ: اِنِّي مُسْلِمٌ، فَاَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ وَقَالَ: اِنَّ مِنْكُمْ رِجَالًا اَكِلُهُمْ اِلَى اِيمَانِهِمْ مِنْهُمْ فُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ

✳✳ حارثہ بن مضرب نے حضرت فرات بن حیان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہیں قیدی کے طور پر پکڑ لیا گیا' نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں قتل کرنے کا حکم دیا' تو اُنہوں نے کہا: میں مسلمان ہوں! نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں اطلاع ملی تو آپ نے اُنہیں چھوڑ دیا اور فرمایا: تم میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں' جنہیں میں اُن کے ایمان کے سپرد کرتا ہوں اُن میں سے ایک فرات بن حیان ہے۔

9397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ، وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ مَعْمَرًا قَالَ: كُنْتُ مَعَ مُجَاهِدٍ فِي غَزَاةٍ، فَابَقَ اَسِيرٌ لِرَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ مَعَنَا، فَتَبِعَهُ رَجُلٌ، فَقَتَلَهُ فَعَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُجَاهِدٌ "

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں مجاہد کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوا' ایک شخص کا قیدی مفرور ہو گیا' وہ شخص ہمارے ساتھ تھا' وہ شخص اُس کے پیچھے گیا' اُس نے اُس مفرور قیدی کو قتل کر دیا' تو مجاہد نے اس حوالے سے اُس پر تنقید کی۔

9398 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُسَارَى بَدْرٍ: لَا يُقْتَلَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ اِلَّا بِضَرْبَةِ رَجُلٍ اَوْ بِفِدَاءٍ

٭٭ قاسم بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بدر کے قیدیوں سے یہ فرمایا:

''تم میں سے کسی بھی شخص کو صرف کسی کے قتل کے بدلے میں قتل کیا جائے گا یا پھر فدیہ لے لیا جائے گا''۔

9399 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ، عَنْ مُطِيعِ بْنِ الْاَسْوَدِ - وَكَانَ اسْمُهُ الْعَاصَ فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ: لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ بَعْدَ الْيَوْمِ صَبْرًا

٭٭ حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُن کا نام پہلے عاص تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کا نام مطیع رکھ دیا' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا:

''آج کے دن کے بعد کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا''۔

9400 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُسَارَى بَدْرٍ: لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا فَكَلَّمَنِي فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ

٭٭ محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ بدر کے قیدیوں کے بارے میں یہ فرمایا: آج اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان بدبودار لوگوں کے بارے میں مجھ سے بات کرتا' تو میں ان لوگوں کو چھوڑ دیتا۔

9401 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: لَمَّا اُسِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَارَى بَدْرٍ فَكَانَ فِيهِمْ اَبُو وَدَاعَةَ بْنِ صَبَارَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لَهُ ابْنًا كَيِّسًا وَهُوَ بِمَكَّةَ، وَهُوَ الْمُطَّلِبُ بْنُ اَبِي وَدَاعَةَ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ جَاءَ بِفِدَاءِ اَبِيهِ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ بدر کے قیدیوں کو جب قید کیا' تو اُن میں ابووداعہ بن صبارہ سہمی بھی موجود تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا ایک سمجھدار بیٹا ہے' وہ اس وقت مکہ میں ہے۔ راوی کہتے ہیں: وہ مطلب بن ابووداعہ تھے اور یہ وہ پہلے فرد تھے' جو اپنے والد کا فدیہ لے کر آئے تھے۔

9402 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، يَعْنِي عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: " نَزَلَ

جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ: اِنَّ رَبَّكَ يُخَيِّرُكَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَقْتُلَ هٰـؤُلَاءِ الْاَسَارٰى، وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تُفَادِيَ بِهِمْ، وَتُقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِكَ مِثْلُهُمْ، فَاسْتَشَارَ اَصْحَابَهُ فَقَالُوْا: نُفَادِيهِمْ، وَنَتَقَوّٰى بِهِمْ، وَيُكْرِمُ اللّٰهُ بِالشَّهَادَةِ مَنْ يَشَاءُ "

٭٭ عبیدہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت جبرائیل' نبی اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور بولے: آپ کے پروردگار نے آپ کو یہ اختیار دیا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو ان قیدیوں کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو ان سے فدیہ وصول کر لیں' اس کے بدلہ میں آپ کے اصحاب میں سے اتنے ہی لوگ قتل ہو جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے مشورہ لیا تو اُن لوگوں نے عرض کی: ہم ان لوگوں سے فدیہ لے لیتے ہیں اور اس کے ذریعہ قوت حاصل کریں گے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا' اُسے شہادت سے سرفراز کر دے گا۔

9403 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ الْاَوْدِيَّ يَقُوْلُ: " ثِنْتَانِ فَعَلَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذْنُهُ لِلْمُنَافِقِينَ، وَاَخْذُهُ مِنَ الْاَسَارٰى "

٭٭ عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں: دو کام ہیں جو نبی اکرم ﷺ نے کیے ہیں' آپ نے منافقین کو اجازت دی اور قیدیوں سے اسے وصول کیا۔

9404 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ لَيْثٍ قَالَ: قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ: اِنَّهُ بَلَغَنِي اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: " لَا يَحِلُّ الْاُسَارٰى لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: (فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا) (محمد: 4) قَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يَعْبَأُ بِهٰذَا شَيْئًا، اَدْرَكْتُ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يُنْكِرُ هٰذَا، وَيَقُوْلُ: هٰذِهِ مَنْسُوخَةٌ، اِنَّمَا كَانَتْ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكِينَ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: (فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ) (التوبة: 5) فَاِنْ كَانُوا مِنْ مُشْرِكِي الْعَرَبِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُمْ اِلَّا الْاِسْلَامُ، وَاِنْ اَبَوْا قُتِلُوا فَاَمَّا مَنْ سِوَاهُمْ، فَاِذَا اُسِرُوا فَالْمُسْلِمُونَ فِيهِمْ بِالْخِيَارِ، اِنْ شَاءُوا قَتَلُوا، وَاِنْ شَاءُوا اسْتَحْيَوْا، وَاِنْ شَاءُوا فَادَوْا اِذَا لَمْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ دِينِهِمْ، فَاِنْ اَظْهَرُوا الْاِسْلَامَ لَمْ يُفَادُوا

٭٭ لیث بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد سے یہ دریافت کیا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اب قیدی بنانا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تو بعد میں یا تو احسان ہوگا' یا فدیہ لیا جائے گا یہاں تک کہ جنگ اپنے اوزار رکھ دے''۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو پایا ہے' ان سب نے اس کا انکار کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ منسوخ ہے' اگر یہ اُس مدت کے بارے میں ہوتا جو نبی اکرم ﷺ اور مشرکین کے درمیان تھی' تو آج کے دن اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہوگا:

''تم جہاں انہیں پاؤ مشرکین کو قتل کردو''۔

تو اگر تو وہ مشرکین عرب سے تعلق رکھتے ہوں گے' تو اُن سے اسلام کے علاوہ اور کچھ قبول نہیں کیا جائے گا' اگر وہ نہیں مانیں گے' تو انہیں قتل کر دیا جائے گا' اگر وہ ان کے علاوہ ہوں گے' تو جب اُنہیں قیدی بنایا جائے گا تو ان کے بارے میں مسلمانوں کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہیں تو انہیں قتل کر دیں' اگر چاہیں تو انہیں زندہ رکھیں' اگر چاہیں تو ان سے فدیہ وصول کر لیں' جبکہ وہ لوگ اپنا دین تبدیل نہیں کرتے اور جب وہ اسلام کا اظہار کر دیں گے' تو پھر ان سے فدیہ وصول نہیں کیا جائے گا۔

9405 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَجُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهِ: (فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً) (محمد: 4) قَالَا: نَسَخَهَا (اقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ) الْآيَةَ، وَقَالَهُ السُّدِّيُّ

✵✵ مجاہد اور ضحاک نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''تو بعد میں یا تو احسان ہوگا' یا فدیہ ہوگا''۔

یہ فرمایا ہے: اسے اس آیت نے منسوخ کر دیا ہے:

''تم لوگ مشرکین کو قتل کردو''۔

سدی نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

9406 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى يَوْمَ بَدْرٍ كُلَّ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهِ الْاَسِيرَ الَّذِي اَسَرَ فَكَانَ هُوَ يُفَادِيهِ بِنَفْسِهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ بدر کے موقع پر اپنے اصحاب میں سے ہر ایک شخص کو اُس کا وہ قیدی دے دیا تھا' جسے اُس نے قید کیا تھا' اور پھر اُس صحابی نے بذاتِ خود اُس سے فدیہ لیا تھا۔

9407 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو مُحَمَّدٍ: اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو حَمَلَ بِفِدَاءِ اَسْرَى بَدْرٍ، وَحَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخْبِرَهُ بِمَا تُرِيدُ قُرَيْشٌ فِي غَزْوِهِ، وَكَانَ فَادَى اَبَا وَدَاعَةَ بِاَرْبَعَةِ آلَافٍ

✵✵ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: سہیل بن عمرو نے غزوۂ بدر کے قیدیوں کا فدیہ اپنے ذمہ لیا اور نبی اکرم ﷺ نے اُسے اس بات کا بھی پابند کیا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو یہ بتائے گا کہ قریش جنگ کے حوالے سے کیا ارادہ کرتے ہیں' اُس نے ابو وداعہ کے فدیہ میں چار ہزار ادا کیے تھے۔

بَابُ حَمْلِ السِّلَاحِ وَالْقُرْآنِ اِلَى اَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: دشمن کی سرزمین کی طرف ہتھیار لے جانا' یا قرآن لے جانا

9408 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُرِهَ حَمْلُ السِّلَاحِ اِلَى اَرْضِ الْعَدُوِّ

قُلْتُ: اَتُحْمَلُ الْخَيْلُ اِلَيْهِمْ؟ فَاَبَى ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَمَّا مَا تَقَوَّوْا بِهِ فِي الْقِتَالِ فَلَا يُحْمَلُ اِلَيْهِمْ، وَاَمَّا غَيْرُهُ فَلَا بَاْسَ وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

✻✻ عطاء بیان کرتے ہیں: دشمن کی سرزمین کی طرف ہتھیار لے جانے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا اُن کی طرف گھوڑے لے جا سکتے ہیں؟ تو اُنہوں نے اس کا بھی انکار کیا' اُنہوں نے فرمایا: ہر وہ چیز جس کے ذریعہ (وہ لوگ) لڑائی میں وہ قوت حاصل کر سکتے ہیں' وہ چیز اُن کی طرف نہیں لے جائی جائے گی' جو چیز اس کے علاوہ ہو اُس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (ابن جریج بیان کرتے ہیں:) عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

9409 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: نَهَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنْ يُحْمَلَ الْخَيْلَ اِلَى اَرْضِ الْهِنْدِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ہند کی سرزمین کی طرف گھوڑے لے جائے جائیں۔

9410 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُسَافِرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلَى اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ،

✻✻ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ دشمن کی سرزمین کی طرف قرآن لے کر سفر کیا جائے' اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں دشمن اُس کی بے ادبی نہ کرے۔

9411 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ: وَكَتَبَ فِيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلَى الْاَمْصَارِ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تمام علاقوں کی طرف اس بارے میں خط بھی لکھا تھا۔

بَابُ الْقَتْلِ بِالنَّارِ

باب: آگ کے ذریعہ قتل کرنا (یعنی آگ میں جلا کر مارنا)

9412 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: حَرَّقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الرِّدَّةِ، فَقَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ: اَتَدَعُ هٰذَا الَّذِيْ يُعَذِّبُ بِعَذَابِ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَا اَشِيْمُ سَيْفًا سَلَّهُ اللّٰهُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ

✻✻ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مرتد ہونے والے کچھ لوگوں کو جلوا دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ ان صاحب کو روکتے نہیں ہیں؟ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح

عذاب دے رہے ہیں؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسی تلوار کو بند نہیں کروں گا' جسے اللہ تعالیٰ نے مشرکین پر سونت رکھا ہے۔

9413 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ: اَنَّ عَلِيًّا قَتَلَ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ، وَاَحْرَقَهُمْ بِالنَّارِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ لَقَتَلْتُهُمْ وَلَمْ اُحَرِّقْهُمْ، لِاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ بَدَّلَ - اَوْ قَالَ: مَنْ رَجَعَ عَنْ - دِينِهِ فَاقْتُلُوهُ، وَلَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ"، يَعْنِي النَّارَ قَالَ: فَبَلَغَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلِيًّا فَقَالَ: وَيْحَ ابْنَ عَبَّاسٍ

* * عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ ایسے لوگوں کو قتل کروا دیا' جو مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گئے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں جلوا دیا۔ اس بات کی اطلاع حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ملی تو اُنہوں نے فرمایا: اگر یہ معاملہ میرے اختیار میں ہوتا' تو میں اُنہیں قتل کرواتا' میں اُنہیں جلاتا نہیں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے دین کو بدل دے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جو شخص اپنے دین سے رجوع کر لے تو تم اُسے قتل کر دو اور تم اللہ تعالیٰ کے عذاب کی مانند عذاب نہ دو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ آگ میں نہ جلاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے فرمایا: ابن عباس کا ستیاناس ہو!

9414 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِقَرْيَةِ نَمْلٍ قَدْ اُحْرِقَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِبَشَرٍ اَنْ يُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللّٰهِ

* * حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' ہمارا گزر چیونٹیوں کی ایک بستی سے ہوا' جسے جلا دیا گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھی بشر کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی مانند عذاب دے۔

9415 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَوِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ الذُّبَابِ فِي النَّارِ اِلَّا النَّحْلَ، وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قَتْلِهِنَّ، وَاِحْرَاقِ الطَّعَامِ

* * عبید بن عمیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''ہر مکھی جہنم میں جائے گی' سوائے شہد کی مکھی کے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں مارنے سے اور اُن کے کھانے کو جلانے سے منع کرتے تھے۔

9416 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، كَرِهَ اَنْ يُحَرَّقَ الْعَقْرَبُ بِالنَّارِ، لِاَنَّهُ مُثْلَةٌ

* * ابراہیم نخعی نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ بچھو کو آگ میں جلا دیا جائے' اُن کے نزدیک یہ مثلہ ہے۔

9417 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَسِبْتُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَقَالَ: اِنْ اَخَذْتُمْ هَبَّارَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَاجْعَلُوهُ بَيْنَ شُعْبَتَيْنِ مِنْ حَطَبٍ، ثُمَّ اَلْقُوا فِيهَا النَّارَ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللّٰهِ، اِنْ وَجَدْتُمُوهُ فَاقْطَعُوا يَدَهُ، ثُمَّ رِجْلَهُ، ثُمَّ اقْطَعُوا يَدَهُ، ثُمَّ رِجْلَهُ قَالَ: فَلَمْ تُصِبْهُ تِلْكَ السَّرِيَّةُ وَاَصَابَتْهُ نَقْلَةٌ اِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا سَبَّابًا، فَاُتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ هَذَا هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ يُسَبُّ فَمَا يَسُبُّ قَالَ: فَجَائَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي حَتّٰى قَامَ عَلَيْهِ، وَكَانَ هَبَّارُ مُسْلِمًا فَقَالَ لَهُ: سُبَّ مَنْ سَبَّكَ، سُبَّ مَنْ سَبَّكَ

✲✲ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک جنگی مہم روانہ کی' آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ ہبار بن اسود کو پکڑ لو' تو اُسے لکڑی کے دو ٹکڑوں کے درمیان رکھ کر اُس پر آگ ڈال دینا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! کسی بھی شخص کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ کے عذاب کی مانند عذاب دے' اگر تم اُسے پاؤ تو اُس کے ہاتھ کاٹنا' پھر اُس کا پاؤں کاٹنا' پھر اُس کا ہاتھ کاٹنا' پھر اُس کا پاؤں کاٹنا۔ راوی کہتے ہیں: وہ اُس جنگی مہم کے تو ہاتھ نہیں لگا لیکن مدینہ منورہ کی طرف سفر کرتے ہوئے ان کے ہاتھ لگ گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ ایک ایسا شخص تھا جو بہت بُرا بھلا کہا کرتا تھا' نبی اکرم ﷺ کے پاس اُسے لایا گیا تو عرض کی گئی: یہ ہبار بن اسود ہے۔ جسے برا کہا جائے تو یہ برا نہیں کہتا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ چلتے ہوئے اُس کے پاس تشریف لائے' آپ کھڑے ہو گئے' تو ہبار مسلمان ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: تم اُسے بُرا کہو جو تمہیں بُرا کہتا ہے' تم اُسے بُرا کہو جو تمہیں بُرا کہتا ہے۔

9418 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَسْلَمِيُّ: اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَرَهْطًا مَعَهُ سَرِيَّةً اِلَى رَجُلٍ مِنْ عَدُوِّهِ فَقَالَ لَهُمْ: اِنْ قَدَرْتُمْ عَلَى فُلَانٍ فَاَحْرِقُوهُ فِي النَّارِ، فَانْطَلَقُوا حَتّٰى اِذَا تَوَارَوْا مِنْهُ نَادَاهُمْ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ، فَرَدَّهُمْ فَقَالَ لَهُمْ: اِنْ قَدَرْتُمْ عَلَيْهِ فَاقْتُلُوهُ وَلَا تَحْرِقُوهُ بِالنَّارِ، فَاِنَّهُ لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ

✲✲ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اور اُن کے کچھ لوگوں کو اپنے ایک دشمن کی طرف جنگی مہم کے طور پر روانہ کیا' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اگر تم فلاں شخص پر قابو پا لو' تو اُسے آگ میں جلا دینا۔ یہ لوگ روانہ ہوئے یہاں تک کہ یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی نگاہوں سے اوجھل ہوئے تو آپ نے اُنہیں پکار کر اُنہیں بلوایا' وہ لوگ واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اگر تم اُس پر قابو پا لو' تو اُسے قتل کر دینا' اُسے آگ کے ذریعہ نہ جلانا' کیونکہ آگ کے ذریعہ عذاب آگ کا پروردگار دے سکتا ہے۔

9419 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ: اَنَّ رَسُولَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰى نَاسٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَقْتُلُوهُمْ كُلَّهُمْ اِنْ قَدَرُوا عَلَيْهِمْ، فَجَاءَ الْبَشِيرُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُمْ صَبَّحُوهُمْ، فَجَعَلُوا يَقْتُلُونَهُمْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَشَّرُ وَيَتَبَسَّمُ لِمَا هُوَ يُخْبِرُهُ "، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ قَالَ الرَّجُلُ: فَمَرَّ رَجُلٌ فَسَعَى حَتّٰى رَقِيَ فِي شَجَرَةٍ طَوِيلَةٍ ضَخْمَةٍ، فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ وَهُوَ فِيهَا، ثُمَّ اَوْقَدْنَا نَارًا وَاَحْرَقْنَا الشَّجَرَةَ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذُكِرَ لَهُ الْاِحْرَاقُ بِالنَّارِ قَالَ الرَّجُلُ: فَسَقَطَ الرَّجُلُ، فَاِذَا هُوَ قَدْ كَانَتِ النَّبْلُ قَتَلَتْهُ

* * عامر شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم کچھ لوگوں کی طرف روانہ کی اور اُن لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ اُن سب لوگوں کو قتل کر دیں اگر اُن پر قابو پالیں۔ پھر خوشخبری دینے والا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا کہ اُنہوں نے صبح کے وقت اُن پر حملہ کیا اور اُنہیں قتل کرنا شروع کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے یہ خبر سن کر خوشی کا اظہار کیا اور اس اطلاع پر مسکرانے لگے۔ اسی دوران اُس شخص نے کہا: ایک شخص اُن میں سے بھاگ گیا اور ایک لمبے درخت پر چڑھ گیا جو خاصا گھنا بھی تھا' ہم نے اُسے تیر مارے لیکن وہ اُس درخت میں موجود رہا' تو ہم نے آگ جلا کر اُس درخت کو ہی جلا دیا۔ جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ اُسے آگ میں جلایا گیا ہے تو نبی اکرم ﷺ غصہ میں آ گئے' اُس شخص نے عرض کی: پھر وہ شخص نیچے گر گیا' تو پتا چلا کہ اُسے تیر لگا تھا جس کی وجہ سے وہ قتل ہوا تھا۔

بَابُ دُعَاءِ الْعَدُوِّ

باب: دشمن کو دعوت دینا

9420 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: " اِنَّكَ سَتَاْتِي عَلٰى نَاسٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ اِلَى التَّوْحِيدِ، فَاِنْ اَقَرُّوا بِذٰلِكَ فَقُلْ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، فَاِنْ اَقَرُّوا بِذٰلِكَ فَقُلْ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ صِيَامَ شَهْرٍ فِي اِثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا، فَاِنْ اَقَرُّوا بِذٰلِكَ فَقُلْ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ زَكَاةً فِي اَمْوَالِكُمْ، تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِكُمْ، فَاِنْ اَقَرُّوا بِذٰلِكَ، فَخُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ، وَاجْتَنِبْ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ، وَاِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَاِنَّهُ لَا حِجَابَ لَهَا دُونِي "

* * طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن روانہ کیا تو اُنہیں تلقین کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: تم اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے پاس جا رہے ہو' تم اُنہیں توحید کی طرف دعوت دینا' اگر وہ اس کا اقرار کر لیں تو تم انہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں پر رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں' اگر وہ اس کا بھی اقرار کر لیں تو تم انہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر بارہ مہینوں میں سے ایک مہینہ کے روزے فرض قرار دیئے ہیں' اگر وہ اس کا بھی اعتراف کر لیں تو تم یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر تمہارے اموال میں زکوٰۃ لازم کی ہے جو تمہارے خوشحال لوگوں سے وصول کی جائے

گی اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو تم اُن کے اموال وصول کو نا اور اُن کے صرف عمدہ اموال حاصل کرنے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا' کیونکہ اُس کے لیے کوئی چیز حجاب نہیں ہوتی ہے۔

9421 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُقَاتِلْ بَنِي قُرَيْظَةَ حَتّٰى دَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاَبَوْا فَقَاتَلَهُمْ

* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بنوقریظہ کے ساتھ لڑائی اُس وقت تک شروع نہیں کی تھی جب تک اُنہیں پہلے اسلام کی دعوت نہیں دی تھی' جب اُنہوں نے انکار کردیا تو آپ نے اُن کے ساتھ لڑائی شروع کی۔

9422 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بَنِي النَّضِيرِ اِلَى اَنْ يُعْطُوا عَهْدًا يُعَاهِدُونَهُ عَلَيْهِ فَاَبَوْا فَقَاتَلَهُمْ

* عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بنونضیر کو یہ دعوت دی کہ وہ اُس عہد کو برقرار رکھیں جو اُنہوں نے پہلے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کیا تھا' اُنہوں نے یہ بات نہیں مانی تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کے ساتھ لڑائی کی۔

9423 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النُّجُودِ قَالَ: كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اِلَى مِهْرَانَ بْنِ زَادَانَ وَآخَرَ مَعَهُ قَدْ سَمَّاهُ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّي اَدْعُوكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنِّي اَدْعُوكُمْ اِلَى اِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ، فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنَّ عِنْدِي قَوْمًا يُحِبُّونَ الْقِتَالَ كَمَا تُحِبُّ فَارِسُ شُرْبَ الْخَمْرِ

* عاصم بن ابونجود بیان کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مہران بن زادان اور اُس کے ساتھ دوسرے شخص کو خط لکھا' جس کا نام راوی نے بیان کیا تھا (اُس خط میں یہ تحریر تھا:)

''امابعد! میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں' اور اگر تم یہ نہیں مانتے تو میں تمہیں یہ دعوت دیتا ہوں کہ تم جزیہ دے دیا کرو' اگر تم یہ بھی نہیں مانتے تو میرے ساتھ ایسے لوگ ہیں' جو لڑائی کو یوں پسند کرتے ہیں جس طرح اہل فارس شراب پینے کو پسند کرتے ہیں''۔

9424 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيًّا بَعَثَ خَلْفَهُ رَجُلًا فَقَالَ: "اتْبَعْ عَلِيًّا وَلَا تَدْعُهُ مِنْ وَرَائِهِ، وَلَكِنِ اتْبَعْهُ وَخُذْ بِيَدِهِ، وَقُلْ لَهُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقِمْ حَتّٰى يَاْتِيَكَ قَالَ: فَاَقَامَ حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تُقَاتِلْ قَوْمًا حَتّٰى تَدْعُوهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُهُ اَنَا مِنْ يَحْيَى بْنِ اِسْحَاقَ

* یحییٰ بن اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو آپ نے

اُن کے پیچھے ایک اور شخص کو بھیجا اور فرمایا: تم علی کے پیچھے جاؤ اور اُسے پیچھے سے نہ بلانا' تم اُس کے پیچھے جاؤ اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس سے یہ کہنا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: تم اُس وقت تک ٹھہرے رہو جب تک نبی اکرم ﷺ تمہارے پاس نہیں آ جاتے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے ساتھ لڑائی اُس وقت تک شروع نہ کرنا' جب تک اُنہیں دعوت نہیں دے دیتے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے بھی یہ روایت یحییٰ بن اسحاق سے سن رکھی ہے۔

9425 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: كُنَّا نَدْعُو الْعَدُوَّ وَنَدَعُ

✽✽ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: پہلے ہم دشمن کو دعوت دیا کرتے تھے اور ہم دعا کیا کرتے تھے (پھر لڑائی شروع کرتے تھے)۔

9426 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَدْ عَلِمُوا مَا يُدْعَوْنَ اِلَيْهِ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ لوگ یہ بات جانتے ہیں جس کی طرف اُنہیں دعوت دی جا رہی ہے۔

9427 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَاحِبٍ، لَهُ عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا قَاتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا اِلَّا دَعَاهُمْ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کسی بھی قوم کے ساتھ اُس وقت تک لڑائی شروع نہیں کی' جب تک پہلے اُنہیں (اسلام کی) دعوت نہیں دے دی۔

9428 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ: " اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، اغْزُوا وَلَا تَغْدُرُوا، وَلَا تُمَثِّلُوا، وَلَا تَغُلُّوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، اِذَا اَنْتَ لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ اِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ: فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوكَ مِنْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، وَكُفَّ عَنْهُمْ، وَادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ هُمْ اَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، فَاِنْ هُمْ اَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْ دَارِهِمْ اِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ شَيْءٌ، اِلَّا اَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ، فَاِنْ هُمْ اَبَوْا اَنْ يَدْخُلُوا فِي الْاِسْلَامِ، فَسَلْهُمْ اِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ، فَاِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ، وَاِنْ حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ، وَلَكِنِ

اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَبِيكَ، وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ، فَاِنَّكُمْ اِنْ تَخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ آبَائِكُمْ اَهْوَنَ عَلَيْكُمْ مِنْ اَنْ تَخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنْ حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوكَ عَلٰى اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي اَتُصِيبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ اَمْ لَا "

* سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بھی کسی شخص کو کسی بڑے لشکر یا چھوٹی مہم کا امیر مقرر کرتے تھے تو اُسے اُس کی اپنی ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اپنے ساتھ کے مسلمانوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتے تھے پھر آپ یہ ارشاد فرماتے تھے: اللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لو جو لوگ اللہ کا انکار کرتے ہیں اُن کے ساتھ لڑائی کرو تم لوگ جنگ کرو تو وعدہ کی خلاف ورزی نہ کرو تم مثلہ نہ کرو مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو کسی کمسن بچہ کو قتل نہ کرو اور جب تمہارا مشرکین سے تعلق رکھنے والے دشمن سے سامنا ہو تو تم اُنہیں تین میں سے کسی ایک بات کی طرف دعوت دو اُن تین باتوں میں سے وہ جو بھی مان لیں' تم اُن کی طرف سے اسے قبول کرلو اور اُن سے لڑائی سے رُک جاؤ' تم انہیں اسلام کی دعوت دو اگر وہ مان لیتے ہیں' تو اُن کی طرف سے اسے قبول کرلو اور اُن سے لڑائی سے رُک جاؤ' پھر تم اُنہیں اس بات کی دعوت دو کہ وہ اپنے علاقہ کو چھوڑ کر مہاجرین کے علاقہ کی طرف منتقل ہو جائیں اور تم اُنہیں بتاؤ کہ اُنہیں وہ سب کچھ ملے گا جو مہاجرین کو ملے گا اور اُن پر وہ تمام چیزیں لازم ہوں گی' جو مہاجرین پر لازم ہوتی ہیں' اگر وہ اپنے علاقہ سے منتقل ہو کر مہاجرین کے علاقہ کی طرف جانے سے انکار کر دیتے ہیں' تو تم اُنہیں یہ بتاؤ کہ اُن کی مثال مسلمان دیہاتیوں کی طرح ہوگی' اُن پر اللہ تعالیٰ کا وہی حکم جاری ہوگا جو تمام اہلِ ایمان پر جاری ہوتا ہے' البتہ اُن لوگوں کو مالِ فئے میں سے کچھ نہیں ملے گا' البتہ اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں حصہ لیتے ہیں' تو حکم مختلف ہوگا۔

اگر وہ لوگ اسلام میں داخل ہونے سے انکار کر دیتے ہیں' تو تم اُن سے جزیہ کا مطالبہ کرو' اگر وہ ایسا کر لیتے ہیں تو اُن کی طرف سے اسے قبول کرو اور اُن سے لڑائی سے رُک جاؤ' اگر وہ یہ بات نہیں مانتے تو اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کر کے اُن سے لڑائی شروع کرو' جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ لوگ تمہارے سامنے یہ ارادہ ظاہر کریں کہ تم اُنہیں اللہ اور اُس کے رسول کی پناہ میں دیدو' تو تم اُنہیں اللہ اور اُس کے نبی کی پناہ میں نہ دو' بلکہ تم اُنہیں اپنے اور اپنے باپ کی پناہ میں دو اور اپنے ساتھیوں کی پناہ میں دو' کیونکہ اگر تم اپنے یا اپنے باپ کی دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کرتے ہو' تو یہ تمہارے لیے اس سے زیادہ آسان ہوگا کہ تم اللہ اور اس کے رسول (کے نام) کی پناہ کی خلاف ورزی کرو' اور جب تم کسی علاقہ کا محاصرہ کرو اور وہ لوگ یہ چاہیں کہ تم اُنہیں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر اُتارو (یعنی اُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق سلوک کرو) تو تم تمہیں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر نہ اُتارو بلکہ اپنے فیصلہ پر اُتارو کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے کہ اُن لوگوں کے بارے میں تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر ٹھیک طور پر عمل کیا ہے یا نہیں کیا۔

9429 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ: "اِذَا حَصَرْتُمْ قَصْرًا فَلَا تَقُولُوا: انْزِلُوا عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَحُكْمِنَا وَلٰكِنْ اَنْزِلُوهُمْ عَلٰى حُكْمِكُمْ، ثُمَّ

اقْضُوا فِيهِمْ مَا شِئْتُمْ، فَإِذَا لَقِيَ رَجُلٌ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ: مَتَرْسْ فَقَدْ آمَنَهُ، وَإِذَا قَالَ: لَا تَذْهَلْ فَقَدْ آمَنَهُ، وَإِذَا قَالَ: لَا تَخَفْ فَقَدْ آمَنَهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ الْأَلْسِنَةَ"

✽ ✽ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا' ہم اُس وقت خانقین کے مقام پر موجود تھے' کہ جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو تو تم یہ نہ کہو کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر آ جاؤ اور ہمارے فیصلہ پر آ جاؤ' بلکہ تم لوگ اُنہیں اپنے فیصلہ پر اُتارو اور پھر اُن کے بارے میں جو چاہو فیصلہ کرو' جب کوئی شخص کسی شخص کے سامنے آئے تو اُس سے یہ نہ کہے کہ تم نہ ڈرو! کیونکہ اس طرح تو وہ اُسے امان دیدے گا اور جب وہ اُس سے یہ کہے کہ تم نہ ڈرو' تو اُس نے اُسے امان دے دی اور جب اس نے یہ کہا کہ تم خوفزدہ نہ رہو' تو اُس نے اُسے امان دے دی' کیونکہ اللہ تعالیٰ تو تمام زبانوں کو جانتا ہے۔

9430 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَبِيبُ الْوَلِيدُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا قَالَ: انْطَلِقُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، تُقَاتِلُونَ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، أَبْعَثُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تَغُلُّوا، وَلَا تَجْبُنُوا، وَلَا تُمَثِّلُوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، وَلَا تَحْرِقُوا كَنِيسَةً، وَلَا تَعْقِرُوا نَخْلًا، وَبَعَثَ إِنْسَانًا إِلَى إِنْسَانٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيْهِ بِالْيَمَنِ فَقَالَ: حَرِّقُوهُ ثُمَّ قَالَ: لَا تُعَذِّبْ بِعَذَابِ اللّٰهِ

✽ ✽ حبیب الولید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر روانہ کرتے تھے تو آپ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اللہ تعالیٰ کی مدد سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں روانہ ہو جاؤ' تم لوگ اُن لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا ہے' میں تمہیں اس شرط پر بھجوا رہا ہوں کہ تم خیانت نہیں کرو گے' تم بزدلی کا مظاہرہ نہیں کرو گے' تم مثلہ نہیں کرو گے' تم کسی بچے کو قتل نہیں کرو گے' تم کسی عبادت گاہ کو آگ نہیں لگاؤ گے اور تم کھجوروں کے درخت نہیں کاٹو گے۔ آپ نے ایک شخص کو دوسرے شخص کی طرف بھیجا جو یمن میں تھا اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کی تھی' تو فرمایا: اسے جلا دو! پھر فرمایا: تم اللہ کے عذاب کی مانند عذاب نہ دینا۔

9431 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ: " أَنَّ الْأَهِلَّةَ بَعْضُهَا أَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ رَجُلَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَاهُ بِالْأَمْسِ، وَإِذَا حَاصَرْتُمْ أَهْلَ حِصْنٍ فَلَا تُنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ وَحُكْمِ رَسُولِهِ، وَلَكِنْ أَنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ، ثُمَّ احْكُمُوا فِيهِمْ بِمَا شِئْتُمْ، وَلَا تَقُولُوا: لَا تَخَفْ، وَلَا تَذْهَلْ، وَمَتَرْسْ فَإِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ الْأَلْسِنَةَ "

✽ ✽ شقیق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط میں لکھا' ہم اُس وقت خانقین میں موجود تھے' چاند بعض اوقات بڑا چھوٹا ہو جاتا ہے' جب تم پہلی کا چاند دیکھ لو' تو اُس وقت تک عیدالفطر نہ کرو' جب تک دو آدمی یہ گواہی نہ دے دیں کہ اُنہوں نے گزشتہ شام اُسے دیکھ لیا تھا اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو' تو اُنہیں اللہ اور اُس کے رسول کے فیصلہ پر تیار نہ کرو بلکہ اُنہیں تم اپنے فیصلہ پر تیار کرو اور پھر اُن کے بارے میں جو چاہو فیصلہ کرو' تم یہ نہ کہو کہ تم خوفزدہ نہ ہو' تم ڈرو نہیں' تم نہ ڈرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام زبانوں کو جانتا ہے۔

9432 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ بَكِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ ابْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ لَهُ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ، اُحَدِّثُكَ بِمَا نَصْنَعُ فِي مَغَازِينَا؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَحَدِّثْنِي مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ يَصْنَعُونَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَّ بِالْقَرْيَةِ دَعَا اَهْلَهَا اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنِ اتَّبَعُوهُ خَلَطَهُمْ بِنَفْسِهِ وَاَصْحَابِهِ، وَاِنْ اَبَوْا دَعَاهُمْ اِلَى اِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ، فَاِنْ اَعْطَوْهَا قَبِلَهَا مِنْهُمْ، وَاِنْ اَبَوْا آذَنَهُمْ عَلَى سَوَاءٍ، وَكَانَ اَدْنَاهُمْ اِذَا اَعْطَاهُمُ الْعَهْدَ وَفَّوْا لَهُ اَجْمَعُونَ

✽✽ بکیر بن عبداللہ بن اشج بیان کرتے ہیں: اہلِ شام سے تعلق رکھنے والا ایک شخص سعید بن مسیّب کے پاس آیا اور کہا: اے ابومحمد! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ہم جنگوں میں کیا کرتے ہیں۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے کہا: پھر آپ مجھے بتائیے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کیا کیا کرتے تھے؟ تو سعید بن مسیّب نے بتایا:

نبی اکرم ﷺ جب کسی بستی پر حملہ کرنے جاتے تھے تو آپ اُن بستی والوں کو پہلے اسلام کی دعوت دیتے تھے' اگر وہ اس کی پیروی کر لیتے تھے تو آپ اور آپ کے اصحاب اُن لوگوں کے ساتھ گھل مل جاتے تھے' اگر وہ لوگ یہ بات نہیں مانتے تھے' تو آپ اُنہیں جزیہ کی ادائیگی کی دعوت دیتے تھے' اگر وہ جزیہ ادا کر دیتے تھے' تو آپ اُن کی طرف سے جزیہ کو قبول کر لیتے تھے' اگر وہ لوگ یہ بات بھی نہیں مانتے تھے تو آپ اُن پر عمومی حملہ کر دیتے تھے' جب وہ کوئی معاہدہ کرتے تھے تو اُن میں سے ہر ایک فرد اُس کی مکمل پاسداری کرتا تھا۔

9433 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يُقَاتَلُ اَهْلُ الْاَوْثَانِ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَيُقَاتَلُ اَهْلُ الْكِتَابِ عَلَى اِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ

✽✽ مجاہد بیان کرتے ہیں: بت پرستوں کے ساتھ صرف اسلام کے حوالے سے لڑائی کی جائے گی اور اہلِ کتاب کے ساتھ جزیہ کی ادائیگی کے حوالے سے لڑائی کی جائے گی۔

9434 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ اِلَى جُذَيْمَةَ، فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَلَمْ يُحْسِنُوا اَنْ يَقُولُوا: اَسْلَمْنَا، وَجَعَلُوا يَقُولُونَ: صَبَاْنَا، صَبَاْنَا، وَجَعَلَ خَالِدٌ بِهِمْ قَتْلًا وَاَسْرًا، وَدَفَعَ اِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِيرًا، حَتَّى اِذَا كَانَ يَوْمٌ اَمَرَنَا اَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِيرَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيرِي، وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِي اَسِيرَهُ، فَقَدِمْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ - يَعْنِي يَدَيْهِ - فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جذامہ کی طرف بھیجا' اُنہوں نے اُن لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دی' وہ لوگ صحیح طریقے سے جواب نہیں دے سکے کہ ہم اسلام قبول کر رہے ہیں'

اُنہوں نے کہا: ہم نے دین تبدیل کر دیا! ہم نے دین تبدیل کر دیا! تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اُن میں سے کچھ لوگوں کو قتل کر دیا اور کچھ کو قیدی بنالیا' اُنہوں نے ہم میں سے ہر ایک شخص کو اُس کا قیدی پکڑا دیا' یہاں تک کہ ایک دن اُنہوں نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور میرے ساتھیوں میں سے بھی کوئی شخص اپنے قیدی کو قتل نہیں کرے گا' جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور عرض کی: اے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا ہے' اُس کے حوالے سے میں تیری بارگاہ میں برأت کا اظہار کرتا ہوں' یہ بات آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

9435 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَيُّمَا رَجُلٌ دَعَا رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَاَشَارَ اِلَى السَّمَاءِ فَقَدْ اَمَّنَهُ اللّٰهُ، فَاِنَّمَا نَزَلَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَمِيثَاقِهِ

* * طلحہ بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ جو شخص کسی مشرک شخص کو دعوت دے اور وہ شخص آسمان کی طرف اشارہ کرے تو اُس نے اللہ تعالیٰ پر ایمان کا اظہار کر دیا ہے' کیونکہ اب وہ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اُس کے میثاق پر اُتر آیا ہے۔

بَابُ الْجِوَارِ، وَجِوَارِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ

باب: پناہ دینے کا بیان' غلام اور عورت کی دی ہوئی پناہ کا حکم

9436 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ فُضَيْلٍ الرَّقَاشِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ قَرْيَةً مِنْ قُرَى فَارِسٍ يُقَالُ لَهَا شَاهِرْتَا فَحَاصَرْنَاهَا شَهْرًا، حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَطَمِعْنَا اَنْ نُصَبِّحَهُمْ، انْصَرَفْنَا عَنْهُمْ عِنْدَ الْمَقِيلِ، فَتَخَلَّفَ عَبْدٌ مِنَّا فَاسْتَاْمَنُوهُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ فِي سَهْمٍ اَمَانًا، ثُمَّ رَمَى بِهِ اِلَيْهِمْ، فَلَمَّا رَجَعْنَا اِلَيْهِمْ خَرَجُوا فِي ثِيَابِهِمْ، وَوَضَعُوا اَسْلِحَتَهُمْ فَقُلْنَا: مَا شَاْنُكُمْ؟ فَقَالُوا: اَمَّنْتُمُونَا وَاَخْرَجُوا اِلَيْنَا السَّهْمَ فِيهِ كِتَابُ اَمَانِهِمْ فَقُلْنَا: هٰذَا عَبْدٌ وَالْعَبْدُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ قَالُوا: لَا نَدْرِي عَبْدَكُمْ مِنْ حُرِّكُمْ، وَقَدْ خَرَجُوا بِاَمَانٍ، قُلْنَا: فَارْجِعُوا بِاَمَانٍ قَالُوا: لَا نَرْجِعُ اِلَيْهِ اَبَدًا فَكَتَبْنَا اِلٰى عُمَرَ بَعْضَ قِصَّتِهِمْ، فَكَتَبَ عُمَرُ: اَنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَمَانُهُ اَمَانُهُمْ قَالَ: فَفَاتَنَا مَا كُنَّا اَشْرَفْنَا عَلَيْهِ مِنْ غَنَائِمِهِمْ "

* * فضیل رقاشی بیان کرتے ہیں: فارس کی ایک بستی میں' میں موجود تھا جس کا نام '' شاہرتا '' تھا' ہم نے ایک ماہ تک اُس کا محاصرہ کیے رکھا' ایک دن جب ہم نے یہ ارادہ کیا کہ ہم صبح کے وقت ان پر حملہ کر دیں گے' ہم دوپہر کے وقت ان کے پاس سے واپس آئے تو ہم میں سے ایک غلام پیچھے رہ گیا' اُن لوگوں نے اُس غلام سے امان چاہی تو اُس نے ایک تیر میں امان لکھ کر ان کی طرف تیر پھینک دیا' جب ہم اُن کی طرف واپس آئے' تو وہ لوگ اپنے کپڑوں کو پہن کر باہر نکلے' اُنہوں نے ہتھیار رکھ دیئے' ہم

نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: تم لوگوں نے ہمیں امان دے دی ہے! پھر انہوں نے ہمارے سامنے وہ تیر نکال کر دکھایا جس میں اُن کو دی گئی امان کی تحریر موجود تھی۔ ہم نے کہا: یہ تو ایک غلام کی تحریر ہے اور غلام کچھ نہیں کر سکتا۔ اُنہوں نے کہا: ہمیں تو یہ پتا نہیں ہے کہ تم میں سے کون آزاد ہے اور کون غلام ہے؟ پھر اُنہوں نے امان کی تحریر نکال کر دکھائی تو ہم نے کہا: تم اس امان کو لے کر واپس چلے جاؤ! اُنہوں نے جواب دیا: ہم اب اس قلعہ کی طرف واپس نہیں جائیں گے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے اس واقعہ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا: مسلمانوں کے کسی مسلمان غلام کی دی ہوئی امان' مسلمانوں کی امان شمار ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: تو ہمیں اُن سے جو کچھ مالِ غنیمت حاصل ہونے کی اُمید تھی' وہ ختم ہوگئی۔

9437 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: "اِنْ كَانَتِ الْمَرْاَةُ لَتَاْخُذُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ تَقُوْلُ: تُؤَمِّنُ"

✽✽ اسود نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: کوئی عورت مسلمانوں کی طرف سے پکڑ لیتی ہے' اس سے مراد یہ ہے: اُس کی امان قبول کی جائے گی۔

9438 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، اَنَّ اُمَّ هَانِئٍ، جَاءَتْ بِرَجُلَيْنِ فَاَرَادَ عَلِيٌّ قَتْلَهُمَا، فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: قَدْ اَجَرْنَا مَا اَجَارَتْ اُمُّ هَانِئٍ

✽✽ سعید بن ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا دو آدمیوں کو لے کر آئیں جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ قتل کرنا چاہتے تھے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اور آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُم ہانی نے جسے پناہ دی ہے' ہم بھی اُسے پناہ دیتے ہیں۔

9439 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ، مَوْلٰى عَقِيْلٍ، عَنْ اُمِّ هَانِئٍ: اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَقَالَتْ: اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ اَنَّهُ قَاتِلٌ فُلَانًا، رَجُلًا اَجَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَجَرْنَا مَا اَجَارَتْ اُمُّ هَانِئٍ

✽✽ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے بھائی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) فلاں شخص (وہ شاید سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کا دیور تھا) کو قتل کرنا چاہتے ہیں' وہ ایک ایسا شخص ہے جسے میں پناہ دے چکی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُم ہانی نے جسے پناہ دی ہے' ہم بھی اُسے پناہ دیتے ہیں۔

9440 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ: اَنَّ زَيْنَبَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ اِنْ اَقْرَبَ فَابْنُ عَمٍّ، وَاِنْ اَبْعَدَ فَاَبُوْ وَلَدٍ، وَاِنِّيْ قَدْ اَجَرْتُهُ، فَاَجَازَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ عبداللہ البہی بیان کرتے ہیں: سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! ابوالعاص بن ربیع کو ایک حوالے سے دیکھوں تو وہ چچازاد ہیں اور دوسرے حوالے سے دیکھوں تو وہ میرے بچوں کے باپ ہیں میں نے اُنہیں پناہ دے دی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی پناہ کو درست قرار دیا۔

9441 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: اَنَّ حَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ زَوْجًا لِبِنْتِ خَدِيجَةَ، فَجِيءَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِدٍّ، فَحَلَّتْهُ زَيْنَبُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ حسن بن محمد بن علی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی صاحبزادی (سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا) کے شوہر تھے اُنہیں قیدی کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اُنہیں آزاد کروایا۔

9442 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَارَتْ زَوْجَهَا اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ فَاَمْضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِوَارَهَا

✵✵ مقسم جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت ابوالعاص بن ربیع کو پناہ دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی پناہ کو برقرار رکھا۔

9443 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يَقُوْلُ: " الْتَقَتْ خَيْلَانِ، خَيْلٌ لِلدَّيْلَمِ، وَخَيْلٌ لِلْعَرَبِ، فَانْكَشَفَتِ الْخَيْلُ فَاِذَا صَرِيعٌ بَيْنَهُمْ قَالَ: فَاَقْبَلَتِ الْعَرَبُ وَحَسِبَتْ اَنَّهُ مِنْهُمْ، وَقَالَ: لَا بَاْسَ، فَلَمَّا غَشَوْهُ اِذَا هُمْ بِرَجُلٍ مِنَ الدَّيْلَمِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَاللّٰهِ لَقَدْ آمَنَّاهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَاللّٰهِ مَا آمَنَّاهُ. وَمَا كُنَّا نَرَى اِلَّا اَنَّهُ مِنَّا فَاَجْمَعَ رَاْيُهُمْ عَلٰى اَنَّهُمْ قَدْ آمَنُوهُ "

✵✵ اعمش بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ (مسلمانوں اور دشمن) دونوں طرف کے گھڑسوار اکٹھے ہوئے ایک طرف کے گھڑسوار دیلم کے تھے اور دوسری طرف کے گھڑسوار عرب تھے اُن گھڑسواروں نے پردہ ہٹایا تو اُن دونوں کے درمیان ایک شخص قتل کیا ہوا پڑا تھا تو عرب آگے بڑھ آئے وہ یہ سمجھے کہ شاید یہ شخص اُن کا فرد ہے اُنہوں نے کہا: کوئی حرج نہیں ہے! لیکن جب وہ دشمن پر غالب آئے تو پتا چلا کہ یہ تو دیلم کا ایک فرد ہے تو اُن میں سے بعض نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو اسے امان دے چکے تھے جبکہ بعض نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے انہیں امان نہیں دی ہے ہم تو یہ سمجھے تھے کہ یہ ہمارا فرد ہے۔ پھر اُن سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اُنہوں نے اسے پناہ دے دی ہے۔

9444 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: لَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ قَامَتْ زَيْنَبُ فَقَالَتْ: اِنَّهُ ذَكَرَ زَوْجِي قَدْ جِيءَ بِهِ، وَاِنِّي قَدْ اَجَرْتُهُ، فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ مَا لِيْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ، وَاِنَّهُ لَيُجِيرُ عَلَى الْقَوْمِ اَدْنَاهُمْ

٭٭ سعید مقبری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کھڑی ہوئیں' اُنہوں نے یہ ذکر کیا کہ اُنہوں نے کہا کہ میرے شوہر نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اُنہیں لایا گیا ہے' میں اُنہیں پناہ دے چکی ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے اور قوم کا کوئی عام سا فرد بھی دوسرے لوگوں کی طرف سے پناہ دے سکتا ہے۔

9445 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الْمُسْلِمِينَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ، تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَنْعَقِدُ بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ، لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ، وَاَدْنَاهُمْ عَلٰى اَقْصَاهُمْ، وَالْمُتَسَرِّي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَوِيُّ عَلَى الضَّعِيفِ يَقُولُ: فِي الْغَنَائِمِ"

٭٭ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دیگر تمام لوگوں کے لیے مسلمان ایک ہاتھ کی حیثیت رکھتے ہیں' اُن کا خون برابر کی حیثیت رکھتا ہے اور اُن کا کوئی عام سا فرد بھی اُن کی طرف سے امان دے سکتا ہے' کسی مسلمان کو کسی کافر کے عوض میں قتل نہیں کیا جائے گا اور کسی ذمّی کو اُس کے معاہدہ کے دوران قتل نہیں کیا جائے گا اور اُن کے ادنیٰ فرد سے مراد اُن کا دور کا فرد ہے اور جنگی مہم میں حصہ لینے والا بیٹھے رہ جانے والے پر اور طاقتور شخص کمزور شخص پر (مالِ غنیمت کا حصہ) خرچ کریں گے''۔

وہ فرماتے ہیں: یعنی مالِ غنیمت میں ایسا ہوگا۔

9446 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَغَيْرِهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَازَ جِوَارَ زَيْنَبَ ابْنَتِهِ

٭٭ ابن شہاب اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی دی ہوئی پناہ کو برقرار قرار دیا تھا۔

بَابُ سَهْمِ الْعَبْدِ

باب: غلام کا حصہ

9447 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: لَا سَهْمَ لِعَبْدٍ مَعَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ: وَاَخْبَرَنَا عِنْدَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: اَنَّ عَبْدًا وَجَدَ رِكْزَةً عَلٰى زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَخَذَهَا مِنْهُ عُمَرُ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ، وَاَعْتَقَهُ، وَاَعْطَاهُ مِنْهَا مَالًا، وَجَعَلَ سَائِرَهَا فِي مَالِ الْمُسْلِمِينَ"

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے ہم سے کہا کہ مسلمانوں کے ساتھ غلام کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس موقع پر عمرو بن شعیب نے ہمیں یہ بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک غلام نے سونے کا بڑا ٹکڑا پایا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے وہ لے لیا اور اُسے فروخت کر کے اس کے ذریعہ اُس غلام کو خرید کر اُسے آزاد کر دیا اور اُسے اُس مال سے بھی کچھ دیا اور باقی مال مسلمانوں کے مال میں شامل کر دیا۔

9448 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: بَلَغَنَا أَنَّهُ يُقَالُ لَا يُلْحَقُ عَبْدٌ فِي دِيوَانٍ، وَلَا تُؤْخَذُ مِنْهُ زَكَاةٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ یہ بات کہی جاتی ہے: کسی بھی غلام کا نام دیوان میں (یعنی سرکاری وظائف حاصل کرنے والوں کے رجسٹر میں) شامل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اُس سے زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔

9449 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ حَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ بَعْضَ الْغِفَارِيِّينَ، خَالِدَ بْنَ الْغِفَارِيِّ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبِيدًا لَهُمْ شَهِدُوا بَدْرًا فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعْطِيهِمْ ثَلَاثَةَ آلَافٍ، ثَلَاثَةَ آلَافٍ كُلَّ سَنَةٍ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حسن بن محمد نے انہیں بتایا کہ غفار قبیلہ سے تعلق رکھنے والے صاحب خالد بن غفاری نے اُنہیں یہ بتایا ہے کہ اُن کے کچھ غلام غزوۂ بدر میں شریک ہوئے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (اپنے عہد خلافت میں) اُن لوگوں کو ہر سال تین' تین ہزار (درہم یا دینار) دیا کرتے تھے۔

9450 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ: أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ: وَفِينَا مَمْلُوكُونَ قَالَ: فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ

٭٭ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: ہمارے ساتھ کچھ غلام بھی تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم میں اُنہیں حصہ نہیں دیا۔

9451 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْمَمْلُوكِ وَالْمَرْأَةِ: هَلْ يُعْطَوْنَ مِنَ الْخُمُسِ؟ قَالَ: لَيْسَ لَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ شَيْءٌ

٭٭ سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں: نجدہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا اور اُن سے غلام اور عورت کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا انہیں خمس میں سے کچھ ادا کیا جائے گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ان لوگوں کو خمس میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔

9452 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ يُحْذَى الْعَبْدُ وَالْمَرْأَةُ مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ قَالَ: وَأَقُولُ قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ

يَحْضُرَانِ الْبَأْسَ: لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُومٌ، اِلَّا اَنْ يُحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ

✽✽ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: لوگوں کے مالِ غنیمت میں سے غلام اور عورت کو بھی کچھ دیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں' جو غلام اور عورت کے بارے میں ہے' جو جنگ میں شریک ہوتے ہیں کہ اُنہیں کوئی متعین حصہ نہیں ملے گا' البتہ مالِ غنیمت میں سے اُنہیں کچھ عطیہ دے دیا جائے گا۔

9453 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: لَيْسَ لِلْعَبْدِ نَصِيبٌ مِنَ الْغَنَائِمِ، قَالَ الْحَجَّاجُ: وَاَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✽✽ سعید بن مسیّب نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مالِ غنیمت میں سے غلام کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

9454 - حدیث نبوی:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ: حَضَرْتُ خَيْبَرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُسْهِمْ لِي وَاَعْطَانِي مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ

✽✽ حضرت عمیر' جو آبی اللحم کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں غزوۂ خیبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حصہ نہیں دیا' البتہ آپ نے مجھے عام سامال ومتاع عطا کیا۔

9455 - آثارِ صحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى، وَعَنْ قَتْلِ الصِّبْيَانِ، وَعَنِ الْعَبِيدِ: هَلْ كَانُوا يُعْطَوْنَ مِنَ الْغَنَائِمِ شَيْئًا؟ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَتَبْتَ لِي فِي سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى، فَاِنَّهُ كَانَ لَنَا حَتَّى حَرَمْنَاهُ قَوْمُنَا، وَكَتَبْتَ فِي قَتْلِ الصِّبْيَانِ، فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا كَانَ صَاحِبُ مُوسَى يَعْلَمُ، وَاِلَّا لَا يَحِلُّ لَكَ قَتْلُهُمْ، وَكَتَبْتَ فِي الْعَبِيدِ هَلْ كَانُوا يُعْطَوْنَ مِنَ الْغَنَائِمِ شَيْئًا، وَاِنَّهُمْ كَانُوا يُحْذَوْنَ الشَّيْءَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُضْرَبَ لَهُمْ سَهْمٌ

✽✽ قتادہ اور اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: نجدہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر اُن سے ذوی القربیٰ کے حصہ اور بچوں کو قتل کرنے اور غلام کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا اُنہیں مالِ غنیمت میں سے کچھ دیا جائے گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں خط میں لکھا کہ تم نے ذوی القربیٰ کے حصہ کے بارے میں مجھے خط میں لکھا ہے' تو یہ ہمارا حصہ ہے لیکن ہماری قوم نے ہمیں اس سے محروم کردیا' تم نے بچوں کو قتل کرنے کے بارے میں لکھا ہے' تو اگر تو تم اُن بچوں کے بارے میں وہ علم رکھتے ہو' جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ والے شخص (یعنی حضرت خضر علیہ السلام) کو علم تھا تو ٹھیک ہے' ورنہ اُنہیں قتل کرنا تمہارے لیے جائز نہیں ہوگا' اور تم نے غلاموں کے بارے میں لکھا ہے کہ کیا اُنہیں مالِ غنیمت میں سے کچھ دیا جائے گا؟ تو اُن لوگوں کو باقاعدہ حصہ دیئے بغیر' ویسے ہی کچھ دے دیا جائے گا۔

بَابُ هَلْ يُسْهَمُ لِلْاَجِيرِ؟

باب: کیا مزدور کو حصہ دیا جائے گا؟

9456 - آثارِصحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ، قَالَا: لَا سَهْمَ لِلْاَجِيرِ

✽✽ حسن بصری اور ابن سیرین فرماتے ہیں: مزدور کو حصہ نہیں ملے گا۔

9457 - حدیث نبوی:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ الْحِمْصِيُّ. اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ: اَتَخْرُجُ مَعِي يَا فُلَانُ لِلْغَزْوِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَوَعَدَهُ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْخُرُوجَ دَعَاهُ، فَاَبَى اَنْ يَخْرُجَ مَعَهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: اَلَيْسَ قَدْ وَعَدْتَنِي؟ اَتَكْذِبُنِي؟ وَتُخْلِفُنِي؟ قَالَ: مَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَخْرُجَ قَالَ: مَا الَّذِي يَمْنَعُكَ؟ قَالَ: عِيَالِي وَاَهْلِي قَالَ: فَمَا الَّذِي يُرْضِيكَ حَتَّى تَخْرُجَ؟ قَالَ: ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ، عَلَى اَنْ يَخْرُجَ مَعَهُ فَخَرَجَ مَعَهُ، فَلَمَّا هَزَمُوا الْعَدُوَّ وَاَصَابُوا الْغَنَائِمَ، قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: اَعْطِنِي نَصِيبِي مِنَ الْغَنَائِمِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَاَذْكُرُ اَمْرَكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ الثَّلَاثَةُ دَنَانِيرَ حَظُّهُ وَنَصِيبُهُ مِنْ غَزْوِهِ مِنْ اَمْرِ دُنْيَاهُ وَآخِرَتِهِ

✽✽ ابوسلمہ حمصی بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک غریب مہاجر سے یہ کہا: اے فلاں! کیا تم میرے ساتھ جنگ میں حصہ لینے کے لیے چلو گے؟ اُس نے کہا: ٹھیک ہے! تو اُنہوں نے اُس کے ساتھ وعدہ کرلیا' جب روانگی کا وقت آیا اور اُنہوں نے اُس شخص کو بلایا تو اُس نے اُن کے ساتھ جانے سے انکار کردیا' تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے میرے ساتھ وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا تم نے میرے ساتھ غلط بیانی کی تھی؟ اور تم میرے ساتھ وعدہ خلافی کرنا چاہتے ہو؟ اُس نے کہا: میں نکلنے کی استطاعت نہیں رکھا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کون سی چیز تمہارے لیے رکاوٹ ہے؟ اُس نے کہا: میرے گھر والے! تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: کون سی چیز تمہیں راضی کرسکتی ہے کہ تم نکلنے کے لیے تیار ہو جاؤ؟ اُس نے کہا: تین دینار! تو اُنہوں نے تین دینار اس شرط پر طے کردیئے کہ وہ اُن کے ساتھ جائے گا۔ جب اُن لوگوں نے دشمن کو پسپا کردیا اور مالِ غنیمت حاصل کرلیا' تو اُس نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم مالِ غنیمت میں سے میرا حصہ مجھے دو! تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: میں تمہارا معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کروں گا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کا حصہ یہ تین دینار ہیں اور دنیا اور آخرت میں' اس جنگ میں اُس کا حصہ یہی ہے۔

بَابُ الْجَعَائِلِ

باب: معاوضے کابیان

9458 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْجَعَائِلِ قَالَ: اِذَا اَخَذَهُ الرَّجُلُ بِدِينِهِ يَتَقَوّٰى بِهٖ فَلَا بَاْسَ

** معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے معاوضے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: اگر آدمی اپنے دین میں قوت حاصل کرنے کے لیے اسے وصول کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

9459 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الْقَاعِدُ يَمْنَحُ الْغَازِي، فَاَمَّا اَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ غَزْوَهُ فَلَا اَدْرِي مَا هُوَ

** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جنگ میں حصہ نہ لینے والا شخص غازی کو عطیہ دے گا' لیکن جہاں تک آدمی کے اپنے جنگ میں حصہ لینے کو فروخت کرنے کا تعلق ہے تو مجھے نہیں معلوم اس سے مراد کیا ہے؟

9460 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ الْعِيزَارِ الْاَسَدِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْجَعَائِلِ فَقَالَ: لَمْ اَكُنْ لِاَرْتَشِي اِلَّا مَا رَشَانِي اللّٰهُ، قَالَ: وَسَاَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: تَرْكُهَا اَفْضَلُ، فَاِنْ اَخَذْتَهَا فَاَنْفِقْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

** شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے معاوضے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں صرف وہ معاوضہ وصول کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے عطا کرے گا۔

میں نے یہی سوال حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے فرمایا: اسے نہ لینا افضل ہے' لیکن اگر تم اسے لے لیتے ہو تو اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

9461 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَعْجَمِ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَعَائِلِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا مِنْ كُلِّ اَرْبَعَةٍ وَاحِدٌ، وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثَةٍ وَاحِدٌ قَالَ: اِنْ جَعَلْتَهَا فِي كُرَاعٍ اَوْ سِلَاحٍ فَلَا بَاْسَ، وَاِنْ جَعَلْتَهُ فِي عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ غَنَمٍ فَهُوَ غَيْرُ طَائِلٍ

** عبیداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے معاوضے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ہر چار میں سے ایک اور ہر تین میں سے ایک (حصے کی ادائیگی) کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اگر تو تم اسے جنگی ساز وسامان خریدنے کے لیے استعمال کرتے ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' لیکن اگر تم اسے غلام یا کنیز یا بکریاں خریدنے کے لیے استعمال کرتے ہو تو یہ بیکار چیز ہوگی۔

9462 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يُعْطُونَ اَحَبَّ

اِلَيْهِمْ مِنْ اَنْ يَأْخُذُوا، هَذَا فِي الْجَعَالَةِ

❊❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اسے لینے کے مقابلے میں اس کو دینا زیادہ پسند کرتے تھے یعنی معاوضے کو۔

9463 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ مَسْرُوقٌ يَجْعَلُ عَنْ نَفْسِهِ اِذَا خَرَجَ الْبَعْثُ

❊❊ ابراہیم بن محمد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب جنگی مہم روانہ ہوتی تھی تو مسروق اپنی طرف سے معاوضہ دے دیتے تھے۔

9464 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَطَاءٍ الْجَنَدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَبِيبٍ الْجَنَدِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا الْوَلِيْدِ يَا عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ اِذَا رَاَيْتَ الصَّدَقَةَ كُتِمَتْ. وَقَلَّتْ وَاسْتُؤْجِرَ فِي الْغَزْوِ، وَعُمِّرَ الْخَرَابُ، وَخُرِّبَ الْعَامِرُ، وَالرَّجُلُ يَتَمَرَّسُ بِاَمَانَتِهِ كَمَا يَتَمَرَّسُ الْبَعِيْرُ بِالشَّجَرِ، فَاِنَّكَ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ، وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالَّتِي تَلِيْهَا

❊❊ عبداللہ بن زبیب جندی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابولید! اے عبادہ بن صامت! جب تم دیکھو کہ صدقے کو چھپایا جاتا ہے اور وہ کم ہو گیا ہے اور معاوضے پر جنگوں میں حصہ لیا جاتا ہے اور بے آباد جگہوں کو آباد کیا جا رہا ہے اور آباد جگہوں کو بے آباد کیا جا رہا ہے' آدمی اپنے پاس رکھی ہوئی امانت یوں کھا لیتا ہے' جس طرح اونٹ درخت کے پتے کھاتا ہے' تو اس وقت تم اور قیامت ان دو کی طرح ہو گے' نبی اکرم ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

بَابُ الشِّعَارِ

باب: شعار (کوڈ ورڈ)

9465 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: "كَانَ شِعَارُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ: يَا اَصْحَابَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ."

❊❊ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا شعار (یعنی کوڈ ورڈ) یہ تھا: اے سورۂ بقرہ والو!

9466 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ

❊❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

9467 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ بْنَ اَبِي صُفْرَةَ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنْ بُيِّتُّمُ اللَّيْلَةَ فَقُوْلُوْا: حم لَا يُنْصَرُوْنَ"

✽✽ مہلب بیان کرتے ہیں: مجھے ان صاحب نے یہ بات بتائی جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم رات کے وقت حملہ کرو تو یہ کہنا: حم لا ینصرون۔

بَابُ السَّلَبِ وَالْمُبَارَزَةِ

باب: سلب اور مبارزت

9468 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: بَارَزَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ أَخُو أَنَسٍ مَرْزُبَانَ الزَّارَةِ فَقَتَلَهُ، وَأَخَذَ سَلَبَهُ، فَبَلَغَ سَلَبُهُ ثَلَاثِينَ أَلْفًا فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِأَبِي طَلْحَةَ: إِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ السَّلَبَ، وَإِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ قَدْ بَلَغَ مَالًا كَثِيرًا، وَلَا أُرَانِي إِلَّا خَامِسَهُ

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بھائی براء بن مالک نے مرزبان (نامی کافر کو) لڑائی کے لیے للکارا اور اسے قتل کر دیا اور اس کا سامان حاصل کر لیا تو اس کا سامان تیس ہزار (درہم) کا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں اطلاع ملی تو انہوں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہم اس سامان کا خمس وصول نہیں کریں گے۔ اگرچہ براء کا سامان کتنا ہی مہنگا کیوں نہ ہو اور اپنے بارے میں میری رائے اس کے پانچویں حصے کی ہے۔

9469 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اسْتَلْقَى الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى ظَهْرِهِ، فَتَرَنَّمَ فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ: اذْكُرِ اللَّهَ يَا أَخِي، فَاسْتَوَى جَالِسًا وَقَالَ: أَيْ أَنَسُ أَتُرَانِي أَمُوتُ عَلَى فِرَاشِي، وَقَدْ قَتَلْتُ مِائَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مُبَارَزَةً سِوَى مَا شَارَكْتُ فِي قَتْلِهِ"

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے بستر پر لیٹے تو ترنم سے کچھ پڑھنے لگے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے میرے بھائی! تم اللہ کو یاد کرو! تو وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور بولے: اے انس! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں اپنے بستر پر مر جاؤں گا' حالانکہ میں نے ایک سو مشرکین کو مقابلے کے لیے للکار کر قتل کیا ہے اور یہ اس کے علاوہ ہے جنہیں قتل کرنے میں' میں کسی کے ساتھ شریک ہوا۔

9470 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَالَ: مَنْ يُبَارِزُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا زُبَيْرُ فَقَالَتْ صَفِيَّةُ: أَوَحِيدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهُمَا عَلَا صَاحِبَهُ قَتَلَهُ؟ فَعَلَاهُ الزُّبَيْرُ فَقَتَلَهُ، فَنَفَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ

✽✽ عکرمہ بیان کرتے ہیں: بنوقریظہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: کون میرے مقابلہ میں آئے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! تم اُٹھو! تو سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! صرف میں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو دوسرے پر غالب آ گیا' وہ اُسے قتل کر دے گا۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس پر غالب آ گئے اور اُسے قتل کر دیا۔ تو نبی

اکرم ﷺ نے اُس مشرک کا ساز وسامان اُنہیں انعام کے طور پر دے دیا۔

9471 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ نَزَلْ نَسْمَعُ مُنْذُ قَطُّ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ، فَقَتَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ، فَاِنَّ سَلَبَهُ لَهُ اِلَّا اَنْ يَكُونَ فِيْ مَعْمَعَةِ الْقِتَالِ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: ہم ہمیشہ سے یہی سنتے آ رہے ہیں کہ جب مسلمانوں اور کفار کا سامنا ہو اور مسلمانوں میں سے کافروں کے کسی شخص کو قتل کر دے تو اُس کافر کا ساز وسامان اُس مسلمان کو ملے گا' البتہ اگر وہ شدید لڑائی کے دوران ہو تو حکم مختلف ہے۔

9472 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ لَيْلَى: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُخَمِّسُ السَّلَبَ

✽✽ محمد بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس ساز وسامان میں سے خمس وصول نہیں کرتے تھے۔

9473 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سِخْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْعَبْدِيِّ، قَالَ اَبُوْ سَعِيدٍ: وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِ غَيْرِيْ شِبْرَ وَهُوَ الصَّوَابُ قَالَ: كُنَّا بِالْقَادِسِيَّةِ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ عَلَيْهِ السِّلَاحُ وَالْهَيْئَةُ قَالَ: مرد، ومرد يَقُوْلُ: رَجُلٌ وَرَجُلٌ، فَعَرَضْتُ عَلَى اَصْحَابِيْ اَنْ يُبَارِزُوْهُ، فَاَبَوْا، وَكُنْتُ رَجُلًا قَصِيرًا قَالَ: فَقَدِمْتُ اِلَيْهِ، فَصَاحَ صَوْتًا، وَكَبَّرْتُ وَهَدَرَ، وَكَبَّرْتُ فَاحْتَمَلَ بِيْ فَضَرَبَ قَالَ: وَيَمِيلُ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ: فَاَخَذْتُ خِنْجَرَهُ، فَوَثَبْتُ عَلَى صَدْرِهِ، فَذَبَحْتُهُ قَالَ: وَاَخَذْتُ مِنْطَقَةً لَهُ وَسَيْفًا، وَرَايَتَيْنِ، وَدِرَاعًا، وَسِوَارَيْنِ، فَقَوَّمَ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا فَاَتَيْتُ بِهِ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ: رُحْ اِلَيَّ، وَرُحْ بِالسَّلَبِ قَالَ: فَرُحْتُ اِلَيْهِ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: هٰذَا سَلَبُ شِبْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ خُذْهُ هَنِيئًا مَرِيئًا فَنَفَلَنِيهِ كُلَّهُ

✽✽ ابوسعید نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک تحریر میں یہ بات پائی ہے اور وہ درست ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم قادسیہ میں موجود تھے اُن میں سے ایک شخص نکل کر سامنے آیا' اُس کے جسم پر ہتھیار بھی تھے اور ظاہری طور پر بھی بڑا زبردست تھا۔ اُس نے کہا: مرد! مرد! یعنی یہ کہا: آدمی! آدمی! (یعنی کوئی ہے جو میرے مقابلہ میں آئے) تو میں نے اپنے ساتھیوں کو یہ پیش کی کہ وہ اس کے مقابلہ میں جائیں' تو اُنہوں نے یہ بات نہیں مانی' میں ایک چھوٹے قد کا شخص تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں اُس کے پاس گیا' وہ بلند آواز میں چیخا' میں نے تکبیر کہی تو وہ گر گیا' پھر میں نے تکبیر کہی تو اُس نے مجھ پر حملہ کیا۔ راوی کہتے ہیں: اُس کا گھوڑا تھوڑا سا بے قابو ہوا تو میں نے اُس کا خنجر پکڑ لیا اور اُس کے سینہ پر سوار ہو گیا اور میں نے اُسے ذبح کر دیا' پھر میں نے اُس کا پٹکا' اُس کی تلوار' اُس کی زرہ اور اُس کے دو کنگن لیے تو اُن کی قیمت بارہ ہزار بنتی تھی' میں اُنہیں لے کر سعد بن مالک کے پاس آیا تو اُنہوں نے کہا: تم میرے ساتھ آؤ اور اپنا سامان ساتھ لے کر آؤ۔ راوی کہتے ہیں: میں اُن کے ساتھ گیا' وہ منبر پر کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے کہا: یہ شبر بن علقمہ کا سامان ہے' تم اسے خوش ہو کر وصول کر لو۔ تو اُنہوں نے وہ ساز وسامان مجھے

انعام کے طور پر دے دیا۔

9474 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: "لَقِيَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ يَوْمَ بَنِي مُسَيْلِمَةَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: حِمَارُ الْيَمَامَةِ، وَكَانَ رَجُلًا طِوَالًا فِي يَدِهِ سَيْفٌ اَبْيَضُ، وَكَانَ الْبَرَاءُ رَجُلًا قَصِيرًا، فَضَرَبَ الْبَرَاءُ رِجْلَيْهِ بِالسَّيْفِ، فَكَاَنَّهُ اَخْطَاَهُ، فَوَقَعَ عَلٰى قَفَاهُ قَالَ: فَاَخَذْتُ سَيْفَهُ وَاَغْمَدْتُّ سَيْفِي"

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: مسیلمہ کے ساتھ جنگ کے دن حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کا سامنا ایک شخص سے ہوا' جسے یمامہ کا گدھا کہا جاتا تھا' وہ ایک لمبا تڑنگا شخص تھا' اُس کے ہاتھ میں ایک سفید تلوار تھی' جبکہ حضرت براء رضی اللہ عنہ ایک چھوٹے قد کے شخص تھے' حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اُس کی ٹانگوں پر تلوار ماری' اُن کا نشانہ خطاء گیا اور وہ اُن کی گدی پر لگ گئی۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے اُس کی تلوار کو پکڑا اور اپنی تلوار کو نیام میں ڈال دیا۔

9475 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَكَ سِلَاحٌ، اِلَّا سِلَاحُ الْعَدُوِّ، فَقَاتِلْ بِهِ، ثُمَّ رُدَّهُ اِلَى الْمَغَانِمِ

✽✽ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تمہارے پاس ہتھیار نہ ہو' یا دشمن کا ہتھیار ہو' تو تم اُس کے ذریعہ ہی لڑائی کرو' پھر تم اُسے مالِ غنیمت میں واپس کر دینا۔

9476 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ، عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى الْاَنْصَارِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: بَارَزْتُ رَجُلًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَتَلْتُهُ، فَاَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ

✽✽ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوۂ حنین کے دن میں نے ایک شخص کو مقابلہ کی دعوت دی' پھر میں نے اُسے قتل کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ساز و سامان مجھے دے دیا۔

9477 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: اَنَا، فَبَارَزَهُ الزُّبَيْرُ فَقَتَلَهُ، فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ بیان کرتے ہیں: مشرکین میں سے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی' تو آپ نے فرمایا: میرے دشمن کے خلاف کون میری کفایت کرے گا؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں! حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اُسے مقابلہ کی دعوت دی اور اُسے قتل کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا سامان اُنہیں عطا کر دیا۔

9478 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: "فُتِحَتِ الْاَهْوَازُ وَاَمِيرُهُمْ اَبُوْ مُوْسَى اَوْ غَيْرُهُ، فَدَعَا مَجْزَاَةَ اَوْ شَقِيقَ بْنَ ثَوْرٍ - شَكَّ اَبُوْ بَكْرٍ - فَقَالَ: انْظُرْ لِي رَجُلًا مِنْ قَوْمِكَ

اَبْعَثُهُ فِی مَبْعَثٍ، فَقَالَ: لَئِنْ كَانَ هَذَا الْاَمْرُ الَّذِی تُرِيدُ خَيْرًا، مَا اُحِبُّ اَنْ يَسْبِقَنِی اِلَيْهِ اَحَدٌ مِنْ قَوْمِی، وَلَئِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ مَا اُحِبُّ اَنْ اُوقِعَ فِيهِ اَحَدًا مِنْ قَوْمِی، فَابْعَثْنِی قَالَ: اِنَّا دُلِلْنَا عَلٰى سِرْبٍ يُدْخَلُ مِنْهُ اِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: فَبَعَثَهُ فِی اُنَاسٍ - قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ - وَعَلَيْهِمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: فَدَخَلَ مَجْزَاةُ اَوْ شَقِيقُ السِّرْبَ، فَلَمَّا خَرَجَ رَمَوْهُ بِصَخْرَةٍ فَقَتَلُوهُ، وَدَخَلَ النَّاسُ حَتّٰى كَثُرُوا، وَفَتَحَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّهُ كَانَ غُلَامًا ابْنُ عِشْرِينَ

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: اہواز فتح ہو گیا' لوگوں کے امیر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تھے' یا شاید کوئی اور تھے تو اُنہوں نے مجزاۃ کو یا شاید شقیق بن ثور کو بلایا اور یہ کہا کہ اپنی قوم میں سے میرے لیے کوئی ایسا بندہ تلاش کر کے لاؤ' جسے میں اس مہم پر روانہ کروں' تو اُنہوں نے کہا کہ جو معاملہ آپ چاہتے ہیں' اگر تو وہ بھلائی کا معاملہ ہے' تو مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میری قوم میں سے کوئی شخص اس کے حوالے سے مجھ سے آگے نکل جائے' اور اگر وہ اس کے علاوہ ہے' تو پھر مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں اپنی قوم کے کسی فرد کو اُس میں ڈالوں' آپ مجھے ہی بھیج دیں۔ تو اُنہوں نے کہا: تم نے ہماری راہنمائی کسی ایسے راستہ کی طرف کرنی ہے' جس کے ذریعہ شہر میں داخل ہوا جا سکے۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے کچھ لوگوں کو بھجوایا' اُن کے امیر حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔ راوی کہتے ہیں: پھر مجزاۃ یا شاید شقیق اُس راستہ میں داخل ہو گئے' جب وہ باہر نکلے' تو اُن لوگوں نے اُنہیں پتھر مار کر شہید کر دیا' پھر لوگ داخل ہوئے' یہاں تک کہ اُن کی تعداد زیادہ ہو گئی' تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں فتح نصیب کر دی۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی کہ وہ بیس سال کے نوجوان تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخُمُسِ، وَسَهْمِ ذِی الْقُرْبٰی

باب: خمس کا تذکرہ اور ذوی القربیٰ کے حصہ کا تذکرہ

9479 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ قَالَ: سَلَكَ عَلِيٌّ بِالْخُمُسِ طَرِيقَهُمَا

✽✽ محمد بن اسحاق نے امام محمد باقر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ خمس کے بارے میں اُن دونوں (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کے طریقہ پر چلتے رہے تھے۔

9480 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ سَهْمِ ذِی الْقُرْبٰی قَالَ: " كَانَ لَنَا فَمَنَعَنَاهُ قَوْمُنَا، فَدَعَانَا عُمَرُ فَقَالَ: يُنْكَحُ فِيهِ اَيَامَاكُمْ، وَيُعْطٰى فِيهِ غَارِمُكُمْ فَاَبَيْنَا فَاَبٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ذوی القربیٰ کے حصہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ ہمارا حصہ تھا' پھر ہماری قوم نے یہ ہمیں دینا بند کر دیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا اور کہا کہ اس سے

ذریعہ تمہاری بیوہ عورتوں کا نکاح کیا جائے گا اور تمہارے قرض خواہوں کو ادائیگی کی جائے گی' تو ہم نے یہ بات نہیں مانی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ہماری بات نہیں مانی۔

9481 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: " (فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ) (الأنفال: 41) خَمْسَةُ أَخْمَاسٍ لِلرَّسُولِ، وَلِذِي الْقُرْبَى، وَالْيَتَامَى، وَالْمَسَاكِينِ، وَابْنِ السَّبِيلِ "

✽ ✽ قتادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''تو بے شک اُس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگا''۔

قتادہ فرماتے ہیں: پانچ حصوں میں سے ایک حصہ اللہ کے رسول کے لیے' ذوی القربیٰ کے لیے' یتیموں کے لیے' مسکینوں کے لیے اور مسافروں کے لیے ہوگا۔

9482 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ الْجَدَلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ) (الأنفال: 41). قَالَ: " هَذَا مِفْتَاحُ كَلَامٍ لِلَّهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلِلرَّسُولِ، وَلِذِي الْقُرْبَى فَاخْتَلَفُوا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ السَّهْمَيْنِ قَالَ قَائِلٌ: سَهْمُ ذِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَائِلٌ: سَهْمُ ذِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ الْخَلِيفَةِ، وَاجْتَمَعَ رَأْيُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوا هَذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَكَانَ ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، قُلْتُ لَهُ: ... قَالَ) إِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُدَّعَى عَلَيْهِ خِلَافُهُمَا

✽ ✽ قیس بن مسلم جدلی بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بن محمد بن علی بن حنفیہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''تم لوگ یہ بات جان لو کہ تم غنیمت میں جو کچھ بھی حاصل کرتے ہو' تو اُس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگا''۔

تو حسن بن محمد نے جواب دیا: یہ اللہ کے کلام کی چابی ہے' یہ دنیا میں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگا اور اُس کے رسول کے لیے ہوگا اور ذوی القربیٰ کے لیے ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ان دو حصوں کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہوگیا' تو کچھ نے کہا: ذوی القربیٰ کا حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے لیے ہوگا' اور کچھ نے کہا: ذوی القربیٰ کا حصہ خلیفہ کے رشتہ داروں کے لیے ہوگا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ وہ ان دو حصوں کو گھوڑوں کی خریداری کے لیے اور اللہ کی راہ میں جہاد کی تیاری کے لیے استعمال کریں گے' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت میں ایسا ہی ہوتا رہا۔

میں نے اُن سے دریافت کیا (یہاں متن میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) تو اُنہوں نے کہا: وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ وہ ان دونوں صاحبان کے برخلاف کچھ کریں۔

9483 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ كَذَا، وَكَذَا فَقَتَلُوا سَبْعِينَ، وَاَسَرُوا سَبْعِينَ، فَجَاءَ اَبُو الْيَسَرِ بْنُ عَمْرٍو بِاَسِيرَيْنِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّكَ وَعَدْتَنَا مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ كَذَا، وَمَنْ اَسَرَ اَسِيرًا فَلَهُ كَذَا، فَقَدْ جِئْتُ بِاَسِيرَيْنِ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهُ لَمْ تَمْنَعْنَا زَهَادَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ، وَلَا جُبْنٌ عَنِ الْعَدُوِّ، وَلٰكِنَّا قُمْنَا هٰذَا الْمَقَامَ خَشْيَةَ اَنْ يَقْتَطِعَكَ الْمُشْرِكُونَ، وَاِنَّكَ اِنْ تُعْطِ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَبْقَ لِاَصْحَابِكَ شَيْءٌ، قَالَ: فَجَعَلَ هٰؤُلَاءِ يَقُولُونَ، وَهٰؤُلَاءِ يَقُولُونَ فَنَزَلَتْ: (يَسْاَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ) (الأنفال: 1) قَالَ: فَسَلَّمُوا الْغَنِيمَةَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثُمَّ نَزَلَتْ: (وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ) (الأنفال: 41)

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اُسے یہ یہ کچھ ملے گا۔ تو اُن لوگوں نے ستر آدمیوں کو قتل کیا اور ستر آدمیوں کو قیدی بنالیا۔ پھر ابوالیسر بن عمرو دو قیدیوں کو لے کر آئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ہمارے ساتھ یہ وعدہ کیا تھا کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا اُسے یہ ملے گا اور جو شخص کسی کو قیدی بنائے گا تو اُسے یہ ملے گا' تو میں دو قیدی لے کر آیا ہوں۔ تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: کیا آپ نے ہمیں آخرت سے لاتعلقی اختیار کرنے سے منع نہیں کیا اور دشمن کا سامنا کرتے ہوئے بزدلی سے منع نہیں کیا' لیکن ہم اب اس جگہ پر اس اندیشہ کے تحت کھڑے ہوئے ہیں کہ کہیں مشرکین آپ پر حملہ نہ کر دیں' اگر آپ اس طرح ادا کریں گے تو آپ کے اصحاب کے لیے کچھ بھی باقی نہیں بچے گا' پھر یہ لوگ یہ کہنا شروع کر دیں گے: وہ لوگ یہ کہنا شروع کر دیں گے' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''لوگ تم سے انفال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تم فرمادو! انفال اللہ اور اُس کے رسول کے لیے ہے' تم لوگ اللہ سے ڈرو اور آپس میں بہتری رکھو''۔

راوی کہتے ہیں: تو اُن لوگوں نے مالِ غنیمت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''تم لوگ یہ بات جان لو کہ تمہیں غنیمت میں جو کچھ بھی حاصل ہوتا ہے' اُس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے''۔

9484 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ نَحْوَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

9485 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعَى الصَّفِيَّ، اِنْ شَاءَ عَبْدًا، وَاِنْ شَاءَ فَرَسًا، يَخْتَارُهُ قَبْلَ الْخُمُسِ، وَيَضْرِبُ لَهُ سَهْمَهُ، اِنْ شَهِدَ وَاِنْ غَابَ، وَكَانَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ مِنَ الصَّفِيِّ

* * امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص حصہ کو "صفی" کہا جاتا تھا اگر آپ چاہتے تو وہ کوئی غلام ہوتا' اگر چاہتے تو گھوڑا ہوتا تھا' آپ خمس سے پہلے اسے اختیار کر لیتے تھے' آپ جنگ میں بذاتِ خود شریک ہوتے' یا نہ ہوتے' آپ کا مخصوص حصہ آپ کے لیے رکھا جاتا تھا۔

سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا بھی اُس مخصوص حصہ میں شامل تھیں۔

9486 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ وَسَاَلْتُ: كَمْ كَانَ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: كَانَ خُمْسَ الْخُمْسِ

* * موسیٰ بن ابوعائشہ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن جزار کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ کتنا ہوتا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: خمس کا پانچواں حصہ۔

بَابُ بَيْعِ الْمَغَانِمِ

باب: مالِ غنیمت کو فروخت کرنا

9487 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اُكْرِهَ بَيْعُ الْخُمْسِ حَتّٰى يُقْسَمَ

* * ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں تقسیم سے پہلے خمس کو فروخت کرنے کو مکروہ قرار دوں گا۔

9488 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: يَوْمُ خَيْبَرَ

* * سعید بن جبیر نے یہی روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' تاہم اُس میں یہ الفاظ ہیں: غزوۂ خیبر کے موقع پر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا)۔

9489 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْحَبَالَى اَنْ يُقْرَبْنَ، وَعَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ، وَعَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ،

* * مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کا گوشت کھانے' حاملہ (قیدی) عورتوں سے صحبت کرنے' تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت فروخت کرنے اور ہر نوکیلے دانتوں والے درندے کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

9490 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

9491 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ عُثْمَانَ بْنُ يَزِيدَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَى بِالْفَاقِ

** ابوعثمان بن یزید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاق کو منگوایا (اصل متن کے محشی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ تحریر میں اسی طرح ہے لیکن اس سے مراد کیا ہے یہ ان کے سامنے بھی واضح نہیں ہوسکا)۔

بَابُ الْغُلُوْلِ

باب: (مالِ غنیمت میں) خیانت کرنا

9492 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ: لَا يَغْزُو مَعِي مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً لَمْ يَبْنِ بِهَا، وَلَا رَجُلٌ لَهُ غَنَمٌ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا، وَلَا رَجُلٌ بَنَى بِنَاءً لَمْ يَفْرُغْ مِنْهُ" فَلَمَّا اَتَى الْمَكَانَ الَّذِي يُرِيدُ وَجَائَهُ عِنْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ لِلشَّمْسِ: اِنَّكِ مَاْمُورَةٌ وَاَنَا مَاْمُورٌ، اللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ سَاعَةً فَحَبَسَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ وُضِعَتِ الْغَنِيمَةُ فَجَائَتِ النَّارُ، فَلَمْ تَاْكُلْهَا فَقَالَ: اِنَّ فِيكُمْ غُلُوْلًا، فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ قَالَ: فَلَصِقَتْ يَدُهُ بِيَدِ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ. فَقَالَ: اِنَّ فِيكُمُ الْغُلُوْلَ قَالَ: فَاَخْرَجُوا مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَاَلْقَوْهُ فِي الْغَنِيمَةِ، ثُمَّ جَائَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا، وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى رَاَى ضَعْفَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا، وَزَعَمُوا اَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تُحْبَسْ لِاَحَدٍ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک نبی نے ایک جنگ کی اُنہوں نے فرمایا: کوئی ایسا شخص میرے ساتھ اس جنگ میں حصہ نہ لے جس نے کسی عورت کے ساتھ شادی کی ہو اور ابھی اُس کی رخصتی نہ کروائی ہو اور نہ ہی کوئی ایسا شخص حصہ لے جس کی بکریاں ہوں

9492- صحيح البخاري' كتاب فرض الخمس' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " احلت لكم' حديث:2973' صحيح مسلم' كتاب الجهاد والسير' باب تحليل الغنائم لهذه الامة خاصة' حديث:3374' مستخرج ابي عوانة' مبتدا كتاب الجهاد' باب حظر الغنائم على من كان قبل هذه الامة' حديث:5304' صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب الغنائم وقسمتها' ذكر البيان بان الغنائم لم تحل لامة من الامم خلا هذه' حديث:4882' السنن الكبرى للنسائي' كتاب السير' من يمنع الامام من اتباعه' حديث:8609' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:902' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب قسم الفيء والغنيمة' باب بيان مصرف الغنيمة في الامم الخالية الى ان احلها الله' حديث:11892

اور اُن کے ہاں بچہ ہونے والا ہو اور نہ ہی کوئی ایسا شخص حصہ لے جو کوئی عمارت بنا رہا ہو اور ابھی اُس سے فارغ نہ ہوا ہو۔ جب وہ نبی اُس جگہ پہنچے جہاں وہ پہنچنا چاہتے تھے تو وہ عصر کے قریب اُس جگہ پہنچے (یعنی جنگ جیتنا چاہتے تھے) تو اُنہوں نے سورج سے کہا: تم بھی پابند ہو اور میں بھی پابند ہوں' اے اللہ! ایک ساعت کے لیے اسے میرے لیے روک لے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک ساعت کے لیے سورج کو اُن کے لیے روک دیا' پھر اللہ تعالیٰ نے اُنہیں فتح نصیب کر دی' پھر مالِ غنیمت کو رکھا گیا' آگ آئی لیکن اُس نے اُس مالِ غنیمت کو نہیں کھایا' تو اُس نبی نے کہا: تمہارے درمیان کسی نے خیانت کی ہے' ہر قبیلہ کا ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ تو پھر دو یا شاید تین آدمیوں کا ہاتھ اُن کے ہاتھ کے ساتھ چپک گیا تو اُس نبی نے کہا: خیانت تمہارے قبیلہ کے اندر ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے گائے کے سر جتنا سونا نکالا اور اُسے غنیمت میں شامل کیا تو آگ آئی اور اُس نے اُسے کھالیا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ ہم سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا تھا' جب اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری کو دیکھا تو اسے ہمارے لیے پاک قرار دیا''۔

لوگوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ سورج اُس سے پہلے اور اُس کے بعد اور کسی کے لیے نہیں روکا گیا۔

9493 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَنِمَ مَغْنَمًا بَعَثَ مُنَادِيًا: لَا يَغُلَّنَّ رَجُلٌ مَخِيطًا فَمَا دُونَهُ، اَلَا لَا يَغُلَّنَّ رَجُلٌ بَعِيرًا فَيَاْتِي بِهِ عَلٰى ظَهْرِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ رُغَاءٌ، اَلَا لَا يَغُلَّنَّ فَرَسًا فَيَاْتِي بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى ظَهْرِهٖ لَهُ حَمْحَمَةٌ

✲ ✲ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی مالِ غنیمت حاصل کرتے تھے تو آپ منادی کو بھیجتے تھے کہ کوئی شخص ایک سوئی یا اس سے بھی چھوٹی (چیز کی) خیانت ہرگز نہ کرے' کوئی بھی شخص اونٹ کی خیانت نہ کرے کہ وہ قیامت کے دن اُسے اپنی پشت پر لاد کر لائے گا اور وہ آواز نکال رہا ہوگا' کوئی بھی شخص گھوڑے کی خیانت نہ کرے کہ وہ قیامت کے دن اُسے اپنی پشت پر لاد کر لائے گا اور وہ ہنہنا رہا ہوگا۔

9494 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: جَاءَ عَقِيلُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ: قَدْ عَلِمْنَا اَنَّكَ قَاتَلْتَ فَهَلْ جِئْتَنَا بِشَيْءٍ؟ قَالَ: هٰذِهٖ اِبْرَةٌ خَيِّطِي بِهَا ثِيَابَكِ قَالَ: فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيَهُ: اَلَا لَا يَغُلَّنَّ رَجُلٌ اِبْرَةً فَمَا دُونَهَا فَقَالَ عَقِيلٌ لِامْرَاَتِهٖ: مَا اَرَى اِبْرَتَكِ اِلَّا قَدْ فَاتَتْكِ

✲ ✲ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عقیل بن ابو طالب تشریف لائے' اُن کی اہلیہ نے اُن سے کہا: ہمیں یہ پتا چلا ہے کہ آپ نے جہاد میں حصہ لیا ہے' تو کیا آپ کو کچھ حاصل ہوا؟ اُنہوں نے کہا: یہ سوئی ملی ہے اس کے ذریعہ تم اپنا کپڑا سی لینا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو بھیجا کہ خبردار! کوئی شخص ایک سوئی یا اس سے کم چیز کی بھی خیانت ہرگز نہ کرے۔

تو حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ سے کہا: تمہاری سوئی کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ وہ بھی تمہیں نہیں ملے گی۔

9495 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ) (الانفال: 41) قَالَ: الْمَخِيطُ مِنَ الشَّيْءِ

٭٭ مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم لوگ یہ بات جان لو کہ تم جو کچھ بھی غنیمت کے طور پر حاصل کرتے ہو''۔

تو مجاہد نے کہا کہ اُس ''جو کچھ'' میں سوئی بھی شامل ہوگی۔

9496 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْقُرَى وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى فَرَسِهِ، وَجَائَهُ رَجُلٌ مِنْ بَلْقِينَ وَقَالَ: اسْتُشْهِدَ غُلَامُكَ اَوْ قَالَ: مَوْلَاكَ فُلَانٌ قَالَ: بَلْ هُوَ الْاٰنَ يُجَرُّ اِلَى النَّارِ فِي عَبَائَةٍ غَلَّهَا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

٭٭ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' آپ اُس وقت وادیٔ قریٰ میں موجود تھے' آپ اپنے گھوڑے پر ٹھہرے ہوئے تھے' بلقین سے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: آپ کا فلاں غلام شہید ہو گیا ہے! (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ وہ اب اپنی اُس عباء کو پہن کر جہنم کی طرف گھسیٹ کر لے جایا جا رہا ہے جس عباء کے بارے میں اُس نے اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ خیانت کی تھی۔

9497 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنَ عَلَّقَهُ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُونَهُ، فَاضْطُرَّ اِلَى سَمُرَةٍ فَخَطَفَتْ رِدَائَهُ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَوَقَفَ فَقَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ رِدَائِي. اَتَخْشَوْنَ عَلَيَّ الْبُخْلَ؟ فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُوا بَخِيلًا، وَلَا جَبَانًا، وَلَا كَذَّابًا

٭٭ محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں: اُن کے والد نے اُنہیں یہ بات بتائی ہے کہ وہ ایک مرتبہ غزوۂ حنین سے واپسی کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' کچھ دیہاتیوں نے آپ سے چیزیں مانگنا شروع کیں اور آپ کو ببول کے ایک درخت کی طرف جانے پر مجبور کر دیا' اُنہوں نے آپ کی چادر کھینچ لی' آپ اُس وقت اپنی سواری پر سوار تھے' آپ ٹھہر گئے' آپ نے فرمایا: میری چادر مجھے واپس کرو! کیا تم لوگ میری طرف سے کنجوسی کے اندیشہ کا شکار ہو؟ اگر ان کانٹے دار درختوں جتنی نعمتیں ہوں تو میں وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دوں گا' تم مجھے کنجوس' یا بزدل' یا جھوٹا نہیں پاؤ گے۔

9498 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ عِنْدَ قَسْمِ الْخُمُسِ اَتَاهُ رَجُلٌ يَسْتَحِلُّهُ خِيَاطًا اَوْ مَخِيطًا، فَقَالَ: رُدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيطَ فَاِنَّ الْغُلُولَ عَارٌ وَنَارٌ

وَشَنَارٌ قَالَ: ثُمَّ رَفَعَ شَعَرَاتٍ اَوْ وَبَرَةً مِنْ بَعِيرِهٖ فَقَالَ: مَا لِيْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، وَلَا مِثْلَ هٰذِهٖ اِلَّا الْخُمُسَ وَهُوَ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ

✲✲ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مالِ خمس تقسیم کر رہے تھے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے آپ سے سوئی یا دھاگہ کو اپنے پاس رکھنے کی اجازت لینا چاہی تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ سوئی اور دھاگہ مجھے واپس کر دو! کیونکہ یہ خیانت شرمندگی آگ اور شرمندگی کا باعث ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے اونٹ کے کچھ بال اُٹھائے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو مالِ غنیمت کے طور پر جو کچھ عطا کرتا ہے اُس میں سے میرے لیے اتنا کچھ لینا بھی جائز نہیں ہے البتہ خمس کا حکم مختلف ہے اور وہ بھی تم لوگوں کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

9499 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ

✲✲ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو اور حرام مال میں سے دیئے گئے صدقہ کو قبول نہیں کرتا''۔

9500 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: "اَرْبَعٌ فِيْ اَرْبَعٍ لَا يُقْبَلْنَ فِيْ حَجٍّ، وَلَا عُمْرَةٍ، وَلَا جِهَادٍ، وَلَا صَدَقَةٍ: الْخِيَانُ، وَالسَّرِقَةُ، وَالْغُلُوْلُ، وَمَالُ الْيَتِيْمِ"

✲✲ ابو مسلم خولانی بیان کرتے ہیں: چار چیزیں چار چیزوں میں ہیں: حج یا عمرے یا جہاد یا صدقے میں (ادائیگی کے لیے) چوری خیانت اور یتیم کا مال قبول نہیں ہوگا۔

9501 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ الْاَنْصَارِيَّ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَا عُمْرَةَ مَوْلَى الْاَنْصَارِ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ فَمَاتَ رَجُلٌ مِنْ اَشْجَعَ، فَلَمْ يُصَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فِيْ مَتَاعِهٖ، فَوَجَدُوْا فِيْهِ خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُوْدَ مَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ

✲✲ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: محمد بن یحییٰ بن حبان انصاری نے اُنہیں بتایا کہ انصار کے ایک غلام ابو عمرہ نے اُنہیں یہ بات بتائی کہ اُنہوں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم خیبر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اشجع قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم ﷺ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی' لوگوں نے جا کر اُس کے ساز و سامان کا جائزہ لیا تو اُنہیں اُس میں یہودیوں کا مخصوص قسم کا ایک ہار ملا جس کی قیمت دو درہم بھی نہیں تھی۔

9502 - حدیث نبوی: قَالَ: وَاَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، اَنَّ

اَبَا عَمْرَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يُحَدِّثُ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

9593 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنَ اَتَى الْقَبَائِلَ فِي مَنَازِلِهِمْ، يَدْعُو لَهُمْ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ، فَتَرَكَ قَبِيلَةً مِنْ تِلْكَ الْقَبَائِلِ لَمْ يَاْتِهَا، وَاِنَّهُمُ الْتَمَسُوا فِيهِمْ، فَوَجَدُوا فِي بَرْذَعَةِ رَجُلٍ عِقْدًا مِنْ جَزْعٍ قَدْ غَلَّهُ، ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِمْ كَمَا يُصَلِّي عَلَى الْمَيِّتِ

✵✵ عبداللہ بن مغیرہ بن ابو بردہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ غزوۂ حنین کے موقع پر مختلف قبائل کے پاس ان کی رہائشی جگہوں میں تشریف لے جاتے تھے اور اُن کے لیے دعا کرتے تھے' اُنہیں سلام کرتے تھے لیکن آپ نے اُن میں سے ایک قبیلہ کو ترک کر دیا' آپ اُن لوگوں کے پاس تشریف نہیں لے گئے' اُن لوگوں نے اپنے درمیان تلاشی لی تو اُن کو ایک شخص کے سامان میں پتھروں سے بنا ہوا ہار ملا' جسے اُس نے خیانت کے طور پر حاصل کیا تھا (جب لوگوں نے یہ چیز پالی) تو نبی اکرم ﷺ اُن لوگوں کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اُن لوگوں (یعنی اس قبیلہ والوں) کے لیے اس طرح دعائے رحمت کی جس طرح آپ کسی میت کے لیے دعائے رحمت کرتے تھے۔

9504 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ رَجُلٌ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ كَرْكَرَةُ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَلَيْهِ كِسَاءً قَدْ غَلَّهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے ساز وسامان کا نگران تھا' اُس کا نام کرکرہ تھا' اُس کا انتقال ہوگیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جہنم میں ہے! لوگ گئے اور جا کر اُس کا جائزہ لیا' تو انہیں اُس کے سامان میں ایک چادر ملی' جسے اُس نے خیانت کے طور پر حاصل کیا تھا۔

9505 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي رَجُلٍ كَانَ يُمْسِكُ بِرَاْسِ دَابَّتِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ: اسْتُشْهِدَ فُلَانٌ فَقَالَ: اِنَّهُ الْاٰنَ يَتَقَلَّبُ فِي النَّارِ قِيلَ: وَلِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ: غَلَّ شَمْلَةً يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي اَخَذْتُ شِرَاكَيْنِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ: شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کے بارے میں عرض کی گئی جس نے جنگ میں اپنی سواری کے سر کو پکڑ رکھا تھا کہ فلاں نے جامِ شہادت نوش کر لیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تو جہنم میں اُلٹ پلٹ ہو رہا ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کیوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے غزوۂ بدر میں ایک چادر کی خیانت کی تھی۔ تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے فلاں دن دو تسمے حاصل کیے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ..

دونوں آگ سے بنے ہوئے تسمے ہیں۔

9506 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بنِ دِينَارٍ قَالَ: اَتَى رَجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ فُلَانًا غَلَّ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَىْ فُلَانُ، هَلْ فَعَلْتَ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرَّجُلِ الَّذِى اَخْبَرَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، احْفُرُوا هَاهُنَا، فَحَفَرُوا فَاسْتَخْرَجُوا قَطِيفَةً فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اسْتَغْفِرْ لَهُ فَقَالَ: دَعُونَا مِنْ اَبِىْ خَرْءٍ، يَعْنِى الْعَذِرَةَ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک شخص غزوۂ اُحد کے دن نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں شخص نے فلاں' فلاں خیانت کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے اُس دوسرے شخص سے دریافت کیا: اے فلاں! کیا تم نے کچھ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کی طرف دیکھا جس نے آپ کو اطلاع دی تھی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ فلاں جگہ کو کھود یں! لوگوں نے اُس جگہ کو کھودا تو اُنہیں اُس جگہ ایک چادر ملی۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! آپ اس کے لیے دعائے مغفرت کیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس گندگی والے شخص کے حوالے سے ہمیں ایسے ہی رہنے دو۔

9507 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ فِىْ قَوْلِهِ: " (اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ) (آل عمران: **162**) قَالَ: مَنْ غَلَّ

✵✵ ضحاک بن مزاحم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ کہا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی پیروی کرتا ہے کیا وہ اس کی مانند ہو سکتا ہے جو اللہ کی ناراضگی لے کر واپس آتا ہے''۔

ضحاک کہتے ہیں: اس سے مراد: مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والا شخص ہے۔

بَابُ كَيْفَ يُصْنَعُ بِالَّذِى يَغُلُّ

باب: جو شخص خیانت کرتا ہے اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

9508 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ يُؤْمَرُ بِالرَّجُلِ اِذَا غَلَّ فَيُحَرَّقُ رَحْلُهُ، وَيُحْرَمُ نَصِيبَهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: پہلے جب کوئی شخص خیانت کرتا تھا تو اس کے پالان کو جلا دیا جاتا تھا اور مالِ غنیمت میں سے اس کے حصے سے محروم کر دیا جاتا تھا۔

9509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: كَانَ يُؤْمَرُ بِالرَّجُلِ اِذَا غَلَّ يُؤْمَرُ بِرَحْلِهِ، فَيُبْرَزُ، فَيُحَرَّقُ قَالَ: وَقَالَ عَمْرٌو، عَنِ الْحَسَنِ: وَيُحْرَمُ نَصِيبَهُ مِنَ الْمَغْنَمِ

٭٭ یونس بن عبید بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص مالِ غنیمت میں خیانت کرتا تھا تو اس کے پالان کو نمایاں کر کے جلا دیا جاتا تھا۔

حسن بصری نے یہ بات نقل کی ہے: اسے مالِ غنیمت میں سے اس کے حصے سے محروم کر دیا جاتا تھا۔

9510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ شَهِدَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ يَتْبَعُ غَلًّا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فِي اَرْضِ الرُّومِ، فَاسْتُفْتِيَ فِيهِ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَرَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ، فَكُلُّهُمْ اَشَارُوا: اَنْ يُجْلَدَ جَلْدًا وَجِيعًا، وَيُجْمَعُ مَتَاعُهُ اِلَّا الْحَيَوَانَ فَيُحَرَّقُ، ثُمَّ يُخَلَّى سَبِيلُهُ فِي سَرَاوِيلِهِ، وَيُعْطَى سَيْفُهُ قَطُّ

٭٭ صالح بن محمد بیان کرتے ہیں: وہ زیاد نامی ایک شخص کے پاس موجود تھے، جو روم کی سرزمین پر اللہ کی راہ میں مالِ غنیمت میں خیانت کا مرتکب ہوا، اس شخص کے بارے میں سالم بن عبد اللہ، عمر بن عبد العزیز اور رجاء بن حیوہ سے دریافت کیا گیا تو ان سب نے یہی جواب دیا: اسے کوڑے لگائے جائیں، اور جانور کے علاوہ اس کے سارے سامان کو جلا دیا جائے۔ اسے صرف بنیادی لباس اور تلوار دی جائے۔

9511 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: يُجْمَعُ رَحْلُهُ فَيُحْرَقُ

٭٭ مکحول فرماتے ہیں: اس کا سامان اکٹھا کر کے جلا دیا جائے۔

9512 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مکحول سے منقول ہے۔

9513 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ تُبْتَلُونَ بِهِمْ، وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِذَا جَاءُوكُمْ يُبْرِقُونَ وَيُرَجِّعُونَ، وَيَصِيحُونَ فَالْاَرْضَ الْاَرْضَ جُلُوسًا، ثُمَّ تَقُولُوا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّهُمْ، نَوَاصِينَا وَنَوَاصِيهِمْ بِيَدِكَ، وَاِنَّمَا تَقْتُلُهُمْ اَنْتَ، فَاِذَا دَنَوْا مِنْكُمْ فَثُورُوا اِلَيْهِمْ، وَاعْلَمُوا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ الْبَارِقَةِ"

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ! دشمن کا سامنا کرنے کی آرزو نہ کرو، کیونکہ تمہیں نہیں معلوم ہو سکتا ہے تمہیں ان کے حوالے سے آزمایا جائے، تم اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو اور جب وہ تلواریں لہراتے ہوئے اور چیخ و پکار کرتے ہوئے آئیں تو تم زمین پر بیٹھ جاؤ اور یہ دعا کرو:

''اے اللہ! اے ہمارے اور ان کے پروردگار! ہماری اور ان کی پیشانیاں تیرے دست قدرت میں ہے، انہیں تو نے ہی موت دینی ہے''۔

جب دشمن تمہارے قریب پہنچ جائے تو تم اس پر حملہ کر دو۔ یاد رکھنا جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

9514 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، كَاتِبِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفَى، اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ حِينَ سَارَ اِلَى الْحَرُورِيَّةِ يُخْبِرُهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ، حَتّٰى اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ، قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِنْ لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ وَذَكَرَ اَيْضًا اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فِي مِثْلِ ذٰلِكَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّهُمْ، وَنَحْنُ عِبَادُكَ، وَهُمْ عِبَادُكَ، وَنَوَاصِينَا وَنَوَاصِيهِمْ بِيَدِكَ، وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ،

** موسیٰ بن عقبہ نے ابونضر نامی ایک صاحب کا یہ بیان نقل کیا ہے' جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ نامی ایک صحابی کے دست راست تھے' کہ انہوں نے عمر بن عبیداللہ کو خط لکھا جب وہ حروریہ کی طرف روانہ ہونے کے لگے تھے اور انہیں اس بارے میں بتایا کہ نبی اکرم ﷺ اپنی ایک جنگ کے دوران انتظار کر رہے تھے یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! دشمن کا سامنا کرنے کی آرزو نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو' اگر تمہارا دشمن سے سامنا ہو جائے' تو تم صبر سے کام لو اور یہ بات جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے''۔

پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے دعا کی:

''اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے' بادلوں کو چلانے والے' (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کرنے والے' تو اُن لوگوں کو پسپا کر دے اور اُن کے خلاف ہماری مدد کر''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی مانند دعا کی اور ساتھ میں یہ بھی کہا:

''اے اللہ! اے ہمارے اور اُن کے پروردگار! ہم بھی تیرے بندے ہیں اور وہ بھی تیرے بندے ہیں' ہماری اور اُن کی پیشانیاں تیرے دستِ قدرت میں ہیں' تو اُن کے خلاف ہماری مدد فرما''۔

9515 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي كَاتِبُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي اَوْفَى اِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ اَبِي اَوْفَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ

** یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

9516 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي اَوْفَى يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ: اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ

مُجْرِيَ السَّحَابِ، هَازِمَ الْاَحْزَابِ، اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ، وَزَلْزِلْهُمْ

* * حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب کے موقع پر دعا کی:

''اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے' جلدی حساب لینے والے' بادلوں کو چلانے والے' (دشمن کے)لشکروں کو پسپا کرنے والے' اے اللہ! تو ان کو پسپا کردے اور انہیں ہلا کے رکھ دے''۔

9517 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: كَانَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي، وَبِكَ اَحُولُ وَبِكَ اَصُولُ، وَبِكَ اُقَاتِلُ

* * ابومجلز بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دشمن کے سامنے جاتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو ہی میرا دست و بازو اور میری مدد ہے' تیری ہی مدد روکتا ہوں اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جنگ میں حصہ لیتا ہوں''۔

9518 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاثْبُتُوا، وَاذْكُرُوا اللّٰهَ، وَاِنْ اَجْلَبُوا وَصَاحُوا فَعَلَيْكُمْ بِالصَّمْتِ

* * حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم دشمن کا سامنا کرنے کی آرزو نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو' جب تمہارا اُس سے سامنا ہو جائے تو تم ثابت قدم رہو اور اللہ کا ذکر کرو' اگر وہ لوگ چیخ و پکار کریں' تو تم پر خاموش رہنا لازم ہے''۔

بَابُ الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ

باب: جنگ کے دن راہِ فرار اختیار کرنا

9519 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ؟ قَالَ: الْفَارُّ غَيْرُ الْمُتَحَرِّفِ لِلْقِتَالِ، وَلَا الْمُتَحَيِّزُ لِلْفِئَةِ قَوْلَ اللّٰهِ، قُلْتُ: اِنْ فَرَّ رَجُلٌ فِي غَيْرِ زَحْفٍ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ، اِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الزَّحْفِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: زحف سے فرار حاصل کرنا کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ شخص جو لڑائی میں حصہ لینے سے منہ نہ پھیرے اور اپنی جماعت کو تنگی کا شکار نہ کرے۔ میں نے دریافت کیا: اگر کوئی شخص بڑے لشکر کے علاوہ میں راہِ فرار اختیار کرتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ حکم بڑے لشکر کے لیے ہے۔

9520 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: (اِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا)

(الأنفال: 15) حَتّٰـى (وَبِئْسَ الْمَصِيرِ) (البقرة: 126) قَالَ: "يَـرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ فِـىْ يَوْمِ بَدْرٍ، اَلَا تَرَى اَنَّهُ يَقُوْلُ: (وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ) (الأنفال: 16) "

✵✵ قتادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''اور جب تم اُن لوگوں کا سامنا کرو جنہوں نے کفر کیا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور بُرا ٹھکانہ''۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگ اس بات کے قائل تھے کہ یہ غزوۂ بدر کے موقع کے بارے میں نازل ہوا تھا' کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

''تو اُس دن جو شخص اُن میں سے پیٹھ پھیر لے''۔

9521 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: اِنَّمَا كَانَ هٰذَا يَوْمَ بَدْرٍ، وَلَمْ يَكُنْ لِلْمُسْلِمِينَ فِئَةٌ يَنْحَازُونَ اِلَيْهَا

✵✵ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: یہ غزوۂ بدر کے بارے میں ہے کیونکہ اس وقت مسلمانوں کے لیے کمک کے طور پر کوئی گروہ موجود نہیں تھا' جس کی طرف وہ پلٹ کر جاتے۔

9522 - اقوالِ تابعین: عَبْـدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا عُبَيْدٍ الثَّقَفِيَّ اسْتَعْمَلَهُ عُمَرُ عَلٰى جَيْشٍ فَقُتِلَ فِيْ اَرْضِ فَارِسَ هُوَ وَجَيْشُهُ، فَقَالَ عُمَرُ: لَوِ انْحَازُوا اِلَيَّ كُنْتُ لَهُمْ فِئَةً

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوعبید ثقفی کو ایک لشکر کا امیر مقرر کیا' وہ فارس کی سرزمین پر مارے گئے' وہ بھی اور اُن کا لشکر بھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ میری طرف پلٹ کر آ جاتے' تو میں اُن کے لیے کمک ثابت ہوتا۔

9523 - آثارِ صحابہ: عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ، عَـنِ ابْـنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ: اَنَا فِئَتُكُمْ فَمَنِ انْحَازَ مِنْكُمْ فَاِلَى الْجُيُوشِ

✵✵ ابوزبیر نے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے فرمایا: میں تمہاری کمک ہوں' تم میں سے جو شخص پلٹ کر آئے' تو وہ بڑے لشکر کی طرف چلا جائے۔

9524 - آثارِ صحابہ: عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اَنَا فِئَةُ كُلِّ مُسْلِمٍ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر مسلمان کیلئے کمک ہوں۔

9525 - آثارِ صحابہ: عَبْـدُ الـرَّزَّاقِ، عَـنِ ابْـنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: " جُعِلَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عَلَى الرَّجُلِ عَشَرَةٌ مِنَ الْكُفَّارِ فِيْ قَوْلِهِ: (اِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَـكُـنْ مِـنْـكُـمْ اَلْفٌ يَـغْلِبُوا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ) فَاِنْ لَقِيَ رَجُلٌ رَجُلَيْنِ فَفَرَّ اَوْ رَجُلًا فَفَرَّ فَهِيَ كَبِيرَةٌ، وَاِنْ لَقِيَ ثَلَاثَةً فَفَرَّ مِنْهُمْ فَلَا بَاْسَ "

✷✷ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا ہے: مسلمانوں میں سے ہر ایک فرد کے مقابلہ میں دس (یہاں شاید متن میں کچھ غلطی ہے) کافر برابر قرار دیئے گئے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

''اگر اُن میں سے صبر کرنے والے ایک سو لوگ ہوں' تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے اور تم میں سے ایک ہزار لوگ ہوں' تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آ جائیں گے''۔

تو اگر کوئی شخص دو آدمیوں کا سامنا کر کے راہِ فرار اختیار کرے' یا ایک آدمی کا سامنا کر کے راہِ فرار اختیار کرے تو یہ گناہ کبیرہ ہوگا' لیکن اگر کوئی شخص تین آدمیوں کا سامنا کرے (یعنی اپنے سے تین گنا لشکر کا سامنا کرے) اور پھر فرار ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

9526 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ فِي قَوْلِهِ: (اِنْ يَكُنْ مِنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ) (الأنفال: 65) قَالَ: كَانَ هَذَا وَاجِبًا عَلَيْهِمْ اَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ فَخَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُمْ،

✷✷ ضحاک بن مزاحم' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''اگر تم میں سے بیس لوگ ہوں' جو صبر کرنے والے ہوں''۔

ضحاک فرماتے ہیں: پہلے اُن لوگوں پر یہ بات واجب تھی کہ دس کے مقابلہ میں ایک شخص فرار اختیار نہیں کر سکتا' پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر تخفیف کر دی۔

9527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

✷✷ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

باب: جہاد کی فضیلت

9528 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهَا الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَكُونُ كَهَيْئَتِهَا اِذَا اُصِيبَتْ، يَفْجُرُ دَمًا قَالَ: اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ "

✷✷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں مسلمان شخص کو جو بھی زخم لگتا ہے تو وہ (قیامت کے دن) اسی حالت میں ہوگا جب وہ زخم اُسے لگا تھا' یعنی اُس سے خون بہہ رہا ہوگا''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اُس کا رنگ تو خون کے رنگ جیسا ہوگا لیکن اُس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی۔

9529 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي مَا قَعَدْتُّ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلُهُمْ، وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَتَّبِعُوْنِي، وَلَا تَطِيبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي

✻ ✻ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اللہ کی راہ میں لڑی جانے والی کسی بھی جنگ میں' پیچھے نہ رہتا لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں اُن سب کو سواریاں فراہم کروں اور اُن لوگوں کے پاس بھی اتنی گنجائش نہیں ہے کہ وہ میرے ساتھ آئیں اور وہ لوگ اس بات سے بھی خوش نہیں ہوں گے کہ میں چلا جاؤں اور وہ بیٹھے رہ جائیں''۔

9530 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ - وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيلِهِ - كَالْقَائِمِ الصَّائِمِ، وَتَكَفَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيلِهِ اَنْ يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ يُرْجِعَهُ سَالِمًا بِمَا اَصَابَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ

✻ ✻ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مثال ایسے ہے' ویسے اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون شخص اُس کی راہ میں جہاد کر رہا ہے (تو اُس کی مثال ایسے ہے) جیسے کوئی شخص نفلی نمازیں ادا کرتا رہے اور نفلی روزے رکھتا رہے' اپنی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ بات ذمہ لی ہے کہ یا تو اُسے موت دے کر اُسے جنت میں داخل کر دے گا' یا پھر اُسے سلامتی کے ساتھ واپس لے آئے گا اور اُسے اجر اور غنیمت حاصل ہوں گے''۔

9531 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُلِمَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْمَى، رِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ وَلَوْنُهُ لَوْنُ الدَّمِ

✻ ✻ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو اللہ کی راہ میں زخمی کیا جائے گا وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُس کا خون بہہ رہا ہوگا جس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی اور جس کا رنگ خون کے رنگ کی مانند ہوگا''۔

9532 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي، وَلَا اَجِدُ مَا

اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ، مَا خَرَجَتْ سَرِيَّةٌ تَغْزُو فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا وَاَنَا مَعَهُمْ، وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، ثُمَّ اُحْيَى، ثُمَّ اُقْتَلُ، ثُمَّ اُحْيَى، ثُمَّ اُقْتَلُ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر ایسا نہ ہوتا کہ اہلِ ایمان میں سے کچھ لوگ میرے پیچھے رہ جانے سے خوش نہیں رہیں گے اور میرے پاس اتنی گنجائش بھی نہیں ہے کہ میں اُنہیں سواریاں فراہم کروں تو اللہ کی راہ میں حصہ لینے کے لیے جو بھی جنگی مہم روانہ ہوتی' تو میں بھی اُن لوگوں کے ساتھ جاتا' اللہ کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ مجھے اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے' پھر زندہ کیا جائے' پھر مجھے شہید کر دیا جائے' پھر زندہ کر دیا جائے' پھر شہید کر دیا جائے''۔

9533 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيسَ قَالَ: قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: الْقَتْلُ يَغْسِلُ الدَّرَنَ، وَالْقَتْلُ قَتْلَانِ كَفَّارَةٌ وَدَرَجَةٌ

✽✽ ابوادریس بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتل ہونا میل کو دھو دیتا ہے اور قتل ہونا دو طرح سے ہوتا ہے: کفارہ کے لیے اور درجات کی بلندی کے لیے۔

9534 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا قَاتَلَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فُوَاقَ نَاقَةٍ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ اَوْ قُتِلَ فَلَهُ اَجْرُ شَهِيدٍ، وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً، فَاِنَّهُ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ، لَوْنُهَا كَالزَّعْفَرَانِ، وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ، وَمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَعَلَيْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ

✽✽ مالک بن یخامر بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو بتایا کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو مسلمان شخص اللہ کی راہ میں اتنی دیر جنگ میں حصہ لیتا ہے' جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے' تو ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کرتا ہے اور پھر وہ طبعی موت مر جاتا ہے' یا شہید ہوتا ہے تو اُسے شہید کا سا اجر ملتا ہے اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں زخم لگتا ہے' یا کوئی حادثہ لاحق ہوتا ہے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو وہ پہلے سے زیادہ بڑا ہوگا' اُس کی رنگت زعفران جیسی ہوگی اور اُس کی خوشبو مشک کی مانند ہوگی اور جو شخص اللہ کی راہ میں نکلتا ہے' اُس پر شہداء کی مہر لگا دی جاتی ہے''۔

9535 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ، اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ، تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ، وَلَهَا الدُّنْيَا اِلَّا الْقَتِيلَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ

فَيُقْتَلُ مَرَّةً وَاحِدَةً

* * کثیر بن مرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو یہ حدیث بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"روئے زمین پر موجود ہر انسان کے لیے مرنے کے بعد جو کچھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ملنا ہے وہ زیادہ بہتر ہوتا ہے اور اُسے یہ بات پسند نہیں آئے گی کہ وہ دوبارہ تمہاری طرف واپس آئے خواہ اُسے پوری دنیا ہی مل جائے البتہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ دنیا میں واپس آئے اور اُسے ایک مرتبہ پھر شہید کیا جائے"۔

9536 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: بَلَغَنِي عَنِ الثِّقَةِ: اَنَّ الْغَازِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ عَدَدَ مَا خَلَّفَ وَرَائَهُ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ، وَاَهْلِ الذِّمَّةِ، وَالْبَهَائِمِ يُجْرِي عَلَيْهِ بِعَدَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قِيرَاطٌ قِيرَاطٌ، كُلَّ لَيْلَةٍ مِثْلُ الْجَبَلِ اَوْ قَالَ مِثْلُ اُحُدٍ

* * اسحاق بن رافع بیان کرتے ہیں: ایک ثقہ راوی کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے: جب کوئی غازی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو وہ اپنے پیچھے اہلِ قبلہ میں سے اہلِ ذمہ میں سے اور جانوروں میں سے اور ہر اُس چیز میں سے جس پر کسی گنتی کا اطلاق ہو سکتا ہے اُن میں سے (جو کچھ بھی پیچھے چھوڑتا ہے ان میں سے) ہر ایک فرد کی جگہ اُس غازی کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور ہر رات میں ایک پہاڑ جتنا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُحد پہاڑ جتنا ثواب ملتا ہے۔

9537 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: مَثَلُ الْغَازِي مِثْلُ الَّذِي يَصُومُ الدَّهْرَ، وَيَقُومُ اللَّيْلَ

* * حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غازی کی مثال اُس شخص کی مانند ہے جو باقاعدگی سے روزہ رکھتا رہے اور رات بھر نوافل ادا کرتا رہے۔

9538 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ قَالَ: كَانَ يُصَدِّقُ قَوْلَهُ فِعْلَهُ، وَكَانَ يَخْطُبُنَا فَيَقُولُ: اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ مَا اَحْسَنَ اَثَرَ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ، لَوْ تَرَوْنَ مَا اَرَى مِنْ اَخْضَرَ وَاَصْفَرَ، وَفِي الرِّحَالِ مَا فِيهَا قَالَ: كَانَ يُقَالُ: "اِذَا صُفَّ النَّاسُ لِلْقِتَالِ اَوْ صُفُّوا فِي الصَّلَاةِ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَاَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَاَبْوَابُ النَّارِ، وَزُيِّنَ حُورُ الْعِينِ، فَاطَّلَعْنَ فَاِذَا هُوَ اَقْبَلَ قُلْنَ: اللّٰهُمَّ انْصُرْهُ، وَاِذَا هُوَ اَدْبَرَ احْتَجَبْنَ مِنْهُ، وَقُلْنَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، فَانْهَكُوا وُجُوهَ الْقَوْمِ، فِدًى لَكُمْ اَبِي وَاُمِّي، وَلَا تُخْزُوا الْحُورَ الْعِينَ قَالَ: فَاَوَّلُ قَطْرَةٍ تَنْضَحُ مِنْ دَمِهِ يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلَهُ قَالَ: وَتَنْزِلُ اِلَيْهِ ثِنْتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ تَمْسَحَانِ التُّرَابَ عَنْ وَجْهِهِ، وَتَقُولَانِ: قَدْ آنَ لَكَ، وَيَقُولُ هُوَ: قَدْ آنَ لَكُمَا، ثُمَّ يُكْسَى مِائَةَ حُلَّةٍ لَيْسَ مِنْ نَسْجِ بَنِي آدَمَ، وَلَكِنْ مِنْ نَبْتِ الْجَنَّةِ لَوْ وُضِعَتْ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ وَسِعَتْهُ قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: اُنْبِئْتُ

اَنَّ السُّيُوفَ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قِيلَ: يَا فُلَانُ هَذَا نُورُكَ، وَيَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ لَا نُورَ لَكَ "

✵✵ یزید بن شجرہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک ایسے شخص ہیں' جن کا قول اُن کے فعل کی تصدیق کرتا ہے' اُنہوں نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ فرمایا: تم لوگ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا دھیان تو کرو' اُس نے تم پر کتنی بہترین نعمتیں کی ہیں' کاش کہ تم بھی وہ چیز دیکھ سکتے' جو میں سبز اور زرد چیزوں کے حوالے سے دیکھ رہا ہوں اور جو پالانوں میں اور جو کچھ اُن کے اندر ہے' اُن کے حوالے سے دیکھ رہا ہوں''۔

اُنہوں نے بتایا کہ یہ بات کہی جاتی ہے:

''جب جہاد کے لیے لوگوں کی صف بندی کی جاتی ہے' یا نماز کے لیے لوگوں کی صف بندی کی جاتی ہے' تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' حورِعین کو آراستہ کر دیا جاتا ہے' وہ جھانک کر یہ کہتی ہیں: اے اللہ! تو ان کی مدد کر۔ پھر جو شخص پیٹھ پھیر لیتا ہے وہ حوریں اُس سے پردہ کر لیتی ہیں اور یہ کہتی ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے! تو میرے ماں باپ تم لوگوں پر قربان ہوں! تم دشمن پر حملہ کرو اور تم حورِعین کو رسوا نہ کرنا۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ خون کا جو پہلا قطرہ نیچے گرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس آدمی کے کیے ہوئے عمل میں سے ہر ایک چیز کو معاف کر دیتا ہے' راوی کہتے ہیں: پھر دو حوریں اُتر کر اُس شخص کے پاس آتی ہیں اور اُس کے چہرے سے مٹی کو پونچھتی ہیں اور کہتی ہیں: (شاید یہاں متن میں لفظ غلط نقل ہوا ہے) ہم تمہارے لیے ہیں' وہ شخص کہتا ہے: میں تم دونوں کے لیے ہوں' پھر اُس شخص کو ایک سو حُلّے پہنائے جاتے ہیں جو اولادِ آدم کے بنائے ہوئے حُلّوں کی مانند نہیں ہوتے' بلکہ جنت سے بنائے گئے ہوتے ہیں' اگر اُنہیں دو انگلیوں کے درمیان رکھا جائے تو وہ اُن کے اندر بھی سما جائیں''

اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ یہ بات کہی جاتی ہے: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ تلواریں جنت کی کنجیاں ہیں' جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ کہا جائے گا: اے فلاں! یہ تمہارا نور ہے' اے فلاں بن فلاں! تمہارے پاس کوئی نور نہیں ہے''۔

9539 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: حَدَّثَنَا بَعْضُ الصَّحَابَةِ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ، قُتِلَ اَوْ مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ بَلَغَ الْعَدُوَّ اَوْ قَصُرَ كَانَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ، وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كُلِمَ كَلْمَةً جَائَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِيحُهَا مِثْلُ الْمِسْكِ، وَلَوْنُهَا مِثْلُ الزَّعْفَرَانِ

✵✵ مکحول بیان کرتے ہیں: بعض صحابہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص ایک اونٹنی کا دودھ دوہنے کے وقت' جتنے وقت کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتا ہے' تو پھر وہ شہید ہو' یا طبعی موت مرے' وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص ایک تیر پھینکتا ہے' خواہ وہ دشمن تک پہنچے' یا نہ پہنچے تو یہ غلام آزاد کرنے کے مترادف ہوتا ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جاتا ہے' تو یہ چیز قیامت کے دن اُس کے لیے نور کا

باعث ہوگی اور جس شخص کو کوئی زخم لاحق ہوتا ہے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اُس زخم کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی اور اُس کا رنگ زعفران کی مانند ہوگا''۔

9540 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: "اِذَا الْتَقَى الصَّفَّانِ اُهْبِطَتِ الْحُورُ الْعِينُ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا، فَاِذَا رَاَيْنَ الرَّجُلَ يَرْضَيْنَ مَقْدِمَهُ قُلْنَ: اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاِنْ نَكَصَ احْتَجَبْنَ عَنْهُ، فَاِنْ هُوَ قُتِلَ نَزَلَتَا اِلَيْهِ، فَمَسَحَتَا التُّرَابَ عَنْ وَجْهِهِ، وَقُلْنَ: اللّٰهُمَّ عَفِّرْ مَنْ عَفَّرَهُ، وَتَرِّبْ مَنْ تَرَّبَهُ"

✽✽ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: جب دو صفیں ایک دوسرے کے مدمقابل آتی ہیں' تو حورِعین آسمانِ دنیا پر آجاتی ہیں' جب وہ کسی شخص کو دیکھتی ہیں کہ وہ پیش قدمی کرنے لگا ہے تو یہ کہتی ہیں: اے اللہ! تو اسے ثابت قدم رکھنا! اگر وہ شخص پلٹ جائے تو وہ اُس سے حجاب کر لیتی ہیں اور اگر وہ شہید ہو جائے تو وہ دونوں اُتر کر اس کی طرف آتی ہیں اور وہ دونوں اُس کے چہرے سے مٹی کو پونچھتی ہیں اور یہ کہتی ہیں: اے اللہ! تو اُسے خاک آلود کر دے' جس نے اسے خاک آلود کیا۔ اور اس شخص کو مٹی میں ملا دے جس نے اسے مٹی میں ملایا۔

9541 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ اَبِیْ سَعِيدٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: الْمُكَاتَبُ مُعَانٌ، وَالنَّاكِحُ مُعَانٌ، وَالْغَازِی مُعَانٌ، ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ مَا اَصَابَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ، حَتّٰى يَنْكَفِءَ اِلٰى اَهْلِهِ، وَاِنْ مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کتابت کا معاہدہ کرنے والے غلام کی مدد کی جاتی ہے' نکاح کرنے والے شخص کی مدد کی جاتی ہے' جنگ میں حصہ لینے والے شخص کی مدد کی جاتی ہے اور اُس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات ہے کہ وہ یا تو اجر اور غنیمت حاصل کرے گا' یہاں تک کہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس آجائے' یا اگر انتقال کر گیا' تو جنت میں داخل ہوگا۔

9542 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْغَازِی فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ، وَالنَّاكِحُ يُرِيدُ تَعَفَافَ، وَالْمُكَاتَبُ الَّذِی يَنْوِی الْاَدَاءَ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تین لوگوں کی مدد کرنا' اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے' اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے والا شخص' پاکدامنی اختیار کرنے کے لیے نکاح کرنے والا شخص اور ایسا مکاتب غلام جو ادائیگی کی نیت رکھتا ہو''۔

9543 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَدْوَةٌ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوُقُوفُ اَحَدِكُمْ فِی الصَّفِّ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ رَجُلٍ سِتِّينَ سَنَةً

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے) صبح کے وقت جانا یا شام کے وقت جانا' دنیا اور اُس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اور کسی شخص کا صف میں کھڑے ہو جانا' آدمی کے ساٹھ سال تک کی عبادت کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

9544 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ

٭٭ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے (یعنی اُس کے کچھ بال بھی سفید ہو جائیں) تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے لیے نور کا باعث ہو گی اور جو شخص اللہ کی راہ میں کوئی تیر پھینکتا ہے' تو یہ غلام آزاد کرنے کی مانند ہوتا ہے''۔

9545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: "كُنَّا عِنْدَ قَارِءٍ يَقْرَأُ، فَمَرَّ بِهَذِهِ الْآيَةِ: (فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ) (النساء: 95) إِلَى (مَغْفِرَةً وَرَحْمَةً) (النساء: 96) "فَقَالَ لِلْقَارِءِ: قِفْ بَلَغَنِي أَنَّهَا سَبْعُونَ دَرَجَةً بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ سَبْعُونَ عَامًا لِلْجَوَادِ الْمُضَمَّرِ

٭٭ ابومجلز بیان کرتے ہیں: ہم ایک قاری کے پاس موجود تھے' جو تلاوت کر رہا تھا' جب وہ اس آیت پر پہنچا:

''اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والے لوگوں کو فضیلت عطا کی ہے'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور مغفرت اور رحمت''۔

تو اُنہوں نے قاری سے کہا: تم ٹھہر جاؤ! مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اُس کے ستر درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان تربیت یافتہ گھوڑے کے ستر برس کی مسافت طے کرنے جتنا فاصلہ ہے۔

9546 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَسَفْرَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ خَمْسِينَ حِجَّةً

قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَيُدْعَيَنَّ أُنَاسٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَنْقُوصِينَ قَالَ: قِيلَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا الْمَنْقُوصُونَ؟ قَالَ: يُنْقِصُ أَحَدُهُمْ صَلَاتَهُ فِي وُضُوئِهِ وَالْتِفَاتِهِ

٭٭ آدم بن علی شیبانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ کی راہ میں ایک سفر پچاس حج کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بھی بیان کرتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن کچھ لوگوں کو بلوایا جائے گا جو منقوصون ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو اُن سے کہا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! منقوصون کون ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: آدمی اپنی نماز کے حوالے سے وضو میں' یا توجہ میں جو کمی کرتا ہے (ایسے لوگ مراد ہیں۔)

9547 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَأَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَقَوْمًا مَا سَلَكْتُمْ طَرِيقًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا، إِلَّا وَهُمْ مَعَكُمْ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

* * حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تو جب مدینہ منورہ سامنے آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم لوگ بھی جس راستہ سے گزرے اور جس بھی وادی کو تم نے پار کیا تو وہ لوگ تمہارے ساتھ تھے یہ وہ لوگ ہیں جو عذر کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہیں جا سکے''۔

9548 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَخْطَأَ أَوْ أَصَابَ كَانَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ

* * حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے (یعنی اُس کے کچھ بال بھی سفید ہو جائیں) تو یہ چیز قیامت کے دن اُس کے لیے نور کا باعث ہوگی اور جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے تو وہ تیر نشانہ پر لگے یا نہ لگے یہ اُس شخص کے لیے اولادِ اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوتا ہے''۔

9549 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَوْحَةٌ أَوْ غُدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

* * حسن بصری روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں صبح کے وقت یا شام کے وقت رہنا دنیا اور اُس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

بَابُ مَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ

باب: جو شخص شہادت کی دعا مانگے

9550 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ فِي مَدِينَةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* * ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا:

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری راہ میں ایسی شہادت کا سوال کرتا ہوں جو تیرے رسول کے شہر میں ہو''۔

9551 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ، عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: "لِاَنْ اَمُوتَ عَلٰى فِرَاشِي - قَالَ وَاصِلٌ: قَالَ: اَرَاهُ قَالَ: صَابِرًا مُحْتَسِبًا -، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُقْدِمَ عَلٰى قَوْمٍ لا اُرِيْدُ اَنْ يَقْتُلُوْنِيْ قَالَ: اَوَ لَيْسَ اللّٰهُ يَاْتِي بِالشَّهَادَةِ وَالرَّجُلُ عَظِيمُ الْعَنَا عَنْ اَصْحَابِهٖ، مَخْزِيٌّ لِمَكَانِهٖ"

✵✵ معرور بن سوید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں اپنے بستر پر مر جاؤں (راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ شاید روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے (مر جاؤں) یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی قوم کے پاس (لڑائی کے لیے) جاؤں اور میرا یہ ارادہ نہ ہو کہ وہ مجھے شہید کر دیں۔

اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو شہادت سے سرفراز نہیں کر دیتا جب کہ آدمی اپنے ساتھیوں کی طرف بھرپور راغب ہوتا ہے اور اپنے ٹھکانے پر موجود ہوتا ہے۔

9552 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ يَوْمَ اُحُدٍ: "اللّٰهُمَّ اُقْسِمُ عَلَيْكَ اَنْ اَلْقَى الْعَدُوَّ، فَاِذَا لَقِيتُ الْعَدُوَّ يَقْتُلُونِي، ثُمَّ يَبْقُرُوا بَطْنِي، ثُمَّ يُمَثِّلُوا بِي، فَاِذَا لَقِيتُكَ سَاَلْتَنِيْ قُلْتَ: فِيمَ هَذَا؟ ". قَالَ: فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَقُتِلَ، وَفُعِلَ بِهٖ ذٰلِكَ فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: فَاِنِّي لَاَرْجُو اللّٰهَ اَنْ يُبِرَّ آخِرَ قَسَمِهٖ كَمَا اَبَرَّ اَوَّلَهُ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے غزوۂ اُحد کے موقع پر یہ فرمایا: اے اللہ! میں تجھے یہ قسم دیتا ہوں کہ جب میں دشمن کا سامنا کروں تو وہ مجھے قتل کر دیں، پھر وہ میرے پیٹ کو چیر دیں، پھر وہ میرا مثلہ کر دیں اور جب میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تو تُو مجھ سے دریافت کرنا، تو یہ فرمانا: ایسا کیوں ہوا؟ راوی کہتے ہیں: اُن کا دشمن سے سامنا ہوا، وہ شہید کر دیئے گئے اور اُن کے ساتھ یہی کچھ کیا گیا۔

سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے یہ اُمید ہے کہ جس طرح اُس نے اُن کی قسم کے ابتدائی حصہ کو پورا کروایا ہے، اُسی طرح اُس کے آخری حصہ کو بھی پورا فرمائے گا۔

بَابُ اَجْرِ الشَّهَادَةِ

باب: شہادت کا اجر

9553 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِيْ صُوَرِ طُيُوْرٍ بِيضٍ، تَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ " وَقَالَ الْكَلْبِيُّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْ صُوْرَةِ طُيُوْرٍ بِيضٍ تَاْوِي اِلٰى قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ تَحْتَ الْعَرْشِ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ شہداء کی ارواح سفید پرندوں کی شکلوں میں ہوتی ہیں، وہ جنت

کے پھل کھاتی ہیں۔

کلبی نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ (ارواح) سفید پرندوں کی شکل میں ہوتی ہیں اور عرش کے نیچے لٹکی ہوئی قندیلوں میں رہتی ہیں۔

9554 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَاَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ) (آل عمران: 169) اِلٰى (يُرْزَقُونَ) (آل عمران: 169) قَالَ: "اَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ كَطَيْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ، تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَائَتْ قَالَ: فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّكَ اطِّلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُونَ مِنْ شَيْءٍ فَاَزِيدُكُمُوهُ؟ فَقَالُوْا: رَبَّنَا اَلَسْنَا نَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ اَيِّهَا شِئْنَا ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَيْهِمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُونَ مِنْ شَيْءٍ فَاَزِيدُكُمُوهُ؟ قَالُوْا: تُعِيدُ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا فَنُقَاتِلُ فِيْ سَبِيلِكَ، فَنُقْتَلُ مَرَّةً اُخْرَى قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُمْ"

✵✵ مسروق بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''اور جن لوگوں کو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا گیا' تم اُن کے بارے میں ہرگز یہ گمان نہ کرو' یہ آیت یہاں تک ہے:

''اُنہیں رزق دیا جاتا ہے''۔

تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شہداء کی ارواح' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پرندوں کی شکل میں ہوتی ہیں اور وہ عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی قندیلوں میں رہتی ہیں' وہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں' چلی جاتی ہیں' پھر اُن کا پروردگار اُن کی طرف متوجہ ہو کر فرماتا ہے: کیا تمہیں مزید کسی چیز کی طلب ہے؟ تا کہ میں تمہیں مزید عطا کروں۔ تو وہ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! کیا ایسا نہیں ہے کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں آ جا سکتے ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ تیسری مرتبہ اُن کی طرف متوجہ ہو کر دریافت کرتا ہے: کیا تمہیں کسی بات کی خواہش ہے کہ میں تمہیں مزید عطا کروں' تو وہ عرض کرتے ہیں: تُو ہماری ارواح ہمارے جسموں میں لوٹا دے تا کہ ہم تیری راہ میں جہاد میں حصہ لیں اور ہمیں دوبارہ شہید کیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: تو اُن کا پروردگار اُنہیں کوئی جواب نہیں دیتا۔

9555 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ حِينَ قَالَ: "هَلْ تَشْتَهُونَ مِنْ شَيْءٍ فَاَزِيدُكُمُوهُ؟ قَالُوا: تُقْرِءُ نَبِيَّنَا السَّلَامَ، وَتُبَلِّغُهُ اَنْ قَدْ رَضِينَا وَرَضِيَ عَنَّا"

✵✵ ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: تیسری مرتبہ کے بارے میں اُنہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''پروردگار فرماتا ہے: کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے کہ جو میں تمہیں مزید عطا کروں؟ تو اُن لوگوں نے عرض کی: تو ہمارے نبی کو ہمارا سلام پہنچا دینا اور اُن تک یہ پیغام پہنچا دینا کہ ہم راضی ہو گئے ہیں اور پروردگار ہم سے راضی ہو گیا ہے''۔

9556 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ فِي صُوَرِ طَيْرٍ خُضْرٍ مُعَلَّقَةٍ فِي قَنَادِيلِ الْجَنَّةِ يُرْجِعُهَا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ مَعْمَرٌ، وَالْكَلْبِيُّ: اَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ فِي صُوَرِ طُيُورٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ تَاْوِي اِلٰى قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ تَحْتَ الْعَرْشِ، ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* * عبداللہ بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہداء کی ارواح' سبز پرندوں کی شکل میں' جنت کی قندیلوں میں رہتی ہیں' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُن ارواح کو لوٹائے گا''۔

معمر اور کلبی نے یہ بات بیان کی ہے: شہداء کی ارواح' سبز پرندوں کی شکل میں رہتی ہیں' وہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں آتی جاتی ہیں' لیکن وہ عرش کے نیچے لٹکی ہوئی قندیلوں میں رہتی ہیں۔ اُنہوں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

9557 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ تَحَوَّلُ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تُعَلَّقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شہداء کی ارواح' سبز پرندوں کی شکل میں رہتی ہیں اور جنت کے پھلوں کے ساتھ لٹکی رہتی ہیں۔

9558 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي طَيْرٍ بِيضٍ تَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ شہداء کی ارواح سفید پرندوں کی شکل میں ہوتی ہیں اور جنت کے پھل کھاتی ہیں۔

9559 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللّٰهِ تِسْعَ خِصَالٍ - اَنَا اَشُكُّ - يَغْفِرُ اللّٰهُ ذَنْبَهُ فِي اَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ، وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُحَلَّى بِحِلْيَةِ الْاِيمَانِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُؤَمَّنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ، وَيُوضَعُ عَلٰى رَاْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، كُلُّ يَاقُوتَةٍ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنْ حُورِ الْعِينِ، وَيَشْفَعُ فِي سَبْعِينَ اِنْسَانًا مِنْ اَقَارِبِهِ

* * حضرت مقدام بن معدی کرب کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شہید کو نو خصوصیات حاصل ہوتی ہیں: اُس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ساتھ ہی' اللہ تعالیٰ اُس

کے گناہ معاف کر دیتا ہے اُسے جنت میں اُس کا ٹھکانہ دکھا دیتا ہے اُسے ایمان کے زیور سے آراستہ کر دیا جاتا ہے اُسے قبر کے عذاب سے بچالیا جاتا ہے حورعین کے ساتھ اُس کی شادی کر دی جاتی ہے بڑی گھبراہٹ سے اُسے محفوظ کر لیا جاتا ہے اُس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ہر ایک یاقوت دنیا اور اُس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہوتا ہے حورعین سے تعلق رکھنے والی بہتر عورتوں کے ساتھ اُس کی شادی کی جاتی ہے اور اُس کے رشتہ داروں میں سے ستر آدمیوں کے بارے میں اُس کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا''۔

9560 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ دَارٌ لَا يَنْزِلُهَا اِلَّا نَبِيٌّ، اَوْ صِدِّيقٌ، اَوْ شَهِيدٌ، اَوْ اِمَامٌ عَادِلٌ، اَوْ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الْقَتْلِ وَالْكُفْرِ يَخْتَارُ الْقَتْلَ عَلَى الْكُفْرِ

✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: جنت میں ایک مقام ایسا ہے جہاں صرف کوئی نبی یا صدیق یا شہید یا عادل حکمران یا ایسا شخص پڑاؤ کریں گے جسے قتل اور کفر کے درمیان اختیار دیا گیا اور اُس نے کفر کے مقابلہ میں قتل ہونے کو اختیار کر لیا۔

9561 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِي زَيْنَبَ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ذُكِرَ الشَّهِيدُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَجِفُّ الْاَرْضُ مِنْ دَمِهِ حَتّٰى تَبْتَدِرَاهُ زَوْجَتَاهُ، كَاَنَّهُمَا اِبِلَانِ اَضَلَّا فَصِيلَيْهِمَا فِي بَرَاحٍ مِنَ الْاَرْضِ، تَبْدُو كُلُّ وَاحِدَةٍ فِي حُلَّةٍ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شہید کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''ابھی اُس کے خون سے زمین خشک نہیں ہوتی کہ اُس کی دو بیویاں لپک کر اُس کے پاس آتی ہیں وہ دونوں یوں آتی ہیں جس طرح گمشدہ اونٹ ہوں وہ دونوں یوں آتی ہیں جس طرح دو اونٹنیاں ہوں جن کے دودھ پیتے بچے گم ہو گئے ہوں اُن میں سے ہر ایک نے ایسا حلّہ پہنا ہوتا ہے جو دنیا اور اُس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہوتا ہے''۔

9562 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُثِّلُوا لِي فِي الْجَنَّةِ فِي خَيْمَةٍ مِنْ دُرٍّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلٰى سَرِيرٍ فَرَاَيْتُ زَيْدًا وَابْنَ رَوَاحَةَ فِي اَعْنَاقِهِمَا صُدُودًا، وَاَمَّا جَعْفَرٌ فَهُوَ مُسْتَقِيمٌ لَيْسَ فِيهِ صُدُودٌ قَالَ: فَسَاَلْتُ، اَوْ قِيلَ: اِنَّهُمَا حِينَ غَشِيَهُمَا الْمَوْتُ كَاَنَّهُمَا اَعْرَضَا، اَوْ كَاَنَّهُمَا صَدَّا بِوُجُوهِهِمَا، وَاَمَّا جَعْفَرٌ فَاِنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ ". قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَذٰلِكَ حِينَ يَقُولُ ابْنُ رَوَاحَةَ:

اَقْسَمْتُ يَا نَفْسُ لَتَنْزِلَنَّهْ ... بِطَاعَةٍ مِنْكِ لَتُكْرِمَنَّهْ

فَطَالَمَا قَدْ كُنْتِ مُطْمَئِنَّةْ ... جَعْفَرُ مَا اَطْيَبَ رِيحَ الْجَنَّةْ

✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے وہ جنت میں ایک موتیوں سے بنے ہوئے خیمہ میں موجود ہیں اُن میں سے ہر

ایک ایک پلنگ پر بیٹھا ہوا ہے' پھر میں نے زید اور ابن رواحہ کو دیکھا کہ اُن کی گردنوں میں ٹیڑھا پن تھا' لیکن جہاں تک جعفر کا تعلق تھا' تو وہ بالکل ٹھیک تھا' اُس کی گردن میں ٹیڑھا پن نہیں تھا''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا' یا مجھے ویسے ہی بتایا گیا: جب ان دونوں پر موت طاری ہونے لگی تو یوں ہوا کہ جیسے یہ دونوں اعراض کر رہے ہیں' یا جیسے یہ دونوں اپنے چہرے کو پھیر رہے ہیں' لیکن جعفر نے ایسا نہیں کیا تھا۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ ابن رواحہ یہ کہا کرتے تھے:

''اے نفس! میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم نے اپنی طرف سے اطاعت و فرمانبرداری کرنی ہے اور اُس کی عزت افزائی کرنی ہے' تم کتنے عرصہ تک مطمئن رہے اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ جنت کی خوشبو کتنی عمدہ ہے''۔

بَابُ الشَّهِيدِ

باب: شہید کا بیان

9563 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِقَوْمٍ وَهُمْ يَذْكُرُونَ سَرِيَّةً هَلَكَتْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُمْ شُهَدَاؤُهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَهُمْ مَا احْتَسَبُوا، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا تَذْكُرُونَ؟ قَالُوا: نَذْكُرُ هٰؤُلَاءِ، فَمِنَّا مَنْ يَقُولُ: قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمِنَّا مَنْ يَقُولُ: مَا احْتَسَبُوا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ مِنَ النَّاسِ نَاسًا يُقَاتِلُونَ رِيَاءً، وَمِنَ النَّاسِ نَاسٌ يُقَاتِلُونَ ابْتِغَاءَ الدُّنْيَا، وَمِنَ النَّاسِ نَاسٌ يُقَاتِلُونَ إِذَا رَهَقَهُمُ الْقِتَالُ، فَلَمْ يَجِدُوا غَيْرَهُ، وَمِنَ النَّاسِ نَاسٌ يُقَاتِلُونَ حَمِيَّةً، وَمِنَ النَّاسِ نَاسٌ يُقَاتِلُونَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، فَأُولَئِكَ هُمُ الشُّهَدَاءُ، وَإِنَّ كُلَّ نَفْسٍ تُبْعَثُ عَلَى مَا تَمُوتُ عَلَيْهِ، إِنَّهَا لَا تَدْرِي نَفْسٌ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي قُتِلَ بَانَ لَهُ أَنَّهُ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ

* * زہری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جو ایک ایسی جنگی مہم کا ذکر کر رہے تھے' جس میں شریک لوگ مارے گئے تھے۔ بعض حضرات کا یہ کہنا تھا: وہ لوگ شہید ہیں اور جنت میں ہیں' جبکہ بعض کا یہ کہنا تھا: اُنہوں نے جو اُمید رکھی تھی' اُس کے مطابق اُنہیں اجر ملے گا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم لوگ کس بات کا ذکر کر رہے ہو؟ اُن لوگوں نے بتایا کہ ہم اُن لوگوں کا ذکر کر رہے ہیں' ہم میں سے بعض کا یہ کہنا ہے کہ یہ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں' جبکہ ہم میں سے بعض کا یہ کہنا تھا: ان لوگوں نے جو اُمید رکھی تھی (اس کے مطابق اُنہیں اجر ملے گا)۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ لوگ دکھاوے کے لیے جنگ میں حصہ لیتے ہیں' کچھ لوگ دنیاوی فائدے کے لیے جنگ میں حصہ لیتے ہیں' کچھ لوگ مجبوری کے عالم میں جنگ میں حصہ لیتے ہیں' کچھ لوگ حمیت کی خاطر جنگ میں حصہ لیتے ہیں اور کچھ لوگ اللہ کی رضا کے حصول کے لیے جنگ میں حصہ لیتے ہیں' یہی لوگ شہید ہیں اور ہر شخص کو اُسی حالت میں زندہ کیا جائے گا' جس پر اُسے موت آئی تھی اور کوئی بھی شخص یہ نہیں جان سکتا کہ یہ شخص جو مارا گیا ہے' کیا اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہوگئی ہے یا نہیں؟

9564 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ حَرَامَ بْنَ مِلْحَانَ وَهُوَ خَالُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَمَّا طُعِنَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ اَخَذَ بِيَدِهِ مِنْ دَمِهِ، فَنَضَحَهُ عَلٰى وَجْهِهِ وَرَاْسِهِ قَالَ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

✵✵ ثمامہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں' بئر معونہ کی جنگ کے دن جب وہ زخمی ہوئے' تو انہوں نے اپنا ہاتھ اپنے خون پر لگایا اور پھر اُسے اپنے چہرے اور بالوں پر پھیر کر کہا: ربِ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا! ربِ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا!

9565 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، وَحُذَيْفَةُ عِنْدَهُ فَقَالَ: اَرَاَيْتَ رَجُلًا اَخَذَ سَيْفَهُ فَقَاتَلَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ اَلَهُ الْجَنَّةُ؟ قَالَ الْاَشْعَرِيُّ: نَعَمْ قَالَ: فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اسْتَفْهِمِ الرَّجُلَ وَاَفْهِمْهُ قَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مِثْلَ قَوْلِهِ الْاَوَّلِ: فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مُوْسٰى مِثْلَ قَوْلِهِ الْاَوَّلِ قَالَ: فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَيْضًا: اسْتَفْهِمِ الرَّجُلَ وَاَفْهِمْهُ قَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مِثْلَ قَوْلِهِ، فَقَالَ: مَا عِنْدِيْ اِلَّا هٰذَا، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَيَدْخُلَنَّ النَّارَ مَنْ يَفْعَلُ هٰذَا كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ مَنْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُصِيْبُ الْحَقَّ، فَلَهُ الْجَنَّةُ، فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: صَدَقَ

✵✵ ابوعبیدہ بن حذیفہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' اُس وقت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی اُن کے پاس موجود تھے' اُس شخص نے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو تلوار پکڑتا ہے اور اُس کے ذریعہ لڑنا شروع کرتا ہے یہاں تک کہ مرجاتا ہے' کیا اُسے جنت ملے گی؟ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! جبکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ اس شخص سے مفہوم واضح کروائیں اور اسے پوری بات سمجھائیں۔ پھر اُنہوں نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا؟ اُس شخص نے اپنی پہلی والی بات دُہرادی تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا پہلا جواب دُہرادیا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پھر اُن سے کہا: آپ اس شخص سے مفہوم واضح کروائیں اور اُسے پوری بات سمجھائیں۔ اُنہوں نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا؟ اُس شخص نے اپنی بات دُہرادی تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس تو صرف یہی جواب ہے' اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسا شخص جہنم میں ضرور داخل ہوگا' جو یہ کام اس' اس طرح کرے گا لیکن جو شخص اللہ کی راہ میں تلوار اس لیے چلاتا ہے' تاکہ وہ حق تک پہنچ جائے تو اُسے جنت ملے گی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔

9566 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَيِّتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ

✵✵ ابوصالح نے حضرت عبداللہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ کی راہ میں (طبعی) موت مرنے والا شخص بھی شہید ہے۔

9567 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَرَجُلٌ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، فَاَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

✽✽ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص حمیت کی خاطر لڑتا ہے' ایک شخص بہادری دکھانے کے لیے لڑتا ہے' تو ان میں سے کون اللہ کی راہ میں شمار ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ سربلند ہو' تو وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوگا۔

9568 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اِنَّمَا الشَّهِيْدُ الَّذِيْ لَوْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ، يَعْنِي الَّذِيْ يَمُوْتُ عَلٰى فِرَاشِهٖ، وَلَا ذَنْبَ لَهٗ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شہید وہ شخص ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنے بستر پر بھی مرے' تو جنت میں داخل ہو' یعنی وہ شخص جب اپنے بستر پر مرے' تو اُس کا کوئی گناہ نہ ہو۔

9569 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: هِيَ خَاصَّةٌ لِلشَّهِيْدِ

✽✽ ابوضحیٰ نے مسروق کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ حکم شہید کے لیے مخصوص ہے۔

9570 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: " كُلُّ مُؤْمِنٍ شَهِيْدٌ، ثُمَّ تَلَا: (وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ) (الحديد: 19) "

✽✽ مجاہد بیان کرتے ہیں: ہر مؤمن شہید ہوتا ہے' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور وہ لوگ جو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے' یہی لوگ صدیق اور شہید ہیں''۔

9571 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَاَنْ اَحْلِفَ تِسْعًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قُتِلَ قَتْلًا) اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَحْلِفَ وَاحِدَةً اَنَّهٗ اِنْ يَقْتُلْ ذٰلِكَ، فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَهٗ نَبِيًّا وَاتَّخَذَهٗ شَهِيْدًا قَالَ الْاَعْمَشُ: فَذَكَرْتُهٗ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ: كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الْيَهُوْدَ سَمُّوْهُ وَاَبَا بَكْرٍ

✽✽ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نو مرتبہ اس بات پر حلف اُٹھا سکتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کیا گیا' یہ بات میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک مرتبہ اس بات پر قسم اُٹھاؤں کہ آپ نے یہ بات کہی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بھی بنایا اور آپ کو شہادت کے مرتبہ پر بھی فائز کیا۔

اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابراہیم نخعی کے سامنے ذکر کی' تو اُنہوں نے فرمایا: علماء کا یہ کہنا ہے کہ یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو زہر دیا تھا۔

9572 - آثارِصحابہ:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنَّ مَنْ يَتَرَدَّى مِنْ رُءُوسِ الْجِبَالِ، وَتَاْكُلُهُ السِّبَاعُ، وَيَغْرَقُ فِي الْبَحْرِ لَشَهِيدٌ عِنْدَ اللّٰهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص پہاڑ کی چوٹی سے گر جائے یا ردرندے جسے کھالیں اور جو شخص سمندر میں ڈوب جائے تو وہ اللہ کی بارگاہ میں وہ شہید شمار ہوگا۔

9573 - حدیث نبوی:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ اَوْ قَالَ: لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ قَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ: هَذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ، فَاَصَابَتْهُ جِرَاحٌ فَقِيلَ: قَدْ مَاتَ، فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ: الرَّجُلُ الَّذِي قُلْتَ هُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَاِنَّهُ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا، وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَى النَّارِ فَكَاَنَّ بَعْضَ النَّاسِ ارْتَابَ قَالَ: فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ قِيلَ: لَمْ يَمُتْ، وَلَكِنْ بِهِ جِرَاحٌ شَدِيدَةٌ، فَلَمَّا كَانَ من اللَّيْلُ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينُ بِمَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم خیبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں موجود تھے تو آپ نے اپنے ساتھ رہنے والے ایک شخص جو اسلام کا دعویدار بھی تھا اُس کے بارے میں یہ فرمایا: یہ جہنم میں جائے گا۔ جب لڑائی شروع ہوئی تو اُس شخص نے لڑائی میں حصہ لیا اور اُسے زخم لاحق ہوئے تو کہا گیا کہ یہ مرگیا ہے تو عرض کی گئی: وہ شخص جس کے بارے میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ یہ جہنمی ہے اُس نے تو آج بڑی زبردست لڑائی کی ہے اور اُس کا انتقال ہوگیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم ہی میں جائے گا۔ بعض لوگوں کو اس حوالے سے کچھ اُلجھن ہوئی ابھی یہ صورتِ حال اسی طرح تھی کہ یہ بات بیان کی گئی کہ وہ شخص مرا نہیں تھا بلکہ اُسے شدید زخم لاحق ہوئے تھے جب رات آئی تو وہ زخموں کی تاب نہ لا سکا اور اُس نے خودکشی کرلی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں! پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو اُنہوں نے یہ اعلان کیا: جنت میں صرف مؤمن داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ بعض اوقات کسی گناہ گار بندہ کے ذریعہ اس دین کی تائید کر لیتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری کے حوالے سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: ''اس دین کی تائید ایسے بندہ کے ذریعہ کی جاتی ہے جس کا (آخرت میں اجروثواب کے حوالے سے) کوئی حصہ نہیں ہوتا''۔

9574 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ؟ قَالُوا: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ: إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي لَقَلِيلٌ إِذًا، الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ، وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ، وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ، وَالطَّاعُونُ شَهَادَةٌ، وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ اپنے درمیان شہید کسے شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: وہ شخص جسے اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں میری اُمت کے شہید لوگ بہت تھوڑے ہوں گے' اللہ کی راہ میں قتل کیا جانا بھی شہادت ہے' پیٹ کے درد سے مرنا بھی شہادت ہے' ڈوب کے مرنا بھی شہادت ہے' طاعون کی وجہ سے مرنا بھی شہادت ہے' اور دردِ زہ کے دوران عورت کا مرنا بھی شہادت ہے۔

9575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، لَعَلَّهُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ امْرَأَةِ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ قَالَ: " أَرْبَعٌ هِيَ شَهَادَةُ الْمُسْلِمِينَ: الطَّاعُونُ، وَالنُّفَسَاءُ وَالْغَرَقُ وَالْبَطْنُ "

✽✽ ابن سیرین نے مسروق بن اجدع کی اہلیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ مسروق بیان کرتے ہیں: چار چیزیں مسلمانوں کے حق میں شہادت ہیں: طاعون' زچگی کے وقت عورت کا مرنا' ڈوب کر مرنا اور پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنا۔

9576 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ؟ قَالُوا: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ: إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ، مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ

✽✽ عمرو بن حفص بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ اپنے درمیان شہید کسے شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے' وہ شہید ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں میری اُمت کے شہداء تو تھوڑے سے ہوں گے' جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے' طاعون کی وجہ سے مرنے والا شہید ہے' پیٹ کے درد کی وجہ سے مرنے والا شہید ہے' ڈوب کر مرنے والا شہید ہے اور زچگی کے وقت مرنے والی عورت شہید ہے۔

9577 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: وَيَقُولُونَ مَعَهُ - يَعْنِي عَطَاءً - وَيَزِيدُونَ عَلَيْهِ -: " الشَّهِيدُ: الْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِقُ، وَالنُّفَسَاءُ، وَالْمُنْهَدِمُ عَلَيْهِ "

✽✽ ابن جریج نے یہی روایت عطاء کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''شہید وہ ہے جو طاعون کی وجہ سے مر جائے' یا پیٹ کے درد کی وجہ سے مر جائے' یا ڈوب کر مر جائے' یا عورت زچگی کے وقت مر جائے' یا جس پر ملبہ گرے (اور وہ ملبہ تلے آ کر مر جائے)''۔

9578 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، مِنْ رَأْسِ تَلٍّ فَقَالُوا: مَا أَجْلَدَ هَذَا الرَّجُلَ لَوْ كَانَ جَلَدُهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ لَيْسَ فِيْ سَبِيلِ اللهِ اِلَّا مَنْ قُتِلَ؟ ثُمَّ قَالَ: مَنْ خَرَجَ فِي الْاَرْضِ يَطْلُبُ حَلَالًا يَكُفُّ بِهٖ اَهْلَهٗ فَهُوَ فِيْ سَبِيلِ اللهِ، وَمَنْ خَرَجَ يَطْلُبُ حَلَالًا يَكُفُّ بِهٖ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِيْ سَبِيلِ اللهِ، وَمَنْ خَرَجَ يَطْلُبُ التَّكَاثُرَ فَهُوَ فِيْ سَبِيلِ الشَّيْطَانِ

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ٹیلہ کے سرے سے جھانک کر نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کی طرف دیکھا تو لوگوں نے کہا: یہ شخص کتنا مضبوط ہے' کاش اس کی مضبوطی اللہ کی راہ میں ہوتی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وہی شخص اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے جو مارا جائے! پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص حلال رزق کے حصول کے لیے نکلتا ہے تاکہ اُس کے ذریعہ اپنے اہلِ خانہ کے خرچ کو پورا کرے' تو وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے' جو شخص حلال رزق کے حصول کے لیے نکلتا ہے' تاکہ اس کے ذریعہ خود کو مانگنے سے بچائے' وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے' جو شخص زیادہ مال کرنے کے لیے نکلتا ہے' وہ شیطان کی راہ میں شمار ہوتا ہے''۔

9579 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَتْلُ الْمُؤْمِنِ مِنْ دُوْنِ مَالِهٖ شَهَادَةٌ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے مال کی حفاظت کے لیے مؤمن کا مارا جانا بھی شہادت ہے''۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ وَغُسْلِهٖ

باب: شہید کی نمازِ جنازہ ادا کرنا اور اُسے غسل دینا

9580 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي الصَّعِيرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشُّهَدَاءِ الَّذِيْنَ قُتِلُوا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ: اِنِّي شَهِدْتُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ فَزَمِّلُوهُمْ بِدِمَائِهِمْ، فَكَانَ يُدْفَنُ الرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ، وَيَسْاَلُ اَيُّهُمْ كَانَ اَقْرَاَ لِلْقُرْآنِ؟ فَيُقَدِّمُونَهٗ قَالَ جَابِرٌ: فَدُفِنَ اَبِي وَعَمِّي فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ يَوْمَئِذٍ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے شہداء کی طرف دیکھا' جو اُس وقت مارے گئے تھے' آپ نے ارشاد فرمایا: میں ان لوگوں کے حق میں گواہی دیتا ہوں' تم لوگ انہیں ان کے خون سمیت دفن کرنا۔ تو اُن میں سے دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کیا جاتا تھا اور یہ دریافت کیا جاتا تھا کہ کس کو قرآن زیادہ آتا تھا؟ تو لوگ اُسے آگے کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس دن میرے چچا اور میرے والد کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔

9581 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشُّهَدَاءِ يَوْمَ اُحُدٍ: هٰؤُلَاءِ قَدْ مَضَوْا وَقَدْ شَهِدْتُ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَاْكُلُوا مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْئًا،

وَاَنَّكُمْ تَاْكُلُونَ مِنْ اُجُورِكُمْ، وَاَنَّكُمْ لَا اَدْرِى مَا تُحْدِثُونَ بَعْدِى

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ اُحد کے دن شہداء کے بارے میں فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو رخصت ہو گئے ہیں اور میں ان کے حق میں گواہی دیتا ہوں انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا لیکن تم اپنے اجر میں سے فائدہ حاصل کرو گے اور مجھے نہیں معلوم کہ میرے بعد تم لوگ کیا کرو گے؟

9582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمْ يُصَلَّ عَلٰى شُهَدَاءِ اُحُدٍ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے شہداء کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی گئی تھی۔

9583 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِى مَالِكٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ

٭٭ ابو مالک بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شہداءِ اُحد کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی۔

9584 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُهُمْ يُغَسِّلُونَ الشَّهِيدَ، وَلَا يُحَنِّطُونَهُ، وَلَا يُكَفَّنُ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ كَيْفَ يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: كَمَا يُصَلّٰى عَلَى الْاٰخَرِينَ الَّذِينَ لَيْسُوا شُهَدَاءَ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا کہ وہ شہید کو غسل دیتے ہوں یا اُسے خوشبو لگاتے ہوں یا اُسے کفن دیا جاتا ہو۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اُن کی نمازِ جنازہ کیسے ادا کی جائے گی؟ عطاء نے جواب دیا: جس طرح دوسرے لوگوں کی نمازِ جنازہ ادا کی جاتی ہے جو شہید نہیں ہوتے۔

9585 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اَمَرَ مُعَاوِيَةُ بِقَتْلِ حَجَرِ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ فَقَالَ حَجَرٌ: "لَا تَحُلُّوا عَنِّي قَيْدًا - اَوْ قَالَ: حَدِيدًا -، وَكَفِّنُونِي بِدَمِي وَثِيَابِي"

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجر بن عدی کو قتل کرنے کا حکم دیا تو حجر نے کہا: تم لوگ میری بیڑیاں نہ کھولنا اور مجھے میرے خون اور کپڑوں سمیت دفن کر دینا۔

9586 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَخُولٍ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ قَالَ: لَا تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا، وَلَا تَنْزِعُوا عَنِّي ثَوْبًا اِلَّا الْخُفَّيْنِ، وَارْمُسُونِي فِي الْاَرْضِ رَمْسًا، فَاِنِّي رَجُلٌ مُحَاجٌّ اُحَاجُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٭٭ زید بن صوحان بیان کرتے ہیں: تم لوگ میرے خون کو نہ دھونا اور مجھ سے میرے کپڑے نہ اُتارنا صرف موزے اُتار لینا اور مجھے زمین میں دفن کر دینا کیونکہ میں ایک ایسا شخص ہوں جو قیامت کے دن مقدمہ پیش کرے گا۔

9587 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُصْعَبٍ، رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ

زَيْدٌ: اذْفِنُونَا وَمَا اَصَابَ الثَّرٰى مِنْ دِمَائِنَا قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ قَالَ: قَالَ زَيْدٌ: شُدُّوا عَلَيَّ ثِيَابِي، وَادْفِنُونِي، وَابْنَ اُمِّي فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ - يَعْنِي اَخَاهُ سَرْحَانَ - فَاِنَّا قَوْمٌ مُخَاصَمُونَ

✵✵ زید (بن صوحان) بیان کرتے ہیں: تم ہمیں دفن کر دینا اور زمین پر جو ہمارا خون گرا ہے اُسے بھی دفن کر دینا۔

عمار دہنی بیان کرتے ہیں: زید (بن صوحان) نے فرمایا: تم میرے کپڑے مضبوطی سے باندھ دینا اور مجھے دفن کر دینا' مجھے اور میرے بھائی کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا' ان کی مراد زید کے بھائی ''سرحان'' تھے (زید بن صوحان نے یہ بھی کہا:) کہ ہم ایسے لوگ ہیں' جو (قیامت کے دن) جھگڑا کریں گے۔

9588 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ، - وَكَانَ يُدْعَى فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَارِءُ - وَكَانَ لَقِيَ عَدُوًّا، فَانْهَزَمَ مِنْهُمْ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: هَلْ لَكَ فِي الشَّامِ؟ لَعَلَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلَيْكَ قَالَ: لَا اِلَّا الْعَدُوَّ الَّذِي فَرَرْتُ مِنْهُمْ قَالَ: فَخَطَبَهُمْ فِي الْقَادِسِيَّةِ، فَقَالَ: اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا، وَاِنَّا مُسْتَشْهَدُونَ، لَا تَغْسِلُوا عَنَّا دِمَائَنَا، وَلَا نُكَفَّنُ اِلَّا فِي ثَوْبٍ كَانَ عَلَيْنَا

✵✵ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے سعد بن عبید کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ''قاری صاحب'' کہا کرتے تھے' وہ جب بھی دشمن کا سامنا کرتے تھے تو انہیں پسپا کر دیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: کیا آپ شام جانے میں دلچسپی رکھتے ہیں؟ ہوسکتا ہے کہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ پر برکت نازل کرے! تو اُنہوں نے جواب دیا: میں صرف اُس دشمن کی طرف جانا چاہتا ہوں جسے میں پسپا کر دوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر قادسیہ کے مقام پر اُنہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ کہا: اگر اللہ نے چاہا تو کل ہم دشمن کا سامنا کریں گے' اگر ہم جامِ شہادت نوش کر لیں' تو تم ہمارے خون کو نہ دھونا اور ہمیں اُسی کپڑوں میں دفن کر دینا' جو ہم نے پہنے ہوئے ہوں گے۔

9589 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى: كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى الشَّهِيدِ؟ قَالَ: كَهَيْئَتِهَا عَلَى غَيْرِهِ وَسَاَلْنَاهُ عَنْ دَفْنِ الشَّهِيدِ قَالَ: اَمَّا اِذَا كَانَ فِي الْمَعْرَكَةِ فَاِنَّا نَدْفِنُهُ كَمَا هُوَ لَا نُغَسِّلُهُ، وَلَا نُكَفِّنُهُ، وَلَا نُحَنِّطُهُ، وَاَمَّا اِذَا انْقَلَبْنَا بِهِ وَبِهِ رَمَقٌ، فَاِنَّا نُغَسِّلُهُ، وَنُكَفِّنُهُ، وَنُحَنِّطُهُ، وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَى ذٰلِكَ، وَكَانَ عَلَيْهِ مَنْ مَضَى قَبْلَنَا مِنَ النَّاسِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہم نے سلیمان بن موسیٰ سے دریافت کیا: شہید کی نمازِ جنازہ کیسے ادا کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جس طرح دوسرے کسی شخص کی ادا کی جاتی ہے۔ ہم نے اُن سے شہید کو دفن کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تو وہ میدانِ جنگ میں مارا گیا' تو ہم اُسے اُسی طرح دفن کر دیں گے جس طرح وہ ہے' ہم اُسے غسل نہیں دیں گے' اُسے کفن نہیں دیں گے' اُسے خوشبو نہیں لگائیں گے' لیکن اگر ہم اُسے واپس لے آتے ہیں اور اُس میں زندگی باقی ہو (اور وہ بعد میں مر جائے) تو ہم اُسے غسل بھی دیں گے' اُسے کفن بھی دیں گے' اُسے خوشبو بھی لگائیں گے' ہم نے لوگوں کو ایسا ہی کرتے

ہوئے پایا ہے اور پہلے کے لوگ بھی اسی طرح کرتے چلے آرہے ہیں۔

9590 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: اِذَا مَاتَ الشَّهِيدُ فِی الْمَعْرَكَةِ دُفِنَ كَمَا هُوَ، فَاِنْ مَاتَ بَعْدَمَا يَنْقَلِبُ بِهٖ صُنِعَ بِهٖ كَمَا صُنِعَ بِالْاٰخَرِ

✵✵ عبدالکریم جزری نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن زید کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب شہید شخص میدانِ جنگ میں مارا جائے تو جس طرح وہ ہے اُسے اُسی طرح دفن کردیا جائے گا' لیکن اگر اُسے واپس لانے کے بعد اُس کا انتقال ہو جائے تو اُس کے ساتھ وہی طرزِ عمل اختیار کیا جائے گا' جو دوسرے (طبعی موت مرنے والے کسی بھی شخص) کے ساتھ اختیار کیا جاتا ہے۔

9591 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ مِنْ خَيْرِ شَهِيدٍ فَغُسِّلَ، وَكُفِّنَ، وَصُلِّیَ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ عَاشَ بَعْدَ طَعْنِهٖ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہترین شہید تھے' لیکن اُنہیں غسل بھی دیا گیا' کفن بھی دیا گیا' اُن کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی گئی کیونکہ زخمی ہونے کے بعد وہ زندہ رہے تھے۔

9592 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ

✵✵ اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

9593 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ قَالَ: غُسِّلَ عَلِیٌّ وَكُفِّنَ، وَصُلِّیَ عَلَيْهِ

✵✵ یحییٰ بن جزار بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غسل بھی دیا گیا' اُنہیں کفن بھی دیا گیا اور اُن کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی گئی۔

9594 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَهُ اللُّصُوصُ قَالَ: لَا يُغَسَّلُ

✵✵ عبداللہ بن عیسیٰ نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے چور مار دیتے ہیں تو اُنہوں نے کہا: اُسے غسل نہیں دیا جائے گا۔

9595 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: يُصَلّٰى عَلَى الشَّهِيدِ، وَلَا يُغَسَّلُ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ طَيَّبَهٗ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے عکرمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: شہید کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی' اُسے غسل نہیں دیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے پاک قرار دیا ہے۔

9596 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: يُغَسَّلُ

الشَّهِيدُ فَإِنَّ كُلَّ مَيِّتٍ يُجْنَبُ

✽✽ قتادہ نے حسن بصری اور سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے کہ شہید کو غسل دیا جائے گا کیونکہ ہر میت کو جنابت لاحق ہو جاتی ہے (یعنی اُسے غسل دینا لازم ہو جاتا ہے)۔

9597 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ، عَنْ شَدَّادِ بن الْهَادِیِّ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ جَاءَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهُ، فَقَالَ: اُهَاجِرُ مَعَكَ، وَاَوْصَى النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ، فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةُ خَيْبَرَ اَوْ حُنَيْنٍ غَنِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهُ، فَاَعْطَى اَصْحَابَهُ مَا قَسَمَ لَهُ، وَكَانَ يَرْعَى ظَهْرَهُمْ، فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوهُ اِلَيْهِ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوا: قَسْمٌ قَسَمَهُ اللّٰهُ لَكَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهُ، فَجَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: قَسْمٌ قَسَمْتُهُ لَكَ قَالَ: مَا عَلٰى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ، وَلٰكِنِ اتَّبَعْتُكَ عَلٰى اَنْ اُرْمٰى هَاهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهٖ بِسَهْمٍ، فَاَدْخُلَ الْجَنَّةَ قَالَ: اِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ قَالَ: فَلَبِثُوا قَلِيلًا، ثُمَّ نَهَضُوا فِیْ قِتَالِ الْعَدُوِّ، فَاُتِیَ بِهٖ يُحْمَلُ قَدْ اَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ اَشَارَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهُوَ هُوَ صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهُ فَكَفَّنَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جُبَّةٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَدَّمَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ، فَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهٖ عَلَيْهِ: اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِیْ سَبِيلِكَ، فَقُتِلَ شَهِيدًا، وَاَنَا عَلَيْهِ شَهِيدٌ

✽✽ شداد بن الہادی بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ آپ پر ایمان لے آیا اور آپ کی پیروی کرنے لگا' اُس نے عرض کی: میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا' نبی اکرم ﷺ نے اپنے بعض اصحاب کو اُس کے بارے میں ہدایت کی (کہ اس کا خیال رکھیں) غزوۂ خیبر کے موقع پر یا شاید غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو مالِ غنیمت حاصل ہوا' مالِ غنیمت تقسیم کرتے ہوئے آپ نے اُس کا بھی حصہ مقرر کیا اور اُس کا جو حصہ تھا وہ اُس کے ساتھیوں کو دے دیا کیونکہ وہ اپنے ساتھیوں کے اونٹ چرانے کے لیے گیا ہوا تھا' جب وہ واپس آیا تو اُس کے ساتھیوں نے اُس کا حصہ اُن کے سپرد کیا' اُس نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا کہ یہ وہ حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے۔ اُس نے وہ چیز لی اور اُسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: اے حضرت محمد! یہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ حصہ ہے جو میں نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے۔ اُس نے عرض کی: میں نے اس مقصد کے لیے تو آپ کی پیروی نہیں کی تھی' میں نے اس لیے آپ کی پیروی کی تھی کہ مجھے یہاں تیر مارا جائے' اُس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا' اور میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں سچ کہہ رہے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں سچا ثابت کر دکھائے گا۔ راوی کہتے ہیں: کچھ ہی دیر بعد جب دشمن کے ساتھ لڑائی شروع ہوئی تو اُسے اُٹھا کر لایا گیا اُس کو اُسی جگہ پر تیر لگا تھا جہاں اُس نے اشارہ کیا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ وہی شخص ہے نا! وہی ہے نا؟ اس نے اللہ تعالیٰ کے

بارے میں سچ بیانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سچ کو ظاہر کر دیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے جبّے میں اُسے کفن دیا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے آگے رکھوا کر اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی' آپ نے اُس کی نمازِ جنازہ میں جو دعا کی تھی اُس کے یہ الفاظ سنائی دیئے گئے:

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ تھا' جو تیری راہ میں ہجرت کرنے کے لیے نکلا تھا' یہ شہید ہونے کے طور پر مارا گیا ہے اور میں اس کا گواہ ہوں''۔

9598 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَالَ اِنْسَانٌ عَطَاءً: اَيُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لِمَ وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: قَدْ صُلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَبَلَغَنِي اَنَّ شُهَدَاءَ بَدْرٍ دُفِنُوا كَمَا هُمْ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا: کیا شہید کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس شخص نے دریافت کیا: وہ کیوں! جبکہ وہ جنت میں ہوتا ہے؟ تو عطاء نے کہا: نمازِ جنازہ تو نبی اکرم ﷺ کی بھی ادا کی گئی تھی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ شہداءِ بدر جیسے تھے' اُنہیں اُسی طرح دفن کر دیا گیا۔

9599 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ عَلٰى حَمْزَةَ سَبْعِينَ صَلَاةً، كُلَّمَا صَلَّى فَأُتِيَ بِرَجُلٍ صَلَّى عَلَيْهِ، وَحَمْزَةُ مَوْضُوعٌ يُصَلِّي عَلَيْهِ مَعَهُ

* * امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ اُحد کے موقع پر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ ستر مرتبہ ادا کی تھی جب بھی آپ کے پاس کوئی شخص لایا جاتا جس کی آپ نے نمازِ جنازہ ادا کرنا ہوتی تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت اُس کے ساتھ رکھی رہتی تھی' اُس شخص کے ساتھ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بھی نمازِ جنازہ ادا کرتے تھے۔

9600 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يُلْقَى عَنِ الشَّهِيدِ كُلُّ جِلْدٍ يَعْنِي اِذَا قُتِلَ

* * مجاہد فرماتے ہیں: شہید کے جسم سے ہر چمڑے کی چیز اُتار لی جائے گی (یعنی اضافی چیزیں اُتار لی جائیں گی) یعنی جب وہ شہید ہو جائے گا۔

9601 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: " يُنْزَعُ عَنِ الْقَتِيلِ خُفَّاهُ، وَسَرَاوِيلُهُ، وَكُمَّتُهُ اَوْ قَالَ: عِمَامَتُهُ، وَيُزَادُ ثَوْبًا، اَوْ يُنْقَصُ ثَوْبًا، حَتّٰى يَكُونَ وِتْرًا "

* * حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مقتول کے موزے اُس کے اضافی کپڑے اُتار لیے جائیں گے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کا عمامہ اُتار لیا جائے گا اور کپڑوں میں اضافہ کیا جائے' یا اُنہیں کم کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ طاق تعداد میں ہو جائیں۔

9602 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: " لَمَّا اَرَادَ مُعَاوِيَةُ اَنْ يُجْرِیَ الْكِظَامَةَ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ قَتِيلٌ فَلْيَاْتِ قَتِيلَهُ، - يَعْنِیْ قَتْلٰی اُحُدٍ - قَالَ: فَاَخْرَجَهُمْ رِطَابًا يَتَثَنَّوْنَ قَالَ: فَاَصَابَتِ الْمِسْحَاةُ رِجْلَ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَانْفَطَرَتْ دَمًا " قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ سَعِيدٍ: لَا يُنْكِرُ بَعْدَ هٰذَا مُنْكِرٌ اَبَدًا

❋❋ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نہر جاری کرنے کا ارادہ کیا تو اُنہوں نے فرمایا: جس کا کوئی مقتول ہو وہ اپنے مقتول کے پاس آ جائے' یعنی شہداءِ اُحد کے بارے میں اُنہوں نے یہ بات کہی' پھر اُن لوگوں نے اُن حضرات کی میتیں نکالیں یوں کہ وہ بالکل تر و تازہ تھیں۔ راوی کہتے ہیں: کھدائی کے دوران اُن میں سے ایک شخص کے پاؤں پر پھاوڑا لگ گیا تو اُس میں سے خون بھی بہنے لگا۔

راوی کہتے ہیں: اس پر ابوسعید نے یہ بات بیان کی کہ اس کے بعد کوئی منکر کبھی انکار نہیں کر سکے گا۔

9603 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ: " رَاٰی بَعْضُ اَهْلِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ رَاٰهُ فِی الْمَنَامِ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ دَفَنْتُمُوْنِیْ فِیْ مَكَانٍ قَدْ آذَانِیْ فِيهِ الْمَاءُ، فَحَوِّلُوْنِیْ مِنْهُ " قَالَ: فَحَوَّلُوْهُ، فَاَخْرَجُوْهُ كَاَنَّهُ سَلْقَةٌ لَمْ يَتَغَيَّرْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَعَرَاتٌ مِنْ لِحْيَتِهِ

❋❋ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے اہلِ خانہ میں سے کسی نے اُنہیں خواب میں دیکھا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: تم نے مجھے فلاں جگہ پر دفن کیا تھا وہاں پانی مجھے تنگ کر رہا تھا' تو تم مجھے وہاں سے منتقل کر دو۔ راوی کہتے ہیں: تو اُن لوگوں نے اُنہیں وہاں سے منتقل کر دیا' جب اُنہوں نے اُن کی میت نکالی تو وہ بالکل تر و تازہ تھی' اُس میں سے کچھ بھی متغیر نہیں ہوا تھا' صرف اُن کی داڑھی کے کچھ بال متغیر لگ رہے تھے۔

9604 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا حَمَلْنَا الْقَتْلٰی يَوْمَ اُحُدٍ لِنَدْفِنَهُمْ، فَجَاءَ مُنَادِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ادْفِنُوا الْقَتْلٰی فِیْ مَصَارِعِهِمْ، فَرَدَدْنَاهُمْ

❋❋ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر ہم اپنے مقتولین کو اُٹھا لائے تاکہ اُنہیں دفن کریں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی آیا اور اُس نے کہا: تم شہداء کو اُن کی قتل کی جگہ ہی دفن کرو' تو ہم اُنہیں واپس لے آئے۔

9605 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی قَالَ: لَا يُدْفَنُ الشَّهِيدُ فِیْ حِذَائَيْنِ، وَلَا نَعْلَيْنِ، وَلَا سِلَاحٍ، وَلَا خَاتَمٍ قَالَ: يُدْفَنُ فِی الْمِنْطَقَةِ، وَالثِّيَابِ قَالَ: وَبَلَغَنِیْ عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِیِّ قَالَ: لَا يُدْفَنُ بُرْقُعُهُ

❋❋ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: شہید کو اُس کے پٹکے میں اور جوتوں سمیت اور ہتھیاروں سمیت اور انگوٹھی سمیت دفن نہیں کیا جائے گا۔ وہ یہ کہتے ہیں: اُسے اُس کے پٹکے اور کپڑوں سمیت دفن کیا جائے گا۔

مجھ تک ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: اُس کو اُس کے اضافی کپڑوں سمیت دفن نہیں کیا جائے گا۔

9606 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَاعِدٍ الْيَشْكُرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا وُجِدَ بَدَنُ الْقَتِيلِ فِي دَارٍ أَوْ مَكَانٍ صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَعُقِلَ، وَإِذَا وُجِدَ رَأْسٌ أَوْ رِجْلٌ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ، وَلَمْ يُعْقَلْ

* * امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب کسی جگہ پر مقتول کا جسم مل جائے تو اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی اور اُس کی دیت ادا کی جائے گی اور جب سر ملے یا ٹانگ ملے تو اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی اور اُس کی دیت کا حکم بھی جاری نہیں ہوگا۔

بَابُ الْغَزْوِ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ

باب: ہر امیر کے ساتھ جنگ میں حصہ لینا

9607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ. أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ غَزَا مَعَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْغَزْوَةَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا

* * حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے یزید بن معاویہ کے ساتھ ایک جنگ میں حصہ لیا تھا اور یہ وہی جنگ ہے جس کے دوران اُن کا انتقال ہو گیا تھا۔

9608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ يَغْزُو مَعَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَمَرِضَ وَهُوَ مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ يَزِيدُ يَعُودُهُ، فَقَالَ لَهُ: حَاجَتُكَ؟ قَالَ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَسِرْ بِي فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ مَا اسْتَطَعْتَ، ثُمَّ ادْفِنِّي قَالَ: فَلَمَّا مَاتَ سَارَ بِهِ حَتَّى أَوْغَلَ فِي أَرْضِ الرُّومِ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ، ثُمَّ نَزَلَ فَدَفَنَهُ

* * ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے یزید بن معاویہ کے ساتھ ایک جنگ میں حصہ لیا' وہ بیمار ہو گئے' یزید اُن کی عیادت کرنے کے لیے اُن کے پاس آیا' اُس نے اُن سے دریافت کیا: آپ کو کوئی ضرورت ہو تو بتائیں! تو اُنہوں نے فرمایا: جب میں مر جاؤں تو مجھے ساتھ لے کر جہاں تک ہو سکے دشمن کی سرزمین میں جانا اور مجھے وہاں دفن کرنا۔ راوی کہتے ہیں: تو جب اُن کا انتقال ہو گیا تو اُنہیں ساتھ لے کر گئے یہاں تک کہ وہ روم کی سرزمین میں ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ سفر کرتے رہے' پھر اُنہوں نے بعد میں پڑاؤ کر کے اُنہیں دفن کیا۔

9609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجُونِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ: هَلْ كُنْتُمْ تُسَخِّرُونَ الْعَجَمَ؟ قَالَ: كُنَّا نُسَخِّرُهُمْ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ، يَدُلُّونَا عَلَى الطَّرِيقِ ثُمَّ نُخَلِّيهِمْ

* * ابوعمران جونی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ لوگ عجمیوں کو پکڑ کر رکھتے تھے؟ اُنہوں نے کہا: ہم اُنہیں ایک بستی سے لے کر دوسری بستی تک مسخر کرتے تھے تاکہ وہ راستہ کے بارے میں ہمیں

بتادیں پھر ہم انہیں چھوڑ دیتے تھے۔

9610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنَّا نَغْزُو مَعَ هٰؤُلَاءِ الْاُمَرَاءِ، فَاِنَّهُمْ يُقَاتِلُونَ عَلٰى طَلَبِ الدُّنْيَا قَالَ: فَقَاتِلْ اَنْتَ عَلٰى نَصِيبِكَ مِنَ الْاٰخِرَةِ

✲✲ ابوجمرہ ضبعی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: ہم ان حکمرانوں کے ساتھ جنگ میں حصہ لے سکتے ہیں جو دنیا کے حصول کے لیے لڑائی کرتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم آخرت میں سے اپنے حصہ کی خاطر لڑائی میں حصہ لو۔

9611 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَشْهَدُوا عَلٰى اُمَّتِكُمْ بِشِرْكٍ، وَلَا تُكَفِّرُوهُمْ بِذَنْبٍ، وَالْجِهَادُ لَا يَضُرُّهُ جَوْرُ جَائِرٍ، وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ، وَالْجِهَادُ مَاضٍ حَتّٰى يُبْعَثَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَالْاِيمَانُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَذْكُرُ نَحْوَ هٰذَا وَزَادَ: حَتّٰى يُقَاتِلَ هٰذِهِ الْاُمَّةَ الدَّجَّالُ

✲✲ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی اُمت کے بارے میں شرک کی گواہی نہ دو اور کسی گناہ کی وجہ سے انہیں کافر قرار نہ دو جہاد ایک ایسی چیز ہے کہ جسے کسی ظالم کا ظلم یا کسی عادل کا عدل کوئی نقصان نہیں پہنچاتا اور جہاد برقرار رہے گا یہاں تک کہ اس اُمت کا آخری حصہ آجائے گا اور تقدیر پر ایمان رکھنا خواہ وہ اچھی ہو یا بری ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابن سیرین کو بھی اس کی مانند روایت ذکر کرتے ہوئے سنا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہاں تک کہ یہ اُمت دجال کے ساتھ لڑائی کرے گی''۔

9612 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْغَزْوِ، وَعَنْ اَصْحَابِ الدِّيوَانِ اَفْضَلَ اَوِ الْمُتَطَوِّعِ؟ قَالَ: بَلْ اَصْحَابُ الدِّيوَانِ الْمُتَطَوِّعُ مَتٰى شَاءَ رَجَعَ

✲✲ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے جنگ میں حصہ لینے کے بارے میں دریافت کیا اور دیوان والے لوگوں (یعنی تنخواہ دار فوجیوں) کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ افضل ہے یا نفل ہے؟ انہوں نے کہا: دیوان والے لوگ نفلی طور پر شریک ہوتے ہیں وہ جب چاہیں واپس آ سکتے ہیں۔

9613 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ كَهْمَسٍ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: نَغْزُو مَعَ الْاُمَرَاءِ فَمَا يُطْلِعُونَا عَلٰى اَمْرِهِمْ، غَيْرَ اَنَّا نُسَالِمُ اِذَا سَالَمُوا، وَنُحَارِبُ اِذَا حَارَبُوا قَالَ: قَاتِلْ مَعَ الْمُسْلِمِينَ عَدُوَّهُمْ

✲✲ کہمس بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے دریافت کیا: ہم امراء کے ساتھ جنگ میں حصہ لیتے ہیں اور وہ ہمیں اپنے معاملہ کے حوالے سے مطلع نہیں کرتے البتہ جب وہ امن میں رہتے ہیں تو ہم بھی امن میں رہتے ہیں جب وہ جنگ کرتے ہیں تو ہم بھی جنگ کرتے ہیں۔ تو حسن بصری نے فرمایا: تم مسلمانوں کے ساتھ مل کر ان کے دشمنوں سے لڑائی کرو۔

بَابُ الرِّبَاطِ

باب: پہرہ داری کرنا

9614 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنْ رَابَطَ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَقَدْ اَكْمَلَ الرِّبَاطَ

* * عمرو بن عبدالرحمٰن بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: جو شخص چالیس دن تک پہرہ داری کرتا ہے وہ مکمل پہرہ داری کرتا ہے۔

9615 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ مُكْمِلٍ، اَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ اَبِي حَبِيبٍ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اَيْنَ كُنْتَ؟ قَالَ: فِي الرِّبَاطِ قَالَ: كَمْ رَابَطْتَ؟ قَالَ: ثَلَاثِينَ قَالَ: فَهَلَّا اَتْمَمْتَ اَرْبَعِينَ

* * یزید بن ابوحبیب بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کہاں تھے؟ اس نے جواب دیا: میں سرحدوں پہ پہرہ داری کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے کتنا عرصہ پہرہ دیا ہے؟ اس نے جواب دیا: تیس دن! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے چالیس دن پورے کیوں نہیں کیے؟

9616 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْحَاقُ بْنُ رَافِعٍ الْمَدِينِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي سُفْيَانَ الْاَخْنَسِيِّ قَالَ: كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ: رِبَاطُ لَيْلَةٍ اِلَى جَانِبِ الْبَحْرِ مِنْ وَرَاءِ عَوْرَةِ الْمُسْلِمِينَ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُوَافِقَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي اَحَدِ الْمَسْجِدَيْنِ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ اَوْ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، وَرِبَاطُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ عِدْلُ السَّنَةِ، وَتَمَامُ الرِّبَاطِ اَرْبَعُونَ لَيْلَةً وَسَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ قَائِمٌ لَمْ يَقْعُدْ حِينَ سَاقَ يُخْبِرُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ لَهُ يَحْيَى: تَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ يَا اَبَا النَّضْرِ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: نَعَمْ اَشْهَدُ عَلَى مَعْرِفَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ

* * یحییٰ بن ابوسفیان اخنسی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے کہ مسلمانوں کے علاقوں سے پار سمندر کے کنارے ایک رات پہرہ داری کرنا' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں شبِ قدر کو مسجد حرام یا مسجد نبوی میں سے کسی ایک جگہ میں پالوں' اور تین دن تک پہرہ داری کرنا پورے سال کی (نفلی عبادات) کے برابر ہے اور مکمل پہرہ داری چالیس دنوں میں ہوتی ہے۔

سالم ابونضر کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جب انہوں نے یہ روایت سنی تو وہ کھڑے رہے' بیٹھے نہیں' اس پر یحییٰ نے ان سے کہا: کیا تم نے اس حدیث کو پہچان لیا ہے؟ تو سالم نے کہا: جی ہاں! اور میں اس حدیث کی معرفت کے بارے میں گواہی

بھی دیتا ہوں۔

9617 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ قَالَ: مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ بِشُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَهُوَ مُرَابِطٌ عَلَى قَلْعَةٍ بِأَرْضِ فَارِسَ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عَوْنًا لَكَ عَلَى مَا أَنْتَ فِيهِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُجِيرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَنُمِّيَ لَهُ صَالِحُ عَمَلِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

✽✽ مکحول بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جناب شرحبیل بن سمط کے پاس سے گزرے جو فارس کی سرزمین پر ایک قلعہ میں پہریداری کررہے تھے' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں؟ جو تمہارے اس کام کے سلسلہ میں تمہاری مددگار رہو گی' جو تم کررہے ہو! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی راہ میں ایک دن کی پہرہ داری ایک ماہ کے نفلی روزوں اور نوافل ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے انتقال کرجاتا ہے' اُسے قبر کے عذاب سے بچالیا جاتا ہے اور اُس کا نیک عمل قیامت کے دن تک بڑھتا رہتا ہے''۔

9618 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ، سَمِعَهُ مِنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ، عَنْ سَلْمَانَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ شَهْرٍ وَصِيَامِهِ يُقَامُ فَلَا يُقْعَدُ وَيُصَامُ، فَلَا يُفْطَرُ، وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَجَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَجْرِي عَلَيْهِ صَالِحُ عَمَلِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

✽✽ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا' ایک مہینہ کے نوافل اور نفلی روزوں سے زیادہ بہتر ہے' ایسا قیام جس کے دوران بیٹھا نہ جائے اور ایسے روزے جن کے درمیان کوئی روزہ ترک نہ کیا جائے' جو شخص اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے مرجاتا ہے' وہ قبر کے عذاب سے نجات پالیتا ہے اور اُس کا نیک عمل' قیامت کے دن تک جاری رہتا ہے''۔

9619 - آثارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ

9617- صحيح مسلم' كتاب الامارة' باب فضل الرباط في سبيل الله عزوجل' حديث:3628' مستخرج ابي عوانة' مبتدأ كتاب الجهاد' بيان فضل المرابط' حديث:6015' صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب فضل الجهاد' ذكر البيان بان الله جل وعلا يعطي بتفضله المرابط يوما او' حديث:4694' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب فضل الجهاد' ما ذكر في فضل الجهاد والحث عليه' حديث:19058' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حديث سلمان الفارسي' حديث:23128' البحر الزخار مسند البزار' حديث سلمان' حديث:2195' المعجم الاوسط للطبراني' باب الباء' من اسمه بكر' حديث:3191' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه سهل' ما اسند سلمان' كعب بن عجرة' حديث:5938

السِّمْطِ قَالَ: كُنَّا بِأَرْضِ فَارِسَ، فَأَصَابَنَا اِذْلٌ وَشِدَّةٌ، فَجَائَنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فَقَالَ: اَبْشِرُوا ثُمَّ اَبْشِرُوا مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُرَابِطُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، اِلَّا كَانَ كَصِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ، وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاُجِيرَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ،

✱✱ شرحبیل بن سمط بیان کرتے ہیں: ہم فارس کی سرزمین پر موجود تھے ہمیں تنگی اور پریشانی لاحق ہوئی' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' اُنہوں نے فرمایا: تم لوگوں کو خوشخبری ہو! تم لوگوں کے لیے خوشخبری ہے! جو بھی مسلمان اللہ کی راہ میں پہرہ دیتا ہے' تو یہ اسی طرح ہے' جیسے وہ ایک ماہ تک نوافل ادا کرتا ہے اور نفلی روزے رکھتا ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے انتقال کر جاتا ہے' اُس شخص کا عمل قیامت کے دن تک بڑھتا رہتا ہے اور اُسے قبر کی آزمائش سے بچالیا جاتا ہے۔

9620 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُصْعَبُ بْنُ مُحَمَّدٍ: اَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ مَرَّ بِالسِّمْطِ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ فِيْ مُرَابِطٍ قَدْ شُقَّ عَلَيْهِ وَهَمَّ بِالتَّحَوُّلِ عَنْهُ فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ

✱✱ مصعب بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جناب سمط بن ثابت کے پاس سے گزرے' جو پہرہ داری کر رہے تھے اور یہ اُن کے لیے بہت دشوار ہو رہا تھا اور وہ اسے چھوڑ کر جانے کا ارادہ کیے ہوئے تھے کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک حدیث کے بارے میں نہ بتاؤں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' اُس کے بعد راوی نے محمد بن راشد کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

9621 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عِيسَى قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ، مَادَامَ حُلْوًا خَضِرًا قَبْلَ اَنْ يَكُونَ ثُمَامًا، اَوْ يَكُونَ رَمَامًا، اَوْ يَكُونَ حُطَامًا، فَاِذَا انْتَطَاتِ الْمَغَازِي وَاُكِلَتِ الْغَنَائِمُ وَاسْتُحِلَّتِ الْحُرُمُ، فَعَلَيْكُمْ بِالرِّبَاطِ فَاِنَّهٗ اَفْضَلُ غَزْوِكُمْ

✱✱ موسیٰ بن ابوعلقمہ نے عیسیٰ نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر جہاد کرنا اُس وقت تک لازم ہے' جب تک یہ میٹھا اور سرسبز رہے' اس سے پہلے کہ یہ ظاہری طور پر خراب ہو جائے' قابل مرمت ہو جائے یا بوسیدہ ہو جائے اور مالِ غنیمت کھایا جانے لگے اور حرام چیزوں کو حلال قرار دے دیا جائے' تو تم پر پہرہ داری کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ تمہاری لڑائی میں سب سے افضل کام ہوگا۔

9622 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا مَاتَ شَهِيدًا وَوُقِيَ فَتَّانَ الْقَبْرِ، وَغُدِيَ وَرِيحَ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ، وَجَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهٗ

✱✱ موسیٰ بن وردان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص پہرہ دیتے ہوئے مرجاتا ہے' وہ شہید ہونے کے طور پر مرتا ہے' اُسے قبر کی آزمائش سے بچالیا جاتا ہے اور جنت میں سے اُس کا رزق صبح وشام اُسے دیا جاتا ہے اور اُس کا عمل جاری رہتا ہے''۔

بَابُ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ

باب: سمندری جنگ میں حصہ لینا

9623 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ اَنْ يَحْمِلَ الْمُسْلِمِينَ غَزَاةً فِي الْبَحْرِ

٭٭ زہری نے سعید بن مسیّب' یا شاید کسی اور حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ مسلمانوں کو کسی سمندری جنگ پر روانہ کریں۔

9624 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ غَزْوَةِ الْبَحْرِ فَكَرِهَهُ وَقَالَ: اَخْشَى

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سمندری جنگ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا' اُنہوں نے یہ کہا: مجھے اندیشہ ہے۔

9625 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلْقَمَةَ بْنَ مُجَزِّزٍ فِي اُنَاسٍ اِلَى الْحَبَشَةِ فَاُصِيبُوا فِي الْبَحْرِ فَحَلَفَ عُمَرُ بِاللّٰهِ لَا يَحْمِلُ فِيهَا اَبَدًا

٭٭ سعید بن میسّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے علقمہ بن مجزز کو کچھ لوگوں سمیت حبشہ بھیجا' تو وہ لوگ سمندر میں مارے گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نام کی قسم اُٹھائی کہ اب وہ کسی کو سمندری راستے سے نہیں بھیجیں گے۔

9626 - اقوالِ تابعین: وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: كُرِهَ لِلْغُزَاةِ اَنْ يَرْكَبُوا فِي الْبَحْرِ

٭٭ سعید بن میسّب کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ غازیوں کے لیے یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ وہ سمندر میں سفر کریں۔

9627 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ، فَلَا يُعَرِّضْ ذُرِّيَّتَهُ لِلْمُشْرِكِينَ

٭٭ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' جو شخص اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو' وہ اپنی آل

اولاد کو مشرکین کے سامنے پیش نہ کرے''۔

9628 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ رُكُوبَ الْبَحْرِ اِلَّا لِثَلَاثٍ غَازٍ، اَوْ حَاجٍّ، اَوْ مُعْتَمِرٍ

* * مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ سمندری سفر کو مکروہ قرار دیتے تھے البتہ تین لوگ یہ کر سکتے ہیں: جنگ میں حصہ لینے والا شخص یا حج کرنے والا شخص یا عمرہ کرنے جانے والا شخص۔

9629 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ امْرَاَةَ حُذَيْفَةَ قَالَتْ: نَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ: تَضْحَكُ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ مِنْ قَوْمٍ مِنْ اُمَّتِي يَخْرُجُونَ غُزَاةً فِي الْبَحْرِ، مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الْمُلُوكِ عَلَى الْاَسِرَةِ ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ اَيْضًا فَضَحِكَ. فَقُلْتُ: تَضْحَكُ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: لَا وَلَكِنْ مِنْ قَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنْ اُمَّتِي غُزَاةً فِي الْبَحْرِ فَيَرْجِعُونَ قَلِيلَةً غَنَائِمُهُمْ مَغْفُورًا لَهُمْ قَالَتْ: ادْعُ اللّٰهَ لِي اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: فَدَعَا لَهَا، قَالَ فَاَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: فَرَاَيْتُهَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ اِلَى اَرْضِ الرُّومِ وَهِيَ مَعَنَا فَمَاتَتْ بِاَرْضِ الرُّومِ

* * عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے جب آپ بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میری کسی بات پر ہنس رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ میری اُمت کے کچھ لوگوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا جو سمندری جنگ کے لیے روانہ ہوں گے اُن کی مثال یوں تھی جس طرح بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ میری کسی بات پر ہنس رہے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ میری اُمت کے کچھ لوگ نکلیں گے وہ سمندر میں جنگ کرنے کے لیے جائیں گے وہ لوگ واپس آئیں گے تو اُن کا مالِ غنیمت تھوڑا ہوگا اور اُن لوگوں کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔ اُس خاتون نے عرض کی: آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی اُن میں شامل کر لے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کے لیے دعا کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: عطاء بن یسار نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے اُس خاتون کو ایک مہم میں دیکھا منذر بن زبیر نے روم کی سرزمین کی طرف وہ جنگ کی تھی وہ خاتون ہمارے ساتھ تھیں اور اُن کا انتقال روم کی سرزمین پر ہوا۔

9630 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ اَفْضَلُ مِنْ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ، وَمَنْ جَازَ الْبَحْرَ، فَكَاَنَّمَا جَازَ الْاَوْدِيَةَ وَالْمَائِدُ فِي السَّفِينَةِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ

* * عطاء بن یسار نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: سمندر میں ایک جنگ میں حصہ لینا خشکی کی دس

جنگوں میں حصہ لینے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جو شخص سمندر کو پار کرتا ہے وہ شخص وادیاں پار کر لیتا ہے اور کشتی میں اُلٹیاں کرنے والے شخص کی مثال یوں ہے جیسے وہ اپنے خون میں لت پت ہو جائے۔

9631 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ شِهَابٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يُدْرِكِ الْغَزْوَ مَعِي فَلْيَغْزُ فِي الْبَحْرِ، فَإِنَّ اَجْرَ يَوْمٍ فِي الْبَحْرِ كَاَجْرِ شَهْرٍ فِي الْبَرِّ، وَإِنَّ الْقَتْلَ فِي الْبَحْرِ كَقَتْلَيْنِ فِي الْبَرِّ، وَإِنَّ الْمَائِدَ فِي السَّفِينَةِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ، وَإِنَّ خِيَارَ شُهَدَاءِ اُمَّتِي اَصْحَابُ الْكَهْفِ قَالُوْا: وَمَا اَصْحَابُ الْكَهْفِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قَوْمٌ تَتَفَكَّوْنَهُمْ فِي مَرَاكِبِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

✲✲ علقمہ بن شہاب قرشی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میرے ساتھ کسی جنگ میں حصہ نہ لے سکا ہو' وہ سمندری جنگ میں حصہ لے کیونکہ سمندری جنگ میں ایک دن کا اجر اُسی طرح ہے جس طرح خشکی کی جنگ میں ایک مہینہ کا اجر ہے اور سمندری جنگ میں مارا جانا' خشکی کی جنگ میں دو دفعہ شہید ہونے کے برابر ہے اور کشتی میں اُلٹیاں کرنے والا شخص ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص (لڑتے ہوئے) اپنے خون میں لت پت ہو جائے اور میری اُمت کے بہترین شہید وہ ہوں گے جو اصحابِ کہف ہیں''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اصحابِ کہف کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی راہ میں اپنی سواریوں پر سوار ہوتے ہیں

9632 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ تَعْدِلُ عَشْرًا فِي الْبَرِّ، وَالْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

✲✲ مجاہد بیان کرتے ہیں: سمندر کی ایک جنگ' خشکی کی دس جنگوں کے برابر ہوتی ہے اور سمندر میں اُلٹیاں کرنے والا شخص ایسے ہی ہے' جیسے کوئی شخص اللہ کی راہ میں خون میں لت پت ہو جائے۔

9633 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ قَالَ لِقَوْمٍ رَكِبُوا غُزَاةً فِي الْبَحْرِ: مَا تَرَكُوا وَرَائَهُمْ مِنْ ذُنُوبِهِمْ شَيْئًا

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ مسلمہ بن مخلد نے کچھ لوگوں سے یہ کہا جو سمندری جنگ پر روانہ ہونے لگے تھے' کہ ان لوگوں نے اپنے پیچھے گناہوں میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑا ہے۔

9634 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ لَقِيطٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ: اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ كَانَ يَغْزُو فِي الْبَحْرِ

✲✲ لقیط نے ابو بردہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سمندری جنگ میں حصہ لیا ہے۔

بَابُ عَسْقَلَانَ

باب: عسقلان کا بیان

9635 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَهْلَ الْمَقْبَرَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ: اَهْلُ الْبَقِيعِ قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَهْلَ الْمَقْبَرَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ: اَهْلُ الْبَقِيعِ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ: مَقْبَرَةُ عَسْقَلَانَ

٭٭ اسحاق بن رافع بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اہلِ قبرستان پر رحم کرے! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جنت البقیع والوں پر؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اہلِ قبرستان پر رحم کرے! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جنت البقیع والوں پر؟ یہاں تک کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تین مرتبہ یہی عرض کی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! عسقلان کے قبرستان والوں پر۔

9636 - اقوالِ تابعین: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: سَمِعْتُ ابْنَ خَالَةِ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ، كَانَ يَذْكُرُ اَنَّ الْاَكْلَ، وَالشَّرَابَ، وَالطَّعَامَ، وَالنِّكَاحَ بِهَا اَفْضَلُ بِعَسْقَلَانَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن کعب کے خالہ زاد بھائی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ اُنہوں نے یہ بات ذکر کی ہے: عسقلان میں کچھ بھی کھانا' پینا' اناج اور نکاح زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

بَابُ رَايَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْنِهَا

باب: نبی اکرم ﷺ کے جھنڈے کا تذکرہ اور اُس کا رنگ

9637 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَاَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ اِلٰى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَيُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ: فَدَعَا عَلِيًّا وَاِنَّهُ لَاَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِيْ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ دَفَعَهَا اِلَيْهِ فَفَتَحَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ

٭٭ سعید بن میّب بیان کرتے ہیں: غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جھنڈا اُس شخص کو دوں گا' جس سے اللہ اور اُس کا رسول محبت کرتے ہیں اور وہ اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا' اُن کی آنکھیں دُکھنے آئی ہوئی تھیں' نبی اکرم ﷺ نے اُن کی آنکھوں پر لعابِ دہن ڈالا اور جھنڈا اُن کے سپرد کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھ پر فتح نصیب کی۔

9638 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ: اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ كَانَ حَامِلَ رَايَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ وَغَيْرِهِ

٭٭ عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر کے موقع پر اور دیگر موقعوں پر نبی اکرم ﷺ کے

ساتھ نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا اُٹھایا ہوا تھا۔

9639 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَمَّنْ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَامِرٍ اَنَّ رَايَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَكُونُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَكَانَتْ فِي الْاَنْصَارِ حَيْثُمَا تَوَلَّوْا"

✽✽ ابن جریج نے اپنی سند کے ساتھ عامر نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس ہوتا تھا اور انصار کا جھنڈا مختلف لوگوں کے پاس ہوتا تھا۔

9640 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ: اَنَّ رَايَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، وَرَايَةَ الْاَنْصَارِ مَعَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَكَانَ اِذَا اسْتَحَرَّ الْقِتَالُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَكُونُ تَحْتَ رَايَةِ الْاَنْصَارِ

✽✽ عثمان جزری نے مقسم کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس ہوتا تھا جبکہ انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہوتا تھا' جب لڑائی شدید ہو جاتی تھی تو نبی اکرم ﷺ انصار کے جھنڈے تلے آ جایا کرتے تھے۔

9641 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ مَسْلَمَةَ، عَنْ رَجُلٍ: رَاَى رَايَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَدَهَا لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَوْدَاءَ

✽✽ شقیق بن مسلمہ نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا دیکھا ہے جسے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے لہرایا ہوا تھا' وہ سیاہ رنگ کا تھا۔

9642 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ اَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَّ رَايَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَعَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَدَفَعَهَا سَعْدُ اِلَى ابْنِهِ قَيْسٍ

✽✽ یحییٰ بن سعید کے بھائی سعد بن سعید بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا' پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے وہ جھنڈا اپنے بیٹے قیس کو دے دیا۔

9643 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ: اَنَّ رَايَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَكُونُ بَيْضَاءَ، وَلِوَائَهُ اَسْوَدُ.

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اہل مدینہ کے ایک شخص نے مجھے یہ بتایا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا سفید ہوتا تھا اور چھوٹا جھنڈا سیاہ ہوتا تھا۔

بَابُ عَقْرِ الدَّوَابِّ فِيْ اَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: دشمن کی سرزمین پر جانوروں کے پاؤں کاٹ دینا

9644 - حدیث نبوی: قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَافَ نَزَعَ سِلَاحَهُ، فَأَعْطَى هٰذَا، وَأَعْطَى هٰذَا، وَأَعْطَى هٰذَا مِنْ سِلَاحِهِ، وَكَانَ أَسَفُّهَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ يَعْنِي حَتَّى يُنْكَرَانِ فَلَا يُعْرَفَانِ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ایک مسلمان شخص کو جب اندیشہ ہوا تو اُس نے اپنے ہتھیار اُتار دیئے اور یہ اس کو دے دیا اور وہ اُس کو دے دیا اور وہ اُس کو دے دیا' یعنی اپنے ہتھیار تقسیم کر دیئے۔

9645 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَهَى إِذَا أَبْطَأَتْ دَابَّةٌ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ أَنْ تُعْقَرَ قَالَ: وَأَمَّا السِّلَاحُ فَلْيَدْفِنْهُ

٭٭ عبدالواحد نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ جب دشمن کی سرزمین پر کوئی جانور چلنے میں تاخیر کر رہا ہو تو اُس کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں' اُنہوں نے یہ کہا ہے: جہاں تک ہتھیاروں کا معاملہ ہے تو آدمی اُنہیں دفن کر دے۔

بَابُ أَوَّلِ سَيْفٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

باب: اللہ کی راہ میں (اُٹھائی جانے والی) سب سے پہلی تلوار (کا تذکرہ)

9646 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: "كَانَ الزُّبَيْرُ أَوَّلَ مَنْ سَلَّ سَيْفًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ، وَالزُّبَيْرُ بِمَكَّةَ، فَأُخْبِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ، فَخَرَجَ بِسَيْفِهِ قَدْ سَلَّهُ، يَشُقُّ النَّاسَ بِهِ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُ لَمْ يُهَجْ قَالَ: فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ: فَدَعَا لَهُ وَلِسَيْفِهِ

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ وہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں تلوار سونتی تھی' نبی اکرم ﷺ مکہ کے زیریں علاقہ میں موجود تھے جبکہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں تھے' اُنہیں یہ بات بتائی گئی کہ نبی اکرم ﷺ کو شہید کر دیا گیا ہے' وہ اپنی تلوار لے کر نکلے' جسے اُنہوں نے سونتا ہوا تھا' وہ لوگوں کو چیرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ کو ایسی حالت میں پایا کہ آپ بخیریت تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے اس صورتِ حال کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا (کہ اُنہیں کیا اطلاع ملی تھی)۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کے لیے اور اُن کی تلوار کے لیے دعا دی۔

9647 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَنَّ أَوَّلَ رَجُلٍ سَلَّ سَيْفًا فِي اللّٰهِ الزُّبَيْرُ، نُفِخَتْ نَفْخَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ: أُخِذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ، فَخَرَجَ الزُّبَيْرُ يَشُقُّ النَّاسَ بِسَيْفِهِ، فَلَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: مَا لَكَ يَا زُبَيْرُ؟ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّكَ أُخِذْتَ قَالَ: فَدَعَا لَهُ وَلِسَيْفِهِ

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تلوار کھینچنے والے شخص حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تھے' شیطان کی طرف سے ایک افواہ پھیلی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مکہ کے بالائی علاقہ میں موجود تھے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار کے ذریعہ لوگوں کے درمیان میں سے گزرتے ہوئے نکلے' اُن کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے زبیر! تمہیں کیا ہوا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ آپ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لیے اور اُن کی تلوار کے لیے دعا دی۔

بَابُ مَنْ دَمَّى وَجْهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کس نے خون آلود کیا تھا؟

9648 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ اَنَّهُ، سَمِعَ يَعْقُوبَ بْنَ مُوْسَى يَقُوْلُ: "اَلَّذِي دَمَّى وَجْهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ الْقَمِئَةِ، فَكَانَ حَتْفُهُ اَنْ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَيْسًا فَنَطَحَهُ فَقَتَلَهُ" قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْقَمِئَةِ

٭٭ یعقوب بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر جس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک خون آلود کیا تھا' وہ ہذیل قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جسے ابن قمئہ کہا جاتا تھا' اُس کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس پر ایک نر جانور کو مسلط کیا جس نے اُسے سینگ مار کر قتل کر دیا۔

ابراہیم بن میسرہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: اُس کا نام عبداللہ بن قمئہ تھا۔

9649 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ الزُّبَيْرَ يُحَدِّثُ، بِبَعْضِهِ اَنَّ عُتْبَةَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ كَسَرَ رُبَاعِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ، وَدَمَّى وَجْهَهُ، فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا يَحُلْ عَلَيْهِ الْحَوْلُ حَتّٰى يَمُوْتَ كَافِرًا، فَمَا حَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ حَتّٰى مَاتَ كَافِرًا اِلَى النَّارِ

٭٭ مقسم بیان کرتے ہیں: عتبہ بن ابو وقاص نے غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان کو نقصان پہنچایا تھا اور آپ کے چہرہ کو خون آلود کر دیا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لیے دعائے ضرر کی تھی' آپ نے یہ دعا کی تھی: اے اللہ! ایک سال گزرنے سے پہلے یہ شخص کافر ہونے کے عالم میں مرجائے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) تو ایک سال گزرنے سے پہلے اُس شخص کا کفر کے عالم میں انتقال ہوا اور وہ واصلِ جہنم ہوا۔

بَابُ اِعْقَابِ الْجُيُوْشِ

باب: لشکروں کے پیچھے کمک روانہ کرنا

9650 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُعْقِبُ الْغَازِيَةَ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مہمات میں کمک بھجوایا کرتے تھے۔

9651 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "بَعَثَ عُمَرُ جَيْشًا، وَكَانَ يُعْقِبُ الْجُيُوشَ، فَمَكَثُوا حِينًا لَا يَأْتِي لَهُمْ عَقِبٌ، فَقَفَلُوا فَكَتَبَ أَمِيرُ السَّرِيَّةِ إِلَى عُمَرَ: أَنَّهُمْ قَفَلُوا وَتَرَكُوا ثَغْرَهُمْ، وَسَنُّوا لِلنَّاسِ سُنَّةَ سُوءٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عُمَرُ وَلَمْ يَشْهَدْ ذَلِكَ غَيْرُهُ، فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِمْ وَأَوْعَدَهُمْ وَعِيدًا شَرَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: يَا عُمَرُ، بِمَا تَفَرَّقْنَا؟ تَرَكْتَ فِينَا أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِعْقَابِ الْغَازِيَةِ بَعْضِهَا بَعْضًا فَقَالَ: لَسْتُ أُفَرِّقُكُمْ بِنَفْسِي، وَلَكِنْ بِأُمُورٍ لَمْ تَكُنْ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ کیا' وہ لشکروں کے پیچھے کمک بھجوایا کرتے تھے' لیکن اُس لشکر کے پیچھے کوئی کمک نہیں گئی تو وہ لوگ واپس آ گئے' اُس مہم کے امیر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا کہ وہ لوگ واپس آ رہے ہیں' اُنہوں نے اپنے فرض کو چھوڑ دیا ہے اور لوگوں کے لیے ایک بُرا طریقہ رائج کیا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کی طرف پیغام بھیجا اور اُس پیغام میں اُن پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور اُنہیں وعید سنائی تو اُن لوگوں نے کہا: اے حضرت عمر! آپ ہمیں کیوں ڈرا رہے ہیں! آپ نے ہمارے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل کو ترک کر دیا تھا اور وہ یہ ہے کہ لشکر کے پیچھے کمک روانہ کی جائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اپنی ذات کے حوالے سے نہیں ڈرا رہا بلکہ اُن اُمور کی وجہ سے ڈرا رہا ہوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے انصار کی طرف سے نہیں ہونے چاہئیں تھے۔

بَابُ الْمُشْرِكِ يَأْتِي الْمُسْلِمَ بِغَيْرِ عَهْدٍ

باب: کسی مشرک شخص کا کسی عہد کے بغیر مسلمان کے پاس آنا

9652 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يَأْتِي الْمُسْلِمَ بِغَيْرِ عَهْدٍ قَالَ: خَيِّرْهُ إِمَّا أَنْ تُقِرَّهُ، وَإِمَّا أَنْ تُبْلِغَهُ مَأْمَنَهُ قَالَ: وَزَعَمَ بَعْضُ أَهْلِ الشَّامِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فِي مَجْلِسِ عَطَاءٍ قَالَ: يَأْتِي الرُّومِيُّ فَإِذَا جَاءَ الْمُسْلِمِينَ بِغَيْرِ سِلَاحٍ وَلَا عَهْدٍ لَمْ يُرَبْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو مشرک ہوتا ہے اور کسی عہد کے بغیر مسلمان کے پاس آ جاتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: تم اُسے اختیار دو گے' یا تو تم اُسے برقرار رکھو گے یا پھر اُسے اُس کی جائے پناہ تک پہنچنے دو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعض اہلِ شام نے یہ بات بیان کی ہے کہ عبداللہ بن قیس' عطاء کی محفل میں موجود تھے' اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ رومی آتا ہے جب وہ مسلمان کے پاس کسی ہتھیار اور کسی عہد کے بغیر آتا ہے تو اُسے پریشان نہیں کیا جائے گا۔

9653 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،

وَعَنْ اَبِی النَّضْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُمْ قَالُوا فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ يَدْخُلُ بِاَمَانٍ فَيَهْلِكُ بَعْضُ اَوْلِيَائِهِ فِي النَّسَبِ الَّذِي هُوَ وَارِثُهُ، اِنْ كَانَ اَظْهَرَ السُّكُونَ فِي الْعَرَبِ، قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ فَلَهُ مِيرَاثُهُ، وَاِلَّا فَلَا، وَقَالُوا فِي الْمَرْاَةِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ تَدْخُلُ اَرْضَ الْعَرَبِ بِاَمَانٍ اِذَا اَظْهَرَتِ السُّكُونَ فِي اَرْضِ الْعَرَبِ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَنْكِحَهَا الْمُسْلِمُونَ، وَاِنْ لَمْ تُظْهِرْ ذٰلِكَ اِلَّا عِنْدَ الْخِطْبَةِ فَلَا تُنْكَحُ "

** عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ ان حضرات نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اہلِ حرب سے تعلق رکھتا ہے اور امان کے ساتھ داخل ہو جاتا ہے' پھر اُس کے رشتہ داروں میں سے کچھ نسبی رشتہ دار انتقال کر جاتے ہیں جن کا وہ وارث بنتا ہے تو اگر تو اُنہوں نے عربوں کے علاقہ میں رہائش اختیار کر لی ہوئی تھی اور مرنے سے پہلے ایسا کیا تھا تو پھر یہ اُن کا وارث بنے گا ورنہ نہیں بنے گا' اور ان حضرات نے اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی اُس عورت کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جس کا تعلق اہلِ حرب سے ہوتا ہے' وہ امان کے ساتھ عربوں کی سرزمین میں داخل ہو جاتی ہے تو اگر تو وہ عربوں کی سرزمین میں باقاعدہ رہائش اختیار کر لیتی ہے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مسلمان اُس کے ساتھ نکاح کر لیں اور اگر وہ اس چیز کو اختیار نہیں کرتی ہے تو پھر اُس کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا۔

9654 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ يُؤْخَذُ فِي اَهْلِ الشِّرْكِ، وَقَدِ اشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَا يَاْتِيهِمْ، فَيَقُولُ: لَمْ اُرِدْ عَوْنَهُمْ، فَكَرِهَ قَتْلَهُ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ: اِذَا نَقَضَ شَيْئًا وَاحِدًا مِمَّا عَلَيْهِ فَقَدْ نَقَضَ الصُّلْحَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے ذمّی شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے اہلِ شرک کے درمیان میں سے پکڑا جاتا ہے اور اُس نے اُن پر یہ شرط عائد کی ہوتی ہے کہ وہ اُن کے پاس نہیں آئے گا' تو وہ یہ کہتا ہے: میں اُن کی مدد کرنے کا ارادہ نہیں کر رہا تھا' تو اُنہوں نے اُس کے قتل کو مکروہ قرار دیا' البتہ اگر ثبوت کے ساتھ اُس کا موقف غلط ثابت ہو جائے تو حکم مختلف ہے۔ اس پر بعض اہلِ علم نے اُن سے کہا کہ اُس کے ذمہ جو چیز لازم تھی جب اُس نے اُن میں سے ایک چیز کو توڑ دیا تو پھر صلح بھی ٹوٹ گئی۔

9655 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى " فِي رَجُلٍ صَالَحَ عَلَيْهِ وَعَلٰى بَنِيهِ، صِغَارًا وَكِبَارًا، ثُمَّ خَانَهُ هٰؤُلَاءِ فَلَا يُخْتَلَفُ فِيهَا يَقُولُونَ: يُسْتَحَلُّونَ بِمَا خَانَ بِهِ هٰؤُلَاءِ، اِنْ يَكُونُوا هُمْ صُولِحُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ "

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے مجھ سے کہا: ایسے شخص کے بارے میں جس کے ساتھ اُس کی ذات اور اُس کے چھوٹے اور بڑے بچوں کے بارے میں صلح ہو جاتی ہے' پھر وہ سب لوگ خیانت کرتے ہیں تو ان کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' علماء یہ کہتے ہیں کہ اُنہوں نے جو خیانت کی ہے اس کی وجہ سے اُن کا خون بہانا حلال ہو جائے گا' اگرچہ اُنہوں نے اپنی ذات کے حوالے سے صلح کی ہوئی ہو۔

9656 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِیُّ: "اَنَّ تُسْتَرَ كَانَتْ فِیْ صُلْحٍ فَكَفَرَ اَهْلُهَا فَغَزَاهُمُ الْمُهَاجِرُونَ، فَقَتَلُوهُمْ فَهَزَمُوهُمْ، فَسَبَوْهُمْ فَاَصَابَ الْمُسْلِمُونَ نِسَائَهُمْ، حَتّٰی وُلِدَ لَهُمْ اَوْلَادٌ مِنْهُمْ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ اَوْلَادَهُنَّ، كَانُوا مِنْ تِلْكَ الْوِلَادَةِ، فَاَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَنْ سَبٰی مِنْهُمْ فَرُدَّ فِيهَا عَلٰی جِزْيَتِهِمْ، وَفَرَّقَ بَيْنَ سَادَتِهِمْ وَبَيْنَهُنَّ"

✵✵ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: تستر (نام کا شہر) صلح کے ذریعہ (مسلمانوں کے زیرنگین تھا) وہاں کے رہنے والوں نے انکار کیا تو مہاجرین نے اُن کے ساتھ جنگ کی' اُنہیں قتل کیا اور اُنہیں پسپا کر دیا' پھر اُنہیں قیدی بھی بنالیا' مسلمانوں کو اُن کی عورتیں ملیں یہاں تک کہ اُن کی اولاد اُن عورتوں سے پیدا ہوئی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن کی اولاد دیکھی ہے' ان کا مخصوص حلیہ ہوتا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا تھا کہ اُن میں سے جس کو بھی قیدی بنایا گیا ہے اُسے اُس کے جزیہ پر لوٹا دیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کے سرداروں اور اُن لوگوں کے درمیان فرق کیا تھا۔

9657 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَالَحَ اَهْلَ خَيْبَرَ صَالَحَهُمْ عَلٰی اَنَّ لَهُ اَمْوَالَهُمْ، وَاَنَّهُمْ آمِنُونَ عَلٰی دِمَائِهِمْ، وَذَرَارِيهِمْ، وَنِسَائِهِمْ، فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَیْ اَبِی الْحُقَيْقِ فَقَالَ: اَيْنَ الْمَالُ الَّذِی خَرَجْتُمَا بِهِ مِنَ النَّضِيرِ؟ قَالَا: اسْتَنْفَقْنَاهُ، وَهَلَكَ قَالَ: اَفَرَاَيْتُمَا اِنْ كُنْتُمَا كَاذِبَيْنِ فَقَدْ حَلَّتْ لِی دِمَاؤُكُمَا، وَاَمْوَالُكُمَا، وَنِسَاءُ كُمَا؟ قَالَا: نَعَمْ، وَاَشْهَدُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ: اِنَّكُمَا قَدْ خَبَّاْتُمَاهُ فِی مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاَرْسَلَ مَعَهُمَا فَوَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ كَمَا ذَكَرَ، فَضَرَبَ اَعْنَاقَهُمَا، وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمَا، وَسَبٰی نِسَائَهُمَا، وَكَانَتْ صَفِيَّةُ تَحْتَ اَحَدِهِمَا

✵✵ مقسم بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ خیبر کے ساتھ صلح کی تو اُن کے ساتھ اس شرط پر صلح کی کہ ان کے اموال (زمینیں) اُن کے پاس رہیں گی' اُنہیں اپنی جان' اپنے بال بچوں اور عورتوں کے حوالے سے امان حاصل ہوگی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوحقیق کے دونوں بیٹوں کو بلوایا' آپ نے دریافت کیا: وہ مال کہاں ہے جو بنونضیر کا تھا؟ جسے تم ساتھ لے کر نکل آئے گا۔ تو اُن دونوں نے جواب دیا: ہم تو اُسے خرچ کر چکے ہیں اور وہ ہلاکت کا شکار ہو گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دیکھ لو! اگر تم دونوں نے جھوٹ بولا تو تمہارا خون بہانا اور تمہارے اموال پر قبضہ کرنا اور تمہاری خواتین کو حاصل کرنا میرے لیے حلال ہو جائے گا۔ اُن دونوں نے کہا: ٹھیک ہے! (تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میں اس بات پر گواہ ہو جاتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اُسے فلاں' فلاں جگہ پر چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں کے ساتھ آدمیوں کو بھیجا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے وہ مال مل گیا' جیسا کہ آپ نے ذکر کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں کی گردن اُڑوا دی' اُن کا مال حاصل کیا اور ان کی خواتین کو قیدی بنالیا۔

سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا اُن میں سے ایک شخص کی اہلیہ تھیں۔

9658 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: كُرِهَ اَنْ يُتَزَوَّجَ نِسَاءُ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا فِی

عَهْدٍ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: اہلِ کتاب کی خواتین کے ساتھ شادی کرنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے البتہ اگر وہ عہد میں ہوں (یعنی ذمی کے طور پر اسلامی ریاست میں رہ رہے ہوں) تو حکم مختلف ہے۔

بَابُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ نے کتنے غزوات میں شرکت کی تھی؟

9659 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ غَزْوَةً. قَالَ: وَسَمِعْتُ مَرَّةً أُخْرَى يَقُوْلُ: أَرْبَعَةً وَعِشْرِيْنَ غَزْوَةً فَلَا أَدْرِي أَكَانَ وَهْمًا مِنْهُ أَوْ شَيْئًا سَمِعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ الَّذِي قَاتَلَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اٹھارہ غزوات میں شرکت کی تھی۔

ایک مرتبہ میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے چوبیس غزوات میں شرکت کی تھی اب مجھے نہیں پتا کہ یہ اُنہیں وہم لاحق ہوگیا تھا' یا اُنہوں نے اس حوالے سے کوئی چیز بعد میں سنی تھی۔

زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جو جنگیں کی ہیں' اُن سب کا ذکر قرآن میں ہے۔

9660 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ: كَانَتِ السَّرَايَا أَرْبَعَةً وَعِشْرِيْنَ، وَالْمَغَازِي ثَمَانَ عَشْرَةَ أَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ

✽✽ مقسم بیان کرتے ہیں: جنگی مہمات چوبیس تھیں اور بڑی جنگیں اٹھارہ تھیں' یا شاید انیس تھیں۔

بَابُ اسْمِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يُعْطَى فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

باب: نبی اکرم ﷺ کی تلوار کا نام اور اللہ کی راہ میں کیا دیا جائے؟

9661 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ اسْمُ جَارِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَضِرَةَ، وَحِمَارُهُ يَعْفُرَ، وَنَاقَتُهُ الْقَصْوَاءَ، وَبَغْلَتُهُ الشَّهْبَاءَ، وَسَيْفُهُ ذَا الْفَقَارِ

✽✽ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی کنیز کا نام خضرہ تھا' آپ کے گدھے کا نام یعفر تھا' آپ کی اونٹنی کا نام قصواء تھا' آپ کے خچر کا نام شہباء تھا اور آپ کی تلوار کا نام ذوالفقار تھا۔

9662 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: "كَانَ اسْمُ سَيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَا الْفَقَارِ، وَاسْمُ دِرْعِهِ: ذَاتَ الْفُضُولِ"

✽✽ محمد بن میسرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک کا نام ذوالفقار تھا اور آپ کی زرہ کا نام ذات الفصول تھا۔

9663 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ: "اَنَّ اسْمَ سَيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذُو الْفَقَارِ" قَالَ جَعْفَرٌ: "رَاَيْتُ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمُهُ مِنْ فِضَّةٍ، وَنَعْلُهُ مِنْ فِضَّةٍ، وَبَيْنَ ذٰلِكَ حِلَقٌ مِنْ فِضَّةٍ قَالَ: هُوَ عِنْدَ هٰؤُلَاءِ، يَعْنِيْ بَنِي الْعَبَّاسِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا نام ذوالفقار تھا۔

امام جعفر صادق بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی زیارت کی تھی' اُس کا قائمہ چاندی سے بنا ہوا تھا' نعل چاندی سے بنی ہوئی تھی' اُن کے درمیان چاندی سے بنا ہوا حلقہ تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں: وہ اُن کے پاس ہے' یعنی بنوعباس کے پاس ہے۔

9664 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْهِ نَحْوَ هٰذَا قَالَ: "اَقْمَاعُهُ مِنْ وَرِقٍ - يَعْنِيْ رَاْسَهُ - قَالَ: وَكَانَ فِيْ دِرْعِهِ حَلْقَتَانِ مِنْ وَرِقٍ"

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام جعفر صادق کے حوالے سے اُن کے والد سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: اُس کے اقماع چاندی سے بنے ہوئے تھے' یعنی اُس کا سر چاندی سے بنا ہوا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ میں چاندی سے بنے ہوئے دو حلقے موجود تھے۔

9665 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ سَيْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَ مُحَلًّى بِالْفِضَّةِ

✽✽ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تلوار چاندی کے ذریعہ آراستہ کی گئی تھی۔

9666 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: "اِنْ اَعْطَى اِنْسَانٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَضَى غَزْوَتَهُ فَجَاءَ بِهِ، اَوْ بِبَعْضِهِ فَلَا يَاْكُلُهُ، وَلٰكِنْ لِيُمْضِهِ فِيْ تِلْكَ السَّبِيْلِ قَالَ: وَاِنْ حَبَسَ نَاقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَنُتِجَتْ فَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا"

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں کچھ دیتا ہے اور پھر وہ اپنا غزوہ مکمل کر کے اُسے ساتھ لے کر آتا ہے' یا اُس کے کچھ حصہ کو لے کر آتا ہے تو وہ اُسے نہ کھائے بلکہ وہ اسی طرح اللہ کی راہ میں جاری رہنے دے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں اونٹنی کو روک لیتا ہے اور پھر اُس اونٹنی کے ہاں بچہ ہو جاتا ہے' تو اُس کا بچہ بھی اُس اونٹنی کی مانند (اللہ کی راہ کے لیے مخصوص) ہوگا۔

9667 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِنْ فَضَلَ شَيْءٍ جَعَلَهُ فِي مِثْلِ ذٰلِكَ

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: اگر کوئی چیز زیادہ ہو جائے' تو آدمی اُس کو اُس کی مانند جگہ کے اوپر استعمال کرے گا۔

9668 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اَعْطَى ابْنُ عُمَرَ بَعِيرًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ لِلَّذِي اَعْطَاهُ اِيَّاهُ: لَا تُحْدِثَنَّ فِيهِ شَيْئًا حَتّٰى اِذَا جَاوَزْتَ وَادِي الْقُرَى اَوْ حَذْوَهُ مِنْ طَرِيقِ مِصْرَ فَشَانُكَ بِهِ،

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اللہ کی راہ میں ایک اونٹ دیا' جسے اُنہوں نے وہ اونٹ دیا تھا' اُس سے اُنہوں نے یہ کہا کہ تم اس کے بارے میں کوئی بھی نئی چیز نہ کرنا' جب تک وادیٔ قریٰ کو عبور نہیں کر لیتے' یا مصر کے راستہ میں اُس وادیٔ قریٰ کے مدمقابل جگہ سے نہیں گزر جاتے' اُس کے بعد تم جانو اور یہ جانے۔

9669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ.

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع کے حوالے سے منقول ہے۔

9670 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: هُوَ لَهُ اِلَّا اَنْ يَكُونَ جَعَلَهُ حَبِيسًا

✵✵ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اُس آدمی کی ملکیت ہوگا' البتہ اگر اُس آدمی نے اُسے اپنے لیے مخصوص کیا ہو' تو حکم مختلف ہے۔

9671 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يُسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ سَعِيدٌ: اِذَا بَلَغَ رَاْسَ مَغْزَاهُ فَهُوَ كَمَالِهِ،

✵✵ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب کو سنا اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اللہ کی راہ میں کوئی چیز دے دیتا ہے' تو سعید نے کہا: جب وہ جنگ کی جگہ تک پہنچ جائے گی' تو وہ اُس کے مال کی طرح ہو جائے گی۔

9672 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیّب سے منقول ہے۔

بَابُ جِهَادِ النِّسَاءِ وَالْقَتْلِ وَالْفَتْكِ

باب: خواتین کا جہاد میں حصہ لینا' قتل کرنا اور چھڑوانا

9673 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَسُئِلَ عَنْ جِهَادِ النِّسَاءِ فَقَالَ: كُنَّ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى، وَيَسْقِينَ الْمُقَاتِلَةَ، وَلَمْ اَسْمَعْ مَعَهُ بِامْرَاَةٍ قُتِلَتْ، وَقَدْ

قَاتَلْنَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ حِينَ رَهَقَهُمْ جُمُوعُ الرُّومِ حَتّٰى خَالَطُوا عَسْكَرَ الْمُسْلِمِينَ، فَضَرَبَ النِّسَاءُ يَوْمَئِذٍ بِالسُّيُوفِ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

✵✵ معمر نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے اُن سے خواتین کے جہاد میں شریک ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: خواتین نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگوں میں حصہ لیتی تھیں وہ زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں جنگجو افراد کو پانی پلاتی تھیں اور میں نے نہیں سنا کہ آپ کے ساتھ جنگ میں حصہ لینے والی کسی خاتون نے جنگ میں باقاعدہ حصہ لیا ہو صرف قریش کی خواتین نے جنگ یرموک کے موقع پر جنگ میں باقاعدہ لڑائی کی تھی جب رومیوں کے لشکر نے مسلمانوں پر دھاوا بول دیا تھا اُس دن خواتین نے تلواروں کے ساتھ لڑائی میں حصہ لیا تھا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت کی بات ہے۔

9674 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن شہاب کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

9675 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى النِّسَاءِ مَا عَلَى الرِّجَالِ إِلَّا الْجُمُعَةَ وَالْجَنَائِزَ وَالْجِهَادَ

✵✵ عبدالقدوس بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواتین پر بھی وہ چیزیں لازم ہیں جو مردوں پر لازم ہیں صرف جمعہ نماز جنازہ اور جہاد کا حکم مختلف ہے''۔

9676 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ الزُّبَيْرَ فَقَالَ: اَقْتُلُ عَلِيًّا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَكَيْفَ تَفْعَلُ؟ قَالَ: اُظْهِرُ لَهُ اَنِّي مَعَهُ، ثُمَّ اَقْتُلُ بِهِ فَاَقْتُلُهُ، قَالَ الزُّبَيْرُ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَيَّدَ الْإِيمَانُ الْفَتْكَ، لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ،

✵✵ اسماعیل بن مسلم نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دوں؟ اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم کیا کرو گے؟ اُس نے کہا: میں اُن کے سامنے ظاہر کروں گا کہ میں اُن کے ساتھ ہوں پھر جیسے ہی مجھے موقع ملے گا میں اُنہیں قتل کر دوں گا۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایمان نے دھوکہ سے قتل کرنے کو مقید کر دیا ہے مؤمن دھوکہ سے قتل نہیں کرتا''۔

9677 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ نَحْوَهُ قَالَ: الْإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ، لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ قتادہ سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''ایمان نے دھوکہ سے قتل کرنے کو پابند کر دیا ہے مؤمن دھوکہ سے قتل نہیں کرتا''۔

9678 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: صَحِبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَتَلَهُمْ وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ، ثُمَّ جَاءَ فَاَسْلَمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا الْإِسْلَامُ فَاَقْبَلُ، وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ اَنَّهُمْ كَانُوا "اَخَذُوا عَلَى الْمُغِيرَةِ اَنْ لَا يَغْدُرَ بِهِمْ حَتّٰى يُؤْذِنَهُمْ، فَنَزَلُوا مَنْزِلًا، فَجَعَلَ يَحْفِرُ بِنَصْلِ سَيْفِهِ فَقَالُوْا: مَا تَصْنَعُ؟ قَالَ: اَحْفُرُ قُبُورَكُمْ فَاسْتَحَلَّهُمْ بِذٰلِكَ، فَشَرِبُوا ثُمَّ نَامُوا، فَقَتَلَهُمْ فَلَمْ يَنْجُ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا الشَّرِيدُ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَ: الشَّرِيدُ"

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ زمانۂ جاہلیت میں ایک قوم کے ساتھ رہے تھے اُنہوں نے اُن لوگوں کو قتل کر کے اُن کے اموال حاصل کر لیے پھر وہ آئے اور اسلام قبول کر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کو تو میں قبول کر لیتا ہوں لیکن مال کو میں بالکل قبول نہیں کروں گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات سن رکھی ہے کہ اُن لوگوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ اُن کے ساتھ غداری نہیں کریں گے جب تک اُنہیں بتا نہیں دیتے۔ پھر اُن لوگوں نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اپنی تلوار کی نوک کے ساتھ زمین کھودنے لگے اُن لوگوں نے دریافت کیا: تم کیا کر رہے ہو؟ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تمہاری قبریں کھود رہا ہوں۔ تو اُنہوں نے اسے کم تر سمجھا اور شراب پی کر سو گئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں قتل کر دیا اُن میں سے کوئی بھی شخص نہیں بچا صرف شرید نام کا ایک شخص بچا اسی لیے اُس کا نام شرید رکھا گیا۔

9679 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: دَخَلَ عَلَى الْمُخْتَارِ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ رَجُلٌ وَقَدِ اشْتَمَلَ عَلٰى سَيْفِهِ قَالَ: فَجَعَلَ الْمُخْتَارُ يَكْذِبُ عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَهَمَمْتُ اَنْ اَضْرِبَهُ بِسَيْفِي، فَذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ عَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ اَوْ عَمْرُو بْنُ فُلَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا رَجُلٌ اَمَّنَ رَجُلًا عَلٰى دَمِهِ وَمَالِهِ فَقَتَلَهُ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنَ الْقَاتِلِ ذِمَّةُ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانَ الْمَقْتُولُ كَافِرًا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: ایک شخص مختار بن ابوعبید کے پاس گیا اُس نے تلوار لٹکائی ہوئی تھی مختار اللہ اور اُس کے رسول کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کیا کرتا تھا وہ شخص بیان کرتا ہے: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں اپنی تلوار کے ذریعہ اس پر حملہ کر دوں تو مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ نے یا شاید حضرت عمرو بن فلاں نے مجھے بیان کی تھی وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی شخص کسی دوسرے شخص کو اُس کی جان اور مال کے حوالے سے امان دے اور پھر اُسے قتل کر دے تو قاتل شخص سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے اگرچہ قتل ہونے والا شخص کافر ہی کیوں نہ ہو''۔

بَابُ رَقِيقِ اَهْلِ الْحَرْبِ وَالرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضِ الْعَدُوِّ وَمَعَهُ الْعَبْدُ

باب: اہلِ حرب کے غلاموں کا حکم

اور جب کوئی شخص دشمن کی سرزمین سے نکلے اور اُس کے ساتھ غلام ہو

9680 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا، عَنْ نَاسٍ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ صَالَحَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ عَلٰى اَلْفِ رَاْسٍ كُلَّ سَنَةٍ، فَكَانَ يَسْبِىْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَيُؤَدِّيهِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ يُؤَدُّونَهُ مِنْ حَيْثُ شَاءُوا

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے اہلِ حرب سے تعلق رکھنے والے ایسے لوگوں کے بارے میں دریافت کیا اہلِ اسلام جن کے ساتھ صلح کر لیتے ہیں اس شرط پر کہ ہر سال اُنہیں ایک ہزار غلام دیئے جائیں گے تو وہ اُن میں سے بعض لوگوں کو قیدی بنا لیتے ہیں اور بعض وہ ادائیگی کر دیتے ہیں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے وہ جیسے چاہیں اُنہیں ادائیگی کر سکتے ہیں۔

9681 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ اَرْضِ الْعَدُوِّ وَمَعَهُ عَبْدٌ، فَاِنْ اَسْلَمَ فَهُوَ لَهُ، وَاِنْ سَبَقَهُ الْعَبْدُ فَاَسْلَمَ فَهُوَ حُرٌّ

✲✲ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص دشمن کے علاقہ سے نکلے اور اُس کے ساتھ غلام بھی ہو تو اگر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے تو وہ اس کا غلام شمار ہوگا اور اگر غلام اُس سے پہلے اسلام قبول کر لیتا ہے تو وہ غلام آزاد شمار ہوگا۔

9682 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ: اَنَّهُ خَرَجَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَاصِرٌ اَهْلَ الطَّائِفِ بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ عَبْدًا، فَاَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُمُ الَّذِيْنَ يُقَالُ لَهُمُ الْعُتَقَاءُ

✲✲ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ تئیس غلاموں کے ساتھ نکل کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ گئے تھے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت اہلِ طائف کا محاصرہ کیا ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سب کو آزاد قرار دیا تھا اور یہ وہ لوگ تھے جن کا نام ''آزاد شدہ لوگ'' رکھا گیا تھا۔

بَابُ الصِّيَامِ فِى الْغَزْوِ

باب: جنگ کے دوران روزہ رکھنا

9683 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ الْمُطَّرِحِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيلِ اللّٰهِ،

بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ مَسِيرَةِ مِائَةَ عَامٍ رَكْضَ الْفَرَسِ الْجَوَادِ الْمُضَمَّرِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں (جنگ پر جانے کے) ایک دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کی ذات کو جہنم سے ایک سو سال کی مسافت جتنا دور کر دیتا ہے' وہ مسافت جسے کوئی تربیت یافتہ گھوڑا ایک سو سال میں طے کرتا ہے''۔

9684 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ، عَنِ النَّارِ مَسِيرَةَ مِائَةِ عَامٍ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے ایک سو برس کی مسافت جتنا دور کر دیتا ہے''۔

9685 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَسُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، اَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ اَبِي عَيَّاشٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے ستر برس کی مسافت جتنا دور کر دیتا ہے''۔

9686 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَسُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

9687 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى قَوْمٍ مُحَاصِرِينَ الْعَدُوَّ فِي رَمَضَانَ: اَلَّا تَصُومُوا

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کی طرف خط لکھا' جنہوں نے رمضان کے مہینہ میں دشمن کا محاصرہ کیا ہوا تھا' کہ تم لوگ روزہ نہ رکھنا۔

9688 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: هٰذَا يَوْمُ قِتَالٍ فَاَفْطِرُوا

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج لڑائی کا دن ہے' تو تم لوگ روزہ توڑ دو۔

بَابُ لِمَنِ الْغَنِيمَةُ

باب: غنیمت کس کے لیے ہوگی؟

9689 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى عَمَّارٍ: اَنَّ الْغَنِيمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ

٭٭ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ غنیمت کا حصہ اُس شخص کو ملے گا' جو جنگ میں شریک ہوا ہوگا۔

9690 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ: اَنِ اقْسِمْ لِمَنْ جَاءَ مَا لَمْ يَتَفَقَّاِ الْقَتْلٰى، يَعْنِىْ مَا لَمْ تَتَفَطَّرْ بُطُونُ الْقَتْلٰى

٭٭ عامر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ تم حصہ اُن لوگوں کو دو گے' جو آیا اور جنگ میں شریک نہیں ہوسکا' یعنی جس نے مقتولین کے پیٹوں کو چیرا نہیں (یعنی جنگ میں حصہ نہیں لیا)۔

9691 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ رَجُلًا يَكُونُ حَامِيَةَ الْقَوْمِ، وَيَدْفَعُ عَنْ اَصْحَابِهِ، اَيَكُونُ نَصِيبُهُ كَنَصِيبِ غَيْرِهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا ابْنَ اُمِّ سَعْدٍ، وَهَلْ تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ

٭٭ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو کسی قوم کے ساتھ اپنے ذاتی تعلق کی وجہ سے اپنے ساتھیوں کی طرف سے جنگ میں حصہ لیتا ہے' تو کیا اُس کا حصہ دوسرے لوگوں کے حصہ کی مانند ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سعد کی والدہ کے بیٹے! تمہاری ماں تمہیں روئے! تم لوگوں کو جو رزق دیا جاتا ہے اور جو تمہاری مدد کی جاتی ہے وہ تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے کی جاتی ہے۔

9692 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ: اَنِ اقْسِمْ لِمَنْ وَافَاكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَا لَمْ يَتَفَقَّاْ قَتْلٰى فَارِسَ

٭٭ امام عامر شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ تم حصہ اُس شخص کو دینا' جو مسلمانوں میں سے تمہارے ساتھ (جنگ میں) شریک ہوا ہو جب تک اُس نے فارس کے مقتولین پر حملہ نہ کیا ہو۔

بَابُ سِبَاقِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروانا

9693 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ اَوَّلِ مَنْ سَبَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ قَالَ عُمَرُ

بْنُ الْخَطَّابِ: اَظُنُّ

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: سب سے پہلے گھوڑوں کے درمیان مقابلہ کس نے کروایا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرا یہی خیال ہے۔

9694 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ، فَاَرْسَلَهَا مِنَ الْحُفَيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا اِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ، وَكَانَ اَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ . قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِمَّنْ رَكِبَ الْخَيْلَ قَالَ: " كُنْتُ عَلَى فَرَسٍ قَالَ: فَمَرَّ بِجَدْرٍ فَطَفَفَ بِي حَتّٰى كَانَ مِنْ وَرَائِهِ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروایا' اُس دوڑ کا آغاز حفیاء کے مقام سے ہوتا تھا اور اس کی آخری حد ثنیۃ الوداع تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن گھوڑوں کے درمیان یہ مقابلہ کروایا تھا جن کی تربیت ابھی نہیں ہوئی تھی' اُنہوں نے گھاٹی سے لے کر مسجد بنو زریق تک دوڑ لگائی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اُن گھڑسواروں میں شامل تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک گھوڑے پر سوار تھا یہاں تک کہ اُن کا گزر ایک دیوار کے پاس سے ہوا تو میرا گھوڑا مجھے لے کر اُسے پھلانگ گیا یہاں تک کہ دوسری طرف پہنچ گیا۔

9695 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

9696 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَجْرَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْخَيْلَ وَسَبَقَ

✻✻ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا۔

9697 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَابَقَ حُذَيْفَةُ النَّاسَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ اَشْهَبَ قَالَ: فَسَبَقَهُمْ قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ دَارَهُ قَالَ: فَاِذَا هُوَ عَلَى مَعْلَفِهِ، وَهُوَ عَلَى رَمْلَةٍ، يَقْطُرُ عَرَقًا عَلَى شَمْلَةٍ لَهُ، وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ جَالِسٌ عِنْدَهُ عَلَى قَدَمَيْهِ، مَا تَمَسُّ الْيَتَاهُ الْاَرْضَ قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ يُهَنِّئُونَهُ وَيَقُولُونَ: لِيَهْنَاكَ السَّبْقُ قَالَ: فَدَخَلَ رَجُلٌ، وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ: اَلَا تُهَنِّئُهُ؟ قَالَ: بِمَ؟ قَالَ: سَبَقَ فَرَسُهُ قَالَ: اَخْشَى اَنْ يَبْلُغَ ذٰلِكَ الْاَمِيرَ قَالَ: وَعَلَى النَّاسِ يَوْمَئِذٍ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: تَاللّٰهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَلِيَ عَلَيْكُمْ مَنْ لَا يَزِنُ عُشْرَ بَعُوضَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✻✻ عبداللہ بن حصین بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے اشہب پر بیٹھ کر لوگوں کے ساتھ گھڑ دوڑ

میں حصہ لیا اور اُن سے آگے نکل گئے۔ راوی کہتے ہیں: ہم اُن کے ہاں اُن کے گھر گئے تو وہ اپنے چارے کے پاس موجود تھے۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اُس گھوڑے کے قدموں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے سرین زمین کو نہیں چھو رہے تھے (یعنی قدموں کے بل بیٹھے ہوئے تھے)۔ راوی کہتے ہیں: لوگ اُن کے پاس آ کر اُنہیں مبارکباد دینے لگے اور یہ کہنے لگے: آپ کو گھڑ دوڑ میں جیت مبارک ہو! پھر ایک شخص اندر آیا اُس نے کچھ نہیں کہا' تو ایک دوسرے شخص نے اُس سے کہا: تم اُنہیں مبارکباد کیوں نہیں دیتے؟ اُس نے دریافت کیا: کس چیز کی؟ دوسرے نے کہا: ان کا گھوڑا جیت گیا ہے۔ تو پہلے نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں گورنر صاحب کو اس کی اطلاع نہ مل جائے۔ راوی کہتے ہیں: اُن دنوں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کے گورنر تھے۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تمہارا حکمران کوئی ایسا شخص نہیں بنے گا' جس کی قیامت کے دن ایک مچھر کے دسویں حصہ جتنی بھی اوقات نہیں ہوگی۔

9698 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلَيْنِ يُرْهِنَانِ عَلَى الْفَرَسِ، فَيُدْخِلُ مَعَهُمَا آخَرُ بِفَرَسٍ قَالَ: اِذَا كَانَ لَا يَأْمَنَانِهِ اَنْ يَسْبِقَهُمَا جَمِيعًا فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَاِنْ كَانَ يَأْمَنَانِهِ فَهُوَ قِمَارٌ

✵✵ زہری نے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو دو آدمی مل کر گھڑ دوڑ کا مقابلہ کرتے ہیں' تو زہری فرماتے ہیں: اگر وہ دونوں اس کے حوالے سے مامون ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر نہ ہو تو پھر یہ جوا شمار ہوگا۔

بَابُ السَّرَايَا، وَاَرْدِيَةِ الْغُزَاةِ، وَحَمْلِ الرُّءُوسِ

باب: چھوٹی مہمات' غازیوں کی چادریں اور (کفار کے مقتولین) کے سر اٹھا کر لانا

9699 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ اَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَنْ يُهْزَمَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ساتھیوں میں سے چار لوگ سب سے بہتر ہوتے ہیں اور چھوٹی مہمات میں چار سو افراد والی مہم سب سے بہتر ہوتی ہے بڑے لشکروں میں چار ہزار کا لشکر بہتر ہوتا ہے اور بارہ ہزار لوگ اپنی تعداد کی کمی کی وجہ سے پسپا نہیں ہوتے''۔

9700 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَرْدِيَةُ الْغُزَاةِ السُّيُوفُ

✵✵ حسن بصری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: غازیوں کی چادریں' تلواریں ہیں۔

9701 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: اُتِيَ اَبُو بَكْرٍ بِرَاْسٍ فَقَالَ: بَغَيْتُمْ

✵✵ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سر لایا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے سرکشی کی ہے۔

9702 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِرَأْسٍ، وَأُتِيَ أَبُو بَكْرٍ بِرَأْسٍ فَقَالَ: لَا يُؤْتَى بِالْجِيَفِ إِلَى مَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَوَّلُ مَنْ أُتِيَ بِرَأْسٍ ابْنُ الزُّبَيْرِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس کبھی کسی (مقتول کا) سرنہیں لایا گیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ''سر'' لایا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول کے شہر کی طرف کسی مردار کو نہ لایا جائے۔

(راوی کہتے ہیں:) سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا سر اُتار کر لایا گیا۔

9703 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ قَالَ: لَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسٍ، وَلَا يَوْمَ بَدْرٍ، وَأُتِيَ أَبُو بَكْرٍ بِرَأْسٍ عَظِيمٍ فَقَالَ: مَا لِي وَلِجِيَفِهِمْ تُحْمَلُ إِلَى بَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَمْ تُحْمَلْ بَعْدَهُ فِي زَمَانِ الْفِتْنَةِ إِلَى مَرْوَانَ وَلَا إِلَى غَيْرِهِ، حَتَّى كَانَ زَمَانُ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ ذَلِكَ. حُمِلَ إِلَيْهِ رَأْسُ زِيَادٍ وَأَصْحَابِهِ وَطَبَخُوا رُؤُوسَهُمْ فِي الْقُدُورِ

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کبھی کسی کا سر اُتار کر نہیں لایا گیا' غزوۂ بدر کے دن بھی ایسا نہیں ہوا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کسی بڑے دشمن کا سر کاٹ کر لایا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ ان مردار بدبودار لوگوں کو اللہ کے رسول کے شہر کی طرف اُٹھا کر لایا جاتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد فتنہ کے زمانہ میں مروان یا کسی اور گورنر کی طرف بھی کسی کا سر اُتار کر نہیں لایا گیا یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کا زمانہ آ گیا' اُنہوں نے سب سے پہلے اس طریقہ کا آغاز کیا' اُن کے پاس زیاد اور اُس کے ساتھیوں کا سر اُٹھا کر لایا گیا اور اُن لوگوں کے سر ہنڈیا میں پکائے گئے۔

بَابُ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ، وَعُقُوبَةِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: جو شخص نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرے اُس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ اور جو شخص نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرے' اُسے دی جانے والی سزا

9704 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا فَبَارَزَهُ، فَقَتَلَهُ الزُّبَيْرُ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ"

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کو بُرا کہا تو آپ نے فرمایا: میرے دشمن کے خلاف کون میری لیے کفایت کرے گا؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں! پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اُسے مقابلہ کی دعوت دی اور اُسے قتل

کردیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کا سامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔

9705 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ ... اَوْ قَالَ: اَلْقَيْنِ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَسُبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي؟ فَخَرَجَ اِلَيْهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَتَلَهَا

✲✲ عروہ بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کو بُرا کہا کرتی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے دشمن کے خلاف کون میری کفایت کرے گا؟ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اُس خاتون کے پاس گئے اور اُنہوں نے اُسے قتل کر دیا۔

9706 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَخْبَرَنِي اَبِي: اَنَّ اَيُّوبَ بْنَ يَحْيَى خَرَجَ اِلَى عَدَنٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ النَّصَارَى سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشَارَ فِيهِ فَاَشَارَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ الصَّنْعَانِيُّ اَنْ يَقْتُلَهُ "، فَقَتَلَهُ، وَرَوَى لَهُ فِي ذٰلِكَ حَدِيثًا قَالَ: وَكَانَ قَدْ لَقِيَ عُمَرَ وَسَمِعَ مِنْهُ عِلْمًا كَثِيرًا قَالَ: فَكَتَبَ فِي ذٰلِكَ اَيُّوبُ اِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ، اَوْ اِلَى الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، فَكَتَبَ يُحَسِّنُ ذٰلِكَ

✲✲ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایوب بن یحییٰ عدن کی طرف گئے' ایک عیسائی شخص اُن کے سامنے پیش کیا گیا جس نے نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کی تھی' اُنہوں نے لوگوں سے اس بارے میں مشورہ لیا تو عبدالرحمٰن بن یزید صنعانی نے اُنہیں مشورہ دیا کہ وہ اُسے قتل کر دیں' تو اُنہوں نے اُسے قتل کر دیا۔

اُنہوں نے اس حوالے سے ایک حدیث بھی بیان کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُن کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی' اُنہوں نے اُن سے بہت زیادہ علمی باتیں سیکھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایوب نے اس بارے میں عبدالملک کو خط لکھا' یا شاید ولید بن عبدالملک کو خط لکھا تو اُس نے جوابی خط میں اس کے طرزِ عمل کی تعریف کی۔

9707 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّ رَجُلًا كَذَّبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ، فَقَالَ: اذْهَبَا فَاِنْ اَدْرَكْتُمَاهُ فَاقْتُلَاهُ

✲✲ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو بھیجا اور فرمایا: تم دونوں جاؤ اور اگر تم اُسے پاؤ تو اُسے قتل کر دینا۔

9708 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: فِيمَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُضْرَبُ عُنُقُهُ

✲✲ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے' اُس کے بارے میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) یہ فرمایا ہے: اُس کی گردن اُڑا دی جائے۔

بَابُ جِهَادِ الْكَبِيرِ، وَلَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

باب: بڑا جہاد' فتح کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی' عہد کو پورا کرنا

9709 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جِهَادُ الْكَبِيرِ، وَجِهَادُ الضَّعِيفِ، وَجِهَادُ الْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ،

** محمد بن ابراہیم بن حارث بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑی عمر کے شخص کا جہاد کرنا' کمزور شخص کا جہاد کرنا اور عورت کا جہاد کرنا' حج اور عمرہ ہیں۔

9710 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ محمد بن ابراہیم کے حوالے سے منقول ہے۔

9711 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدِ انْقَطَعَتْ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(مکہ کے) فتح ہونے کے بعد ہجرت ختم ہوگئی ہے البتہ جہاد اور نیت باقی ہیں' جب تم سے روانگی کے لیے کہا جائے تو تم لوگ روانہ ہو جاؤ"۔

9712 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"فتح کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی"۔

9713 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّهُ لَا هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

** طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب ہجرت باقی نہیں رہی' البتہ جہاد اور نیت باقی ہیں' جب تم سے (جہاد میں حصہ لینے کے لیے) روانگی کا مطالبہ کیا جائے' تو تم لوگ روانہ ہو جاؤ۔

9714 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، قَالَ عَطَاءٌ قَالَ: " رَجُلٌ اَسَرَهُ الدَّيْلَمُ فَقَالُوا: نُرْسِلُكَ وَتُعْطِينَا عَهْدًا وَمِيثَاقًا عَلَى اَنْ تَبْعَثَ اِلَيْنَا كَذَا وَكَذَا، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ اَتَاهُمْ بِنَفْسِهِ، وَاِنَّهُ لَا يَجِدُ، فَكَيْفَ تَاْمُرُهُ؟ قَالَ: يَذْهَبُ اِلَيْهِمْ قَالَ: اِنَّهُمْ اَهْلُ شِرْكٍ قَالَ: يَفِي بِالْعَهْدِ قَالَ: اِنَّهُمْ اَهْلُ شِرْكٍ قَالَ: يَفِي بِالْعَهْدِ لَهُمْ: (اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا) "

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک شخص کو دیلم نے قیدی بنالیا' اُن لوگوں نے یہ کہا کہ ہم تمہیں چھوڑ دیں گے جب کہ تم ہم سے پختہ عہد لو کہ تم ہماری طرف یہ یہ چیزیں بھجوادو گے' اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو بذاتِ خود اُن لوگوں کے پاس آ جاؤ گے۔ عطاء سے سوال کیا گیا: اگر اُس شخص کو وہ چیزیں نہیں ملتیں جو اُس نے اُن لوگوں کی طرف بھجوانی تھیں تو آپ اس شخص کو کیا حکم دیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ شخص اُن لوگوں کے پاس واپس چلا جائے گا۔ سائل نے کہا: وہ لوگ تو مشرک ہیں؟ عطاء نے کہا: وہ اپنے عہد کو پورا کرے گا۔ سائل نے کہا: وہ لوگ شرک کرنے والے لوگ ہیں؟ تو عطاء نے کہا: وہ اُن لوگوں کے ساتھ کیے گئے عہد کو پورا کرے گا کیونکہ عہد کے بارے میں حساب لیا جائے گا (یہ قرآن میں ہے)۔

بَابُ الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ مُخْتَلِفَانِ

باب: مالِ غنیمت اور مالِ فئے' ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں

9715 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: " الْفَيْءُ وَالْغَنِيمَةُ مُخْتَلِفَانِ، اَمَّا الْغَنِيمَةُ: فَمَا اَخَذَ الْمُسْلِمُونَ فَصَارَ فِي اَيْدِيهِمْ مِنَ الْكُفَّارِ، وَالْخُمُسُ فِي ذَلِكَ اِلَى الْاَمِيرِ يَضَعُهُ حَيْثُمَا اَمَرَ اللّٰهُ، وَالْاَرْبَعَةُ الْاَخْمَاسِ الْبَاقِيَةُ لِلَّذِينَ غَنِمُوا الْغَنِيمَةَ، وَالْفَيْءُ: مَا وَقَعَ مِنْ صُلْحٍ بَيْنَ الْاِمَامِ وَالْكُفَّارِ فِي اَعْنَاقِهِمْ، وَاَرْضِهِمْ، وَزَرْعِهِمْ، وَفِيمَا صُولِحُوا عَلَيْهِ مِمَّا لَمْ يَاْخُذْهُ الْمُسْلِمُونَ عَنْوَةً، وَلَمْ يَحُوزُوهُ، وَلَمْ يَقْهَرُوهُ عَلَيْهِ، حَتّٰى وَقَعَ فِيهِ بَيْنَهُمْ صُلْحٌ " قَالَ: فَذَلِكَ الصُّلْحُ اِلَى الْاِمَامِ، يَضَعُهُ حَيْثُ اَمَرَ اللّٰهُ

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: مالِ فئے اور مالِ غنیمت ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں' مالِ غنیمت وہ ہوتا ہے جسے مسلمان کافروں کے ہاتھوں سے حاصل کرتے ہیں اس میں حاکمِ وقت کو خمس کی ادائیگی کی جاتی ہے' جسے وہ اُس جگہ خرچ کرتا ہے جہاں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے' باقی بچ جانے والا مال اُن لوگوں کو ملتا ہے جنہوں نے اسے حاصل کیا تھا' جبکہ مالِ فئے وہ ہے جو اُس صلح کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے جو امام اور کفار کے درمیان ہوئی ہو' جو اُن کی جانوں' اُن کی زمین اور اُن کی کھیتی باڑی کے حوالے سے ہو اور اُس چیز کے بارے میں ہو' جس پر اُنہوں نے صلح کی تھی جسے مسلمانوں نے لڑکر حاصل نہیں کیا' اُنہوں نے اُس کے لیے لڑائی بھی نہیں کی' یہاں تک کہ اُن کے اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہوگئی۔

راوی کہتے ہیں: یہ صلح چونکہ حاکمِ وقت کی وجہ سے ہوتی ہے' اس لیے وہ اسے وہاں خرچ کرے گا' جہاں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

بَابُ الْفَرْضِ

باب: فرض کا بیان

9716 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ بِيْ اَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، فَلَمْ يُجِزْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَ بِيْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفَرَضَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَافِعٌ: فَحَدَّثْتُ بِهٖ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَاَمَرَ: اَنْ لَا يُفْرَضَ اِلَّا لِابْنِ خَمْسَ عَشْرَةَ،

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر میرے والد مجھے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں اُس وقت چودہ سال کا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت نہیں دی' پھر وہ غزوۂ خندق کے موقع پر مجھے ساتھ لے کر گئے' میں اُس وقت پندرہ سال کا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے حصہ مقرر کیا۔

نافع بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کو اس حدیث کے بارے میں بتایا تو اُنہوں نے یہ ہدایت کی کہ صرف پندرہ سال کی عمر میں حصہ مقرر کیا جائے۔

9717 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: فَكَانَ عُمَرُ: لَا يَفْرِضُ لِاَحَدٍ حَتّٰى يَبْلُغَ وَيَحْتَلِمَ اِلَّا مِائَةَ دِرْهَمٍ، وَكَانَ لَا يَفْرِضُ لِمَوْلُوْدٍ حَتّٰى يُفْطَمَ، فَبَيْنَا هُوَ يَطُوْفُ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْمُصَلّٰى بَكٰى صَبِيٌّ فَقَالَ لِاُمِّهٖ: اَرْضِعِيْهِ فَقَالَتْ: اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا يَفْرِضُ لِمَوْلُوْدٍ حَتّٰى يُفْطَمَ، وَاِنِّيْ قَدْ فَطَمْتُهٗ فَقَالَ عُمَرُ: اِنْ كِدْتُ لَاَنْ اَقْتُلَهٗ، اَرْضِعِيْهِ، فَاِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ سَوْفَ يَفْرِضُ لَهٗ، ثُمَّ فَرَضَ بَعْدَ ذٰلِكَ لِلْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يُوْلَدُ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: غزوۂ اُحد کے موقع پر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا' میں اُس وقت چودہ سال کا تھا۔

اُس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی بھی شخص کا حصہ اُس وقت تک نہیں مقرر نہیں کرتے تھے جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا ہے' یا اُسے احتلام نہیں ہو جاتا تھا' البتہ ایک سو درہم کا معاملہ مختلف ہے' وہ کسی بھی بچہ کا حصہ اُس وقت تک مقرر نہیں کرتے تھے جب تک اُس کا دودھ نہیں چھڑا لیا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ رات کے وقت گشت کر رہے تھے' اُنہیں ایک بچے کے رونے کی آواز سنائی دی' اُنہوں نے اس کی ماں سے کہا: تم اسے دودھ پلاؤ' اس عورت نے کہا: امیر المومنین! کسی بچے کو سرکاری وظیفہ اس وقت تک نہیں دیتے جب تک اس کا دودھ نہیں چھڑایا جاتا' تو میں اس کا دودھ چھڑانا چاہتی ہوں۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس طرح تو میں اسے قتل کر دوں گا' تم اسے دودھ پلاؤ امیر المومنین اس کا حصہ مقرر کر دیں گے۔ اس کے بعد اُنہوں نے ہر پیدا ہونے والے بچہ کا پیدائش کے ساتھ ہی حصہ مقرر کرنا شروع کر دیا۔

كِتَابُ الْمَغَازِى

کتاب: مغازی کے بارے میں روایات

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَفْرِ زَمْزَمَ، وَقَدْ دَخَلَ فِي الْحَجِّ أَوَّلُ مَا ذُكِرَ مِنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

باب: آبِ زمزم کو کھودنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

اس سے پہلے کتاب الحج میں جناب عبدالمطلب کا ذکر ہو چکا ہے۔

9718 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "إِنَّ أَوَّلَ مَا ذُكِرَ مِنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ جَدِّ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قُرَيْشًا خَرَجَتْ مِنَ الْحَرَمِ فَارَّةً مِنْ أَصْحَابِ الْفِيلِ، وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا أَخْرُجُ مِنْ حَرَمِ اللّٰهِ أَبْتَغِي الْعِزَّ فِي غَيْرِهِ، فَجَلَسَ عِنْدَ الْبَيْتِ، وَأَجْلَتْ عَنْهُ قُرَيْشٌ فَقَالَ:

لَاهُمَّ إِنَّ الْمَرْءَ يَمْنَعُ رَحْـ ... ـلَهُ فَامْنَعْ رِحَالَكْ

لَا يَغْلِبَنَّ صَلِيبُهُمْ ... وَمِحَالُهُمْ غَدْوًا مِحَالَكْ

فَلَمْ يَزَلْ ثَابِتًا حَتَّى أَهْلَكَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْفِيلَ وَأَصْحَابَهُ، فَرَجَعَتْ قُرَيْشٌ وَقَدْ عَظُمَ فِيهِمْ بِصَبْرِهِ، وَتَعْظِيمِهِ مَحَارِمَ اللّٰهِ، فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذٰلِكَ وُلِدَ لَهُ أَكْبَرُ بَنِيهِ، فَأَدْرَكَ، وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَأُتِيَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ: احْفُرْ زَمْزَمَ، خَبِيئَةَ الشَّيْخِ الْأَعْظَمِ قَالَ: فَاسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لِي، فَأُرِيَ فِي الْمَنَامِ مَرَّةً أُخْرَى: احْفُرْ زَمْزَمَ تَكْتُمُ بَيْنَ الْفَرْثِ وَالدَّمِ فِي مَبْحَثِ الْغُرَابِ فِي قَرْيَةِ النَّمْلِ، مُسْتَقْبِلَةَ الْأَنْصَابِ الْحُمْرِ قَالَ: فَقَامَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَمَشَى حَتَّى جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ يَنْظُرُ مَا خُبِئَ لَهُ مِنَ الْآيَاتِ، فَنُحِرَتْ بَقَرَةٌ بِالْحَزْوَرَةِ، فَأَفْلَتَتْ مِنْ جَازِرِهَا بِحُشَاشَةِ نَفْسِهَا، حَتَّى غَلَبَهَا الْمَوْتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي مَوْضِعِ زَمْزَمَ، فَجُزِرَتْ تِلْكَ الْبَقَرَةُ فِي مَكَانِهَا، حَتَّى احْتُمِلَ لَحْمُهَا، فَأَقْبَلَ غُرَابٌ يَهْوِي حَتَّى وَقَعَ فِي الْفَرْثِ، فَبَحَثَ فِي قَرْيَةِ النَّمْلِ، فَقَامَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يَحْفِرُ هُنَالِكَ، فَجَائَتْهُ قُرَيْشٌ فَقَالُوا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ: مَا هٰذَا الصَّنِيعُ؟ لَمْ نَكُنْ نَزُنُّكَ بِالْجَهْلِ، لِمَ تَحْفُرُ فِي مَسْجِدِنَا؟ فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: إِنِّي لَحَافِرٌ هٰذِهِ الْبِئْرَ، وَمُجَاهِدٌ مَنْ صَدَّنِي عَنْهَا، فَطَفِقَ يَحْفِرُ هُوَ وَابْنُهُ الْحَارِثُ وَلَيْسَ لَهُ يَوْمَئِذٍ وَلَدٌ غَيْرُهُ، فَيَسْعَى عَلَيْهِمَا نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَيُنَازِعُونَهُمَا، وَيُقَاتِلُونَهُمَا، وَيَنْهَى عَنْهُ النَّاسُ مِنْ قُرَيْشٍ لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ عِتْقِ نَسَبِهِ، وَصِدْقِهِ، وَاجْتِهَادِهِ فِي دِينِهِ يَوْمَئِذٍ، حَتَّى إِذَا أَمْكَنَ الْحَفْرُ، وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْأَذَى، نَذَرَ إِنْ وُفِيَ لَهُ بِعَشَرَةٍ مِنَ الْوِلْدَانِ يَنْحَرُ أَحَدَهُمْ، ثُمَّ

حَفَرَ حَتّٰى اَدْرَكَ سُيُوفًا دُفِنَتْ فِي زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَاَتْ قُرَيْشٌ اَنَّهُ قَدْ اَدْرَكَ السُّيُوفَ فَقَالُوا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ: اَحْذِنَا مِمَّا وَجَدْتَ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: بَلْ هٰذِهِ السُّيُوفُ لِبَيْتِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَفَرَ حَتّٰى اَنْبَطَ الْمَاءَ، فَحَفَرَهَا فِي الْقَرَارِ ثُمَّ بَحَرَهَا حَتّٰى لَا تُنْزَفُ، ثُمَّ بَنَى عَلَيْهَا حَوْضًا، وَطَفِقَ هُوَ وَابْنُهُ يَنْزِعَانِ فَيَمْلَآنِ ذٰلِكَ الْحَوْضَ، فَيَشْرَبُ مِنْهُ الْحَاجُّ، فَيَكْسِرُهُ نَاسٌ مِنْ حَسَدَةِ قُرَيْشٍ بِاللَّيْلِ، وَيُصْلِحُهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ حِينَ يُصْبِحُ، فَلَمَّا اَكْثَرُوا اِفْسَادَهُ، دَعَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ رَبَّهُ، فَاُرِيَ فِي الْمَنَامِ، فَقِيلَ لَهُ: قُلْ: اللّٰهُمَّ اِنِّي لَا اُحِلُّهَا لِمُغْتَسِلٍ، وَلٰكِنْ هِيَ لِشَارِبٍ حِلٌّ وَبِلٌّ، ثُمَّ كَفَيْتَهُمْ، فَقَامَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ حِينَ اَجْفَلَتْ قُرَيْشٌ بِالْمَسْجِدِ، فَنَادَى بِالَّذِي اُرِيَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمْ يَكُنْ يُفْسِدُ عَلَيْهِ حَوْضَهُ اَحَدٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا رُمِيَ بِدَاءٍ فِي جَسَدِهِ، حَتّٰى تَرَكُوا لَهُ حَوْضَهُ ذٰلِكَ، وَسِقَايَتَهُ، ثُمَّ تَزَوَّجَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ النِّسَاءَ فَوُلِدَ لَهُ عَشْرَةُ رَهْطٍ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ لَكَ نَحْرَ اَحَدِهِمْ، وَاِنِّي اُقْرِعُ بَيْنَهُمْ، فَاَصِبْ بِذٰلِكَ مَنْ شِئْتَ، فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَصَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَكَانَ اَحَبَّ وَلَدِهِ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هُوَ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَوْ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ؟ قَالَ: ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مِائَةٍ مِنَ الْاِبِلِ، فَصَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى مِائَةٍ مِنَ الْاِبِلِ فَنَحَرَهَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ مَكَانَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اَحْسَنَ رَجُلٍ رُئِيَ فِي قُرَيْشٍ قَطُّ، فَخَرَجَ يَوْمًا عَلٰى نِسَاءٍ مِنْ قُرَيْشٍ مُجْتَمِعَاتٍ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ: يَا نِسَاءَ قُرَيْشٍ اَيَّتُكُنَّ يَتَزَوَّجُهَا هٰذَا الْفَتٰى فَتَصْطَتِ النُّورَ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ، - قَالَ: وَكَانَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ نُورٌ - فَتَزَوَّجَتْهُ آمِنَةُ بِنْتُ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ فَجَمَعَهَا فَالْتَقَتْ، فَحَمَلَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَعَثَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَمْتَارُ لَهُ تَمْرًا مِنْ يَثْرِبَ فَتُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بِهَا، وَوَلَدَتْ آمِنَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ فِي حِجْرِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَاسْتَرْضَعَهُ امْرَاَةً مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، فَنَزَلَتْ بِهِ الَّتِي تُرْضِعُهُ سُوقَ عُكَاظٍ، فَرَآهُ كَاهِنٌ مِنَ الْكُهَّانِ، فَقَالَ: يَا اَهْلَ عُكَاظٍ، اقْتُلُوا هٰذَا الْغُلَامَ، فَاِنَّ لَهُ مُلْكًا، فَرَاغَتْ بِهِ اُمُّهُ الَّتِي تُرْضِعُهُ، فَنَجَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ شَبَّ عِنْدَهَا، حَتّٰى اِذَا سَعَى وَاُخْتُهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ تَحْضُنُهُ، فَجَاءَتْهُ اُخْتُهُ مِنْ اُمِّهِ الَّتِي تُرْضِعُهُ فَقَالَتْ: اَيْ اُمَّتَاهُ، اِنِّي رَاَيْتُ رَهْطًا اَخَذُوا اَخِي آنِفًا، فَشَقُّوا بَطْنَهُ، فَقَامَتْ اُمُّهُ الَّتِي تُرْضِعُهُ فَزِعَةً، حَتّٰى اَتَتْهُ، فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ مُنْتَقِعًا لَوْنُهُ، لَا تَرَى عِنْدَهُ اَحَدًا، فَارْتَحَلَتْ بِهِ، حَتّٰى اَقْدَمَتْهُ عَلٰى اُمِّهِ، فَقَالَتْ لَهَا: اقْبِضِي عَنِّي ابْنَكِ، فَاِنِّي قَدْ خَشِيتُ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ اُمُّهُ: لَا وَاللّٰهِ، مَا بِابْنِي مَا تَخَافِينَ، لَقَدْ رَاَيْتُ وَهُوَ فِي بَطْنِي اَنَّهُ خَرَجَ نُورٌ مِنِّي اَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ، وَلَقَدْ وَلَدْتُهُ حِينَ وَلَدْتُهُ، فَخَرَّ مُعْتَمِدًا عَلٰى يَدَيْهِ، رَافِعًا رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ، فَاحْتَضَنَتْهُ اُمُّهُ وَجَدُّهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ اُمُّهُ، فَهُمْ فِي حِجْرِ جَدِّهِ، فَكَانَ - وَهُوَ غُلَامٌ - يَاْتِي وِسَادَةَ جَدِّهِ، فَيَجْلِسُ عَلَيْهَا، فَيَخْرُجُ جَدُّهُ وَقَدْ كَبِرَ، فَتَقُولُ الْجَارِيَةُ الَّتِي تَقُودُهُ: انْزِلْ عَنْ وِسَادَةِ جَدِّكَ، فَيَقُولُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: دَعِي ابْنِي فَاِنَّهُ مُحْسِنٌ بِخَيْرٍ، ثُمَّ تُوُفِّيَ جَدُّهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامٌ، فَكَفَلَهُ اَبُو طَالِبٍ، وَهُوَ اَخُو عَبْدِ اللّٰهِ لِاَبِيهِ وَاُمِّهِ، فَلَمَّا نَاهَزَ الْحُلُمَ، ارْتَحَلَ بِهِ اَبُو طَالِبٍ تَاجِرًا قِبَلَ الشَّامِ، فَلَمَّا نَزَلَا تَيْمَاءَ رَآهُ حَبْرٌ

مِنْ يَهُودِ تَيْمِيمٍ، فَقَالَ لِأَبِي طَالِبٍ: مَا هَذَا الْغُلَامُ مِنْكَ؟ فَقَالَ: هُوَ ابْنُ أَخِي، قَالَ لَهُ: أَشَفِيقٌ أَنْتَ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدِمْتَ بِهِ إِلَى الشَّامِ لَا تَصِلُ بِهِ إِلَى أَهْلِكَ أَبَدًا، لَيَقْتُلُنَّهُ، إِنَّ هَذَا عَدُوُّهُمْ، فَرَجَعَ أَبُو طَالِبٍ مِنْ تَيْمَاءَ إِلَى مَكَّةَ. فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلُمَ، أَجْمَرَتِ امْرَأَةٌ الْكَعْبَةَ، فَطَارَتْ شَرَارَةٌ مِنْ مِجْمَرِهَا فِي ثِيَابِ الْكَعْبَةِ فَأَحْرَقَتْهَا، وَوَهَتْ، فَتَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ فِي هَدْمِهَا، وَهَابُوا هَدْمَهَا، فَقَالَ لَهُمُ الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: مَا تُرِيدُونَ بِهَدْمِهَا؟ الْإِصْلَاحَ تُرِيدُونَ أَمِ الْإِسَاءَةَ؟ فَقَالُوا: بَلِ الْإِصْلَاحُ قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُهْلِكُ الْمُصْلِحَ قَالُوا: فَمَنِ الَّذِي يَعْلُوهَا فَيَهْدِمُهَا؟ قَالَ الْوَلِيدُ: أَنَا أَعْلُوهَا، فَأَهْدِمُهَا، فَارْتَقَى الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَلَى ظَهْرِ الْبَيْتِ، وَمَعَهُ الْفَأْسُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ، ثُمَّ هَدَمَ، فَلَمَّا رَأَتْهُ قُرَيْشٌ قَدْ هَدَمَ مِنْهَا، وَلَمْ يَأْتِهِمْ مَا خَافُوا مِنَ الْعَذَابِ، هَدَمُوا مَعَهُ، حَتَّى إِذَا بَنَوْهَا فَبَلَغُوا مَوْضِعَ الرُّكْنِ، اخْتَصَمَتْ قُرَيْشٌ فِي الرُّكْنِ، أَيُّ الْقَبَائِلِ تَرْفَعُهُ؟ حَتَّى كَادَ يَشْجُرُ بَيْنَهُمْ فَقَالُوا: تَعَالَوْا نُحَكِّمُ أَوَّلَ مَنْ يَطْلُعُ عَلَيْنَا مِنْ هَذِهِ السِّكَّةِ، فَاصْطَلَحُوا عَلَى ذَلِكَ، فَطَلَعَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ عَلَيْهِ وِشَاحُ نَمِرَةٍ، فَحَكَّمُوهُ، فَأَمَرَ بِالرُّكْنِ، فَوُضِعَ فِي ثَوْبٍ، ثُمَّ أَمَرَ بِسَيِّدِ كُلِّ قَبِيلَةٍ فَأَعْطَاهُ بِنَاحِيَةِ الثَّوْبِ، ثُمَّ ارْتَقَى وَرَفَعُوا إِلَيْهِ الرُّكْنَ، فَكَانَ هُوَ يَضَعُهُ. ثُمَّ طَفِقَ لَا يَزْدَادُ فِيهِمْ بِمَرِّ السِّنِينَ إِلَّا رِضًا، حَتَّى سَمَّوْهُ الْأَمِينَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، ثُمَّ طَفِقُوا لَا يَنْحَرُونَ جَزُورًا لِبَيْعٍ إِلَّا دَعُوهُ فَيَدْعُو لَهُمْ فِيهَا. فَلَمَّا اسْتَوَى وَبَلَغَ أَشُدَّهُ، وَلَيْسَ لَهُ كَثِيرٌ مِنَ الْمَالِ اسْتَأْجَرَتْهُ خَدِيجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ إِلَى سُوقِ حُبَاشَةَ وَهُوَ سُوقٌ بِتِهَامَةَ وَاسْتَأْجَرَتْ مَعَهُ رَجُلًا آخَرَ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْهَا مَا رَأَيْتُ مِنْ صَاحِبَةِ أَجِيرٍ خَيْرًا مِنْ خَدِيجَةَ، مَا كُنَّا نَرْجِعُ أَنَا وَصَاحِبِي إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا تُحْفَةً مِنْ طَعَامٍ تُخْبِئُهُ لَنَا قَالَ: فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ سُوقِ حُبَاشَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْتُ لِصَاحِبِي: انْطَلِقْ بِنَا نُحَدِّثُ عِنْدَ خَدِيجَةَ قَالَ: فَجِئْنَاهَا فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهَا إِذْ دَخَلَتْ عَلَيْنَا مُنْتَشِيَةٌ مِنْ مُوَلَّدَاتِ قُرَيْشٍ وَالْمُنْتَشِيَةُ النَّاهِدُ الَّتِي تَشْتَهِي الرَّجُلَ قَالَتْ: أَمُحَمَّدٌ هَذَا؟ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ إِنْ جَاءَ لَخَاطِبًا فَقُلْتُ: كَلَّا، فَلَمَّا خَرَجْنَا أَنَا وَصَاحِبِي قَالَ: أَمِنْ خِطْبَةِ خَدِيجَةَ تَسْتَحِي؟ فَوَاللَّهِ مَا مِنْ قُرَشِيَّةٍ إِلَّا تَرَاكَ لَهَا كُفُوًا قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَيْهَا مَرَّةً أُخْرَى، فَدَخَلَتْ عَلَيْنَا تِلْكَ الْمُنْتَشِيَةُ، فَقَالَتْ: أَمُحَمَّدٌ هَذَا؟ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ إِنْ جَاءَ لَخَاطِبًا قَالَ: قُلْتُ عَلَى حَيَاءٍ: أَجَلْ قَالَ: فَلَمْ تُعْصِنَا خَدِيجَةُ وَلَا أُخْتُهَا، فَانْطَلَقَتْ إِلَى أَبِيهَا خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدٍ وَهُوَ ثَمِلٌ مِنَ الشَّرَابِ فَقَالَتْ: هَذَا ابْنُ أَخِيكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَخْطُبُ خَدِيجَةَ، وَقَدْ رَضِيَتْ خَدِيجَةُ، فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، فَخَطَبَ إِلَيْهِ فَأَنْكَحَهُ قَالَ: فَخَلَّقَتْ خَدِيجَةُ، وَحَلَّتْ عَلَيْهِ حُلَّةً، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ صَحَا الشَّيْخُ مِنْ سُكْرِهِ، فَقَالَ: مَا هَذَا الْخَلُوقُ؟ وَمَا هَذِهِ الْحُلَّةُ؟ قَالَتْ أُخْتُ خَدِيجَةَ: هَذِهِ حُلَّةٌ كَسَاكَ ابْنُ أَخِيكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنْكَحْتَهُ خَدِيجَةَ، وَقَدْ بَنَى بِهَا، فَأَنْكَرَ الشَّيْخُ، ثُمَّ صَارَ إِلَى أَنْ سَلَّمَ، وَاسْتَحْيَى وَطَفِقَتْ رُجَّازٌ مِنْ رُجَّازِ قُرَيْشٍ

تَقُوْلُ: لَا تَزْهَدِي خَدِيجُ فِي مُحَمَّدٍ جِلْدٌ يُضِيءُ كَضِيَاءِ الْفَرْقَدِ فَلَبِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَدِيجَةَ حَتّٰى وَلَدَتْ لَهُ بَعْضَ بَنَاتِهِ، وَكَانَ لَهَا وَلَهُ الْقَاسِمُ . وَقَدْ زَعَمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّهَا وَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا آخَرَ يُسَمَّى الطَّاهِرُ قَالَ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَا نَعْلَمُهَا وَلَدَتْ لَهُ إِلَّا الْقَاسِمَ، وَوَلَدَتْ لَهُ بَنَاتَهُ الْأَرْبَعَ: زَيْنَبَ، وَفَاطِمَةَ، وَرُقَيَّةَ، وَأُمَّ كُلْثُومٍ، وَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا وَلَدَتْ لَهُ بَعْضَ بَنَاتِهِ يَتَحَنَّثُ وَحُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ "

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے دادا جنابِ عبدالمطلب کے بارے میں سب سے پہلی چیز یہ ذکر کی گئی ہے کہ جب ہاتھیوں کے لشکر سے ڈر کر قریش حرم کو چھوڑ کر جانے لگے تو جنابِ عبدالمطلب اُس وقت ایک نوجوان شخص تھے' اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں کسی اور جگہ پر عزت (یا بچاؤ) حاصل کرنے کے لیے' اللہ کے حرم کی حدود سے باہر نہیں جاؤں گا۔ وہ بیت اللہ کے پاس بیٹھ گئے جبکہ قریش اُس کو چھوڑ کر چلے گئے' تو اُنہوں نے یہ شعر کہا:

یہ کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی سواری کو روک لیتا ہے' تو تم اپنی سواری کو روک لو' ان کی صلیب ہرگز غالب نہیں آئے گی اور ان کا ارادہ تمہاری طرف آنے کا ہے۔

اُس کے بعد وہ مسلسل اپنی جگہ ثابت قدم رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں اور اُس کے ساتھ کے لشکر کو برباد کر دیا' جب قریش واپس آئے' تو جنابِ عبدالمطلب کے صبر اور اللہ تعالیٰ کے حرم کی تعظیم کے حوالے سے' اُن کی بہت عزت کرنے لگے۔

اسی دوران جنابِ عبدالمطلب کے ہاں اُن کے سب سے بڑے صاحبزادے کی پیدائش ہوئی' وہ صاحبزادے بالغ ہو گئے' اُن کا نام حارث بن عبدالمطلب تھا' ایک مرتبہ جنابِ عبدالمطلب نے خواب میں دیکھا کہ اُن سے کہا گیا: تم آبِ زمزم کا کنواں کھودو! جو ایک بڑے بزرگ کی سنبھال کر رکھی ہوئی چیز ہے۔ جنابِ عبدالمطلب بیدار ہوئے تو اُنہوں نے دعا کی: اے اللہ! تو میرے لیے مزید واضح کر دے! تو اُنہیں خواب میں دوسری مرتبہ یہ بات دکھائی گئی کہ تم زمزم کو کھودو جو لید اور خون کے درمیان چھپا ہوا ہے' جو چیونٹیوں کی بستی میں' کوے کے تلاش کرنے کی جگہ پر ہوگا' اُس کا رُخ سرخ مٹی کی طرف ہوگا۔ جنابِ عبدالمطلب اُٹھے' وہ چلتے ہوئے آئے اور مسجدِ حرام میں بیٹھ گئے اور اس بات کا جائزہ لینے لگے کہ وہ نشانیاں کون سی ہو سکتی ہیں؟ جو اُنہیں دکھائی گئی تھیں' اُسی دوران حزورہ کے مقام پر ایک گائے ذبح کی گئی تھی' وہ ذبح کرنے والے کے ہاتھ سے چھوٹ کر اپنے آپ کو بچاتی ہوئی آگے بڑھی' یہاں تک کہ جس جگہ آبِ زمزم ہونا چاہیے تھا' مسجد میں اُس جگہ وہ مرگئی۔ تو اُس گائے کو اُسی جگہ پر قربان کیا گیا' اُس کا گوشت اُٹھا لیا گیا' اسی دوران ایک کوا نیچے کی طرف آیا اور اُس نے اُس کی لید کے اندر سے کچھ نکالنے کی کوشش کی' وہ چیونٹیوں کی وادی کے اندر کچھ تلاش کر رہا تھا۔ جنابِ عبدالمطلب اُٹھے اور اُنہوں نے اُس جگہ کھدائی کرنی شروع کی' قریش اُن کے پاس آئے اور اُنہوں نے جنابِ عبدالمطلب سے دریافت کیا: یہ کیا کر رہے ہیں؟ ہم آپ کو جاہل نہیں سمجھتے! آپ ہماری مسجد میں کھدائی کیوں کر رہے ہیں؟ تو جنابِ عبدالمطلب نے کہا: میں یہاں ایک کنواں کھود رہا ہوں اور جو شخص اُس سے روکنے کی کوشش کرے گا' میں اُس کا مقابلہ کروں گا۔

جنابِ عبدالمطلب اور اُن کے صاحبزادے جنابِ حارث نے اُسے کھودنا شروع کیا' اُن دنوں جنابِ حارث کے علاوہ اُن کی اور کوئی اولاد نہیں تھی۔ قریش کے کچھ افراد نے ان دونوں حضرات کے خلاف مزاحمت کی کوشش کی اور ان دونوں کے ساتھ جھگڑا

کیا' کچھ قریش نے اُنہیں ایسا کرنے سے روکنے کی کوشش کی کیونکہ وہ یہ جانتے تھے کہ جنابِ عبدالمطلب کا نسب باوقار ہے' وہ سچے آدمی ہیں اور اپنے دین میں بھرپور کوشش کرتے ہیں' یہاں تک کہ جب جنابِ عبدالمطلب کو کنویں کو کھودنے کے قابل ہوئے اور اُن کے خلاف زیادتیاں شدید ہوگئیں تو اُنہوں نے یہ نذر مانی کہ اُن کے ہاں دس بیٹے ہوئے تو وہ اُن میں سے کسی ایک کو قربان کردیں گے' اور پھر اُنہوں نے کھدائی شروع کردی' یہاں تک کہ وہ اُن تلواروں تک پہنچ گئے جو زمزم کے پاس دفن کی گئی تھیں۔ جب قریش نے یہ دیکھا کہ یہ تلواروں تک پہنچ گئے ہیں تو اُنہوں نے جنابِ عبدالمطلب سے کہا: آپ نے جو کچھ پایا ہے' وہ ہمیں بھی دیجئے۔ تو جنابِ عبدالمطلب نے کہا: یہ تلواریں اللہ کے گھر کے لیے ہوں گی۔ پھر اُنہوں نے کھدائی شروع کی یہاں تک کہ پانی پھوٹ پڑا' اُنہوں نے مزید اُس جگہ کھدائی کی تو پھر تو اتنا پانی نکلنے لگا کہ وہ رُکتا ہی نہیں تھا تو اُنہوں نے اُس کے لیے ایک حوض بنادیا۔

وہ اور اُن کے صاحبزادے پانی نکالتے تھے اور اُس حوض کو بھر دیتے تھے' حاجی لوگ وہاں سے پانی پیا کرتے تھے۔ ایک دن قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ حاسد لوگوں نے رات کے وقت اُس حوض کو توڑ دیا' جنابِ عبدالمطلب نے اگلے دن صبح اُسے ٹھیک کیا' جب اُن لوگوں نے بار بار اُسے خراب کرنا شروع کیا' تو جنابِ عبدالمطلب نے اپنے پروردگار سے دعا کی: تو اُنہیں خواب میں یہ بات دکھائی گئی' کہ تم یہ پڑھو: اے اللہ! میں کسی غسل کرنے والے شخص کے لیے اسے حلال قرار نہیں دیتا' یہ پینے والے شخص کے لیے ہے' حلال بھی ہے اور مباح بھی ہے' تو تمہاری اس حوالے سے کفایت ہوجائے گی۔ اگلے دن جب قریش مسجد میں اکٹھے ہوئے تو جنابِ عبدالمطلب کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے بلند آواز میں وہ خواب سنادیا' جو اُنہیں دکھایا گیا تھا' پھر وہ واپس چلے گئے' اُس کے بعد قریش سے تعلق رکھنے والے جس بھی شخص نے اُس حوض کو خراب کرنے کی کوشش کی' تو اُس کے جسم میں کوئی بیماری مسلط ہوگئی' یہاں تک کہ اُن لوگوں نے حوض کو ترک کردیا اور پانی پلانے کی خدمت جنابِ عبدالمطلب کے پاس رہنے دی۔

اُس کے بعد جنابِ عبدالمطلب نے کچھ شادیاں کیں اور اُن کے ہاں دس بیٹے پیدا ہوئے تو اُنہوں نے عرض کی: اے اللہ! میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں ان میں سے کسی ایک کو تیرے لیے قربان کردوں گا' اب میں ان کے درمیان قرعہ اندازی کرتا ہوں' تو ان میں سے جسے چاہے اُس کی قربانی قبول کرلینا۔ جنابِ عبدالمطلب اُن کے درمیان قرعہ اندازی کی تو قرعہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے نام نکلا' جو اُن کی اولاد میں اُنہیں سب سے زیادہ محبوب تھے' تو جنابِ عبدالمطلب نے دعا کی: اے اللہ! یہ تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے' یا ایک سو اونٹ؟ پھر اُنہوں نے جنابِ عبداللہ اور ایک سو اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی کی' تو قرعہ ایک سو اونٹوں کے نام نکل آیا' جنابِ عبدالمطلب نے جنابِ عبداللہ کی جگہ اُن اونٹوں کو قربان کیا۔

جنابِ عبداللہ' قریش کے سب سے وجیہہ شکیل شخص تھے' ایک دن وہ کچھ خواتین کے پاس سے گزرے' جن کا تعلق قریش سے

نوٹ: بعض دیگر سیرت نگاروں نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا تھا' لیکن پھر اہلِ خانہ کے دباؤ پر اُنہوں نے لوگوں سے مشورہ کیا تو کسی نے یہ مشورہ دیا کہ وہ حضرت عبداللہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی کریں' جتنی تعداد پر قرعہ اونٹوں کے نام نکل آئے اتنی تعداد میں اونٹ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی جگہ قربان کردیں تو حضرت عبدالمطلب نے پہلے دس اونٹوں اور حضرت عبداللہ کے درمیان قرعہ اندازی کی تو قرعہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام نکلا۔ پھر اُنہوں نے دس اونٹ بڑھا دیئے' لیکن قرعہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام نکلا۔ حضرت عبدالمطلب اونٹوں کی تعداد بڑھاتے رہے یہاں تک کہ جب سو اونٹ ہوئے تو قرعہ اونٹوں کے نام نکل آیا تو حضرت عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کی جگہ پورے سو اونٹ قربان کیے۔

تھا اور وہ اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں' تو اُن میں سے ایک نے کہا: اے قریش کی عورتو! تم میں سے کون اس نوجوان کے ساتھ شادی کرے گی؟ جس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور چمکتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: اُن کی دو آنکھوں کے درمیان نور چمکتا تھا۔

پھر سیّدہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ کی شادی اُن کے ساتھ ہوگئی۔ رخصتی کے بعد سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملہ ہوگئیں' جناب عبدالمطلب نے جناب عبداللہ کو یثرب سے کچھ کھجوریں لانے کے لیے بھیجا' جناب عبداللہ کا انتقال وہیں ہوگیا' پھر سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیا' آپ جناب عبدالمطلب کی زیر پرورش رہے' بنوسعد بن بکر سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے آپ کو دودھ پلانا شروع کیا' وہ خاتون جو آپ کو دودھ پلاتی تھیں' ایک مرتبہ وہ ساتھ لے کر عکاظ کے میلہ میں گئیں' وہاں ایک کاہن نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بولا: اے عکاظ کے رہنے والو! اس بچہ کو قتل کردو! کیونکہ اسے بادشاہی ملے گی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دائی ماں آپ کو لے کر وہاں سے آگئیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بچالیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ عرصہ ان کے ہاں رہے' یہاں تک کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن' جو آپ کی دیکھ بھال کیا کرتی تھی وہ دوڑتی ہوئی اپنی والدہ کے پاس آئی اور بولی: اے امی جان! میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہوں نے ابھی میرے بھائی (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکڑ لیا ہے اور ان کا پیٹ چیر دیا ہے' تو آپ کی رضاعی ماں گھبرا کر کھڑی ہوئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کی رنگت متغیر ہوئی تھی لیکن آپ کے پاس کوئی شخص نہیں تھا۔ سیّدہ حلیمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر ان کی والدہ کے پاس آئیں اور ان سے کہا: آپ اپنے بیٹے کو واپس لے لیں' کیونکہ مجھے اس کے حوالے سے اندیشہ ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نے کہا: جی نہیں۔ اللہ کی قسم! تم میرے بیٹے کے حوالے سے کسی اندیشے کا شکار نہ ہو' کیونکہ جب یہ میرے پیٹ میں تھا تو میں نے دیکھا: میرے جسم سے ایک نور نکلا' جس نے شام کے محلات کو روشن کردیا اور جب میں نے اسے جنم دیا تو یہ اپنے ہاتھوں کے سہارے جھکا اور اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا لیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ اور آپ کے دادا جناب عبدالمطلب نے آپ کا دودھ چھڑا لیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا کے زیر پرورش آگئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی بچے تھے' آپ اپنے دادا کے تکیہ کے پاس آتے تھے اور اُس پر بیٹھ جاتے تھے' آپ کے دادا جو عمر رسیدہ ہو چکے تھے' وہ بعد میں آتے تھے تو اُنہیں ساتھ لانے والی کنیز یہ کہتی تھی: آپ اپنے دادا کے تکیہ سے نیچے اُتر جائیں۔ تو جناب عبدالمطلب یہ کہتے تھے: تم میرے بیٹے کو رہنے دو! کیونکہ یہ بھلائی کرنے والا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا انتقال ہوگیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن دنوں کمسن تھے' جناب ابوطالب نے آپ کی کفالت اپنے ذمہ لی' جو جناب عبداللہ کے سگے بھائی تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قریب البلوغ ہوئے' تو جناب ابوطالب آپ کو ساتھ لے کر تجارت کے لیے شام کی طرف تشریف لے گئے' جب ان دونوں صاحب نے ''تیماء'' نامی بستی میں پڑاؤ کیا' تو وہاں تمیم قبیلہ کے یہودیوں کے ایک عالم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' تو جناب ابوطالب سے دریافت کیا: اس لڑکے کا تمہارے ساتھ کیا رشتہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ میرا بھتیجا ہے! اُس یہودی نے جناب ابوطالب سے دریافت کیا: کیا تم اس سے محبت رکھتے ہو؟ جناب ابوطالب نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُس یہودی نے یہ کہا: اللہ کی قسم! اگر تم اسے ساتھ لے کر شام چلے گئے' تو پھر تم اسے ساتھ لے کر اپنے گھر کبھی نہیں جا

سکو گے' کیونکہ وہ لوگ اسے قتل کر دیں گے' یہ اُن کا دشمن ہے۔ تو ابوطالب تیماء سے مکہ واپس آ گئے۔ جب نبی اکرم ﷺ بالغ ہوئے تو ایک عورت نے خانہ کعبہ میں دھونی دی۔ اس کے کچھ شرارے خانہ کعبہ کے غلاف کو لگے اور اسے جلا دیا۔ قریش نے خانۂ کعبہ کو منہدم کرنے کا مشورہ کیا' لیکن وہ اسے منہدم کرنے سے خوفزدہ ہو گئے' تو ولید بن مغیرہ نے ان سے کہا: تم اسے کیوں منہدم کرنا چاہتے ہو؟ تم بہتری چاہتے ہو یا خرابی۔ انہوں نے کہا: بہتری۔ ولید نے کہا: اللہ تعالیٰ بہتری کرنے والے کو ہلاکت کا شکار نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا: کون اس پر چڑھ کر اسے منہدم کرنے کا آغاز کرے گا؟ ولید نے کہا: میں اس پر چڑھ کر اسے منہدم کرنے کا آغاز کرتا ہوں۔ پھر ولید بن مغیرہ خانۂ کعبہ کی چھت پر چڑھا اور اس کے پاس پھاوڑا تھا۔ اس نے کہا: اے اللہ! ہم صرف بہتری چاہتے ہیں' پھر اس نے منہدم کرنے کا آغاز کیا۔ جب قریش نے دیکھا کہ اس نے کچھ حصہ منہدم کیا لیکن ان پر وہ عذاب نازل نہیں ہوا جس کا انہیں اندیشہ تھا تو وہ لوگ بھی منہدم کرنے میں اس کے ساتھ شامل ہو گئے' جب انہوں نے اس کی تعمیرِ نو کی تو حجرِ اسود رکھنے کا وقت آیا تو قریش کے درمیان جھگڑا ہو گیا کہ کون سا قبیلہ اسے اٹھا کر اوپر رکھے گا۔ جب یہ اختلاف بڑھ گیا تو انہوں نے کہا: ہم اس بارے میں اس شخص کو ثالث مقرر کریں گے جو اس گلی سے سب سے پہلے ہمارے سامنے آئے گا۔ انہوں نے اس پر اتفاق کیا تو نبی اکرم ﷺ ان کے سامنے آ گئے۔ آپ نوجوان تھے۔ آپ نے اونی لباس پہنا ہوا تھا۔ ان لوگوں نے آپ کو ثالث مقرر کیا' آپ کی ہدایت کے مطابق حجرِ اسود کو ایک کپڑے میں رکھا گیا اور ایک ہدایت کے تحت ہر قبیلے کے سردار نے اس کپڑے کا ایک کونہ پکڑ کر حجرِ اسود کو اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ نبی اکرم ﷺ بھی اسے رکھنے والوں میں شامل تھے۔ اس کے بعد وقت گزرنے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی پسندیدگی میں اضافہ ہوتا چلا گیا' یہاں تک کہ آپ پر وحی نازل ہونے سے پہلے لوگوں نے آپ کو امین کا خطاب دے دیا۔ اس کے بعد لوگ جب کوئی اونٹ ذبح کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ کو بھی بلواتے تھے اور نبی اکرم ﷺ ان کے لیے دعا کیا کرتے تھے۔ جب آپ جوان ہوئے تو آپ کے پاس زیادہ مال نہیں تھا۔ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو حباشہ کے بازار میں خرید و فروخت کے لئے مقرر کیا۔ یہ تہامہ کا بازار تھا۔ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قریش کے ایک اور فرد کو بھی مقرر کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے تھے: میں نے کسی کام کے لیے مقرر کرنے والی ایسی کوئی خاتون نہیں دیکھی جو اس حوالے سے خدیجہ سے بہتر ہو' آپ نے یہ فرمایا: جب بھی میں اور میرا ساتھی واپس آتے تھے' تو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہمیں کھانا کھلایا کرتی تھیں' جو انہوں نے ہمارے لیے سنبھال کر رکھا ہوتا تھا' جب ہم حباشہ کے بازار سے واپس آئے تو نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ساتھی سے کہا: تم ہمارے ساتھ چلو' تاکہ ہم خدیجہ کے ہاں بیٹھ کر بات چیت کر لیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ہم سیّدہ خدیجہ کے پاس آئے' وہاں جب ہم آئے' تو اسی دوران قریش کی مولدات میں سے ایک عورت تھی جو رشتے کروایا کرتی تھی' وہ بھی ہمارے پاس آئی' اُس نے دریافت کیا: کیا یہ محمد ہیں؟ اُس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم اُٹھائی جاتی ہے! یہ ضرور شادی کا پیغام دینے کے لیے آئے ہوں گے۔ میں نے کہا: ہرگز نہیں! جب ہم وہاں سے اُٹھے' تو میں اور میرا ساتھی ہم دونوں وہاں سے نکلے' تو اُس نے دریافت کیا: کیا تمہیں خدیجہ کو شادی کا پیغام دینے سے شرم آ رہی ہے؟ اللہ کی قسم! قریش کی ہر عورت کا تم کفو ہو۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں دوبارہ اُن کے پاس گیا

'تو ایک مرتبہ پھر وہی رشتہ کرانے والی خاتون ہمارے پاس آئی اور بولی: کیا یہ محمد ہیں! اُس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم اُٹھائی جاتی ہے! یہ شادی کا پیغام دینے کے لیے آئے ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! مجھے شرم آتی ہے۔ (پھر اُس عورت نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یہ پیغام دیا) نہ تو سیّدہ خدیجہ نے اس کا انکار کیا اور نہ ہی اُن کی بہن نے کیا۔

پھر وہ عورت نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد خویلد بن اسد کے پاس گئی' جو شراب کے نشہ میں ڈوبے ہوئے تھے اُس عورت نے کہا: یہ آپ کے بھتیجے محمد بن عبداللہ ہیں! جنہوں نے خدیجہ کے لیے شادی کا پیغام بھیجا ہے اور خدیجہ اس سے راضی بھی ہیں۔ اُن صاحب نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے نکاح کا پیغام دیا تو اُن صاحب نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اپنی صاحبزادی کی شادی کر دی۔ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اُن صاحب کو خوشبو لگائی اور اُن کے جسم پر بیش قیمتی حُلّہ بھی پہنا دیا' نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کروا دی' اگلے دن جب اُن صاحب کو نشہ سے ہوش آیا تو اُنہوں نے کہا: یہ خوشبو کس قسم کی لگی ہوئی ہے اور یہ حُلّہ کہاں سے آیا ہے؟ تو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن نے کہا: یہ حُلّہ آپ کو آپ کے بھتیجے محمد بن عبداللہ نے پہنایا ہے جس کے ساتھ آپ نے خدیجہ کی شادی کر دی ہے اور وہ رخصتی بھی کروا کر لے گئے ہیں۔ تو اُس شیخ نے اس بات کا انکار کیا لیکن پھر اُس کے بعد اُس نے اس بات کو مان لیا اور اُسے حیاء آ گئی کیونکہ قریش کی کسی رجز کہنے والی عورت نے یہ شعر کہا:

''اے خدیجہ! تم محمد سے لاتعلقی اختیار نہ کرنا جو فرقد کی طرح ایک روشن وجود رکھتے ہیں''۔

اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رہے' یہاں تک کہ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادیوں کو جنم دیا' نبی اکرم ﷺ اور سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جنابِ قاسم کی بھی پیدائش ہوئی تھی۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے ایک اور صاحبزادے کو بھی جنم دیا تھا جن کا نام طاہر تھا۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے علم کے مطابق سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے صرف ایک صاحبزادے جنابِ ''قاسم'' کو جنم دیا تھا اور نبی اکرم ﷺ کی چار صاحبزادیوں کو جنم دیا تھا: سیّدہ زینب' سیّدہ فاطمہ' سیّدہ رقیہ اور سیّدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہن۔ نبی اکرم ﷺ کے ہاں صاحبزادیوں کی پیدائش کے بعد نبی اکرم ﷺ کو عبادت کی طرف رغبت ہوئی اور آپ تنہائی کی طرف راغب ہو گئے۔

9719 - حدیث نبوی: قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَوَّلُ مَا بُدِءَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا اِلَّا جَائَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ، فَكَانَ يَاْتِي حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتَ الْعَدَدِ - وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، فَحِينَ مَا جَائَهُ الْحَقُّ، وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءَ، فَجَائَهُ الْمَلَكُ فِيهِ فَقَالَ لَهُ: اقْرَاْ، يَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْ. فَقَالَ رَسُولُ

اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِءٍ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدُ، ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ: اقْرَاْ فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِءٍ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّالِثَةَ، حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدُ، ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ: (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِی خَلَقَ) (العلق: 1) حَتّٰی بَلَغَ (مَا لَمْ يَعْلَمْ) (العلق: 5) فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ، حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی خَدِيجَةَ فَقَالَ: زَمِّلُونِی، زَمِّلُونِی فَزَمَّلُوهُ حَتّٰی ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيجَةَ: مَا لِیْ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ فَقَالَ: قَدْ خَشِيتُ عَلَیَّ؟ فَقَالَتْ: كَلَّا، وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَقْرِی الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيجَةُ حَتّٰی اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ رَاشِدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ قُصَیٍّ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ، اَخُو اَبِيهَا، وَكَانَ تَنَصَّرَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِیَّ، فَكَتَبَ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْاِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِیَ فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: اَیِ ابْنَ عَمِّی اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيكَ فَقَالَ وَرَقَةُ: ابْنُ اَخِی مَا تَرٰی؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَاٰی فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِی اُنْزِلَ عَلٰی مُوسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَا لَيْتَنِی فِيهَا جَذَعًا، حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ مُخْرِجِیَّ هُمْ؟ فَقَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِمَا اَتَيْتَ بِهٖ اِلَّا عُودِیَ، وَاُوذِیَ، وَاِنْ يُدْرِكْنِی يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّیَ، وَفَتَرَ الْوَحْیُ فَتْرَةً، حَتّٰی حَزِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا - حُزْنًا بَدَا مِنْهُ اَشَدَّ حُزْنًا، غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَیْ يَتَرَدّٰی مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ، فَلَمَّا ارْتَقٰی بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدّٰی لَهٗ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ، فَرَجَعَ، فَاِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْیِ عَادَ لِمِثْلِ ذٰلِكَ، فَاِذَا رَقِیَ بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدّٰی لَهٗ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِیُّ: فَاَخْبَرَنِی اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْیِ فَقَالَ فِی حَدِيثِهٖ: "بَيْنَا اَنَا اَمْشِی سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَاْسِی، فَاِذَا الَّذِی جَائَنِی بِحِرَاءَ جَالِسًا عَلٰی كُرْسِیٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا، ثُمَّ رَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِی زَمِّلُونِی، وَدَثِّرُونِی فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) اِلٰی (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) (المدثر: 5) قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ، وَهِیَ الْاَوْثَانُ. قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِیُّ: وَاَخْبَرَنِی اَنَّ خَدِيجَةَ تُوُفِّيَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُرِيتُ فِی الْجَنَّةِ بَيْتًا لِخَدِيجَةَ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ، وَهُوَ قَصَبُ اللُّؤْلُؤِ قَالَ: وَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ كَمَا بَلَغَنَا فَقَالَ: رَاَيْتُهُ فِی الْمَنَامِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ، وَقَدْ اَظُنُّ اَنْ لَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَ عَلَيْهِ الْبَيَاضَ قَالَ: ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْاِسْلَامِ سِرًّا وَجَهْرًا، وَتَرْكِ الْاَوْثَانِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ وَغَيْرِهٖ فَقَالَ: كَانَ اَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِهٖ عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ اَوْ سِتَّ عَشْرَةَ. قَالَ: وَاَخْبَرَنِی عُثْمَانُ الْجَزَرِیُّ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عَلِیٌّ اَوَّلُ

مَنْ اَسْلَمَ. قَالَ: فَسَاَلْتُ الزُّهْرِیَّ، فَقَالَ: مَا عَلِمْنَا اَحَدًا اَسْلَمَ قَبْلَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَسَاَلْتُ الزُّهْرِیَّ قَالَ: فَاسْتَجَابَ لَهُ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَحْدَاثِ الرِّجَالِ، وَضُعَفَاءِ النَّاسِ، حَتّٰى كَثُرَ مَنْ آمَنَ بِهٖ، وَكُفَّارُ قُرَيْشٍ مُنْكِرِينَ لِمَا يَقُوْلُ يَقُوْلُونَ اِذَا مَرَّ عَلَيْهِمْ فِیْ مَجَالِسِهِمْ فَيُشِيرُونَ اِلَيْهِ: اِنَّ غُلَامَ بَنِی عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هٰذَا لَيُكَلَّمُ - زَعَمُوا - مِنَ السَّمَاءِ. قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِیُّ: وَلَمْ يَتَّبِعْهُ مِنْ اَشْرَافِ قَوْمِهٖ غَيْرُ رَجُلَيْنِ - اَبِی بَكْرٍ وَعُمَرَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ - وَكَانَ عُمَرُ شَدِيدًا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللّٰهُمَّ اَيِّدْ دِينَكَ بِابْنِ الْخَطَّابِ، فَكَانَ اَوَّلُ اِسْلَامِ عُمَرَ - بَعْدَمَا اَسْلَمَ قَبْلَهُ نَاسٌ كَثِيرٌ - اَنْ حُدِّثَ اَنَّ اُخْتَهُ اُمَّ جَمِيلٍ ابْنَةَ الْخَطَّابِ اَسْلَمَتْ، وَاَنَّ عِنْدَهَا كَتِفًا اكْتَتَبَتْهَا مِنَ الْقُرْآنِ، تَقْرَاُهُ سِرًّا وَحُدِّثَ اَنَّهَا لَا تَاْكُلُ مِنَ الْمَيْتَةِ الَّتِی يَاْكُلُ مِنْهَا عُمَرُ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ: مَا الْكَتِفُ الَّذِی ذُكِرَ لِیْ عِنْدَكِ، تَقْرَئِينَ فِيهَا مَا يَقُوْلُ ابْنُ اَبِیْ كَبْشَةَ؟ يُرِيْدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: مَا عِنْدِی كَتِفٌ فَصَكَّهَا - اَوْ قَالَ فَضَرَبَهَا عُمَرُ، ثُمَّ قَامَ فَالْتَمَسَ الْكَتِفَ فِی الْبَيْتِ، حَتّٰى وَجَدَهَا فَقَالَ حِينَ وَجَدَهَا: اَمَا اِنِّی قَدْ حُدِّثْتُ اَنَّكِ لَا تَاْكُلِينَ طَعَامِیَ الَّذِی آكُلُ مِنْهُ، ثُمَّ ضَرَبَهَا بِالْكَتِفِ فَشَجَّهَا شَجَّتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ بِالْكَتِفِ حَتّٰى دَعَا قَارِئًا، فَقَرَاَ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ لَا يَكْتُبُ فَلَمَّا قَرَاَتْ عَلَيْهِ تَحَرَّكَ قَلْبُهُ حِينَ سَمِعَ الْقُرْآنَ، وَوَقَعَ فِیْ نَفْسِهِ الْاِسْلَامُ فَلَمَّا اَمْسٰى انْطَلَقَ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّی وَيَجْهَرُ بِالْقِرَائَةِ، فَسَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ (وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ) (العنكبوت: 48) حَتّٰى بَلَغَ (الظَّالِمُونَ) (العنكبوت: 49) وَسَمِعَهُ يَقْرَاُهَا (وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا) (الرعد: 43) حَتّٰى بَلَغَ (عِلْمُ الْكِتَابِ) (الرعد 43) قَالَ: فَانْتَظَرَ عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ، ثُمَّ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاَسْرَعَ عُمَرُ الْمَشْیَ فِیْ اَثَرِهٖ حِينَ رَآهُ فَقَالَ: انْظُرْنِیْ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ عُمَرُ: انْظُرْنِیْ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَانْتَظَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهٖ عُمَرُ وَصَدَّقَهُ، فَلَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَقَالَ: اَیْ خَالِیْ اَشْهَدُ اَنِّی اُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبِرْ بِذٰلِكَ قَوْمَكَ فَقَالَ الْوَلِيدُ: ابْنُ اُخْتِی تَثَبَّتْ فِیْ اَمْرِكَ، فَاَنْتَ عَلٰى حَالٍ تُعْرَفُ بِالنَّاسِ يُصْبِحُ الْمَرْءُ فِيهَا عَلٰى حَالٍ، وَيُمْسِی عَلٰى حَالٍ فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ قَدْ تَبَيَّنَ لِیَ الْاَمْرُ، فَاَخْبِرْ قَوْمَكَ بِاِسْلَامِی، فَقَالَ الْوَلِيدُ: لَا اَكُونُ اَوَّلَ مَنْ ذَكَرَ ذٰلِكَ عَنْكَ، فَدَخَلَ عُمَرُ فَاسْتَاَنَاَيَا، فَلَمَّا عَلِمَ عُمَرُ اَنَّ الْوَلِيدَ لَمْ يَذْكُرْ شَيْئًا مِنْ شَاْنِهٖ، دَخَلَ عَلٰى جَمِيلِ بْنِ مَعْمَرٍ الْجُمَحِیِّ، فَقَالَ: اَخْبِرْ اَنِّی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ: فَقَامَ جَمِيلُ بْنُ مَعْمَرٍ يَجُرُّ رِدَائَهُ مِنَ الْعَجَلَةِ جَرًّا، حَتّٰى تَتَبَّعَ مَجَالِسَ قُرَيْشٍ يَقُوْلُ: صَبَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمْ تُرْجِعْ اِلَيْهِ قُرَيْشٌ شَيْئًا، وَكَانَ عُمَرُ سَيِّدَ قَوْمِهٖ، فَهَابُوا

الْإِنْكَارَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَآهُمْ لَا يُنْكِرُونَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مَشَى، حَتّٰى اَتٰى مَجَالِسَهُمْ اَكْمَلَ مَا كَانَتْ فَدَخَلَ الْحِجْرَ فَاَسْنَدَ ظَهْرَهُ اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَتَعْلَمُونَ اَنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَثَارُوا فَقَاتَلَهُ رِجَالٌ مِنْهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا وَضَرَبَهُمْ عَامَّةَ يَوْمِهِ حَتّٰى تَرَكُوهُ، وَاسْتَعْلَنَ بِاِسْلَامِهِ وَجَعَلَ يَغْدُو عَلَيْهِمْ وَيَرُوحُ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَتَرَكُوهُ، فَلَمْ يَتْرُكُوهُ بَعْدَ ثَوْرَتِهِمُ الْاُولٰى، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى كُفَّارِ قُرَيْشٍ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ اَسْلَمَ فَعَذَّبُوا مِنَ الْمُسْلِمِينَ نَفَرًا قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَذَكَرَ هِلَالٌ آبَائَهُمُ الَّذِينَ مَاتُوا كُفَّارًا فَشَقُّوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَادَوْهُ فَلَمَّا اُسْرِىَ بِهِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اَصْبَحَ النَّاسُ يُخْبِرُ اَنَّهُ قَدْ اُسْرِىَ بِهِ فَارْتَدَّ اُنَاسٌ مِمَّنْ كَانَ قَدْ صَدَّقَهُ وَآمَنَ بِهِ، وَفُتِنُوا وَكَذَّبُوهُ بِهِ، وَسَعٰى رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: هٰذَا صَاحِبُكَ يَزْعُمُ اَنَّهُ قَدْ اُسْرِىَ بِهِ اللَّيْلَةَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ رَجَعَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَوَ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: فَاِنِّي اَشْهَدُ اِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ فَقَالُوا: اَتُصَدِّقُهُ بِاَنَّهُ جَاءَ الشَّامَ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَرَجَعَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ؟ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: نَعَمْ اِنِّي اُصَدِّقُهُ بِاَبْعَدَ مِنْ ذٰلِكَ اُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ بُكْرَةً وَعَشِيًّا فَلِذٰلِكَ سُمِّىَ اَبُو بَكْرٍ بِالصِّدِّيقِ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُرِضَتْ عَلَيْهِ الصَّلَوَاتُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِهِ خَمْسِينَ، ثُمَّ نَقَصَتْ اِلٰى خَمْسٍ، ثُمَّ نُودِىَ يَا مُحَمَّدُ (مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ) (ق: 29) وَاِنَّ لَكَ بِالْخَمْسِ خَمْسِينَ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْتُ فِي الْحِجْرِ حِينَ كَذَّبَنِي قَوْمِي فَرُفِعَ لِي بَيْتُ الْمَقْدِسِ حَتّٰى جَعَلْتُ اَنْعَتُ لَهُمْ. قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حِينَ اُسْرِىَ بِهِ لَقِيتُ مُوسٰى قَالَ: فَنَعَتَهُ فَاِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجُلُ الرَّاْسِ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوئَةٍ قَالَ: وَلَقِيتُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَعَتَهُ فَقَالَ رَبْعَةٌ اَحْمَرُ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ قَالَ: وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ: وَاُتِيَ بِاِنَائَيْنِ فِي اَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ: خُذْ اَيُّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ، فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي: هُدِيتَ لِلْفِطْرَةِ اَوْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ، اَمَا اَنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ

* * سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا آغاز سچے خوابوں کے ذریعہ ہوا' آپ جو بھی خواب دیکھتے تھے وہ صبح کی مانند واضح طور پر (پورا ہو جاتا تھا) پھر آپ کے لیے تنہائی کو محبوب کر دیا گیا' آپ غارِ حراء آتے تھے اور وہاں تحنث کرتے تھے (راوی بیان کرتے ہیں:) اس سے مراد متعدد راتوں تک عبادت کے لیے وہاں رہنا ہے۔ آپ اس کے لیے زادِ راہ ساتھ لے جاتے تھے' پھر واپس سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے تھے وہ آپ کو مزید زادِ راہ دے دیا کرتی تھیں' پھر آپ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آتے تھے وہ اتنا ہی زادِ راہ اور دے دیتی تھیں' یہاں تک کہ وہ وقت آ گیا' جب حق آپ کے پاس آ گیا' آپ اُس وقت غارِ حراء میں موجود تھے' اُس غار میں فرشتہ آپ کے پاس آیا' اُس نے آپ سے کہا: آپ تلاوت کیجئے! اُس

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا تھا کہ آپ تلاوت کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا! اُس نے مجھے پکڑا اور مجھے بھینچ لیا' یہاں تک کہ مجھے اُس کی طرف سے شدت کا سامنا کرنا پڑا' پھر اُس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: آپ پڑھیے! میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا! تو اُس نے مجھے تیسری مرتبہ پکڑ کر بھینچا' یہاں تک کہ مجھے دشواری ہوئی تو اُس نے مجھے چھوڑ دیا' پھر اُس نے کہا: "آپ اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھیے جس نے پیدا کیا ہے" یہ آیت یہاں تک ہے: "جو وہ نہیں جانتا"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وہاں سے واپس آئے تو آپ پر کپکپی طاری تھی یہاں تک کہ آپ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے' تو آپ نے فرمایا: مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو! مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو! اُنہوں نے آپ کو اوڑھنے کے لیے دیا' یہاں تک کہ جب آپ کی کیفیت زائل ہوئی' تو آپ نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو پورا واقعہ سنایا اور فرمایا: مجھے اپنی ذات کے حوالے سے اندیشہ ہے! تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوائی کا شکار نہیں کرے گا' کیونکہ آپ رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں' سچ بولتے ہیں' مہمان نوازی کرتے ہیں' ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔ پھر سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر ورقہ بن نوفل بن راشد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے پاس گئیں' جو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا چچازاد تھا' یعنی اُن کے والد کے بھائی کا بیٹا تھا۔

وہ شخص زمانہ جاہلیت میں عیسائیت اختیار کر چکا تھا اور وہ عربی زبان لکھ پڑھ سکتا تھا' اُس نے انجیل کا کچھ حصہ' جو اللہ کو منظور تھا' وہ عربی میں نوٹ کیا ہوا تھا' وہ ایک بوڑھا عمر رسیدہ شخص تھا' جو نابینا ہو چکا تھا' سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے چچازاد! آپ اپنے بھتیجے کی بات سنئے! تو ورقہ نے کہا: اے میرے بھتیجے! تم نے کیا دیکھا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا' وہ بیان کیا' تو ورقہ نے کہا: یہ تو وہ ناموس (فرشتہ) ہے' جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا' کاش! میں اُس وقت موجود ہوتا' جب آپ کی قوم نے آپ کو (مکہ سے) نکلنے پر مجبور کرنا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہ لوگ مجھے باہر نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا: جی ہاں! جو آپ کے پاس آیا ہے' وہ جب بھی کسی کے پاس آتا ہے' تو اُسے اسی طرح اذیت دی جاتی ہے اور اُس کے ساتھ دشمنی کی جاتی ہے' اگر میں وہ دن پالیتا' تو آپ کی بھرپور مدد کرتا۔

اُس کے کچھ عرصہ بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کے نزول کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے آغاز میں جس پریشانی کا سامنا کرنا پڑا تھا' اب اس کے انقطاع کے بعد آپ کی پریشانی زیادہ ہو گئی' یہاں تک کہ آپ دن میں کئی مرتبہ جاتے تھے' تاکہ پہاڑ کی چوٹی سے چھلانگ لگا دیں' جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آتے اور بولتے: اے حضرت محمد! اے اللہ کے رسول! آپ حق پر ہیں۔ اس سے آپ کو سکون ملتا تھا اور آپ کو قرار آجاتا تھا' پھر آپ واپس آجاتے تھے' جب وحی کے انقطاع کا سلسلہ طویل ہو گیا تو ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ایسا ہی کیا' جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آ گئے اور اس کی مانند کلمات کہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات بیان کی ہے: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا

ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو وحی کے انقطاع کے بارے میں بات چیت کرتے ہوئے سنا' آپ نے اپنی بات میں یہ بات بھی ارشاد فرمائی:

''ایک مرتبہ میں جا رہا تھا' میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنائی' میں نے سر اُٹھا کر دیکھا' تو جو فرشتہ میرے پاس غار حراء میں آیا تھا' وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا' اُسے دیکھ کر مجھ پر بڑا رعب طاری ہوا' پھر میں واپس آ گیا اور میں نے کہا: مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو! مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو! مجھے اوڑھنے کے لیے کمبل دو! تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اے کمبل اوڑھنے والے!'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''رجز سے علیحدگی اختیار کرو''۔

راوی کہتے ہیں: یہ نماز کی فرضیت سے پہلے کی بات ہے اور ''رجز'' سے مراد بت ہیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات بیان کی ہے کہ اُنہوں نے مجھے یہ بات بھی بتائی: جب سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت میں خدیجہ کا گھر دکھایا گیا' جو موتیوں سے بنا ہوا تھا' جس (گھر) میں کوئی شور اور کوئی تکلیف نہیں تھی اور وہ (گھر) کھوکھلے موتی کا بنا ہوا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے ورقہ بن نوفل کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے اُسے خواب میں دیکھا' اُس کے جسم پر سفید کپڑے تھے' میرا یہ گمان ہے کہ اگر وہ جہنمی ہوتا' تو میں اُس پر سفید کپڑے نہ دیکھتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اسلام کی طرف پوشیدہ طور پر اور اعلانیہ طور پر دعوت دینا شروع کر دی اور بتوں کو ترک کر دیا۔

حسن بصری اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے شخص حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے' جن کی عمر اُس وقت پندرہ یا شاید سولہ سال تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والے سب سے پہلے فرد ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا' تو اُنہوں نے کہا: ہمارے علم کے مطابق حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے پہلے اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا' تو اُنہوں نے بتایا کہ پھر جو اللہ کو منظور تھا اُتنے کمسن لوگوں اور کمزور لوگوں نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا' یہاں تک کہ آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ کفارِ قریش آپ کا انکار کرتے تھے' جب بھی نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس سے اُن کی محافل کے پاس سے گزرتے تھے' تو وہ آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ کہتے تھے: بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والے اس نوجوان کے ساتھ آسمان سے باتیں کی جاتی ہیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کی قوم کے معززین میں سے صرف دو آدمیوں نے آپ کی پیروی کی تھی اور وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں' حضرت عمر پہلے نبی اکرم ﷺ اور اہلِ ایمان کے شدید مخالف تھے

"تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: "اے اللہ! ابن خطاب کے ذریعہ اپنے دین کی تائید کر"۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا' تو اُس سے پہلے بہت سے لوگ اسلام قبول کر چکے تھے' (واقعہ یوں ہے) کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ اُن کی بہن اُم جمیل بنت خطاب نے اسلام قبول کرلیا ہے اور اُن کے پاس (کسی جانور کا) کندھا ہے' جس پر اُنہوں نے قرآن نوٹ کیا ہوا ہے' جسے وہ پوشیدہ طور پر تلاوت کرتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بھی بتائی گئی کہ وہ اُس مردار کا گوشت نہیں کھاتی ہیں' جس کا گوشت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھا لیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس خاتون کے پاس تشریف لے گئے اور بولے: کندھے کی اُس ہڈی کا کیا معاملہ ہے؟ جس کے بارے میں مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ تمہارے پاس موجود ہے اور تم اُس کو دیکھ کر وہ چیز پڑھتے ہو' جو ابن ابوکبشہ کہتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد نبی اکرم ﷺ تھے۔ اُس خاتون نے جواب دیا: میرے پاس تو کوئی کندھے کی ہڈی نہیں ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے طمانچہ رسید کیا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کی پٹائی کی' پھر وہ کھڑے ہوئے اور گھر میں وہ ہڈی تلاش کرنے لگے یہاں تک کہ وہ اُنہیں مل گئی' جب وہ اُنہیں مل گئی تو وہ بولے: مجھے یہ پتا چلا ہے کہ تم وہ کھانا بھی نہیں کھاتی ہو' جو میں کھالیتا ہوں' پھر اُنہوں نے وہ ہڈی اُس خاتون کو ماری اور اُنہیں دو جگہ سے زخمی کر دیا۔

پھر وہ اُس ہڈی کو لے کر نکلے' تاکہ کسی پڑھنے والے کو بلوائیں' جو اُن کے سامنے پڑھ کر سنائے کہ اس میں کیا لکھا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود نہیں پڑھ سکتے تھے۔ جب اُس پڑھنے والے نے اُنہیں پڑھ کر سنایا' اور اُنہوں نے قرآن کو سنا' تو اُن کے دل میں حرکت پیدا ہوئی اور اُن کے دل میں اسلام کے بارے میں محبت پیدا ہوئی' وہ شام کے وقت گئے تو نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچے' نبی اکرم ﷺ اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور بلند آواز میں تلاوت کر رہے تھے' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا:

"اور تم اس سے پہلے اُن کے سامنے نہ تو کتاب کی تلاوت کرتے تھے اور نہ ہی اپنے ہاتھ کے ذریعہ لکیریں کھینچتے تھے"۔ یہ آیت یہاں تک ہے: "ظلم کرنے والے"۔

اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی تلاوت کرتے ہوئے سنا:

"اور وہ لوگ جو کافر ہیں' وہ یہ کہتے ہیں کہ تم رسول نہیں ہو' یہ آیت یہاں تک ہے: "کتاب کا علم"۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھ کر سلام پھیرا اور اپنے گھر کی طرف جانے لگے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تیزی سے چلتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے آئے' جب نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں دیکھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حضرت محمد! مجھے موقع دیجئے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حضرت محمد! اے اللہ کے رسول! آپ مجھے موقع دیجئے! راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ اُن کے لیے ٹھہر گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ پر ایمان لے آئے اور اُنہوں نے آپ کی تصدیق کی۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا تو وہ نکلے اور ولید بن مغیرہ کے پاس پہنچے' اُنہوں نے کہا: اے میرے ماموں! میں

اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لے آیا ہوں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں' آپ اپنی قوم کو اس بارے میں بتا دیجئے۔ تو ولید بن مغیرہ نے کہا: اے میرے بھانجے! تم اپنے معاملہ پر ثابت قدم رہنا' تم ایک ایسی حالت پر ہو کہ جس کے بارے میں لوگوں کے بارے میں یہ پتا چلتا ہے کہ وہ صبح کے وقت ایک حالت میں ہوتے ہیں اور شام کے وقت کسی اور حالت میں ہوتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! معاملہ میرے سامنے واضح ہو گیا ہے' آپ اپنی قوم کو میرے اسلام کے بارے میں بتا دیجئے۔ تو ولید نے کہا: میں تمہارے حوالے سے یہ چیز ذکر کرنے والا پہلا فرد نہیں بنوں گا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر چلے گئے' وہ انتظار کرتے رہے لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پتا چلا کہ ولید بن مغیرہ نے اُن کے حوالے سے کوئی چیز ذکر نہیں کی ہے' تو وہ جمیل بن معمر جمحی کے پاس آئے اور بولے: تم یہ بات جان لو کہ میں نے یہ گواہی دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو جمیل بن معمر اپنی چادر کو گھسیٹ کر تیزی سے اُٹھا اور قریش کی محافل میں جا کر یہ کہنے لگا: عمر بے دین ہو گیا ہے! قریش نے کوئی جواب نہیں دیا کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے قبیلہ کے سردار تھے' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرنے سے خوفزدہ ہو گئے' جب اُن لوگوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ ان کے حوالے سے کوئی اعتراض نہیں کر رہے تو وہ چلتے ہوئے اُن کی محافل کے پاس آئے' جب اُن کی محافل مکمل ہو چکی تھیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ حطیم میں داخل ہوئے' اُنہوں نے اپنی پشت خانۂ کعبہ کے ساتھ لگائی اور بولے: اے قریش کے افراد! تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

تو اُن لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا اور اُن کی شدید پٹائی کی' اُس دن کا زیادہ حصہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پٹائی کرتے رہے یہاں تک کہ اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اسلام کا اعلان کر دیا' وہ صبح شام اُن کے پاس جاتے تھے اور اس بات کی گواہی دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ تو اُن لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اُن کے حال پر چھوڑ دیا' اُنہوں نے صرف پہلی مرتبہ اُن کی پٹائی کی تھی اُس کے بعد اُنہیں اُن کے حال پر چھوڑ دیا' حالانکہ کفارِ قریش کو ہر اسلام قبول کرنے والے شخص کے حوالے سے بڑی شدید تکلیف ہوتی تھی اور اُنہوں نے مسلمانوں میں سے کئی افراد کو شدید ایذائیں بھی پہنچائی تھیں۔

زہری بیان کرتے ہیں: ہلال نے اُن کے آباء کا ذکر کیا ہے جو کافر ہونے کے طور پر مر گئے تھے' اُن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو تکلیف کا شکار کیا تھا اور آپ کے خلاف دشمنی کی تھی' جب نبی اکرم ﷺ کو مسجد اقصیٰ لے جایا گیا اور اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ بتایا کہ گزشتہ رات آپ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے' تو آپ کی تصدیق کرنے والوں اور آپ پر ایمان لانے والوں میں سے کچھ لوگ مرتد ہو گئے' اُنہیں آزمائش کا شکار کر دیا گیا' اُنہوں نے آپ کی اس بات کو جھٹلا دیا' مشرکین سے تعلق رکھنے والا ایک شخص دوڑتا ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور بولا: آپ کے آقا تو یہ کہتے ہیں کہ اُنہیں بیت المقدس تک سیر

کروائی گئی اور پھر وہ رات ہی رات میں واپس بھی آ گئے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اگر اُنہوں نے یہ بات کہی ہے تو سچ کہی ہوگی۔ لوگوں نے کہا: کیا آپ اُن کی اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں کہ وہ ایک ہی رات شام چلے بھی گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! میں تو اس سے دور کی بات میں بھی اُنہیں سچا قرار دیتا ہوں میں آسمان کی خبریں صبح وشام اُن کے پاس آنے کے بارے میں اُن کی تصدیق کرتا ہوں۔ (راوی کہتے ہیں:) تو اسی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام ''صدیق'' رکھا گیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر معراج کی رات نمازیں فرض ہوئیں تو پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں پھر وہ کم ہوتی ہوئی پانچ ہو گئیں پھر یہ پکار کر کہا گیا:

''اے محمد! ہمارا فرمان تبدیل نہیں ہوتا' تمہیں پانچ کے بدلے میں پچاس کا ثواب ملے گا''۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب میری قوم نے مجھے جھوٹا قرار دیا' تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا' بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا گیا یہاں تک کہ میں نے اُس کی صفات اُن لوگوں کے سامنے بیان کرنا شروع کیں''۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جب مجھے معراج کروائی گئی' تو میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا حلیہ بیان کرتے ہوئے یہ فرمایا: وہ ایک شخص تھے' جن کے سر کے بال گھنگھریالے تھے' یوں لگتا تھا جیسے وہ شنوءہ قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: ''میری ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا حلیہ بیان کرتے ہوئے یہ فرمایا: ''وہ سرخ رنگت کے مالک شخص تھے اور یوں لگتا تھا جیسے ابھی بھٹی (حمام) سے نکل کر باہر آئے ہیں میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی دیکھا' اُن کی اولاد میں' میں اُن سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے پاس دو برتن لائے گئے' اُن میں سے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی (لانے والے فرشتہ) نے کہا: آپ ان میں سے جسے چاہیں اختیار کر لیں' تو میں نے دودھ کو اختیار کر لیا' میں نے اُسے پی لیا تو مجھ سے کہا گیا: آپ کی فطرت کی طرف راہنمائی کی گئی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ فطرت تک پہنچ گئے' اگر آپ شراب کو اختیار کر لیتے' تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی''۔

غَزْوَةُ الْحُدَيْبِيَةِ

باب: غزوۂ حدیبیہ کا بیان

9720 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ: قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ - صَدَّقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ - قَالَا: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَهُ، وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ، وَبَعَثَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ يُخْبِرُهُ عَنْ قُرَيْشٍ، وَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِغَدِيرِ الْاَشْطَاطِ قَرِيبًا مِنْ عُسْفَانَ اَتَاهُ عَيْنُهُ الْخُزَاعِيُّ فَقَالَ: اِنِّي قَدْ تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ، وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ قَدْ جَمَعُوا لَكَ الْاَحَابِيشَ وَجَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشِيرُوا عَلَيَّ اَتَرَوْنَ اَنْ نَمِيلَ اِلٰى ذَرَارِيِّ، هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ اَعَانُوهُمْ فَنُصِيبَهُمْ فَاِنْ قَعَدُوا قَعَدُوا مَوْتُورِينَ مَحْرُوبِينَ، وَاِنْ يَجِيئُوا تَكُنْ عُنُقًا قَطَعَهَا اللّٰهُ، اَمْ تَرَوْنَ اَنْ نَؤُمَّ الْبَيْتَ فَمَنْ صَدَّنَا قَاتَلْنَاهُ فَقَالُوا: رَسُولُ اللّٰهِ اَعْلَمُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّمَا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ، وَلَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ، وَلٰكِنْ مَنْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَاتَلْنَاهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَرُوحُوا اِذًا، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا قَطُّ كَانَ اَكْثَرَ مَشُورَةً لِاَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ: فَرَاحُوا حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةً فَخُذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ اِذَا هُوَ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ فَاِذَا هُوَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ، وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يَهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَلْ فَقَالُوا: خَلَاتِ الْقَصْوَاءُ، خَلَاتِ الْقَصْوَاءُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَاتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلٰكِنَّهَا حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْاَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ، اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ بِهِ قَالَ: فَعَدَلَ حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ اِنَّمَا يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يَلْبَثْهُ النَّاسُ اَنْ نَزَحُوهُ، فَشُكِيَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَازَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوا عَنْهُ، فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةَ وَكَانُوا عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ تِهَامَةَ فَقَالَ: اِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ، وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوا اَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَةِ مَعَهُمُ الْعُوذُ الْمَطَافِيلُ، وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ، عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ، وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ،

وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ، وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ شَاءُوا مَادَدْتُهُمْ لَهُمْ مُدَّةً، وَيُخَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ فَاِنْ اَظْهَرَ فَاِنْ شَاءُوا اَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَاِنْ لَا فَقَدْ جَمُّوا، وَاِنْ اَبَوْا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِي هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي اَوْ لَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهُ فَقَالَ بُدَيْلٌ: سَاُبَلِّغُهُمْ مَا تَقُولُ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى قُرَيْشًا فَقَالَ: اِنَّا جِئْنَاكُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ، وَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَوْلًا. فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا، فَقَالَ سُفَهَاؤُهُمْ: لَا حَاجَةَ لَنَا اَنْ تُحَدِّثَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ وَقَالَ ذُو الرَّاْيِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ (قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ) كَذَا وَكَذَا، فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ فَقَالَ: اَيْ قَوْمِي اَلَسْتُمْ بِالْوَلَدِ؟ قَالُوا: بَلٰى قَالَ: اَوَ لَسْتُ بِالْوَالِدِ؟ قَالُوا: بَلٰى قَالَ: فَهَلْ تَتَّهِمُونِي؟ قَالُوا: لَا قَالَ: اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنِّي اسْتَنْفَرْتُ اَهْلَ عُكَاظٍ، فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِاَهْلِي وَوَلَدِي، وَمَنْ اَطَاعَنِي؟ قَالُوا: بَلٰى قَالَ: فَاِنَّ هٰذَا قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خَصْلَةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا، وَدَعُونِي آتِهِ فَقَالُوا: فَاْتِهِ، فَاَتَاهُ قَالَ: فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ، فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ: اَيْ مُحَمَّدُ اَرَاَيْتَ اِنِ اسْتَاْصَلْتَ قَوْمَكَ، هَلْ سَمِعْتَ بِاَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ اَصْلَهُ قَبْلَكَ؟ وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرٰى فَاِنِّي لَاَرٰى وُجُوهًا، وَاَرٰى اَشْوَابًا مِنَ النَّاسِ خَلِيقًا اَنْ يَفِرُّوا عَنْكَ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَرَضِيَ عَنْهُ: امْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ، اَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهُ؟ فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ قَالَ اَبُو بَكْرٍ قَالَ: اَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا يَدٌ لَكَ عِنْدِي لَمْ اَجْزِكَ بِهَا لَاَجَبْتُكَ. قَالَ: وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ اَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ، وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ، فَكُلَّمَا اَهْوٰى عُرْوَةُ يَدَهُ اِلٰى لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ، وَقَالَ اَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَاْسَهُ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ: اَيْ غُدَرُ اَوَ لَسْتُ اَسْعٰى فِي غَدْرَتِكَ، وَكَانَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ، وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ، ثُمَّ جَاءَ فَاَسْلَمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ، وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ ثُمَّ اِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ صَحَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِي يَدِ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَاِذَا اَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا اَمْرَهُ، وَاِذَا تَوَضَّاَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلٰى وَضُوئِهِ، وَاِذَا تَكَلَّمُوا خَفَضُوا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّونَ اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ قَالَ فَرَجَعَ عُرْوَةُ اِلٰى اَصْحَابِهِ فَقَالَ: اَيْ قَوْمِ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ اَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا، وَاللّٰهِ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَاِذَا اَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا اَمْرَهُ، وَاِذَا تَوَضَّاَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلٰى وَضُوئِهِ، وَاِذَا تَكَلَّمُوا خَفَضُوا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ، وَاِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ

رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ كِنَانَةَ دَعُونِي آتِهِ فَقَالُوا: ائْتِهِ، فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوهَا لَهُ فَبَعَثُوهَا لَهُ، وَاسْتَقْبَلَهُ الْقَوْمُ يُلَبُّونَ، فَلَمَّا رَاَى ذٰلِكَ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِي لِهٰؤُلَاءِ اَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ قَالَ: فَلَمَّا رَجَعَ اِلَى اَصْحَابِهِ قَالَ: رَاَيْتُ الْبُدْنَ قَدْ قُلِّدَتْ وَاُشْعِرَتْ، فَمَا اَرَى اَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ: دَعُونِي آتِهِ قَالُوا ائْتِهِ، فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا مِكْرَزٌ، وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يُكَلِّمُهُ اِذْ جَاءَهُ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو. قَالَ مَعْمَرٌ: فَاَخْبَرَنِي اَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ قَدْ سُهِّلَ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ: فَجَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ: هَاتِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ سُهَيْلٌ: اَمَّا الرَّحْمٰنُ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِي مَا هُوَ؟ وَلٰكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: وَاللّٰهِ لَا يَكْتُبُهَا اِلَّا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ ثُمَّ قَالَ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ، وَلَا قَاتَلْنَاكَ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَرَسُولُ اللّٰهِ، وَاِنْ كَذَّبْتُمُونِي، اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَذٰلِكَ لِقَوْلِهِ: لَا يَسْاَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرْمَةَ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى اَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَنَطُوفُ بِهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ: لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ اَنَّا اُخِذْنَا ضَغْطَةً، وَلٰكِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، فَكَتَبَ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلٰى اَنَّهُ لَا يَاْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ، وَاِنْ كَانَ عَلٰى دِينِكَ اِلَّا رَدَدْتَهُ اِلَيْنَا، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ يُرَدُّ اِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا؟ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ اَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِي قُيُودِهِ، وَقَدْ خَرَجَ مِنْ اَسْفَلِ مَكَّةَ حَتّٰى رَمٰى بِنَفْسِهِ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: هَذَا يَا مُحَمَّدُ اَوَّلُ مَنْ اُقَاضِيكَ عَلَيْهِ اَنْ تَرُدَّهُ اِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ قَالَ: فَوَاللّٰهِ اِذًا لَمْ اُصَالِحْكَ عَلٰى شَيْءٍ اَبَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَجِزْهُ لِي فَقَالَ: مَا اَنَا بِمُجِيزِهِ لَكَ قَالَ: بَلٰى فَافْعَلْ قَالَ: مَا اَنَا بِفَاعِلٍ، قَالَ مِكْرَزٌ: بَلٰى قَدْ اَجَزْنَاهُ لَكَ، فَقَالَ اَبُو جَنْدَلٍ: اَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ اُرَدُّ اِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا؟ اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ، وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللّٰهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: وَاللّٰهِ مَا شَكَكْتُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ: فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اَلَسْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ: قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ؟ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: بَلٰى قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا؟ فَقَالَ: اِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَلَسْتُ اَعْصِيهِ، وَهُوَ نَاصِرِي قُلْتُ: اَوَ لَسْتَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِي الْبَيْتَ

فَنَطُوفُ بِهِ؟ قَالَ: بَلَى، فَأَخْبَرْتُكَ أَنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامَ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَوِّفٌ بِهِ قَالَ: فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هَذَا نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا؟ قَالَ: بَلَى قُلْتُ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: بَلَى قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطَى الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا؟ قَالَ: أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ، وَهُوَ نَاصِرُهُ، فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ حَتَّى تَمُوتَ، فَوَاللَّهِ إِنَّهُ لَعَلَى الْحَقِّ قُلْتُ: أَوَ لَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوفُ بِهِ؟ قَالَ: فَأَخْبَرَكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهِ الْعَامَ، قُلْتُ: لَا، قَالَ فَإِنَّكَ آتِيهِ، وَمُطَوِّفٌ بِهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ عُمَرُ: فَعَمِلْتُ لِذَلِكَ أَعْمَالًا. قَالَ: فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: قُومُوا فَانْحَرُوا، ثُمَّ احْلِقُوا قَالَ فَوَاللَّهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ، حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ، قَامَ فَدَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَتُحِبُّ ذَلِكَ اخْرُجْ، ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى تَنْحَرَ بُدْنَكَ، وَتَدْعُو حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ، فَقَامَ، فَخَرَجَ، فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ، نَحَرَ بُدْنَهُ، وَدَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ، فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَامُوا فَنَحَرُوا، وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا، حَتَّى كَادَ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا غَمًّا. ثُمَّ جَاءَتْهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ) (الممتحنة: 10) حَتَّى بَلَغَ (بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ) (الممتحنة: 10) فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا لَهُ فِي الشِّرْكِ، فَتَزَوَّجَ أَحَدَهُمَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَالْأُخْرَى صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ. ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ، رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ، فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا: الْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا حَتَّى إِذَا بَلَغَا بِهِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَنَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا، فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ: أَجَلْ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَجَيِّدٌ، لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَضَرَبَهُ بِهِ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ: لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي، وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ، فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ وَاللَّهِ أَوْفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ، قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ، ثُمَّ أَنْجَانِي اللَّهُ مِنْهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلُ امِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ، فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ قَالَ: وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ، وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ، فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ اللَّهَ وَالرَّحِمَ إِلَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ، فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ (هُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ) (الفتح: 24) حَتَّى بَلَغَ (حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ) (الفتح: 26) وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوا أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ، وَلَمْ يُقِرُّوا بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ،

وَحَالُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ "

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے مجھے یہ بات بتائی ہے: عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے اوران دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کی تصدیق کی ہے' یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں:

صلح حدیبیہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک ہزار سے زیادہ ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب آپ ذوالحلیفہ پہنچے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالا' اُس کا اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا' آپ نے اپنے آگے خزاعہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک جاسوس کو بھجوا دیا' تا کہ وہ آپ کو قریش کے بارے میں اطلاع دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب آپ ''عسفان'' کے قریب ''اشطاط'' کے کنویں کے پاس پہنچے' تو آپ کا خزاعہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والا جاسوس آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میں نے کعب بن لؤی اور عامر بن لؤی کو ایسی حالت میں چھوڑا ہے کہ اُنہوں نے آپ کے خلاف لوگوں کو اکٹھا کر لیا ہوا ہے' وہ آپ کے ساتھ لڑائی کریں گے اور آپ کو بیت اللہ تک نہیں جانے دیں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ مجھے مشورہ دو! تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا ہم ان لوگوں کے بال بچوں کی طرف چلے جائیں؟ جنہوں نے ان کی مدد کرنی تھی اور ہم اُن پر حملہ کر دیں' پھر اگر وہ بیٹھیں گے' تو ایسی حالت میں بیٹھیں گے کہ وہ برباد ہو چکے ہوں گے اور پھر جب وہ آئیں گے' تو اُن کی حالت ایسی گردن کی طرح ہوگی' جسے اللہ تعالیٰ نے کاٹ دیا ہے' یا پھر تمہاری یہ رائے ہے کہ ہم بیت اللہ کا قصد کریں' جو ہمیں روکنے کی کوشش کرے گا' ہم اُس کے ساتھ لڑیں گے۔ تو لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! ویسے اے اللہ کے نبی! ہم تو عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں' ہم کسی سے لڑنے کے لیے تو نہیں آئے' البتہ جو شخص ہمیں بیت اللہ تک پہنچنے میں رکاوٹ بنے گا' ہم اُس کے ساتھ لڑائی کریں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم لوگ روانہ ہو جاؤ۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ' اپنے اصحاب سے مشورہ کرتا ہو۔

زہری نے مسور بن مخرمہ اور مروان کی نقل کردہ روایت میں یہ بات نقل کی ہے: وہ لوگ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ راستہ میں کسی جگہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالد بن ولید ''غمیم'' کے مقام پر موجود ہے' وہ قریش کے گھڑ سواروں کے ساتھ ہے' جو لشکر کے ہراول دستہ کے طور پر ہیں' تو تم لوگ دائیں طرف کے راستہ کو اختیار کر لو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اللہ کی قسم! خالد کو اُن لوگوں کے بارے میں پتا ہی نہیں چل سکا' وہاں صرف لشکر کا سیاہ غبار تھا' وہ وہاں سے ایڑ لگاتے ہوئے قریش کو ڈرانے کے لیے روانہ ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روانہ ہوئے' یہاں تک کہ آپ جب اُس گھاٹی کے پاس پہنچے جہاں سے نیچے کی طرف اُترنا تھا' تو وہاں آپ کی سواری بیٹھ گئی' لوگوں نے کہا: اُٹھو! اُٹھو! کچھ لوگوں نے کہا کہ شاید قصواء (نام کی یہ اونٹنی) اڑیل ہو گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: قصواء اڑیل نہیں ہوئی' یہ اُس کی عادت نہیں ہے' لیکن اسے اُس ذات نے روک دیا ہے' جس نے ہاتھیوں کو روک دیا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! وہ مجھ سے جس بھی ایسی شرط کا مطالبہ کریں گے' جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کا احترام کریں گے' تو میں وہ شرط پوری کروں گا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس اونٹنی کو جھڑکا تو وہ کھڑی ہوگئی۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے راستہ سے ہٹ کر حدیبیہ کے دور دراز کی جگہ پر آ کر ایک کنوئیں کے پاس پڑاؤ کیا جس کا پانی تھوڑا تھا۔ لوگ اس پانی کو تھوڑا تھوڑا کر کے حاصل کرتے۔ اور لوگ مشکل سے اس کا پانی نکال پاتے تھے۔ اس بات کی شکایت نبی اکرم ﷺ سے کی گئی تو آپ نے اپنی ترکش سے ایک تیر نکالا اور لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ اس تیر کو اس پانی میں ڈال دیں۔ لوگوں نے جیسے ہی یہ کام کیا تو اللہ کی قسم! لوگوں کے وہاں سے واپس جانے تک اس میں مسلسل تیز پانی نکلتا رہا۔ ابھی آپ وہیں موجود تھے بدیل بن ورقاء خزاعی اپنی قوم خزاعہ قبیلے کے کچھ افراد کے ہمراہ وہاں آیا' اہل تہامہ میں سے یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے حقیقی خیر خواہ تھے' اُس نے کہا: میں نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو ایسی حالت میں چھوڑا ہے کہ اُنہوں نے حدیبیہ کے اُن پانیوں کے پاس پڑاؤ کیا ہے جو پانی رُکتے نہیں ہیں' اُن کے ساتھ ڈھیر ساری اونٹنیاں ہیں اور وہ آپ کے ساتھ لڑیں گے اور آپ کو بیت اللہ تک نہیں جانے دیں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم کسی سے لڑنے کے لیے نہیں آئے ہیں' ہم عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں' قریش کو جنگوں نے کمزور کر دیا ہے اور اُن کی طاقت ختم ہوگئی ہے' اگر وہ چاہیں تو میں اُن کے ساتھ کسی مخصوص مدت تک کے لیے صلح کا معاہدہ کرنے کے لیے تیار ہوں' پھر وہ میرے اور لوگوں کے درمیان راستہ چھوڑ دیں' پھر اگر مناسب لگے اور وہ چاہیں تو وہ اُس چیز میں داخل ہو جائیں' جس میں لوگ داخل ہوئے تھے' ورنہ وہ لوگ آرام سے رہیں اور اگر وہ یہ بات نہیں مانتے' تو اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں اپنے اس معاملہ کے حوالے سے (یعنی اپنے دین کے حوالے سے) اُن کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا' جب تک میری جان نہیں نکل جاتی' یا اللہ تعالیٰ اپنے دین کو نافذ نہیں کر دیتا۔ اس پر بدیل نے کہا: آپ نے جو کہا ہے' میں اُن لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں۔

پھر وہ گیا اور قریش کے پاس آیا اور بولا: میں ان صاحب کے پاس سے تمہارے پاس آیا ہوں' میں نے اُنہیں ایک بات کہتے ہوئے سنا ہے' اگر تم چاہو تو میں وہ بات تمہارے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ تو کچھ بے وقوف لوگوں نے کہا: ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ اُن کے حوالے سے ہمیں کوئی بات بتائیں! لیکن اُن میں سے سمجھ دار لوگوں نے کہا: آپ بیان کیجئے جو آپ نے اُنہیں کہتے ہوئے سنا ہے۔ تو اُس نے بتایا: میں نے اُنہیں یہ یہ باتیں کہتے ہوئے سنا ہے' اُس نے اُن لوگوں کو وہ باتیں بتائیں' جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھیں۔

اس پر عروہ بن مسعود ثقفی کھڑا ہوا اور بولا: اے میری قوم کے لوگو! کیا میں تمہارے لیے باپ کی جگہ نہیں ہوں؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اُس نے کہا: کیا تم لوگ میرے لیے بچوں کی جگہ نہیں ہو؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: کیا تم لوگ مجھ پر کوئی الزام عائد کرتے ہو؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں! اُس نے کہا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں نے عکاظ والوں کو تمہاری

مدد کے لیے بلایا تھا اور جب اُنہوں نے میری بات نہیں مانی تھی' تو میں اپنے بال بچوں کو لے کر اور اپنے فرمانبردار لوگوں کو لے کر تمہارے پاس آیا تھا۔ اُن لوگوں نے کہا: جی ہاں! اُس نے کہا: اِن صاحب نے تمہارے سامنے ایک مناسب سی پیش کش کی ہے' تم اسے قبول کر لو اور مجھے موقع دو کہ میں اُن کے پاس جاتا ہوں۔ اُن لوگوں نے کہا: آپ اُن کے پاس جائیں! وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ بات چیت کرنے لگا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے بھی تقریباً وہی بات ارشاد فرمائی' جو آپ نے بدیل کو فرمائی تھی' اس موقع پر عروہ نے کہا: اے حضرت محمد! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ اپنی قوم کو سرے سے ختم کر دیں؟ کیا آپ نے اپنے سے پہلے کسی عرب کے بارے میں یہ بات سنی ہے کہ اُس نے اپنی قوم کو سرے سے ختم کر دیا ہو؟ دوسرے پہلو کا جائزہ لیں تو مجھے (آپ کے ساتھ) ایسے چہرے نظر آ رہے ہیں' جو رنگ برنگے (مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے) لوگ ہیں' مختلف قوموں سے تعلق رکھتے ہیں' وہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لات کی شرمگاہ کو چوس لو! کیا ہم نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اور آپ کو چھوڑ دیں گے؟ اُس نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ اُنہوں نے کہا: ابوبکر! اُس نے کہا: اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تمہارا مجھ پر ایک احسان نہ ہوتا' جس کا میں تمہیں بدلہ نہیں دے سکا تھا' تو میں تمہیں اس بات کا جواب دیتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرنے لگا' وہ جب بھی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی بات چیت کرتا تھا' تو آپ کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگاتا تھا' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے سرہانے کھڑے ہوئے تھے' اُن کے پاس تلوار موجود تھی' اُنہوں نے سر پر لوہے کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ عروہ نے جب اپنا ہاتھ نبی اکرم ﷺ کی ڈاڑھی کی طرف بڑھایا' تو اُنہوں نے عروہ کے ہاتھ پر اپنی تلوار کا کونا مارا' اور کہا: تم نبی اکرم ﷺ کی ڈاڑھی سے اپنے ہاتھ کو پیچھے رکھو۔ عروہ نے سر اُٹھا کر دیکھا اور دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: مغیرہ بن شعبہ! اُس نے کہا: او نالائق! کیا میں نے تمہاری نالائقی کی وجہ سے تاوان نہیں بھرا تھا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ زمانۂ جاہلیت میں کچھ لوگوں کے ساتھ تھے' اُنہوں نے اُن لوگوں کو قتل کر کے اُن کا مال لوٹ لیا' پھر وہ آئے اور اُنہوں نے اسلام قبول کر لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کو تو میں قبول کر لیتا ہوں' البتہ مال کا میرے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اُس کے بعد عروہ نے باریک بینی سے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا جائزہ لینا شروع کیا' وہ بیان کرتا ہے: اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ جب بھی تھوک پھینکتے' تو وہ اُن میں سے کسی شخص کے ہاتھ پر گرتا تھا اور وہ اُسے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا تھا اور جب نبی اکرم ﷺ اُنہیں کوئی حکم دیتے تھے' تو وہ تیزی سے آپ کے حکم کی پیروی کے لیے لپکتے تھے' جب نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا' تو وہ لوگ آپ کے وضو کے گرے ہوئے پانی کے لیے آپس میں جھگڑ رہے تھے' جب نبی اکرم ﷺ کوئی بات چیت کرتے تھے' تو وہ لوگ آپ کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھتے تھے اور آپ کی تعظیم کی خاطر نگاہ اُٹھا کر آپ کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب عروہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس گیا تو بولا: اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی قسم! میں بہت سے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں' میں قیصر کے پاس بھی گیا ہوں' کسریٰ کے پاس بھی گیا ہوں' نجاشی کے پاس بھی گیا

ہوں‘ اللہ کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا‘ جس کے ساتھی اُس کی اُتنی تعظیم کرتے ہوں‘ جتنے محمد کے ساتھی محمد کی تعظیم کرتے ہیں‘ اللہ کی قسم! اگر وہ کوئی تھوک پھینکتے ہیں‘ تو وہ کسی شخص کی ہتھیلی پر گرتا ہے‘ جسے وہ اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے‘ جب وہ اُنہیں کوئی حکم دیتے ہیں‘ تو وہ تیزی سے اُن کے حکم کی طرف لپکتے ہیں‘ جب وہ وضو کرتے ہیں‘ تو وہ اُن کے وضو کے پانی کے لیے آپس میں جھگڑا کرنے لگتے ہیں‘ جب وہ بات کرتے ہیں‘ تو وہ لوگ اپنی آوازیں اُن کی موجودگی میں پست رکھتے ہیں اور اُن کی تعظیم کے پیش نظر اپنی نگاہیں اُن کی طرف نہیں اُٹھاتے ہیں‘ اُنہوں نے تمہارے سامنے ایک مناسب پیش کش کی ہے‘ تم اُسے قبول کرلو۔

اس پر کنانہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: تم لوگ مجھے موقع دو! میں اُن کے پاس جاتا ہوں۔ لوگوں نے کہا: آپ اُن کے پاس چلے جائیں! جب وہ نبی اکرم ﷺ اور اُن کے اصحاب کے سامنے آیا‘ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تو فلاں شخص ہے‘ یہ ایسی قوم سے تعلق رکھتا ہے‘ جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کرتے ہیں‘ تم لوگ قربانی کے جانور کھڑے کردو۔ لوگوں نے قربانی کے جانور کھڑے کردیئے اور تلبیہ پڑھتے ہوئے اُس کا استقبال کیا‘ جب اُس نے یہ بات دیکھی تو بولا: سبحان اللہ! ان لوگوں کو بیت اللہ تک جانے سے نہیں روکنا چاہیے۔ جب وہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا‘ تو اُس نے کہا: میں نے قربانی کے جانور دیکھے ہیں‘ جن کے گلے میں ہار ڈالے گئے ہیں اور اُن کے گلے پر نشان لگا دیئے گئے ہیں‘ میرے خیال میں انہیں بیت اللہ تک جانے سے نہیں روکنا چاہیے۔

اس پر اُن میں سے ایک فرد جس کا نام مکرز بن حفص تھا‘ اُس نے کہا: تم لوگ مجھے موقع دو! میں اُن کے پاس جاتا ہوں۔ اُن لوگوں نے کہا: تم چلے جاؤ! جب وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے آیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مکرز ہے‘ یہ ایک بُرا شخص ہے۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرنے لگا‘ جب وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا‘ تو اسی دوران سہیل بن عمرو آپ ﷺ کے پاس آ گیا۔

یہاں عکرمہ نے یہ روایت نقل کی ہے: جب سہیل (بات چیت کرنے کے لیے) آیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب تمہارا معاملہ تمہارے لیے آسان ہو جائے گا۔

زہری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جب سہیل بن عمرو آیا‘ تو اُس نے کہا: آپ آگے آئیں اور ہمارے اور اپنے درمیان ایک معاہدہ تحریر کرلیں! نبی اکرم ﷺ نے لکھنے والے شخص کو بلوایا اور فرمایا: تم لکھو! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! تو سہیل نے کہا: جہاں تک لفظ رحمٰن کا تعلق ہے‘ تو اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم کہ اس سے کیا مراد ہے؟ البتہ آپ لوگ باسمك اللّٰھم لکھیں‘ جس طرح آپ لوگ پہلے لکھا کرتے تھے۔ تو مسلمانوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہی لکھے گا‘ لیکن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم باسمك اللّٰھم لکھ دو‘ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی: (کہ تم یہ لکھو:) یہ وہ معاہدہ ہے‘ جو اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کر رہے ہیں‘ تو سہیل نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہمیں یہ پتا ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں‘ تو ہم آپ کو بیت اللہ تک جانے سے نہ روکتے اور آپ کے ساتھ لڑائی نہ کرتے‘ آپ یہ لکھیں: محمد بن عبداللہ نے یہ معاہدہ کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہوں‘ خواہ تم لوگ میری تکذیب بھی کرو۔ (بہرحال) تم لکھو: محمد بن عبداللہ!

زہری بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان تھا کہ آپ نے پہلے یہ ارشاد فرما دیا تھا: ''وہ مجھ سے جو بھی ایسا مطالبہ کریں گے، جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کی تعظیم کریں گے تو میں اُن کا مطالبہ پورا کروں گا''۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس شرط پر ہے کہ تم ہمیں بیت اللہ تک جانے کا موقع دو گے' تاکہ ہم اُس کا طواف کریں' تو سہیل نے کہا: اس صورت میں تو عرب یہ کہیں گے کہ ہم دباؤ میں آ گئے ہیں' آپ لوگ اگلے سال آ جائیے گا' تو یہ معاہدہ تحریر کر لیا گیا' سہیل نے کہا کہ اس میں یہ بھی تحریر کریں کہ ہم میں سے جو بھی شخص آپ کے پاس آئے گا' خواہ وہ آپ کے دین پر عمل پیرا ہو' آپ اُسے ہمیں واپس کر دیں گے۔ مسلمانوں نے کہا: سبحان اللہ! جو شخص مسلمان ہونے کے طور پر آئے گا اُسے مشرکین کی طرف کیسے واپس کیا جا سکتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران سہیل بن عمرو کا بیٹا ابوجندل آ گیا' وہ اپنی بیڑیاں ساتھ لے کر آیا تھا' وہ مکہ کے زیریں علاقہ سے باہر نکلا تھا' یہاں تک کہ وہ مسلمانوں کے سامنے آ کر گر پڑا' تو سہیل نے کہا: اے محمد! میں آپ کے ساتھ جو معاہدہ کر رہا ہوں' یہ اُس کا پہلا وعدہ ہے کہ آپ اسے مجھے واپس کر دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابھی تحریر مکمل نہیں ہوئی' اُس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اب کسی بھی صورت میں آپ کے ساتھ مصالحت نہیں کروں گا (جب تک آپ اسے واپس نہیں کریں گے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میری خاطر اسے چھوڑ دو! اُس نے کہا: میں آپ کی خاطر اسے نہیں چھوڑوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تم ایسا کر لو' اُس نے کہا: میں ایسا نہیں کروں گا۔ مکرز نے کہا: جی ہاں! ہم اسے آپ کے لیے چھوڑ دیں گے۔ ابوجندل نے کہا: اے مسلمانوں کے گروہ! کیا مجھے مشرکین کی طرف لوٹا دیا جائے گا جبکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں' کیا تم لوگ دیکھ نہیں رہے کہ میری کیا صورتِ حال ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی خاطر اُنہیں شدید ترین تکلیفیں پہنچائی گئی تھیں۔

(اس واقعہ کے بارے میں) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے اسلام قبول کیا تھا' اللہ کی قسم! اُس دن کے علاوہ اور مجھے کبھی اعتراض نہیں ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: کیا آپ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے کہا: کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے کہا: پھر ہم اپنے دین کے معاملہ میں کمزوری کیوں دکھائیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں! میں اُس کی نافرمانی نہیں کر رہا وہ میری مدد کرے گا۔ میں نے کہا: کیا آپ نے ہمیں یہ نہیں کہا تھا کہ ہم بیت اللہ تک جائیں گے اور اُس کا طواف کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم اِسی سال جاؤ گے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم وہاں جاؤ گے اور اُس کا طواف بھی کرو گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: اے حضرت ابوبکر! کیا یہ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: پھر ہم اپنے دین کے معاملہ میں کمزوری کیوں دکھائیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے شخص! وہ اللہ کے رسول ہیں! وہ اپنے پروردگار کی نافرمانی نہیں کریں گے اور اُن کا پروردگار اُن کا مددگار ہے' تم مرتے دم تک اُن کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا' اللہ کی قسم! وہ حق پر ہیں۔ میں نے کہا: کیا اُنہوں نے ہمیں یہ نہیں کہا تھا کہ ہم عنقریب بیت اللہ تک جائیں گے

اور اُس کا طواف کریں گے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اُنہوں نے تمہیں یہ کہا تھا کہ تم اِسی سال ہی جاؤ گے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تم وہاں جاؤ گے بھی اور اُس کا طواف بھی کرو گے۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: اپنی اس (غلطی کا کفارہ ادا کرنے کے لیے) میں نے بہت سے اعمال کیے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب تحریر مکمل ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم لوگ اُٹھو! قربانی کرو اور سر مونڈ لو۔ راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! تو اُن میں سے کوئی بھی شخص کھڑا نہیں ہوا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی، جب اُن میں سے کوئی بھی شخص کھڑا نہیں ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور اُن کے سامنے لوگوں کے طرزِ عمل کا ذکر کیا تو سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ یہ کرنا چاہتے ہیں؟ آپ باہر جائیں' کسی کے ساتھ کوئی بات نہ کریں' اپنی قربانی کے جانور کو قربان کریں' سر مونڈنے والے شخص کو بلوا کر اپنا سر منڈ والیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے' آپ باہر تشریف لے گئے اور کسی کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی یہاں تک کہ آپ نے یہ سب کام کیے' آپ نے اپنے قربانی کے جانور کو قربان کیا' سر مونڈنے والے کو بلوا کر سر منڈوایا' جب لوگوں نے یہ بات دیکھی تو وہ اُٹھے اور اُنہوں نے بھی قربانی شروع کی' اُنہوں نے ایک دوسرے کے سر مونڈنا شروع کیے یہاں تک کہ ہجوم کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑا کرنے لگے' پھر کچھ مؤمن خواتین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اے ایمان والو! جب مؤمن خواتین ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: **بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ**

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس دن اپنی دو بیویوں کو طلاق دے دی جو زمانۂ شرک میں اُن کی بیویاں تھیں' اُن میں سے ایک کے ساتھ معاویہ بن ابوسفیان نے شادی کی اور دوسری کے ساتھ سفیان بن اُمیہ نے شادی کی۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس تشریف لائے تو ابوبصیر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک مسلمان شخص تھے' قریش نے اُن کے مطالبہ کے لیے دو آدمیوں کو بھیجا' قریش کا یہ کہنا تھا کہ اب آپ اُس معاہدہ کو پورا کریں' جو آپ نے ہمارے ساتھ کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن صاحب کو اُن دونوں افراد کے حوالے کر دیا' وہ دونوں وہاں سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ اُنہیں ساتھ لے کر ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں اُتر کر وہ اپنی کھجوریں کھانے لگے' حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے اُن میں سے ایک شخص سے کہا: اے فلاں! اللہ کی قسم! میں تمہاری تلوار کو دیکھ رہا ہوں' یہ بہت عمدہ ہے' تو اُس نے کہا: جی ہاں! یہ بہت عمدہ ہے اور میں نے اس کا تجربہ کیا ہے اور بار بار کیا ہے' تو حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے دکھانا' میں ذرا اس کا جائزہ لوں۔ اُس نے وہ تلوار اُنہیں دی' تو اُنہوں نے اُس تلوار کو اُسے مار کر اُسے ٹھنڈا کر دیا' دوسرا شخص بھاگا اور مدینہ منورہ آ گیا' جب وہ مسجد میں داخل ہوا تو اُس کی سانس پھولی ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اُسے دیکھا تو فرمایا: یہ شخص گھبرایا ہوا لگتا ہے' جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' تو اُس نے کہا: اللہ کی قسم! میرے ساتھی کو قتل کر دیا گیا ہے اور میں بھی مارا جاؤں گا۔ پھر حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے' اُنہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذمہ کو پورا کروا دیا اور مجھے آپ نے ان لوگوں کی طرف لوٹا دیا' پھر اللہ تعالیٰ

نے مجھے ان سے نجات عطا کر دی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی ماں کا ستیاناس ہو! یہ جنگ کی آگ بھڑکائے گا' کاش کوئی اسے سمجھاتا۔ جب اُنہوں نے یہ بات سنی تو اُنہیں اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ اُنہیں اُن لوگوں کی طرف لوٹا دیں گے تو وہ وہاں سے نکلے یہاں تک کہ سمندر کے کنارے آ گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُن میں سے ابوجندل بن سہیل بھی وہاں سے نکلے اور ابوبصیر سے جا ملے یہاں تک کہ اس طرح کے لوگوں کا ایک گروہ وہاں اکٹھا ہو گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! یہ لوگ جب بھی قریش کے کسی قافلہ کے بارے میں سنتے تھے' جو شام کی طرف جانے والا ہوتا تھا تو اُس پر حملہ کر کے اُن لوگوں کو مار دیتے تھے اور اُن کے اموال لوٹ لیتے تھے' تو قریش نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا اور آپ کو اللہ تعالیٰ اور رشتہ داری کے حقوق کا واسطہ دیا کہ آپ اُن لوگوں کو پیغام بھیج کر (اُنہیں ایسا کرنے سے روکیں) اب اُن میں سے جو شخص بھی آئے گا تو وہ امان والا ہو گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کی طرف پیغام بھیجا' اللہ تعالیٰ نے اسی بارے میں یہ آیت نازل کی:

''وہی وہ ذات ہے جس نے اُن کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو اُن سے روک دیا''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''جاہلیت کی حمیت''۔

اُن کی حمیت یہ تھی کہ اُنہوں نے اس بات کا اعتراف نہیں کیا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور اُنہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا اقرار بھی نہیں کیا اور وہ نبی اکرم ﷺ اور بیت اللہ کے درمیان رکاوٹ بن گئے تھے۔

9721 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ سِمَاكُ الْحَنَفِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كَاتِبُ الْكِتَابِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ

❋❋ ابوزمیل سماک حنفی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: صلح حدیبیہ میں معاہدہ تحریر کرنے والے فرد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے۔

9722 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: " سَاَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ فَضَحِكَ وَقَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، وَلَوْ سَاَلْتَ عَنْهُ هٰؤُلَاءِ قَالُوْا: عُثْمَانُ يَعْنِیْ بَنِیْ اُمَيَّةَ "

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں زہری سے دریافت کیا تو وہ ہنس پڑے اور بولے: وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے۔ (معمر کہتے ہیں:) اگر میں نے ان لوگوں سے' یعنی بنی اُمیہ سے یہ پوچھا ہوتا تو اُنہوں نے جواب دینا تھا: وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

9723 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِی النُّجُوْمِ، فَاَصْبَحَ يَوْمًا وَقَدْ اَنْكَرَ اَهْلُ مَجْلِسِهٖ هَيْئَتَهُ فَقَالُوْا: مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ: نَظَرْتُ فِی النُّجُوْمِ اللَّيْلَةَ فَرَاَيْتُ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ قَالُوْا: فَلَا يَشُقُّ ذٰلِكَ عَلَيْكَ، فَاِنَّمَا يَخْتَتِنُ الْيَهُوْدُ، فَابْعَثْ اِلٰی مَدَائِنِكَ فَاقْتُلْ كُلَّ يَهُوْدِيٍّ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَتَبَ اِلٰی نَظِيْرٍ لَهُ حَزَّاءٍ اَيْضًا، يَنْظُرُ فِی النُّجُوْمِ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ بِمِثْلِ قَوْلِهٖ قَالَ: وَرَفَعَ اِلَيْهِ مَلِكُ بُصْرَی رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ يُخْبِرُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْظُرُوْا اَمُخْتَتِنٌ هُوَ؟ قَالُوْا: فَنَظَرُوْا فَاِذَا

هُوَ مُخْتَتِنٌ فَقَالُوا: هَذَا مَلِكُ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ

* * زہری بیان کرتے ہیں: ہرقل فلکیات کا ماہر تھا' وہ علمِ نجوم میں دسترس رکھتا تھا' ایک دن جب وہ اُٹھا تو اُس کے ساتھ والوں کو اُس کی حالت پریشان کن نظر آئی' اُنہوں نے کہا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ اُس نے کہا: میں نے گزشتہ رات علمِ نجوم کا جائزہ لیا تو مجھے پتا چلا کہ ختنہ کروانے والی قوم کا بادشاہ ظہور پذیر ہو چکا ہے۔ اُن لوگوں نے کہا: آپ کو اس حوالے سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہودی ختنہ کرواتے ہیں' آپ اپنے شہروں میں پیغام بھیج دیجئے اور ہر یہودی کو قتل کروا دیجئے۔

زہری بیان کرتے ہیں: اُس بادشاہ نے اپنے ہی پائے کے علمِ نجوم کے ایک اور ماہر کو خط لکھا' جو علمِ نجوم میں دسترس رکھتا تھا' تو اُس نے بھی اُس کی رائے کے مطابق جواب دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: بصریٰ کے گورنر نے ایک عرب شخص کو اُس کے پاس بھیجا اور اُسے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اطلاع دی' تو ہرقل نے کہا: تم لوگ جائزہ لو کیا اس کے ختنے ہوئے ہیں؟ لوگوں نے اس کا جائزہ لیا' تو اُس شخص کے ختنے ہوئے تھے' لوگوں نے بتایا' تو اُس (ہرقل) نے کہا: ختنہ کروانے والوں کا بادشاہ ظاہر ہو چکا ہے۔

9724 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سُفْيَانَ، مِنْ فِيهِ اِلٰى فِىَّ قَالَ: انْطَلَقْتُ فِى الْمُدَّةِ الَّتِى كَانَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِىءَ بِكِتَابٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ: وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ اِلٰى عَظِيمِ بُصْرَى، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى اِلٰى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ: اَهَاهُنَا اَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِى يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِىٌّ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَدُعِيتُ فِىْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَجَلَسْنَا اِلَيْهِ فَقَالَ: اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِى يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِىٌّ؟ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: قُلْتُ: اَنَا، فَاَجْلَسُوْنِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاَجْلَسُوا اَصْحَابِىْ خَلْفِى، ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ اِنِّى سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِى يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِىٌّ، فَاِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوْهُ، قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ يُؤْثَرَ عَلَىَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: فَمَنِ اتَّبَعَهُ؟ اَشْرَافُكُمْ اَمْ ضُعَفَاؤُكُمْ؟ قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُنَا قَالَ: هَلْ يَزِيدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا بَلْ يَزِيدُوْنَ قَالَ: هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَكَيْفَ يَكُوْنُ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا، وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِىْ هُدْنَةٍ لَا نَدْرِى مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِى مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيهَا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ اِنِّى سَاَلْتُكُمْ عَنْ حَسَبِهِ فَقُلْتَ: اِنَّهُ فِينَا ذُو حَسَبٍ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِىْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا، وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِىْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ: لَا، فَقُلْتُ:

لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ، قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ، وَسَأَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهِ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشِدَّاؤُهُمْ؟ قَالَ: فَقُلْتَ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ: لَا، فَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعِ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ عَلَى اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ: لَا، وَكَذٰلِكَ الْاِيمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَزِيدُونَ اَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذٰلِكَ الْاِيمَانُ لَا يَزَالُ اِلٰى اَنْ يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ، فَيَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا، يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى، ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ؟ فَزَعَمْتَ اَنَّهُ لَا يَغْدِرُ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ هٰذَا الْقَوْلُ قَالَهُ اَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ: رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ: بِمَ يَاْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ: يَاْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، وَالْعَفَافِ، وَالصِّلَةِ قَالَ: اِنْ يَكُ مَا تَقُولُهُ حَقًّا فَاِنَّهُ نَبِيٌّ، وَاِنِّي كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهُ لَخَارِجٌ، وَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّي اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَاَهُ، فَاِذَا فِيهِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيسِيِّينَ وَ (يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ) اِلٰى قَوْلِهِ (اشْهَدُوا بِاَنَّا مُسْلِمُونَ) (آل عمران: 64)

فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَائَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَاَمَرَ بِنَا فَاُخْرِجْنَا قَالَ: فَقُلْتُ لِاَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا: لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِي كَبْشَةَ، حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَاءَ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي دَارٍ لَهُ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ اِلَى الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ آخِرَ الْاَبَدِ؟ وَاَنْ يَثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ؟ قَالَ: فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ اِلَى الْاَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ قَالَ: فَدَعَاهُمْ فَقَالَ: اِنِّي اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِينِكُمْ فَقَدْ رَاَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِي اَحْبَبْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے براہِ راست مجھے یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں: جس مدت میں ہمارے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح کا معاہدہ چل رہا تھا' تو اس دوران ایک مرتبہ میں شام میں موجود تھا' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی ہرقل بادشاہ کے پاس آیا' حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ اُس مکتوب کو لے کر آئے تھے اُنہوں نے وہ مکتوب بصریٰ کے گورنر کو دیا' بصریٰ کے گورنر نے وہ مکتوب ہرقل کو بھجوا دیا' ہرقل نے دریافت کیا: کیا یہاں ان صاحب (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی قوم سے تعلق رکھنے والا کوئی فرد موجود ہے؟ جن صاحب کا یہ کہنا ہے کہ وہ نبی ہیں۔ تو لوگوں نے کہا: جی ہاں! حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قریش کے کچھ افراد سمیت مجھے بھی وہاں بلوایا گیا' ہم لوگ ہرقل کے پاس

گئے اور اُس کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔

اُس نے دریافت کیا: یہ صاحب جن کا یہ کہنا ہے کہ وہ نبی ہیں' تم میں سے نسبی اعتبار سے کون اُن کے زیادہ قریب ہے؟ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے جواب دیا: میں ہوں! اُس نے مجھے اپنے آگے بٹھالیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا' پھر اُس نے ترجمان کو بلوایا اور بولا: تم ان سے کہو کہ میں اس شخص سے اُن صاحب کے بارے میں دریافت کرنے لگا ہوں جن کا یہ کہنا ہے کہ وہ نبی ہیں' اگر یہ شخص جھوٹ بولے تو تم اس کی بات کو جھوٹا قرار دے دینا۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ مجھے جھوٹا قرار دیا جائے گا تو میں جھوٹ بول دیتا۔

پھر اُس نے اپنے ترجمان سے کہا: تم اس سے دریافت کرو کہ اُن کا حسب تمہارے درمیان کیسا ہے؟ میں نے جواب دیا: وہ ہمارے درمیان حسب والے ہیں' اُس نے دریافت کیا: کیا اُن کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ بھی تھا؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: کیا تم نے اس سے پہلے اُن پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے' یعنی اُن کے یہ دعویٰ کرنے سے پہلے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: اُن کی پیروی کون لوگ کر رہے ہیں' تمہارے معززین یا غریب لوگ؟ میں نے جواب دیا: ہمارے کمزور لوگ! اُس نے دریافت کیا: کیا اُن کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے' یا کمی ہو رہی ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں! بلکہ اضافہ ہو رہا ہے' اُس نے دریافت کیا: کوئی شخص اُن کے دین میں داخل ہونے کے بعد اُن سے ناراضگی کی وجہ سے' اُن کے دین کو چھوڑ کر مرتد بھی ہوا؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: کیا تم نے اُن کے ساتھ لڑائی بھی کی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: تمہاری اُن کے ساتھ لڑائی کا کیا نتیجہ نکلا؟ میں نے کہا: ہمارے درمیان اونچ' نیچ ہوتی رہی' کبھی وہ ہم پر غالب آ گئے' کبھی ہم اُن پر غالب آ گئے۔ اُس نے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے تمہارے ساتھ کوئی عہد شکنی بھی کی؟ میں نے کہا: جی نہیں! ہم اُن کے ساتھ ایک معاہدہ کیے ہوئے ہیں' ہمیں نہیں معلوم کہ وہ آگے چل کر اُس کے بارے میں کیا کرتے ہیں؟ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں صرف یہی بات خلافِ واقعہ داخل کر سکا۔ پھر اُس نے دریافت کیا: کیا اُن سے پہلے کسی اور شخص نے بھی یہ دعویٰ کیا تھا؟ میں نے کہا: جی نہیں!

اُس نے اپنے ترجمان سے کہا: تم اس سے کہو کہ میں نے تم سے اُن حسب کے بارے میں دریافت کیا' تو تم نے کہا کہ وہ ہمارے درمیان صاحبِ حسب شمار ہوتے ہیں' رسولوں کو اسی طرح اپنی قوم کے بہترین حسب میں مبعوث کیا جاتا ہے' میں نے تم سے دریافت کیا: کیا اُن کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ بھی گزرا ہے؟ تو تم نے کہا کہ جی نہیں! تو میں نے سوچا کہ اگر اُن کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا' تو میں یہ کہہ سکتا تھا کہ یہ صاحب اپنے آباؤ اجداد کی بادشاہی کے طلبگار ہیں' پھر میں نے تم سے اُن کے پیروکار لوگوں کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا وہ کمزور لوگ ہیں' یا صاحبِ حیثیت لوگ ہیں؟ تو تم نے کہا: وہ کمزور لوگ ہیں' رسولوں کے پیروکار ایسے ہی ہوتے ہیں' میں نے تم سے دریافت کیا: کیا تم نے اُن کے دعویٰ کرنے سے پہلے اُن پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا؟ تو تمہارا یہ کہنا تھا: جی نہیں! جس سے مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ جو شخص لوگوں کے معاملہ میں غلط بیانی نہیں کرتا' وہ شخص اللہ تعالیٰ کے حوالے سے کیسے غلط بیانی کر سکتا ہے' پھر میں نے تم سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص اُن کے دین میں داخل ہونے کے

بعد اُس سے ناراض ہو کر اُسے چھوڑ کر مرتد بھی ہوا؟ تو تمہارا یہ کہنا تھا: جی نہیں! ایمان اسی طرح ہوتا ہے جب وہ دلوں کے اندر گھر کر جاتا ہے' پھر میں نے تم سے دریافت کیا: کیا اُن کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے' یا کمی ہو رہی ہے؟ تو تم نے یہ کہا: اُن کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے' تو ایمان اسی طرح ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ مکمل ہو جاتا ہے' پھر میں نے تم سے دریافت کیا: کیا تم نے اُن کے ساتھ لڑائی کی' تو تمہارا یہ کہنا تھا: تم نے اُن کے ساتھ لڑائی کی اور تمہارے درمیان اونچ نیچ ہوتی رہی' کبھی اُن کا پلڑا بھاری ہو گیا' کبھی تمہارا ہو گیا' رسولوں کو اسی طرح آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے' لیکن انجام کار اُن کے حق میں ہوتا ہے' پھر میں نے تم سے دریافت کیا: کیا انہوں نے کوئی عہد شکنی کی؟ تو تمہارا یہ کہنا تھا: اُنہوں نے کوئی عہد شکنی نہیں کی' رسول اسی طرح ہوتے ہیں' وہ عہد شکنی نہیں کرتے ہیں' میں نے تم سے دریافت کیا: کیا اُن سے پہلے کسی اور شخص نے بھی یہ دعویٰ کیا تھا؟ تو تم نے کہا: جی نہیں! جس پہ میں نے سوچا کہ اگر ان سے پہلے کسی اور شخص نے یہ دعویٰ کیا ہوتا' تو میں یہ کہہ سکتا تھا کہ یہ صاحب اپنے سے پہلے کی گئی' ایک بات کی پیروی کر رہے ہیں۔

پھر اُس نے دریافت: وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ تو میں نے جواب دیا: وہ ہمیں نماز پڑھنے کا' زکوٰۃ دینے کا' پاکدامنی اختیار کرنے کا' رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھنے کا حکم دیتے ہیں۔ تو بادشاہ نے کہا: اگر جو تم بیان کر رہے ہو' وہ سچ ہے تو وہ واقعی اللہ کے نبی ہیں' مجھے اندازہ تھا کہ اُن کا ظہور ہونے والا ہے لیکن میرا یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ تم میں ظہور پذیر ہوں گے' اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ میں اُن تک جا سکتا ہوں تو میں اُن سے ملاقات کو پسند کرتا اور اگر میں اُن کے پاس ہوتا تو اُن کے پاؤں دھوتا' اُن کی بادشاہی میرے ان دو قدموں کے نیچے تک پہنچ جائے گی۔

راوی کہتے ہیں: پھر اُس نے نبی اکرم ﷺ کا مکتوب گرامی منگوایا' اُسے پڑھا گیا تو اُس میں یہ تحریر تھا:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! یہ اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کی طرف سے' روم کے حکمران' ہرقل کے نام ہے۔ اُس شخص پر سلام ہو' جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔ امابعد! میں تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں' تم اسلام قبول کر لو' تم سلامت رہو گے' تم اسلام قبول کر لو' اللہ تعالیٰ تمہیں دُگنا اجر عطا کرے گا' اگر تم منہ موڑ لیتے ہو' تو اریسیین کا گناہ بھی تمہارے ذمہ ہوگا۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اے اہلِ کتاب! تم آگے آؤ! اُس کلمہ کی طرف' جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے' وہ یہ کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں گے'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ ہم مسلمان ہیں''۔

جب یہ مکتوبِ گرامی پڑھ لیا گیا' تو اُس کے پاس آوازیں بلند ہوئیں اور شور و غوغا زیادہ ہو گیا' اُس نے ہمارے بارے میں حکم دیا' ہمیں وہاں سے نکال دیا گیا۔

(حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب ہم وہاں سے نکلے' تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ابن ابوکبشہ کا معاملہ اب یہاں تک پہنچ چکا ہے۔ (حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام میں داخلے کی توفیق عطا کی۔

زہری بیان کرتے ہیں: ہرقل نے رومیوں کے سرداروں کو بلایا' اُنہیں اپنے گھر میں اکٹھا کیا اور یہ کہا: اے اہلِ روم! کیا تم کامیابی اور ہدایت حاصل کرنا چاہتے ہو؟ جو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہو اور تمہاری بادشاہی برقرار رہے؟ راوی کہتے ہیں: تو وہ لوگ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگے' اُنہوں نے اُنہیں پایا کہ وہ بند تھے۔ راوی کہتے ہیں: تو ہرقل نے اُنہیں بلوایا اور کہا: میں اپنے دین کے حوالے سے تمہاری شدت کا جائزہ لینا چاہ رہا تھا' میں نے تمہاری طرف سے وہ چیز دیکھ لی ہے' جو مجھے پسند ہے' تو وہ اُس کے سامنے سجدہ میں چلے گئے اور اُس سے راضی ہو گئے۔

وَقْعَةُ بَدْرٍ

باب: واقعہ بدر

9725 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ قَوْلِهِ: " (إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَائَكُمُ الْفَتْحُ) (الأنفال: 19) قَالَ: اسْتَفْتَحَ اَبُوْ جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اَيُّنَا كَانَ اَفْجَرَ لَكَ وَاَقْطَعَ لِلرَّحِمِ فَاَحِنْهُ الْيَوْمَ - يَعْنِيْ مُحَمَّدًا وَنَفْسَهُ - فَقَتَلَهُ اللّٰهُ يَوْمَ بَدْرٍ كَافِرًا اِلَى النَّارِ "

✵✵ زہری' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''اگر تم نے فتح مانگی تھی' تو تمہارے پاس فتح آ گئی''۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابوجہل بن ہشام نے فتح کی دعا مانگتے ہوئے یہ کہا تھا:

''اے اللہ! ہم میں سے' (یعنی حضرت محمد ﷺ اور اُس میں سے) جو تیرا زیادہ نافرمان ہے اور رشتہ داری کے حقوق کو زیادہ پامال کرنے والا ہے' تُو آج اُسے روک دے!''

تو اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر کے دن' اُسے کافر ہونے کے عالم میں ہی مروا دیا اور وہ جہنم میں گیا۔

9726 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ حَدِيثِهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ بِالْقِتَالِ فِيْ آيٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَكَانَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا، وَكَانَ رَاْسَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَالْتَقَوْا بِبَدْرٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِسَبْعٍ اَوْ سِتَّ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ، وَاَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَ عَشْرَةَ رَجُلًا، وَالْمُشْرِكُونَ بَيْنَ الْاَلْفِ وَالتِّسْعِ مِائَةٍ، وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمُ الْفُرْقَانِ، وَهَزَمَ اللّٰهُ يَوْمَئِذٍ الْمُشْرِكِينَ، فَقُتِلَ مِنْهُمْ زِيَادَةً عَلٰى سَبْعِينَ مُهَجٍ، وَاُسِرَ مِنْهُمْ مِثْلُ ذٰلِكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا اِلَّا قُرَشِيٌّ اَوْ اَنْصَارِيٌّ، اَوْ حَلِيفٌ لِاَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ

✵✵ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: بعد میں قرآن کی' کئی آیتوں میں نبی اکرم ﷺ کو جنگ میں حصہ لینے کا حکم دیا گیا' لیکن سب سے پہلی لڑائی' جس میں نبی اکرم ﷺ شریک ہوئے' وہ غزوۂ بدر تھا' اُس موقع پر مشرکین کا سردار عتبہ بن ربیعہ بن

عبدشمس تھا' جمعہ کے دن یہ دونوں فریق بدر کے مقام پر آمنے سامنے آئے' یہ رمضان کی سترہ یا سولہ تاریخ کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب تین سودس سے کچھ زیادہ تھے اور مشرکین نوسو سے لے کر ایک ہزار کے درمیان تھے' یہ فرق کر دینے والا دن تھا' جس دن میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو پسپا کر دیا' اُن کے ستر سے زیادہ لوگ مارے گئے اور اتنے ہی قیدی ہوئے۔

زہری بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر میں صرف کسی قریشی نے یا انصاری نے' یا ان دونوں میں سے کسی ایک کے حلیف نے حصہ لیا تھا۔

9727 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ: اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ، اَقْبَلَ مِنَ الشَّامِ فِيْ عِيرٍ لِقُرَيْشٍ، وَخَرَجَ الْمُشْرِكُونَ مُغَوِّثِينَ لِعِيرِهِمْ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَبَا سُفْيَانَ وَاَصْحَابَهُ، فَاَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهِ عَيْنًا طَلِيعَةً، يَنْظُرَانِ بِاَيِّ مَاءٍ هُوَ، فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا عَلِمَا عِلْمَهُ، وَخَبُرَا خَبَرَهُ، جَاءَا سَرِيعَيْنِ فَاَخْبَرَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَاءَ اَبُوْ سُفْيَانَ حَتّٰى نَزَلَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي كَانَ بِهِ الرَّجُلَانِ، فَقَالَ لِاَهْلِ الْمَاءِ: هَلْ اَحْسَسْتُمْ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ يَثْرِبَ؟ قَالَ: فَهَلْ مَرَّ بِكُمْ اَحَدٌ؟ قَالُوْا: مَا رَاَيْنَا اِلَّا رَجُلَيْنِ مِنْ اَهْلِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: فَاَيْنَ كَانَ مُنَاخُهُمَا؟ فَدَلُّوهُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى بَعَرًا لَهُمَا فَفَتَّهُ، فَاِذَا فِيهِ النَّوٰى فَقَالَ: اَنّٰى لِبَنِيْ فُلَانٍ هٰذَا النَّوٰى؟ هٰذِي نَوَاضِحُ اَهْلِ يَثْرِبَ، فَتَرَكَ الطَّرِيقَ، وَاَخَذَ سِيفَ الْبَحْرِ، وَجَاءَ الرَّجُلَانِ فَاَخْبَرَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَهُ فَقَالَ: اَيُّكُمْ اَخَذَ هٰذِهِ الطَّرِيقَ؟ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَنَا، هُوَ بِمَاءِ كَذَا وَكَذَا، وَنَحْنُ بِمَاءِ كَذَا وَكَذَا، فَيَرْتَحِلُ فَيَنْزِلُ بِمَاءِ كَذَا وَكَذَا، وَنَنْزِلُ بِمَاءِ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ يَنْزِلُ بِمَاءِ كَذَا وَكَذَا، وَنَنْزِلُ بِمَاءِ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ نَلْتَقِي بِمَاءِ كَذَا وَكَذَا، كَاَنَّا فَرَسَا رِهَانٍ، فَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَ بَدْرًا فَوَجَدَ عَلٰى مَاءِ بَدْرٍ بَعْضَ رَقِيقِ قُرَيْشٍ مِمَّنْ خَرَجَ يُغِيثُ اَبَا سُفْيَانَ فَاَخَذَهُمْ اَصْحَابُهُ، فَجَعَلُوا يَسْاَلُونَهُمْ، فَاِذَا صَدَقُوهُمْ ضَرَبُوهُمْ، وَاِذَا كَذَبُوهُمْ تَرَكُوهُمْ، فَمَرَّ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ صَدَقُوكُمْ ضَرَبْتُمُوهُمْ، وَاِذَا كَذَبُوكُمْ تَرَكْتُمُوهُمْ، ثُمَّ دَعَا وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ: مَنْ يُطْعِمُ الْقَوْمَ؟ قَالَ: فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَعَدَّ رِجَالًا يُطْعِمُهُمْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَوْمًا قَالَ: فَكَمْ يُنْحَرُ لَهُمْ؟ قَالَ: عَشْرًا مِنَ الْجَزُورِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْجَزُورُ بِمِائَةٍ، وَهُمْ بَيْنَ الْاَلْفِ وَالتِّسْعِمِائَةِ قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ الْمُشْرِكُونَ وَصَافُّوهُمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَشَارَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِيْ قِتَالِهِمْ، فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ يُشِيرُ عَلَيْهِ، فَاَجْلَسَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَشَارَ، فَقَامَ عُمَرُ يُشِيرُ عَلَيْهِ فَاَجْلَسَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَشَارَهُمْ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَكَاَنَّكَ تَعَرَّضُ بِنَا الْيَوْمَ لِتَعْلَمَ مَا فِيْ نُفُوسِنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ ضَرَبْتَ اَكْبَادَهَا حَتّٰى بَرْكَ الْغِمَادُ مِنْ ذِي يُمْنٍ لَكُنَّا مَعَكَ، فَوَطَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ عَلَى الصَّبْرِ وَالْقِتَالِ، وَسُرَّ بِذٰلِكَ مِنْهُمْ، فَلَمَّا الْتَقَوْا سَارَ فِيْ قُرَيْشٍ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ فَقَالَ:

اَیْ قَوْمِی اَطِیعُونِیْ وَلَا تُقَاتِلُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ فَاِنَّكُمْ اِنْ قَاتَلْتُمُوهُمْ لَمْ يَزَلْ بَيْنَكُمْ اِحْنَةٌ مَا بَقِيتُمْ، وَفَسَادٌ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ يَنْظُرُ اِلٰى قَاتِلِ اَخِيهِ، وَاِلٰى قَاتِلِ ابْنِ عَمِّهِ، فَاِنْ يَكُنْ مُلْكًا اَكَلْتُمْ فِيْ مُلْكِ اَخِيكُمْ، وَاِنْ يَكُ نَبِيًّا فَاَنْتُمْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِهِ، وَاِنْ يَكُ كَاذِبًا كَفَتْكُمُوهُ ذُوبَانُ الْعَرَبِ، فَاَبَوْا اَنْ يَسْمَعُوا مَقَالَتَهُ، وَاَبَوْا اَنْ يُطِيعُوهُ فَقَالَ: اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْوُجُوهِ الَّتِي كَاَنَّهَا الْمَصَابِيحُ اَنْ تَجْعَلُوهَا اَنْدَادًا لِهٰذِهِ الْوُجُوهِ، الَّتِي كَاَنَّهَا عُيُونُ الْحَيَّاتِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ: لَقَدْ مَلَاَتَ سِحْرَكَ رُعْبًا، ثُمَّ سَارَ فِيْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ اِنَّمَا يُشِيرُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا لِاَنَّ ابْنَهُ مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ عَمِّهِ، فَهُوَ يَكْرَهُ اَنْ يُقْتَلَ ابْنُهُ وَابْنُ عَمِّهِ، فَغَضِبَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ فَقَالَ: اَیْ مُصَفِّرَ اسْتِهِ سَتَعْلَمُ اَيُّنَا اَجْبَنُ وَاَلْاَمُ، وَاَفْشَلُ لِقَوْمِهِ الْيَوْمَ، ثُمَّ نَزَلَ وَنَزَلَ مَعَهُ اَخُوهُ شَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَابْنُهُ الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ فَقَالُوا: اَبْرِزْ اِلَيْنَا اَكْفَائَنَا، فَثَارَ نَاسٌ مِنْ بَنِي الْخَزْرَجِ، فَاَجْلَسَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ عَلِيٌّ، وَحَمْزَةُ، وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، فَاخْتَلَفَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَقَرِينُهُ ضَرْبَتَيْنِ فَقَتَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ صَاحِبَهُ، وَاَعَانَ حَمْزَةُ عَلِيًّا عَلٰى صَاحِبِهِ فَقَتَلَهُ، وَقُطِعَتْ رِجْلُ عُبَيْدَةَ فَمَاتَ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَكَانَ اَوَّلَ قَتِيلٍ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِهْجَعٌ مَوْلٰى عُمَرَ، ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ نَصْرَهُ، وَهَزَمَ عَدُوَّهُ، وَقُتِلَ اَبُوْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَفَعَلْتُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَسُرَّ بِذٰلِكَ وَقَالَ: اِنَّ عَهْدِي بِهِ فِيْ رُكْبَتَيْهِ حَوَرٌ فَاذْهَبُوا فَانْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَنَظَرُوا، فَرَاَوْهُ قَالَ: وَاُسِرَ يَوْمَئِذٍ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَتْلٰى، فَجُرُّوا حَتّٰى اُلْقُوا فِيْ قَلِيبٍ، ثُمَّ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَیْ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ اَیْ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ - فَجَعَلَ يُسَمِّيهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ رَجُلًا رَجُلًا - هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَيَسْمَعُونَ مَا تَقُولُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنْتُمْ بِاَعْلَمَ بِمَا اَقُولُ مِنْهُمْ اَیْ اِنَّهُمْ قَدْ رَاَوْا اَعْمَالَهُمْ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ بَشِيرًا يُبَشِّرُ اَهْلَ الْمَدِينَةِ، فَجَعَلَ نَاسٌ لَا يُصَدِّقُونَهُ وَيَقُولُونَ: وَاللّٰهِ مَا رَجَعَ هٰذَا اِلَّا فَارًّا، وَجَعَلَ يُخْبِرُهُمْ بِالْاُسَارٰى، وَيُخْبِرُهُمْ بِمَنْ قُتِلَ، فَلَمْ يُصَدِّقُوهُ حَتّٰى جِيءَ بِالْاُسَارٰى، مُقَرَّنِينَ فِيْ قِدٍّ، ثُمَّ فَادَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: جناب ابوسفیان' قریش کے قافلہ کے ساتھ شام کی طرف سے آ رہے تھے' مشرکین اپنے قافلہ کی مدد کرنے کے لیے نکلے' نبی اکرم ﷺ 'ابوسفیان اور اُس کے ساتھیوں کے ارادہ سے روانہ ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو جاسوس کے طور پر روانہ کیا کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ لوگ کون سے پانی کے پاس ہیں؟ وہ دونوں جاسوس روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب اُن دونوں کو ابوسفیان کے بارے میں پتا چلا اور اُس کی صورتِ حال کا علم ہوا' تو وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے آئے اور اُن دونوں نے نبی اکرم ﷺ کو اطلاع دی۔ یہ دونوں صاحبان جس پانی کے پاس ٹھہرے

ہوئے تھے ابوسفیان وہاں آیا' اُس نے اُس پانی کے قریب رہنے والوں سے دریافت کیا: کیا تم نے اہلِ یثرب میں سے کسی شخص کو محسوس کیا؟ اُس نے یہ بھی دریافت کیا کہ کیا تمہارے پاس سے کوئی اور بھی گزرا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہمیں تو صرف دو آدمیوں کا پتا چلا تھا' جو فلاں' فلاں جگہ کے رہنے والے تھے۔ ابوسفیان نے کہا: اُنہوں نے اپنے جانور کہاں بٹھائے تھے؟ اُن لوگوں نے اُس کی راہنمائی اُس جگہ کی طرف کی' وہ وہاں گیا اور اُس نے اُن دونوں کے اونٹوں کی مینگنی کو پکڑ کر اُسے کھولا' تو اُس میں گٹھلی موجود تھی' اُس نے کہا: بنوفلاں کے پاس یہ گٹھلی کہاں سے آ سکتی ہیں' یہ تو یثرب کی گٹھلیاں ہیں۔ پھر اُس نے اُس راستہ کو چھوڑ دیا اور سمندر کے کنارے کے راستہ کو اختیار کر لیا۔ وہ دونوں آدمی آئے اور اُنہوں نے ابوسفیان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو اطلاع دی' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے کون اس راستہ سے واقفیت رکھتا ہے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں! وہ لوگ فلاں پانی کے پاس موجود ہوں گے' تو ہم فلاں پانی کے پاس پہنچ جائیں گے' وہ وہاں سے روانہ ہو کر فلاں پانی کے پاس پڑاؤ کریں گے' تو ہم فلاں پانی کے پاس پڑاؤ کریں گے' پھر وہ فلاں پانی کے پاس پڑاؤ کریں گے' تو ہم فلاں پانی کے پاس پڑاؤ کریں گے' پھر فلاں پانی کے پاس ہمارا اور اُن کا سامنا ہو جائے گا' جبکہ ہماری حالت یہ ہو کہ ہم تیزی سے سفر کرنے والے گھوڑوں پر سوار ہوں۔

نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ آپ نے بدر میں پڑاؤ کیا' تو آپ نے بدر کے پانی کے قریب قریش کے کچھ غلام پائے' یہ اُن لوگوں کے غلام تھے' جو ابوسفیان کی مدد کرنے کے لیے نکلے ہوئے تھے' صحابہ کرام نے اُن لوگوں کو پکڑا اور اُن سے تفتیش کرنا شروع کی' جب وہ لوگ سچ بولتے تھے' تو صحابہ اُن کی پٹائی کرتے تھے اور جب وہ جھوٹ بولتے تھے' تو صحابہ اُنہیں چھوڑ دیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس سے گزرے' وہ لوگ اسی طرح کر رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ تمہارے ساتھ سچ بولتے ہیں' تو تم ان کی پٹائی کرتے ہو اور جب یہ جھوٹ بولتے ہو' تو تم اُنہیں چھوڑ دیتے ہو۔ پھر آپ نے اُن میں سے ایک شخص کو بلوایا اور دریافت کیا: ان سب لوگوں کو کھانا کون فراہم کر رہا ہے؟ اُس نے جواب دیا: فلاں اور فلاں! اُس نے متعدد لوگوں کے نام گنوائے' اُن میں سے ہر ایک شخص ایک دن کھانا فراہم کرتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اُن لوگوں کے لیے کتنے اونٹ قربان کیے جاتے ہیں؟ اُس نے جواب دیا: دس اونٹ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک اونٹ ایک سو آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے' اس کا مطلب ہے کہ اُن کی تعداد نو سو سے لے کر ایک ہزار کے درمیان ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب مشرکین آئے اور اُن لوگوں نے صف بندی کر لی' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے پہلے اُن لوگوں کے ساتھ لڑائی کرنے کے بارے میں مشورہ لیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کو مشورہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں بیٹھنے کے لیے کہا' پھر آپ نے مشورہ لیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تاکہ آپ کو مشورہ دیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں بھی بٹھا دیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے مشورہ لیا' تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! شاید آپ ہمارے بارے میں جاننا چاہتے ہیں کہ ہمارے من میں کیا ہے؟ اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' اگر آپ برکِ غماد' جو ''ذی یمن'' کا علاقہ ہے' وہاں تک ان کے ساتھ لڑتے ہوئے جائیں گے' تو ہم

آپ کے ساتھ ہوں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو صبر سے کام لینے اور لڑنے کی تلقین کی۔ آپ اس حوالے سے مسرور ہو گئے۔

جب ان دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہوا تو عتبہ بن ربیعہ قریش کے درمیان گھومتا ہوا یہ کہنے لگا: اے میری قوم کے لوگو! تم لوگ میری بات مان لو! تم محمد اور اُن کے ساتھیوں کے ساتھ لڑائی نہ کرو کیونکہ اگر تم نے اُن کے ساتھ لڑائی شروع کی تو تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی باقی رہ جائے گی اور فساد باقی رہ جائے گا' تم میں سے ہر شخص اپنے کسی بھائی کے قاتل کو دیکھے گا' یا اپنے چچازاد کے قاتل کو دیکھے گا' اگر محمد کوئی بادشاہ (بن جاتے) ہیں' تو تم اپنے بھائی کی بادشاہت میں سے فائدے حاصل کرو گے' اگر وہ نبی ہیں' تو تم اُن کے حوالے سے سب سے زیادہ سعادت مند لوگ بن جاؤ گے اور اگر وہ جھوٹ بول رہے ہیں' تو عربوں کے بھیڑیے تمہاری جگہ اُن کے لیے کافی ہوں گے' لیکن قریش کے لوگوں نے اُس کی بات سننے سے انکار کر دیا اور اُس کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ اُس نے کہا: میں تم لوگوں کو ان چہروں کے بارے میں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں' جو چراغوں کی طرح ہیں کہ تم انہیں اُن لوگوں کی مانند نہ بناؤ' جو چہرے سانپوں کی آنکھوں کی مانند ہیں' اس پر ابوجہل نے کہا: تم اصل میں مرعوب ہو چکے ہو' پھر وہ قریش میں گھومنے لگا اور کہنے لگا: عتبہ بن ربیعہ تمہیں اس بات کا مشورہ دے رہا ہے' کیونکہ اُس کا بیٹا' محمد کے ساتھ ہے اور محمد' خود اُس کا چچازاد ہے' وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے' کہ اُس کا بیٹا' یا اُس کے چچازاد مارے جائیں۔ اس پر عتبہ بن ربیعہ غصہ میں آ گیا اور بولا: اے نالائق! عنقریب تم یہ بات جان لو گے کہ کون زیادہ بزدل ہے اور اپنی قوم کے لیے آج کے دن زیادہ خیر خواہ ہے۔

پھر وہ میدان میں اُترا' اُس کے ساتھ اُس کا بھائی شیبہ بن ربیعہ اور اُس کا بیٹا ولید بن عتبہ تھا' اُن لوگوں نے کہا: ہمارے سامنے ہمارے مقابلہ کے لوگ آئیں' تو بنوخزرج سے تعلق رکھنے والے لوگ واپس چلے گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں بٹھایا' پھر حضرت علی' حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم اُٹھے' ان میں سے ہر ایک شخص اپنے مدمقابل کے سامنے آ گیا اور اُس نے اپنے مدمقابل شخص کو مقابلہ میں قتل کر دیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابل کے بارے میں' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدد کی اور اُسے قتل کر دیا' کفار کی طرف والے شخص نے حضرت عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی ٹانگ کاٹ دی' اُس کے بعد اُن کا انتقال ہوا۔

مسلمانوں میں سے سب سے پہلے جو شخص شہید ہوا' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام ''مہجع'' تھا' پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد نازل کی اور اُس نے اپنے دشمن کو پسپا کر دیا۔ ابوجہل بن ہشام بھی مارا گیا' نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں اطلاع دی گئی' تو آپ نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے ایسا کر لیا ہے؟ تو لوگوں نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے نبی! تو نبی اکرم ﷺ اس بات پر بہت خوش ہوئے' آپ نے فرمایا: میں نے جب اُسے آخری بار دیکھا تھا' تو اُس کے گھٹنوں میں زخم لگا تھا' تم لوگ جاؤ اور اس بات کا جائزہ لو کہ کیا وہ تمہیں نظر آتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے جائزہ لیا' تو اُنہوں نے اُسے دیکھ لیا۔

اُس دن قریش کے بہت سے لوگ قیدی بنائے گئے' نبی اکرم ﷺ نے مقتولین کے بارے میں حکم دیا' اُنہیں کھینچ کر ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا' پھر نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے عتبہ بن ربیعہ! اے اُمیہ بن خلف! آپ ﷺ

نے اُن کے نام لینا شروع کیے' ایک' ایک فرد کا نام لیا اور فرمایا: کیا تم لوگوں نے اُس چیز کو سچ پالیا ہے؟ جو تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ جو ارشاد فرما رہے ہیں' کیا یہ اُسے سنتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اُن سے جو کہہ رہا ہوں' اس کے بارے میں تم لوگ زیادہ نہیں جانتے' ان لوگوں نے اپنے اعمال کو دیکھ لیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن عروہ کو یہ بات بھی بیان کرتے ہوئے سنا: اُس دن نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اہلِ مدینہ کو خوشخبری دینے کے لیے بھیجا' تو لوگوں نے اُن کی بات کی تصدیق نہیں کی' وہ لوگ یہی کہتے رہے: یہ شخص بھاگ کر واپس آیا ہوگا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں قیدی ہونے والے لوگوں کے بارے میں بتایا اور مرنے والوں کے بارے میں بتایا' تو اُن لوگوں نے اُن کی بات کی تصدیق نہیں کی' یہاں تک کہ قیدی آ گئے' جو بندھن میں جکڑے ہوئے تھے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فدیہ لیا۔

مَنْ اَسَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ

باب: اہلِ بدر میں سے کسے قیدی بنایا گیا؟

9728 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعُثْمَانَ الْجَزَرِیِّ قَالَا: فَادَی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُسَارَی بَدْرٍ، وَكَانَ فِدَاءُ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ اَرْبَعَةَ آلَافٍ، وَقُتِلَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِی مُعَیْطٍ قَبْلَ الْفِدَاءِ، وَقَامَ عَلَیْهِ عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ فَقَتَلَهُ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ فَمَنْ لِلصِّبْیَةِ؟ قَالَ: النَّارُ

✳✳ قتادہ اور عثمان جزلی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کا فدیہ لیا تھا' اُن میں سے ہر ایک شخص کا فدیہ چار ہزار تھا' عقبہ بن ابو معیط کو فدیہ (وصول کرنے کا فیصلہ کرنے) سے پہلے ہی قتل کر دیا گیا' حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے اُسے قتل کیا تھا۔ اس نے دریافت کیا تھا: اے محمد! (غیر مسلم) بچوں کا کیا بنے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم میں جائیں گے۔

9729 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عُثْمَانُ الْجَزَرِیُّ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ: لَمَّا اُسِرَ الْعَبَّاسُ فِی الْاُسَارَی یَوْمَ بَدْرٍ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنِینَهُ وَهُوَ فِی الْوَثَاقِ، جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنَامُ تِلْكَ اللَّیْلَةَ، وَلَا یَاْخُذُهُ نَوْمٌ، فَفَطِنَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُؤَرَّقُ مُنْذُ اللَّیْلَةَ فَقَالَ: الْعَبَّاسُ اَوْجَعَهُ الْوَثَاقُ، فَذٰلِكَ اَرَّقَنِی قَالَ: اَفَلَا اَذْهَبُ فَاُرْخِی عَنْهُ شَیْئًا؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِكَ، فَانْطَلَقَ الْاَنْصَارِیُّ فَاَرْخَی عَنْ وَثَاقِهِ، فَسَكَنَ وَهَدَاَ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

✳✳ مقسم بیان کرتے ہیں: جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو غزوۂ بدر کے دن قیدیوں کے ساتھ قید کیا گیا' تو نبی اکرم ﷺ کو اُن کے کراہنے کی آواز سنائی دی' وہ بندھے ہوئے تھے' اُس رات نبی اکرم ﷺ سو نہیں سکے' آپ کو نیند نہیں آئی' ایک انصاری کو اس بات کا اندازہ ہو گیا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! شاید آپ گزشتہ رات پریشان رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: عباس کو

باندھنے کی وجہ سے تکلیف ہو رہی تھی اسی وجہ سے میں سو نہیں سکا۔ اُس نے عرض کی: کیا میں جا کر اُن کے بندھن کو کچھ ہلکا نہ کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اپنی طرف سے ایسا کر لو۔ وہ انصاری گیا اور اُس نے اُن کی رسیاں ڈھیلی کر دیں، تو وہ پُرسکون ہو گئے اور اُنہیں آرام آ گیا، تو نبی اکرم ﷺ سو گئے۔

وَقْعَةُ هُذَيْلٍ بِالرَّجِيعِ، وَالرَّجِيعُ مَوْضِعٌ

باب: ''رجیع'' میں ہذیل کا واقعہ، ''رجیع'' ایک جگہ کا نام ہے

9730 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: "بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا لَهُ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَانْطَلَقُوا حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ نُزُولًا، فَذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَتَبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ حَتّٰى زَاَوْا آثَارَهُمْ، حَتّٰى نَزَلُوا مَنْزِلًا يَرَوْنَهُ، فَوَجَدُوا فِيهِ نَوَى تَمْرٍ يَرَوْنَهُ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا: هٰذَا مِنْ تَمْرِ يَثْرِبَ، فَاتَّبَعُوا آثَارَهُمْ حَتّٰى لَحِقُوهُمْ، فَلَمَّا اَحَسَّهُمْ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَصْحَابُهُ، لَجَاُوا اِلٰى فَدْفَدٍ، وَجَاءَ الْقَوْمُ فَاَحَاطُوا بِهِمْ فَقَالُوا: لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ، اِنْ نَزَلْتُمْ اِلَيْنَا لَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ: اَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، اللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا رَسُولَكَ قَالَ: فَقَاتَلُوهُمْ حَتّٰى قَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ وَبَقِيَ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ، وَزَيْدُ بْنُ دَثِنَةَ، وَرَجُلٌ آخَرُ فَاَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ اِنْ نَزَلُوا اِلَيْهِمْ فَنَزَلُوا اِلَيْهِمْ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ حَلُّوا اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِي كَانَ مَعَهُمَا هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ، فَاَبَى اَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَرُّوهُ فَاَبَى اَنْ يَتَّبِعَهُمْ وَقَالَ: لِي فِي هٰؤُلَاءِ اُسْوَةٌ، فَضَرَبُوا عُنُقَهُ، وَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبِ بْنِ عَدِيٍّ، وَزَيْدِ بْنِ دَثِنَةَ، حَتّٰى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ فَاشْتَرَى خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ، وَكَانَ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ اَسِيرًا حَتّٰى اِذَا اَجْمَعُوا عَلٰى قَتْلِهِ، اسْتَعَارَ مُوسَى مِنْ اِحْدَى بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا، فَاَعَارَتْهُ قَالَتْ: فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِي فَدَرَجَ اِلَيْهِ حَتّٰى اَتَاهُ قَالَتْ: فَاَخَذَهُ فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهِ، فَلَمَّا رَاَيْتُهُ فَزِعْتُ فَزَعًا عَرَفَهُ فِيَّ، وَالْمُوسَى بِيَدِهِ قَالَ: اَتَخْشَيْنَ اَنْ اَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِاَنْ اَفْعَلَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ: فَكَانَتْ تَقُولُ: مَا رَاَيْتُ اَسِيرًا خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَاْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ، وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ، وَاِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ، وَمَا كَانَ اِلَّا رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ، ثُمَّ خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فَقَالَ: دَعُونِي اُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا اَنْ تَرَوْا اَنَّ مَا بِي جَزَعٌ مِنَ الْمَوْتِ، لَزِدْتُ، فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا، ثُمَّ قَالَ:

وَلَسْتُ اُبَالِي حِينَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلٰى اَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي

وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَشَاْ يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ قَالَ:

وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ اِلٰى عَاصِمٍ لِيُؤْتُوا بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهٖ يَعْرِفُونَهُ، وَكَانَ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ، فَبَعَثَ اللّٰهُ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلٰى شَيْءٍ مِنْهُ"

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاسوسی کے لیے ایک چھوٹی مہم روانہ کی' آپ نے حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اُن کا امیر مقرر کیا' جو عاصم بن عمر نامی راوی کے دادا ہیں' وہ لوگ روانہ ہوئے' راستہ میں کسی جگہ پر عسفان اور مکہ کے درمیان اُن لوگوں نے پڑاؤ کیا' ہذیل قبیلہ کے ایک ذیلی قبیلہ بنولحیان کو اُن کے بارے میں پتا چل گیا' وہ تقریباً ایک سو تیر اندازوں کے ساتھ اُن کے پیچھے آئے' اُنہوں نے اُن کے قدموں کے نشانات دیکھ لیے' اُنہوں نے ایسی جگہ پڑاؤ کیا تھا' جہاں اُنہوں نے دیکھا کہ وہاں اُنہیں کھجوروں کی گٹھلیاں ملیں' جو مدینہ منورہ کی کھجوروں کی تھیں' اُن لوگوں نے کہا: یہ تو یثرب کی کھجوریں ہیں۔ پھر وہ لوگ اُن کا پیچھا کرتے ہوئے اُن کے پاس پہنچ گئے' جب حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کو اُن کی آمد کا اندازہ ہوا' تو وہ لوگ ایک (پہاڑ پر چڑھ کر اس) کی پناہ میں چلے گئے' دشمن آیا اور اُنہوں نے ان حضرات کو گھیر لیا اور یہ کہا: تم لوگوں کے ساتھ پکا وعدہ ہے کہ اگر تم لوگ اُتر کر ہمارے پاس آ جاؤ' تو ہم تم میں سے کسی بھی شخص کو قتل نہیں کریں گے۔ تو حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کسی کافر شخص کی پناہ کی وجہ سے نیچے نہیں اُتروں گا' اے اللہ! تُو اپنے رسول کو ہمارے بارے میں بتا دینا۔

راوی کہتے ہیں: اُن لوگوں نے اُن کے ساتھ لڑائی شروع کی' یہاں تک کہ دشمن نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سمیت سات آدمیوں کو شہید کر دیا۔ حضرت خبیب بن عدی' حضرت زید بن دثنہ اور ایک اور شخص باقی رہ گئے' اُن لوگوں نے ان لوگوں کو یہ عہد دیا کہ اگر وہ اُتر کر اُن کے پاس آ جائیں (تو وہ اُنہیں کچھ نہیں کہیں گے) جب یہ حضرات اُتر کر اُن کے پاس گئے اور اُن لوگوں نے ان پر قابو پا لیا' تو ان کی کمانوں کی رسیاں کھول کر ان کے ذریعہ اُنہیں باندھ دیا' تو تیسرا شخص جو ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا' اُس نے کہا: یہ پہلی وعدہ شکنی ہے! اُس نے ان لوگوں کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا' اُن لوگوں نے اُنہیں کھینچا' تو اُن صاحب نے اُن کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور بولا: میرے لیے ان لوگوں کے طریقہ میں نمونہ ہے (جو شہید ہو چکے ہیں) تو اُن لوگوں نے اُس کی گردن بھی اُتار دی۔ پھر وہ لوگ حضرت خبیب بن عدی اور حضرت زید بن دثنہ کو ساتھ لے کر گئے اور ان دونوں کو مکہ میں فروخت کر دیا۔

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو بنو حارث بن عامر بن نوفل نے خرید لیا' کیونکہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تھا' یہ اُن کے ہاں قیدی کے طور پر رہے' یہاں تک کہ اُن لوگوں نے انہیں قتل کرنے پر اتفاق کر لیا' تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی ایک بیٹی سے اُسترا مانگا' تاکہ اُس کے ذریعہ زیرِ ناف بال صاف کر لیں' اُس عورت نے اُنہیں وہ دے دیا' وہ عورت بیان کرتی ہے: میں اپنی چھوٹے بچہ سے غافل ہوئی' وہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا' وہ عورت بیان کرتی ہیں: حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اُسے پکڑا اور اُسے اپنے زانوں پر بٹھا لیا' جب میں نے اُسے دیکھا' تو میں گھبرا گئی' اُنہوں نے میرے چہرہ پر گھبراہٹ کے آثار دیکھ لیے' اُن کے ہاتھ میں اُسترا تھا' اُنہوں نے کہا: کیا تمہیں یہ اندیشہ ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا! اگر اللہ

نے چاہا' تو میں ایسا نہیں کروں گا۔

وہ عورت بیان کرتی ہیں: میں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر قیدی کبھی نہیں دیکھا' میں نے اُنہیں انگور کھاتے ہوئے دیکھا' حالانکہ اُن دنوں مکہ میں یہ پھل نہیں تھا' وہ لوہے میں بندھے ہوئے تھے' یہ وہ رزق تھا' جو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں عطا کیا تھا' پھر وہ لوگ اُنہیں لے کر حرم کی حدود سے باہر گئے' تا کہ اُنہیں قتل کر دیں۔ تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ مجھے دو رکعت ادا کرنے کا موقع دو! اُنہوں نے دو رکعت ادا کیں' پھر اُنہوں نے فرمایا: اگر تم لوگ یہ نہ سمجھتے کہ میں موت کے ڈر کی وجہ سے ایسا کر رہا ہوں' تو میں لمبی نماز ادا کرتا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو اُنہوں نے قتل ہونے کے وقت دو رکعت ادا کرنے کے طریقہ کا آغاز کیا' پھر اُنہوں نے دعا کی: اے اللہ! عدد کے اعتبار سے ان کو شمار کر لے! پھر اُنہوں نے یہ شعر پڑھا:

''جب مجھے مسلمان ہونے کے عالم میں قتل کیا جاتا ہے' تو پھر میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے میں کون سے پہلو کے بل گرتا ہوں' اگر وہ معبود چاہے گا' تو میرے جسم کے کٹے ہوئے اعضاء میں بھی برکت رکھ دے گا''۔

پھر عقبہ بن حارث اُٹھ کر اُن کے پاس آیا اور اُس نے اُنہیں شہید کر دیا۔

راوی کہتے ہیں: قریش نے عاصم کی طرف کسی کو بھیجا' تا کہ وہ اُن کے جسم کا کچھ حصہ لے کے آئیں' تا کہ وہ اُسے شناخت کر سکیں' کیونکہ اُنہوں نے اُن کے ایک بڑے شخص کو مارا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر شہد کی مکھیاں مسلط کر دیں جنہوں نے اُن لوگوں کو اُن کی میت تک نہیں جانے دیا اور وہ اُن کے جسم کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکے۔

9731 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ بِبَعْضِهِ قَالَ: اِنَّ ابْنَ اَبِي مُعَيْطٍ وَاُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ الْجُمَحِيَّ الْتَقَيَا فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِي مُعَيْطٍ لِاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ وَكَانَا خَلِيلَيْنِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ اُبَيُّ بْنُ خَلَفٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ الْاِسْلَامَ، فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عُقْبَةُ قَالَ: لَا اَرْضَى عَنْكَ حَتّٰى تَاْتِيَ مُحَمَّدًا فَتَتْفُلَ فِيْ وَجْهِهِ، وَتَشْتُمُهُ وَتُكَذِّبُهُ قَالَ: فَلَمْ يُسَلِّطْهُ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اُسِرَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ فِي الْاُسَارَى، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يَقْتُلَهُ فَقَالَ عُقْبَةُ: يَا مُحَمَّدُ مِنْ بَيْنِ هٰؤُلَاءِ اُقْتَلُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: بِكُفْرِكَ وَفُجُورِكَ وَعُتُوِّكَ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ مِقْسَمٌ: فَبَلَغَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّهُ قَالَ: فَمَنْ لِلصِّبْيَةِ؟ قَالَ: النَّارُ قَالَ: فَقَامَ اِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَضَرَبَ عُنُقَهُ . وَاَمَّا اُبَيُّ بْنُ خَلَفٍ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَاَقْتُلَنَّ مُحَمَّدًا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَلْ اَنَا اَقْتُلُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ: فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ فَقِيلَ: اِنَّهُ لَمَّا قِيلَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتَ؟ قَالَ: بَلْ اَنَا اَقْتُلُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَاَفْزَعَهُ ذٰلِكَ، وَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اَسَمِعْتَهُ يَقُولُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

فَوَقَعَتْ فِیْ نَفْسِهٖ لِاَنَّهُمْ لَمْ يَسْمَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَوْلًا اِلَّا كَانَ حَقًّا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ خَرَجَ اُبَیُّ بْنُ خَلَفٍ مَعَ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ يَلْتَمِسُ غَفْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهِ، فَيَحُولُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ: خَلُّوا عَنْهُ فَاَخَذَ الْحَرْبَةَ فَجَزَلَهٗ بِهَا يَقُولُ: رَمَاهُ بِهَا، فَيَقَعُ فِیْ تَرْقُوَتِهٖ تَحْتَ تَسْبِغَةِ الْبَيْضَةِ، وَفَوْقَ الدِّرْعِ، فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَبِيرُ دَمٍ، وَاحْتَقَنَ الدَّمُ فِیْ جَوْفِهٖ، فَجَعَلَ يَخُورُ كَمَا يَخُورُ الثَّوْرُ، فَاَقْبَلَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى احْتَمَلُوهُ وَهُوَ يَخُورُ وَقَالُوْا: مَا هٰذَا فَوَاللّٰهِ مَا بِكَ اِلَّا خَدْشٌ، فَقَالَ: " وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ يُصِبْنِیْ اِلَّا بِرِيقِهٖ لَقَتَلَنِی، اَلَيْسَ قَدْ قَالَ: اَنَا اَقْتُلُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ الَّذِی بِیْ بِاَهْلِ ذِی الْمَجَازِ لَقَتَلَهُمْ . قَالَ: فَمَا لَبِثَ اِلَّا يَوْمًا اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَ اِلَى النَّارِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ: (وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ) (الفرقان: 27) اِلٰى قَوْلِهٖ: (الشَّيْطَانُ لِلْاِنْسَانِ خَذُولًا) (الفرقان: 29)

✻✻ معمر نے عثمان جزری کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام مقسم کا یہ بیان نقل کیا ہے: معمر بیان کرتے ہیں: اس کا کچھ حصہ زہری نے بھی مجھے بیان کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ابن ابومعیط اور اُبی بن خلف جمحی کی ملاقات ہوئی' تو عقبہ بن ابومعیط نے اُبی بن خلف سے کہا' یہ دونوں زمانۂ جاہلیت کے دوست تھے اور اُبی بن خلف' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور آپ کے سامنے اسلام پیش کیا تھا' جب عقبہ نے یہ بات سنی' تو اُس نے کہا: میں تم سے اُس وقت تک راضی نہیں ہوں گا' جب تک تم (حضرت) محمد کے پاس جا کر اُن کے چہرہ پر تھوک نہیں دیتے' اُنہیں بُرا نہیں کہتے اور اُنہیں جھٹلا نہیں دیتے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے اُسے اس بات کا موقع ہی نہیں دیا۔ جب غزوۂ بدر کا موقع آیا' تو عقبہ بن ابومعیط کو قیدی لوگوں کے ساتھ قید کر کے لایا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اُسے قتل کرنے کا حکم دیا تو عقبہ نے کہا: اے محمد! کیا ان لوگوں کے درمیان میں سے صرف مجھے قتل کیا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے کفر کی وجہ سے' تمہارے فجور کی وجہ سے اور تمہارے اللہ اور اُس کے رسول کی شان میں گستاخی کی وجہ سے۔

مقسم بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: اُس نے یہ بھی دریافت کیا: (غیر مسلم) بچوں کا کیا بنے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم میں جائیں گے! پھر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اُس کے پاس گئے اور اُنہوں نے اُس کی گردن اُڑا دی۔

جہاں تک اُبی بن خلف کا تعلق ہے' تو اُس نے یہ کہا تھا: اللہ کی قسم! میں محمد کو ضرور قتل کر دوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں اطلاع ملی' تو آپ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ اگر اللہ نے چاہا' تو میں اُسے قتل کر دوں گا' جن لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی تھی' اُن میں سے ایک شخص اُٹھ کر اُبی بن خلف کے پاس گیا' اُسے یہ بتایا گیا: کہ جب تمہارے قول کے بارے میں حضرت

محمد ﷺ کو بتایا گیا تو اُنہوں نے یہ کہا تھا: اگر اللہ نے چاہا' تو میں اُسے قتل کر دوں گا۔ تو اُبی بن خلف اس بات سے گھبرا گیا' اُس نے کہا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ دوسرے شخص نے کہا: جی ہاں! تو وہ اس حوالے سے پریشان ہو گیا' کیونکہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی' جو بھی بات سنی تھی' وہ پوری ہو کر رہی تھی' جب غزوۂ بدر کا موقع آیا' تو اُبی بن خلف مشرکین کے ساتھ نکلا' وہ نبی اکرم ﷺ کی غفلت کی تلاش میں تھا' تاکہ آپ پر حملہ کر دے' تو مسلمانوں میں سے ایک شخص اُس کے اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان رکاوٹ بن گیا' جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات دیکھی' تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اسے چھوڑ دو! نبی اکرم ﷺ نے چھوٹا نیزہ لیا اور اُسے نشانہ باندھ کر اُس کی طرف پھینکا' تو وہ اُس کے حلق میں جا کر لگا' وہ اُس کے سر کی ٹوپی کے نیچے اور زرہ کے اوپر لگا' اُس کا زیادہ خون نہیں نکلا اور اُس کا خون اندر کی طرف زیادہ گیا' وہ یوں ڈکرانے لگا' جیسے بیل آواز نکالتا ہے' وہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا' اُس کے ساتھی اُسے اُٹھا کر لائے وہ آوازیں نکال رہا تھا' اُن لوگوں نے کہا: اسے کیا ہوا ہے؟ اللہ کی قسم! تمہیں تو دماغی خرابی کی شکایت نہیں تھی۔ تو اُس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھ تک صرف اُن کا لعاب پہنچا ہے' تاکہ وہ مجھے ماردیں' کیا اُنہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اگر اللہ نے چاہا' تو میں اسے قتل کر دوں گا' اللہ کی قسم! اگر ان کے یہ کلمات ذوالمجاز میں موجود افراد سب کے لیے ہوتے' تو وہ اُنہیں قتل کر دیتے۔ راوی کہتے ہیں: اُس کے بعد ایک دن گزرا تھا' یا شاید اس کے قریب وقت گزرا تھا کہ اُس کا انتقال ہو گیا اور وہ جہنم میں چلا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''شیطان انسان کو رسوا کرنے والا ہے''۔

وَقْعَةُ بَنِي النَّضِيرِ

باب: بنونضیر کا واقعہ

9732 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِهِ، عَنْ عُرْوَةَ: "ثُمَّ كَانَتْ غَزْوَةُ بَنِي النَّضِيرِ، وَهُمْ طَائِفَةٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ، وَكَانَتْ مَنَازِلُهُمْ وَنَخْلُهُمْ بِنَاحِيَةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَحَاصَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى نَزَلُوا عَلَى الْجَلَاءِ وَعَلَى أَنَّ لَهُمْ مَا أَقَلَّتِ الْإِبِلُ مِنَ الْأَمْتِعَةِ وَالْأَمْوَالِ إِلَّا الْحَلْقَةَ - يَعْنِي السِّلَاحَ - فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ: (سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ) فَقَاتَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى صَالَحَهُمْ عَلَى الْجَلَاءِ فَأَجْلَاهُمْ إِلَى الشَّامِ، فَكَانُوا مِنْ سِبْطٍ لَمْ يُصِبْهُمْ جَلَاءٌ فِيمَا خَلَا، وَكَانَ اللَّهُ قَدْ كَتَبَ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ، وَلَوْلَا ذَلِكَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا بِالْقَتْلِ وَالسِّبَاءِ، وَأَمَّا قَوْلُهُ (لِأَوَّلِ الْحَشْرِ) (الحشر: 2) فَكَانَ جَلَاؤُهُمْ ذَلِكَ أَوَّلَ حَشْرٍ فِي الدُّنْيَا إِلَى الشَّامِ"

❋❋ معمر نے زہری کے حوالے سے عروہ سے' جو روایت نقل کی ہے اُس میں یہ مذکور ہے:

''پھر اُس کے بعد بنونضیر کے ساتھ جنگ کا واقعہ پیش آیا' جو یہودیوں کا ایک گروہ تھا' یہ غزوۂ بدر کے چھ ماہ بعد کی بات ہے' اُن لوگوں کی رہائش گاہیں اور کھجوروں کے باغات مدینہ منورہ کے ایک کنارے پر تھے' نبی اکرم ﷺ نے اُن کا محاصرہ کرلیا اور اُنہیں جلاوطنی پر مجبور کیا' اس شرط پر کہ وہ اپنے اونٹوں کے اوپر جو ساز وسامان لادسکیں گے' وہ اُنہیں ملے گا' البتہ ہتھیار وہ نہیں لے سکیں گے' اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل کی:

''جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے' وہ سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں' جو غلبہ والا اور حکمت والا ہے' وہی وہ ذات ہے' جس نے اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے کفر کرنے والے لوگوں کو ابتدائی حشر میں اُن کے علاقوں سے نکال دیا''۔

نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے ساتھ لڑائی کی تھی' یہاں تک کہ آپ نے اس شرط پر اُن کے ساتھ صلح کی تھی کہ وہ جلاوطنی اختیار کریں گے' آپ نے شام کی طرف اُنہیں جلاوطن کردیا تھا' وہ ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے تھے جنہیں اس سے پہلے کبھی جلاوطنی کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا' پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر جلاوطنی مسلط کی اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اُنہیں دنیا میں قتل ہوجانے اور قیدی بنائے جانے کی شکل میں عذاب دیتا۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تعلق ہے:

''ابتدائی حشر میں''۔

تو اس سے مراد اُن کی وہ جلاوطنی ہے' جو شام کی طرف ہوئی تھی اور یہ دنیا میں اُن کا پہلا حشر تھا۔

9733 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَنَّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ كَتَبُوا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ ابْنِ السَّلُوْلِ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْاَوْثَانَ مِنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِيْنَةِ، قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّكُمْ آوَيْتُمْ صَاحِبَنَا، وَاِنَّكُمْ اَكْثَرُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَدَدًا، وَاِنَّا نُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتَقْتُلُنَّهُ، اَوْ لَتُخْرِجُنَّهُ، اَوْ لَنَسْتَعِيْنَنَّ عَلَيْكُمُ الْعَرَبَ، ثُمَّ لَنَسِيْرَنَّ اِلَيْكُمْ بِاَجْمَعِنَا حَتّٰى نَقْتُلَ مُقَاتِلَتَكُمْ، وَنَسْتَبِيْحَ نِسَائَكُمْ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ اُبَيٍّ وَمَنْ مَعَهُ مِنْ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ تَرَاسَلُوْا فَاجْتَمَعُوْا، وَاَرْسَلُوْا، وَاَجْمَعُوْا لِقِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَقِيَهُمْ فِيْ جَمَاعَةٍ فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ وَعِيْدُ قُرَيْشٍ مِنْكُمُ الْمَبَالِغَ، مَا كَانَتْ لِتَكِيْدَكُمْ بِاَكْثَرَ مِمَّا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَكِيْدُوْا بِهِ اَنْفُسَكُمْ، فَاَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقْتُلُوْا اَبْنَائَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ فَلَمَّا سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَرَّقُوْا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، وَكَانَتْ وَقْعَةُ بَدْرٍ فَكَتَبَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ اِلَى الْيَهُوْدِ: اِنَّكُمْ اَهْلُ الْحَلْقَةِ وَالْحُصُوْنِ، وَاِنَّكُمْ لَتُقَاتِلُنَّ صَاحِبَنَا، اَوْ لَنَفْعَلَنَّ كَذَا وَكَذَا، وَلَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَدَمِ نِسَائِكُمْ شَيْءٌ، - وَهُوَ الْخَلَاخِلُ - فَلَمَّا بَلَغَ كِتَابُهُمُ الْيَهُوْدَ اَجْمَعَتْ بَنُو النَّضِيْرِ عَلَى الْغَدْرِ، فَاَرْسَلَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اخْرُجْ إِلَيْنَا فِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ، وَلْنَخْرُجْ فِي ثَلَاثِينَ حَبْرًا حَتَّى نَلْتَقِيَ فِي مَكَانِ كَذَا نَصَفٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، فَيَسْمَعُوا مِنْكَ، فَإِنْ صَدَّقُوكَ وَآمَنُوا بِكَ، آمَنَّا كُلُّنَا، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَخَرَجَ إِلَيْهِ ثَلَاثُونَ حَبْرًا مِنَ الْيَهُودِ حَتَّى إِذَا بَرَزُوا فِي بِرَازٍ مِنَ الْأَرْضِ، قَالَ بَعْضُ الْيَهُودِ لِبَعْضٍ: كَيْفَ تَخْلُصُونَ إِلَيْهِ، وَمَعَهُ ثَلَاثُونَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ كُلُّهُمْ يُحِبُّ أَنْ يَمُوتَ قَبْلَهُ، فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ: كَيْفَ تَفْهَمُ وَنَفْهَمُ وَنَحْنُ سِتُّونَ رَجُلًا؟ اخْرُجْ فِي ثَلَاثَةٍ مِنْ أَصْحَابِكَ، وَيَخْرُجُ إِلَيْكَ ثَلَاثَةٌ مِنْ عُلَمَائِنَا، فَلْيَسْمَعُوا مِنْكَ، فَإِنْ آمَنُوا بِكَ آمَنَّا كُلُّنَا، وَصَدَّقْنَاكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَاشْتَمَلُوا عَلَى الْخَنَاجِرِ، وَأَرَادُوا الْفَتْكَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلَتِ امْرَأَةٌ نَاصِحَةٌ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ إِلَى بَنِي أَخِيهَا، وَهُوَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَخْبَرَتْهُ خَبَرَ مَا أَرَادَتْ بَنُو النَّضِيرِ مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ أَخُوهَا سَرِيعًا، حَتَّى أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَّهُ بِخَبَرِهِمْ، قَبْلَ أَنْ يَصِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ، غَدَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَتَائِبِ فَحَاصَرَهُمْ، وَقَالَ لَهُمْ: إِنَّكُمْ لَا تَأْمَنُونَ عِنْدِي إِلَّا بِعَهْدٍ تُعَاهِدُونِي عَلَيْهِ، فَأَبَوْا أَنْ يُعْطُوهُ عَهْدًا، فَقَاتَلَهُمْ يَوْمَهُمْ ذٰلِكَ هُوَ وَالْمُسْلِمُونَ، ثُمَّ غَدَا الْغَدُ عَلَى بَنِي قُرَيْظَةَ بِالْخَيْلِ وَالْكَتَائِبِ، وَتَرَكَ بَنِي النَّضِيرِ وَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يُعَاهِدُوهُ، فَعَاهَدُوهُ، فَانْصَرَفَ عَنْهُمْ وَغَدَا إِلَى بَنِي النَّضِيرِ بِالْكَتَائِبِ، فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى الْجَلَاءِ، وَعَلَى أَنَّ لَهُمْ مَا أَقَلَّتِ الْإِبِلُ إِلَّا الْحَلْقَةَ - وَالْحَلْقَةُ: السِّلَاحُ، فَجَاءَتْ بَنُو النَّضِيرِ وَاحْتَمَلُوا مَا أَقَلَّتْ إِبِلٌ مِنْ أَمْتِعَتِهِمْ وَأَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ وَخَشَبِهَا، فَكَانُوا يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ، فَيَهْدِمُونَهَا فَيَحْمِلُونَ مَا وَافَقَهُمْ مِنْ خَشَبِهَا، وَكَانَ جَلَاؤُهُمْ ذٰلِكَ أَوَّلَ حَشْرِ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ وَكَانَ بَنُو النَّضِيرِ مِنْ سِبْطٍ مِنْ أَسْبَاطِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، لَمْ يُصِبْهُمْ جَلَاءٌ مُنْذُ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ الْجَلَاءَ، فَلِذٰلِكَ أَجْلَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْلَا مَا كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْجَلَاءِ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا كَمَا عُذِّبَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: (سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) حَتَّى بَلَغَ (وَاللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) (البقرة: 284) وَكَانَتْ نَخْلُ بَنِي النَّضِيرِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَأَعْطَاهَا اللّٰهُ إِيَّاهَا وَخَصَّهُ بِهَا، فَقَالَ: (مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ) (الحشر: 6) يَقُولُ: بِغَيْرِ قِتَالٍ قَالَ: فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَهَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ، وَلِرَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَا ذَوِي حَاجَةٍ، لَمْ يَقْسِمْ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَيْرِهِمَا، وَبَقِيَ مِنْهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِ بَنِي فَاطِمَةَ"

** زہری بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے پوتے عبداللہ بن عبدالرحمن نے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

قریش کے کفار نے عبداللہ بن اُبی بن سلول کو خط لکھا' اس کے علاوہ اوس اور خزرج قبیلہ سے تعلق رکھنے والے بتوں کی عبادت کرنے والے لوگوں کو بھی خط لکھا' یہ غزوۂ بدر سے پہلے کی بات ہے' نبی اکرم ﷺ اُن دنوں مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ اُن لوگوں نے خط میں یہ لکھا تھا کہ تم نے ہمارے آدمی کو پناہ دی ہے' تم لوگوں کی تعداد اہلِ مدینہ میں زیادہ ہے' تو ہم تمہیں اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ کہتے ہیں' کہ یا تو تم اُن کے ساتھ لڑائی کرو' یا پھر اُنہیں باہر نکال دو' یا پھر ہم تمہارے خلاف عربوں سے مدد مانگتے ہیں اور پھر ہم سب مل کر تمہارے طرف روانہ ہو جائیں گے اور تمہارے جنگجو افراد کو قتل کر دیں گے' تمہاری عورتوں کو قبضہ میں لے لیں گے' جب ابن اُبی اور اُس کے ساتھ کے بتوں کی عبادت کرنے والے لوگوں کو یہ خط پہنچا' تو اُنہوں نے ایک دوسرے کو بلوایا' اکٹھے ہوئے اور اس بات پر اتفاق کیا کہ وہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے ساتھ لڑائی کریں گے' جب نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ کچھ لوگوں کے ساتھ اُن سے جا کر ملے' آپ نے فرمایا: قریش کی دھمکی تم لوگوں تک بہت زیادہ پہنچ گئی ہے' لیکن وہ تمہیں اتنا زیادہ فائدہ نہیں دے گی' جتنا اس کے ذریعہ تم اپنے آپ کو دھوکہ دو گے' تم وہ لوگ ہو' جو یہ چاہتے ہو کہ تم اپنے بچوں اور بھائیوں کو قتل کروا دو۔ جب اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی یہ بات سنی تو وہ اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے۔ اس بات کی اطلاع کفارِ قریش کو ملی' پھر غزوۂ بدر رونما ہوا' پھر کفارِ قریش نے غزوۂ بدر کے بعد یہودیوں کی طرف خط لکھا کہ تمہارا بڑا حلقہ ہے' تمہارے پاس قلعے ہیں' تم ہمارے ساتھی کے ساتھ لڑائی کرو' یا پھر ہم یہ یہ کریں گے اور ہمارے اور تمہاری عورتوں کی پازیبوں کے درمیان کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنے گی۔

جب اُن لوگوں کا مکتوب یہودیوں تک پہنچا' تو تمام بنونضیر نے عہد شکنی پر اتفاق کر لیا۔ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھجوایا کہ آپ اپنے تیس ساتھیوں سمیت ہمارے پاس آئیں' ہم اپنے تیس عالم پیش کریں گے' فلاں جگہ پر ہمارا سامنا ہوگا' جو ہمارے اور آپ کے درمیان ہے' وہ لوگ آپ کی بات سنیں گے' اگر اُنہوں نے آپ کی بات کی تصدیق کر دی اور آپ پر ایمان لے آئے' تو ہم سب آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ نبی اکرم ﷺ اپنے تیس اصحاب سمیت اُن کی طرف گئے' یہودیوں نے بھی اپنے تیس عالم پیش کیے' یہاں تک کہ جب وہ کھلی جگہ پر آئے' تو بعض یہودیوں نے دوسروں سے کہا: تم ان پر کیسے قابو پا سکو گے' جبکہ اُن کے پاس تیس ایسے اصحاب ہیں' جن میں سے ہر ایک اُن سے پہلے مرنا پسند کرے گا۔ اُن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھیجا کہ آپ کو بات کیسے سمجھ آئے گی اور ہمیں کیسے سمجھ آئے گی؟ جبکہ ہم ساٹھ افراد ہوں گے' آپ اپنے تین ساتھیوں سمیت آگے آئیں اور ہمارے علماء میں سے تین آپ کے پاس آئیں گے' وہ آپ کی بات سنیں گے اگر وہ آپ پر ایمان لے آئیں' تو ہم سب آپ پر ایمان لے آئیں گے اور آپ کی تصدیق کر دیں گے۔

نبی اکرم ﷺ اپنے تین اصحاب سمیت باہر آئے' اُن لوگوں نے خنجر تیار کر لیے اور نبی اکرم ﷺ پر دھوکہ کے ساتھ حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا' تو بنونضیر سے تعلق رکھنے والی ایک خیر خواہ عورت نے اپنے بھتیجے کو پیغام بھیجا' جو ایک مسلمان انصاری شخص تھا اور اسے اس بارے میں بتایا کہ بنونضیر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جو عہد شکنی کا ارادہ کیے ہوئے ہیں۔ اُس عورت کا بھائی تیزی سے چلتا ہوا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سرگوشی میں اُن لوگوں کی صورتِ حال کے بارے میں بتایا' یہ نبی اکرم ﷺ کے ان

لوگوں تک پہنچنے سے پہلے کی بات ہے تو نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لے آئے' اگلے دن نبی اکرم ﷺ اپنے فوجی دستوں کو ساتھ لے کر گئے اور آپ نے اُن کا محاصرہ کر لیا' آپ نے اُن سے فرمایا: تم مجھ سے اسی صورت میں بچ سکتے ہو' جب تم میرے ساتھ معاہدہ کرو۔ تو اُنہوں نے معاہدہ کرنے سے انکار کر دیا' اُس دن نبی اکرم ﷺ نے اور مسلمانوں نے اُن کے ساتھ لڑائی کی' اُس سے اگلے دن مسلمانوں نے اپنے گھڑسواروں اور دستوں کے ساتھ بنوقریظہ پر حملہ کر دیا اور بنونضیر کو چھوڑ دیا اور اُنہیں یہ دعوت دی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ معاہدہ کر لیں' تو اُن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ معاہدہ کر لیا۔

نبی اکرم ﷺ اُن لوگوں سے واپس آئے اور بنونضیر کی طرف اپنے فوجی دستے لے کر گئے' آپ نے اُن کے ساتھ لڑائی کی یہاں تک کہ وہ لوگ جلاوطنی کی ثالثی پر تیار ہو گئے' اس شرط پر کہ وہ اپنے اونٹوں پر جو ساز و سامان لاد کر لے جائیں گے وہ اُنہیں ملے گا' البتہ وہ ہتھیار نہیں لے جا سکتے۔ پھر بنونضیر آئے اور اُنہوں نے اپنے اونٹوں پر اپنا ساز و سامان' اپنے گھروں کے دروازے اور لکڑیاں تک لاد لیے' وہ اپنے گھروں سے نکلے اور اُنہیں منہدم کرنے لگے اور اُن کی جو لکڑیاں مل رہی تھیں اُنہیں اُٹھانے لگے' تو یہ اُن لوگوں کا پہلا حشر تھا' جو اُن کی شام کی طرف جلاوطنی کی شکل میں تھا۔ بنونضیر کا تعلق بنی اسرائیل کے ایک خاندان سے تھا' جب سے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر جلاوطنی مقرر کی تھی' اُس کے بعد اُنہیں کبھی جلاوطنی کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا' یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب اُنہیں جلاوطن کیا' تو اگر اللہ تعالیٰ نے اُن پر جلاوطنی طے نہ کی ہوئی ہوتی' تو اللہ تعالیٰ اُنہیں دنیا میں اُسی طرح عذاب دیتا جس طرح بنوقریظہ کو عذاب دیا گیا تھا' اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہے اور وہ غلبہ والا اور حکمت والا ہے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

بنونضیر کے کھجوروں کے باغات نبی اکرم ﷺ کے لیے مخصوص ہو گئے' وہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیے تھے' اللہ تعالیٰ نے اُنہیں آپ کے لیے مخصوص قرار دیا اور ارشاد فرمایا:

''اُن میں سے جو چیز اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مالِ فئے کے طور پر عطا کی ہے اُس کے لیے تم نے گھوڑوں یا سواریوں کو نہیں بھگایا تھا''۔

یعنی یہ چیزیں جنگ کے بغیر حاصل ہو گئی تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اُن اموال کا اکثر حصہ مہاجرین کو دیتے تھے اور اُن کے درمیان تقسیم کر دیتے تھے' یا انصار سے تعلق رکھنے والے دو حاجت مندوں لوگوں کو دے دیتے تھے' آپ اُن دو کے علاوہ کسی اور انصاری کو اس میں سے حصہ نہیں دیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے لیے مخصوص اُس مال میں سے باقی بچ جانے والی چیزیں اولادِ فاطمہ کے ہاتھ میں رہیں۔

9734 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: "مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، مِنْهَا اَرْبَعٌ اَوْ خَمْسٌ يَدْعُو اِلَى الْاِسْلَامِ سِرًّا، وَهُوَ خَائِفٌ حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ عَلَى الرِّجَالِ الَّذِيْنَ اَنْزَلَ فِيْهِمْ (اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ) (الحجر: 95) (اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِيْنَ)

(الحجر: 91) وَالْعِضِينَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ: السِّحْرُ يُقَالُ لِلسَّاحِرَةِ: عَاضِهَةٌ - فَأَمَرَ بِعَدَاوَتِهِمْ فَقَالَ: اصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ أُمِرَ بِالْخُرُوجِ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَقَدِمَ فِي ثَمَانِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ كَانَتْ وَقْعَةُ بَدْرٍ، فَفِيهِمْ أَنْزَلَ اللَّهُ: (وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ) (الانفال: 7) وَفِيهِمْ نَزَلَتْ (سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ) (القمر: 45)

وَفِيهِمْ نَزَلَتْ (حَتَّى إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِمْ بِالْعَذَابِ) (المؤمنون: 64) وَفِيهِمْ نَزَلَتْ (لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا) (آل عمران: 127)، وَفِيهِمْ نَزَلَتْ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) (آل عمران: 128) أَرَادَ اللَّهُ الْقَوْمَ، وَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيرَ، وَفِيهِمْ نَزَلَتْ (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا) (إبراهيم: 28) الْآيَةَ، وَفِيهِمْ نَزَلَتْ (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ) (البقرة: 243) الْآيَةَ، وَفِيهِمْ نَزَلَتْ (قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا) (آل عمران: 13) فِي شَأْنِ الْعِيرِ (وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ) (الانفال: 42) أَخَذُوا أَسْفَلَ الْوَادِي، هَذَا كُلُّهُ فِي أَهْلِ بَدْرٍ، وَكَانَتْ قَبْلَ بَدْرٍ بِشَهْرَيْنِ سَرِيَّةٌ، يَوْمَ قُتِلَ الْحَضْرَمِيُّ، ثُمَّ كَانَتْ أُحُدٌ، ثُمَّ يَوْمُ الْأَحْزَابِ بَعْدَ أُحُدٍ بِسَنَتَيْنِ، ثُمَّ كَانَتِ الْحُدَيْبِيَةُ، وَهُوَ يَوْمُ الشَّجَرَةِ، فَصَالَحَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ فِي عَامٍ قَابِلٍ فِي هَذَا الشَّهْرِ، فَفِيهَا أُنْزِلَتْ (الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ) (البقرة: 194) فَشَهْرُ عَامِ الْأَوَّلِ بِشَهْرِ الْعَامِ الثَّانِي فَكَانَتِ (الْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ) (البقرة: 194) ثُمَّ كَانَتِ الْفَتْحُ بَعْدَ الْعُمْرَةِ، فَفِيهَا نَزَلَتْ: (حَتَّى إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ) (المؤمنون: 77) وَذَلِكَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَاهُمْ، وَلَمْ يَكُونُوا أَعَدُّوا لَهُ أُهْبَةَ الْقِتَالِ، وَلَقَدْ قُتِلَ مِنْ قُرَيْشٍ أَرْبَعَةُ رَهْطٍ، وَمِنْ حُلَفَائِهِمْ مِنْ بَنِي بَكْرٍ خَمْسِينَ أَوْ زِيَادَةٌ، وَفِيهِمْ نَزَلَتْ لَمَّا دَخَلُوا فِي دِينِ اللَّهِ (هُوَ الَّذِي أَنْشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ) (المؤمنون: 78) ثُمَّ خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ بَعْدَ عِشْرِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ إِلَى الطَّائِفِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ، ثُمَّ أَمَّرَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ ثُمَّ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ، ثُمَّ وَدَّعَ النَّاسَ، ثُمَّ رَجَعَ فَتُوُفِّيَ فِي لَيْلَتَيْنِ خَلَتَا مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ، وَلَمَّا رَجَعَ أَبُو بَكْرٍ مِنَ الْحَجِّ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ "

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ مکہ میں پندرہ سال مقیم رہے جن میں سے چار یا شاید پانچ سال ایسے ہیں جن کے دوران آپ اسلام کی دعوت پوشیدہ طور پر دیتے رہے کیونکہ یہ خوف کا دور تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی طرف بھیجا' جن کے بارے میں اُس نے یہ حکم نازل کیا ہے:

''بے شک ہم مذاق اڑانے والوں کے حوالے سے تمہارے لیے کفایت کریں گے''۔

''وہ لوگ جنہوں نے قرآن کو جادو قرار دیا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) قریش کے محاورے میں لفظ ''عضین'' سے مراد'' جادو'' ہے' جادوگر عورت کے لیے لفظ

''عاضیہ'' استعمال ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے دشمنی رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا:

''تمہیں جو حکم دیا گیا ہے' تم اُس کی پیروی کرو اور مشرکین سے منہ موڑ لو''۔

پھر نبی اکرم ﷺ کو مدینہ منورہ کی طرف نکلنے (یعنی ہجرت کرنے) کا حکم دیا گیا' تو آپ آٹھ ربیع الاوّل کو مدینہ منورہ تشریف لے آئے' پھر واقعۂ بدر رونما ہوا' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:

''جب اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ' دو میں سے ایک گروہ کا وعدہ کیا''۔

انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''عنقریب اکٹھے لوگ پسپا ہو جائیں گے''۔

انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''یہاں تک کہ جب ہم ان کے خوشحال لوگوں پر عذاب کی گرفت کریں گے''۔

انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تاکہ وہ کفر کرنے والے لوگوں کے کنارہ کو کاٹ دے (یعنی انہیں ہلاکت کا شکار کر دے)''۔

انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہارا ان کے معاملہ سے کوئی واسطہ نہیں ہے''۔

اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کا ارادہ کیے ہوئے تھے' جبکہ نبی اکرم ﷺ کا ارادہ قافلہ کے بارے میں تھا' تو ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''کیا تم نے اُن لوگوں کی طرف نہیں دیکھا' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کفر میں تبدیل کر دیا''۔

انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''کیا تم نے اُن لوگوں کی طرف نہیں دیکھا' جو اپنے علاقوں سے نکلے''۔

انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہارے لیے دو گروہوں میں نشانی ہے' جو ایک دوسرے کے سامنے آئے''۔

یہ قافلہ کے بارے میں ہے۔

''اور سوار تم میں سے نیچے کی طرف تھے''۔

یعنی اُنہوں نے وادی کے نشیبی حصہ کو پکڑا ہوا تھا۔ یہ سب آیات واقعۂ بدر کے بارے میں ہیں۔ غزوۂ بدر سے دو ماہ پہلے ایک چھوٹی مہم روانہ ہوئی تھی' جس میں حضرمی کو قتل کر دیا گیا تھا' پھر غزوۂ بدر ہوا' پھر غزوہ احد ہوا' غزوۂ احزاب' غزوۂ اُحد کے دو سال بعد رونما ہوا' پھر صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا اسے ''درخت کا دن'' کہا جاتا ہے' جس میں نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے ساتھ یہ صلح کی کہ وہ اگلے سال' اسی مہینہ میں عمرہ کے لیے آئیں گے' تو ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''حرمت والے مہینہ کے بدلہ میں حرمت والا مہینہ ہے''۔

تو پہلے سال کا حرمت والا مہینہ دوسرے سال کے حرمت والے مہینہ کا بدلہ ہوگا' تو اسی لیے یہ آیت نازل ہوئی:

''اَلْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ ''۔

پھر عمرہ کے بعد فتح نصیب ہوئی' جس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''یہاں تک کہ ہم جب اُن پر ایسا دروازہ کھولیں' جو زبردست عذاب والا ہو' تو وہ اُس میں مایوسی کے عالم میں پڑے ہوں گے''۔

اس کی وجہ یہ ہے: جب نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے ساتھ لڑائی کی تھی' تو کفار نے لڑائی کی تیاری نہیں کی ہوئی تھی' اسی لیے قریش میں سے چار آدمی مارے گئے تھے اور اُن کے حلیف بنوبکر میں سے پچاس' یا شاید ان سے زیادہ لوگ مارے گئے تھے' جب وہ اللہ کے دین میں داخل ہو گئے' تو انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''وہی ہے جس نے تمہارے لیے سماعت وبصارت کو پیدا کیا ہے''۔

اُس کے بیس دن بعد نبی اکرم ﷺ حنین کے لیے روانہ ہوئے' پھر آپ طائف تشریف لے گئے' پھر آپ مدینہ واپس آ گئے' پھر آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر الحج مقرر کیا' پھر اگلے دن' نبی اکرم ﷺ نے خود حج کیا' پھر آپ نے لوگوں کو رخصت کیا اور واپس تشریف لے آئے' پھر آپ کا ربیع الاول کے مہینہ کی دو راتیں گزرنے کے بعد انتقال ہو گیا' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حج کر کے واپس آئے' تو اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ غزوۂ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تھے۔

وَقْعَةُ اُحُدٍ

باب: غزوۂ اُحد کا بیان

9735 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِهِ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَتْ وَقْعَةُ اُحُدٍ فِي شَوَّالٍ عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ اَشْهُرٍ مِنْ وَقْعَةِ بَنِي النَّضِيرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ فِي قَوْلِهِ: (وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا اَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 152) اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ حِينَ غَزَا اَبُو سُفْيَانَ وَكُفَّارُ قُرَيْشٍ: اِنِّي رَاَيْتُ كَاَنِّي لَبِسْتُ دِرْعًا حَصِينَةً، فَاَوَّلْتُهَا الْمَدِينَةَ، فَاجْلِسُوا فِي ضَيْعَتِكُمْ، وَقَاتِلُوا مِنْ وَرَائِهَا، وَكَانَتِ الْمَدِينَةُ قَدْ شُبِّكَتْ بِالْبُنْيَانِ فَهِيَ كَالْحِصْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اخْرُجْ بِنَا اِلَيْهِمْ فَلْنُقَاتِلْهُمْ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ: نَعَمْ وَاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا رَاَيْتُ، اِنَّا وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِنَا عَدُوٌّ قَطُّ فَخَرَجْنَا اِلَيْهِ، فَاَصَابَ فِينَا، وَلَا تَنَيْنَا فِي الْمَدِينَةِ، وَقَاتَلْنَا مِنْ وَرَائِهَا اِلَّا هَزَمْنَا عَدُوَّنَا، فَكَلَّمَهُ اُنَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ اخْرُجْ بِنَا اِلَيْهِمْ، فَدَعَا بِلَاْمَتِهِ فَلَبِسَهَا، ثُمَّ قَالَ: مَا اَظُنُّ الصَّرْعَى اِلَّا سَتَكْثُرُ مِنْكُمْ وَمِنْهُمْ، اِنِّي اَرَى فِي النَّوْمِ مَنْحُورَةً فَاَقُولُ: بَقَرٌ، وَاللّٰهِ بِخَيْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ

وَاُمِّی فَاجْلِسْ بِنَا فَقَالَ: اِنَّهُ لَا يَنْبَغِی لِنَبِیٍّ اِذَا لَبِسَ لَامَتَهُ اَنْ يَضَعَهَا حَتّٰی يَلْقَی النَّاسَ، فَهَلْ مِنْ رَجُلٍ يَدُلُّنَا الطَّرِيقَ عَلَی الْقَوْمِ مِنْ كَثَبٍ؟ فَانْطَلَقَتْ بِهِ الْاَدِلَّاءُ بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتّٰی اِذَا كَانَ بِالشَّوْطِ مِنَ الْجَبَّانَةِ، انْخَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ بِثُلُثِ الْجَيْشِ اَوْ قَرِيبٍ مِنْ ثُلُثِ الْجَيْشِ، فَانْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَقُوهُمْ بِاُحُدٍ وَصَافُّوهُمْ، وَقَدْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلٰی اَصْحَابِهِ اِنْ هُمْ هَزَمُوهُمْ اَنْ لَا يَدْخُلُوا لَهُمْ عَسْكَرًا، وَلَا يَتْبَعُوهُمْ فَلَمَّا الْتَقَوْا هَزَمُوا، وَعَصَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَنَازَعُوا وَاخْتَلَفُوا ثُمَّ صَرَفَهُمُ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَهُمْ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ، وَاَقْبَلَ الْمُشْرِكُونَ وَعَلٰی خَيْلِهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَتَلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبْعِينَ رَجُلًا، وَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ شَدِيدَةٌ، وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَمِیَ وَجْهُهُ، حَتّٰی صَاحَ الشَّيْطَانُ بِاَعْلٰی صَوْتِهِ، قُتِلَ مُحَمَّدٌ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ عَرَفَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَرَفْتُ عَيْنَيْهِ مِنْ وَرَاءِ الْمِغْفَرِ، فَنَادَيْتُ بِصَوْتِی الْاَعْلٰی: هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَشَارَ اِلَیَّ اَنِ اسْكُتْ، وَكَفَّ اللّٰهُ الْمُشْرِكِينَ، وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ وُقُوفٌ، فَنَادٰی اَبُو سُفْيَانَ بَعْدَمَا مُثِّلَ بِبَعْضِ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجُدِعُوا، وَمِنْهُمْ مَنْ بُقِرَ بَطْنُهُ، فَقَالَ اَبُو سُفْيَانَ: اِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِی قَتْلَاكُمْ بَعْضَ الْمَثْلِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ عَنْ ذَوِی رَاْيِنَا وَلَا سَادَتِنَا، ثُمَّ قَالَ اَبُو سُفْيَانَ: اُعْلُ هُبَلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اللّٰهُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ فَقَالَ: اَنْعَمْتَ عَيْنًا، قَتْلٰی بِقَتْلٰی بَدْرٍ فَقَالَ عُمَرُ: لَا يَسْتَوِی الْقَتْلٰی، قَتْلَانَا فِی الْجَنَّةِ، وَقَتْلَاكُمْ فِی النَّارِ فَقَالَ اَبُو سُفْيَانَ: لَقَدْ خِبْنَا اِذًا، ثُمَّ انْصَرَفُوا رَاجِعِينَ، وَنَدَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ فِی طَلَبِهِمْ، حَتّٰی بَلَغُوا قَرِيبًا مِنْ حَمْرَاءِ الْاَسَدِ، وَكَانَ فِيمَنْ طَلَبَهُمْ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَذٰلِكَ حِينَ قَالَ اللّٰهُ: (اَلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ) (آل عمران: 173)

✽✽ معمر نے زہری کے حوالے سے عروہ سے جوروایت نقل کی ہے اُس میں یہ بھی مذکور ہے:

غزوۂ اُحد شوال کے مہینہ میں پیش آیا تھا' یہ بنونضیر کا واقعہ پیش آنے کے چھ ماہ بعد کی بات ہے۔

زہری نے عروہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کی ہے:

''اس کے بعد کہ اس نے تمہیں وہ چیز دکھائی' جسے تم پسند کرتے تھے' تم نے نافرمانی کی''۔

جب ابوسفیان اور کفارِ قریش لڑنے کے لیے آئے تو غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: میں نے یہ دیکھا ہے کہ جیسے میں نے زرہ پہن رکھی ہے' تو میں نے اس سے یہ مراد لی ہے کہ اس سے مراد مدینہ منورہ ہے' تم لوگ اپنے علاقہ میں رہو اور یہیں رہ کر جنگ میں حصہ لو۔

راوی بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ کی عمارتیں ایک دوسرے سے ملی ہوئی تھیں' تو یہ قلعہ کی مانند تھا' لیکن ایک شخص جس نے غزوۂ بدر میں شرکت نہیں کی تھی' اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ساتھ لے کر اُن لوگوں کی طرف جائیں' تاکہ ہم اُن کے

ساتھ لڑائی کریں۔ عبداللہ بن اُبی بن سلول نے عرض کی: جی ہاں! اے اللہ کے نبی! اللہ کی قسم! میری یہی رائے ہے کہ اللہ کی قسم! جب بھی کوئی دشمن ہم پر حملہ آور ہوا اور ہم نکل کر اُس کی طرف گئے تو ہمیں فائدہ ہوا' ہم نے اگر مدینہ منورہ سے باہر جا کر لڑائی میں حصہ لیا' تو اپنے دشمن کو ہمیشہ پسپا ہی کیا ہے۔ کچھ مسلمانوں نے بھی اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کی' اُنہوں نے کہا: جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ ہمیں ساتھ لے کر اُن لوگوں کی طرف جایئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے آلاتِ جنگ منگوائے اور پھر اُنہیں پہن لیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میرا یہ گمان ہے کہ تم میں سے مقتولین زیادہ ہوں گے اور اُن میں سے بھی زیادہ ہوں گے' کیونکہ میں نے خواب میں ایک ذبح شدہ جانور دیکھا تھا اور میرا خیال ہے کہ وہ گائے تھے' باقی اللہ بہتری کرے۔ تو ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! پھر آپ ہمارے ساتھ یہیں رہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی نبی کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے ہتھیار پہن لینے کے بعد اُنہیں اُتار دے' جب تک لوگ نہیں اُتار دیتے (یعنی جنگ ختم نہیں ہو جاتی) تو کیا کوئی ایسا شخص ہے جو راستہ کے بارے میں ہمیں بتائے۔ پھر نبی اکرم ﷺ لوگوں کو لے کر ٹیلہ کی طرف سے روانہ ہوئے' راستے بتانے والے لوگ آپ کے آگے چلتے رہے' یہاں تک کہ جب جبانہ کے مقام پر شوط کے قریب آپ پہنچے' تو عبداللہ بن اُبی ایک تہائی لشکر' یا ایک تہائی لشکر کے قریب لوگوں کو لے کر واپس چلا گیا۔

نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے یہاں تک کہ اُحد کے مقام پر' آپ کا دشمن سے سامنا ہوا' تو آپ نے مسلمانوں کی صف بندی کی' نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو یہ ہدایت کی کہ اگر دشمن پسپا بھی ہو جائے' تو بھی اُن میں سے کوئی شخص دشمن کی طرف نہ جائے اور اُن کی پیروی نہ کرے۔ جب لڑائی شروع ہوئی اور دشمن پسپا ہوا تو لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کا حکم نہیں مانا' وہ آپس میں تنازع کا شکار ہو گئے اور اختلاف کرنے لگے' پھر اللہ تعالیٰ نے اُنہیں دشمن سے پھیر دیا' تاکہ اُنہیں آزمائش میں مبتلا کرے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ پھر مشرکین آ گئے اُن کے گھڑ سواروں پر خالد بن ولید بن مغیرہ امیر تھے' تو اُنہوں نے مسلمانوں کے ستر افراد کو شہید کر دیا اور مسلمانوں کو بہت زیادہ زخم بھی آئے۔

نبی اکرم ﷺ کے دانتوں کو نقصان پہنچا' آپ کا چہرہ خون آلود ہو گیا' یہاں تک کہ شیطان نے بلند آواز میں چیخ کر کہا: حضرت محمد ﷺ شہید ہو گئے ہیں! حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہ پہلا فرد تھا' جس نے نبی اکرم ﷺ کو پہچان لیا' میں نے لوہے کی ٹوپی کے اندر سے آپ ﷺ کی آنکھوں کو پہچان لیا اور میں نے بلند آواز میں کہا: یہ نبی اکرم ﷺ موجود ہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے اشارہ کیا کہ تم خاموش رہو! پھر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو روک لیا' نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب ٹھہرے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب کے اجسام کی بے حرمتی کی گئی تھی' کسی کا ناک کاٹا گیا تھا' کسی کے پیٹ کو چیر دیا گیا تھا' یہ سب کچھ ہونے کے بعد ابوسفیان بلند آواز میں بولا: تم لوگ اپنے مقتولین میں سے کچھ لوگوں کو پاؤ گے کہ اُن کی لاشوں کی بے حرمتی ہوئی ہے' ہمارے سمجھدار لوگ ایسا نہیں کر سکتے تھے اور ہمارے سردار ایسا نہیں کر سکتے۔

ابوسفیان نے کہا: ہُبل سر بلند ہوا! تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ سب سے بلند اور سب سے بزرگ ہے! ابوسفیان نے کہا: یہ مقتولین ہمارے مقتولینِ بدر کے بدلہ میں ہو گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مقتولین برابر نہیں ہیں' ہمارے

مقتول جنت میں ہیں اور تمہارے مقتول جہنم میں ہیں۔ تو ابوسفیان نے کہا: پھر تو ہم رسوائی کا شکار ہو گئے، پھر وہ سب لوگ واپس چلے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کچھ اصحاب کو اُن کے پیچھے بھیجا، یہاں تک کہ وہ حمراء اسد کے مقام تک پہنچ گئے، اُن کا پیچھا کرنے والوں میں اُس دن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، اسی وقت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''وہ لوگ جن سے لوگوں نے یہ کہا کہ لوگوں نے تمہارے لیے بہت کچھ جمع کیا ہوا ہے، تو تم لوگ ڈر جاؤ! تو اُن لوگوں کے ایمان میں اضافہ ہوا اور اُنہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے''۔

9736 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِهِ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، دَعَا الْمُسْلِمِينَ لِطَلَبِ الْكُفَّارِ، فَاسْتَجَابُوا فَطَلَبُوهُمْ عَامَّةَ يَوْمِهِمْ، ثُمَّ رَجَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْزَلَ اللّٰهُ (الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ) (آل عمران: 172) الْآيَةُ." وَلَقَدْ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: اَنَّ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُرِبَ يَوْمَئِذٍ بِالسَّيْفِ سَبْعِينَ ضَرْبَةً، وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّهَا كُلَّهَا

✳✳ معمر نے زہری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اُس میں یہ بھی مذکور ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، تو آپ نے مسلمانوں کو کفار کے پیچھے بھیجا، اُنہوں نے آپ کی بات مانی اور اُس دن کا زیادہ حصہ اُن کا پیچھا کرتے رہے، پھر وہ اُنہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''وہ لوگ جنہوں نے زخم لاحق ہونے کے باوجود اللہ اور اُس کے رسول کی پکار کا جواب دیا''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اُس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر تلوار کی ستر ضربیں لگی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن سب کے شر سے آپ کو بچالیا۔

وَقْعَةُ الْاَحْزَابِ وَبَنِي قُرَيْظَةَ

باب: غزوۂ احزاب اور بنو قریظہ کا واقعہ

9737 - حدیث نبوی: ثُمَّ كَانَتْ وَقْعَةُ الْاَحْزَابِ بَعْدَ وَقْعَةِ اُحُدٍ بِسَنَتَيْنِ، وَذٰلِكَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الْمَدِينَةِ، وَرَاْسُ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ اَبُو سُفْيَانَ، فَحَاصَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، حَتّٰى خَلَصَ اِلٰى كُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمُ الْكَرْبُ، وَحَتّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: - كَمَا اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ - اللّٰهُمَّ اِنِّي اُنْشِدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَاْ اَنْ لَا تُعْبَدَ فَبَيْنَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنِ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ رَاْسُ الْمُشْرِكِينَ مِنْ غَطَفَانَ، وَهُوَ مَعَ اَبِي سُفْيَانَ: اَرَاَيْتَ اِنْ جَعَلْتُ لَكَ ثُلُثَ ثَمَرِ الْاَنْصَارِ اَتَرْجِعُ بِمَنْ مَعَكَ مِنْ غَطَفَانَ؟ وَتُخَذِّلُ بَيْنَ الْاَحْزَابِ؟، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عُيَيْنَةُ اِنْ جَعَلْتَ لِي الشَّطْرَ فَعَلْتُ، فَاَرْسَلَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

وَهُوَ سَيِّدُ الْأَوْسِ، وَإِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ فَقَالَ لَهُمَا: إِنَّ عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ قَدْ سَأَلَنِي نِصْفَ ثَمَرِكُمَا عَلَى أَنْ يَنْصَرِفَ بِمَنْ مَعَهُ مِنْ غَطَفَانَ، وَيُخَذِّلَ بَيْنَ الْأَحْزَابِ، وَإِنِّي قَدْ أَعْطَيْتُهُ الثُّلُثَ فَأَبَى إِلَّا الشَّطْرَ، فَمَاذَا تَرَيَانِ؟ قَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ أُمِرْتَ بِشَيْءٍ فَامْضِ لِأَمْرِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ أُمِرْتُ بِشَيْءٍ لَمْ أَسْتَأْمِرْكُمَا، وَلَكِنْ هَذَا رَأْيِي أَعْرِضُهُ عَلَيْكُمَا قَالَا: فَإِنَّا لَا نَرَى أَنْ نُعْطِيَهُ إِلَّا السَّيْفَ قَالَ: فَنِعْمَ إِذًا قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَنَّهُمَا قَالَا لَهُ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ أَفَلَانَ حِينَ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ نُعْطِيهِمْ ذَلِكَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنِعْمَ إِذًا. قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُمْ نُعَيْمُ بْنُ مَسْعُودٍ الْأَشْجَعِيُّ، وَكَانَ يَأْمَنُهُ الْفَرِيقَانِ، كَانَ مُوَادِعًا لَهُمَا فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ عُيَيْنَةَ وَأَبِي سُفْيَانَ إِذْ جَاءَهُمْ رَسُولُ بَنِي قُرَيْظَةَ: أَنِ اثْبُتُوا، فَإِنَّا سَنُخَالِفُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى بَيْضَتِهِمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَعَلَّنَا أَمَرْنَاهُمْ بِذَلِكَ، وَكَانَ نُعَيْمٌ رَجُلًا لَا يَكْتُمُ الْحَدِيثَ، فَقَامَ بِكَلِمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَهُ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ هَذَا الْأَمْرُ مِنَ اللَّهِ فَامْضِهِ، وَإِنْ كَانَ رَأْيًا مِنْكَ فَإِنَّ شَأْنَ قُرَيْشٍ وَبَنِي قُرَيْظَةَ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِأَحَدٍ عَلَيْكَ فِيهِ مَقَالٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيَّ الرَّجُلَ رُدُّوهُ فَرَدُّوهُ فَقَالَ: انْظُرِ الَّذِي ذَكَرْنَا لَكَ، فَلَا تَذْكُرْهُ لِأَحَدٍ " فَإِنَّمَا أَغْرَاهُ فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى عُيَيْنَةَ وَأَبَا سُفْيَانَ فَقَالَ: هَلْ سَمِعْتُمْ مِنْ مُحَمَّدٍ يَقُولُ قَوْلًا إِلَّا كَانَ حَقًّا؟ قَالَا: لَا قَالَ: فَإِنِّي لَمَّا ذَكَرْتُ لَهُ شَأْنَ قُرَيْظَةَ قَالَ: فَلَعَلَّنَا أَمَرْنَاهُمْ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: سَنَعْلَمُ ذَلِكَ إِنْ كَانَ مَكْرًا، فَأَرْسَلَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ أَنَّكُمْ قَدْ أَمَرْتُمُونَا أَنْ نَثْبُتَ، وَأَنَّكُمْ سَتُخَالِفُونَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى بَيْضَتِهِمْ، فَأَعْطُونَا بِذَلِكَ رَهِينَةً فَقَالُوا: إِنَّهَا قَدْ دَخَلَتْ لَيْلَةُ السَّبْتِ، وَإِنَّا لَا نَقْضِي فِي السَّبْتِ شَيْئًا فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ إِنَّكُمْ فِي مَكْرٍ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ، فَارْتَحِلُوا، وَأَرْسَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الرِّيحَ، وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ، فَأَطْفَأَتْ نِيرَانَهُمْ وَقَطَعَتْ أَرْسَانَ خُيُولِهِمْ، وَانْطَلَقُوا مُنْهَزِمِينَ مِنْ غَيْرِ قِتَالٍ قَالَ: فَذَلِكَ حِينَ يَقُولُ: (وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا) (الأحزاب: 25) قَالَ: فَنَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ فِي طَلَبِهِمْ، فَطَلَبُوهُمْ حَتَّى بَلَغُوا حَمْرَاءَ الْأَسَدِ قَالَ: فَرَجَعُوا قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأْمَتَهُ، وَاغْتَسَلَ وَاسْتَجْمَرَ، فَنَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ: عَذِيرُكَ مِنْ مُحَارِبٍ، أَلَا أَرَاكَ قَدْ وَضَعْتَ اللَّأْمَةَ، وَلَمْ نَضَعْهَا نَحْنُ بَعْدُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُصَلُّوا الْعَصْرَ حَتَّى تَأْتُوا بَنِي قُرَيْظَةَ، فَغَرَبَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَأْتُوهَا، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ أَنْ تَدَعُوا الصَّلَاةَ فَصَلُّوا، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ: إِنَّا لَفِي عَزِيمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَيْنَا مِنْ بَأْسٍ، فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَتَرَكَتْ طَائِفَةٌ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا قَالَ: فَلَمْ يُعَنِّفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِمَجَالِسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ بَنِي قُرَيْظَةَ، فَقَالَ: هَلْ مَرَّ بِكُمْ مِنْ

اَحَدٍ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، مَرَّ عَلَيْنَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ تَحْتَهُ قَطِيفَةُ دِيبَاجٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ جِبْرِيلُ، اُرْسِلَ اِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ لِيُزَلْزِلَ حُصُونَهُمْ، وَيَقْذِفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَحَاصَرَهُمْ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا انْتَهٰى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَسْتُرُوهُ بِجُحَفِهِمْ لِيَقُوهُ الْحِجَارَةَ، حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَهُمْ، فَفَعَلُوا فَنَادَاهُمْ: يَا اِخْوَةَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ فَقَالُوْا: يَا اَبَا الْقَاسِمِ مَا كُنْتَ فَاحِشًا فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ قَبْلَ اَنْ يُقَاتِلَهُمْ، فَاَبَوْا اَنْ يُجِيبُوهُ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، حَتّٰى نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَاَبَوْا اَنْ يَنْزِلُوا عَلٰى حُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلُوا عَلٰى ذَاءٍ فَاَقْبَلُوا بِهِمْ، وَسَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ اَسِيرًا عَلٰى اَتَانٍ، حَتّٰى انْتَهَوْا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَتْ قُرَيْظَةُ تُذَكِّرُهُ بِحِلْفِهِمْ، وَطَفِقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ يَنْفَلِتُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَاْمِرًا، يَنْتَظِرُهُ فِيمَا يُرِيدُ اَنْ يَحْكُمَ بِهِ، فَيُجِيبُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ اَنْ يَقُولَ: انْفِرْ بِمَا اَنَا حَاكِمٌ، وَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِقَوْلٍ: نَعَمْ قَالَ سَعْدٌ: فَاِنِّي اَحْكُمُ بِاَنْ يُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ، وَتُقَسَّمَ اَمْوَالُهُمْ، وَتُسْبٰى ذَرَارِيهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَابَ الْحُكْمَ قَالَ: وَكَانَ حُيَيُّ بْنُ اَخْطَبَ اسْتَجَاشَ الْمُشْرِكِينَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ لِبَنِي قُرَيْظَةَ، فَاسْتَفْتَحَ عَلَيْهِمْ لَيْلًا، فَقَالَ سَيِّدُهُمْ: اِنَّ هٰذَا رَجُلٌ مَشْئُومٌ، فَلَا يَشْاَمَنَّكُمْ حُيَيٌّ، فَنَادَاهُمْ يَا بَنِي قُرَيْظَةَ اَلَا تَسْتَجِيبُوا؟ اَلَا تَلْحَقُونِي؟ اَلَا تُضَيِّفُونِي؟ فَاِنِّي جَائِعٌ مَغْرُورٌ، فَقَالَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ: وَاللّٰهِ لَنَفْتَحَنَّ لَهُ، فَلَمْ يَزَالُوا حَتّٰى فَتَحُوا لَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِمْ اُطُمَهُمْ قَالَ: يَا بَنِي قُرَيْظَةَ جِئْتُكُمْ فِي عِزِّ الدَّهْرِ، جِئْتُكُمْ فِي عَارِضٍ بَرَدٍ لَا يَقُومُ لِسَبِيلِهِ شَيْءٌ، فَقَالَ لَهُ سَيِّدُهُمْ: اَتَعِدُنَا عَارِضًا بَرَدًا يَنْكَشِفُ عَنَّا، وَتَدَعُنَا عِنْدَ بَحْرٍ دَائِمٍ لَا يُفَارِقُنَا، اِنَّمَا تَعِدُنَا الْغُرُورَ قَالَ: فَوَاثَقَهُمْ وَعَاهَدَهُمْ لَاِنِ انْفَضَّتْ جُمُوعُ الْاَحْزَابِ اَنْ يَجِيءَ حَتّٰى يَدْخُلَ مَعَهُمْ اُطُمَهُمْ، فَاَطَاعُوهُ حِينَئِذٍ بِالْغَدْرِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ، فَلَمَّا فَضَّ اللّٰهُ جُمُوعَ الْاَحْزَابِ انْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ، ذَكَرَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ الَّذِي اَعْطَاهُمْ، فَرَجَعَ حَتّٰى دَخَلَ مَعَهُمْ، فَلَمَّا اَقْبَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ اُتِيَ بِهِ مَكْتُوفًا بِقِدٍّ فَقَالَ حُيَيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا لُمْتُ نَفْسِي فِي عَدَاوَتِكَ، وَلٰكِنَّهُ مَنْ يَخْذُلِ اللّٰهُ يُخْذَلُ، فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ

* * امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے دو سال بعد غزوۂ احزاب رونما ہوا' اسی کو غزوۂ خندق کہا جاتا ہے' نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے ایک طرف موجود تھے' مشرکین کا سردار اس موقع پر ابوسفیان تھا' اُس نے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کا دس سے زیادہ دن تک محاصرہ کیے رکھا' یہاں تک کہ مدینہ منورہ کا رہنے والا ہر شخص پریشانی کا شکار ہوا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا' جیسا کہ سعید بن مسیّب نے یہ بات بیان کی ہے:

''اے اللہ! میں تجھے تیرے عہد اور تیرے وعدہ کا واسطہ دیتا ہوں' اے اللہ! اگر تو چاہے کہ تیری عبادت نہ کی

جائے“۔

ابھی یہی صورتِ حال چل رہی تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے عیینہ بن حصن بن بدر فزاری کو پیغام بھیجا' جو اُس وقت غطفان قبیلہ کے مشرکین کا امیر تھا اور وہ ابوسفیان کے ساتھ تھا' (پیغام یہ تھا:) اگر تم چاہو تو میں انصار کے پھلوں کی پیداوار کا ایک تہائی حصہ تمہیں دیتا ہوں' کیا تم اپنے ساتھ کے غطفان قبیلہ کے لوگوں کے ساتھ واپس چلے جاؤ گے اور لشکروں کے درمیان ناچاقی پیدا کر دو گے؟ تو عیینہ نے نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھیجا کہ اگر نصف پیداوار آپ مجھے دیں گے' تو میں ایسا کرلوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے اوس قبیلہ کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور خزرج قبیلہ کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا اور اُن دونوں سے فرمایا: عیینہ بن حصن نے مجھ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ آپ لوگوں کی پیداوار کا نصف حصہ لے گا اور اپنے ساتھ کے غطفان قبیلہ کے لوگوں کو لے کر واپس چلا جائے گا اور مختلف گروہوں کے درمیان پھوٹ ڈال دے گا' میں نے تو اُسے ایک تہائی کی پیش کش کی تھی' لیکن وہ نصف حصہ پر اصرار کر رہا ہے' تو تم دونوں کی کیا رائے ہے؟ اُن دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر تو آپ کو کسی چیز کے بارے میں حکم دیا گیا ہے' تو آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کو جاری کر دیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے کسی چیز کے بارے میں حکم دیا گیا ہوتا' تو میں تم دونوں سے مرضی معلوم نہ کرتا' یہ میری اپنی رائے ہے' جو میں نے تمہارے سامنے پیش کی ہے' تو اُن دونوں نے عرض کی: ہمارا یہ خیال ہے کہ آپ اُسے صرف تلوار دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر ٹھیک ہے!

معمر بیان کرتے ہیں: ابن ابونجیح نے یہ بات بیان کی ہے: اُن دونوں صاحبان نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! جب اللہ تعالیٰ اسلام کو لے آئے گا' تو ہم اُن لوگوں کو یہ چیز عطا کر دیں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر ٹھیک ہے!

زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کردہ اپنی حدیث میں یہ بات ذکر کی ہے: ابھی وہ لوگ اسی حالت میں تھے کہ نعیم بن مسعود اشجعی اُن لوگوں کے پاس آیا' وہ دونوں فریقوں کے درمیان صلح کروانا چاہتا تھا' وہ دونوں کا خیر خواہ تھا' اُس نے کہا: میں' عیینہ اور ابوسفیان کے پاس موجود تھا' جب اُن کے پاس بنوقریظہ کا قاصد آیا' اُنہوں نے یہ کہا: تم لوگ اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو! ہم عنقریب مسلمانوں کے اپنے علاقہ کے اندر اُن کے خلاف ہو جائیں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شاید ہم نے ہی انہیں اس بارے میں کہا ہو۔ نعیم ایک ایسا شخص تھا' جو کسی بات کو چھپاتا نہیں تھا' وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرنے لگا' اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر تو یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے' تو آپ اسے جاری رکھیں اور اگر یہ آپ کی اپنی رائے ہے' تو پھر قریش اور بنوقریظہ کا معاملہ اس سے زیادہ ہلکا ہے کہ اُس کے بارے میں کسی کو آپ کے خلاف بات کرنے کا موقع ملے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس شخص کو میرے پاس واپس لے کر آؤ۔ اُس شخص کو واپس لایا گیا' تو آپ نے فرمایا: تم اس بات کا دھیان رکھنا کہ ہم نے جو چیز تمہارے سامنے ذکر کی ہے' تم کسی سے اُس کا ذکر نہ کرنا۔ اصل میں نبی اکرم ﷺ اُسے غلط فہمی کا شکار کرنا چاہ رہے تھے۔ وہ شخص گیا' وہ عیینہ اور ابوسفیان کے پاس آیا اور بولا: کیا تم نے محمد کی زبانی ہمیشہ وہی بات سنی ہے' جو درست ہوتی ہے؟ اُن دونوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے کہا: جب میں نے اُن کے سامنے قریظہ کا معاملہ ذکر کیا'

تو اُنہوں نے کہا: یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ ہم نے ہی اُنہیں اس بات کا حکم دیا ہو! تو ابوسفیان نے کہا: اگر یہ فریب ہوا' تو ہم عنقریب جان لیں گے۔ اُس نے بنوقریظہ کی طرف پیغام بھیجا کہ تم لوگوں نے ہمیں یہ مشورہ دیا ہے کہ ہم یہاں ٹھہرے رہیں اور تم مسلمانوں کے خلاف اُن کے اپنے علاقہ کے اندر اُن کے خلاف صف آراء ہو جاؤ گے' تم ہمیں اس کا کوئی ثبوت دو۔ تو اُن لوگوں نے جواب دیا: تم ہفتہ کی رات آئے ہو اور ہم ہفتہ کے دن کچھ نہیں کرتے۔ اس پر ابوسفیان نے کہا کہ بنوقریظہ نے تمہارے ساتھ فریب کیا ہے' تم لوگ روانہ ہو جاؤ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر ہوا کو بھیج دیا اور اُن کے دلوں میں رعب بھی ڈال دیا' اُن کی آگ بجھ گئی' اُن کے گھوڑوں کو باندھنے والی رسیاں ٹوٹ گئیں اور وہ لوگ لڑے بغیر پسپا ہو کر واپس چلے گئے۔ اسی صورتِ حال کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے لڑائی کے حوالے سے اہلِ ایمان کے لیے کفایت کی اور اللہ تعالیٰ قوت رکھنے والا اور غلبہ والا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو اُن کا پیچھا کرنے کی ہدایت کی' وہ لوگ حمراء الاسد کے مقام تک اُن لوگوں کا پیچھا کرتے رہے' پھر وہ لوگ واپس آ گئے' نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہتھیار اُتارے' غسل کیا آپ نے دھونی لی' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو بلند آواز میں مخاطب کیا: میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے اپنے ہتھیار اُتار دیئے ہیں' حالانکہ ہم (فرشتوں) نے ابھی تک اپنے ہتھیار نہیں اُتارے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ پریشانی کے عالم میں کھڑے ہوئے' آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: میں تم لوگوں کو تاکید کرتا ہوں کہ تم عصر کی نماز اُس وقت تک ادا نہ کرنا' جب تک بنوقریظہ تک نہیں پہنچ جاتے' تو اُن لوگوں کے وہاں تک پہنچنے سے پہلے ہی سورج غروب ہونے کے قریب ہوا' تو مسلمانوں کے ایک گروہ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کی یہ مراد نہیں تھی کہ تم لوگ نماز ترک کر دو' تو اُن لوگوں نے نماز ادا کر لی' اور ایک گروہ نے یہ کہا کہ ہمیں نبی اکرم ﷺ کی طرف سے تاکیدی ہدایت ملی ہے' تو ہم پر کوئی حرج نہیں ہوگا' تو ایک گروہ نے ایمان کی حالت میں ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے نماز ادا کر لی' جبکہ ایک گروہ نے ایمان کی حالت میں ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے نماز ادا نہیں کی' تو نبی اکرم ﷺ نے دونوں گروہوں میں سے کسی پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نکلے' آپ کا گزر کچھ محافل کے پاس سے ہوا' جو آپ کے اور بنوقریظہ کے درمیان تھیں' آپ نے دریافت کیا: کیا ابھی تمہارے پاس سے کوئی گزرا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! دحیہ کلبی ایک سفید خچر پر ہمارے پاس سے گزرے ہیں' اُن کے نیچے دیباج کی چادر تھی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دحیہ نہیں تھا' بلکہ وہ جبرائیل تھے جنہیں بنوقریظہ کی طرف بھیجا گیا ہے' تاکہ وہ اُن کے قلعوں کو ڈگمگا دیں اور اُن کے دلوں میں رعب ڈال دیں۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اُن لوگوں کا محاصرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنی ڈھالوں کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کے لیے حفاظتی بند بنا لیں' تاکہ اُن کے پتھر آپ کو نہ لگیں اور آپ اتنا آگے چلے جائیں کہ اُن کے کلام کو سن سکیں۔

صحابہ کرام نے ایسا ہی کیا' نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں اُنہیں پکارا: اے بندروں اور خنزیروں کے بھائیو! تو اُن لوگوں نے کہا: اے ابوالقاسم! آپ تو اتنی سختی سے بات نہیں کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن کے ساتھ لڑائی شروع کرنے

سے پہلے اُنہیں اسلام کی طرف دعوت دی' اُنہوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اور آپ کے ساتھ کے مسلمانوں نے اُن لوگوں کے ساتھ لڑائی کی' یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ثالثی پر تیار ہوئے' وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی ثالثی پر تیار نہیں ہوئے' پھر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ایک گدھی پر بیٹھ کر آئے' وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' تو قریظہ قبیلہ کے لوگوں نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ ذکر کرنا شروع کیا کہ وہ اُن کے حلیف رہے ہیں۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی طرف آنے لگے تا کہ آپ سے مرضی معلوم کریں' وہ اس بات کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ جس چیز کے بارے میں ثالثی کرنا چاہ رہے ہیں' اُس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ اُن کی راہنمائی کریں۔تو نبی اکرم ﷺ نے یہ کہنا شروع کیا: جی ہاں! تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ فیصلہ دیتا ہوں کہ ان کے جنگجو لوگوں کو قتل کر دیا جائے' ان کے اموال کو تقسیم کر دیا جائے اور ان کے بال بچوں کو قیدی بنا لیا جائے۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے درست فیصلہ دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حیی بن اخطب نے نبی اکرم ﷺ کے خلاف مشرکین کو لشکر لانے کا مشورہ دیا تھا' وہ بنوقریظہ کے علاقہ میں آیا' اُس نے رات کے وقت قلعہ کا دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو بنوقریظہ کے سردار نے کہا: یہ ایک منحوس آدمی ہے' اس کی نحوست تمہیں نہ لاحق ہو جائے۔ اُس نے بلند آواز میں اُنہیں مخاطب کر کے کہا: اے بنوقریظہ! تم لوگ میری بات کا جواب نہیں دیتے' تم لوگ مجھ سے ملتے نہیں ہو' تم لوگ مجھے مہمان نہیں بناتے' میں جمع کرنے والا اور دھوکہ کا شکار کرنے والا شخص ہوں۔تو بنوقریظہ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کے لیے ضرور دروازہ کھولیں گے۔اس کے بعد اُنہوں نے اُس کے لیے دروازہ کھول دیا' جب وہ اُن کے ہاں اُن کے علاقہ کے اندر داخل ہوا' تو اُس نے کہا: اے بنوقریظہ! میں زمانہ کے غلبہ کے عالم میں' تمہارے پاس آیا ہوں' میں ایک ٹھنڈی ہوا لے کر تمہارے پاس آیا ہوں' جس کے راستہ میں کوئی چیز کھڑی نہیں رہ سکتی۔ بنوقریظہ کے سردار نے اُس سے کہا: کیا تم ہمارے ساتھ ٹھنڈی ہوا کا وعدہ کر رہے ہو' جو ہم سے ساری پریشانی کو دور کر دے گی' تو تم ہمیں ہمیشہ رہنے والے سمندر کے پاس چھوڑ رہے ہو' جو ہم سے جدا نہیں ہوگا؟ تم ہمارے ساتھ جھوٹا وعدہ کر رہے ہو۔

راوی کہتے ہیں: تو اُس شخص نے اُن لوگوں کے ساتھ پختہ وعدہ کیا اور یہ عہد کیا کہ لشکر واپس چلا جائے گا' تو وہ آئے گا اور اُن لوگوں کے ساتھ اُن کے علاقہ میں داخل ہوگا' تو اُس موقع پر اُن لوگوں نے اُس کی بات مان لی اور نبی اکرم ﷺ اور مسلمانوں کے ساتھ عہد شکنی کی۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمام لشکروں کو لوٹا دیا' تو وہ وہاں سے چلا گیا' یہاں تک کہ جب وہ روحاء کے مقام پر پہنچا' تو اُسے عہد اور میثاق یاد آیا' جو اُس نے اُن لوگوں کو دیا تھا' تو وہ واپس آیا اور اُن لوگوں کے ساتھ داخل ہو گیا۔ جب بنوقریظہ آئے تو اُسے بھی لایا گیا' اُس کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے' حیی بن اخطب نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: اللہ کی قسم! آپ کی دشمنی کے حوالے سے میں خود کو ملامت نہیں کرتا' لیکن جسے اللہ تعالیٰ رسوائی کا شکار کر دے' وہ رسوا ہو جاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اُس کی گردن اُڑا دی گئی۔

وَقْعَةُ خَيْبَرَ

باب: غزوۂ خیبر کا بیان

9738 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمَدِينَةَ فَغَزَا خَيْبَرَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَاْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهِ) (الفتح: 20) اِلٰى (وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا) (الفتح: 20) فَلَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ جَعَلَهَا لِمَنْ غَزَا مَعَهُ الْحُدَيْبِيَةَ، وَبَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ مِمَّنْ كَانَ غَائِبًا وَشَاهِدًا، مِنْ اَجْلِ اَنَّ اللّٰهَ كَانَ وَعَدَهُمْ اِيَّاهَا، وَخَمَّسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، ثُمَّ قَسَمَ سَائِرَهَا مَغَانِمَ بَيْنَ مَنْ شَهِدَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا مِنْ اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ. وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا لِاَصْحَابِهِ عُمَّالٌ يَعْمَلُونَ خَيْبَرَ، وَلَا يَزْرَعُونَهَا. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا يَهُودَ خَيْبَرَ، وَكَانُوا خَرَجُوا عَلٰى اَنْ يَسِيرُوا مِنْهَا، فَدَفَعَ اِلَيْهِمْ خَيْبَرَ عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوهَا عَلَى النِّصْفِ فَيُؤَدُّونَهُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلٰى اَصْحَابِهِ، وَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ اِلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ الْاَنْصَارِيَّ، فَيَخْرُصُ عَلَيْهِمُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ اَوَّلُ شَيْءٍ مِنْ تَمْرِهَا، قَبْلَ اَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ، ثُمَّ يُخَيِّرُ الْيَهُودَ يَاْخُذُونَهَا بِذٰلِكَ الْخَرْصِ اَمْ يَدْفَعُونَهَا بِذٰلِكَ الْخَرْصِ؟ قَالَ الزُّهْرِيُّ: ثُمَّ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقِعْدَةِ مِنَ الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ، وَخَلَّوْهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَلَّفُوا حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزّٰى الْقُرَشِيَّ ثُمَّ الْعَدَوِيَّ، وَاَمَرُوا اِذَا طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، اَنْ يَاْتِيَهُ فَيَاْمُرُهُ اَنْ يَرْتَحِلَ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَالَحَهُمْ عَلٰى اَنْ يَمْكُثَ ثَلَاثًا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَاَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوَيْطِبُ بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَكَلَّمَهُ فِي الرَّحِيلِ فَارْتَحَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَافِلًا اِلَى الْمَدِينَةِ، ثُمَّ غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَتْحَ: فَتْحَ مَكَّةَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ مَعَهُ عَشَرَةُ آلَافٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَذٰلِكَ عَلٰى رَاْسِ ثَمَانِ سِنِينَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ، فَسَارَ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِلٰى مَكَّةَ يَصُومُ وَيَصُومُونَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ، وَهُوَ مَا بَيْنَ عُسْفَانَ وَقَدِيدٍ فَاَفْطَرَ وَاَفْطَرَ الْمُسْلِمُونَ مَعَهُ فَلَمْ يَصُومُوا مِنْ بَقِيَّةِ رَمَضَانَ شَيْئًا. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَكَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْاَمْرَيْنِ، وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ اَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ قَالَ: فَفَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لَيْلَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ

* زہری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ حدیبیہ سے واپس مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ غزوۂ خیبر کے لیے تشریف لے گئے' اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل کی:

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ بہت سے مالِ غنیمت کا وعدہ کیا تھا' جو تم حاصل کرو گے' تو اُس نے تمہیں یہ جلدی کر دیا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور وہ تمہاری راہنمائی سیدھے راستہ کی طرف کرے گا''۔

جب خیبر فتح ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنے ساتھ غزوۂ حدیبیہ میں شریک ہونے والے تمام افراد کے لیے مخصوص کیا' جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی' خواہ وہ موجود تھے' یا موجود نہیں تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے ساتھ اس کا وعدہ کیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے خیبر کا خمس وصول کیا تھا اور باقی سارا مالِ غنیمت اُن مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا تھا' جو غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے تھے اور اُن لوگوں کے درمیان تقسیم کیا' جو غزوۂ خیبر میں تو شریک نہیں ہوئے تھے لیکن صلح حدیبیہ میں شریک ہوئے تھے۔ خود نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے پاس ایسے مزدور نہیں تھے' جو خیبر میں کام کاج کرتے یا کھیتی باڑی کرتے۔

زہری نے یہ بات بیان کی ہے: سعید بن مسیب نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو بلوایا' وہ وہاں سے جانے کے لیے نکلنے کا ارادہ کر رہے تھے' آپ نے خیبر اُن کے سپرد کر دیا' اس شرط پر کہ نصف پیداوار کے عوض میں وہ یہاں کام کاج کریں گے اور نصف پیداوار نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کو ادا کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن سے یہ فرمایا کہ میں تمہیں یہاں اُس وقت تک رہنے دوں گا' جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں یہاں رہنے دے گا۔

نبی اکرم ﷺ' حضرت عبداللہ بن رواحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو اُن کی طرف بھیجتے تھے' جب پھل پک کر تیار ہو جاتا تھا تو اُس میں سے کچھ بھی کھائے جانے سے پہلے' وہ کھجوروں کی پیداوار کا اندازہ لگا کر اُنہیں بتا دیتے تھے اور پھر یہودیوں کو اختیار دیتے تھے کہ وہ اس اندازہ کے مطابق اُن سے وصولی کر لیں' یا اتنے اندازہ کے مطابق اُنہیں ادائیگی کر دیں۔

زہری بیان کرتے ہیں: جس مدت کے درمیان (نبی اکرم ﷺ اور کفارِ مکہ کے درمیان معاہدہ چل رہا تھا) اُسی مدت کے دوران ذی قعدہ کے مہینہ میں نبی اکرم ﷺ عمرہ کے لیے تشریف لے گئے' اُن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو مکہ آنے دیا' اُن لوگوں نے حویطب بن عبدالعزیٰ قرشی عدوی کو اپنا نائب مقرر کیا اور اُسے یہ ہدایت کی کہ جب نبی اکرم ﷺ تین مرتبہ طواف کر لیں (یا جب نبی اکرم ﷺ کو مکہ میں تین دن گزر جائیں) تو وہ اُن کے پاس آ کر اُنہیں یہ کہے کہ آپ تشریف لے جائیں! نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے ساتھ یہ صلح کی تھی کہ وہ تین مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرنے (یعنی تین دن) تک ٹھہرے رہیں گے' تو تیسری مرتبہ کے بعد حویطب' نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے روانگی کے سلسلہ میں بات چیت کی' تو نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کی طرف واپس روانہ ہو گئے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ فتح' یعنی غزوۂ فتح مکہ میں شرکت کی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینہ میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے' آپ کے

ساتھ دس ہزار مسلمان تھے' یہ آپ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے ساڑھے آٹھ سال گزرنے کے بعد کی بات ہے' نبی اکرم ﷺ اپنے ساتھ دیگر مسلمانوں کے ساتھ روانہ ہوئے' مدینہ منورہ سے روانہ ہونے پر آپ نے مسلسل روزہ رکھا اور مسلمانوں نے بھی روزہ رکھا' یہاں تک کہ جب آپ ''کدید'' کے مقام پر پہنچے جو ''عسفان'' اور ''قدید'' کے درمیان موجود ہے' تو وہاں آپ نے روزہ ختم کر دیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی روزہ ختم کر دیا' ان حضرات نے باقی رمضان میں کوئی روزہ نہیں رکھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: تو سفر کے دوران (روزہ نہ رکھنا) آخری معاملہ ہے اور نبی اکرم ﷺ کے سب سے آخر والے معاملہ کو اختیار کیا جاتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تیرہ رمضان المبارک کو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے لیے مکہ فتح کر دیا۔

غَزْوَةُ الْفَتْحِ

باب: غزوہ فتح کا بیان

9739 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ يُقَالُ لِعُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ الْمُشَاهِدَ عَنْ مِقْسَمٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَتِ الْمُدَّةُ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَكَانَتْ سِنِينَ ذَكَرَ اَنَّهَا كَانَتْ حَرْبٌ بَيْنَ بَنِي بَكْرٍ وَهُمْ حُلَفَاءُ قُرَيْشٍ، وَبَيْنَ خُزَاعَةَ وَهُمْ حُلَفَاءُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعَانَتْ قُرَيْشٌ حُلَفَائَهُ عَلٰى خُزَاعَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَاَمْنَعَنَّهُمْ مِمَّا اَمْنَعُ مِنْهُ نَفْسِي وَاَهْلَ بَيْتِي وَاَخَذَ فِي الْجِهَازِ اِلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا فَقَالُوا لِاَبِي سُفْيَانَ: مَا تَصْنَعُ وَهٰذِهِ الْجُيُوشُ تُجَهَّزُ اِلَيْنَا؟ انْطَلِقْ فَجَدِّدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ كِتَابًا، وَذٰلِكَ مَقْدَمُهُ مِنَ الشَّامِ فَخَرَجَ اَبُو سُفْيَانَ حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَكَلَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلُمَّ فَلْنُجَدِّدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كِتَابًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَحْنُ عَلٰى اَمْرِنَا الَّذِي كَانَ، وَهَلْ اَحْدَثْتُمْ مِنْ حَدَثٍ؟ فَقَالَ اَبُو سُفْيَانَ: لَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَحْنُ عَلٰى اَمْرِنَا الَّذِي كَانَ بَيْنَنَا، فَجَاءَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: هَلْ لَكَ عَلٰى اَنْ تَسُودَ الْعَرَبَ، وَتَمُنَّ عَلٰى قَوْمِكَ فَتُجِيرَهُمْ، وَتُجَدِّدَ لَهُمْ كِتَابًا؟ فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِاَفْتَاتَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَمْرٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ فَقَالَ: هَلْ لَكِ اَنْ تَكُونِي خَيْرَ سَخْلَةٍ فِي الْعَرَبِ؟ اَنْ تُجِيرِي بَيْنَ النَّاسِ، فَقَدْ اَجَارَتْ اُخْتُكِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوْجَهَا اَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَلَمْ يُغَيِّرْ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: مَا كُنْتُ لِاَفْتَاتَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَمْرٍ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: اَجِيرَا بَيْنَ النَّاسِ قُولَا: نَعَمْ، فَلَمْ يَقُولَا شَيْئًا، وَنَظَرَا اِلٰى اُمِّهِمَا وَقَالَا: نَقُولُ مَا قَالَتْ اُمُّنَا، فَلَمْ يَنْجَحْ مِنْ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مَا طَلَبَ، فَخَرَجَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قُرَيْشٍ فَقَالُوا: مَاذَا جِئْتَ بِهِ؟ قَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ قَوْمٍ قُلُوبُهُمْ عَلٰى قَلْبٍ وَاحِدٍ، وَاللّٰهِ مَا

تَرَكْتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا وَلَا كَبِيرًا، وَلَا أُنْثَى، وَلَا ذَكَرًا، إِلَّا كَلَّمْتُهُ، فَلَمْ أَنْجَحْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالُوا: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ارْجِعْ فَرَجَعَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ قُرَيْشًا، حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: انْظُرُوا أَبَا سُفْيَانَ فَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَهُ، فَنَظَرُوهُ فَوَجَدُوهُ، فَلَمَّا دَخَلَ الْعَسْكَرَ جَعَلَ الْمُسْلِمُونَ يَجَاوُنَهُ، وَيُسْرِعُونَ إِلَيْهِ، فَنَادَى: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَمَقْتُولٌ، فَأْمُرْ بِي إِلَى الْعَبَّاسِ، وَكَانَ الْعَبَّاسُ لَهُ خِدْنًا وَصَدِيقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعَبَّاسِ، فَبَاتَ عِنْدَهُ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، تَحَرَّكَ النَّاسُ، فَظَنَّ أَنَّهُمْ يُرِيدُونَهُ قَالَ: يَا عَبَّاسُ مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ قَالَ: تَحَرَّكُوا لِلْمُنَادِي لِلصَّلَاةِ قَالَ: فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ إِنَّمَا تَحَرَّكُوا لِمُنَادِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَقَامَ الْعَبَّاسُ لِلصَّلَاةِ وَقَامَ مَعَهُ، فَلَمَّا فَرَغُوا قَالَ: يَا عَبَّاسُ مَا يَصْنَعُ مُحَمَّدٌ شَيْئًا إِلَّا صَنَعُوا مِثْلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتْرُكُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ حَتَّى يَمُوتُوا جُوعًا لَفَعَلُوا، وَإِنِّي لَأَرَاهُمْ سَيُهْلِكُونَ قَوْمَكَ غَدًا، قَالَ يَا عَبَّاسُ فَادْخُلْ بِنَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ خَلْفَ الْقُبَّةِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ الْإِسْلَامَ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: كَيْفَ أَصْنَعُ بِالْعُزَّى؟ فَقَالَ عُمَرُ مِنْ خَلْفِ الْقُبَّةِ: تَخْرَأُ عَلَيْهَا فَقَالَ: وَأَبِيكَ إِنَّكَ لَفَاحِشٌ، وَإِنِّي لَمْ آتِكَ يَا بْنَ الْخَطَّابِ إِنَّمَا جِئْتُ لِابْنِ عَمِّي، وَإِيَّاهُ أُكَلِّمُ قَالَ: فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ قَوْمِنَا، وَذَوِي أَسْنَانِهِمْ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَجْعَلَ لَهُ شَيْئًا يُعْرَفُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ قَالَ: فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: أَدَارِي؟ أَدَارِي؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، وَمَنْ وَضَعَ سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ، فَانْطَلَقَ مَعَ الْعَبَّاسِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَخَافَ مِنْهُ الْعَبَّاسُ بَعْضَ الْغَدْرِ فَجَلَّسَهُ عَلَى أَكَمَةٍ حَتَّى مَرَّتْ بِهِ الْجُنُودُ قَالَ: فَمَرَّتْ بِهِ كَبْكَبَةٌ فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا عَبَّاسُ؟ فَقَالَ: هٰذَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنَى قَالَ: ثُمَّ مَرَّتْ كَبْكَبَةٌ أُخْرَى فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا عَبَّاسُ؟ قَالَ: هُمْ قُضَاعَةُ وَعَلَيْهِمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: ثُمَّ مَرَّتْ بِهِ كَبْكَبَةٌ أُخْرَى، فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا عَبَّاسُ؟ قَالَ: هٰذَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرَى قَالَ: ثُمَّ مَرَّتْ بِهِ قَوْمٌ يَمْشُونَ فِي الْحَدِيدِ فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا عَبَّاسُ؟ الَّتِي كَأَنَّهَا حَرَّةٌ سَوْدَاءُ قَالَ: هٰذِهِ الْأَنْصَارُ عِنْدَهَا الْمَوْتُ الْأَحْمَرُ فِيهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَنْصَارُ حَوْلَهُ، فَقَالَ: أَبُو سُفْيَانَ سِرْ يَا عَبَّاسُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ صَبَاحَ قَوْمٍ فِي دِيَارِهِمْ قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى مَكَّةَ نَادَى، وَكَانَ شِعَارُ قُرَيْشٍ يَا آلَ غَالِبٍ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا، فَلَقِيَتْهُ امْرَأَتُهُ هِنْدٌ فَأَخَذَتْ بِلِحْيَتِهِ وَقَالَتْ: يَا آلَ غَالِبٍ اقْتُلُوا الشَّيْخَ الْأَحْمَقَ، فَإِنَّهُ قَدْ صَبَأَ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْلِمَنَّ أَوْ لَيُضْرَبَنَّ عُنُقُكِ قَالَ: فَلَمَّا أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَكَّةَ كَفَّ النَّاسَ أَنْ يَدْخُلُوهَا حَتَّى يَأْتِيَهُ رَسُولُ الْعَبَّاسِ، فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّهُمْ يَصْنَعُونَ

بِالْعَبَّاسِ مَا صَنَعَتْ ثَقِيفٌ بِعُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، فَوَاللَّهِ إِذًا لَا أَسْتَبْقِي مِنْهُمْ أَحَدًا قَالَ: ثُمَّ جَائَهُ رَسُولُ الْعَبَّاسِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالْكَفِّ فَقَالَ: كُفُّوا السِّلَاحَ إِلَّا خُزَاعَةَ عَنْ بَكْرٍ سَاعَةً، ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَكَفُّوا، فَأَمَّنَ النَّاسَ كُلَّهُمْ إِلَّا ابْنَ أَبِي سَرْحٍ، وَابْنَ خَطَلٍ وَمَقِيسَ الْكِنَانِيَّ، وَامْرَأَةً أُخْرَى، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَمْ أُحَرِّمْ مَكَّةَ وَلَكِنْ حَرَّمَهَا اللَّهُ، وَإِنَّهَا لَمْ تُحَلَّلْ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّمَا أَحَلَّهَا اللَّهُ لِي فِي سَاعَةٍ مِنْ نَهَارٍ قَالَ: ثُمَّ جَائَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِابْنِ أَبِي سَرْحٍ فَقَالَ: بَايِعْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَ مِنْ نَاحِيَةٍ أُخْرَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَائَهُ أَيْضًا فَقَالَ: بَايِعْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ أَعْرَضْتُ عَنْهُ، وَإِنِّي لَأَظُنُّ بَعْضَكُمْ سَيَقْتُلُهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: فَهَلَّا أَوْمَضْتَ إِلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ لَا يُومِضُ وَكَأَنَّهُ رَآهُ غَدْرًا. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَقَاتَلَ بِمَنْ مَعَهُ صُفُوفَ قُرَيْشٍ بِأَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرُفِعَ عَنْهُمْ، فَدَخَلُوا فِي الدِّينِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) (النصر: 1) حَتَّى خَتَمَهَا. قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ مِنْ قُرَيْشٍ - وَهِيَ كِنَانَةُ - وَمَنْ أَسْلَمَ يَوْمَ الْفَتْحِ قَبْلَ حُنَيْنٍ، وَحُنَيْنٌ وَادٍ فِي قُبُلِ الطَّائِفِ ذُو مِيَاهٍ، وَبِهِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ عَجُزُ هَوَازِنَ وَمَعَهُمْ ثَقِيفٌ، وَرَأْسُ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ مَالِكُ بْنُ عَوْفٍ النَّصْرِيُّ، فَاقْتَتَلُوا بِحُنَيْنٍ، فَنَصَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَكَانَ يَوْمًا شَدِيدًا عَلَى النَّاسِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ) (التوبة: 25) الْآيَةَ. قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَلَّفُهُمْ فَلِذَلِكَ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَوْمَئِذٍ

✱✱ مقسم جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: جب وہ مدت چل رہی تھی جو صلح حدیبیہ میں آپ کے اور قریش کے درمیان طے پائی تھی' تو ان سالوں کے دوران بنوبکر کے درمیان اور خزاعہ قبیلہ کے درمیان لڑائی چھڑ گئی۔ بنوبکر' قریش کے حلیف تھے اور خزاعہ قبیلہ کے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف تھے' تو قریش نے اپنے حلیفوں کی خزاعہ قبیلہ کے خلاف مدد کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں اُن لوگوں (یعنی اپنے حلیف قبیلہ کے لوگوں) کا اُسی طرح بچاؤ کروں گا' جس طرح میں اپنے آپ کا اور اپنے اہلِ خانہ کا بچاؤ کرتا ہوں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کی طرف روانگی کا ارادہ کیا' قریش کو اس بات کی اطلاع ملی تو اُنہوں نے ابوسفیان سے کہا: اب تم کیا کرو گے! یہ لشکر ہماری طرف آنے کے لیے تیاری کر رہے ہیں' تم جاؤ اور ہمارے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نیا معاہدہ تحریر کرواؤ۔ یہ ابوسفیان کے شام سے آنے کے بعد کی بات ہے۔ تو ابوسفیان نکلا اور مدینہ منورہ آیا' اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کی اور کہا کہ آیئے ہم! اپنے اور آپ کے درمیان نیا معاہدہ تحریر کرلیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم تو پہلے والے معاہدہ کے مطابق گامزن ہیں' کیا تم لوگوں نے کوئی نیا کام کیا ہے؟ ابوسفیان نے کہا: جی نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: ہم تو پہلے ہی طریقہ پر گامزن ہیں' جو ہمارے درمیان طے پایا تھا۔ پھر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ابو سفیان نے ان سے کہا: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ تم عربوں کے قائد بن جاؤ اور تم اپنی قوم پر احسان کرو اور انہیں بچالو اور تم اُن کے لیے نئی تحریر لکھ دو؟ تو اُنہوں نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بغیر کوئی نیا کام نہیں کروں گا' پھر ابوسفیان' سیّدہ طمفا رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور بولا: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتی ہو کہ تم عربوں میں بہترین خاتون بن جاؤ' تم لوگوں کو محفوظ کر دو' تمہاری بہن نے بھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے شوہر ابوالعاص بن ربیع کو پناہ دے دی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس میں کوئی تبدیلی نہیں کی تھی۔ تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: میں کسی بھی معاملہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہیں کروں گی۔ پھر ابوسفیان نے یہی بات حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما سے کی کہ تم دونوں لوگوں کے درمیان صلح صفائی کروا دو' تم دونوں یہ کہہ دو کہ ٹھیک ہے! لیکن ان دونوں حضرات نے کوئی بات نہیں کی' اُنہوں نے اپنی والدہ کی طرف دیکھا اور یہ کہا: ہم وہی کہیں گے' جو ہماری والدہ کہیں گی۔

تو ابوسفیان کو کہیں سے بھی اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہوسکی' وہ مدینہ سے نکلا' یہاں تک کہ قریش کے پاس آیا تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم کیا لے کر آئے ہو؟ اُس نے کہا: میں تمہارے پاس ایک ایسی قوم کی طرف سے آرہا ہوں' جو سب ایک نقطہ پر متفق ہیں' اللہ کی قسم! اُن میں سے ہر چھوٹا بڑا' ہر عورت اور مرد کے ساتھ میں نے بات چیت کی لیکن میں اُن کی طرف سے کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکا۔ اُن لوگوں نے کہا: تم نے کچھ نہیں کیا' تم واپس جاؤ! وہ واپس چلا گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کی طرف جانے کے ارادہ سے نکلے' یہاں تک کہ راستہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ انصاریوں سے فرمایا: تم ابوسفیان کا جائزہ لیتے رہنا' تم عنقریب اُسے پالو گے۔ اُن لوگوں نے جائزہ لیا' تو اُنہیں ابوسفیان مل گیا' جب وہ اسلامی لشکر میں داخل ہوا' تو مسلمان تیزی سے اُس کی طرف لپکے' اُس نے پکار کر کہا: اے حضرت محمد! میں مارا جاؤں گا' آپ میرے بارے میں حکم دیجئے کہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس چلا جاؤں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عباس رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں بھی اُس کے قریبی دوست رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا جائے۔ اُس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس رات بسر کی۔

جب صبح کی نماز وقت ہوا اور مؤذن نے اذان دی اور لوگوں نے حرکت شروع کی' تو وہ یہ سمجھا کہ شاید وہ لوگ اُسے پکڑنے کے لیے آرہے ہیں' اُس نے دریافت کیا: اے عباس! لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ اُنہوں نے بتایا: یہ نماز کے لیے منادی کی پکار کی وجہ سے تیاری کر رہے ہیں۔ ابوسفیان نے دریافت کیا: کیا یہ سب لوگ محمد کے منادی کی وجہ سے حرکت کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' وہ بھی اُن کے ساتھ اُٹھ گیا' جب وہ لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو اُس نے کہا: اے عباس! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ بھی کرتے ہیں' یہ لوگ اُس کی مانند کرتے ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! اگر وہ ان لوگوں کو حکم دیں کہ یہ کھانا پینا مرتے دَم تک چھوڑ دیں' تو یہ مرتے دَم تک بھوکے رہیں گے اور ان کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ یہ کل تمہاری قوم کو ہلاکت کا شکار کر دیں گے۔ ابوسفیان نے کہا: اے عباس!

تم مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤ۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے پاس چلے گئے' نبی اکرم ﷺ اُس وقت ایک چمڑے کے خیمہ میں موجود تھے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اُس خیمہ کے پیچھے موجود تھے' نبی اکرم ﷺ نے ابوسفیان کے سامنے اسلام پیش کیا تو ابوسفیان نے کہا: میں عزیٰ کا کیا کروں گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیمہ کے باہر سے کہا: تم اُس پر پاخانہ کر دینا! ابوسفیان نے کہا: تمہارے باپ کی قسم! تم ایک بدزبان آدمی ہو! اے خطاب کے بیٹے! میں تمہارے پاس نہیں آیا' میں اپنے چچازاد کے پاس آیا ہوں اور میں صرف اُسی کے ساتھ بات چیت کروں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوسفیان ہماری قوم کے معززین میں سے ایک ہے اور بلند حیثیت کا مالک ہے' میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس کے لیے کوئی بات مقرر کر دیں' جس کے ذریعہ اس کی شناخت ہو۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا وہ محفوظ شمار ہوگا۔ ابوسفیان نے کہا: کیا میرے گھر میں؟ کیا میرے گھر میں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اور جو شخص ہتھیار رکھ دے گا' وہ بھی محفوظ شمار ہوگا' جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے گا' وہ محفوظ شمار ہوگا۔

وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہاں سے روانہ ہوا' راستہ میں کسی جگہ پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اُس کی طرف سے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ کسی قسم کی عہد شکنی نہ کرے' تو انہوں نے اُسے ایک ٹیلہ پر بٹھا لیا' یہاں تک کہ لشکر (اُن کے) آگے سے گزرنے لگا' پہلے ایک دستہ گزرا۔ اُس نے دریافت کیا: اے عباس! یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ زبیر بن عوام ہیں' جو میمنہ پر تعینات ہیں' پھر ایک اور دستہ گزرا' اُس نے دریافت کیا: اے عباس! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ قضاعہ قبیلہ کے لوگ ہیں' ان کے امیر ابوعبیدہ بن جراح ہیں' پھر ایک اور دستہ گزرا' اُس نے دریافت کیا: اے عباس! یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ خالد بن ولید ہیں' جو میسرہ کے امیر ہیں' پھر کچھ لوگ گزرے' جو لوہا پہنے ہوئے تھے' اُس نے دریافت کیا: اے عباس! یہ کون ہیں؟ جو سیاہ پتھروں کی طرح ہیں؟ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ انصار ہیں' جن کے ساتھ سرخ موت ہے' ان کے درمیان نبی اکرم ﷺ موجود ہیں اور انصار' نبی اکرم ﷺ کے اردگرد ہیں۔ تو ابوسفیان نے کہا: اے عباس! تم چل پڑو! میں نے آج کی طرح کی کوئی صبح نہیں دیکھی' جو کسی قوم کی اُس کے اپنے علاقہ میں ہوئی ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ گیا اور اُس نے مکہ کی طرف جھانک کر بلند آواز میں پکار کر کہا' جو قریش کا معروف طریقہ ہے' اے آلِ غالب! تم لوگ اسلام قبول کر لو! تم لوگ سلامت رہو گے۔ اُس کی بیوی ہند اُس سے ملی' اُس نے ابوسفیان کی داڑھی پکڑی اور بولی: اے آلِ غالب! اس بوڑھے احمق کو قتل کر دو' کیونکہ یہ بے دین ہو گیا ہے۔ تو ابوسفیان نے کہا: اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' یا تو تم اسلام قبول کر لو گی' یا تمہاری گردن اُڑا دی جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مکہ کے قریب پہنچے تو لوگ مکہ میں داخل ہونے سے رُک گئے' جب تک اُن کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قاصد نہیں آ جاتا' اُسے آنے میں تاخیر ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاید اُن لوگوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے' جو ثقیف قبیلہ کے لوگوں نے عروہ بن مسعود کے ساتھ کیا تھا' اللہ کی قسم! اس صورت

میں میں اُن میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قاصد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے آپ نے اپنے ساتھیوں کو ہاتھ روکے رہنے کی ہدایت کی آپ نے فرمایا: تم لوگ ہتھیار روک کے رکھنا البتہ خزاعہ کا معاملہ مختلف ہے اور وہ بھی ایک گھڑی کے لیے ہے۔ پھر آپ نے اُن لوگوں کو حکم دیا تو اُن لوگوں نے ہاتھ روک لیے تمام لوگوں کو آپ نے محفوظ قرار دیا البتہ ابن ابوسرح، ابن خطل، مقیس کنانی اور ایک عورت کا معاملہ مختلف تھا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں مکہ کو قابلِ احترام قرار نہیں دیتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرم قرار دیا ہے اور یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا تھا اور میرے بعد قیامت کے دن تک کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے بھی دن کے صرف ایک مخصوص حصہ میں حلال قرار دیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ ابن ابوسرح کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس سے بیعت لے لیجئے! نبی اکرم ﷺ نے اُس سے منہ پھیر لیا پھر وہ دوسری طرف سے حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے پھر منہ پھیر لیا وہ پھر حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! اس سے بیعت لے لیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں نے اس سے اعراض کیا تھا تو میرا یہ گمان تھا کہ تم میں سے کوئی ایک اسے قتل کر دے گا۔ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے میری طرف آنکھ سے اشارہ کیوں نہیں کیا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی نبی خفیہ اشارہ نہیں کرتا گویا نبی اکرم ﷺ نے اسے عہد شکنی قرار دیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا تو اُن کے ساتھیوں نے مکہ کے زیریں علاقہ میں قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ لڑائی کی اور اُنہیں پسپا کر دیا پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اُنہوں نے اُن سے ہاتھ کھینچ لیا اور وہ لوگ دین میں داخل ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''جب اللہ کی مدد اور فتح آ گئی''۔ یہ مکمل سورت ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات نقل کی ہے: پھر نبی اکرم ﷺ اپنے ساتھ قریش کے لوگوں جو کنانہ تھے اور فتح مکہ کے دن اسلام قبول کرنے والے لوگوں کو لے کر حنین کی طرف آئے حنین طائف کی سمت میں ایک وادی ہے جہاں پر پانی کے بہت سے چشمے ہیں وہاں بہت سے مشرکین رہتے تھے جن میں ہوازن کے بوڑھے بھی شامل تھے اور اُن کے ساتھ ثقیف قبیلہ کے لوگ بھی تھے اُن دنوں مشرکین کا سردار مالک بن عوف نصری تھا حنین کے مقام پر لڑائی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور مسلمانوں کی مدد کی لیکن یہ دن مسلمان لوگوں کے لیے بہت مشقت کا دن تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اللہ تعالیٰ نے بہت سے مقامات پر تمہاری مدد کی اور غزوۂ حنین کے دن بھی کی''۔

زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اُن لوگوں کی تالیف قلب کر رہے تھے اسی لیے آپ نے اُس دن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا۔

9740 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ

٭٭ امام مالک نے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے لوہے کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

وَقْعَةُ حُنَيْنٍ

باب: غزوۂ حنین کا بیان

9741 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي كَثِيْرُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ اَبِيهِ الْعَبَّاسِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ اِلَّا اَنَا وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَزِمْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ، وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ - وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: بَيْضَاءَ - اَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نَعَامَةَ الْجُذَامِيُّ قَالَ: فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ، وَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْكِضُ بَغْلَتَهُ نَحْوَ الْكُفَّارِ قَالَ الْعَبَّاسُ: وَاَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا، وَهُوَ لَا يَاْلُو مَا اَسْرَعَ نَحْوَ الْمُشْرِكِينَ، وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِغَرْزِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ قَالَ: وَكُنْتُ رَجُلًا صَيِّتًا فَنَادَيْتُ بِاَعْلَى صَوْتِي: اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ؟ قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةَ الْبَقَرِ عَلَى اَوْلَادِهَا، يَقُولُونَ: يَا لَبَّيْكَ، يَا لَبَّيْكَ، يَا لَبَّيْكَ، وَاَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ، فَاقْتَتَلُوهُمْ وَالْكُفَّارُ، فَنَادَتِ الْاَنْصَارُ يَقُولُونَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَنَادَوْا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالَ: فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلَى قِتَالِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ قَالَ: ثُمَّ اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ: انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا اَرَى قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ اَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا، وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا، حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ: وَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَزْهَرَ يُحَدِّثُ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ يَوْمَئِذٍ كَانَ عَلَى الْخَيْلِ، خَيْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ابْنُ اَزْهَرَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا هَزَمَ اللّٰهُ الْكُفَّارَ، وَرَجَعَ الْمُسْلِمُونَ اِلَى رِحَالِهِمْ، يَمْشِي فِي الْمُسْلِمِينَ وَيَقُولُ: مَنْ يَدُلُّنِي عَلَى رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ؟ فَمَشَيْتُ - اَوْ قَالَ فَسَعَيْتُ -

بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنَا غُلَامٌ مُحْتَلِمٌ اَقُوْلُ: مَنْ يَدُلُّ عَلٰى رَحْلِ خَالِدٍ؟ حَتّٰى دُلِلْنَا عَلَيْهِ، فَإِذَا خَالِدٌ مُسْتَنِدٌ اِلٰى مُؤَخَّرَةِ رَحْلِهِ فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلٰى جُرْحِهِ .قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبٰى يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ آلَافِ سَبْيٍ مِنِ امْرَاَةٍ وَغُلَامٍ، فَجَعَلَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ .قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: لَمَّا رَجَعَتْ هَوَازِنُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا: اَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ وَاَوْصَلُهُمْ، وَقَدْ سُبِيَ مَوَالِيْنَا، وَنِسَاؤُنَا، وَاُخِذَتْ اَمْوَالُنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّىْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِكُمْ وَمَعِىْ مَنْ تَرَوْنَ، وَاَحَبُّ الْقَوْلِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، اِمَّا الْمَالُ، وَاِمَّا السَّبْيُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا اِذَا خَيَّرْتَنَا بَيْنَ الْمَالِ وَبَيْنَ الْحَسَبِ فَاِنَّا نَخْتَارُ الْحَسَبَ - اَوْ قَالَ: مَا كُنَّا نَعْدِلُ بِالْحَسَبِ شَيْئًا - فَاخْتَارُوْا نِسَائَهُمْ وَاَبْنَائَهُمْ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَ فِى الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ قَدْ جَاءُوْا مُسْلِمِيْنَ اَوْ مُسْتَسْلِمِيْنَ، وَاِنَّا قَدْ خَيَّرْنَاهُمْ بَيْنَ الذَّرَارِيِّ وَالْاَمْوَالِ فَلَمْ يَعْدِلُوْا بِالْاَحْسَابِ، وَاِنِّىْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ تَرُدُّوْا لَهُمْ اَبْنَائَهُمْ وَنِسَائَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَكْتُبَ عَلَيْنَا حِصَّتَهُ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى نُعْطِيَهُ مِنْ بَعْضِ مَا يُفِيْئُهُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ قَالَ: فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّىْ لَا اَدْرِىْ مَنْ اَذِنَ فِىْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ فَاْمُرُوْا عُرَفَائَكُمْ فَلْيَرْفَعُوْا ذٰلِكَ اِلَيْنَا فَلَمَّا رُفِعَتِ الْعُرَفَاءُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ قَدْ سَلَّمُوْا ذٰلِكَ، وَاَذِنُوْا فِيْهِ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هَوَازِنَ نِسَائَهُمْ وَاَبْنَائَهُمْ وَخَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً كَانَ اَعْطَاهُنَّ رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ بَيْنَ اَنْ يَلْبَثْنَ عِنْدَ مَنْ عِنْدَهُ وَبَيْنَ اَنْ يَرْجِعْنَ اِلٰى اَهْلِهِنَّ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَبَلَغَنِىْ اَنَّ امْرَاَةً مِنْهُمْ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا وَتَرَكَتْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ مُعْجَبًا بِهَا، وَاُخْرٰى عِنْدَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ فَاخْتَارَتْ اَهْلَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَسَمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، ثُمَّ اعْتَمَرَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ بَعْدَمَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ اَمَّرَ اَبَا بَكْرٍ عَلٰى تِلْكَ الْحِجَّةِ قَالَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ مُلَاعِبُ الْاَسِنَّةِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ الْاِسْلَامَ فَاَبٰى اَنْ يُسْلِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّىْ لَا اَقْبَلُ هَدِيَّةَ مُشْرِكٍ قَالَ: فَابْعَثْ اِلٰى اَهْلِ نَجْدٍ مَنْ شِئْتَ فَاَنَا لَهُمْ جَارٌ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ نَفَرًا الْمُنْذِرَ بْنَ عَمْرٍو وَهُوَ الَّذِىْ كَانَ يُقَالُ الْمُعْنِقُ لِيَمُوْتَ، وَفِيْهِمْ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ فَاسْتَجَاشَ عَلَيْهِمْ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ بَنِىْ عَامِرٍ فَاَبَوْا اَنْ يُطِيْعُوْهُ وَاَبَوْا اَنْ يُخْفِرُوْا مُلَاعِبَ الْاَسِنَّةِ قَالَ: فَاسْتَجَاشَ عَلَيْهِمْ بَنِىْ سُلَيْمٍ فَاَطَاعُوْهُ فَاتَّبَعُوْهُمْ بِقَرِيْبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَاَدْرَكُوْهُمْ بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ فَقَتَلُوْهُمْ اِلَّا عَمْرَو بْنَ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ فَاَرْسَلُوْهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ لَمَّا رَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمِنْ بَنِيهِمْ؟ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَبَلَغَنِي اَنَّهُمْ لَمَّا دَفَنُوا الْتَمَسُوا جَسَدَ عَامِرِ بْنِ فُهَيْرَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، فَيَرَوْنَ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ دَفَنَتْهُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کثیر نے اپنے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: غزوۂ حنین کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' ایک ایسا وقت بھی آیا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف میں تھا اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب تھے' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے' ہم آپ سے الگ نہیں ہوئے' آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نعامہ جذامی نے آپ کو تحفہ کے طور پر دیا تھا۔ جب مسلمانوں کا اور کفار کا آمنا سامنا ہوا' تو بعض مسلمان پیٹھ پھیر کر پلٹے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر کو ایڑ لگا کر کفار کی طرف جانے لگے' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام پکڑ کر اُسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ تیزی سے مشرکین کی طرف بڑھنے سے نہیں رُک رہا تھا۔ ابوسفیان بن حارث نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب پکڑی ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عباس! درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں کو پکارو! حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری آواز بڑی بلند تھی' میں نے اپنی بلند آواز میں پکارا: درخت کے نیچے بیعت کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! جب اُن لوگوں نے میری آواز سنی' تو وہ یوں پلٹے' جس طرح گائے اپنی اولاد کی طرف جاتی ہے اور وہ لوگ یہ کہہ رہے تھے: ہم حاضر ہیں! ہم حاضر ہیں! ہم حاضر ہیں!

پھر مسلمان واپس آ گئے اور اُن کے اور کفار کے درمیان بھرپور لڑائی ہوئی' پھر انصار کو نداء دی گئی' اُنہوں نے کہا: اے انصار کے گروہ! پھر یہ پکار بنوحارث بن خزرج تک مخصوص ہوگئی اور اُن لوگوں نے پکار کر کہا: اے بنوحارث بن خزرج! راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جائزہ لے رہے تھے' آپ اپنے خچر پر سوار تھے' آپ اُس پر سوار ہو کر لوگوں کی لڑائی کا جائزہ لے رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب بھرپور جنگ شروع ہو چکی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کنکریاں پکڑیں اور اُنہیں کفار کے چہروں پر پھینکا' ربِ کعبہ کی قسم! وہ لوگ پسپا ہو گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے جا کر جائزہ لیا' تو لڑائی اُسی طرح ہو رہی تھی جس طرح میں دیکھ رہا تھا' لیکن اللہ کی قسم! جیسے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طرف کنکریاں پھینکیں' تو میں نے دیکھا کہ اُن کی کمر ٹوٹ گئی ہے اور وہ پیٹھ پھیرنے لگے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پسپا کر دیا اور یہ منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر ایڑ لگاتے ہوئے' اُن کے پیچھے جا رہے ہیں۔

زہری بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ازہر نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اُس دن گھڑ سواروں کے امیر تھے' یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھڑ سواروں کے امیر تھے۔ ابن ازہر بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے کفار کو پسپا کر دیا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مسلمان اپنی رہائشی جگہوں کی طرف پلٹ کر جا رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے درمیان چل رہے تھے اور دریافت کر رہے تھے: خالد بن ولید کی رہائشی جگہ کی طرف کون مجھے لے کر جائے گا؟ راوی کہتے ہیں: میں چلتا ہوا' یا دوڑتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا' میں قریب البلوغ نوجوان تھا' میں نے یہ کہنا شروع کیا کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی رہائشی جگہ کی

طرف کون راہنمائی کرے گا؟ ہماری راہنمائی اُن کی طرف کی گئی' تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ اپنے پالان کے پچھلے حصہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے زخم کا جائزہ لیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اُس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ ہزار عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا اور آپ نے ابوسفیان بن حرب کو اُن کا نگران مقرر کیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: عروہ بن زبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے: جب ہوازن قبیلہ کے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس لوٹ کر آئے تو اُنہوں نے عرض کی: آپ سب سے زیادہ نیکی کرنے والے ہیں اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں' ہمارے غلاموں اور عورتوں کو قیدی بنالیا گیا ہے' ہمارے اموال حاصل کر لیے گئے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارا ہی منتظر تھا' میرے ساتھ جو لوگ ہیں وہ تم دیکھ رہے ہو' اور میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ بات وہ ہے' جو زیادہ سچی ہو' تم دو میں سے کوئی ایک چیز اختیار کرلو' یا مال حاصل کرلو' یا قیدی حاصل کرلو۔ اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ مال اور حسب کے درمیان اختیار کرتے ہیں' تو ہم حسب کو اختیار کرتے ہیں۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہم حسب کے برابر کسی چیز کو قرار نہیں دیتے۔ تو اُن لوگوں نے اپنی عورتوں اور اپنے بچوں کو اختیار کرلیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے مسلمانوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اُس کی حمد وثناء بیان کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: امابعد! یہ تمہارے بھائی مسلمان ہو کر آگئے ہیں اور ہم نے ان لوگوں کو ان کے بال بچوں اور اموال کے درمیان اختیار دیا' تو انہوں نے حسب کے برابر کسی چیز کو قرار نہیں دیا' تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم ان کے بچے اور ان کی عورتیں انہیں لوٹا دیں' تم میں سے جو شخص اس بات کو پسند کرے' وہ اپنی خواہش کے ساتھ ایسا کرلے اور جو شخص چاہے' تو وہ ان میں سے اپنا حصہ ہمارے پاس نوٹ کروادے' جب اللہ تعالیٰ ہمیں کوئی مالِ غنیمت عطا کرے گا' تو وہ ہم اُسے ادا کردیں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو مسلمانوں نے یہ کہا: ہم اللہ کے رسول کی خاطر اپنی خوشی سے ایسا کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ پتا نہیں چل سکا کہ اس بارے میں کس نے اجازت نہیں دی ہے اور کس نے اجازت دی ہے' تو تم لوگ اپنے قبیلہ کے بڑوں کے ساتھ مشورہ کرو اور وہ اس معاملہ کو ہمارے سامنے پیش کریں۔

جب قبیلوں کے بڑے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے گئے' تو اُنہوں نے عرض کی: تمام لوگوں نے اس سے دست برداری اختیار کی ہے اور اس بات کی اجازت دی ہے کہ ہوازن قبیلہ کے لوگوں کو اُن کے بچے اور عورتیں دیدیں۔ البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے کچھ افراد کو جو خواتین عطا کی تھیں' آپ نے اُن خواتین کو یہ اختیار دیا کہ اگر وہ چاہیں تو قریش کے اُن افراد کے پاس رہیں اور اگر چاہیں تو اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جائیں۔

زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: اُن میں سے ایک خاتون حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ملکیت میں آئی تھی' اُسے اختیار دیا گیا تو اُس عورت نے اپنے گھر والوں کی طرف واپس جانے کو اختیار کیا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا' وہ اس پر بڑے حیران ہوئے تھے' ایک اور عورت صفوان بن امیہ کے حصہ میں آئی تھی' اُس نے بھی اپنے گھر والوں کو اختیار کیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے مالِ غنیمت مسلمانوں کے درمیان تقسیم کیا' اُس کے بعد آپ نے غزوۂ حنین سے واپسی پر ''جعرانہ'' سے عمرہ کیا' پھر آپ مدینہ منورہ چلے گئے' اُس سال حج کے موقع پر آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کے بھیجا۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے مجھے یہ بات بتائی: ملاعب الاسنہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفہ لے کر حاضر ہوا' نبی اکرم ﷺ نے اُس کے سامنے اسلام کی پیش کش کی تو اُس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کسی مشرک شخص کا ہدیہ قبول نہیں کرتا ہوں۔ اُس نے کہا: آپ اہلِ نجد کی طرف جسے چاہیں بھیج دیں' میں اُن لوگوں کا پڑوسی ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کی طرف کچھ لوگوں کو بھیجا' جن میں منذر بن عمرو بھی موجود تھے' یہ وہ صاحب ہیں' جنہیں معنق کہا جاتا ہے اور اُن کے درمیان عامر بن فہیرہ بھی تھے' تو عامر بن طفیل جس کا تعلق بنو عامر سے تھا' اُس نے اُن لوگوں کے خلاف لوگوں کو اکٹھا کیا' تو لوگوں نے اُس کی اطاعت کرنے سے انکار کر دیا اور ملاعب الاسنہ کی بے عزتی کرنے سے انکار کر دیا' تو اُس نے بنو سلیم کو ان لوگوں کے خلاف اکٹھا کرنا چاہا' تو اُن لوگوں نے اُس کی پیروی کی' وہ تقریباً ایک سو تیر انداز تھے' اُن لوگوں نے ان حضرات کے بئر معونہ کے پاس پکڑ لیا اور انہیں شہید کر دیا' صرف عمرو بن اُمیہ ضمری بچے تھے' اُنہیں اُن لوگوں نے چھوڑ دیا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: عروہ بن زبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے: جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آئے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: کیا اُن لوگوں کے درمیان سے؟

زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: جب اُن لوگوں نے اُنہیں دفن کیا' تو اُنہوں نے عامر بن فہیرہ کے جسم کو تلاش کیا' تو وہ اُنہیں نہیں مل سکا' تو وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ فرشتوں نے اُنہیں دفن کر دیا ہوگا۔

9742 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ حَرَامَ بْنَ مِلْحَانَ، وَهُوَ خَالُ اَنَسٍ طُعِنَ يَوْمَئِذٍ فَتَلَقَّى دَمَهُ بِكَفِّهِ، ثُمَّ نَضَحَهُ عَلٰى رَاْسِهِ وَوَجْهِهِ وَقَالَ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِىْ عَاصِمٌ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلٰى شَىْءٍ قَطُّ مَا وَجَدَ عَلٰى اَصْحَابِ بِئْرِ مَعُوْنَةَ، وَاَصْحَابِ سَرِيَّةِ الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو، فَمَكَثَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَى الَّذِيْنَ اَصَابُوْهُمْ فِىْ قُنُوْتِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ وَلِحْيَانَ وَهُمْ مِنْ بَنِىْ سُلَيْمٍ

** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے' وہ اُس دن زخمی ہوئے تھے' اُنہوں نے اپنا خون اپنے ہاتھ پر ملا' پھر اُسے اپنے سر اور چہرے پر لگایا اور بولے: ربِ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا!

معمر نے عاصم کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی کسی بھی بات

پر اتنا غمگین نہیں دیکھا' جتنا غمگین آپ بئر معونہ میں شہید ہونے والے لوگوں کی شہادت پر ہوئے تھے' جو لوگ منذر بن عمرو کی جنگی مہم میں شریک ہوئے تھے' آپ صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھتے ہوئے ان حضرات پر حملہ کرنے والوں کے خلاف ایک ماہ تک دعا ضرر کرتے رہے تھے' آپ نے رعل' ذکوان' عصیہ اور لحیان قبیلہ کے خلاف دعائیں کی تھیں' جو بنو سلیم کی شاخیں تھیں۔

مَنْ هَاجَرَ اِلَى الْحَبَشَةِ

باب: حبشہ کی طرف کس نے ہجرت کی تھی؟

9743 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: فَلَمَّا كَثُرَ الْمُسْلِمُونَ، وَظَهَرَ الْإِيمَانُ فَتَحَدَّثَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ بِمَنْ آمَنَ مِنْ قَبَائِلِهِمْ يُعَذِّبُونَهُمْ وَيَسْجُنُونَهُمْ، وَأَرَادُوا فِتْنَتَهُمْ عَنْ دِينِهِمْ قَالَ: فَبَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِهِ: تَفَرَّقُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا: فَأَيْنَ نَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هَاهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَكَانَتْ أَحَبَّ الْأَرْضِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَاجَرُ قِبَلَهَا فَهَاجَرَ نَاسٌ ذُو عَدَدٍ مِنْهُمْ مَنْ هَاجَرَ بِأَهْلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ حَتَّى قَدِمُوا أَرْضَ الْحَبَشَةِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَخَرَجَ فِي الْهِجْرَةِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِامْرَأَتِهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَحِمَهُ اللَّهُ بِامْرَأَتِهِ رُقَيَّةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَرَجَ فِيهَا خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِامْرَأَتِهِ أُمَيْمَةَ ابْنَةِ خَلَفٍ، وَخَرَجَ فِيهَا أَبُو سَلَمَةَ بِامْرَأَتِهِ أُمِّ سَلَمَةَ ابْنَةِ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، وَرَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ خَرَجُوا بِنِسَائِهِمْ، فَوُلِدَ بِهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَوُلِدَتْ بِهَا أَمَةُ ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ أُمُّ عَمْرِو بْنِ الزُّبَيْرِ، وَخَالِدِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَوُلِدَ بِهَا الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ فِي نَاسٍ مِنْ قُرَيْشٍ وُلِدُوا بِهَا. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ أَ[illegible]لْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُهَاجِرًا قِبَلَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ، وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ، فَقَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي، فَقَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: مِثْلُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يُخْرَجُ وَلَا يَخْرُجُ إِنَّكَ تُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنَا لَكَ جَارٌ، فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ، فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَرَجَعَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ، فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فِي كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَقَالَ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَلَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَأَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ، وَآمَنُوا أَبَا بَكْرٍ، وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَلْيُصَلِّ فِيهَا مَا شَاءَ، وَلَا يُؤْذِينَا، وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ، فَفَعَلَ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي.

بَكْرٍ فَبَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَائُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: إِنَّمَا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ اللَّهَ فِي دَارِهِ، وَإِنَّهُ قَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ وَبَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَأَعْلَنَ الصَّلَاةَ، وَالْقِرَائَةَ وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَائَنَا وَأَبْنَائَنَا فَأْتِهِ فَأْمُرْهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ اللَّهَ فِي دَارِهِ فَعَلَ، وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ ذَلِكَ فَسَأَلْهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا خَفْرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ بِالِاسْتِعْلَانِ قَالَتْ: عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ إِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي، فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي عَهْدِ رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ: إِنِّي قَدْ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ إِنِّي أُرِيتُ دَارًا سَبِخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ، وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُهَاجِرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَتَرْجُو ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ نَعَمْ ". فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهِ وَعَلَفَ أَبُو بَكْرٍ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسًا فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا رَأْسَهُ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدًا لَهُ أَبِي وَأُمِّي إِنْ جَاءَ بِهِ: " فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ" قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ. ـ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَالصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأُمِّي إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ فَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ نِطَاقِهَا فَأَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ، فَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ، ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ، فَمَكَثَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي عُثْمَانُ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مِقْسَمًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ فِي قَوْلِهِ: (وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ) (الأنفال: **30**) قَالَ: تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَأَثْبِتُوهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيدُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلِ اقْتُلُوهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَنْ أَخْرِجُوهُ فَأَطْلَعَ اللَّهُ نَبِيَّهُ عَلَى ذَلِكَ فَبَاتَ عَلِيٌّ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ، وَبَاتَ الْمُشْرِكُونَ يَحْرُسُونَ عَلِيًّا يَحْسِبُونَ اَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحُوا ثَارُوا اِلَيْهِ فَلَمَّا رَاَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوْا: اَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا؟ قَالَ: لَا اَدْرِي فَاقْتَصُّوا اَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ، اخْتَلَطَ عَلَيْهِمُ الْاَمْرُ فَصَعَدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوا بِالْغَارِ فَرَاَوْا عَلٰى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوتِ فَقَالُوْا: لَوْ دَخَلَ هَاهُنَا لَمْ يَكُنْ بِنَسْجِ الْعَنْكَبُوتِ عَلٰى بَابِهِ، فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثًا، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: دَخَلُوا فِي دَارِ النَّدْوَةِ يَاْتَمِرُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: لَا يَدْخُلْ مَعَكُمْ اَحَدٌ لَيْسَ مِنْكُمْ فَدَخَلَ مَعَهُمُ الشَّيْطَانُ فِي صُورَةِ شَيْخٍ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا عَيْنٌ، هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ قَالَ: فَتَشَاوَرُوا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اَرَى اَنْ تُرْكِبُوهُ بَعِيرًا ثُمَّ تُخْرِجُوهُ فَقَالَ الشَّيْطَانُ: بِئْسَ مَا رَاٰى هٰذَا، هُوَ هٰذَا قَدْ كَانَ يُفْسِدُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ فَكَيْفَ اِذَا اَخْرَجْتُمُوهُ فَاَفْسَدَ النَّاسَ، ثُمَّ حَمَلَهُمْ عَلَيْكُمْ يُقَاتِلُوكُمْ فَقَالُوْا: نِعْمَ مَا رَاٰى هٰذَا الشَّيْخُ. فَقَالَ قَائِلٌ آخَرُ: فَاِنِّي اَرَى اَنْ تَجْعَلُوهُ فِي بَيْتٍ وَتُطَيِّنُوا عَلَيْهِ بَابَهُ وَتَدَعُوهُ فِيهِ حَتّٰى يَمُوتَ، فَقَالَ الشَّيْطَانُ: بِئْسَ مَا رَاٰى هٰذَا، اَفَتَرَى قَوْمَهُ يَتْرُكُونَهُ فِيهِ اَبَدًا لَابُدَّ اَنْ يَغْضَبُوا لَهُ فَيُخْرِجُوهُ، فَقَالَ اَبُو جَهْلٍ: اَرَى اَنْ تُخْرِجُوا مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلًا ثُمَّ يَاْخُذُوا اَسْيَافَهُمْ فَيَضْرِبُونَهُ ضَرْبَةً وَاحِدَةً فَلَا يَدْرِي مَنْ قَتَلَهُ فَتَدُونَهُ فَقَالَ الشَّيْطَانُ: نِعْمَ مَا رَاٰى هٰذَا، فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ فَخَرَجَ هُوَ وَاَبُو بَكْرٍ اِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ، وَنَامَ عَلِيٌّ عَلٰى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَاتُوا يَحْرُسُونَهُ يَحْسِبُونَ اَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحُوا قَامَ عَلِيٌّ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ بَادَرُوا اِلَيْهِ فَاِذَا هُمْ بِعَلِيٍّ فَقَالُوْا: اَيْنَ صَاحِبُكَ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي فَاقْتَصُّوا اَثَرَهُ حَتّٰى بَلَغُوا الْغَارَ ثُمَّ رَجَعُوا فَمَكَثَ فِيهِ هُوَ وَاَبُو بَكْرٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ. قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُرْوَةَ: فَمَكَثَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ فَيَخْرُجُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَيُصْبِحُ عِنْدَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ، فَلَا يَسْمَعُ اَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ اِلَّا وَعَاهُ حَتّٰى يَاْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ، وَيَرْعٰى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى اَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ يَذْهَبُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهَا حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ، وَاسْتَاْجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا - وَالْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ - قَدْ غَمَسَ يَمِينَ حِلْفٍ فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَهُوَ عَلٰى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَاَمِنَاهُ فَدَفَعَا اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَاَتٰى غَارَهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيحَةَ لَيَالٍ ثَلَاثٍ، فَارْتَحَلَا وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى اَبِي بَكْرٍ وَالدَّلِيلُ الدِّيلِيُّ، فَاَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ اَذَاخِرَ وَهُوَ طَرِيقُ السَّاحِلِ. قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ اَخِي سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ يَقُوْلُ: جَائَتْنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةً كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِمَنْ قَتَلَهُمَا أَوْ أَسَرَهُمَا قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ، أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: يَا سُرَاقَةُ إِنِّي رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ: فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ: إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ، وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوا بُغَاةً قَالَ: ثُمَّ مَا لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ إِلَّا سَاعَةً حَتَّى قُمْتُ فَدَخَلْتُ بَيْتِي فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تُخْرِجَ لِي فَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ تَحْبِسُهَا عَلَيَّ، وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ ، فَخَطَطْتُ بِزُجِّي بِالْأَرْضِ وَخَفَضْتُ عَلَيْهِ الرُّمْحَ، حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا، فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى رَأَيْتُ أَسْوِدَتَهُمْ، حَتَّى إِذَا دَنَوْتُ مِنْهُمْ حَيْثُ يَسْمَعُونَ الصَّوْتَ، عَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا، فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ بِيَدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا - أَيِ الْأَزْلَامَ - فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا، فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ لَا أَضُرُّهُمْ فَرَكِبْتُ فَرَسِي، وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي أَيْضًا حَتَّى إِذَا دَنَوْتُ وَسَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الِالْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ "حَتَّى بَلَغَتِ الرُّكْبَتَيْنِ، فَخَرَرْتُ عَنْهَا، فَزَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَاهَا، فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ قَالَ مَعْمَرٌ: قُلْتُ لِأَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ: مَا الْعُثَانُ؟ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: هُوَ الدُّخَانُ مِنْ غَيْرِ نَارٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ لَا أَضُرُّهُمْ، فَنَادَيْتُهُمَا بِالْأَمَانِ فَوَقَفَا وَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ وَقَدْ وَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مِنْهُمْ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ، وَأَخْبَرْتُهُمْ مِنْ أَخْبَارِ سَفَرِي وَمَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَءُونِي شَيْئًا، وَلَمْ يَسْأَلُونِي إِلَّا أَنْ أَخْفِ عَنَّا، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ مُوَادَعَةٍ آمَنُ بِهِ فَأَمَرَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَهُ لِي فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدَمٍ، ثُمَّ مَضَى ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ، وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ لَقِيَ الزُّبَيْرَ وَرَكْبًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا تُجَّارَ الْمَدِينَةِ بِالشَّامِ قَافِلِينَ إِلَى مَكَّةَ فَعَرَضُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ ، يُقَالُ كَسَوْهُمْ أَعْطَوْهُمْ، وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ بِمَخْرَجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى يُؤْذِيهِمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَمَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُ، فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى بُيُوتِهِمْ أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ أُطُمًا مِنْ آطَامِهِمْ لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللَّهِ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِينَ، يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ، فَلَمْ يَتَنَاهَى الْيَهُودِيُّ أَنْ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هَذَا جَدُّكُمُ الَّذِي تَنْتَظِرُونَهُ فَثَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السِّلَاحِ فَلَقُوا رَسُولَ اللَّهِ؟ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَوْهُ بِظَاهِرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ الْيَمِينِ حَتَّى نَزَلَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذَلِكَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ ...، وَأَبُو بَكْرٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ، وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَامِتًا، وَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْسِبُهُ اَبَا بَكْرٍ حَتّٰى اَصَابَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهٖ، فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَبِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، وابْتَنَى الْمَسْجِدَ الَّذِى اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيهِ، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ وَمَشَى النَّاسُ حَتّٰى بَرَكَتْ بِهٖ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُصَلِّى فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسَهْلٍ وَسُهَيْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ اَخَوَيْنِ فِيْ حِجْرِ اَبِىْ اُمَامَةَ اَسْعَدِ بْنِ زُرَارَةَ مِنْ بَنِى النَّجَّارِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتَهُ: هٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَا: بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْبَلَهُ هِبَةً حَتّٰى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا وَبَنَاهُ مَسْجِدًا، وَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِيْ ثِيَابِهٖ وَهُوَ يَقُولُ: هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالُ خَيْبَرَ هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرُ وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَةِ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةِ يَتَمَثَّلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُسَمَّ لِي، وَلَمْ يَبْلُغْنِيْ فِي الْاَحَادِيثِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتٍ قَطُّ مِنْ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرِ هٰؤُلَاءِ الْاَبْيَاتِ، وَلٰكِنْ كَانَ يُرْجِزُهُمْ لِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا قَاتَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفَّارَ قُرَيْشٍ حَالَتِ الْحَرْبُ بَيْنَ مُهَاجِرَةِ اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَبَيْنَ الْقُدُومِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَقُوهُ بِالْمَدِينَةِ زَمَنَ الْخَنْدَقِ، فَكَانَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ تُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُعَيِّرُهُمْ بِالْمُكْثِ فِيْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ - زَعَمَتْ اَسْمَاءُ - لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُمْ كَذٰلِكَ وَكَانَ اَوَّلَ آيَةٍ اُنْزِلَتْ فِي الْقِتَالِ (اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُونَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ) (الحج: 39)

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے عروہ سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو گئی اور ایمان غالب ہونے لگا' تو مشرکین جن کا تعلق کفارِ قریش سے تھا' اُنہوں نے اس چیز کے بارے میں بات چیت کی کہ اُن کے قبائل کے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں' اُن کا کیا کیا جائے؟ اُن لوگوں نے اُن مسلمانوں کو عذاب دینا شروع کیا' اُنہیں قید کرنا شروع کر دیا اور اُن کے دین کے حوالے سے اُنہیں آزمائش کا شکار کرنے کا ارادہ کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ ایمان سے یہ فرمایا: تم لوگ زمین میں مختلف جگہوں پر چلے جاؤ۔ اُن لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم کہاں جائیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرف! آپ نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ حبشہ کی طرف اشارہ کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہجرت کرنے کے حوالے سے حبشہ کی سرزمین سب سے زیادہ پسندیدہ تھی' تو بہت سے لوگ ہجرت کر گئے' اُن میں سے کچھ لوگوں نے اپنے بیوی بچوں سمیت ہجرت کی' کچھ نے اکیلے ہجرت کی' یہاں تک کہ وہ حبشہ کی سرزمین پر آ گئے۔

زہری بیان کرتے ہیں: اُن ہجرت کرنے والوں میں حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ اسماء بنت عمیس خثعمیہ کے ہمراہ ہجرت کی' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہجرت کی' جو نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی تھیں' حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ اُمیمہ بنت خلف کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے' اس ہجرت میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر گئے' جو ابواُمیہ بن مغیرہ کی صاحبزادی تھیں' اسی طرح قریش سے تعلق رکھنے والے دیگر لوگ بھی اپنی بیویوں کے ساتھ چلے گئے' حبشہ میں حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے' وہاں خالد بن سعید کی صاحبزادی نے اُم عمرو بن زبیر کو اور خالد بن زبیر کو جنم دیا' وہاں حارث بن حاطب پیدا ہوئے' اس کے علاوہ قریش کے اور لوگوں کے ہاں بھی بچے پیدا ہوئے۔

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے' میرے ماں باپ' اسلام کے پیروکار ہی تھے اور روزانہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس صبح و شام' دن کے دونوں حصوں میں تشریف لایا کرتے تھے' جب مسلمانوں کو آزمائش کا شکار کیا جانے لگا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کرنے کے ارادہ سے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب وہ ''برک الغماد'' کے مقام پر پہنچے' تو اُن کی ملاقات ابن دغنہ سے ہوئی جو قارہ قبیلہ کا سردار تھا' ابن دغنہ نے کہا: اے ابوبکر! تم کہاں جا رہے ہو؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری قوم کے لوگوں نے مجھے نکلنے پر مجبور کر دیا ہے' تو میرا یہ ارادہ ہے کہ میں زمین میں گھوموں پھروں گا اور اپنے پروردگار کی عبادت کروں گا۔ تو ابن دغنہ نے کہا: اے ابوبکر! تمہارے جیسے شخص کو نہ تو نکالا جا سکتا ہے' اور نہ ہی اُسے نکلنا چاہیے' تم ضرورت مند کی مدد کرتے ہو' صلہ رحمی کرتے ہو' بوجھ برداشت کرتے ہو' مہمان نوازی کرتے ہو' ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہو' میں تمہیں پناہ دیتا ہوں' تم واپس جاؤ اور اپنے پروردگار کی عبادت اپنے شہر میں کرو۔ تو ابن دغنہ وہاں سے روانہ ہوا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لے کے واپس آیا۔ ابن دغنہ نے کفارِ قریش کے ہاں چکر لگایا اور کہا: ابوبکر چلے گئے تھے اور اُن جیسے شخص کو نکالا نہیں جاتا' کیا تم ایک ایسے شخص کو نکالنا چاہتا ہو' جو ضرورت مند کی مدد کرتا ہے' صلہ رحمی کرتا ہے' بوجھ اُٹھاتا ہے' مہمان نوازی کرتا ہے' ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے۔ تو قریش نے ابن دغنہ کی دی ہوئی پناہ کو برقرار قرار دیا اور اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پناہ دے دی' اُنہوں نے ابن دغنہ سے کہا: تم ابوبکر سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے گھر میں پروردگار کی عبادت کرے اور وہاں جتنی چاہے نماز ادا کرے' لیکن ہمیں اذیت نہ پہنچائے' وہ اپنے گھر سے باہر اعلانیہ طور پر نہ پڑھے اور قرأت نہ کرے۔ ابن دغنہ نے ایسا ہی کیا۔

پھر بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مناسب محسوس ہوا تو اُنہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی' وہ اُس میں نماز ادا کیا کرتے تھے اور تلاوت کرتے تھے' تو مشرکین کی عورتیں اور بچے اکٹھے ہو کر اُن کی تلاوت سنتے تھے اور وہ اُن پر حیران ہوتے تھے' وہ اُن کی طرف دیکھا کرتے تھے' کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت زیادہ رونے والے شخص تھے' جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے' تو اُن کے آنسو نہیں رُکتے تھے۔ قریش کے معززین اس صورتِ حال سے گھبرا گئے' اُنہوں نے ابن دغنہ کو پیغام بھیجا' وہ اُن لوگوں کے پاس آیا' تو اُن لوگوں نے کہا: ہم نے ابوبکر کو اس شرط پر پناہ دی تھی کہ وہ اپنے گھر کے اندر اللہ کی عبادت کرے گا' لیکن اُس نے اس کی خلاف ورزی کی ہے اور اُس نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے' وہ اعلانیہ طور پر نماز پڑھتا ہے اور تلاوت کرتا ہے'

ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ ہماری عورتوں کو اور بچوں کو آزمائش کا شکار نہ کر دے' تم اُس کے پاس جاؤ اور اُس سے یہ کہو کہ اگر وہ چاہے تو اپنے گھر کے اندر اللہ کی عبادت کرنے پر اکتفاء کرے' اگر وہ نہیں مانتا اور اعلانیہ طور پر ایسا کرتا ہے' تو تم اُسے یہ مطالبہ کرو کہ وہ تمہاری پناہ کو واپس لوٹا دے' کیونکہ ہمیں یہ اچھا نہیں لگتا کہ ہم تمہاری پناہ کی خلاف ورزی کریں اور ہم ابوبکر کو اعلانیہ طور پر بھی ایسا نہیں کرنے دے سکتے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابن دغنہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے ابوبکر! تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارے لیے کیا معاہدہ کیا تھا' یا تو تم اُسی پر اکتفاء کرو' یا پھر میری پناہ کو مجھے واپس کر دو' کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ عرب یہ سنیں' کہ میں نے کسی شخص کو پناہ دینے کے بعد اُسے واپس لے لیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہاری پناہ کو تمہیں واپس کرتا ہوں اور اللہ اور اُس کے رسول کی پناہ پر راضی رہتا ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن دنوں مکہ میں مقیم تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا: مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھا دی گئی ہے' مجھے خواب میں وہ جگہ دکھائی گئی ہے' وہاں کھجوروں کے درخت بہت زیادہ ہیں' جو اُس کے دونوں کناروں کے درمیان ہیں اور اُس کے دونوں کناروں پر پتھریلی زمین ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ذکر کی' تو کچھ لوگوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی' جو لوگ حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کر گئے تھے' اُن میں سے کچھ مسلمان مدینہ منورہ واپس آ گئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کے لیے سامانِ سفر تیار کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کچھ دیر ٹھہر جاؤ! کیونکہ مجھے یہ اُمید ہے کہ مجھے بھی (ہجرت کی) اجازت مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ کو یہ توقع ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خود کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ساتھ کے لیے روک لیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی دو اونٹنیوں کو چارہ کھلاتے رہے' جو اُن کے پاس تھیں' وہ چار ماہ تک اُنہیں ببول کے پتے کھلاتے رہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے' یہ دن چڑھے کی بات ہے' کسی شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر ڈھانپا ہوا تھا اور یہ ایک ایسا وقت تھا' جس کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں نہیں آیا کرتے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ اُن پر قربان ہوں! آپ اس وقت ضرور کسی اہم معاملہ کی وجہ سے تشریف لائے ہوں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی' آپ کو اجازت پیش کی گئی' آپ اندر تشریف لائے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہاں صرف آپ کے اہلِ خانہ ہی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے روانگی کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے والد آپ پر قربان ہوں! تو کیا میں ساتھ ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ ان دو اونٹنیوں میں سے کسی ایک کو لے لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیمت کے عوض میں لوں گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو ہم نے ان دونوں کے لیے تیزی سے سامانِ سفر تیار کیا' ہم نے وہ سب چمڑے کے ایک تھیلے کے اندر رکھ دیا' سیّدہ اسماء بنت ابوبکر

رضی اللہ عنہا نے اپنا کمر بند کاٹ کر اُس کے ذریعہ اُس تھیلے کے منہ کو باندھ دیا' اسی لیے اُنہیں ''دو کمر بندوں والی'' کہا جاتا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہاڑ میں موجود ایک غار تک پہنچ گئے' جس کو غارِ ثور کہا جاتا ہے' یہ دونوں حضرات اُس میں تین دن تک ٹھہرے رہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: عثمان جذلی نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام مقسم نے اُنہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتایا:

''جب تمہارے بارے میں کفر کرنے والوں نے تدبیر کی کہ تمہیں قید کر دیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: مکہ میں قریش نے باہمی مشاورت کی' تو بعض نے یہ کہا: صبح کے وقت تم اُنہیں رسیوں کے ساتھ باندھ دینا' اُن کی مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ بعض نے یہ کہا: تم لوگ اُنہیں قتل کر دینا' بعض نے یہ کہا: تم اُنہیں نکال دینا' تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس بات کی اطلاع دے دی' تو اُس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر سو گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے یہاں تک کہ آپ غار تک پہنچ گئے' مشرکین اپنی طرف سے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حفاظت کرتے رہے' وہ یہی سمجھے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' جب صبح ہوئی تو اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا تو جب اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو یوں اللہ تعالیٰ نے اُن کے فریب کو لوٹا دیا۔ اُن لوگوں نے دریافت کیا: تمہارے آقا کہاں ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب وہ اُس پہاڑ کے پاس پہنچے تو معاملہ اُن کے لیے خلط ملط ہو گیا' وہ پہاڑ پر چڑھ گئے وہ اُس غار کے پاس سے گزرے تو اُنہوں نے اُس کے دروازے پر دیکھا کہ مکڑی نے جالا بُنا ہوا ہے' اُن لوگوں نے کہا: اگر وہ یہاں داخل ہوئے ہوتے تو مکڑی اس کے دروازے پر جالا نہیں بُن سکتی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس غار میں تین دن تک ٹھہرے رہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے: وہ لوگ (یعنی مشرکین) دارالندوہ میں آئے' تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں باہمی مشورہ کریں' تو اُن لوگوں نے کہا: کوئی ایسا شخص ہے' تمہارے ساتھ اندر نہ آئے' جو تم میں سے نہ ہو' تو شیطان' نجد سے تعلق رکھنے والے ایک بوڑھے کی شکل میں اُن کے ساتھ اندر آ گیا' اُن میں سے کسی نے کہا: یہ شخص کوئی جاسوس نہیں ہے' کیونکہ یہ نجد سے تعلق رکھنے والا شخص ہے۔ راوی کہتے ہیں: اُن لوگوں نے باہمی مشورہ شروع کیا' تو اُن میں سے ایک شخص نے کہا: میری یہ رائے ہے کہ تم اُنہیں کسی اونٹ پر سوار کر کے یہاں سے نکال دو۔ تو شیطان نے کہا: یہ تو بہت غلط رائے ہے' کیونکہ انہوں نے جو تمہارے درمیان اور تمہارے سامنے' جو خرابی پیدا کی ہے' جب تم اُنہیں نکال دو گے' تو وہ دوسرے لوگوں کو خراب کریں گے اور پھر اُن لوگوں کو تمہارے خلاف اکٹھا کر لیں گے اور تمہارے ساتھ لڑائی کریں گے۔ تو اُن لوگوں نے کہا: اس بزرگ کی رائے بہت اچھی ہے۔ پھر ایک اور شخص نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم اُن کے لیے ایک کمرہ تیار کرواور اُس کے دروازے کو بند کر دو اور اُنہیں اُس میں چھوڑ دو' یہاں تک کہ وہ انتقال کر جائیں' تو شیطان نے کہا: یہ رائے بھی بہت بُری ہے' کیا تم اُن کی قوم کو یہ سمجھتے ہو کہ وہ اُنہیں اُس کمرے کے اندر ہمیشہ کے لیے یوں ہی چھوڑ دیں گے' ایسی صورت میں تو وہ ضرور غصہ میں آ جائیں گے اور اُنہیں وہاں

سے نکال لیں گے۔ اس پر ابوجہل نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ تم ہر قبیلہ میں سے ایک شخص کو چنو' وہ لوگ اپنی تلواریں پکڑیں اور ایک ہی مرتبہ اُن پر حملہ کر دیں' یہ پتا ہی نہ چلے کہ اُنہیں قتل کس نے کیا ہے کہ اُسے دیت بھی دینی پڑے۔ تو شیطان نے کہا: اس شخص کی رائے بہت عمدہ ہے! تو نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس بات سے مطلع کر دیا' نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل کر پہاڑ میں موجود ایک غار تک چلے گئے' جس پہاڑ کو ''ثور'' کہا جاتا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بستر پر سو گئے' وہ لوگ رات بھر آپ کے گھر کے گرد پہرہ دیتے رہے' وہ یہ سمجھے کہ نبی اکرم ﷺ گھر میں سوئے ہوئے ہیں۔ اگلے دن صبح حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لیے اُٹھے' وہ لوگ لپک کر اُن کے پاس آئے' تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے' اُن لوگوں نے کہا: تمہارے آقا کہاں ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! پھر وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ اُس غار تک پہنچ گئے اور پھر وہاں سے واپس آ گئے' نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُس غار میں تین دن تک ٹھہرے رہے۔

معمر نے زہری کے حوالے سے عروہ سے جو روایت نقل کی ہے' اُس میں یہ الفاظ ہیں: یہ دونوں حضرات اُس غار میں تین دن تک ٹھہرے رہے' عبداللہ بن ابوبکر ان دونوں حضرات کے ساتھ رات بسر کرتے تھے' وہ ایک سمجھدار اور ہوشیار نوجوان تھے' وہ سحری کے وقت ان دونوں کے پاس سے نکلتے تھے اور مکہ میں صبح کے وقت قریش کے پاس موجود ہوتے تھے جیسے رات مکہ میں ہی ٹھہرے رہے ہیں' وہ اُس دن جو بھی بات چیت سنتے تھے اُسے محفوظ رکھتے تھے' یہاں تک کہ رات کو ان حضرات کے پاس آ کر پوری صورتِ حال سے ان دونوں حضرات کو آگاہ کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا غلام عامر بن فہیرہ ان دونوں حضرات کے لیے بکریاں چراتا تھا' جب رات کا ایک حصہ گزر جاتا تھا' تو وہ ان دونوں حضرات کے پاس آ جاتا تھا' وہ ان دونوں حضرات کے ساتھ رات بسر کرتا تھا اور پھر صبح سویرے اندھیرے میں ہی وہاں سے نکل کھڑا ہوتا تھا' تین راتوں میں ہر رات' وہ اسی طرح کرتا رہا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بنو دیل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو' جس کا تعلق بنو عبد بن عدی سے تھا' اُسے راستہ بتانے والے کے طور پر مقرر کیا' وہ راستہ بتانے والا ایک ماہر شخص تھا' اُس نے آلِ عاص بن وائل کے بارے میں قسم میں حصہ لیا تھا' وہ کفارِ قریش کے دین پر تھا' ان دونوں حضرات نے اُسے نگران مقرر کیا اور اپنی اونٹنیاں اُس کے سپرد کر دیں اور تین دن کے بعد اُسے غارِ ثور میں ملنے کا وعدہ دیا۔ وہ اُن دونوں اونٹنیوں کو لے کر غار میں ان حضرات کے پاس آیا' یہ تیسری رات کی صبح کی بات ہے' پھر یہ دونوں حضرات روانہ ہوئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا غلام عامر بن فہیرہ بھی ان کے ساتھ روانہ ہوا' دیلی شخص راستہ کے بارے میں بتاتا رہا' وہ ان حضرات کو اذاخر کے راستہ سے لے کر گیا' جو ساحل کا راستہ ہے۔

معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: عبدالرحمٰن بن مالک مدلجی نے مجھے یہ بات بتائی' جو حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کے بھتیجے تھے' اُن کے والد نے اُنہیں یہ بات بتائی ہے: اُنہوں نے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

کفارِ قریش کے پیغام رساں ہمارے پاس آئے اور اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکڑنے پر ہر ایک کے لیے مکمل دیت (یعنی ایک سو اونٹ' بطور انعام دیے جانے) کا اعلان کیا کہ جو شخص ان دونوں حضرات کو قتل کر دے گا' یا قیدی

بنالے گا (تو اُسے پوری دیت انعام کے طور پر دی جائے گی)۔ سراقہ بیان کرتے ہیں: میں اپنی قوم بنو مدلج کی محفل میں بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران اُن میں سے ایک شخص آیا اور ہمارے پاس کھڑا ہو گیا' اُس نے کہا: اے سراقہ! میں نے ابھی کچھ دیر پہلے ساحل کی طرف کچھ لوگوں کو جاتے ہوئے دیکھا ہے' میرا خیال ہے کہ وہ حضرت محمد ﷺ اور اُن کے ساتھی ہیں۔ سراقہ کہتے ہیں: مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ وہی لوگ ہوں گے' میں نے کہا: جی نہیں! یہ وہ لوگ نہیں ہیں' بلکہ میں نے فلاں اور فلاں کو دیکھا تھا' جو میری نظروں کے سامنے اُس طرف گئے تھے۔ سراقہ کہتے ہیں: پھر میں محفل میں کچھ اور دیر ٹھہرا' پھر وہاں سے اُٹھ گیا' میں اپنے گھر میں آیا' میں نے اپنی کنیز سے کہا: تم میرے گھوڑے کو لے کر نکلو اور ٹیلہ کے دوسری طرف رُک کر میرا انتظار کرنا' میں نے اپنا نیزہ پکڑا اور میں اُسے ساتھ لے کر گھر کی پشت کی طرف سے باہر نکلا۔ میں نیزہ کے نیچے موجود لوہے کے ذریعہ نشان لگاتا رہا اور میں نے نیزہ کے اوپری حصہ کو اوپر رکھا' یہاں تک کہ میں اپنے گھوڑے کے پاس آ کر اُس پر سوار ہوا' میں اُسے تیزی سے دوڑاتا ہوا آیا' یہاں تک کہ مجھے اُن حضرات کے ہیولے نظر آئے۔

جب میں اُن کے قریب پہنچا' اتنا قریب کہ جہاں وہ میری آواز سن سکتے تھے' تو میرے گھوڑے کو ٹھوکر لگی تو میں اُس سے نیچے گر گیا' میں اُٹھا اور میں نے اپنا ہاتھ اپنے ترکش کی طرف بڑھایا اور اُس میں سے تیر نکالا' میں نے اُس کے ذریعہ قسمت کا حال معلوم کرنا چاہا کہ کیا میں انہیں نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں پہنچا سکوں گا؟' تو وہ نتیجہ نکلا جو مجھے پسند نہیں تھا کہ میں اُنہیں نقصان نہیں پہنچا سکوں گا۔ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا' میں نے نتیجہ کو کوئی اہمیت نہیں دی' میں نے پھر اُسے دوڑایا یہاں تک کہ جب میں اُن حضرات کے قریب [illegible] تو میں نے نبی اکرم ﷺ کی تلاوت کی آواز سنی' نبی اکرم ﷺ اِدھر اُدھر توجہ نہیں دے رہے تھے لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بکثرت اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے' اسی دوران گھوڑے کے دو اگلے پاؤں زمین میں دھنس گئے اور وہ گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے تو میں اُس پر سے گر پڑا' میں نے اُسے ڈانٹا تو وہ پھر کھڑا ہوا' اُس کے ہاتھ بمشکل باہر آئے جب وہ سیدھا کھڑا ہوا تو اسی دوران عثان کی طرح کی کوئی چیز اُس کے اگلے ہاتھوں میں سے آسمان کی طرف بلند ہوئی۔

معمر کہتے ہیں: میں نے ابوعمرو بن العلاء سے دریافت کیا: عثان کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ تو وہ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر بولے. اس سے مراد وہ دھواں ہے جو آگ کی وجہ سے نہ ہو۔

معمر نے زہری کے حوالے سے اُن کی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر میں نے تیروں کے ذریعہ قسمت کا حال معلوم کیا تو وہ نتیجہ نکلا جو مجھے پسند نہیں تھا' یعنی میں اُنہیں نقصان نہیں پہنچا سکوں گا' تو میں نے ان دونوں حضرات کو بلند آواز میں پکار کر امان کے لیے کہا' یہ دونوں حضرات ٹھہر گئے' میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا' جب میں اُن حضرات کے قریب پہنچا اور اُن کے پاس پہنچنے کے قابل نہیں رہا تھا' تو میرے ذہن میں یہ بات آ گئی تھی کہ عنقریب نبی اکرم ﷺ کا معاملہ غالب ہو جائے گا' میں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ آپ کی قوم کے لوگوں نے آپ کو پکڑنے پر پوری دیت انعام کے طور پر دینے کا وعدہ کیا ہے اور میں نے اُن حضرات کو سفر کے بارے میں بتایا اور لوگوں کا اُن کے بارے میں جو ارادہ تھا' اُس کے بارے میں بتایا اور ان حضرات کو زادِ سفر اور ساز و سامان کی پیش کش کی' لیکن انہوں نے مجھ سے کوئی بھی چیز قبول نہیں کی اور مجھ سے صرف یہ مطالبہ کیا کہ میں اُن کے معاملہ

کو پوشیدہ رکھوں تو میں نے اُن سے یہ درخواست کی کہ وہ میرے لیے کوئی تحریر لکھ دیں جس میں کوئی وعدہ کیا گیا ہو (کہ وہ بعد میں مجھے انعام کے طور پر دیں گے) تو نبی اکرم ﷺ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا' اُنہوں نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر ایک تحریر لکھ کر دے دی اور پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے۔

معمر نے زہری کے حوالے سے عروہ بن زبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُن کی ملاقات حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور کچھ دیگر مسلمان سواروں سے ہوئی' جو مدینہ منورہ سے شام کی طرف تجارت کرتے تھے' یہ لوگ مکہ کی طرف آ رہے تھے' تو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سفید کپڑے پیش کیے۔ مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو نبی اکرم ﷺ کی روانگی کی اطلاع مل چکی تھی' وہ لوگ روزانہ حرہ کی سرزمین تک صبح کے وقت آ جاتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کا انتظار کرتے تھے' یہاں تک کہ جب دوپہر کے وقت گرمی کی شدت اُن کے لیے تکلیف دِہ ہو جاتی تھی' تو وہ واپس چلے جاتے تھے۔ ایک دن وہ طویل انتظار کے بعد واپس چلے گئے' جب وہ اپنے گھر میں پہنچے تو یہودیوں میں سے کسی شخص نے اپنی بلند عمارت پر چڑھ کر نگاہ دوڑائی تو اُسے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھی سفید کپڑوں میں نظر آئے' جو پتا چل رہا تھا کہ سراب نہیں ہیں' تو اُس یہودی نے اُسی وقت بلند آواز میں پکار کر کہا: اے عربوں کے گروہ! یہ تمہارے ''جد'' تشریف لا رہے ہیں جن' کا تم انتظار کر رہے تھے' تو مسلمان ہتھیاروں کی طرف لپکے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ حرہ کی سرزمین کے پاس نبی اکرم ﷺ تک پہنچ گئے' نبی اکرم ﷺ اُن لوگوں کے ساتھ ذرا دائیں طرف ہو گئے اور آپ نے بنو عمرو بن عوف کے محلّہ میں پڑاؤ کیا یہ پیر کے دن ربیع الاوّل کے مہینہ کی بات ہے (یہاں شاید اصل متن میں کچھ الفاظ نہیں ہیں)۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے اور نبی اکرم ﷺ خاموش بیٹھے ہوئے تھے' انصار سے تعلق رکھنے والا جو بھی شخص آتا' جس نے نبی اکرم ﷺ کو نہیں دیکھا ہوتا تھا' تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہی نبی اکرم ﷺ سمجھتا تھا' یہاں تک کہ جب نبی اکرم ﷺ پر دھوپ آنے لگی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اُنہوں نے اپنی چادر کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ پر سایہ کر دیا' تو اُس وقت لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کے بارے میں پتا چلا' پھر نبی اکرم ﷺ دس سے کچھ زیادہ راتیں بنو عمرو بن عوف کے محلّہ میں قیام پذیر رہے' آپ نے وہاں وہ مسجد قائم کی' جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی' آپ نے وہاں نمازیں ادا کیں' پھر نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور روانہ ہوئے' لوگ بھی آپ کے ساتھ چلنے لگے' یہاں تک کہ وہ سواری مدینہ منورہ میں اُس جگہ آ کر بیٹھ گئی' جہاں (بعد میں) مسجد نبوی تعمیر کی گئی' اُس دن مسلمانوں نے اُس جگہ نماز ادا کی' یہ بنو نجار سے تعلق رکھنے والے دو یتیم لڑکوں' سہل اور سہیل کی کھجوروں کو سکھانے کی جگہ تھی' جو دونوں بھائی تھے اور حضرت ابوامامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھے' جب نبی اکرم ﷺ کی سواری وہاں بیٹھی' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا' تو پڑاؤ کی جگہ یہ ہوگی۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن دو لڑکوں کو بلایا اور اُن سے اُس جگہ کی قیمت دریافت کی' تاکہ اُس جگہ کو مسجد بنالیں' تو اُن دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ ہم ویسے ہی آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے ہبہ کے طور پر قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اُن دونوں حضرات سے وہ زمین خریدی اور وہاں مسجد تعمیر کی' نبی اکرم ﷺ لوگوں کے ساتھ کپڑوں پر اینٹیں رکھ

کر منتقل کرتے تھے اور ساتھ میں یہ شعر پڑھتے تھے:

''یہ بوجھ خیبر کا بوجھ نہیں ہے' یہ ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں نیکی اور پاکیزگی کا کام ہے''۔

اور آپ یہ شعر بھی پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اصل اجر' تو آخرت کا اجر ہے' تو انصار اور مہاجرین پر رحم کرنا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ اصل میں' ایک مسلمان کا یہ شعر پڑھتے تھے' جس کا نام میرے سامنے بیان نہیں کیا گیا اور احادیث جو مجھ تک پہنچی ہیں' اُن میں کسی میں بھی یہ ذکر نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان اشعار کے علاوہ کبھی اور کوئی شعر پورا سنایا ہو' آپ لوگوں کو مسجد کی تعمیر کے حوالے سے رجز کے طور پر یہ سنا رہے تھے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے کفارِ قریش کے ساتھ لڑائی کی' تو یہ جنگیں حبشہ کے مہاجرین کے مدینہ منورہ میں آنے کے لیے رکاوٹ بن گئیں' یہاں تک کہ غزوۂ خندق کے موقع پر یہ لوگ مدینہ منورہ آئے۔

سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو عار دلائی کہ وہ لوگ اتنا عرصہ حبشہ کی سرزمین پر ٹھہرے رہے' سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے' یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ ایسے نہیں ہو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) لڑائی کے بارے میں' جو سب سے پہلی آیت نازل ہوئی' وہ یہ تھی:

''اُن لوگوں کو اجازت دے دی گئی ہے' جو جنگ کرتے ہیں کیونکہ اُن پر ظلم کیا گیا اور اللہ تعالیٰ اُن کی مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہے''۔